https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک الکتب لا ریب فیہ

تفسیر الحسنات

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علوم قرآن و حدیث و فقہ و تصوف لسانیہ

پر

محققانہ مفصل بحث

مفسر قرآن غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد القادری اشرفی

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست علوم قرآن و حدیث و فقہ و تصوف علوم لسانیہ،

تمہید
علوم قرآن پر محققانہ بحث
مکی مدنی آیات کیا ہیں
تعلیم قرآن کریم
سورتوں کا آغاز
آیاتِ احکام
شان نزول کی تصریح
ترتیب قرآن کریم
سُوَر کی ترتیب عہدِ رسالت میں
ربط آیات و ربط سُوَر
کَلَامُ الْمَلِکِ مَلِکُ الْکَلَامِ
مسئلہ کتابت و جمع القرآن
تجوید و قراءت قرآن کریم کے اختلافات
زمانۂ اقدس میں قرآن کریم کا نزول
امام جلال الدین سیوطی
کتب سماویہ
حضور پرنور کی شان میں آیات قرآنی
اللہ اور اس کے رسول معظم کی نافرمانی پر وعید
دعا کی فضیلت
انسان کی تین حالتیں
آیات قرآنی سے حرمت احکام
قرآن کریم تمام علوم اسلامیہ کا مرجع اور مرکز ہے

قرآن کریم معیار فصاحت و سرچشمۂ بلاغت ہے
قرآن کریم کے عربی زبان پر اثرات
علم القراءت
عہد نبوی میں علم تفسیر
عہد اسد اللہ۔ صحابہ کرام کے بعد تعلیم قرآن کے
دو مرکز۔
علم حدیث پر محققانہ بحث
علم حدیث کی تدوین
تصنیف و تدوین
زبان
کتابت
خط کتابت
عرب کا زمانۂ جہالت
ہادی برحق کے عہد مسعود نے عرب کی کایا
پلٹ دی۔
علم فقہ
علم مغازی
علم تصوف
تحقیق لفظ صوفی
صحابۂ کرام میں سب سے بڑے ارباب شریعت
حامل حقیقت خلفاء اربعہ تھے۔
علوم لسانیہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علوم قرآن پر محققانہ بحث

از حضرت مفسر قرآن علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ

قرآن کریم

یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ تمام اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ فیض اور انسان کے جسمانی و روحانی اصلاح و فلاح کا ماخذ جمیع علومِ اسلامیہ و عربیہ کا مرجع و مرکز مسلمانوں کی ترقی و تمدن اور تافتی کا رازِ سربستہ عالم کی تاریکی و جہالت کو فنا کر دینے والا آفتابِ درخشاں نوعِ انسان کو سعادتِ ابدی اور نجات سرمدی کی منزلِ مقصود تک پہنچانے والا ہادی برحق صرف اور صرف قرآن مجید فرقان حمید ہے۔

واقعات متعلقہ نزولِ قرآن

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت اور نزول قرآن سے پہلے اولاً رویائے صادقہ نظر آئے پھر ایک روز جب کہ حسبِ عادت حضور غارِ حرا میں محوِ عبادت تھے فرشتہ حاضر آیا جو وحی لایا۔ جس میں حکم ملا پڑھو۔ حضور نے فرمایا۔ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ فرشتہ نے حضور کے قریب آ کر آپ کو اپنے سینہ سے لگا کر زور سے معانقہ کیا اور کہا پڑھو حضور نے پھر وہی جواب دیا "مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ" تین بار جب یہی جواب ہوا تو فرشتہ نے کہا "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ"

ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ معہ افادات "پڑھو اپنے رب کے نام سے (یعنی قرأت کی ابتداً او باللہ کے نام سے ہو) جس نے پیدا کیا (تمام مخلوق کو) انسان کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو (دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے) اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا (اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی) آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (آدمی سے مراد یہاں آدم علیہ السلام ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد علم اسماء ہے اور ایک قول میں اس سے مراد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم وخازن)

حضور نے متلوہ آیات کو اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا اور فرشتہ نظروں سے غائب ہو گیا یہ ہے نزول قرآن پاک کی ابتدا۔ یہ واقعہ ماہِ رمضان المبارک کے آخری ایام میں پیش آیا۔ اس پر آیت کریمہ خود شاہد ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ خاص اس رات کے تعین میں اختلاف رواۃ ہے جس میں آغاز نزول ہوا۔ بعض کے نزدیک ۲۵ رمضان ہے اور ان کی تحقیق میں حضور کی اظہار نبوت کا زمانہ بھی اسی تاریخ سے ہے اور بعض نے سترہ رمضان لکھی، بعض نے ۲۳ بتائی۔ اکثر نے ستائیسویں شب رمضان تسلیم کی۔

اس کے بعد چند ایام وحی کا نزول رکا رہا کہ سورۂ مدثر نازل ہوئی۔ پھر نجاً نجاً قرآن کریم حسب ضرورت باوقات منفرقہ تیئس ۲۳ سال نازل ہوتا رہا۔ بعض سورتیں ایسی ہیں جو یک دم بیک وقت آئیں۔ جیسے سورۃ الفاتحہ، سورۃ الکوثر اور اس ہیں آخری سورت سورۃ التوبہ ہے۔ اور آیتوں میں سب سے آخری آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ ہے جس کے نو روز بعد وفات قیامت آیات ہوئی۔

مکی مدنی آیات کیا ہیں؟

نزول قرآن کریم کے لیے کوئی مقام یا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ اس لحاظ سے نزول کی شان یہ رہی، کہ جب تک حضور کا قیام مکہ معظمہ میں ہوا نزول بھی مکی رہا اور جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ اس اعتبار سے آیات قرآنی مکی مدنی کہلائیں۔ چنانچہ ۹۳ سورتیں مکہ معظمہ میں نازل ہوئیں اور ۲۱ سورتیں مدینہ منورہ کے دس سالہ قیام میں نازل ہوئیں۔ پھر آیات مکیہ میں عموماً آپ کو سابقہ انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے حالات ملیں گے اور آیات مدنی میں مسلمانوں کے لیے معاملات اور ضروری احکام پائے جائیں گے۔

آیاتِ مکیہ میں زیادہ تر کفر و شرک سے اجتناب خدائے واحد کی طرف رجوع کرنے حشر و نشر پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔

آیات مدنیہ میں اوامر و مناہی کا مکمل قانون ہے۔

مکی آیتوں میں مخاطبہ کفار سے ہے کہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ فرما کر کہیں يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ کر کہیں يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

آیات مدنیہ میں عام طور پر مسلمان مخاطب ہیں۔ اس لیے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یا کہیں کہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ بھی استعمال ہوا ہے۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقسیم قرآن کریم

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کی طرف سے قرآن کریم ۱۱۴ سورتوں میں منقسم ہے ہر سورت بجائے خود ایک مستقل فصل ہے اور مختلف تعداد کی آیات پر مشتمل قرآن کریم میں کل چھ ہزار آیتیں ہیں۔

صحابہ کرام نے انہیں سات منزلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ ایک ہفتہ میں تمام قرآن کریم ختم کر سکیں۔

عہد حجاج بن یوسف میں قرآن کریم تیس ۳۰ پاروں اور ہر پارہ ربع، نصف اور ثلث میں تقسیم کیا گیا اور رکوع وقف وغیرہ علامات بعد میں مقرر ہوئے۔

سورتوں کا آغاز

سورتیں دس طریقوں سے شروع ہوئیں۔

۱۔ چودہ سورتوں میں شروع حمد و ثناء الٰہی ہے۔ ان میں سے پانچ الحمد کے ساتھ ہیں۔ دو تبارک کے ساتھ، اور سات لفظ سبحان اور اس کے مشتقات کے ساتھ شروع ہوتی ہیں۔

۲۔ انتیس سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہیں جیسے الٓمّٓ۔ المّٓرٰ۔ الرا۔ قٓ، نٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ، طٰہٰ، حٰمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ

۳۔ دس سورتیں بلفظ ندا شروع ہوتی ہیں۔ ان میں سے پانچ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالفاظ مختلف مخاطب کیے گئے ہیں اور پانچ میں اُمت مرحومہ کو ندا کی گئی۔ حضور کے مخاطبہ والی یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ وغیرہ ہیں اور امت کے مخاطبہ میں یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وغیرہ الفاظ ہیں۔

۴۔ تیئس سورتیں جملہ خبریہ سے شروع ہوتی ہیں۔ جیسے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ یا بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وغیرہ۔

۵۔ پندرہ سورتوں کو قسم کے ساتھ شروع کیا گیا جیسے وَالضُّحٰی، وَالَّیْلِ، وَالتِّیْنِ، وَالْعَصْرِ وغیرہ

۶۔ سات سورتوں کی ابتدا حرف شرط سے ہوئی جیسے اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ، اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وغیرہ

۷۔ چھ سورتیں صیغہ امر سے شروع ہیں جیسے قُلْ اُوْحِیَ، قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وغیرہ

۸۔ سات سورتیں بصیغہ استفہام سے شروع ہیں۔ جیسے هَلْ اَتٰی۔ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ۔ هَلْ اَتٰکَ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ اَلَمْ تَرَ وغیرہ۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۔ تین سورتیں توبیخ کے ساتھ شروع ہیں جیسے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ، وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ ۔

اس تفصیل سے ۱۱۴ سورتوں کی تصریح ہے۔

آیاتِ احکام

آیاتِ احکام کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن بلحاظ صراحت ان کی تعداد ۱۵۰ ملتی ہے اور باعتبار استنباط حکم پانچ سو آیات موجود ہیں۔

شانِ نزول کی تصریح

قرآن کریم کی بعض آیتیں کسی خاص سوال کے جواب میں یا کسی خاص واقعہ کے پیش آجانے پر نازل ہوئیں۔ یہی سوالات یا واقعات آیات متعلقہ کا شانِ نزول کہلاتا ہے۔ ہر چند باتفاق جمہور صحابہ و تابعین آیہ کریمہ کے مفہوم عام کو شان نزول کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جاتا۔ لیکن تاہم علمائے مفسرین نے شان نزول کی طرف بھی پوری توجہ مبذول فرمائی ہے تاکہ ان کے بیان کرنے سے آیت کے معانی اچھی طرح سمجھ میں آجائیں۔

ترتیب قرآن کریم

یہ امر تو ظاہر ہو چکا ہے کہ قرآن کریم نجماً نجماً متفرق طور پر تئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔ اور بعض صورتیں وہ ہیں جو بیک وقت نازل ہوئیں، اور اکثر وہ ہیں۔ جو تھوڑی تھوڑی نازل ہوتی رہیں اور ایک عرصہ کے بعد مکمل ہوئیں۔

ایسا بھی ہوا کہ ابھی ایک سورت ختم ہونے نہ پائی تھی کہ دوسری سورۃ نازل ہونی شروع ہوگئی۔ بعض موقعہ پر دو مختلف سورتوں کی آیتیں ایک ہی وقت میں نازل ہوتی جاتی تھیں۔ اس سے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم موجودہ ترتیب کے ساتھ نازل نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

یہی وہ چیز ہے جسے بعض جماعتیں بلیوں پر اٹھائے اور انواع اقسام کی بدگمانیاں عوام میں عام کرتی رہی ہیں۔ لیکن موجودہ ترتیب صحابہ کرام میں سے کسی نے اپنی رائے سے نہیں کی بلکہ یہ ترتیب آیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی خود بتائی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم میں ترتیب دو قسم کی ہے۔

اول:- ترتیب آیات قرآنی   دوم:- ترتیب سُوَر قرآنی

ترتیب آیات بالاتفاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب منشاء الٰہی فرشتہ وحی کے بتانے سے فرمائی۔ اور اس کی احتیاط اس درجہ ملحوظ رکھی گئی کہ بوقتِ نزول وحی فوراً کسی کاتب وحی کو بلا کر لکھوا دیتے اور فرما دیا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں موقعہ پر لکھی جائے۔

رہی ترتیب سُوَر اس کے متعلق کچھ اختلاف ہے لیکن علمائے محققین کی یہی تحقیق ہے کہ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ ہے۔ تصریح آگے ملاحظہ کریں۔

امام احمد سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت کے بدلے مجھے سبع طوال اور زبور کے عوض مئین اور انجیل کے بدلے مثانی عطا ہوئیں۔ اور یہ میری فضیلت ہے کہ ان سب سے علاوہ مجھ کو مفصل بھی عطا کی گئیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ

سُوَر کی ترتیب عہد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو چکی تھی۔ کیونکہ اس حدیث میں جس ترتیب سے سورتوں کا بیان ہے۔ وہ اسی ترتیب پر ہے جو ترتیب اس وقت قرآن کریم میں سورتوں کی ہے۔ اس کی وضاحت ملاحظہ ہو۔

سبع طوال سے مراد ابتدائی وہ سات بڑی سورتیں ہیں جو بقرہ سے شروع ہوتی ہیں اور یونس پر ختم

مئین سے مراد کم و بیش سو سو آیتوں کی وہی سورتیں جو یونس سے فاطر تک موجود ہیں۔

مثانی سے مراد یٰس سے ق تک وہ سورتیں ہیں جن میں مضامین مکرر بیان کیے گئے۔ اور مفصل سے مراد وہ چھوٹی سورتیں ہیں جو سورہ ق سے سورۃ ناس تک ہیں۔

بنابریں واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کی ترتیب آیات و سُوَر دونوں سرکار ابد قرار صاحب وحی الٰہ الابصار کی نگرانی میں ہوئی اور اس میں کسی قسم کا تبدل و تغیر کسی ہاتھ اور کسی قلم کے ذریعہ پورا نہ ہوا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا۔ اس لیے قرآن کریم میں خود ارشاد ہے۔

إِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ۔

یہ (قرآن) بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ آسکے۔ آگے کی طرف سے آسکتی ہے نہ اس کے پیچھے کی طرف سے۔ یہ خدائے حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

ہم نے ہی ذکر یعنی قرآن نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ربطِ آیات و ربطِ سُوَر

آیاتِ قرآن کریم اور سُوَرِ فرقان عظیم میں ایسا لطیف ربط اور حیرت انگیز تسلسل ہے کہ دنیا میں دنیا کی کسی اور کتاب میں ملنا محال ہے۔ سچ ہے قرآن پاک کلام خالق ہے اس کی خوبیوں کو مخلوق کا کلام کیسے پہنچ سکتا ہے۔

کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ

جس طرح اس کلام معجز نظام کی فصاحت و بلاغت ارفع و افضل ہے۔ اسی طرح اس کی آیتوں سورتوں کا باہمی تناسب و تسلسل بے مثل ہے۔ طاقت بشری اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جو طبقہ قرآن کریم کی بے ترتیبی محسوس کرتا ہے۔ وہ یقیناً نادان کم فہم کم علم ہے۔ نقادان یورپ فن عربی میں مہارت حاصل کر کے جب اس کلام معجز نظام کو دیکھتے پڑھتے ہیں تو باوجود متعصب عیسائی ہونے کے کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ رسول عربی جو اُمی تھے ان کا یہ کلام نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت یہ کلام تو خالق انام ہی کا ہے کہ ترتیب کلام میں وہ لطافت نہیں۔ جو اس کلام کی بے ترتیبی میں ہے۔ اسی کو لف و نشر غیر مرتب کہتے ہیں۔ ماہرین ہی اس سے کچھ لذت کش و بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔

اندھیری رات میں جب ہم اپنے پلنگ پر لیٹ کر گلشن سماوی کے نورانی پھولوں کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ان کی چمک دمک خوبصورتی و دلآویزی ہماری عقل کو حیران کر دیتی ہے۔ مگر ان کی بے ترتیبی سے اُن کا بکھرا ہوا ہونا دل کو سخت کوفت پہنچاتا ہے۔ اسی وقت جی چاہتا ہے کہ جس طرح انگریزی باغوں میں پھولوں کی کیاریاں دل آویز ترتیب سے سجی ہوتی ہیں۔ اگر اسی طرح یہ بھی ہوتے تو ان کی جاذبیت دوبالا ہوتی۔ یہ بھی کوئی خوبی ہے کہ ایک بڑا ستارہ یہاں ہے تو دوسرا وہاں۔ ایک کونہ میں کہیں ایک جھرمٹ ہے تو کہیں پلنگ بچھا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قدرت نے نور کی کلیاں مٹھی میں بھر کر اچھال دی ہیں۔ اور وہ نہایت بے ترتیبی سے بکھری ہوئی پڑی ہیں۔

لیکن ایک ہیئیات دان ماہر علم نجوم سے پوچھو تو وہ بتائے گا کہ ان بکھرے ہوئے [illegible] باہمی تناسب کیا ہے اور ان کا توازن وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ کے ماتحت بحر و بر میں کس کس شان کی راہنمائی کر رہا ہے۔

ایسے ہی مخالفین نادان اور معاندین انسان نما حیوان اگر ربط آیات کو نہیں سمجھ سکتے تو وہ معذور ہیں۔ چاہیے تو انہیں یہ تھا کہ ماہرین فن سے رجوع کرتے تو ان کی آنکھیں کھل جاتیں۔

علامہ ابو جعفر نے البرہان فی مناسبت ترتیب سُوَرُ القرآن ایسے ہی غلط کاروں کی اصلاح کے لیے تالیف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی۔ بہت سی تفاسیر اس خاص عنوان پر لکھی گئیں۔ ان میں آیات کا باہمی ربط بھی دکھایا گیا۔ تفسیر اسرار التنزیل علامہ جلال الدین سیوطی اس فن میں ایک معتبر تفسیر ہے۔ اردو میں تفسیر حقانی نے بھی اس مبحث کو واضح کیا ہے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی اپنی تفسیر میں اس کا التزام کیا۔ علامہ برہان الدین کی تالیف نظم الدرر فی تناسب الآیہ والسور ہی اگر سمجھ کر پڑھ لی جائے تو اندھوں کی آنکھ روشن ہو جائے۔

اور اس کے بعد فواتح سُوَر اور مقاطع کی مناسبت دیکھ کر محو حیرت ہو جانا پڑیگا۔ سیوطی کی تصنیف مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع اور علامہ کریانی کی کتاب عجائب قابل ملاحظہ ہیں۔

مسئلہ کتابت و جمع القرآن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نزول وحی ہوتا تو علی الفور آپ کاتب وحی کو بلا کر لکھوا دیا کرتے۔ اور یہ محکمہ کاتبانِ وحی کا چند منتخب معتبرین معتمدین صحابہ سے تھا۔ مکہ معظمہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ پر مشتمل تھا۔ یہ ہر سہ حضرات اس خدمت پر مامور تھے۔

مدینہ منورہ میں یہ محکمہ ان ہر سہ افراد کے علاوہ بڑھا دیا گیا۔ چنانچہ مدینہ میں کاتبانِ وحی یہ تھے۔ صدیق، عثمان، علی اسد اللہ، زبیر بن العوام، حنظلہ بن الربیع، ابی بن فاطمہ، زید بن ثابت، عبد اللہ بن ارقم، عبد اللہ بن رواحہ، معاویہ بن سفیان، خالد بن سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مختصر یہ کہ حضور نے قرآن کریم اوّل سے لے کر آخر تک سب بالترتیب لکھوا دیا تھا۔ پھر آپ ہی کے عہد مبارک میں دوسرے صحابہ کرام نے بھی اس کی بہت سی نقلیں لے لیں۔ البتہ یہ نقلیں اس زمانہ کے کاغذ و پتھر کی تختیوں۔ بکری دنبہ کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھیں۔

علاوہ ازیں صحابہ کرام کے حافظے نہایت تیز تھے۔ انہیں تلاوتِ قرآن کریم کا شوق بھی بے حد تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عہد رسالت مآب میں ہی بڑے بڑے مہاجرین وانصار نے قرآن کریم حفظ بھی کر لیا تھا۔ اور اس طرح حفاظ کی ایک معتد بہ جماعت بھی بن گئی تھی۔ مگر باوجود ان تمام امور کے عہد نبوت تک اوراق قرآن کریم مجموع نہ تھے بلکہ کچھ کہیں، کچھ کسی کے پاس موجود تھے۔

اس حالت میں یہ عہد نبوت گزرا۔ عہد صدیقی آیا۔ مسلیمہ کذاب نے اپنے تین لاکھ ساتھی منظم جمع کر رکھے تھے۔ جب اسے مایوسی ہو چکی تھی کہ خلافت کی مسند اسے ہرگز نہیں مل سکے گی اس نے بغاوت کر ڈالی۔ ادھر سے دفاعی نظام کے لیئے جانبازانِ اسلام بڑھے۔ مختصر یہ کہ اس جنگ میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے۔ یہی وجہ

Click For More Books
makfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنگ ۔ ۔ ہے جیسے جنگ یمامہ کہتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب مبارک میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے گئے تو قرآن کریم کی حفاظت میں بہت دقت ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے صدیق اکبر کی خدمت میں قرآن کریم زیادہ محفوظ کرنے کا مشورہ پیش کیا چونکہ یہ مشورہ وہ تھا جو من جانب اللہ فاروق کے دل الہام منزل میں القا ہوا تھا۔ صدیق اکبر نے بھی ادنٰی غور و تدبر کے بعد اس مشورہ سے اتفاق فرمایا۔ نیز سیاست مذہبی بھی اس کی مقتضی تھی۔

چنانچہ حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ کو اس امر کا حکم دیا اور بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی۔ وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

تجوید وقرأت قرآن کریم کے اختلافات

عرب میں ہر قوم و قبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی۔ مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا۔ کوئی الف میم چنانچہ اس لغت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلہ کے آدمی کو اس طرح اس کی لغت میں حدیث فرمائی لَیْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِیَامُ فِی امْسَفَرِ جو محاورہ قریش میں لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ تھا۔ اسی طرح بعض قبائل علامات مضارع حروف اَتَیْنَ کو مفتوح پڑھتے اور کوئی مکسور۔ اشبہ بر لیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع اِنَّ و اَنَّ وغیرہ ہا کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پر رکھتا۔ بعض قبائلی ہر جگہ ب کو م بولتے اور م کو ب۔ تا، رحمۃ و نحوہا کو حالت وقفی میں کوئی ہا کہتا کوئی ت۔ منصوب منون پر کوئی الف سے وقف کرتا کوئی حرف سکون سے۔ بعض مرفوع و مجرور پر بھی واؤ اور یا سے وقف کرتے۔ بعض تو یں حروف مدہ سے حرکات موافقہ پر قناعت کرلیں۔ اَعُوْذُ کو اَعُذُ تعالیٰ کو تعالِ وغیرہ ذالک کہتیں۔ اس قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ طرز و ادا کے تھے۔ جیسا کہ ہمارے محاورہ میں آم کو آم کہتے ہیں اور بعض امب اور بعض انبہ بولتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے تفاوت سے اصلی معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تھی۔ لیکن چونکہ قرآن کریم خاص لغت قریش پر اترا تھا اور صاحب قرآن حبیب الرحمان بھی قریشی تھے شعر ؎

گلبن تو کہ زگلزار قریشی گل کرد ۔ زاں سبب آمدہ قرآن بہ زبان قرشی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانہ اقدس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میں جبکہ قرآن کریم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنی مادری لہجہ و قدیمی عادت کا دفعتہً بدل دینا دشوار تھا۔ آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز و لہجہ میں قرأت قرآن کرلے زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ و لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے اور یہی درست ہے۔ حتیٰ کہ زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر باہم جنگ و جدل اور زد و کوب کی نوبت پہنچی۔ ایک کہتا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے دوسرا کہتا نہیں بلکہ اس لہجہ میں ہے۔ ہر ایک اپنی لغت پر دعویٰ کرنے لگا۔ جب یہ خبر امیر المومنین غنی کی بارگاہ میں پہنچی آپ نے سب کو بلا کر فرمایا تم لوگوں میں ابھی سے یہ اختلافات پیدا ہونے لگ گئے تو آئندہ کیا ہوگا۔ اس کا سدِ باب کرنا لازمی ہے۔ لہٰذا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسد اللہ شیر خدا رضی اللہ عنہ اور دیگر ارکان صحابہ کے مشورہ سے فیصلہ کیا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب و لہجہ میں پڑھنے کی اجازت دینا مصلحت نہیں بلکہ اس سے فتنہ اٹھتا ہے۔ لہٰذا تمام امت کو خاص لغت قریش پر جس میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے روکنا لازمی ہے۔

چنانچہ حکم ہوا کہ صحیفہ خلیفہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلادِ اسلام میں بھیج دیں تاکہ سب اس لہجہ کا اتباع کریں۔ اس کے خلاف اپنی اپنی طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں وہ دفع فتنہ کے لیے تلف کر دیے جائیں۔ اسی رائے صائب کی بناء پر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ صحیفہ صدیقی جو حضور نے جمع کرا کر صدیق کی حفاظت میں دے دیے تھے بھیج دیجئے تاکہ ہم ان کی نقلیں لے کر بلادِ اسلامی کو بھیجیں اور اصلی آپ کو واپس کر دیں۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بھیج دیئے امیر المومنین عثمان غنی نے زید بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، سعید بن عاص عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ وہ نقلیں شام، یمن، مکہ معظمہ، بحرین و بصرہ و کوفہ بھیج دی گئیں اور ایک نقل مدینہ طیبہ میں رہی اور اصلی صحیفے جمع فرمودہ صدیق جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں واپس حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دی گئیں۔ جیسا کہ اتقان میں ہے اس کی اصل مفصل صحیح بخاری میں یوں ہے۔

حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْن شِهَابٍ ابن الحسن بن مالك حدثه ان حذيفة

موسیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے ابراہیم نے کہا انہیں ابن شہاب نے فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیہ واذربائیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی کتاب اللہ۔

کہ حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ حضرت عثمان رضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت اہل شام فتح ارمینیہ اور آذربائیجان سے اہل عراق کے ساتھ جنگ کر رہے تھے تو حضرت حذیفہ اختلاف قرأت سے گھبرائے اور حضرت عثمان سے عرض کی۔ امیر المومنین امت کو اختلاف میں پڑنے سے پہلے سنبھال لیجیے ورنہ کتاب اللہ میں اختلاف کا سخت خطرہ ہے۔

معترضین کا محض وہم یا ظن معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا محض وہم ہی ہے۔ خالص کذب اور صریح جھوٹ ہے۔ وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی اور پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے حتیٰ کہ مروان نے انہیں لے کر چاک کر ڈالا۔

بالجملہ اس حقیقت میں کوئی گنجائش وہم نہیں کہ اصل جمع قرآن بحکم رب العزۃ حسب الارشاد حضور پر نور سید الاسیاد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گیا تھا۔ سب سورتوں کا یکجا کرنا باقی تھا سو وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمع کر دیا۔ پھر یہی جمع صدیقی کی نقلیں بصورت مصاحف امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ بمشورہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بلادِ اسلام میں شائع کر دیں اور تمام امت کو اصلی لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جامع القرآن عثمان رضی اللہ عنہ کہلاتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً جامع رب العزت تعالیٰ شانہ ہے کما قال اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اور بنظر ظاہر اس کے جامع حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب سے پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حاکم مستدرک میں بشرط بخاری و مسلم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن فی الرقاع۔

یعنی ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پارچوں میں جمع کرتے تھے۔

امام جلال الدین سیوطی اتقان میں فرماتے ہیں۔

قد کان القرآن کلہ کتب فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور۔

یعنی قرآن کریم تمام کا تمام عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھ لیا گیا تھا۔ لیکن غیر مجموع تھا۔ ایک جگہ جمع نہیں تھا اور اس کی سورتیں غیر مرتب تھیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوداؤد شریف میں سید حسن سے عبد خیر راوی ہیں۔

قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَعْظَمُ النَّاسِ فِي الْمَصَاحِفِ اَجْرًا اَبُوْبَكْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ كِتَابَ اللّٰهِ

مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کا ہے۔ اللہ ابوبکر پر رحمت کرے سب سے پہلے انہیں نے قرآن جمع فرمایا۔

اس بنا پر امام اجل عارف باللہ حارث محاسبی رضی اللہ عنہ نے کتابت قرآن کریم کو سنت سنیہ مصطفٰے فرمایا اور اس کے لکھنے لکھانے کے متعلق فیصلہ کیا کہ یہ بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔

حَيْثُ قَالَ فِي كِتَابِهٖ فَهْمُ السُّنَنِ كِتَابَةُ الْقُرْاٰنِ لَيْسَتْ بِمُحْدَثَةٍ فَاِنَّهٗ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَاْمُرُ بِكِتَابَتِهٖ

قرآن کریم کا لکھنا تو زمانہ اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں بحکم اقدس ہو چکا تھا۔ یہ آج کوئی نئی بات نہیں۔ نقلہ فی الاتقان۔

پھر ابوبکر بن ابی داؤد سند صحیح سے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

قال قال علی رضی الله عنه لا تقولوا فی عثمان الا خيرا فوالله ما فعل الذى فعل فى المصاحف الا عن ملاٍ منا قال ما تقولون فى هذه القرأت فقد بلغنى ان بعضهم يقول ان قرأتى خير من قرأتك وهذا يكاد يكون كفرا قلنا فما ترى قال ارى ان نجمع الناس على مصحف واحد فلا يكون فرقة ولا اختلاف قلنا فنعم ما رأيت

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا عثمان کے حق میں خیر ا کلمہ خیر کے کچھ نہ کہو خدا کی قسم مصاحف میں انہوں نے جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ اور اتفاق سے کیا انہوں نے ہم سے کہا کہ تم ان مختلف لہجوں میں کیا کہتے ہو۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ لوگوں سے کہتے ہیں میری قرأت تیری قرآت سے اچھی ہے اور یہ بات اور کے قریب تک پہنچی ہے۔ ہم نے کہا بھلا آپ کی کیا رائے ہے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ سب لوگ ایک مصحف پر جمع کر دیے جائیں تاکہ پھر نزاع اور اختلاف نہ ہو۔ ہم سب نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے۔

اور عہد مروان میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا صحیفہ ضائع کر دینے کی سند امام قسطلانی ارشاد الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

فَكَانَتْ عِنْدَهَا حَتّٰى تُوُفِّيَتْ فَاَخَذَهَا مَرْوَانُ حِيْنَ كَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَبْلَ مُعَاوِيَة رضی الله عنه فَاَمَرَ بِهَا فَشُقِّقَتْ وَقَالَ

وہ صحیفہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا حتی کہ وفات پائی تو اسے مروان نے اس وقت لیا جبکہ وہ امیر مدینہ ہوا حضرت معاویہ سے پہلے اور اس نے اس کے چاک کر دینے کا حکم دیا اور کہا۔

انما فعلت هذا لانى خشيت ان طال بالناس زمان ان يرتاب فيها مرتاب ١٥١٠٧ ب ن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابی داؤد۔

پھر قرآن کریم نے نہایت لطیف پہلو سے ابتداءِ قرآن کریم میں ہی جامعین قرآن کی طرف اشارۃً وضاحت فرمادی جو زبر و بینات میں مقطعات کے ذریعہ معنی تاویلی سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں سورہ بقرہ کا شروع الٓمّٓ ہے۔ یہ حروف مقطعات سے ہے جس کے معنی میں مفسرین کرام نے عموماً اللہ اعلم بمرادہٖ فرمایا ہے لیکن اگر اس کے معنی تاویلی رنگ میں ایسے حاصل ہو جائیں کہ کتاب و سنت سے منطبق ہوں تو مقبول ہونے چاہییں۔

بر ایں خیال بغرض تفریحِ خاطر خاطر مندرجہ ذیل معنی ملاحظہ ہوں! اس سے کلام پاک کی جامعیت پر مزید مہرِ تصدیق ثبت ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ الف، لام، میم بقاعدہ ابجد الف کا عدد ایک ہے اور لام کے تیس ۳۰ میم کے چالیس ۴۰۔ گویا رب العزت جلّت و مجد عزّ اسمہ نے ان تین حروف میں بتایا کہ وہ واحد لم یزل نے بے مثل کلام عدیم النظیر ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیس پاروں میں چالیس سال کی عمر میں نازل فرمایا۔ پھر اس کے جامع بتائے اور اس طرح ان کا تعارف کرایا کہ ل کے تیس ۳۰ عدد۔ م کے چالیس ۴۰ عدد دونوں جمع کیے جائیں تو ستر ۷۰ کا عدد حاصل ہوگا۔ گویا فرمایا واحد لم یزل نے بے مثل کلام عدیم النظیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نازل فرمایا ہے۔ عالم اسباب میں اس کے ظاہری جامع خلفائے راشدین سے وہ ہوں گے جن کے اسمائے گرامی کا پہلا حرف ع ہوگا۔ چنانچہ جامع قرآن عبداللہ ابن ابی قحافہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق عثمان ذی النورین مولا کائنات علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ہوئے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مضمون بالا کے مطالعہ سے ہر سنجیدہ شخص کا خیال اس امر پر مرکوز ہو جائے گا کہ موجود مصحف مقدس بالکل مصحف عثمانی ہے اور مصحف عثمانی بعینہٖ مصحف صدیقی ہے اور مصحف صدیقی بلا کم و کاست اور بلا ایک حرف کی کمی و بیشی کے وہی تھا جو ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم پر نازل ہو کر عہد نبوت میں ہی لکھا اور پڑھا گیا۔ اس پر تمام کا اجماع ہے۔ معاندین و مخالفین اسلام بھی اس کے قائل ہیں۔

قرآن کریم کا اسلوب بیان

زمانہ جاہلیت میں بھی اہل عرب کو فصاحت و بلاغت کا ایک قدرتی مذاق حاصل تھا۔ مرد عورت چھوٹے بڑے غلام آقا سب ہی تو اس چاشنی سے بہرہ مند تھے اپنی فصاحت و بلاغت کے مقابلہ میں غیر عرب کو عجمی یعنی گونگا خیال کرتے تھے۔

ان کے شعراء خطباء خاص طور پر ماہر فن اور قادر الکلام ہوتے تھے۔ ایک دوسرے کے مقابلہ میں اس زور و

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شور سے قصائد کہا کرتے کہ اس کی نظیر کسی قوم کی تاریخ اولی میں نہیں ملتی۔ انہیں اپنی خلافت زبان سلاست بیان پر اتنا ناز تھا کہ میدان فصاحت و بلاغت میں کوس لمن الملك بجائے اور هل من فصیح هل من شاعر کے آوازے لگاتے تھے۔ اپنی نظمیں اپنے خطبے دیوار کعبہ پر آویزاں کر کے طلب معارضہ کرتے۔ لیکن جب قرآن پاک نازل ہوا تو اس کے اسلوب بیان کو دیکھ کر حیران ششدر رہ گئے۔ کیونکہ ترکیب کی نزاکت کلمات کی لطافت، مضمون کی جامعیت، فصاحت و بلاغت فطرت عرب سے کہیں بالاتر تھی۔ باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے بار بار فصحاو بلغاء عرب سے مطالبہ کیا کہ قرآن جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ مگر کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ بھی فرمایا اور لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا کہہ کر بھی انہیں اکسایا وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ کا بھی اعلان ہوا مگر بقول اعلیحضرت یہ حال ہو گیا۔ ؎

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

ایک دفعہ کسی صحابی نے شعراء عرب کے دکھانے کو إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ لکھ کر دیوار کعبہ پر لٹکا دی شعراء نہایت غور و خوض سے پڑھتے تھے لیکن دم نہ مار سکے۔ آخر ایک نامی گرامی شاعر آیا اور اس کے آگے لکھ دیا۔ مَا هٰذَا مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ

سکاکی جو فن معانی و بیان کا مسلم الثبوت امام تھا کہتا ہے کہ قرآن کریم کا اعجاز ایک ذوقی اور وجدانی کیفیت ہے جو طبیعت کو محسوس ہوتی ہے لیکن زبان سے بیان نہیں ہو سکتی۔ اس کا طرز بیان ایسا مؤثر ہے کہ بہت سے شدید ترین کفار عرب کے سنگین دل محض چند قرآنی آیتیں سن کر موم ہو گئے اور انہیں آخر ایمان لانا پڑا یہ بھی اسلوب قرآنی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ ایک طرف جاہل سے جاہل اس کو بے تکلف سمجھ سکتا ہے تو دوسری طرف علامہ دہر کی عقل بلند و فہم اس کے علوی معانی و مضامین کے سامنے کوتاہ نظر اور قاصر الفہم ہے چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کی تفسیر میں دفتر کے دفتر لکھ ڈالو تو بھی تمام اسرار منضبط نہیں ہو سکتے اور سیدھے سادھے معنی بیان کرو تو محض ترجمہ چند فوائد ضروریہ کے لیے کافی و وافی ہے۔

اس کے الفاظ میں وہ جاذبیت و حلاوت ہے کہ جو معنی نہیں سمجھ رہا وہ بھی محظوظ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی ضخیم کتاب کا حفظ کر لینا عالم اور جاہل کے لیے آسان ہے۔

مضامین قرآن عظیم

قرآن کریم میں بظاہر آپ کو تین قسم کے مضامین ملیں گے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہہ۔ توحید و تمجید
۲۔ امم سابقہ کے حالات اور انبیاء سابقہ کے قصص۔
۳۔ احکام متعلقہ معاش و معاد
اس کی وجہ یہ ہے کہ

۱۔ حمد و معرفت الٰہی حاصل ہونے سے انسان اپنے خالق برحق رازق مطلق کی طرف رجوع ہو سکتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ کسی اور کے آگے گردن جھکانے کو آمادہ نہیں ہو سکتا

۲۔ قصص امم سابقہ کے بیان کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ ان کے حالات سن کر عبرت حاصل ہو اور کفر و شرک گناہ و عصیان سے بچ کر صراط مستقیم پر چلنے کی طرف میلان بڑھے جو قرآن کریم کا مقصد اصلی ہے۔

۳۔ احکام کے بیان کا یہ فائدہ ہے کہ انہیں سن کر انسان سمجھ سکے گا۔ کہ اسے دنیا میں کیا کیا کام کرنے چاہئیں اور کیا کیا نہیں۔ کس طرح اس کی زندگی گمراہی سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ ضلالت سے وہ کیسے مجتنب رہ کر منزل مقصود حاصل کر سکتا ہے، آخرت میں وصال الٰہی کا شرف اسے کیسے مل سکتا ہے۔ اب آپ آیات قرآنیہ سے نوعیت مضامین ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (پ ۲۸ حشر)
۲۔ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ (پ ۳، بقرہ)
۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۴۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ
۵۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۶۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
۷۔ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
۸۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔
۹۔ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰- اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ (پ ۳، آل عمران)
اور ایسی ہی بہت سی آیات کریمہ ہیں۔

انبیاء کرام اور امم ماضیہ کا ذکر

قرآن کریم میں آدم، ادریس، نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، لوط، یوسف، موسیٰ، ہارون، ہود، صالح، یونس، شعیب، داؤد، سلیمان، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، ذوالکفل، الیاس، ایوب علیہم السلام کا ذکر ہے۔
اور امم سابقہ میں سے قوم نوح، عاد، ثمود، اصحاب حجر، اصحاب سبا، اصحاب سبت، بنی اسرائیل، قوم تبع، قوم شعیب، اصحاب الایکہ، اصحاب الرس، اصحاب الاخدود، اصحاب کہف وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کے علاوہ فرعون، شداد، قارون وغیرہ کا بھی تذکرہ ہے۔ اور جو ہم نے اس مختصر میں بیان کیا اسی پر منحصر نہیں ہے بلکہ اور بھی مذاکرات ہیں۔

کتب سماویہ

کتب آسمانی سے زبور، توریت، انجیل، صحف ابراہیم وغیرہ کا بیان ہے اور قرآن کریم ان کی تائید فرماتا ہے تصدیق کرتا ہے اور جن لوگوں میں ان کا نزول ہوا اُن کی تحریف کا بیان بھی فرماتا ہے۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو آیات آئیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر پیش ناظرین ہے۔

۱- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (سورہ اعراف)
۲- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سورہ بقرہ)
۳- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (بقرہ)
۴- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (ع)
۵- حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (توبہ)
۶- لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (نور)
۷- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب)
۸- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ (احزاب)
۹- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰۔ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الانشراح)

۱۱۔ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (کوثر)

۱۲۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۳۔ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (آل عمران)

۱۴۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا (نساء)

۱۵۔ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (نساء)

۱۶۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (نساء)

۱۷۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (نساء)

اس کے علاوہ کافی آیات کریمہ نعت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد و صادر ہیں۔ خوف ضخامت سے اس مجالہ میں ہم پورے طور پر تعلیمات قرآن کریم بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ بطور اختصار تیمناً تبرکاً کچھ پیش کر رہے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کتاب انسانی تو کتاب انسانی ہے کوئی کتاب آسمانی بھی تعلیمات ربانی میں اس مقدس کتاب کی جامعیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اب سترہ آیات کریمہ جو آپ پڑھ چکے ہیں ان کا ترجمہ مع مختصر تفسیر کے ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ آیات نمبر ا۔ وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی (یہاں رسول سے بہ اجماع مفسرین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، آپ کا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔ فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ جو غیب کی خبریں دینے والا کیا گیا۔ یہ نہایت صحیح ہے کیونکہ نبأ خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوا قل ھو نبأ عظیم ایک جگہ فرمایا تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک ایک جگہ فرمایا فلما انبأھم باسمائھم اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے۔ پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں ہوگا۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہوں گے۔ غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے۔ غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نبئ عبادی دوسری آیت میں فرمایا قل أنبئکم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اسی قبیل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا بیان جو قرآن کریم میں ارشاد ہوا انبئکم بما تأکلون وما تدخرون فی بیوتکم اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ و اشرف مراتب میں سے ہے۔ اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں۔ امّی کا ترجمہ بے پڑھے جو کیا گیا یہ بھی بالکل سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق ہے اور یقیناً اُمّی ہونا آپ کے معجزات میں سے ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں۔ جو کچھ سیکھا اپنے رب سے سیکھا جو پڑھا اپنے خالق سے پڑھا۔ علمہ شدید القویٰ اس دعویٰ پر برہان ساطع ہے پھر کتاب وہ لائے جس میں اولین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) شعر ؎

خاکی و براوج عرش منزل　　　امی و کتاب خانہ در دل

فیض کہتا ہے ؎

امی و دقیقہ دانِ عالم　　　بے سایہ و سائبانِ عالم

(بقیہ ترجمہ) جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں (یعنی توریت اور انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے) وہ انہیں بھلائی کا حکم دیگا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ (یعنی سخت تکلیفیں) اور گلے کے پھندے (یعنی احکام شاقہ) جو ان پر تھے وہ اتارے۔

آیت ۲ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

آیت ۳ اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو (دنیا و آخرت میں)

آیت ۴ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

آیت ۵ بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب و نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کی نہایت چاہنے والے۔ مسلمانوں پر کمال مہربان۔

آیت ۶ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا کہ تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ اور منکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت ۷ بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی پیروی کرو)

آیت ۸ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر (شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر نہایت بہتر ترجمہ ہے۔ مفردات راغب اصفہانی میں ہے

اَلشُّھُوْدُ وَالشَّھَادَۃُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِیْرَۃِ
یعنی شہود اور شہادۃ کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ یا بصیرت کے ساتھ۔ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے

(ابو السعود، جمل)

اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا (یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سناتا) اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا (یعنی خلق کو طاعت الٰہی کی دعوت دیتا) اور چمکا دینے والا آفتاب (سراج کا ترجمہ آفتاب بالکل قرآن حکیم کے مطابق ہے جیسا کہ سورہ نوح میں وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا فرمایا اور سورہ عم میں وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا کہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ذات مصطفےٰ ہزاروں آفتابوں سے زیادہ منوّر اور منوِّر ہے۔ آپ کے نور نبوت کی تابانی نے شمس و قمر کو نورانی کیا۔ اور آپ کے نور ہدایت سے ظلمت کفر و شرک مٹا کر معرفت توحید بخشی)

۹ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (یہی وجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے)

۱۰ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا (یعنی آپ کے سینہ مبارک کو ہم نے کشادہ اور وسیع کیا۔ ہدایت و معرفت و موعظت و نبوت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالم غیب و شہادہ روشنی کی وسعت میں سما گئے اور علائق جسمانیہ انوار روحانیہ کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم الٰہیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے) اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پشت توڑی تھی (اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا۔ یا امت کے گناہوں کا غم جس میں قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مشغول الشفاعت کر کے دوبارہ غم دور کر دیا ہے) اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو (اسی کے فضل کے طالب رہو۔ اسی پر توکل کرو)

۱۱ اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا۔ حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی۔ نبوت بھی۔ کتاب بھی۔ علم بھی۔ شفاعت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی۔ حوض کوثر بھی۔ مقامِ محمود بھی۔ کثرت امت بھی۔ اعدائے دین پر غلبہ بھی۔ کثرت فتوح بھی) تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

۱۲۔۱۳۔ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۱۳) تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا۔

۱۴۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ جس میں ہمیشہ رہے گا۔

۱۵۔ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

۱۶۔ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے۔ جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ حکم تم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

۱۷۔ جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اس سے قبل جو دس آیات صفات الٰہی میں پیش ہو چکی ہیں۔ اُن کا ترجمہ مع مختصر تفسیر کے ملاحظہ کریں ہو ہذا۔

ترجمہ آیت ۱۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نہاں وعیاں کا جاننے والا (موجود کا بھی اور معدوم کا بھی۔ دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی) وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ (ملک وحکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک وحکومت ہے اور اس کی مالکیت ومنفعت دائمی ہے جسے زوال نہیں) نہایت پاک (ہر عیب سے تمام برائیوں سے) سلامتی دینے والا (اپنی مخلوق کو) امان بخشنے والا (اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو) حفاظت فرمانے والا۔ عزت والا۔ عظمت والا۔ تکبر والا۔ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا۔ پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا (جیسی چاہے) اس کے ہیں سب اچھے نام (ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں) اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت والا حکمت والا ہے۔

۲۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں (اس سے اس کی مالکیت اور نفاذ امر وتصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔
۴۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔
۵۔ پالنے والا جہان والوں کا۔
۶۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔
۷۔ وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا (یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے والا و تدبیر فرمانیوالا
۸۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے (ربوبیت، والوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں) اللہ بے نیاز ہے (ہر چیز سے نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے) نہ اس کی کوئی اولاد (کیونکہ اس کا کوئی مجانس نہیں) نہ وہ کسی سے پیدا ہوا (کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے) اور نہ کوئی اس کے جوڑ کا (یعنی کوئی اس کا ہمتا و عدیل نہیں)
۹۔ تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔
۱۰۔ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ انسان کی تین حالتیں ہیں۔
طبعی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ اور قرآن کریم نے ان تینوں حالتوں کے لیے جدا جدا تین مبدء قرار دیئے ہیں پہلا یہ کہ اس کی طبعی حالت کو درست کرنا یعنی اس کی نشست و برخاست، خورد و نوش، بود و باش، معاشرت و معاملات، توالد و تناسل وغیرہ امور طبعیہ کے صحیح طریقے سکھلا کر بے تمیز وحشی انسان کے درجہ سے بااد ب اور شائستہ انسان کے مرتبہ کو پہنچا دینا۔
دوسرے یہ کہ اس کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنا یعنی اخلاق رذیلہ عادات قبیحہ کی بیخ کنی کر کے اسے اخلاق فاضلہ سے آراستہ کرنا۔
تیسرے یہ کہ اس کی روحانی حالت کا تزکیہ کرنا تاکہ انسان اپنے خالق برحق معبود مطلق کی طرف رجوع کر سکے اور اس کی محبت و رضا میں محو ہو سکے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو قرآن پاک نے اسلام کے نام سے تعبیر کیا اور اسی تعلیم کے کامل ہو جانے پر آیہ کریمہ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ کی بشارت ملی۔ اور قرآن پاک میں یہ تینوں باتیں خاص طور پر واضح کی گئیں۔ ہم مشتے نمونہ از خروارے۔ انسان کی اصلاح طبعی کے احکام پیش کرتے ہیں۔ اس سے بقیہ احکام کا بھی موازنہ ہو سکے گا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَ
أُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ
نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ
أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (پ ۴، سورہ نساء)

۲۔ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا (پ ۴، سورہ نساء)

۳۔ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (نساء)

۴۔ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ (مائدہ)

۵۔ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا
آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ (پ ۶، مائدہ)

۶۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ (پ ۵، ع ۲)

۷۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

۸۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا (بنی اسرائیل)

۹۔ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا (نور)

۱۰۔ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ
(نور)

۱۱۔ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا (پ ۲)

۱۲۔ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا (پ ۵)

۱۳۔ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پ ۷)

۱۴۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (پ ۶ مائدہ)

۱۵۔ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ (پ ۶ مائدہ)

۱۶۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ (پ ۲۸، مجادلہ ع ۲)

ترجمہ آیت ۱: تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری حقیقی پھوپھیاں
اور تمہاری سگی خالائیں اور تمہاری حقیقی بھتیجیاں اور تمہاری حقیقی بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں
نے تمہیں دودھ پلایا یعنی رضاعی ماں اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری ساس یعنی تمہاری بیویوں کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقیقی ماں اور تمہاری بیویوں کی پہلے خاوند سے لڑکیاں جن سے تم ہم صحبت ہو چکے اور اگر ہم صحبت نہیں ہوئے تو کوئی گناہ نہیں (یعنی قبل از خلوت صحیحہ اگر طلاق دے دی تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے) اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں یعنی بہو اور حقیقی دو بہنیں بیک وقت مگر ایک کے مرنے کے یا مطلقہ ہو جانے کے بعد

۲۔ جبراً عورتوں کے وارث نہ بنو۔

۳۔ ان سے نکاح نہ کرو جو تمہارے باپوں کی بیویاں تھیں مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔

۴۔ تمہارے لئے پاک عورتیں حلال ہیں یعنی مومنہ

۵۔ محصنہ یعنی پاک دامن عورتیں تم میں سے یا پہلے کے اہل کتاب میں سے تمہارے لئے حلال ہیں کہ ان سے شادی کرو۔ لیکن جب مہر قرار پا کر نکاح ہو جائے بدکاری نہیں اور نہ خفیہ ناجائز تعلق

۶۔ خودکشی نہ کرو۔

۷۔ اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو۔

۸۔ اپنی اولادوں کو خوف تنگدستی سے قتل نہ کرو۔ ہم سب کے رازق ہیں۔ تمہیں بھی ہم رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔

۹۔ غیر کے گھر میں بلا اجازت نہ داخل ہو جب تک موانست رغبت سے سلام کلام نہ کرلو۔

۱۰۔ اگر اس گھر میں کوئی نہ پاؤ تو جب تک مالک خانہ اجازت نہ دے اس گھر میں داخل نہ ہو اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔

۱۱۔ اور گھروں میں دیوار پھاند کر نہ جایا کرو (جیسے زمانہ جاہلیت کا طریقہ تھا بلکہ گھروں میں آیا کرو گھر کے دروازہ سے۔

۱۲۔ اگر تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر اسے جواب سلام دو (اگر السلام علیکم کوئی کہے تو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو

۱۳۔ جز این نیست کہ شراب اور قمار اور بت پرستی اور شگون لینا (ان پر یقین کرنا) یہ سب پلید اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے اجتناب کرو۔ اور اپنے کو تلویث سے بچاؤ۔

۱۴۔ تم پر مردار حرام کیا گیا اور خنزیر کا گوشت اور بتوں کے نام لے کر ذبح کیا ہوا اور گلا گھونٹا ہوا منخنقہ لاٹھی سے مارا ہوا موقوذہ (خواہ وہ جھٹکا ہی کیوں نہ ہو) سینگ لگنے سے مرا ہوا متردیہ درندے کا پھاڑا ہوا نطیحہ اور جو درندہ پکڑ کر کھائے مگر ذبح کر لیا گیا ہو اور جو بتوں پر چڑھایا جائے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۵۔ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے۔ فرما دو دنیا کی تمام پاک چیزیں تم پر حلال کی گئیں
۱۶۔ اگر تمہیں کہا جائے کہ کشادہ ہو کر بیٹھو تو کشادہ ہو کر بیٹھو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا اور اگر تمہیں کہا جا
اُٹھ جاؤ تو بلا چون وچرا اُٹھ جاؤ۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا — کھاؤ پیو مگر اسراف بے نتیجہ کاموں میں خرچ نہ کرو۔

اس قسم کے شاندار آداب انسانی ہیں جو قرآن کریم ہمیں سکھلاتا ہے ان کا مذاہب غیر کی تعلیمات سے اگر مقابلہ کیا جائے۔ تو لیل ونہار کا فرق پایا جاتا ہے۔ اس بناء پر ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیمات، صرف اسلام ہی میں ہیں۔ جو اصلاح انسانی کا معیار ہے اس کے سامنے بڑے بڑے مدعیان مذہب وتہذیب برہنہ نظر آتے ہیں

قرآن کریم تمام علوم اسلامیہ کا مرجع اور مرکز ہے

ادنیٰ غور وخوض کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک ایسا مخزن علوم وفنون ہے۔ اس شان کا منبع اسرار وحقائق ہے ایسا سرچشمہ اصول دین ہے کہ کوئی کتاب آسمانی بھی اس خصوص میں اس کے مقابلے کی نہیں۔ یہی وہ جامع کتاب مقدس ہے کہ اہل علم وفضل نے سینکڑوں عنوانات پر بے شمار تفاسیر لکھ ڈالیں لیکن ابھی اس کے اسرار وحقائق کا احصا نہ ہو سکا۔ ؎

دفتر تمام گشت بہ پایاں رسید عمر — ما ہمچناں دراول وصف تو ماندہ ایم

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خود صاحب قرآن فرما رہا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ

اگر روئے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر روشنائی ہو جائے پھر اس کے بعد ساتوں سمندر اُس کی مدد کو آئیں۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کلمات ختم نہ ہوں۔

علامہ سیوطی نے اپنی تفسیر اتقان میں علوم قرآنی اسی شمار کیے۔ پھر علمائے اسلام نے اُن علوم پر مستقل کتابیں تصنیف کیں۔ پھر جس قدر مسلمانوں کے علم ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو وہ سب قرآن کریم سے ہی نکلے ہیں۔ اسلام سے قبل حجاز میں کل سترہ آدمی خواندہ تھے۔ یہ قرآن پاک ہی کی برکت تھی کہ ایک قلیل عرصہ میں اس فن نے کس قدر ترقی کر لی۔

زمانہ جاہلیت میں لغت، خطابت، شعر صرف تین علوم تھے۔
عہد اسلامی میں منطق طبعیات۔ ریاضیات۔ الٰہیات، تاریخ جغرافیہ ایجاد ہوئے۔
شرعی علوم میں تفسیر حدیث فقہ وغیرہ ایجاد ہوئے۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لسانی علوم میں صرف نحو علم البلاغت وغیرہ ایجاد ہوئے۔

علوم لسانیہ اور شعر و خطابت سب کو ملا کر علوم عربیہ اور علوم ادب کو ادبیات کہا گیا۔

منطق و فلسفہ کو معقولیات کے نام سے شہرت ہوئی۔ علوم شرعیہ کو منقولیات کے ساتھ ظاہر کیا۔

علم تفسیر کی قرآن کریم کے معانی احادیث صحیحہ اور آثار معتبرہ کے مطابق صحیح طور پر سمجھنے اور سمجھانے کے لیے ضرورت ہوئی۔

سیر و مغازی: چونکہ قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو مجسمہ اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا، اور اس میں مسلمانوں کے اکثر واقعات کا ذکر ہے۔ اس لیے حضور کے حالات و واقعات غزوات و سرایا کی مفصل تاریخ منضبط رکھنے کے لیے علم سیر و مغازی کے مدون کرنے کی ضرورت ہوئی۔

علم الحدیث و علم الرجال:۔ حضور کے افعال و اقوال اور احکام قرآنیہ کی تفصیل و تشریح سے مملو ہے۔ چنانچہ حقائق و اوامر و نواہی اچھی طرح سمجھنے کے لیے تدوین فن کی احتیاج ہوئی اور جب صحیح اور موضوع حدیث کا جھگڑا پڑا تو اس میں امتیاز کرنے کے لیے رواۃ کے حالات جاننے کے واسطے علم الرجال مرتب کیا گیا جو کسی جماعت اور سوسائٹی کے اندر سوا اسلامیات کے ملنا مشکل ہے۔

ادب و لغت:۔ چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔ اس لیے اس کے سمجھنے کے لیے عربیت سے واقف ہونا لابدی ہے۔ لہٰذا علم ادب و لغت مدون ہوئے۔ حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی آیت کے معنی نہ سمجھ سکو تو محاورات عرب کی طرف رجوع کرو۔ قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

قرآن کریم کے سمجھنے کے لیے آیۂ قرآنی ہمارے رسول کی طرف لوٹا دیا کرو، ارباب علم کی طرف جو حضور کی تعلیم لیے ہوئے ہوں تاکہ وہ اس کا صحیح مطلب سمجھ سکیں۔

صرف و نحو:۔ اعراب کی ذرا سی غلطی سے معانی میں زمین و آسمان کا فرق آجاتا ہے۔ اَنْعَمْتَ کو بجائے زبر کے اَنْعَمْتُ پیش کے ساتھ اگر پڑھ لیا جائے تو مخاطب متکلم بن جائے "تو نے انعام کیا" کی بجائے "میں نے انعام کیا" معنی ہو جائیں۔ اہل عرب تو اپنی زبان میں غلطی نہیں کر سکتے تھے لیکن ہم عجمی تو قدم قدم پر ٹھوکر کھا سکتے تھے۔ اس لیے سہولت کے لیے جملہ کی صحت کے واسطے تعلیلات صرفی اور اعراب کی صحت کے لیے قواعد نحوی کی تدوین ہوئی۔

معانی و بیان:۔ چونکہ قرآن کریم معیار فصاحت و سرچشمہ بلاغت ہے۔ اس لیے فصاحت و بلاغت کے تمام اصول اس کی مدد سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور اسی سبب سے علم بیان و معانی مدون ہوا۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقہ و اصول فقہ:۔ آیات قرآنی واحادیث نبوی سے احکام شرعیہ مستنبط کرنے کے لیے علم فقہ اور اجتہاد و استنباط مسائل میں غلطی سے بچنے کے لیے یہ فن مدون ہوئے۔

علم کلام:۔ فلاسفہ و مناطقہ کے اعتراضات کے جواب دینے کے لیے یہ علم وضع کیا گیا۔

قرآن کریم کے زبان عربی پر اثرات

پہلا اثر۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اسلام سے پہلے عرب میں زبان کے مختلف لب ولہجہ تھے۔ ہر قبیلہ کے محاورات میں فرق تھا۔ مگر چونکہ قریش کی زبان افصح اللسان تھی اور قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا تھا اس لیے اسلام کی بدولت زبان قریش کی ایسی اشاعت ہوئی۔ کہ دوسرے قبائلی لب ولہجہ کی کوئی حقیقت نہ رہی اور شمع قرآن کے سامنے کسی زبان کا چراغ نہ جل سکا داعیاً إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا۔ کا مفہوم مکمل ہو گیا۔

دوسرا اثر۔ قبل از اسلام عربی جزیرہ عرب کی چار دیواری میں محدود و محصور تھا لیکن فتوحات اسلامی أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ کے ماتحت ممالک فارس، روم و مصر وغیرہ تک پہنچے۔

تیسرا اثر۔ اسلام کے بعد زبان کے اغراض و مقاصد اور زیادہ وسیع ہو گئے۔ حیات بدویہ کی آئینہ داری، خانہ بدوشی صحرا نوردی، جدال و قتال کشت وخون کے مقابلہ میں انتقام ولکم فی القصاص حیات کے اعلان سے تحریک وتحریص، جہاد فخر و صباہات کے مقابلہ میں وسیع اخلاقی اور عقائد دینی احکام، شرعی امور سیاسی وغیرہ اقتصادی مباحث پر بھی غور ہونے لگا۔

دفاتر صدر اسلام میں تین قسم پر منقسم ہوئے۔

اوّل۔ دفتر عسکری اس کو حضرت فاروق اعظم کے حکم سے حضرت عقیل بن ابی طالب، مخرمۃ بن نوفل، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم نے مرتب فرمایا۔ جو عربی میں تھا۔

ثانیاً۔ دفتر انشا یعنی خطوط نویسی کا صیغہ یہ بھی عربی میں تھا۔

ثالثاً۔ دفتر خراج یعنی صیغہ مال یہ صرف عربی میں نہیں بلکہ ہر ملک کا دفتر خراج وہاں کی مقامی زبان میں رکھا گیا۔ مثلاً ایران کا فارسی میں۔ شام کا سریانی میں اور مصر کا قبطی میں۔ اور چونکہ ابتدا میں مسلمان ان غیر زبانوں سے پورے واقف نہ تھے۔ اس لیے ان دفتروں کو جوں کا توں ہی رہنے دیا۔ اور مقامی اہلکاروں سے کام لیا جاتا رہا۔ حتی کہ ولید کا زمانہ آیا جو خلفائے بنی امیہ سے تھا۔ تو حجاج بن یوسف نے صالح نامی ایک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوجوان سے جو عربی فارسی جانتا تھا۔ فارسی دفتر کو عربی میں ترجمہ کروایا۔ حتی کہ عجمی عملہ کی طرف سے صالح مترجم کو ایک لاکھ درہم کا لالچ دیا، یا رشوت اس کام سے روکنے کے لیے دینی چاہی۔ مگر صالح صالح ہی تھا اس لالچ میں نہ آیا۔

اسی طرح دفتر ایران کی زبان عربی ہوگئی۔

اسی ولید کے عہد میں سلیمان بن سعید کاتب کے ذریعہ سریانی قلم کے دفتر کو عربی میں کرایا گیا اور ابن یربوع تاسی باشندہ حمص کے ذریعہ حاکم مصر عبداللہ نے دفتر قبطی کو عربی میں بدلا۔

اور دورِ امویہ میں تدوین علوم اور تصنیف کتب کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔

چوتھا اثر۔ مشاہدات و معقولات کی وسعت و فسحت سے معانی الفاظ میں کافی وسعت ہوئی۔

پانچواں اثر۔ الفاظ و اسالیب میں بڑا تغیر و تبدل ہوا۔ اگرچہ عربی اصطلاحات زیادہ تر دور عباسی میں مقرر ہوچکی تھیں۔ مگر صدر اسلام میں بھی بہت سے الفاظ وضعی معنوں کے علاوہ خاص معنی میں مستعمل ہوتے تھے۔ اس طرح اصطلاحات کا سلسلہ آغاز اسلام ہی سے شروع ہوگیا تھا۔ مثلاً صلوٰۃ صوم زکوٰۃ مومن کافر فاسق، منافق رکوع سجود حج امیر المومنین، کاتب، عامل، قاضی بیت المال، عشور ثغور وغیرہ اسلام سے قبل یہ الفاظ لغوی معنی میں مستعمل تھے۔

پھر اسلوب گفتگو میں بھی بہت کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اطال اللہ بقائک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دعا میں فرمایا نور اللہ مضجعک یا ابن الخطاب کما نورت مساجدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا میں فرمایا۔ اس طرح کے مہذب دعائیہ الفاظ استعمال کرنے کا رواج زمانہ جہالت میں نہ تھا۔ خود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے الفاظ کی بندشیں بھی مروی ہیں جنہیں سب سے پہلے حضور نے ہی استعمال فرمایا جیسے مات حتف انفہ حمی الوطیس لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین وغیرہ اس سے عربی ادب میں بڑی ترقی ہوئی

ایسے ہی بہت سے محاورات جو زمانہ جہالت میں مروج تھے اسلام کے ذریعہ متروک ہوگئے مثلاً مرباع غنیمت کا چوتھائی حصہ جو فوج کا افسر لیا کرتا تھا۔ نشیطہ مقام مفتوح سے قبل ان تک جو راستہ میں مل جائے۔ فضول تقسیم کے بعد مال غنیمت سے جو بچ رہے۔

مکس ایک قسم کا ٹیکس جو زمانہ جہالت میں جاری تھا۔

اسی طرح انعم صباحا صبح کے وقت کا سلام تھا۔ جس کی انگریزی گڈ مارننگ ہوئی اور انعم ظلاما جس کی انگریزی گڈ ایوننگ بنی یا بادشاہ کو ابیت اللعن کہنا یا غلام کا اپنے آقا کو ربی کہہ کر مخاطب کرنا یہ سب جملے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام میں متروک ہوئے۔

چھٹا اثر۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا تلفظ حبشی تھا۔ حضرت سلمان کا فارسی حضرت صہیب کا رومی تھا۔ اس لیے کہ یہ غیر ملکوں کے باشندے تھے۔ جب تک اہل عرب کو عجمیوں کے ساتھ اختلاط کا موقعہ نہ ہوا۔ ان میں نحوی غلطیاں شاذ و نادر ہوتی تھیں۔ لیکن جب اشاعت اسلام کی وجہ سے عجمیوں کو عربی سیکھنی پڑی تو لحن کی بیماری بڑھ گئی۔ اس لیے اس کا علاج عہد اموی میں علم نحو کے ذریعہ کیا گیا۔

علم القرأت

لغت میں قرأت کے معنی محض پڑھنے کے ہیں۔ مگر علم القرأت سے مراد قرآن پڑھنے کا علم اصطلاح شرع میں مقرر ہوگیا۔ اور یہ علم اس مفہوم میں اسی وقت مان لیا گیا تھا، جبکہ قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ ابتداءً ہر خواندہ قرآن پڑھنے والا قاری کہا جاتا تھا اور خواندہ ناخواندہ کا امتیاز اس سے ہوتا تھا۔

پھر عہد رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم میں لفظ قاری ان لوگوں کے لئے استعمال ہونے لگا جو قرآن پڑھنے پڑھانے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ خذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ ابن مسعود و سالم و معاذ و ابی ابن کعب قرآن لو ان چار صحابہ سے عبد اللہ بن مسعود سالم معاذ ابی ابن کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے علاوہ بہت سے قاری صحابہ میں تھے۔ غزوہ بیر معونہ جو شہید ہوئے وہ سب قاری تھے۔ ان کی تعداد ستر تھی۔ راشدین میں قرأت کسی فن کی شکل میں مقرر نہیں ہوئی۔

عہد بنو امیہ میں قرأت نے خاص فن کی شکل اختیار کی۔

جس کے مباحث اختلاف قرأت متواترہ مخارج حروف کیفیت ادا محاسن قرأت ترتیل، وصل وقف، مد، قصر، ادغام، اخفا، امالہ، حروف بُو، بُوف، وغیرہ اصطلاحات کے ساتھ یہ سات قرأتیں مقرر ہوئیں جو سات ائمہ قرأت کی طرف منسوب ہیں۔

عبد اللہ بن عمر	شامی	متوفی ۱۱۸ھ
عبد اللہ بن کثیر	مکی	۱۲۰ھ
عاصم	کوفی	۱۲۸ھ
یزید بن القعقاع	مدنی	۱۳۲ھ
ابو عمرو بن العلا	بصری	۱۵۵ھ
حمزہ بن حبیب	بصری	۱۵۶ھ
نافع بن عبد الرحمٰن	مدنی	۱۶۹ھ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض نے یزید بن القعقاع کو ابوالحسن علی بن حمزہ کوفی المعروف بہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ لکھا ہے۔
مندرجہ بالا ہفت قراء میں سے تین یا چار عہد عباسی کے ہیں۔ یہ ساتوں قرائتیں جائز ہیں۔ ان سب کا سلسلہ بطریق صحیح و متواترہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور ان سے قرآن کریم کے تواتر میں کوئی خلل نہیں آتا اور نہ معانی و مطالب میں کسی قسم کا فرق پیدا ہوتا ہے۔ اس فن میں تالیفات کا سلسلہ عہد عباسی میں شروع ہوا۔ اس سے قبل سینہ بسینہ ہی اس کا اجراء تھا۔

تفسیر

عہد نبوی میں علم تفسیر مدون نہیں ہوا اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی اس کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ اس لیے کہ صحابہ کا دور دورہ تھا۔ وہ زبان کے اعتبار سے مفہوم سمجھتے تھے۔ ہر آیت کی شانِ نزول کا انہیں علم تھا۔ بایں ہمہ کسی حکم کی وضاحت حاصل کرنے کی احتیاج ہوتی تو خود سرکار جلوہ افروز تھے۔ پھر خلفائے کرام کا عہد تربیت عہد تھا۔

آخر جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور کثرت سے غیر عرب اسلام میں داخل ہو گئے تو ان کو قرآن کریم سمجھنے کے لئے مشکلات واقع ہونے لگیں تو تفاسیر کی تالیف ان عجمی مسلمانوں کی مشکلات رفع کرانے کے لئے قرآن کریم کے مشکل الفاظ و جملات کی بجائے نسبتاً سہل الفاظ اور فقروں سے اس کا مفہوم سمجھانے کے لیے تفسیر کی احتیاج ہوئی۔ عہد اموی کے آخر تک اگرچہ علم تفسیر کی باقاعدہ تدوین نہیں ہوئی۔ مگر اس کی بنیاد عہد نبوی میں ہی قائم ہو گئی تھی۔

اس لئے کہ صحابہ کرام میں بھی مطالب قرآنی کے سمجھنے سمجھانے میں تمام صحابہ یکساں نہ تھے اور ایسا ہو بھی کیونکر سکتا تھا۔ اس لئے ذہانت، ذکاوت، فہم، فراست، قرب صحبت، درجۂ فضیلت کے اعتبار سے ان میں بڑا فرق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن لینے کے لئے حضور نے ابی بن کعب اور سالم، عبداللہ بن مسعود، معاذ رضی اللہ عنہم کا نام فرمایا۔ خاص صحابہ میں ایک جماعت وہ تھی جو معانی بیان کرنے میں مرجع انام تھی۔ جن میں مذکورہ چار اصحاب اور ابوموسیٰ اشعری، عبداللہ بن زبیر، انس بن مالک، ابوہریرہ، جابر، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضوان اللہ علیہم اجمعین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور صدیق اکبر۔ فاروق اعظم۔ ذوالنورین رضی اللہ عنہم سے تفسیری مضامین اگرچہ ہیں لیکن نسبتاً بہت کم مروی ہیں اس لئے کہ ان پر امور خلافت کی ذمہ داری اتنی زیادہ تھی کہ درس تدریس کی فرصت کم ملتی تھی۔

عہد اسد اللہ کرم اللہ وجہہ میں حضرت علی سے تفسیر اصحاب ثلاثہ کی نسبت زیادہ ہے اور ان سے زاید

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابن مسعود المتوفی ۳۲ھ سے مروی ہے۔ غرضیکہ سب سے زیادہ تفسیری جملات صحابہ میں سے حضرت ابن عباس سے مروی ہیں اور آپ فقہا صحابہ میں مانے ہوئے تھے۔ آپ کی وفات ۶۸ھ میں ہوئی۔

حضرت ابن عباس سید المفسرین کے ثقہ راوی علی ابن ابی طلحہ ہاشمی متوفی ۱۴۳ھ ہیں۔ جن پر امام بخاری نے اپنی صحیح میں اعتماد کیا ہے۔ اور ضعیف سلسلہ روایت کلبی عن ابی صالح کا ہے۔

صحابہ کرام کے بعد تعلیم قرآن کے دو مرکز ہو گئے۔ مکہ معظمہ اور کوفہ۔

مکہ میں سید المفسرین ابن عباس کے شاگرد مجاہد۔ سعید بن جبیر عکرمہ۔ طاؤس بن کیسان۔ عطا بن ابی رباح وغیرہم تھے۔

اور کوفہ میں حضرت ابن مسعود کے تلامذہ علقمہ بن قیس۔ اسود بن یزید۔ شعبی ابراہیم نخعی وغیرہم تھے۔

ان کے علاوہ ابوالعالیہ رفیع ابن فہران متوفی ۹۰ھ۔ عطیہ بن سعید العوفی متوفی ۱۱۱ھ۔ ضحاک بن فراحم قتادہ بن دعامہ المتوفی ۱۱۷ھ۔ حسن بصری المتوفی ۱۲۱ھ طبقہ تابعین میں سے قابل ذکر ہیں۔

صدر اسلام میں تفسیری روایات صرف زبانی نقل ہوتی تھیں۔

سب سے پہلے مجاہد المتوفی ۱۰۴ھ نے تفسیر لکھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ عرضتُ القرآن علی ابن عباس ثلاثین مرۃ آپ کی تفسیر نہایت درجہ معتبر ہے۔ اور امام بخاری، امام شافعی کی معتمد علیہ ہے لیکن آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ تفسیر ہم میں موجود نہیں۔

یہ بھی مشہور ہے کہ سب سے پہلے حضرت سید المفسرین ابن عباس نے تفسیر لکھی جو موجود ہے اور تمام تفاسیر کا ماخذ یہی تفسیر ہے۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تدوین کتب شروع ہوئی۔ تو خلیفہ عبدالملک کے حکم سے پہلی صدی ہجری میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تفسیر لکھی اور عطا ابن دینار کے نام سے جو تفسیر مشہور ہے وہ سعید بن جبیر کی ہے۔ عطا کو یہ تفسیر خزانہ شاہی سے ملی۔ انہوں نے اسے اپنے نام سے شائع کر دیا۔

تابعین کے بعد ان کے شاگردوں نے تفاسیر لکھیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سفیان بن عیینہ، وکیع ابن الجراح شعبہ۔ یزید بن ہارون۔ عبدالرزاق۔ آدم بن ابی ایاس۔ اسحاق بن راہویہ۔ روح بن عبادہ وغیرہم۔

حتیٰ کہ پھر اس قدر تفسیریں لکھی گئیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔

تیسری صدی ہجری میں امام ابن جریر طبری نے اپنی مشہور تفسیر لکھی۔ جو احسن التفاسیر کے لقب سے مشہور ہے۔ اس لئے کہ زمانہ مابعد کی تمام تفاسیر کا ماخذ یہی تفسیر ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم حدیث پر محققانہ بحث

علم حدیث وہ علم ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال معلوم ہوتے ہیں۔

شریعت اسلامی کی بنیاد شروع سے ہی قرآن کریم پھر حضور کے اقوال و افعال پر ہے۔ اور اس پر عمل بتعمیل حکم قرآن مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کے مطابق ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بغیر حدیث قرآن پر عمل ناممکن ہے۔ مثلاً قرآن کریم مسلمانوں کو اقیموا الصلوٰۃ کہہ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن اس کی عملی کیفیت کی تفصیل کہ کتنی رکعت کس کس وقت اور کس طرح پڑھیں۔ اس میں کیا کیا پڑھیں یہ سب مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ کی تعمیل میں زبان مصطفےٰ سے لیا گیا۔ یہی حضور کا عمل کر کے بتانا اور ثنا و تسبیح کا تعلیم دینا تشہد اور درود وغیرہ کی تاکید فرمانا اپنے اقوال و اعمال سے تصریح فرمانا اس کا نام حدیث ہے۔ اور اس کی ضرورت نزول قرآن کے ساتھ ہی پیدا ہو گئی تھی چنانچہ اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم جب آیا تو تصریح زکوٰۃ زبان مصطفےٰ سے حاصل ہوئی کہ چالیسواں حصہ مال نامی سے دیا جائے۔ حولان حول کے بعد ہمیشہ ادا کرنا ضروری ہے۔ ایسے ہی گائے بیل، اونٹ، بکری، سبزی، پھلی، پھولی ترکاریوں پر زکوٰۃ کی تصریح حدیث نبوی کے ماتحت ہی معمول بہ ہوئی۔ اور ہمیشہ آیات قرآنیہ کے ساتھ ساتھ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اپنا فرمان بھی سنایا کرتے تھے۔ بیرونی وفود حاضر آتے تو انہیں تصریح آیات قرآنی فرماتے۔ نماز و زکوٰۃ کے طریقے بتاتے اور حکم دیتے اِحْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ان تصریحات کو خوب یاد کر لو اور جو لوگ تمہارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں صحیح صحیح پہنچا دو۔ کبھی ایسا ہوتا کہ کوئی قبیلہ مشرف بہ اسلام ہوتا تو حضور اپنے صحابہ میں سے کسی کو اس قبیلہ کی تعلیم کے لیے بھیج دیتے۔ یہ لوگ انہیں نہ صرف قرآن کریم ہی سکھلاتے بلکہ حضور کے اقوال و افعال بھی صحیح صحیح بیان کرتے۔ خود صحابہ میں بعض وہ ہوتے جنہیں جمعہ جمعہ حاضری میسر ہوتی اور بعض ایسے بھی تھے جو مدینہ میں ہی جمال جہاں آرا سے مشرف ہوتے۔ تو درباری صحابہ انہیں جب وہ ملتے فرامین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچاتے۔ اس لئے کہ بغیر حضور کے فرامین کے توضیح فرمان الٰہی ممکن ہی نہ تھی۔ اسی لئے قرآن کریم میں بھی قرآن کریم سمجھنے کے لیے حضور ہی کی طرف رجوع کا حکم ہے۔ چنانچہ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ کا یہی مفہوم ہے۔ اور جب زمانہ جا کر امت سید عالم تک پہنچا تو اس کے لیے وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ فرما کر مِنْهُمْ کی قید سے مقید کر دیا کہ پھر علما و مجتہدین سے سمجھنا ضروری ہے۔ مگر اپنے دین کے علما سے نہ کہ یہود و نصاریٰ و دیگر فرقوں سے۔

مختصر یہ کہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ ہی فرمان نبی رحیم بھی چونکہ حجت ہے۔ اس لیے حضور کی بعثت سے ہی روایت حدیث کا سلسلہ قائم ہو چکا تھا اور عہد رسالت میں ہی اشاعت حدیث شروع ہو گئی تھی۔ صحابہ کرام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حضور سے سنے ہوئے فرمان تابعین کو سنائے۔ تابعین نے تبع تابعین تک پہنچائے۔ اس طرح سلسلۂ اسناد محفوظ ہوا۔ اور صحت بیان لازمی یوں ہوا کہ حضور نے اعلان فرمایا کہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کرے وہ اپنی خوابگاہ جہنم میں ڈھونڈ لے۔

روایت حدیث میں سب صحابہ کا درجہ بھی برابر نہ تھا۔ اس لیے کہ بعض وہ تھے جو خدمت والا میں حاضر رہتے اور بعض وہ جنہیں حاضری بارگاہ کم میسر ہوتی۔ بعض فہم و فراست میں دوسروں سے بڑھے ہوئے تھے۔ پھر حافظہ کے اعتبار سے سب یکساں نہ تھے۔ غرضکہ بلحاظ روایت حدیث صحابہ کرام میں فرق مراتب تھے چنانچہ سب سے زیادہ حدیثیں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ آپ کو حدیث یاد رکھنے اور بیان کرنے کا بہت شغف تھا۔ مگر روایت حدیث میں فاروق اعظم، حضرت علی شیر خدا، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابوموسیٰ اشعری، معاذ بن جبل، ابن عباس رضی اللہ عنہم کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا۔

علم حدیث کی تدوین

علم حدیث کی تدوین باقاعدہ تو عہد عباسی میں ہوئی۔ لیکن احادیث کا قلمبند کیا جانا حضور کے عہد میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ عہد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت علی، حضرت انس رضی اللہ عنہم نے کچھ حدیثیں لکھیں اور اس بیاض کا نام جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو حضور سے سن کر احادیث جمع فرمایا کرتے تھے صادقہ رکھا تھا۔

پھر عہد خلفائے راشدین میں فقہ و حدیث کی نہایت کثرت سے اشاعت ہوئی اور جابجا درس و تدریس کے حلقے قائم ہوئے۔ مگر جو کچھ تھا زیادہ تر زبانی ہی تھا۔ اس لئے کہ ان لوگوں کے حافظہ قدرت نے ایسے قوی فرمائے تھے کہ انہیں لکھنے کی احتیاج ہی نہ تھی۔

جب عہد بنوامیہ آیا تو حکما علما سے وہ احادیث جمع کرائی گئیں۔ سب سے پہلے امیر معاویہ نے عبید بن شریہ سے قدما کی تاریخ لکھوائی جس کا نام اخبار الماضیین رکھا گیا۔

پھر عبدالملک نے سعید بن جبیر سے تفسیر قرآن مرتب کرائی جو عطا بن دینار کے نام سے مشہور ہے۔

پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد میں تصنیف و تالیف کی طرف خاص توجہ مبذول کی اور ممالک میں حکم بھیج دیا کہ احادیث نبوی قلمبند کی جائیں۔

تعمیل حکم میں سب سے پہلے سعد بن ابراہیم نے احادیث جمع کیں جو بہت بڑے محدث اور قاضی مدینہ منورہ تھے۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام زہری المتوفی ۱۲۴ھ نے ایک کتاب مغازی پر لکھی جو اس فن کی پہلی تصنیف تھی۔ امام زہری اپنے وقت کے سرآمد علماء سے تھے۔ لیکن افسوس کہ یہ کتاب اب موجود نہیں۔

دوسری صدی ہجری کے اوائل میں خلیفہ منصور عباسی نے فن حدیث پر مستقل کتابیں تالیف کرائیں۔ سب سے پہلے جس نے حدیث میں کتاب تالیف کی وہ ربیع بن صبیح تھا۔

بعض کی تحقیق میں فن حدیث میں کتاب لکھنے والے امام مالک بن انس ہیں۔ امام مالک کی کتاب مؤطا آج تک علم حدیث میں مشہور و معتبر ذخیرہ ہے۔

تصنیف و تدوین

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عہد جاہلت میں نہ کوئی علم مدون ہوا۔ نہ کوئی کتاب تصنیف ہوئی۔ اور اگر کوئی کتاب لکھی بھی گئی ہو تو تاریخ میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ عربی میں سب سے قدیم کتاب قرآن کریم ہے جس کی تعلیم نے عرب جیسی وحشی اور جاہل قوم کو تمام علوم کا استاد اور علم و ہنر کا امام بنا دیا لیکن یہ کتاب نہ تصنیف شدہ ہے نہ اس پر تدوین کے ہاتھ کا اثر ہے۔ یہ کتاب یقیناً قدیم ہے اور رب الارباب کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نازل ہوئی۔ جیسا کہ ہم اوّل ہی بتا چکے ہیں کہ ظہور اسلام کے وقت قریش میں جسے سب سے بڑا قبیلہ مانا گیا ہے صرف سترہ آدمی خواندہ تھے اور سب سے پہلے خود حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فن کی اشاعت کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ حضور کی وفات تک مندرجہ ذیل سرمایہ علاوہ قرآن کے تحریر میں جمع ہو چکا تھا۔

۱۔ وہ حدیثیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص یا حضرت علی و حضرت انس رضی اللہ عنہم نے قلمبند کیں۔

۲۔ تحریری احکام اور معاہدات اور فرامین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کے نام بھیجے۔

۳۔ وہ خطوط جو حضور نے سلاطین و امراء کے نام ارسال فرمائے۔

۴۔ پندرہ سو صحابہ کے نام۔

پھر حضور کے بعد خلافت راشدہ میں تحریری ذخیرہ میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن عہد صدیقی و فاروقی میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ البتہ کتاب اللہ کا اہتمام علی وجہ الاتم موجود تھا۔ باقی احادیث وغیرہ کسی قسم کی تالیف و تصنیف کی احتیاج بھی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ خیر القرون میں امور دینی و دنیوی کا مرجع و مرکز مسلمانوں کے لئے قرآن کریم ہی تھا۔ اور اگر انہیں کوئی پیچیدگی پیش آتی تو اس کے حل کرنے کو فقہاء صحابہ اور خلفاء موجود تھے اور کافی تعداد میں وہ صحابہ حیات تھے جنہیں حرف بحرف احادیث نبوی یاد تھیں۔

پھر صحابہ و خلفائے راشدین کے عہد فضیلت مہد میں فقہ و حدیث کی کافی اشاعت تھی۔ بہت سے درس

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حلقے قائم تھے۔ لیکن بوجہ اس کے کہ ان کا حافظہ بحد غایت قوی تھا۔ یہ تمام تر درس و تدریس زبانی تھا۔ ان کے زمانہ کا حافظہ موجودہ زمانہ کا سا نہ تھا کہ ابھی جو بات سنی تو ایک گھنٹہ بعد اس کے الفاظ محو ہو گئے۔ حتی کہ مضمون بیان ہی خبط ہو گیا۔

البتہ بنو امیہ کے عہد میں حکماً علما سے علوم تصنیف کرائے گئے۔ امام زہری کہتے ہیں کُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ حَتّٰى اَكْرَهَنَا عَلَيْهِ هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءُ ہم لوگ علم کو تحریر میں لانا پسند نہیں کرتے تھے حتی کہ ان امراء نے ہمیں مجبور کر کے تصنیفات کرائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت امیر معاویہ نے جلید بن شریہ سے قدما کی تاریخ لکھوائی۔ جس کا نام کتاب الملوك اخبار الماضین تھا۔ اور افسوس کہ یہ اب معدوم ہے۔ مختصر یہ کہ تصنیف و تدوین کا سلسلہ بھی خلافت امیہ کے آغاز سے ہی چلنا شروع ہو گیا۔ چنانچہ دورِ اموی میں علوم شرعیہ سے علم قرأت تفسیر فقہ حدیث وغیرہ مدون ہو گئے اور علوم لسانیہ سے نحو وغیرہ علم تاریخ بھی مدون ہوا۔ اور علوم یونانی کا ترجمہ بھی اس دور میں شروع ہو گیا تھا۔

خلاصہ یہ کہ علوم و فنون کا وہ چمن جو دور عباسی میں پھلا پھولا وہ اس عہد اموی کا لگایا ہوا پودہ تھا پھر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ اس دور کی مؤلفات ہم تک نہیں پہنچی۔ محض ان کا ذکر ہی ذکر ملتا ہے۔ البتہ صرف اور صرف ایک تفسیر ابن عباس ملتی ہے۔ علاوہ شعراء اموی کا کلام بھی رواۃ کی منتشر روایات سے مل رہا ہے۔ اصل ان کی بھی معدوم ہے۔

زبان

اس میں شک نہیں کہ زبان قوم کی عقل و فراست اور آداب و اخلاق کی آئینہ ہے۔ کسی اجنبی قوم کی زبان سے واقفیت حاصل کر کے اس کے اخلاق اور ذہنی حالات کا پتہ چلانا جتنا آسان ہو جاتا ہے بغیر اس واقفیت کے اتنا ہی دشوار ہوتا ہے۔

جس قوم کی زبان سنسکرت تھی۔ اگرچہ اسے سینکڑوں برس ہوئے کہ وہ قریب قریب معدوم ہو چکی لیکن وید کی مدد سے اس قوم کے دماغی، اجتماعی، اخلاقی، سیاسی حالات کا بہت کچھ اندازہ ہو سکتا ہے عام طور پر مشاہدہ ہے کہ قوم کی حالت بدلتی رہتی ہے لیکن ان کے آثار اس قوم کی زبان میں ضرور محفوظ اور باقی رہا کرتے ہیں۔ جو ایک مؤرخ کو تاریخ نویسی کے وقت بہت کچھ مواد بہم پہنچا سکتی ہے۔

دانایان فرنگ نے اس فن کو اسی وجہ میں نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مرتب مدون کیا اور بہت سی مفید و کارآمد تالیفات شائع کیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابت

کتابت کی دو صورتیں ہیں۔ خط بالقلم اور انشاء۔

اسلام سے قبل عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج کم تھا۔ چند آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

نسخی اور خط کوفی عربی کی قدیم شکلیں ہیں۔ خط کوفی کو حیری بھی کہتے ہیں۔ خط حیری نے حجاز میں اشاعت پائی۔ ظہور اسلام کے وقت دس بارہ قریش لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ سب سے پہلے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت کتابت کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ ختم نزول قرآن تک کاتبین کی تعداد چالیس تک ہوگئی۔ پھر زمانہ راشدین میں فتوحات اسلامیہ کی زیادتی کی وجہ میں لکھنے پڑھنے کا کام زیادہ ہوگیا۔ چنانچہ خط حیری یعنی کوفی میں لکھنے پڑھنے کا رواج بڑھ گیا۔ اور اس خط نویسی میں کوئی جدت پیدا نہیں ہوئی۔ اور بدستور اپنی وضع پر قائم رہا۔ حتی کہ اس میں نہ نقطے تھے نہ زیر وزبر کی علامات۔

پھر دور اموی میں اس کی اصلاح شروع ہوئی اور طرز تحریر چار صورتوں پر منقسم ہوگیا۔ قطبہ ایک شخص اس دور کا ایک مشہور کاتب گزرا ہے۔

ابوالاسود دوئلی نے حرکات وضع کیں۔ نصر بن عاصم اور یحیٰی بن لے حجاج کے حکم سے نقطے ایجاد کئے۔

انشاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سرکاری و خانگی۔ دوسری تصنیف و تالیف۔

خط وکتابت

خط وکتابت تمدن وتحضر کے لئے لازمی ہے۔ قبل از اسلام دول یمن وحیرہ وشام تمدن ونظام سے خالی نہ تھیں۔ ان کی خط وکتابت بھی ان کے تمدن ونظام کے مطابق ہوگی۔ لیکن افسوس کہ ہمیں ان کی تفصیل نہیں ملتی۔ صرف دولت حیرہ کے ایک کاتب عدی ابن زید کا نام تاریخ میں ملتا ہے۔

رہے بدو اور عرب خاص کے خانہ بدوش یہ جاہل محض تھے۔ انہیں اپنی بدوی زندگی میں خانہ بدوشی کے سوا کسی تعلیم وتعلم کی حاجت ہی نہ تھی۔

قبل از اسلام حجاز میں صرف کتابت کا اتنا رواج ہوگیا تھا۔ کہ جو شخص کسی کی طرف سے کسی کو خط لکھ دیتا وہ کاتب کہلاتا تھا۔ اور یہ طریقہ پرانا تھا کہ عرب کے فصحا بلغا خود نہیں لکھتے تھے بلکہ کاتب سے لکھوایا کرتے تھے۔ ان کی نظیر بھی ہمیں نہیں ملی تاکہ ہم بتا سکتے کہ ان کا طرز تحریر کیا تھا۔

تحقیقات جدیدہ سے ایک طول وطویل وصیت نامہ ملا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تحریر اس

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح شروع ہوتی تھی۔ باسمك من فلان الى فلان اما بعد

ظہور اسلام کے بعد خط و کتابت نے ترقی کی

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محررین چالیس تک ہو گئے۔
بنی امیہ کے دور میں فن انشاء ایک مستقل فن ہو گیا۔
کاتبین زمانہ راشدین دو طرح کے تھے۔ کاتب مراسلات اور کاتب حساب
عہد اموی میں یہی محررین پانچ قسم کے ہو گئے۔ ان میں سے ایک قسم کاتب مراسلات تھی جسے کاتب السر یعنی پرائیویٹ سکرٹری کہتے تھے۔

اس دور کی خطوط نویسی کی خصوصیات

۱۔ مراسلات میں مطالب ضروریہ بیان ہوتے تھے۔
۲۔ عبارت آرائی اور مبالغہ پسندیدہ نہ تھا۔
۳۔ فصاحت الفاظ بلاغت معنی کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا تھا۔
۴۔ ایجاز و اختصار۔ سب سے پہلے طوالت کلام کی بدعت عہد اموی میں عبد الحمید نے شروع کی۔

چند مراسلات کے نمونے جو حضورؐ کی طرف سے روانہ ہوئے

مقوقس کے نام:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس القبط سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتك اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیك اثم کل القبط یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ الخ

خالد بن ولید کے نام:۔ سلام علیك فانی احمد الیك اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فان کتابك جاءنی مع رسولك یخبرنی ان بنی الحارث قد اسلموا قبل ان نقاتلھم و اجابوا الی ما دعوتھم الیہ من اسلام

ایسی ہی خلفائے راشدین کی تحریریں ہیں ملاحظہ ہوں:۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تحریر دربارۂ خلافت:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھذا ما عھد ابوبکر خلیفۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند آخر عھدہ بالدنیا واول عھدہ بالاخرۃ فی الحال التی یؤمن فیھا الکافر ویتقی فیھا الفاجر انی استعملت علیکم عمر ابن الخطاب فان بر و عدل فذالك علمی ورائی فیہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وان جاد وبدل فلا علولى بالغيب والخيرا ردت ولكل امرئ ما اكتسب

مراسلہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنام عمرو بن العاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من الخلیفۃ عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص علیہ السلام اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، اما بعد فان ادرکک کتابی ھذا وانت لم تدخل المصر فارجع عنھا واما اذا ادرکک وقد دخلتھا او شیئاً من ارضھا فامض واعلم انی ممدک

قحط سالی میں غلہ بھیجنے کے لیے فاروق اعظم نے عمرو بن عاص کو یہ مراسلہ روانہ فرمایا۔ من عبداللہ عمر امیر المومنین الی العمرو بن العاص سلام، اما بعد فلعمری یا عمرو وما تبالی اذا شبعت انت ومن معک ان اھلک انا ومن معی فیا غوثاہ ثم یا غوثاہ (جواب) الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب من عمرو بن العاص اما بعد لبیک ثم لبیک قد بعثت الیک بعیرا اولھا عندک اخرھا عندی والسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فرمان افسروں کے نام: اما بعد فانکم حماۃ المسلمین وذادتھم وقد وضع لکم عمر مالم یغب عنا بل کان عن ملاء منا ولا یبلغن من احد منکم تغییر ولا تبدیل فیغیر اللہ ما بکم ویستبدل بکم غیرکم فانظروا کیف تکونوا فانی انظر فیما الزمنی الیہ النظر فیہ والقیام علیہ

مراسلات کی جامعیت اور خیر الکلام ما قل ودل کی شان منقولہ بالا مراسلات سے اہل علم پر واضح ہے۔ اور عہد اموی میں تو کتابت ایک مستقل فن ہو چکا تھا اور ماہرین فن کی تعداد بھی اچھی خاصی ہو چکی تھی۔

سالم جو ہشام بن عبدالملک کا کاتب تھا مشہور اسٹینو ہوا ہے۔

عبدالحمید بن یحیٰی مشہور منشی اور اصطلاح موجودہ کا نامور اسٹینو گزرا ہے

ابن المقفع بھی کسی طرح عبدالحمید سے کم پایہ نہ تھا۔ اگرچہ اسے عروج عہد عباسیہ میں نصیب ہوا۔

عبدالحمید بن یحیٰی شام کا رہنے والا ابو العلا سالم کا شاگرد تھا۔ شروع میں یہ لڑکے پڑھاتا تھا اور تلاش معاش میں سرگرداں رہتا تھا۔ حتیٰ کہ مروان بن محمد کے یہاں یہ منصب کتابت پر متمکن ہو گیا۔ اور اس نے اس منصب جلیلہ کی خدمات اس قابلیت سے انجام دیں کہ اس کی فصاحت و بلاغت انشاپردازی کا شہرہ تمام بلاد اسلامیہ میں پھیل گیا۔ حتیٰ کہ فن کتابت کا اسے استاد اول تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ ادبا میں یہ مشہور ہے۔ فتحت الرسائل بعبد الحمید وختمت بابن العمید

احادیث نبی علیہ السلام

قرآن کریم کے بعد فصاحت و بلاغت حکمت و ہدایت میں احادیث نبی کریم کا درجہ ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ افصح العرب والعجم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس ہے۔ اور علوم اولین و آخرین سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہرہ یاب آپ کی معجز بیانی، لطافت لسانی فصاحت الفاظ بلاغت معانی اپنے پرایوں میں مسلم تھی۔
چند جامع کلمات معجز بیان تیمناً تبرکاً تازگیٔ ایمان کے لئے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا — جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور قوم کے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ — صحیح مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں رہے۔

۳۔ خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ — دو عادتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی کنجوسی اور بدخلقی۔

۴۔ یَشِیْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ فِیْهِ خَصْلَتَانِ اَلْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ — انسان بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس میں حرص اور طول امل کی دونوں خصلتیں جوان ہوتی جاتی ہیں۔

۵۔ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ۔ — جو انسان کا احسان مند نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا

۶۔ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ — جو انسان پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا

۷۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ — مومن کامل تم میں نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند رکھو جو اپنے لئے پسند کرو۔

ہر چہ بر خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

۸۔ اَلْعِدَةُ دَیْنٌ وعدہ بھی قرض ہے کما قال تعالیٰ اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولاً

۹۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ — مشورہ دینے والا امین و صدوق ہونا چاہیے

۱۰۔ اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَّا یَنْفَدُ — قناعت وہ خزانہ ہے جسے خزاں نہیں

۱۱۔ اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِهٖ — نیک اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت لے

۱۲۔ کَثْرَةُ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ — زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۱۳۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ — ماؤں کے قدموں تلے جنت ہے۔ یعنی اپنی ماں کی خدمت جنت کا حقدار کر دیتی ہے۔

۱۴۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَقْدَامِ الْاَبَوَیْنِ — والدین کے قدموں تلے جنت ہے۔

۱۵۔ اَلْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ لِلسَّائِلِ صَدَقَةٌ — سائل کو نرم اور ستھرا جواب دینا بھی صدقہ ہے۔

۱۶۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ السَّهْلَ الطَّلْقَ — اللہ تعالیٰ خندہ پیشانی منکسر مزاج کو محبوب رکھتا ہے۔

۱۷۔ طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهٗ عَیْبُهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ — مبارک ہے اسے جو اپنے عیب کی نگرانی میں دوسرے کی عیب جوئی نہیں کرتا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸۔ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ دُوْنِ جَارِهٖ — مومن خود پیٹ بھر کر شکم سیر ہونا پسند نہیں کرتا۔ بغیر اپنے ہمسایہ کی خبر گیری کے۔

۱۹۔ كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا — مومن کے لئے موت کا خیال بہترین واعظ ہے۔

۲۰۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ — عمل کا بدلا نیت پر موقوف ہے۔

کلید در دوزخست آن نماز — کہ بر پیش مردم گذاری دراز

عرب کا زمانۂ جہالت

اہل عرب زمانۂ جہالت میں اپنے ملک کے جغرافیائی حالات کی بنا پر خانہ بدوش صحرانورد تھے۔ آب و گیاہ کی تلاش میں مارے مارے پھرتے۔ تمدن و تانق کے اسباب اور تمول تنعم کے ذرائع سے محروم علم کی قدر سے جاہل شوق طلب تو کجا نہ ان کی تجارت میں گرم بازاری تھی۔ نہ زراعت میں سرسبزی۔ امور سیاست و مملکت سے بے تعلق غارت گری، قزاقی، کشت و خون میں سرگرم عمل۔ بقول حالی ؎

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے — درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان اغراض بدویت سے مملو ہے اور جذبات قتال و جدال سے پر۔ شعر و خطابت اگرچہ عرب جاہلیہ کا مایہ ناز فن تھا اور یہ ماننا پڑتا ہے کہ ان کے قصائد و خطبات، فصاحت و بلاغت میں بے نظیر اور عدیم المثال ہیں۔ لیکن ان کے مضامین ادنیٰ غور کے بعد یہ واضح کر دیتے ہیں کہ ان کی شاعری و خطابت کا موضوع حیات بدویہ اور کارنامہائے جہالت کی آئینہ داری سے آگے نہ بڑھ سکی۔ ان میں مذہبی حقائق، ملی لطافت کی بو بھی نہیں ملتی۔ البتہ زبان عربی میں فی نفسہٖ مذکورہ امور کی صلاحیت تھی۔ لیکن اس سے عرب جاہلیہ اپنی جہالت و شقاوت اور قساوت سرکے باعث کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے۔

ہادیٔ برحق کے ورود مسعود نے عرب کی کایا پلٹی

جب دنیا کا آخری ہادی لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کا اعلان کرتا ہوا اور شمع ہدایت قرآن اور اپنا بیان افصح اللسان ساتھ لایا تو اس کی پیروی سے عربوں میں جو جہالت تھی اسے ہدایت سے بدلا۔ جو ظلمت تھی اسے روشنی سے متبدل کیا۔ حتٰی کہ ان خوف ریزوں کو آسمان کمال پر خورشید خاور کی طرح چمکا دیا۔ عرب جاہلیہ ادبار و پستی کی زمین سے بلندئ اقبال جاہ و جلال کے آسمان پر متمکن ہوئے اسی کا نام تمدن اسلام ہے۔

اس تمدن نے ذرہ کو آفتاب بنایا۔ قطرہ کو دریا کیا۔ ایک قوم وحشی کو آداب و اخلاق، فضل اور علم ہدایت ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعادت کا سرچشمہ بنا کر اقوام عالم کے سامنے پیش کر دینا یہ سب کچھ اس امی، لقبی، قرشی، عربی البطحی اور اس قرآن کریم کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہم ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم ہمارے نبی آخر الزمان کا جیتا جاگتا وہ معجزہ ہے جو کسی سابقہ کو نہیں ملا۔

علم فقہ

فقہ کے لغوی معنی کسی شے کا سمجھنا ہے اور عرف شرع میں کلام الٰہی، و احادیث نبوی سے احکام و مسائل مستنبط کرنے کو فقہ کہتے ہیں۔

یہ فن عہد نبوی میں بھی تھا۔ مگر اقسام احکام مخترع نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے کہ اس کی حاجت ہی نہ تھی۔ ہر صحابی حکم کی نوعیت سمجھتا تھا۔ جانتا تھا کہ یہ حکم تشفیقی ہے یا تادیبی وجوبی ہے یا استحسانی۔ حضور کے حکم کے ساتھ سننے والوں کا ذہن اس کی نوعیت کی طرف تبادر ہو جاتا تھا۔ جیسے طرز تکلم سے آج بھی اہل زبان سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً اگر کہا جائے۔ یہ کیوں کر رہے ہو؟ اس سے کیا فائدہ؛ اور یہ کیوں۔ کیا جواب دو۔ اور یہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے تھا۔ تینوں طرز تکلم اپنی نوعیت کی اہمیت واضح کر رہے ہیں۔ فلاں کام نہ کرو تو اچھا ہے۔ فلاں کام ہرگز نہ کرنا۔ فلاں کام دیکھ لو، اگر ضروری ہے تو کر لو۔ اس سے مقصد قائل واضح ہو جاتا ہے۔

صحابہ کرام حضور کے طرز تکلم سے سمجھ لیا کرتے تھے کہ اس طرز تکلم میں ممانعت ہے۔ اس میں رخصت ہے۔ اس میں اظہار ناپسندیدگی ہے۔ فرض واجب، سنت مستحب، حرام حلال، مباح خلاف اولیٰ مکروہ تحریمیہ تنزیہی یہ اصطلاحات ہمارے سمجھانے کے لئے مقرر ہوئیں۔ اس کی ابتدا اس وقت ہوئی جب فتوحات اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوا۔ اور نئے نئے واقعات اس کثرت سے پیش آئے کہ سابقہ احکام پر قیاس کر کے اجتہاد و استنباط کی ضرورت پڑی۔

چنانچہ عہد صحابہ کرام ہی میں احکام و مسائل کا ایک دفتر مرتب ہو چکا تھا اور اخذ احکام کے طریقے قائم ہو گئے تھے۔

وہ صحابہ جو فقیہ مانے گئے ان کے نام خاص طور پر یہ ہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

ان چاروں میں سے حضرت علی اور ابن مسعود زیادہ تر کوفہ میں رہے اور ان کے احکام کی ترویج اسی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علاقہ میں ہوئے۔ اور اسی وجہ میں کوفہ مرکز فقہ بن گیا۔

اور حضرت فاروق اعظم اور سید المفسرین ابن عباس حرمین شریفین میں رہے۔ ان کی وجہ سے حرمین دار العلوم بن گیا۔

رہے حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ الکریم ان کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے کہ ان کے مرتبہ تفقہ کو حدیث نبی علیہ السلام انا مدینۃ العلم و علیؓ بابھا واضح کر رہی ہے۔ حضرت ابن مسعود حدیث و فقہ میں کامل اور قرآن کریم کے سب سے زیادہ عالم تھے۔

طبقہ تابعین میں نو، دس ہستیاں ایسی گذری ہیں۔ جن کے ذریعے شمع اسلام کی روشنی افق عالم میں نور بیز ہوئی۔ سعید بن المسیب۔ ابوبکر بن عبد الرحمٰن۔ قاسم۔ عبید اللہ۔ عروہ۔ سلیمان۔ خارجہ علقمہ۔ اسود۔ عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث و فقہ کے بہترین معلم تھے۔ ان کے تلامذہ بکثرت ہیں۔ خاص خاص کے نام یہ ہیں۔

اسود۔ عبیدہ۔ حارث۔ علقمہ۔

علقمہ معلومات دینی میں اپنے استاد کے ہم پلّہ مانے گئے۔ حتیٰ کہ صحابہ بھی ان سے دریافت کرنے آتے۔ اسود کی قابلیت بھی بلند درجہ پر تھی۔

ان دونوں کے انتقال کے بعد ابراہیم نخعی نے فقہ کو بہت وسعت دی۔ یہاں تک کہ یہ فقیہ العراق کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ان کے عہد میں مسائل فقہ کا ایک مجموعہ تیار ہو گیا تھا۔ جس کا ماخذ احادیث نبوی اور حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ عنہما کے فتوے تھے۔

ابراہیم نخعی کے شاگردوں میں حضرت حماد نہایت ممتاز تھے۔ حماد نے ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

ان کے بعد حضرت امام ہمام ابو حنیفہ النعمان مسند فقہ و ارشاد پر متمکن ہوئے۔ امام صاحب کے زمانہ تک اگرچہ فقہ کے معتد بہ مسائل مدون ہو چکے تھے۔ لیکن چونکہ سابقہ تدوین صرف زبانی تھے۔ جو ایک مستقل فن کی حیثیت میں نہ تھی۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے استاد حماد کے انتقال پر ۱۲۰ھ میں جبکہ تمدن اسلام وسیع ہو گیا تھا اور عبادات و معاملات کے متعلق اس کثرت سے واقعات پیدا ہو گئے تھے اور ہوتے جاتے تھے کہ ایک مرتب قانون کے مجموعہ بغیر کسی طرح کام چلنا دشوار تھا تدوین فقہ کا خیال فرمایا۔

آپ نے اس مہتم بالشان کام کی تکمیل محض اپنی ذاتی رائے اور معلومات کی بنا پر نہیں کی بلکہ اس میں اپنے زمانہ کے نامور اور قابل تلامذہ بھی شریک کیے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ یحییٰ بن ابی زائدہ۔ حفص بن غیاث۔ قاضی ابو یوسف۔ داؤد الطائی۔ امام زفر۔ قاسم بن معن۔ امام محمد رحمہم اللہ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کام میں کم وبیش تیس برس کا زمانہ صرف ہوا۔ یعنی ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک۔ جو امام صاحب کی وفات کا سن ہے۔ اس مدت تیس سالہ میں عہد اموی کے گیارہ بارہ سال بھی شامل ہیں اور بقیہ مدت دورِ عباسی کی ہے یہی وجہ ہے کہ علوم فقہ کی تدوین کو عہد عباسی کا کارنامہ کہا جاتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ فقہ کو آج روایتاً اور نقلاً امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ کی تصانیف و تالیف سے لیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ امتداد زمانہ نے وہ مجموعہ فقہ جو امام ہمام کا تھا۔ ہم سے اصالتہً معدوم کر دیا۔

علم مغازی

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ مغازی پر سب سے پہلے امام زہری متوفی ۱۲۴ھ نے کتاب تالیف کی۔ بعض کی تحقیق ہے کہ فن مغازی میں سب سے پہلے عروۃ ابن زبیر متوفی ۹۴ھ کی کتاب ہے۔ ان کے علاوہ شعبی المتوفی ۱۰۹ھ وہب بن منبہ المتوفی ۱۱۴ھ عاصم بن عمر قتادہ انصاری المتوفی ۱۲۱ھ یعقوب بن عتبہ المتوفی ۱۲۸ھ بھی قابل ذکر ہیں۔ اس لئے کہ یہ حضرات عہد اموی تک ایسے عالم گذرے ہیں کہ مغازی و سیر میں نہایت وسیع المعلومات مانے گئے تھے۔

ان میں سے بعض حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے اس فن میں باقاعدہ تعلیم دیتے تھے۔ امام زہری کے تلامذہ میں سے دو ایسے ہیں جنہوں نے شہرت حاصل کی۔ ایک موسیٰ بن عقبہ المتوفی ۱۴۱ھ دوسرے محمد بن اسحاق المتوفی ۱۵۱ھ انہوں نے اس فن میں کتابیں بھی لکھیں۔ ابن اسحاق کی تصنیف سیرہ ابن ہشام کے نام سے آج تک معتبر و مشہور مجموعہ ہے

علم تصوّف

لفظ تصوف کی اصل وہی ہے جو لفظ صوفی کی ہے۔ اور صوفی کی اصل کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ ایک قول ہے کہ صوفی صفا سے مشتق ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔

۲۔ صوفی صوف سے مشتق ہے جس کے معنی یکسوئی کے ہیں۔ اور ظاہر ہے صفائی قلب یکسوئی خاطر بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تو تصوف کی بنیاد پاکیزگی اور یکسوئی پر ہے۔

۳۔ لفظ صُفّہ صوفی کا مبدء اشتقاق ہے۔ اصحاب صفہ ان چند صحابہ کرام کو کہا جاتا ہے جو تارک دنیا ہو کر مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترہ یعنی صفہ پر آکر بیٹھے تھے اور مشغول ذکر و فکر رہ کر صحبت نبوی سے استفاضہ و استفادہ کرتے تھے۔ گویا اصحاب صفہ کے باقیات الصالحات نے صوفی کا لقب پایا۔ جن کے اسماء گرامی تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہیں۔ جن کے حالات سیر الاولیاء میں ہیں۔ جیسے عثمان ہارونی۔ غریب نواز سرکار ہند اجمیری قطب صاحب۔ بابا صاحب نظام الدین اولیاء۔ بہاء الدین نقشبند۔ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی۔ موسیٰ پاک شہید۔ داتا گنج بخش ہجویری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاہوری حضرت الیشاں شاہ اسحاق گازرونی مسجد وزیر خاں اور متاخرین میں حضرت سرکار گولڑہ مخزن علوم وفنون حضرت مہر علیشاہ صاحب۔ سائیں توکل شاہ انبالوی۔ شاہ فضل الرحمان گنج مرادآبادی۔ سرکار تونسہ شریف۔ سرکار سیال شریف قدس سرہم العزیز وغیرہ وغیرہ لاکھوں ہیں۔

۴۔ بعض کی تحقیق میں صوفی کے اصل صفوی تھی۔ کثرت استعمال سے صوفی ہوگیا۔

۵۔ بعض نے کہا صوفی صوف یعنی پشمینہ سے مشتق ہے۔ چونکہ علی العموم صوفیاء کرام کا لباس پشمینہ ہوتا تھا۔ جو بہ تقلید انبیاء کرام یہ استعمال کرتے تھے۔ اس لئے صوفی کہلائے۔

اور غالباً نمبر ۵ کی توجیہ زیادہ صحیح ہو۔ اس لئے یہ لفظ حضرت حسن بصری المتوفی ۱۱۰ھ کے زمانہ میں مروج ہوا۔ ان کے زمانہ میں اور حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے اقوال میں یہ لفظ اسی توجیہ سے مستعمل ہوا ہے۔

کتاب اخبار مکہ کی ایک روایت کے مطابق یہ لفظ عہد اسلام سے قبل کا مروج ہے۔ لیکن عہد نبوی میں یہ مستعمل نہیں ہوا۔ بلکہ خلافت راشدہ میں بھی اس کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اس پر قدرتاً یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ لفظ تصوف اور صوفی نہ عہد نبوی میں مستعمل ہوا نہ خلافت راشدہ میں۔ تو یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ تصوف کا ماخذ حضور کی تعلیم ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جن لوگوں کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان لانے کے بعد صحبت میسر ہوئی۔ ان سب کو بلا تفریق صحابی کہتے ہیں۔ یہ لفظ ایسا جامع فضائل ہے کہ اس میں جملہ مناقب و مکارم شامل ہیں۔ غوث، قطب، ابدال، اوتاد عام اولیا کا درجہ ان کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کسی صحابی کو صحابی کہہ دینے کے بعد حافظ، قاری، مفسر، محدث، فقیہہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے بعد عامتہ مسلمین میں سے جو شخص جس فن میں صاحب کمال ہوا۔ وہ اسی فن کی اضافت سے موسوم ہو گیا۔ مثلاً جسے فن حدیث میں کمال ہوا وہ محدث کہلایا۔ جسے فن تفسیر میں دسترس ہوئی وہ مفسر کہلانے لگا۔ جسے فقہ میں شغف تھا وہ فقیہہ کہلایا۔ علی ہذا البتہ صحابہ کے دیکھنے والے تابعی کے لقب سے ملقب ہوئے اور ان سے ملنے والے تبع تابعی ہوئے۔ اسی طرح جو ذکر الٰہی میں منہمک ہوئے۔ علائق دنیاوی سے مجتنب رہے وہ صوفی کہلانے لگے اور اس فن کی کتابیں کتب تصوف سے ملقب ہوئیں اور اس فن کو تصوف کہا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ دوسری صدی کے ختم سے پہلے یہ اصطلاح عام ہوگئی تھی۔ اب حسب موقع یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اصحاب لغت نے تصوف کی تعریف کیا کی۔

مولانا شبلی نے سوانح رومی میں بتایا ہے کہ مولانا جلال الدین رومی سے پوچھا گیا۔ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ شریعت ہمچوں شمعیت کہ راہ می نماید۔ چوں درراہ آمدی ایں رفتن تو طریقت است وچوں بمقصود رسیدی آں حقیقت است۔ شریعت ایک چراغ ہے جو راہ دکھاتی ہے۔ جب راہ میں آجائے تو اس چلنے کا نام طریقت ہے اور جب منزل مقصود کو پہنچ جائے وہ حقیقت ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔ حاصل آنکہ شریعت ہمچوں علم کیمیا آموختن است از استاد یا از کتاب و طریقت استعمال کردن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ودہانِ مومن را در کیمیا الیدن وحقیقت زر شدن مس یعنی شریعت مثل علم کیمیا کے ہے کہ اسے استاد سے سیکھے یا کتاب سے حاصل کرے اور طریقت علم حاصل کرکے اس کی دوائیں استعمال کرنا اور تانبہ پران ادویہ کو ملنا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تانبہ کا سونا بن جانا پھر تیسری مثال یوں فرمایا۔ شریعت ہمچوں علم طب آموختن است وطریقت پرہیز کردن بموجب علم طب و دارو خوردن۔ وحقیقت صحت یافتن۔ یعنی شریعت مثل علم طب سیکھنے کے ہے۔ طریقت اس علم کے مطابق پرہیز کرنا دوا کھانا ہے حقیقت صحت یاب ہو جانا ہے۔

تمام مثالوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ شریعت علم ہے طریقت عمل ہے حقیقت اس عمل کا نتیجہ ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ اعتقاد اگر تقلید واستدلال سے پیدا ہو شریعت ہے۔ اور اگر کشف وحال سے ہویدا ہو طریقت ہے۔ اور کشف وحال کی قابلیت سلوک وتصوف مجاہدہ وریاضت بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور اس کا نتیجہ حقیقت ہے تو واضح ہوا کہ شریعت وطریقت دو متضاد چیزیں نہیں بلکہ دونوں مثل جسم وجان کے ظاہر باطن اور پوست ومغز کی طرح ہیں۔

تصوف کی ساری بنیاد اس پر ہے کہ آداب شریعت کی پابندی کی جائے کسی بزرگ نے تصوف کی نہایت جامع مانع تعریف فرمائی تصوف نام ہے خدا پر نظر رکھنا۔ خدا ہی کو اپنا مقصود بنانا اور ماسوا ولا یعنی مشاغل سے کوئی واسطہ نہ رکھنا۔ نیکیوں طاعتوں کی جانب خلوص نیت سے پیش پیش رہنا۔ بلائے الٰہی پر صابر قضائے الٰہی پر شاکر رہنا۔ مجاہدہ وریاضت میں لیل ونہار گذارنا۔

صحابہ کرام میں سب سے بڑے ارباب شریعت صاحب طریقت حامل حقیقت خلفائے اربعہ تھے

جو تمام صوفیوں، ولیوں، غوثوں، قطبوں، پیروں، مرشدوں کے سرگروہ اور پیشوا ہیں۔ ان چاروں میں سب سے زیادہ افضلیت اور بعد الانبیا تمام انسانوں پر فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ کو حاصل ہے۔ افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا منصب جلیل ہے جن کے فضائل میں ارشاد ہوا۔ لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب

پھر حضرت ذی النورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منصب ہے۔

پھر حضرت مولائے کائنات اسد اللہ شیر خدا باب مدینۃ العلم علی رضی اللہ کا منصب ہے۔ جن کی شان میں ارشاد ہوا۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا

پھر حضرت شہزادہ گلگوں قبا شہید دشت کربلا امام حسن وحسین سید الشہدا کا منصب جلیل ہے۔

پھر اصحاب صفہ کا رتبہ ہے جو معاش دنیوی سے بے نیاز ہو کر اس شمع نبوت پر پروانہ وار لیل ونہار نثار تھے۔

پھر عام صحابہ پھر تابعین جن میں حضرت اویس قرنی المتوفی ۳۷ھ اور سعید بن مسیب المتوفی ۹۳ھ اور خواجہ حسن بصری المتوفی ۱۱۰ھ رحمہم اللہ ہیں۔

ان کے بعد تبع تابعین ہیں جن کا زمانہ عصر عباسی میں شامل ہے۔ تابعین میں مندرجہ ذیل صوفیائے کرام قابل ذکر ہیں۔

۱۔ امام جعفر صادق المتوفی ۱۴۹ھ ۲۔ امام ابو حنیفہ المتوفی ۱۵۰ھ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۔ ابراہیم ادھم المتوفی سنہ ۱۶۱ھ۔ ۴۔ داؤد طائی المتوفی سنہ ۱۶۲ھ۔
۵ فضیل بن عیاض المتوفی سنہ ۱۸۷ھ۔ ۶۔ جنید بغدادی المتوفی سنہ ۲۹۷ھ۔
۷۔ ابوبکر شبلی المتوفی سنہ ۳۳۵ھ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

عہد اموی میں تصوف پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ پھر عہد عباسیہ کے اندر بزبان عربی اس علم میں جو کتابیں تالیف ہوئیں وہ یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف کتاب	سنہ وفات
۱	رسالۃ القصد الی اللہ	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۹۷ھ
۲	کتاب اللمع	شیخ ابو النصر سراج رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۳۷۰ھ
۳	رسالہ قشیریہ	استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۴۶۵ھ
۴	فتوح الغیب	غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۵۶۱ھ
۵	عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۶۳۲ھ
۶	فصوص الحکم	شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۶۳۸ھ

علوم لسانیہ

اس علم سے مراد نحو صرف بیان بدیع معانی وغیرہ علوم ہیں۔ عہد اموی کے ختم تک ان علوم میں بجز علم نحو کوئی علم وضع نہیں ہوا۔

پھر علم تاریخ وجغرافیہ علوم وضعیہ کا ذکر چونکہ ہمارے موضوع سے زائد ہے۔ لہٰذا اب ہم اس مختصر کو ختم کرتے ہیں۔ اس لیے کہ طوالت مضمون بھی ناظرین کے لئے بار ہو جایا کرتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ عجالہ بعد مطالعہ آپ کی معلومات میں کافی اضافہ کا موجب ہوگا۔ لہٰذا سے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

فقیر قادری ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نور اللہ مرقدہٗ
سابق خطیب مسجد وزیر خان صدر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور
امیر مرکزی حزب الاحناف پاکستان

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ھیں)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر قرآن سینٹرل جیل لاہور میں

(از ماسٹر تاج دین انصاری مرحوم مغفور)

مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات قادری نور اللہ مرقدہ نے پیرانہ سالی کے باوجود تحریک ختم نبوت میں ملک گیر دورے کیے حکومت وقت کو پر امن طریق پر جمہور مسلمین کے مطالبات تسلیم کرنے کو کہا۔ حکومت نے آپ کو دیگر رفقا کے ساتھ گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ ایک سال تک مختلف جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ کیونکہ آپ کو علم عرفان سے طبعی لگاؤ تھا اس نے جیل میں بھی آپ کو فارغ نہ بیٹھنے دیا۔ آپ نے جیل میں قرآن پاک کی تفسیر لکھنا شروع کر دی۔ سینٹرل جیل لاہور میں مولانا ایک بڑ کے بہت پرانے درخت کے سایہ میں اپنی چارپائی بچھوا لیتے اور وہیں بیٹھ کر تفسیر کا کام کرتے جب وہ فارغ ہو جاتے تو بڑے درد سے بارگاہ الٰہی میں دعا مانگا کرتے تھے۔ دعا کے لیے میں بھی ہاتھ اٹھایا کرتا تھا۔ ایک روز میں نے بے تکلفی میں عرض کیا کہ یہاں سے رہائی کے لئے دعا مانگئے نا۔ سال بھر ہونے کو آیا ہے۔ ہمیں موچی دروازہ یاد آرہا ہے۔ مولانا فرمانے لگے بھئی انصاری باہر جا کر کیا لو گے۔ دیکھو میاں سب جمع ہیں۔ باہر نکلے تو سبھی اپنے اپنے گھروں کو چل دیں گے یہاں تفسیر بھی لکھی جا رہی ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا۔ ہاں ایک بات تو ہے کہ کم بخت جیل کی دیواریں بلند ہیں۔ اگر ان میں دروازہ لگ جائے تو پھر یہاں مستقل رہنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا مولانا دروازے لگ گئے تو دروازوں پر پہرے بھی لگ جائیں گے۔ یہ دعا مانگئے کہ یہ دیواریں ہی ڈھے جائیں۔ مولانا نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت خشوع خضوع سے دعا مانگنے لگے۔ ہاتھ میں نے بھی اٹھائے لیکن یہ ساعت اتنی مقبول تھی کہ دو سال بعد ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حکومت وقت نے سینٹرل جیل لاہور کو ختم کر دینے کا فیصلہ صادر کر دیا۔ سب دیواریں ڈھے گئیں۔ جیل کی جگہ باغیچے۔ کوٹھیاں بنگلے بن گئے۔ خوبصورت سڑکیں بن گئیں۔

کاش کہ آج مولانا ہوتے تو میں ان کو دکھاتا اور عرض کرتا کہ آپ کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کتنی جلد مستجاب ہوئیں۔ ۲ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ بروز جمعہ تفسیر الحسنات کے آخری پارے کی تفسیر مکمل فرما کر یہ اشعار فرمائے۔

کائنات عشق بس اتنی مریض غم کی تھی ۔ ایک ہچکی میں طلسم آرزو باطل ہوا۔

پھر کلمہ پڑھا پھر فرمایا۔

حافظ زندہ باش مرگ کجا و تو کجا ۔ تو شد، فنا حمد حمد بود لقائے تو

پھر جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپکو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آغوش میں دفن کیا گیا۔

تاریخ وصال:۔ صابر، شاکر مفسر عالم دین متین ۔ بے نظیر بے میل و لاجواب و لاکلام

فکر تھی تاریخ کی آئی ندا احمد لکھو ۔ واصل حق ہو گئے وہ ہادی ذی الاحترام

۱۳ ۸۰

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت علامہ مرحوم و مغفور کی تصانیف

کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب ۔ سلطان الاولیا رئیس العارفین مرکزِ تجلیات حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب تصنیف کشف المحجوب کا جامع اور بے نظیر ترجمہ جس کی تکمیل کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت داتا صاحب کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضرت داتا صاحب کے آغوش میں ہمیشہ کے لیے چلے گئے علمی جامع معارف کا خزینہ ہے۔ ہدیہ -/ روپے

اوراقِ غم ۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیا خلفاء راشدین سید زہرا شہزادہ گلگوں قبا شہید دشت کربلا کے زندگی کے واقعات پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ واقعات شہادت پر مفصل تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ واعظوں خطیبوں اہل علم کے لیے تاریخی مضامین کا بہترین ذخیرہ ہے نفیس کتابت حسین طباعت۔ ہدیہ -/ روپے

قصیدہ بردہ شریف ۔ حضرت علامہ محمد بوصیری شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وہ ہدیہ عقیدت ہے جو بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا اس قصیدہ کو حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مؤلف کی زبانی گوش گذار فرما کر اظہار مسرت فرماتے ہوئے قبول فرمایا۔ حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ نے عشقِ رسول کے جذبہ سے اس قصیدہ کا اردو میں ترجمہ تشریح لکھی ہے۔ حل لغات اور مفصل تشریح فرمائی ہے یہ قصیدہ عاشقانِ رسول کے لیے روح کی غذا ہے۔ ہدیہ -/ روپے

۱۔ **اسلام کے بنیادی عقاید** تبلیغی سلسلہ کا یہ پہلا نمبر ہے اس میں بنیادی عقاید پر سوال و جواب کی صورت میں نہایت جامع انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہدیہ -/ پیسے

۲۔ **احوال محشر قیامت کے دن کیا ہوگا** ۔ حشرات محشر اور علامات قیامت مفصل بحث کی گئی ہے ضرور مطالعہ کیجئے تاکہ قربِ قیامت کی علامات سے آگاہی ہو سکے۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق جامع بحث کی گئی ہے۔ ہدیہ -/ پیسے

۳۔ **مسلم خواتین اور اسلامی پردہ** ۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ کی روشنی میں پردہ پر مفصل بحث کی ہے ضرور مطالعہ کیجئے۔ المعروف گریجویٹ خاتون اور مولانا تاکہ پردہ کی حقیقت، اہمیت سے آگاہی حاصل کی جا سکے ہدیہ ۔

ناشر

مکتبہ ضیاء القرآن پبلشرز گنج بخش روڈ لاہور ۲

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین پارہ اول سورہ فاتحہ و بقرہ

عنوان	صفحہ
گذارشِ احوال	۱
ترتیب و اضافات	۲
تفسیر تعوذ	۳
تفسیر تسمیہ	۵
تفسیر باقوال حسنات	۷
بامحاورہ ترجمہ سورۃ فاتحہ	۸
حل لغات	؍؍
مختصر تفسیر سورہ فاتحہ	۹
تفسیر رب العلمین	۱۰
تفسیر رحمن و رحیم	۱۱
جزا و سزا	؍؍
عبادت	۱۲
استعانت	۱۳
صراط مستقیم	۱۵
انعام پانے والے	؍؍
گمراہوں کا راستہ	۱۶
لفظ ضل کی تحقیق	؍؍
سبع مثانی مفصل بحث	۱۷
سورہ فاتحہ کے مسائل	۲۰
مفصل تفسیر سورہ فاتحہ باقوال حسنات	۲۱

عنوان	صفحہ
اعمال و اوراد سورہ فاتحہ	۷۳
شان نزول	۷۴
مضامین	۷۵
مختصر تفسیر سورہ فاتحہ	؍؍
تحقیق لفظ ضالین	۷۷
تعارف سورہ بقرہ	۷۸
خلاصہ تفسیر سورۃ بقرہ	۷۹
تحقیق اسماء سور	۸۰
خواص سورہ مبارکہ	؍؍
شان نزول	؍؍
حروف مقطعات	۸۱
حل مقطعہ	۸۲
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع	؍؍
حل لغات	۸۳
مختصر تفسیر پہلا رکوع	۸۴
تعریف تقویٰ	۸۵
مراتب تقویٰ	؍؍
قرآن کریم ساتوں مراتب کا ہادی ہے	۸۶
تعریف ایمان بالغیب	۸۷
غیب کی تفسیر میں ایک قول	؍؍

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
صلوٰۃ کے معانی پر بحث	۸۸
نماز کے حقوق	۹۰
مالی قربانی	۹۱
آسمانی کتابوں پر ایمان	//
مسائل	۹۲
قیامت پر ایمان	۹۳
کامیاب لوگ	۹۴
کفار	//
شان نزول	//
کفر کا انجام	۹۵
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع	۹۶
حل لغات	۹۷
مختصر تفسیر دوسرا رکوع	۹۹
منافق	۱۰۰
منافقوں کا ایمان کا دعوی	۱۰۱
منافقوں کا دھوکہ	//
نفاق کا مرض	۱۰۲
منافقین کی مفسدانہ چالیں	۱۰۳
منافقوں کا تمسخر	۱۰۴
شان نزول	۱۰۵
گمراہی اور خسارہ	۱۰۷
منافقوں کی مثال	۱۰۸
منافقوں کا انجام	//
شان نزول	۱۰۹
منافقوں کا تذبذب	۱۱۰
تعریف لفظ شے	۱۱۱
خلاصۂ مضمون	//
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع	۱۱۲
لفظی ترجمہ	۱۱۳
مختصر تفسیر تیسرا رکوع	۱۱۵
عبادت کا مطالبہ	۱۱۶
شرک کی ممانعت	۱۱۷
قرآن حکیم کی صداقت	//
قرآن کریم کا چیلنج	۱۱۸
مومنوں کو خوشخبری	۱۱۹
شان نزول	//
قرآن کریم کی مثال	//
مثالوں کا اثر	۱۲۰
تعریف فاسق	۱۲۱
اللہ کے وجود سے انکار	۱۲۲
اللہ کے وجود کی نشانی	۱۲۳
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع	۱۲۴
لفظی ترجمہ	۱۲۶
مختصر تفسیر چوتھا رکوع	۱۲۸
تحقیق لفظ خلیفہ	//
فرشتوں کی تسبیح کا دعوی	۱۲۹

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
فرشتوں کو جواب	۱۳۰
علم کی برتری	″
آدم علیہ السلام کا فرشتوں سے مقابلہ	۱۳۱
علم کی فتح	۱۳۲
فرشتوں کا سجدہ	″
تحقیق سجدہ	″
حضرت آدم علیہ السلام جنت میں	۱۳۳
شجر ممنوعہ	۱۳۴
ظلم کی توجیہ	″
حضرت آدم کی خطا	″
جنت سے نکلنے کا حکم	۱۳۵
حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ	″
تعریف توبہ	۱۳۶
وحی کی ضرورت	۱۳۷
منکرین وحی کا انجام	۱۳۸
با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	″
لفظی ترجمہ	۱۳۹
مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۱۴۰
بنی اسرائیل پر انعامات	۱۴۱
دعوت قرآن	″
شان نزول	۱۴۲
آیات الٰہی کا مول	″
حق کو چھپانے کی ممانعت	″

عنوان	صفحہ
نماز و زکوٰۃ کا اتحاد	۱۴۲
صبر و نماز سے مدد	۱۴۳
با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	۱۴۴
لفظی ترجمہ	۱۴۶
مختصر تفسیر چھٹا رکوع	۱۴۹
بنی اسرائیل کی حقیقت	″
حشر کے دن کیا کام آئے گا	″
بنی اسرائیل پر مصائب	۱۵۰
فرعون کی غرقابی	۱۵۲
بچھڑے کی پرستش	۱۵۳
معافی کا اعلان	۱۵۴
کتاب اور فرقان	۱۵۵
شرک کی سزا	″
بنی اسرائیل کا ایک اور مطالبہ	″
موت کے بعد زندگی	۱۵۷
من و سلویٰ	۱۵۸
بنی اسرائیل کی شہری زندگی	″
کلام الٰہی کی تحریف کی سزا	۱۵۹
با محاورہ ترجمہ ساتواں رکوع	۱۶۰
لفظی ترجمہ	″
مختصر تفسیر ساتواں رکوع	۱۶۱
بارہ چشمے	″
بنی اسرائیل کی بے صبری	۱۶۲

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
یہود پر غضب الٰہی	۱۶۳
غضب کا سبب	۱۶۴
بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع	″
لفظی ترجمہ	۱۶۶
مختصر تفسیر آٹھواں رکوع	۱۶۸
ایمان اور عمل صالح کا اجر	″
کوہ طور کا بلند ہونا	۱۶۹
قانون کی خلاف ورزی کی سزا	۱۷۰
صورتیں مسخ ہو جانا	″
سرمایۂ عبرت	۱۷۱
ذبح گاؤ کا حکم	″
اللہ کے علم میں حجت	۱۷۴
بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع	۱۷۵
لفظی ترجمہ	۱۷۷
مختصر تفسیر نواں رکوع	۱۷۹
مردے کا زندہ ہونا	″
یہود کی سنگدلی	۱۸۰
کلام اللہ میں تحریف	۱۸۱
یہود کی منافقت	۱۸۲
جھوٹی آرزوئیں	۱۸۳
جنت کے ٹھیکیدار	۱۸۴
جنت اور دوزخ	″
بامحاورہ ترجمہ دسواں رکوع	۱۸۵

عنوان	صفحہ
لفظی ترجمہ	۱۸۶
مختصر تفسیر دسواں رکوع	۱۸۸
بنی اسرائیل کا عہد	۱۸۹
خونریزی اور جلاوطنی	۱۹۱
عہد شکنی اور نافرمانی	″
بعض احکام کی اطاعت	″
آخرت کے بدلے دنیا	۱۹۲
بامحاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع	″
لفظی ترجمہ	۱۹۴
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع	۱۹۶
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد	″
خودغرضی اور قتل انبیاء	۱۹۸
بنی اسرائیل کا تعصب	۱۹۹
جان بوجھ کر کفر	۲۰۰
ضد اور تعصب کا نتیجہ	۲۰۱
ایمان سے انکار	″
گوسالہ پرستی	۲۰۲
موت کی تمنا	″
لمبی عمر کی حرص	۲۰۳
بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۲۰۴
لفظی ترجمہ	۲۰۵
مختصر تفسیر بارہواں رکوع	۲۰۷
حضرت جبرائیل کی دشمنی	۲۰۸

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
یہودیوں کی عہد شکنی	۲۰۸
کتاب اللہ کی مخالفت	۲۰۹
جادو کے عمل	〃
شان نزول	۲۱۰
ہاروت ماروت	〃
سفلی عملیات کے خراب اثرات	۲۱۱
گھاٹے والا سودا	۲۱۳
بامحاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع	〃
لفظی ترجمہ	۲۱۴
مختصر تفسیر تیرھواں رکوع	۲۱۶
کفار کا تعصب	۲۱۷
آیات کی تنسیخ	۲۱۸
نبی سے سوالات	۲۱۹
حسد کفار	〃
آخرت کا توشہ	۲۲۱
جنت کا مستحق	〃
بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع	۲۲۱
لفظی ترجمہ	۲۲۳
مختصر تفسیر چودھواں رکوع	۲۲۵
مساجد کو ویران کرنے والے	〃
ہر طرف اللہ ہی کا جلوہ ہے	۲۲۶
اللہ کی کوئی اولاد نہیں	۲۲۷
کن فیکون	۲۲۸

عنوان	صفحہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری	۲۲۸
یہود و نصاریٰ کی خواہش	۲۲۹
کتب سابقہ میں تائید	〃
بامحاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع	۲۳۰
لفظی ترجمہ	۲۳۱
مختصر تفسیر پندرہواں رکوع	۲۳۳
حضرت ابراہیم کی آزمائش امامت	۲۳۴
بیت اللہ شریف کی اہمیت	۲۳۵
مکہ معظمہ امن والا شہر	۲۳۸
امت کے لیے حضرت ابراہیم واسمٰعیل کی دعا	〃
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار خصوصیات	۲۴۰
بامحاورہ ترجمہ سولھواں رکوع	۲۴۰
لفظی ترجمہ	۲۴۲
مختصر تفسیر سولھواں رکوع	۲۴۴
حضرت ابراہیم کی وصیت	۲۴۵
حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت	〃
اپنے ہی عمل کام آئیں گے	۲۴۶
شان نزول	〃
تمام انبیاء علیہم السلام پر لانا	〃
اللہ کافی	۲۴۷
اللہ کا رنگ	〃
الحمد للہ پہلا پارہ ختم ہوا	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین پارہ دوم سورۃ بقرہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مسلمانوں کا قبلہ	۲۴۹	مختصر تفسیر تیسرا رکوع	۲۷۳
لفظی ترجمہ	۲۵۰	شہید کی تعریف	۲۷۴
مختصر تفسیر دوسرا رکوع	۲۵۲	شہید کا اخروی درجہ	؍؍
شان نزول	؍؍	شہید زندہ ہوتا ہے	؍؍
قبلہ کی تعریف	۲۵۳	امتحان آزمائش کا درجہ	۲۷۵
اعتدال پر مداومت	؍؍	صبر کرنے والوں کا صلہ	۲۷۶
شہید کے معنی	۲۵۶	شان نزول	۲۷۷
تبدیلی قبلہ کی حکمت	۲۵۷	توبہ کی شرائط	۲۷۸
رضائے مصطفی سے تبدیلی قبلہ کی تحقیق	۲۵۸	کفر کی موت	۲۷۹
تبدیلی قبلہ	۲۶۰	با محاورہ ترجمہ چوتھا رکوع	؍؍
اہل کتاب کی ہٹ دھرمی	۲۶۱	لفظی ترجمہ	۲۸۰
اہل کتاب اور پیغمبر اسلام		مختصر تفسیر چوتھا رکوع	۲۸۲
با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع	۲۶۲	اللہ کے وجود کے نشان	؍؍
لفظی ترجمہ	۲۶۴	کفار کی غیر اللہ سے محبت	۲۸۴
مختصر تفسیر دوسرا رکوع	۲۶۵	با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	۲۸۵
خانہ کعبہ اتمام حجت	۲۶۶	لفظی ترجمہ	۲۸۵
خصائص مصطفی علیہ التحیہ والثناء	۲۶۷	مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۲۸۹
ذکر شکر	۲۶۸	حلال رزق	؍؍
با محاورہ ترجمہ تیسرا رکوع	۲۷۰	برائی اور بے حیائی	؍؍
لفظی ترجمہ	۲۷۱	کفار کی اندھی تقلید	۲۹۰

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
حرمت غذا پر مفصل بحث	۲۹۱
ما اہل بہ لغیر اللہ پر مفصل بحث	۲۹۲
اضطراری حالت کا بیان	〃
علماء سوء کی سزا	۲۹۳
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع	۲۹۴
لفظی ترجمہ	۲۹۵
مختصر تفسیر چھٹا رکوع	۲۹۷
اچھے معاملات پر بحث	〃
نماز، زکوۃ	〃
ایفائے وعدہ	〃
صبر اثبات	۲۹۸
تفصیل ایمان	۲۹۸
قصاص	۲۹۹
معروف احسان	〃
قصاص میں زندگی ہے	۳۰۱
وصیت پر مفصل بحث	〃
وصیت میں تبدیلی	۳۰۲
بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع	〃
لفظی ترجمہ	۳۰۴
مختصر تفسیر ساتواں رکوع	۳۰۶
روزوں کا حکم	〃
مریض و مسافر کو رعایت	۳۰۷
روزے کا فدیہ	۳۰۸

عنوان	صفحہ
روزے کی برکتیں	۳۰۸
ماہ رمضان المبارک کی فضیلت	〃
مہینہ کی تعریف	۳۰۹
قرآن حکیم کی فضیلت	۳۱۰
فرض روزہ کا حکم	〃
اللہ آسانی چاہتا ہے	۳۱۱
تکمیل روزہ، ذکر الٰہی	〃
اللہ تعالے کی یاد کا طریقہ	۳۱۲
یاد کے شرائط	〃
ماہ رمضان المبارک میں بیوی شوہر کے تعلقات پر حکم	۳۱۳
مباشرت کا مقصود	۳۱۴
روزہ کے افطار کے اوقات	〃
شان نزول	۳۱۵
اعتکاف کے احکام	۳۱۶
ناحق مال	〃
رشوت کی حرمت	〃
بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع	۳۱۷
لفظی ترجمہ	۳۱۸
مختصر تفسیر آٹھواں رکوع	۳۲۱
چاند کا حساب	〃
شان نزول	〃
جاہلیت کی رسم	〃

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
جہاد فی سبیل اللہ	۳۲۲
جہاد جلاوطنی	"
فتنہ قتل سے بدتر ہے	۳۲۳
بیت اللہ شریف کا احترام	"
قتال کی حد، جہاد کا مقصد	۳۲۴
حرمت والے مہینے	"
انفاق فی سبیل اللہ	"
احکام حج	۳۲۵
تعریف حج	"
حج عمرہ کے چہار طریقہ	۳۲۶
سر منڈانا	۳۲۷
حج عمرہ کی قربانی کے احکام	"
بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع	۳۲۸
لفظی ترجمہ	۳۳۰
مختصر تفسیر نواں رکوع	۳۳۳
تجارت کی اجازت	۳۳۴
شان نزول	"
عرفات، مشعر الحرام	"
مساوات کا حکم	۳۳۵
طریق حج کا مختصر حال	"
مناسک حج کے بعد کے احکام	۳۳۶
دنیا کے لالچی	"
دنیا و آخرت کے طالب	"
حج کے ایام	۳۳۷
قسمیں کھانے والے جھگڑالو	"
شان نزول	"
جھوٹا وقار	۳۳۸
اللہ کی رضا چاہنے والے	"
اسلام میں مکمل داخل ہو جاؤ	"
جان بوجھ کر غلطی نہ کرو	۳۳۹
بامحاورہ ترجمہ دسواں رکوع	"
لفظی ترجمہ	۳۴۱
مختصر تفسیر دسواں رکوع	۳۴۳
بنی اسرائیل سے عبرت	"
مومنوں کا مذاق نہ اڑاؤ	"
امت واحدہ	۳۴۴
آزمائش	۳۴۵
خرچ کے احکام	۳۴۶
مقابلہ کا حکم	"
بامحاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع	۳۴۷
لفظی ترجمہ	۳۴۹
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع	۳۵۱
سات قانون کا حکم	"
شان نزول	"
کافروں کا حال	۳۵۳
کافروں کی کوشش	"

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
مرتد کی سزا	۳۵۳
جہاد، ہجرت، ایمان پر بحث	۳۵۴
شراب، جوا کے احکام	〃
شان نزول	۳۵۵
مالی قربانی	۳۵۶
غور و فکر کی دعوت	〃
یتیموں کی اصلاح	۳۵۷
یتیموں کے بارے میں احکام	〃
مشرکہ عورتوں سے نکاح	۳۵۹
مسلمان لونڈی کا درجہ	〃
شان نزول	〃
مشرک مرد سے نکاح کے احکام	۳۶۰
بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۳۶۱
لفظی ترجمہ	۳۶۲
مختصر تفسیر بارہواں رکوع	۳۶۴
شان نزول	〃
حیض کی حقیقت، اس کے احکام	〃
بیوی کے درجات	۳۶۵
قسموں کا غلط استعمال	۳۶۶
شان نزول	〃
ایلاء قسم کی بحث	۳۶۸
طلاق کی ابتداء	〃
عدت کے احکام	۳۶۹
شان نزول	۳۷۰
بامحاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع	۳۷۱
لفظی ترجمہ	۳۷۲
مختصر تفسیر تیرھواں رکوع	۳۷۴
شان نزول	〃
رجعی طلاق کے احکام	〃
خلع کے احکام	〃
دو طلاق کے بعد رجوع کے احکام	۳۷۵
حلالہ کی تعریف	۳۷۶
طلاق بائن کے احکام	۳۷۷
بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع	〃
لفظی ترجمہ	۳۷۹
مختصر تفسیر چودھواں رکوع	۳۸۱
شان نزول	〃
دودھ پلانے کی مدت	۳۸۲
دودھ پلانے کے قانون	۳۸۳
عدت کے احکام	۳۸۴
نکاح ثانی کا پیام	۳۸۵
بامحاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع	۳۸۶
لفظی ترجمہ	۳۸۷
مختصر تفسیر پندرہواں رکوع	۳۸۹
شان نزول	〃
طلاق و مہر کے احکام	۳۹۰

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نمازوں کی پابندی کے احکام	۳۹۱	سپہ سالار کی خصوصیات	۴۰۱
بیوہ کے لیے وصیت	۳۹۲	تابوت سکینہ	"
بامحاورہ ترجمہ سولھواں رکوع	۳۹۳	بامحاورہ ترجمہ سترھواں رکوع	۴۰۳
لفظی ترجمہ	۳۹۴	لفظی ترجمہ	۴۰۴
مختصر تفسیر سولھواں رکوع	۳۹۶	مختصر تفسیر سترھواں رکوع	۴۰۶
شان نزول	۳۹۷	مجاہدوں کی آزمائش	"
قرض حسنہ کے احکام	۳۹۸	کامیابی اور ناکامی کثرت وقلت پر موقوف نہیں	"
حضرت طالوت کا قصہ	۳۹۹	صبر واستقامت	۴۰۷
سپہ سالار کا انتخاب	۴۰۱	گذشتہ نشانیاں	۴۰۸

فہرست مضامین تیسرا پارہ۔ سورہ بقرہ وآل عمران

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع	۴۰۹	شان نزول	۴۲۲
لفظی ترجمہ	"	بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع	۴۲۴
مختصر تفسیر پہلا رکوع	۴۱۰	لفظی ترجمہ	۴۲۶
رسولوں کے درجات	"	مختصر تفسیر دوسرا رکوع	۴۲۷
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۴۱۲	حضرت ابراہیم اور نمرود	"
بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع	۴۱۳	حضرت عزیر علیہ السلام کا سو برس کے بعد زندہ ہونا	۴۲۹
لفظی ترجمہ	۴۱۴	مردوں کو زندہ کرنا	۴۳۲
مختصر تفسیر پہلا رکوع	۴۱۶	ایک شبہ کا ازالہ	۴۳۳
آیت الکرسی پر مفصل بحث	۴۱۷	بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع	۴۳۵
فضائل آیۃ الکرسی	۴۲۰	لفظی ترجمہ	۴۳۶
دین میں جبر نہیں	۴۲۲	مختصر تفسیر چوتھا رکوع	۴۳۸

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال	۴۳۸
خیرات ضائع نہ کرو	۴۴۰
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ایک اور مثال	۴۴۱
ریاکاری سے خرچ کرنے کی مثال	۴۴۲
با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	۴۴۳
لفظی ترجمہ	۴۴۵
مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۴۴۶
اللہ کی راہ میں اچھی چیز دو	"
شان نزول	۴۴۷
اللہ کے وعدے اور انعام	۴۴۸
خیرات کیسے کی جائے	۴۴۹
نذر کی مفصل تعریف	۴۵۰
خیرات کا اجر	۴۵۱
شان نزول	۴۵۲
با محاورہ ترجمہ چھٹا رکوع	۴۵۳
لفظی ترجمہ	۴۵۴
مختصر تفسیر چھٹا رکوع	۴۵۶
شان نزول	"
سود حرام ہے	۴۵۷
سود اور خیرات کا موازنہ	۴۶۰
قرض دینے کے فضائل	۴۶۱
با محاورہ ترجمہ ساتواں رکوع	۴۶۲
لفظی ترجمہ	۴۶۲
مختصر تفسیر ساتواں رکوع	۴۶۵
شہادت کے احکام	۴۶۷
گواہی کے احکام	"
رہن کی ہدایات	۴۶۹
با محاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع	۴۷۰
لفظی ترجمہ	۴۷۱
مختصر تفسیر آٹھواں رکوع	۴۷۲
اجزائے ایمان	۴۷۴
دعائیں	۴۷۵
سورہ بقرہ کے فضائل	۴۷۷
سورۃ آل عمران مدنیۃ	
با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع	۴۷۸
لفظی ترجمہ	۴۷۹
مختصر تفسیر پہلا رکوع	۴۸۱
اللہ تعالے کی صفات	"
قرآن کریم اور کتب سابقہ	۴۸۳
عقیدہ باطلہ کی تردید	۴۸۴
با محاورہ ترجمہ دوسرا رکوع	۴۸۶
لفظی ترجمہ	۴۸۸
مختصر تفسیر دوسرا رکوع	۴۹۱
اللہ تعالے کی نصرت	۴۹۲
فانی اشیاء سے محبت	۴۹۲
متقیوں کے لیے اجر	"

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
صحابہ کا جذبۂ جہاد اور شوق شہادت	۶۱۴
مقام بدر میں مجاہدین کی صف آرائی	؍؍
سماع موتیٰ کی دلیل	۶۱۵
با محاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع	۶۱۶
لفظی ترجمہ	۶۱۸
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع	۶۲۰
سود کے احکام اور اس کی سزا	۶۲۱
اطاعت کا حکم	؍؍
متقی کی صفت	۶۲۲
متقی کی خصوصیات اور اس کا اجر	۶۲۴
حق کو جھٹلانے والوں کا انجام	۶۲۵
زمین کی سیر کا حکم	۶۲۶
ایمان والوں کا غلبہ	۶۲۷
اللہ کی راہ میں تکلیف و امتحان	۶۲۸
با محاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۶۲۹
لفظی ترجمہ	۶۳۰
مختصر تفسیر بارہواں رکوع	۶۳۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی وصفاتی نام	۶۳۲
فضائل وخصائص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	۶۳۲
دین کا اتباع لازمی ہے	۶۳۳
انبیاء کرام کے رفقاء	۶۳۴
با محاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۶۳۵
لفظی ترجمہ	۶۳۷

عنوان	صفحہ
مختصر تفسیر بارہواں رکوع	۶۳۹
کافروں کا اتباع نہ کرو	۶۴۰
شان نزول	؍؍
مسلمانوں کی آزمائش	۶۴۱
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد	۶۴۲
آزمائش کا مقصد	۶۴۳
حضرت طلحہ اور صحابہ کرام کے مجاہدانہ کارنامے	۶۴۴
نبی محترم کے حکم میں کوتاہی اور اس کا نتیجہ	۶۴۵
نصرت الٰہی کا نزول	؍؍
وساوس شیطانی	۶۴۶
عام معافی کا اعلان	۶۴۷
با محاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع	۶۴۸
لفظی ترجمہ	۶۵۰
مختصر تفسیر تیرھواں رکوع	۶۵۴
زندگی موت کا مالک	۶۵۵
تعریف مشورہ	۶۵۶
تعریف توکل	۶۵۷
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت شان	۶۵۸
خیانت کی سزا حدیث کی روشنی میں	۶۵۹
احسان مومن	۶۶۰
خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	؍؍
مومن منافق میں فرق	۶۶۱
شہید زندہ جاوداں ہے	۶۶۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرس

عنوان	صفحہ
شان نزول	۶۶۳
شہید کے فضائل حدیث کی روشنی میں	۶۶۴
با محاورہ ترجمہ تیراہواں رکوع	۶۶۵
لفظی ترجمہ	۶۶۷
مختصر تفسیر تیرہواں رکوع	//
شان نزول	۶۷۰
ایمان کامل۔ مومن کی شان	۶۷۱
اللہ تعالے کا فضل	۶۷۲
افواہوں کی تردید	//
حل لغات	//
ایمان کے بدلے کفر	۶۷۳
خبیث پاک کا فرق	۶۷۴
بخل کی تعریف	۶۷۵
با محاورہ ترجمہ چودھواں رکوع	۶۷۹
یہود کی گستاخیاں	۶۸۰
شان نزول	//
یہود کی تردید	۶۸۱
موت کا مزہ	۶۸۲
مال وجان کی آزمائش	۶۸۳
شان نزول	۶۸۴
خود پسندی	۶۸۵
با محاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع	۶۸۶
لفظی ترجمہ	۶۸۸

عنوان	صفحہ
مختصر تفسیر پندرہواں رکوع	۶۹۰
آیات کریمہ میں غور وفکر	۶۹۱
شان نزول	۶۹۲
دعا	۶۹۳
حل لغات	۶۹۴
نیکوکاروں کا اجر	۶۹۵
لفظی ترجمہ	۶۹۶
دنیا متاع قلیل ہے	۶۹۷
شان نزول	۶۹۸
اصول کامرانی	۶۹۹
صبر کے معنی اور فضائل	۷۰۰
سورۃ النساء	۷۰۱
با محاورہ ترجمہ پہلا رکوع	//
لفظی ترجمہ	۷۰۳
مختصر تفسیر پہلا رکوع سورۃ النساء	۷۰۵
تخلیق انسانی	۷۰۶
حضرت آدم کا خواب	۷۰۷
یتیم کا مال	۷۰۸
تعدد ازواج	۷۰۹
حق مہر کے احکام	۷۱۰
یتیموں کی پرورش	۷۱۱
میراث اور ترکہ کا حقدار	//
تقسیم میراث	۷۱۲

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنوان	صفحہ
یتیم کو اپنی اولاد سمجھو	۴۱۲
بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۃ نساء	۴۱۳
لفظی ترجمہ	۴۱۵
مختصر تفسیر دوسرا رکوع سورۃ نساء	۴۱۷
مرد عورت کے حصوں کا تناسب	؍؍
شان نزول	۴۱۸
مختصر خلاصہ مسائل فرائض	۴۲۰
عصبات ذوالارحام	۴۲۱
بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع	۴۲۲
لفظی ترجمہ	۴۲۳
مختصر تفسیر تیسرا رکوع سورۃ نساء	۴۲۵
بدکار۔ سرکش عورتوں کی سزا	۴۲۷
توبہ	۴۲۷
زمانہ جاہلیت کی رسومات کی تردید	۴۲۸
شان نزول	؍؍
سوتیلی ماں سے نکاح کی ممانعت	؍؍
زمانہ جاہلیت کے واقعات	۴۳۰
بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۃ نساء	؍؍
لفظی ترجمہ	۴۳۱
مختصر تفسیر چوتھا رکوع سورۃ نساء	۴۳۲
محرمات بالصہر کا بیان	۴۳۳
بیک وقت دو بہنوں کی ملک کا حکم	۴۳۴
پانچواں پارہ	۴۳۵

عنوان	صفحہ
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	۴۳۵
لفظی ترجمہ	۴۳۶
مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۴۳۷
شان نزول	؍؍
نکاح کے شرائط	۴۳۸
لفظی ترجمہ	؍؍
لونڈیوں سے نکاح	۴۳۹
لونڈیوں کے اقسام	۴۴۰
بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع	۴۴۱
لفظی ترجمہ	۴۴۲
مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۴۴۳
شان نزول	۴۴۵
مسلمان کی جان و مال	۴۴۶
ناجائز مال کھانے والے کی سزا	؍؍
حسد	۴۴۷
بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع	۴۴۸
لفظی ترجمہ	۴۵۰
مختصر تفسیر پانچواں رکوع	۴۵۲
مرد کو عورتوں پر فضیلت	؍؍
سرکش عورتوں کی اصلاح کا حکم	۴۵۳
ثالثی مصالحت کے احکام	۴۵۴
حقوق العباد	۴۵۵
فرمان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم	۴۵۶

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
لفظی ترجمہ	۷۵۷
شان نزول	۷۵۸
ریاکاری	۷۵۹
با محاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورہ نساء	۷۶۰
لفظی ترجمہ	۷۶۲
مختصر تفسیر چھٹا رکوع	۷۶۴
نشہ کی حالت میں نماز	//
شان نزول	۷۶۵
طریقہ تیمم	//
یہودیوں کی سازشیں	۷۶۶
یہود کو دعوت ایمان	۷۶۷
با محاورہ ترجمہ ساتواں رکوع	۷۶۸
لفظی ترجمہ	۷۷۰
مختصر تفسیر ساتواں رکوع	۷۷۲
عذاب دوزخ	۷۷۳
شان نزول	//
المنتقی۔ عدل وانصاف	۷۷۴
اللہ تعالیٰ۔ رسول مکرم واولی الامر کی اطاعت	۷۷۵
مفصل بحث	۷۷۶
شان نزول	۷۷۷
با محاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع	//
لفظی ترجمہ	۷۷۹
مختصر تفسیر آٹھواں رکوع	۷۸۱

عنوان	صفحہ
شان نزول	۷۸۲
بخشش مغفرت کی بشارت	۷۸۴
اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے	۷۸۵
شان نزول	۷۸۶
با محاورہ ترجمہ نواں رکوع	۷۸۷
لفظی ترجمہ	۷۸۸
مختصر تفسیر نواں رکوع	۷۸۹
جہاد کا حکم	۷۹۰
شان نزول	۷۹۱
با محاورہ ترجمہ دسواں رکوع	۷۹۲
لفظی ترجمہ	۷۹۳
مختصر تفسیر دسواں رکوع	۷۹۶
جہاد سے خوف	۷۹۷
موت سے بچنا ممکن نہیں	۷۹۸
اطاعت رسول اللہ کا حکم	۷۹۹
صداقت قرآن کی دلیل	۸۰۰
افواہوں کی تردید	//
جہاد کی ترغیب	۸۰۱
با محاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع	۸۰۳
لفظی ترجمہ	۸۰۴
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع	۸۰۵
ایمان کا معیار	۸۰۶
منافقوں سے مقابلہ کا حکم	//

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عنوان	صفحہ
صلح کلیوں سے جنگ	۸۰۷
شان نزول	″
با محاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۸۰۸
لفظی ترجمہ	۸۰۹
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع	۸۱۱
قتل مسلم کی سزا	۸۱۲
خلود کے مشترک المعنی ہونے کی تصریح	۸۱۴
جہاد میں قتال کی احتیاط کا حکم	۸۱۵
شان نزول	۸۱۶
با محاورہ ترجمہ بارہواں رکوع	۸۱۸
لفظی ترجمہ	۸۱۹
مختصر تفسیر بارہواں رکوع	۸۲۰
مظلوموں کی ہجرت	۸۲۱
شان نزول	″
با محاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع	۸۲۲
لفظی ترجمہ	۸۲۴
مختصر تفسیر تیرھواں رکوع	۸۲۵
سفر میں نماز قصر	″
نماز خوف	۸۲۶
شان نزول	۸۲۷
حل لغات	۸۲۸
جہاد میں ہتھیار اتارنے کے شرائط	″
شان نزول	۸۲۹

عنوان	صفحہ
نماز کے سوا ذکر الٰہی	۸۳۰
دشمن کو ڈھیل نہ دو	۸۳۱
با محاورہ ترجمہ چودھواں رکوع	″
لفظی ترجمہ	۸۳۲
مختصر تفسیر چودھواں رکوع	۸۳۴
شان نزول	″
غیر جانبدارانہ فیصلہ	۸۳۵
با محاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع	۸۳۶
لفظی ترجمہ	۸۳۷
مختصر تفسیر پندرہواں رکوع	۸۳۸
دشمنان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام و سزا	۸۴۱
با محاورہ ترجمہ سولھواں رکوع	۸۴۲
لفظی ترجمہ	۸۴۳
مختصر تفسیر سولھواں رکوع سورۃ نساء	۸۴۵
شرک ناقابل معافی ہے	۸۴۶
یدعون کی تحقیق	۸۴۷
شیطان کے ہتھکنڈے	۸۴۸
سچا وعدہ	۸۴۹
شان نزول	۸۵۰
ملت ابراہیمی	″
با محاورہ ترجمہ سترہواں رکوع	۸۵۱
لفظی ترجمہ	۸۵۲

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوان	صفحہ
بیویوں کے ساتھ حسن سلوک	۸۵۶
بیویوں کے ساتھ عدل شرط ہے	۸۵۷
شان نزول	″
خدا کا خوف	۸۵۸
با محاورہ ترجمہ اٹھارواں رکوع	″
لفظی ترجمہ	۸۶۰
مختصر تفسیر اٹھارواں رکوع	۸۶۲
لفظی ترجمہ	۸۶۳
منافقین کی حالت	۸۶۴
بری مجالس میں جانے کی ممانعت	۸۶۵
با محاورہ ترجمہ انیسواں رکوع	۸۶۶
لفظی ترجمہ	۸۶۹
مختصر تفسیر انیسواں رکوع	″
منافقین کی پہچان	۸۷۰
کفار کی دوستی کی ممانعت	″
نجات کی راہ مغفرت	۸۷۲

الحمد للہ پانچواں پارہ بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوا

اظہار تشکر: تفسیر الحسنات بآیات بینات کے کام میں میرے جن مخلص کرم فرماؤں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ان میں فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ قاری پروفیسر مشتاق احمد صاحب ایم۔اے نے نظر ثانی اور استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت علامہ عبد الغنی صاحب عثمانی نے بڑی کاوش اور محنت سے تصحیح کا کام انجام دیا۔ کتابت کے اخراجات میں محترم جناب چوہدری الحاج عبد اللطیف صاحب جناب محترم الحاج محمد ارشد صاحب نعیم جناب محترم الحاج محمد افضال صاحب جناب محترم الحاج صوفی بشیر احمد صاحب جناب محترم الحاج سید ناصر علی شمس مرحوم نے مالی تعاون فرمایا۔ مکتبہ ضیاء القرآن حضرت صاحبزادہ الحاج حفیظ البرکات صاحب نے طباعت و اشاعت کا انتظام کیا اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب سید یوم النشور قاسم عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین بحرمت نبی سید المرسلین صلوٰۃ والسلام علیہ تسلیمات۔

فقیر قادری امین الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ

جناب نور دیدۂ غوثیت صاحبزادہ جسٹس سید شمیم حسین صاحب قادری جج ہائی کورٹ پنجاب کی تفسیر کے متعلق رائے گرامی۔

مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری مرحوم و مغفور کی تفسیر الحسنات میرے زیر مطالعہ رہی ہے سبحان اللہ۔ اللہ کے پاک بندے کلام اللہ کو جس طرح سمجھتے ہیں اور پھر مخلوق خدا کو سمجھاتے ہیں وہ بات ہی کچھ اور ہے میں نے اکثر تفاسیر دیکھی ہیں اور ان میں سے جس نے مجھے متاثر کیا وہ ام الکتاب سورہ فاتحہ کی تفسیر مولانا آزاد نے لکھی ہے لیکن حضرت ممدوح مفسر قرآن خطیب اعظم علامہ ابوالحسنات کی تفسیر الحسنات نے اپنا انوکھا اثر مجھ پر چھوڑا ہے جو عجیب اور منفرد ہے۔

میں سمجھتا ہوں یہ ایسے عالم باعمل درویش صفت کے افکار اور خیالات کا مجموعہ ہے جس سے ہر مکتب فکر فیض حاصل کر سکتا ہے اور ایک مبتدی کے لیے رموز قرآن سمجھنے بہت آسان ہو گئے ہیں ایک عالم کلام اللہ کو جیسے سمجھتا ہے ویسے ہی اسے بیان کرتا ہے۔ لیکن درویش کا طریقہ ہی نرالا ہوتا ہے اس کے کلام اور تصنیف سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود پردے اٹھتے چلے جاتے ہیں اور مراحل طے ہو رہے ہیں۔

حضرت کی زندگی میں میں نے اکثر ان کے وعظ سنے اور قریب سے انہیں دیکھا اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا آپ علم کا ایک سمندر تھے اور جس کسی نے بھی پیاس کا اظہار کیا وہ فیض یاب ہوا۔ تفسیر پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قبلہ خود تشریح فرما رہے ہیں اور رموز و نکات کا حل پیش کر رہے ہیں۔ وعظ کا سا سماں معلوم ہوتا ہے۔

اللہ اللہ! اللہ کے بندے کس طرح دائم زندگی اختیار کر لیتے ہیں اور ان کی پردہ پوشی دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہونے کے مترادف ہوتی ہے۔ ان کا فیض ان کے وصال کے بعد بھی روشنی کے مینار کی طرح دنیا کو منور کرتا ہے۔

مولانا کی طبع ہی درویشانہ تھی۔ آپ نے تمام زندگی سادہ گذاری اگرچہ اللہ کے فضل و کرم سے انہیں تمام آسائشیں جو ایک رئیس کو بھی مشکل سے میسر آتی ہیں سب ان کے پاس موجود تھیں جس طرح آپ نے تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور قربانی پیش کی وہ آپ ہی کا حصہ تھی۔ یہ اس دور اسیری کی صعوبتوں کا صلہ ہے کہ مولانا نے تفسیر کلام پاک لکھی جس سے عشق [illegible] ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے جہاد کشمیر میں بھی پڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قوم سے "غازی کشمیر" کا لقب پایا۔ تحریک پاکستان میں بھی آپ نے مسلم لیگ کے جلسوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یہ سب ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اللہ جسے چاہتا ہے سرفراز کرتا ہے۔ آپ مفسر قرآن و علم حدیث و علم فقہ، علوم نجوم و ہندسہ کے ماہر اور فاضل طبیب تھے۔

میں سمجھتا ہوں مولانا کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے اور آپ کی تصانیف صحیح ہدایت ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مرحوم و مغفور کی طرح اپنی زندگیاں گذاریں۔ میری دعا ہے کہ خداوند قدوس ابن الحسنات حکیم سید خلیل احمد صاحب قادری کو مولانا کا مکمل طور پر مظہر بنائے۔ آثار خدا کے فضل و کرم سے کچھ ایسے ہی ہیں ؂ اللہ کرے زور خطابت اور زیادہ

احقر العباد

سید شمیم حسین قادری

تبصرہ

جناب سید انتظار حسین صاحب کا روزنامہ "مشرق" ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء میں تبصرہ

"تفسیر الحسنات" بیش بہا دینی معلومات کا خزینہ ہے"۔

مؤلف:۔ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر:۔ مرکزی دار التبلیغ۔ مکتبہ حسنات اکبری گیٹ لاہور۔

کلام پاک کی زیر نظر تفسیر ایک ایسی شخصیت سے منسوب ہے جنہیں ایک مستند عالم دین کا مرتبہ حاصل ہے۔ یہ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ ہیں جنہوں نے اس تفسیر کا آغاز قید خانے کی تنہائی میں بیٹھ کر کیا۔ یہ ۱۹۵۳ء کا زمانہ تھا جب تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں علامہ موصوف سکیورٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہوئے۔ جیل کی یہ زندگی مصائب سے پُر تھی سکھر کی جیل میں آپ ایسے موسم میں منتقل کئے گئے جب وہاں درجہ حرارت ۱۲۵ ڈگری تک پہنچا ہوا تھا۔ مگر اسی عالم میں انہوں نے قرآن کے معانی میں غور و تدبر کیا اور تفسیر لکھنے کا آغاز کیا۔ ایک سال میں اٹھارہ پاروں کی تفسیر مکمل ہوئی۔ اس کے بعد جب رہائی کی صورت پیدا ہوئی تو یہ پھر بھی فریضہ جاری رہا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ تفسیر اپنی اشاعت کے لیے چھ جلدوں کی متقاضی ہے جس میں سے ہر جلد پانچ پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے فی الحال دو جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ گویا دس پاروں کی تفسیر اب ہمارے سامنے ہے۔

تفسیر کی دوسری جلد میں علامہ مرحوم نے کچھ ایسے ابواب بھی دیباچہ کے طور پر مکمل کیے ہیں جو کلام پاک کے تاریخی، اور لسانی پس منظر کو سامنے لاتے ہیں۔ لسانی پس منظر کے ذیل میں ایسی معلومات بھی موجود ہیں جو ایک عام قاری کو قرآن کی تلاوت کے آداب سے آشنا کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بحث بھی کی گئی ہے کہ کس طرح قرآن کی وجہ سے عربی زبان کے مختلف لہجوں میں ایک معیاری لب ولہجہ قائم ہوا اور کس طرح اس کے اثر سے اس زبان کی توسیع ہوئی اور پڑھنے اور لکھنے کے آداب قائم ہوئے اور روایتیں بنیں مثلاً علم القرآن۔

علامہ مرحوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ کلام پاک پڑھنے میں مہارت تامہ رکھنے والے اصحاب تو عہد رسالت مآب ہی پیدا ہو چکے تھے اور انہیں قاری کہا جانے لگا تھا۔ لیکن قراءت نے ایک فن کی شکل عہد بنو امیہ میں اختیار کی اور اس کے ساتھ قراءت کے سات مکاتیب وجود میں آئے جو سات ائمہ قراءت سے منسوب ہیں۔

قرآن کس طرح سے قلمبند ہوا اور پھر کس طرح یک جا ہوا اس پر بھی علامہ مرحوم نے محققانہ بحث کی ہے علامہ موصوف نے اس تاریخی جائزے کے ساتھ ساتھ عربی کے رسم الخط کے بارے میں بھی قابل قدر معلومات مہیا کی ہیں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ نسخ اور خط کوفی عربی زبان کی قدیم صورتیں ہیں خط کوفی حجاز میں مروج تھا لیکن لکھنے کا رواج کم کم تھا۔ لکھنے نے قرآن کے واسطے سے فروغ پایا۔ ظہور اسلام کے وقت دس بارہ قریشی ایسے تھے جو لکھنا جانتے تھے انہیں میں سے کاتبان وحی منتخب ہوئے۔

اول کاتبان وحی تین تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عثمان غنی، حضرت علی، مگر ختم نزول قرآن تک کاتبان وحی کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی تھی۔ پھر جب خلفاء راشدین کے زمانے میں فتوحات ہوئیں تو لکھنے اور پڑھنے کی سرگرمی زیادہ ہوتی چلی گئی۔ لیکن اس کے باوجود عربی رسم الخط نقطوں اور اعراب سے نا آشنا تھا عربی رسم الخط کی اصلاح دور اموی میں ہوئی۔ اعراب اور نقطے لگائے گئے اور تحریر کی چار صورتیں وجود میں آئیں۔

رسم الخط کے ساتھ ساتھ اسالیب بیان سے بھی بحث کی گئی ہے کہ ظہور اسلام کے ساتھ قرآن کے زیر اثر کس طرح رفتہ رفتہ مختلف اسالیب بیان وجود میں آئے۔ فن انشاء نے کیا صورت اختیار کی اور خط و کتابت کا کیا اسلوب قائم ہوا۔ اس ذیل میں آنحضرت کی طرف سے بھیجے گئے چند مراسلات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اسلام کے عروج اور قرآن کی اشاعت کے ساتھ علوم نے جو فروغ پایا اور قرآن ہی کے حوالے سے جو مختلف علمی روایتیں وجود میں آئیں ان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے مثلاً علم حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف، علم مناظرہ۔ علم حدیث کے ذیل میں بتایا گیا ہے کہ احادیث اگرچہ آنحضرت کے عہد ہی میں قلمبند ہونی شروع ہو گئی تھیں لیکن اس نے ایک علم کی شکل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عہد عباسی میں اختیار کی۔

اس طرح زیر نظر تفسیر کلام پاک کی تفسیر کے ساتھ اس کا علمی پس منظر اور تاریخی گرد و پیش بھی مہیا کرتی ہے۔ اس پس منظر کے ساتھ اس تفسیر کی قدر و قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ بعض آیات کی تفسیر کے ساتھ یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ قرآن کے نزول نے دینی سطح پر انقلاب کے ساتھ ساتھ علمی اور تہذیبی زندگی میں کیا انقلابات پیدا کیے۔ اس ایک کتاب نے عربی زبان کو دیکھتے دیکھتے اتنا منقلب کیا کہ وہ پہلے محض بول چال کی زبان تھی ایک عظیم الشان علمی روایت کی حامل بن گئی اور روحانی انقلاب کے جلو میں ایک ذہنی انقلاب بھی آیا۔ گویا یہ تفسیر قرآن کے دینی مرتبہ کے ساتھ ساتھ اس کے تہذیبی رول کو بھی آشکار کرتی ہے۔

کلام پاک کی آیات کی جس طرح تفسیر کی گئی ہے اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ عام آدمی کی سمجھ بوجھ کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جن لوگوں کا دینی مطالعہ واجبی واجبی ہے وہ بھی اس تفسیر سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

نیازمند

سید انتظار حسین

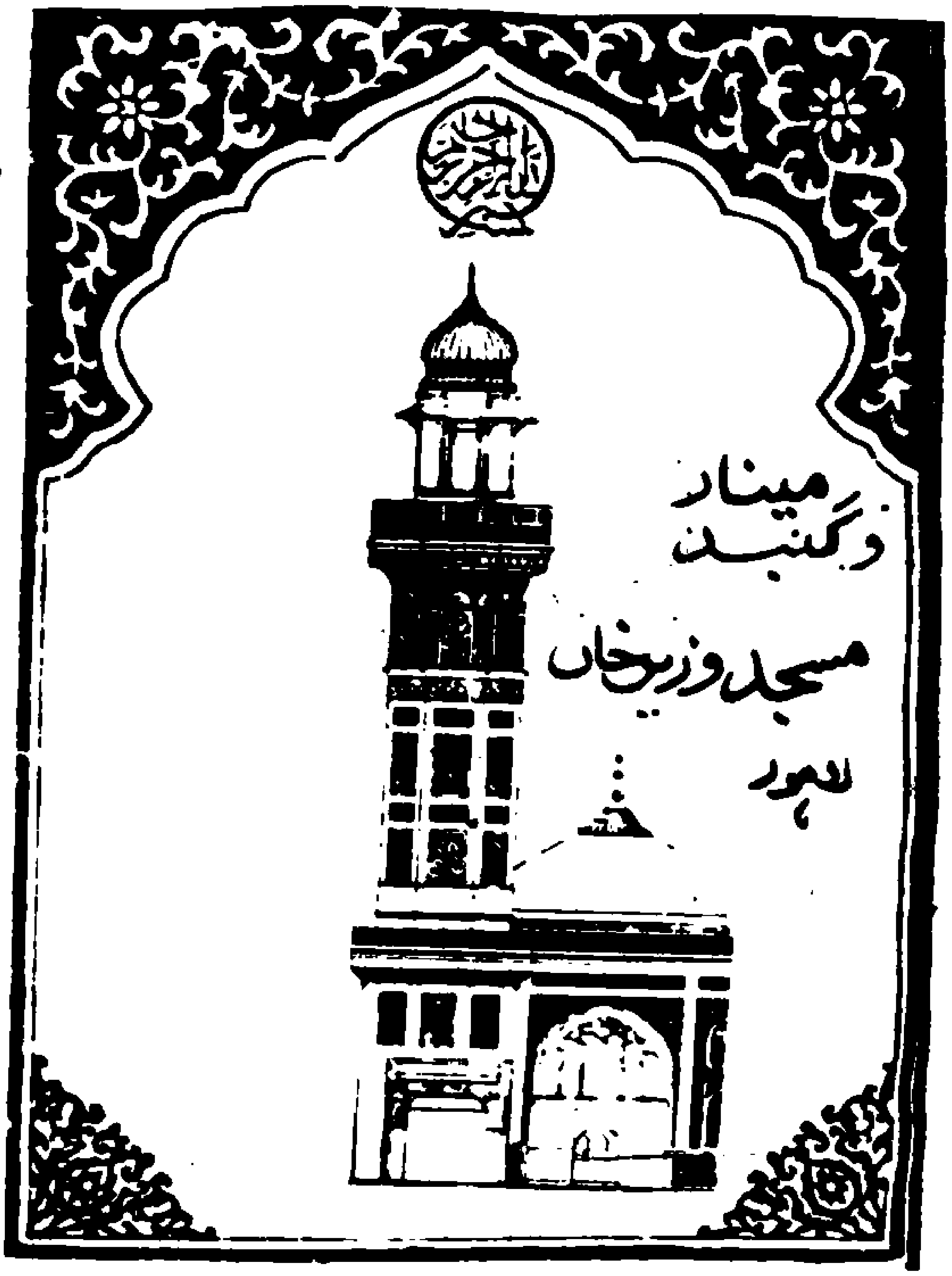

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام اہلسنت غزالی دوراں
استاذ العلماء حضرت
شیخ الحدیث علامہ

سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ صاحب

"تفسیر الحسنات بآیات بینات" مؤلفہ مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا سبحان اللہ، تفسیری محاسن کا حسین و جمیل مرقع ہے۔ کیوں نہ ہو جس کے مؤلف فاضل اجل عالم بے بدل حافظ قاری علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قدس اللہ سرہ العزیز جو آباً عن جدٍ وارث علوم قرآن و حدیث ہیں۔ فنون متداولہ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر قرآن کریم حافظ اور قاری تفسیر و حدیث فقہ اور تصوف کے علوم کے جامع بلکہ طب یونانی کے بھی عظیم فاضل طبیب حاذق صالح متقی شریعت و طریقت کے حامل تصنیف و تالیف میں بے مثال ان کی لکھی ہوئی تفسیر کیسی نفیس اور عمدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنی میں جسے تفسیر کہا جا سکتا ہے۔ وہ تفسیر الحسنات ہے لفظی ترجمہ میں لغات قرآن کو حل کر دیا اور با محاورہ ترجمہ فرما کر قرآن پاک کو آسان کر دیا شان نزول تحریر فرما کر مطالب قرآن کو مزید واضح فرما دیا افسوس ہے کہ میرا حال فقیر کو بالاستیعاب مطالعہ کا موقع نہیں ملا جو کچھ دیکھا جہاں تک دیکھا صفحات اوراق پر جواہر پارے اور دریائے نایاب بکھرے ہوئے پائے سورۃ ق تک حضرت مولف قدس سرہ تفسیر الحسنات لکھنے پائے تھے کہ رب العلمین کی بارگاہ عظمت میں حاضری کا وقت آ گیا۔ اے کاش کہ بقیہ تفسیر بھی مکمل ہو جاتی تو ہمارے اس دینی علمی سرمایہ میں مزید نعمتیں نصیب ہوتیں بہرحال اور حسبنا بفضلہ اللہ جو کچھ ہمیں ملا ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور حضرت مولف علیہ الرحمۃ کے لخت جگر صاحبزادہ سید خلیل احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ کے اس احسان عظیم پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے اس علمی خزانہ کو محفوظ رکھا اور تفسیر الحسنات کو بحسن و خوبی کے ساتھ زیور تصحیح و ترتیب سے آراستہ کر کے تشنگان علوم تک پہنچا دیا یا اللہ حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے اسلاف کرام کے ساتھ جنات الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور صاحبزادہ ابن الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و عافیت کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے کہ وہ اپنے اسلاف کرام کی چمکتی ہوئی نشانی ہیں۔

فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گذارشِ احوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ القدیر الذی ارسل الی خلقہ من عظیم الاقتدار سہاما وحکم علیہم بالموت والفناء فلم یترک الموت لاحد منہم دواما۔ وشتت بہا ذم اللذات شملا وفرق نظاما۔ فترکوا الحلائل ارامل والاولاد ایتاما۔ احمدہ سبحانہ وتعالیٰ واشکرہ شکرا انال بہ فضلا وانعاما۔ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ من شہدہا نال بہا عزا واکراما۔ واشہد ان سیدنا ونبینا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ الذی کان یشفی بریقہ الشریف اسقاما وآلاما۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وعلماء امتہ اجمعین۔

اما بعد! فقیر حقیر سراپا تقصیر ابو الحسنات قادری خطیب مسجد وزیر خان صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان خلف حضرت امام اہل سنت ماحی بدعت حامی سنت محدث اعظم فقیہ اتم مولانا سید محمد دیدار علی حنفی قادری نقشبندی رضوی نور اللہ مرقدہ امیر حزب الاحناف زمانۂ تحریک ختم نبوت میں جبکہ اپنے رفقاء کے ساتھ ۲۶، ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کی درمیانی شب کو کراچی میں رات کے تین بجے ناظم الدین حکومت نے سیکیورٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرکے ایک سال کے لیے کراچی جیل میں نظر بند کر دیا تو خیال آیا کہ اس اسیری کے لیل و نہار خدمت دین میں ہی گزار لیے جائیں۔ چنانچہ کافی غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا کہ دور حاضر میں احناف کے لیے کوئی مفصل مدلل جامع تفسیر قرآن کریم اردو میں عوام کے سامنے پیش نہیں ہو سکی لہٰذا مجھے اس دور فرصت میں اس کام کو انجام دینا چاہیے۔

لیکن چونکہ تین ماہ تک سی کلاس میں رکھا گیا تھا اور یہ کام بھی معمولی نہ تھا اس وجہ سے قید و بند کے وہ تین ماہ یوں ہی تشویش و پیچ و تاب میں گزر گئے۔

ادھر لخت جگر نور بصر قرۃ العین حکیم سید محمد خلیل احمد قادری صانہ اللہ عن شر حاسد اذا حسد بھی لاہور میں جامع مسجد وزیر خان سے تحریک کی قیادت کرتے ہوئے شاہی قلعہ لاہور میں ایسے مخفی ہوئے کہ ان کی موت و حیات سے بھی لاعلمی رہی۔ حتیٰ کہ مختلف افواہوں اور پریشان کن خبروں سے پریشانی میں اضافہ ہوتا رہا اور تفسیر کا کام شروع نہ ہو سکا۔ بالآخر کراچی جیل سے ہم کو بمعہ رفقاء سکھر جیل میں منتقل کر دیا گیا جہاں ۱۲۵ ڈگری گرمی پڑ رہی تھی۔ آخرش فقیر نے عزم صمیم کے ماتحت اس کام کو شروع کر دیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس کا نام تَفْسِیْرُ الْحَسَنَاتِ بِاٰیٰاتٍ بَیِّنَاتٍ خُلَاصَۃُ تَفْسِیْرِ اٰیَاتٍ بِاَقْوَالِ حَسَنَاتٍ رکھا گیا۔

ایک سال کے بعد جس میں بفضلہ تعالےٰ آٹھ پارے مکمل کر لیے گئے تھے لاہور میں انکوائری کے سلسلہ میں آنا پڑا اور لاہور ہائی کورٹ نے ہیبس کارپس کے ذریعہ ہماری نظر بندی کو جس بے جا قرار دے کر بعزت رہا کر دیا۔ میں نے بعد رہائی بھی اس فریضہ کو جاری رکھا اور باوجود پریشانیوں کے بحمدہ تعالےٰ اس وقت تک چوبیس پارے مکمل کر چکا ہوں۔ بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ مولا کریم اس اہم کام کو پورا فرمائے اور مقبول عوام کرے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

فقیر قادری ابوالحسنات محمد احمد قادری اشرفی

ترتیب و اضافات

تفسیر الحسنات بآیات بینات اردو زبان میں حضرت والد مکرم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری نے عوام الناس کے لیے تحریر فرمائی۔ اہل علم۔ صاحب ذوق حضرات کے لیے بھی اس میں علمی ذخیرہ موجود ہے۔ اس تفسیر کے جو پارے سکھر اور لاہور کی سنٹرل جیلوں میں تحریر کیے تھے جو نہایت بلیغ زبان میں اور مختصر تھے عوام الناس کی خواہش کے مطابق میں نے عام فہم زبان میں اضافات کے ساتھ پیش کیا۔

تاکہ ہر شخص اس تفسیر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے۔ اس ناز کے صدقہ میں اللہ تبارک و تعالےٰ قرآن کریم کے سمجھنے اور سمجھانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث و التفسیر علامہ عبد الغنی صاحب عثمانی نے تصحیح اور نظر ثانی میں بڑی محنت کاوش سے تمام جلدوں میں فقیر کے ساتھ تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ موصوف کی اس خدمت کو سرمایۂ آخرت بنائے اور اپنی بارگاہ میں قبول کرے۔ (آمین)۔ اسکے باوجود اگر ذی علم کسی تمام پر کوئی خامی یا کتابت کی غلطی پائیں تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں تصحیح کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں اس سعی کو قبول فرمائے اور آخرت کی بخشش کا باعث کرے امین بحرمت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر قادری امین الحسنات محمد خلیل احمد قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد وزیر خان، امیر جامعہ حسنات العلوم لاہور

سنہ ۱۹۷۶ء

طباعت بار سوئم ۱۹۹۲ء

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے

اَعُوْذُ میں پناہ مانگتا ہوں بِاللّٰہِ۔ اللہ کی مدد کے ساتھ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ شیطان الرَّجِیْمِ۔ مردود سے

اَعُوْذُ۔ عُوْذ سے مشتق ہے۔ عُوْذ کے معنی التجا کرنا۔ پناہ مانگنا۔ مدد طلب کرنا۔

یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ التجا کرتا ہوں یا اس کی امداد چاہتا ہوں۔

شَیْطَان۔ شَطَنَ سے مشتق ہے یا شَیْطٌ سے۔

شَطَنَ کے معنی دور ہونا ہے۔ ابلیس چونکہ مقرب بارگاہ الٰہی ہو کر اس کی رحمت سے دور ہوا اس لیے اس کو شیطان کہتے ہیں۔

شَیْط۔ کے معنی ہلاک ہونا

ابلیس سرکشی کی وجہ سے ہلاک ہوا۔

ارشاد باری ہے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ جب تم قرآن کریم پڑھنے کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو راندے ہوئے شیطان سے۔

رَجِیْم۔ مَرْجُوْم کے معنی میں ہے۔ رَجَم کے معنی نکالنے کے ہیں۔ شیطان چونکہ پہلے فرشتوں میں شامل تھا۔ تکبر و نافرمانی کی وجہ سے رجیم ہوا نکالا گیا۔ حکم ہوا فَاخْرُجْ مِنْہَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ تو قدسیوں کی اس جماعت سے نکل جا بیشک تو مردود ہے۔ تجھ پر میری لعنت قیامت تک کے لیے ہے۔

عرض کرنے لگا اے پروردگار مجھے ایک وقت معلوم تک مہلت دے اپنی قیامت تک زندگی دے پروردگار عالم نے مہلت دی۔

تو اس نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم تیرے بندوں کو اغوا کروں گا اور ان کو سیدھی راہ سے بھٹکاؤں گا اور ان کی برائیوں کو ان کی نظروں میں اچھا کر کے دکھاؤں گا تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔

ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام میں مقابلہ ہوا اور آدم علیہ السلام کامیاب ہو گئے اور فرشتوں پر فضیلت علمی ظاہر ہوئی اور فرشتوں نے بھی تسلیم کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تمام فرشتے سجدے میں جھک گئے سوائے ابلیس کے جس نے نافرمانی کی اور تکبر کیا بس اس وجہ سے وہ کافروں میں سے ہو گیا تھا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تبارک و تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ تجھے کس چیز نے آدم کو سجدہ کرنے سے روکا تو کہنے لگا کہ کیا میں ایک بشر کو سجدہ کروں جس کو تونے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ یعنی مٹی سے اور مجھے آگ سے اس لیے میں اس سے بہتر ہوں چنانچہ وہ ہمیشہ کے لیے مردود بارگاہ قرار دیدیا گیا۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کے حضور اس طرح عرض کریں کہ وہ اس مردود کے شر سے پناہ میں رکھے کیونکہ یہ کھلم کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔

دوسرے اس کا حربہ مخفی ہے جس کی اکثر حالات میں ہم کو خبر نہیں ہوتی۔

تیسرے اس کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے۔ شیطان آدمی کو دیکھتا ہے مگر انسان شیطان کو نہیں دیکھتا نہ اس کے حملہ سے آسانی کے ساتھ بچاؤ کر سکتا ہے اس لیے ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیطان کے اثر سے پناہ مانگے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جس مقام پر آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں شیطان اور جن کو دخل نہیں۔

اس سے بچنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا کثرت سے ذکر کیا جائے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ عرش کے خزانوں میں سے نازل ہوتی ہے ظاہر ہے کہ جس کے پاس عرش کی امداد ہو وہاں شیطان کو کیا دخل ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ احادیث میں اعوذ کے فضائل بے شمار آئے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

ایک شخص پر غصہ غالب تھا حتیٰ کہ منہ سے جھاگ نکل رہی تھی شافع محشر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اعوذ پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے گی۔

سرکار ابد قرار رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ دس بار اعوذ پڑھ لیا کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اسے شیطان سے محفوظ کر دیتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال قرآن کریم کی آیت فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ سے ہے جبکہ امام احمد ابن ثوری امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا استدلال اضافی ہے اور وہ اس آیت سے ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پ۲۴ (اگر شیطان تجھے کوئی وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے)

اور ان روایات سے استدلال ہے جس سے حضرت جبرائیل کا اس طرح پڑھنا منقول ہے اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا جواب نفس سے یہ ہے کہ جب حضرت حنّہ بنت فاقوذا والدہ حضرت مریم نے استعاذہ فرمایا تو ان کے الفاظ یہ تھے اِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پ۳۔ تاہم دونوں طرح پڑھنے میں حرج نہیں۔ اضافہ باعث ثواب ہی ہے

مسائل:۔

قرآن کریم کی تلاوت سے قبل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا سنت ہے (خازن)

نماز میں امام و منفرد کو سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد آہستہ اعوذ پڑھنا سنت ہے (شامی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بِ۔ ساتھ اِسْمِ۔ نام اللّٰہِ۔ اللہ الرَّحْمٰنِ۔ بہت مہربان

الرَّحِیْمِ۔ نہایت رحم والا۔

عربی میں ب ملانے کے لیے آتی ہے۔

بسم اللہ کو بؔ سے شروع کیا گیا۔ عالم ارواح میں انسان نے سب سے پہلے لفظ بلٰی بولا تھا اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کیا بلٰی یعنی ہاں۔ تو سب سے پہلے انسان کے منہ سے بؔ نکلی۔

اللہ تعالٰی نے بھی اپنا کلام بؔ سے شروع فرمایا۔ تاکہ تلاوت کرتے وقت وہ عہد میثاق یاد آجائے۔

کفار اپنے ہر کام کو بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بِسْمِ اللّٰتِ۔ بِسْمِ الْعُزّٰی۔ بِسْمِ مَنَاتَ۔ بِسْمِ نَائِلَۃَ کے نام سے اس چیز میں برکت ہوجائے گی۔

اس میں ہر مسلمان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرے تاکہ لفظ اللہ سے برکت اور مدد حاصل ہو سکے۔

حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ ہر فرمان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرو یہاں تک کہ دروازہ بند کرو تو اللہ کا نام لو۔ دیا بجھاؤ تو اللہ کے نام سے۔ برتن ڈھانپو تو اللہ کے نام سے، مشکیزہ کا منہ باندھو تو اللہ کے نام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنے ہر نیک کام بڑا ہو یا چھوٹا کرنے وقت اپنے خالق مالک حقیقی کا نام لے کر کرو تاکہ اس کی برکت سے مشکلیں آسان ہو جائیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ کھانے کی ابتدا بھی بسم اللہ سے کی جائے اور اگر نہ پڑھی جائے تو شیطان کھانے میں شامل ہو جاتا ہے اس لیے جب بھی یاد آئے یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان کھانے سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور کھانے کی برکت لوٹ آتی ہے۔

جب بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی تو ایک ابر مشرق کی طرف روانہ ہوا۔ ہوائیں ٹھہر گئیں۔ دریا جوش میں آیا۔ جانوروں نے سننے کے لیے کان لگائے۔ آسمان سے شیاطین کو شعلے مارے گئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا کہ بسم اللہ جس شے پر پڑھی جائے میں اس میں برکت عطا کروں گا۔ (تفسیر عماد الدین ابو الفداء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرنے لگو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو جب تک تم وضو سے فارغ ہو گے فرشتے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

مسئلہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم مستقل ایک آیت ہے۔ مگر سورت فاتحہ یا کسی سورت کا جزو نہیں اسی لیے نماز میں باآواز نہ پڑھی جائے۔

تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں ایک مرتبہ بسم اللہ باآواز ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت قرآن کی باقی نہ رہ جائے۔

قرآن کریم کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جاتی ہے سوائے سورت براءت کے۔ سورت نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آتی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے۔

مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔

حضرت امام اہل سنت عظیم البرکت محدث اعظم شاہ سید ابو محمد محمد سید دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس طرح بیان فرمایا۔

حضرت ابو داؤد سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ شافع محشر تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نماز میں بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ مکہ کے لوگ مسیلمہ کو رحمٰن کہتے تھے مشرکین مکہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ سلم کو معبود اہل یمامہ یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف بلاتے ہیں لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ بسم اللہ ... [illegible] ... کبھی نماز میں باآواز بسم اللہ نہیں پڑھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ آواز پڑھتے تو مشرکین ٹھٹھا اور مذاق کرتے اور کہتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یمامہ کے مسیلمہ کی یاد کرتے ہیں جب بسم اللہ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ نماز میں بسم اللہ آواز نہ پڑھی جائے۔

حضرت عبداللہ بن ۔۔۔ نقل فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھ کو آواز نماز میں بسم اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا! بیٹا یہ بدعت ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے ان کو آواز سے بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

فضائل بسم اللہ:۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ تمام علوم اللہ کی کتابوں کے قرآن کریم میں موجود ہیں اور تمام علوم قرآن سورہ فاتحہ میں ہیں اور تمام علوم سورہ فاتحہ کے بسم اللہ میں ہیں اور خلاصہ تمام علوم کا ب بسم اللہ میں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ سبا بلقیس کو خط لکھا تو اس میں لکھا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کی برکت سے بلقیس نکاح میں آئیں اور پورا ملک حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضہ میں آگیا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روم کے بادشاہ۔ شاہ ہرقل نے خط لکھا جس میں درد سر کی شکایت تھی۔ آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر ٹوپی میں رکھ دی جب وہ ٹوپی پہن کر بیٹھتا سر درد کافور ہو جاتا تھا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر زہر پی لیا زہر نے اثر نہ کیا۔

تفسیر با قوال حسنات

بسم اللہ شریف میں تین نام اختیار کیے گئے ہیں۔ اللہ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ ہر کام کے اندر مدد ان تین ناموں ہی سے حاصل کی جاتی ہے اور ان اسماء کے اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر کام خواہ دنیوی ہو یا اخروی تین ہی چیزوں پر موقوف ہے۔

اول:۔ اس کے اسباب جمع کرنا یہ اسم اللہ کے تصرفات ہیں اس لیے کہ یہ اسم ذات ہے جس میں تمام صفات مضمر ہیں۔

دوسرے:۔ اس کام کی بقا ابتدا سے انتہا تک ہونا اور یہ اسم رحمٰن کے مقتضیات سے ہے کہ وہ رحیم و کریم اپنے بندوں کی مساعی رائیگاں نہیں فرماتا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرے ہر کام کی ترتیب ضروری ہے تاکہ بالترتیب وہ کام انجام پذیر ہو اور یہ اسم رحیم کے مقتضیات سے ہے کہ وہ رحیم و کریم اپنے بندوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ۔ بیشک اللہ تم میں سے کسی کا عمل بھی ضائع نہیں کرتا۔

بامحاورہ ترجمہ سورۂ فاتحہ پ ۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ	تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ	جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔
مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ	وہ بدلہ کے دن کا مالک ہے۔
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۙ	ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور ہم تیری ہی مدد طلب کرتے ہیں۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ	تو ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ	ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۙ	نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔

حلِ لغات سورہ فاتحہ پ ۱

اَلْحَمْدُ۔ تمام خوبیاں	لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے	رَبِّ۔ پرورش فرمانے والا	اَلْعٰلَمِیْنَ۔ تمام جہانوں کا
اَلرَّحْمٰنِ۔ رحم کرنے والا	اَلرَّحِیْمِ۔ بڑا مہربان	مٰلِكِ۔ مالک	یَوْمِ۔ دن
الدِّیْنِ۔ بدلہ	اِیَّاكَ۔ صرف تیری	نَعْبُدُ۔ ہم عبادت کرتے ہیں	وَاِیَّاكَ۔ اور تیری ہی
نَسْتَعِیْنُ۔ ہم مدد طلب کرتے ہیں		اِھْدِنَا۔ تو ہدایت دے ہم کو	اَلصِّرَاطَ۔ راستہ
اَلْمُسْتَقِیْمَ۔ سیدھا	صِرَاطَ۔ راستہ	اَلَّذِیْنَ۔ ان لوگوں کا	اَنْعَمْتَ۔ تو نے انعام کیا
عَلَیْھِمْ۔ اوپر ان کے	غَیْرِ۔ نہ	اَلْمَغْضُوْبِ۔ غضب کیا گیا	عَلَیْھِمْ۔ جن پر
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	اَلضَّآلِّیْنَ۔ گمراہ ہوئے۔	

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر اردو سورۃ فاتحہ۔ پ ۱

سورۃ فاتحہ:۔ کھولنے والی۔ شروع کرنے والی۔
فاتحہ کے معنی ابتداء کرنے والی۔ یہ سورت قرآن پاک کی پہلی سورت ہے اس سورۃ سے قرآن حکیم شروع کیا جاتا ہے۔
اس سورۃ مبارکہ کا نام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجویز فرمایا
الف لام: عربی زبان میں تمام اور خاص کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ الف لام استغراقی ہوگا یا عہدی۔ استغراقی کے معنی ہیں کہ ہر حمد ہر زمانے میں ہر حالت میں۔
حمد کا عام ہونا الف لام سے حاصل ہوا۔ حمد کے عام ہونے سے حامد کا عموم حاصل ہوگیا۔ حاصل معنی یہ ہوئے کہ کوئی بھی۔ کبھی بھی۔ کسی حالت میں بھی تعریف کرے وہ اللہ کی ہی تعریف ہوگی کیونکہ مصنوع کی تعریف صانع کی تعریف ہے۔ چاند۔ سورج۔ آسمان۔ زمین۔ گلشن۔ بہار۔ نبی۔ ولی۔ غوث۔ قطب۔ ابدال کی تعریف رب تبارک وتعالے کی ہی تعریف ہے۔ کیونکہ ان سب کا خالق حقیقی وہی ذات ہے۔
وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ جو شخص اللہ تعالے کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دل سے متقی ہے۔

دوسرے الف لام عہدی ہو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ خاص حمد اللہ کی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر حمد رب تبارک وتعالے کے حضور مقبول نہیں۔ صرف وہ حمد بارگاہ رب العزت میں مقبول ہے۔ جو انبیاء مرسلین اور بالخصوص احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اسی لیے رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی احمد رکھا گیا یعنی بہت حمد فرمانے والے۔

حمد کے معنی ہیں کسی کی اختیاری خوبی بیان کرنا۔
شکر کے معنی ہیں کسی کی اختیاری خوبی ظاہر کرنا
مدح کے معنی ہیں کسی کی خوبی بیان کرنا چاہے اختیاری ہو یا نہ ہو
لفظ حمد تینوں معنی کو شامل ہے۔ اسی لیے اللہ کے نام ذاتی اور اس کی کچھ صفتوں کا ذکر کیا گیا۔
لفظ اللہ نے حمد کے حقیقی معنی بیان کیے۔
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نے شکر کے معنی بیان کیے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ لے مدح کے معنی بیان کیے۔
اس آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام حمدیں اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔
لفظ رَبٌّ کے تین معنی ہیں۔ مالک۔ سردار۔ پالنے والا۔
مالک تو اس لیے کہ تمام جہانوں کا خالق و مالک حقیقی ہے۔
سردار وہ ہے جو بلند مرتبہ و مقام رکھے بے شک حق تعالیٰ سب سے بلند و بالا ارفع و اعلیٰ ہے۔
پالنے والا تمام جہانوں کا جب سے عالم بنا اور جب تک رہیگا اسی کی ربوبیت ہے۔
دنیا میں پالنے والے ماں باپ بھی ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔
لیکن جب بچہ باپ کی پشت میں ہو اور ماں کے رحم میں آ جائے تو نطفہ سے جما ہوا خون بنا پھر گوشت کا لوتھڑا بنا پھر اعضا بنے اور روح ڈالی گئی پھر اس کا رزق عمر اس کا عمل شقی یا سعید ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔
ان اوقات میں ماں باپ کو اس کی پرورش سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جب وہ پیدا ہو گیا تو اللہ تعالےٰ نے ماں کے سینہ سے دودھ کی نہریں جاری کر دیں حالانکہ وہ بھی خون ہی تھا لیکن ماں کی مامتا نے وہ تاثیر پیدا کی کہ ماں کا خون دودھ کی شکل میں بچہ کی غذا بنی۔ بچہ کے لیے تنومندی اور نشوونما کا باعث بنا وہی ذات ہے جو رب العالمین کہلانے کی سزاوار ہے۔
اَلْعَالَمِیْنَ۔ جمع عالم کی ہے عالم عَلَم سے بنا جس کے معنی ہیں نشان دنیا کو عالم اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ہر چیز اپنے خالق کی نشانی ہے صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں۔
مثلاً عالم ارواح۔ عالم اجسام۔ عالم امکان۔ عالم سفلی۔ عالم علوی۔ عالم ناسوت۔ عالم جنات۔ عالم انسان۔ عالم ملائکہ۔ عالم برزخ وغیرہ وغیرہ۔ یہ دنیا تو ان میں سب سے چھوٹی ہے۔
پھر یہ کائنات جو نظر آ رہی ہے اس میں ہزارہا قسم کی مخلوق ہے صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ صرف انسانوں کی ایک سو چھبیس قسم ہیں۔
مردم خور انسان بعض وہ ہیں جن کی آنکھیں سینہ پر تھیں
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:۔ لفظ رحمٰن اور رحیم رحم سے بنا۔ رحم کے معنی دل کا نرم ہونا یا کسی پر مہربانی کرنا جن لوگوں کا رحمی رشتہ ہوتا ہے وہ بھی ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں اسی لیے انہیں ذی رحم کہتے ہیں۔
حضرت رب العزت تبارک و تعالیٰ پاک ہے اس لیے فضل و احسان فرمانے والا ہے۔
رحمٰن اور رحیم کے معنی میں فرق:۔
رحمٰن کے معنی سب پر عام رحم فرمانے والا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحیم کے معنی خاص خاص پر خاص رحم فرمانے والا۔
پانی۔ ہوا صحت۔ بارش۔ سورج کی روشنی بلا فرق سب کو عطا فرمائی یہاں رحمانیت کی جلوہ گری ہے۔
لیکن ایمان۔ ولایت۔ نبوت حکومت عبادت یہ سب کو نہ عطا کیا گیا بلکہ خاص خاص کو عطا کیا گیا ان میں رحیم کے معنی کا ظہور ہے۔
دوست۔ دشمن۔ مومن۔ کافر۔ گبر و ترسا سب کو اپنی رحمت سے نواز دیا یہ سب صفت رحمانی ہی کا ظہور ہے۔
لیکن آخرت میں صرف اور صرف ایمان والوں پر رحمت و کرم ہوگا۔ کافر و مشرک پر عذاب ہوگا یہ صفت رحیمی کا ظہور ہے۔
مَالِکِ:۔ اس لفظ میں اختلاف ہے بعض اسے مالک اور بعض مَلِک پڑھتے ہیں۔ مَلِک کا معنی بادشاہ اور اور مالک کا معنی مالک۔
مُلک کے لفظی معنی تعلق۔ مضبوطی اور قوت کے ہیں۔ بادشاہ کو مَلِک اس لیے کہتے ہیں کہ اس کو اپنی مملوک رعیت سے تعلق ہوتا ہے اور اس پر قدرت بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا مَلِک پڑھنا بہتر ہے جس کے معنی ہوں گے قیامت کے دن کا بادشاہ۔
یَوْمِ الدِّیْنِ:۔ عربی میں یوم دن کو کہتے ہیں۔ دن آفتاب کی حرکت سے ہوتا ہے قیامت کے دن اس آفتاب کو حرکت نہ ہوگی۔ اس لیے یہاں یوم سے مراد وقت یا زمانہ ہے۔ حق تبارک و تعالیٰ قیامت کے سارے وقت کا مالک ہے۔

دین کے دو معنی ہوئے بدلہ اور انصاف۔
اس دن تمام دینوں حق و باطل اور جملہ معاملات کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔
قیامت کو یوم الدین اس لیے کہتے ہیں کہ اس دن دنیا کے تمام اعمال کی جزا دی جائے گی۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں عبادت کا صریح حکم فرمایا گیا۔ گویا یوں فرمایا۔ کہ
ہم نے تم کو پیدا کیا لہٰذا ہم تمہارے اللہ ہیں۔ خالق ہیں۔
پھر تمہاری پرورش کی لہٰذا ہم تمہارے رب ہیں۔
تم نے گناہ کیا ہم نے رحم کیا لہٰذا رحمٰن ہیں۔
تم نے توبہ کی ہم نے مغفرت اور بخشش کی لہٰذا ہم رحیم ہیں۔
جزا سزا کا دن آنے والا ہے ہم لہٰذا مالک ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس اے بندے تو ہماری عبادت کر لہٰذا اس طرح کہو کہ
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔
نَعْبُدُ :- عبد سے بنا جس کے لغوی معنی اظہار عجز کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں عِبَادَۃً یا عُبُوْدَۃٌ سے
بنا ہے۔ عبادت کے معنی عابد بننا عبودیت کے معنی عبد بننا۔
"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں"۔ عبادت کے اصطلاحی معنی ہیں خالق کی اطاعت کرنا۔
اِیَّاكَ نَعْبُدُ - ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ یعنی ہماری عبادت کا مقصود صرف تیری ہی ذات ہے۔
عبادت کی روح یہ ہے کہ انسان دنیا کی تاریکی سے نکل کر حق کے نور اور مشاہدہ جمال میں پہنچ جائے۔ دنیا میں
بے چینی ہے عبادت میں چین ہے۔ ارشاد باری ہے کہ
"اے محبوب ہم جانتے ہیں کہ کفار کی باتوں سے آپ کا دل مغموم ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِیْنَ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ۔ پس تسبیح کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اور سجدہ کرنے
والوں میں ہو جائیے اور اپنے پروردگار کی بندگی کریہاں تک کہ انجام بخیر ہو۔
وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ یہ عبادت دعا کا وسیلہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ
(اس کے قرب کے لیے کوئی وسیلہ ڈھونڈو)
عبادت کے مکمل کرنے میں تجھ سے ہی ہم مدد مانگتے ہیں۔ یہاں مدد سے مراد یا تو صرف عبادت میں مدد
مانگنا ہے یا تمام امور دینی و دنیوی میں یعنی اے اللہ جس طرح ہم عبادت میں مدد مانگتے ہیں اسی طرح ہر کام میں
تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ بندے کو تعلیم ہے کہ وہ حق تعالیٰ پر ہی نظر رکھے اور اسی کو اپنا حقیقی مددگار جانے۔
انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا اور استعانت چاہنا حقیقت میں رب تبارک و تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔
کیونکہ امداد دو طرح سے ہے بالواسطہ یا بلا واسطہ۔
اللہ کے بندوں کی مدد اللہ تعالیٰ کے فیضان کا واسطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر خدا سے امداد لینے کا
خود حکم فرمایا فَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یعنی مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے اور صبر اور نماز غیر خدا ہیں
ارشاد باری ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔
ارشاد باری ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ مدد کرو ایک دوسرے کی بھلائی اور پرہیزگاری کے
کاموں میں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَى اللّٰهِ۔ میرا مددگار کون ہے اللہ کی طرف۔
قرآن عظیم نے جگہ جگہ استعانت لغیر اللہ کا حکم فرمایا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ کرام کی ایک جماعت کا نام ہے انصار جس کے معنی مددگار کے ہیں یہ لقب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا تھا۔

انسان نے ماں باپ کی مدد سے پرورش پائی طبیب کی مدد سے شفا پائی۔ اولیاء انبیاء کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد و استعانت تو رب تبارک و تعالےٰ جل شانہ کی ہے اور یہ حضرات اس کے مظہر ہیں۔

ارشاد باری ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ اے مسلمانو! تمہارا مددگار اللہ، رسول اور وہ مسلمان ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ بھی مددگار ہے اور مسلمان بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں مگر رب تعالیٰ بالذات اور مسلمان بالعرض۔

مشکوٰۃ باب السجود میں ہے کہ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ سَلْ: مانگ۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپ کی معیت مانگتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کچھ اور مانگ۔ میں نے عرض کیا بس یہی مراد حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

فرمایا اپنے نفس پر زیادہ نوافل سے میری مدد کرو۔

چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ربیعہ کو یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو خدا کے سوا بلکہ فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے اور پھر عطا بھی فرما دیا۔ بشارت بھی دے دی۔

تفسیر کبیر پارہ الٓمٓ آیت وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی جنگل میں پھنس جائے تو کہے اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللّٰہِ یَرْحَمْکُمُ اللّٰہُ۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو رب تم پر رحم کرے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز میں صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں جاننا چاہئے کہ کسی غیر سے مدد مانگنا اس طریقہ پر کہ اس کو مدد الٰہی نہ سمجھے حرام ہے اور اگر حق تعالےٰ سے توجہ سمجھے اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جان کر مدد مانگے تو شریعت میں بھی جائز ہے اور اس کو انبیاء و اولیاء کی مدد کہتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

" اللہ کے کام جیسے لڑکا دینا۔ رزق بڑھانا۔ بیمار کو شفا دینا۔ مسلمان ان امور کو حکم الٰہی اس کی مخلوق کی خاصیت سے جانتے ہیں جیسے دوائیں۔ عقاقیر یا اس کے نیک بندوں کی دعائیں جو رب سے مانگ کر لوگوں کی حاجت روائی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں ؎

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى ۔۔۔ جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِيْ بِرِضَاكَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ ۔۔۔ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سید الشریف عبدالقادر رضی اللہ عنہ مصنفہ ملا علی قاری صلا میں حضور سیدی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مبارک نقل کیا ہے کہ

جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے مدد مانگے تو اس کا رنج وغم دور ہوگا اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے تو وہ سختی دور ہوگی جو کسی حاجت کے وقت مجھے اپنے رب کا وسیلہ بنائے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

پھر نماز غوثیہ کی ترتیب بیان کی جس میں دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں ہر رکعت میں گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر ۱۱ بار صلوٰۃ وسلام پڑھے پھر بغداد کی طرف شمالی جانب ۱۱ قدم اور میرا نام لے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ۔ بارہا اس نماز غوثیہ کا تجربہ کیا۔ مفید پایا۔

دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن نے اپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا۔ بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی نے۔ اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندے کو واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے حاصل کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت رب تبارک وتعالیٰ سے استعانت ہے۔

(نوٹ:۔ استعانت پر مفصل ومدلل بحث جلد سوم پارہ ۱۳ میں ملاحظہ کریں)

اِهْدِ:۔ ہدایت دے۔

ہدایت عربی زبان کا ایک بڑا لفظ ہے اس کے معنی میں کئی باتیں شامل ہیں۔ راستہ دکھانا ۲۔ راستہ پر چلانا ۳۔ منزل مقصود پر پہنچا دینا۔

یعنی دعا یہ ہے کہ ہمیں اگر راستہ معلوم نہ ہو تو وہ دکھا دے اور جو راستہ کا علم رکھتے ہیں انہیں اس پر چلنے کی توفیق بخش جو نیک راستہ پر چل رہے ہیں انہیں اس پر قائم رکھ تاکہ اپنی کامیابی کی منزل حاصل کر سکیں کیونکہ یہ راہ ہم اپنے علم اور عقل سے دریافت نہیں کر سکتے کیونکہ علم محدود اور عقل مسدود ہے۔

اس لیے ہم اسی ذات اقدس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں ایسی راہ بتا دے جس میں کجی نہ ہو بلکہ مکمل اور استوار بھی ہو۔

یہ دعا ہم جمع کے صیغے نا میں اس لیے کرتے ہیں تاکہ ہر شخص کا ذاتی تعلق پوری امت سے قائم رہے۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپس میں اتحاد و اتفاق رہے یہ تعلیم سوائے اسلام کے آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔

اللہ تعالے نے یہ ہر نماز میں مقرر کر دی تاکہ صبح و شام رات دن ہر وقت انسان اپنی زندگی کے معاملات میں اللہ سے راہنمائی حاصل کر سکے۔

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ یعنی چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔"

صِراط۔ صَرط سے بنا جس کے معنی ہیں نگل لینا۔ کیونکہ راستہ مسافر کو اپنے اندر اس طرح لے لیتا ہے جیسے کھانے والا لقمہ کو۔ اس لیے راستہ کو صراط کہتے ہیں۔

اصطلاح میں صراط شارع عام اس راستہ کو کہتے ہیں جس میں چند آدمی مل کر چل سکیں۔

کیونکہ دعا سب کے لیے مانگی گئی ہے اس لیے صراط ہی فرمانا بہتر تھا۔ اس جگہ صراط اس لیے بولا گیا کہ پل صراط یاد آجائے کہ اے اللہ ہمیں اس راستہ پر چلا جس سے پل صراط کو آسانی سے طے کر لیں۔

اَلْمُسْتَقِيمَ:۔ استقامت سے بنا اس کے معنی ہیں سیدھا ہونا۔ سیدھا راستہ وہ ہے جو بہت جلد آدمی کو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ ٹیڑھا راستہ مسافر کو منزل تک پہنچا ہی نہیں سکتا۔ جو راستہ ذات الٰہی تک پہنچا دے وہ صراط مستقیم ہے۔

"صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اے اللہ ہم ان کا راستہ مانگتے ہیں جن پر تو نے احسان فرمایا۔"

معلوم ہوا کہ سیدھے راستے کی پہچان یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نیک بندے اختیار کریں۔

اَنْعَمْتَ:۔ انعام سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں نعمت دینا۔ نعمت لغت میں نرمی کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں سرور و لذت کو نعمت کہتے ہیں جس میں راحت حاصل ہو۔

ایک نعمت یہ ہے کہ ایمان اور عمل سے جنت حاصل ہو جیسے مطیع و عابد بندہ کو دوسرے بغیر عمل کے جنت حاصل ہو جیسے مسلمانوں کے نابالغ فوت شدہ بچے حدیث پاک میں آیا ہے کہ وہ ضد کر کے اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے

تیسرے بغیر کسی سبب کے جنت حاصل ہو جیسے حور و غلمان اور وہ مخلوق جو جنت کو پر کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ آیت کا مقصد یہ ہوا کہ

اے اللہ! ہم کو ان لوگوں کے راستہ پر چلا جن کو تو نے دینی نعمتوں سے نوازا وہ لوگ وہ ہیں جن کا خود قرآن پاک میں ذکر فرمایا۔ "أُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ" یہ وہ چار گروہ ہیں پیغمبر، صدیقین، شہداء اور اللہ کے نیک بندے۔

اسلام صدیقین کے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو نبی علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق فرمانے والے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں صداقت قول۔عمل وایمان میں کامل موجود تھے کیونکہ اللہ تعالے نے ان کو صحابی فرمایا اور متقی کا خطاب عطا کیا۔
ارشاد ہے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔جب فرما رہے تھے اپنے صاحب سے نہ غم کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی۔اور عنقریب اس سے الگ کریں گے اس کو جو سب سے زیادہ متقی ہے اور اپنا مال دیتا ہے تاکہ ستھرا ہو۔
پہلے خدا کے انعام کا ذکر تھا اب غضب کا ذکر ہوا جس سے بندہ کو خوف پیدا ہو کیونکہ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔
غَیْرِ:۔کے تین معنی ہیں۔نہ۔سوا۔مگر۔
غضب کے لفظی معنی ہیں جوش۔بدلنا۔
اصطلاح میں غضب اس حالت کا نام ہے جو دل میں بدلہ لینے کے خیال پر جوش پیدا ہوتا ہے جس سے اس کا حال پلٹ جاتا ہے۔
اللہ تعالے چونکہ دل سے اور حالت پلٹنے سے پاک ہے اس لیے یہاں اس کے معنی ارادہ عذاب کے ہونگے۔
ضَالّ:۔ضَلَالٌ سے بنا جس کے معنی ہیں حیرت جو شخص حیران ہوا سے کہتے ہیں ضال۔
عام عرف میں ضال کے معنی گمراہی یعنی بدعقیدہ ہیں۔قرآن پاک میں جہاں انبیاء کرام کے لیے ضلال فرمایا جیسے وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی۔وہاں لغوی معنی خود رفتگی یا حیرت کے ہونگے جو شخص کسی نبی کو گمراہ تصور بھی کرے وہ خارج از اسلام ہے۔
حدیث پاک میں آتا ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ سے مراد قوم یہود اور ضَالِّیْنَ سے نصاریٰ مراد ہیں۔
مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ سے مراد بدعمل۔فاسق فاجر بھی ہیں اور ضَالِّیْنَ سے مراد کفار ہیں جو خدا کے منکر ہیں۔
اٰمِیْن:۔قبول فرما۔
آمین۔اسم فعل ہے اس کے معنی ہیں قبول کر۔یہ قرآن پاک کی آیت نہیں۔البتہ سنت مصطفی علیہ التحیۃ والثناء ہے جو ہر دعا کے بعد کی جاتی ہے۔
حضرت جبریل امین نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا کہ فاتحہ کے لیے آمین ایسی ہے جیسے کہ کتاب کے لیے مہر جس طرح مہر کے بغیر کتاب مکمل نہیں ہوتی اسی طرح بغیر آمین سورۃ فاتحہ مکمل نہیں ہوتی۔
حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آمین میں چار حرف ہیں آمین کہنے والے کے لیے چار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے تمام گناہ بخش دیے گئے۔

امام کے پیچھے آمین آہستہ کہنی چاہیئے اور نماز کے علاوہ بھی آہستہ ہی کہنا بہتر ہے۔ ارشاد باری ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ یعنی اپنے رب سے عاجزی اور زاری کے ساتھ اور چپکے سے دعا کرو۔

آمین بھی ایک دعا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا تو فرمایا اٰمِيْن وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ یعنی اپنی آواز پست کی۔ آمین آہستہ پڑھی۔

اس حدیث کو امام احمد۔ ابو داؤد طیالسی۔ طبرانی۔ دار قطنی نے اپنی سنن میں روایت کیا اور فرمایا کہ یہ صحیح الاسناد ہے حضرت امام ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نخعی فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کو امام آہستہ کہے۔ ثنا (سبحانک اللہم) تعوذ۔ تسمیہ۔ آمین۔

اس سورۂ مبارکہ کے کئی ایک نام ہیں اور اس کے فضائل بھی بے شمار ہیں قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔

"وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور بیشک دیں ہم نے آپ کو سات آیتیں جو دہرائی جائیں اور قرآن عظمت والا۔"

یعنی سبع مثانی الحمد شریف کا نام ہے اور یہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور بخاری مسلم میں ہے کہ اس سے مراد الحمد شریف ہی ہے۔

اور اس کے تقریباً سترہ نام احادیث میں ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں

سورۃ الحمد: اس لیے کہ اس کی ابتدا ہی حمد سے ہے۔

سورۃ الشکر: اس لیے کہ حمد کی بنیاد شکر ہے جس نے حمد کا طریقہ جان لیا اسے قواعد شکر بھی آ گئے۔ روایت میں ہے اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ حمد شکر کا سر ہے۔

سورۃ الکنز: حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ یہ سورۃ مبارکہ اس خزانہ سے نازل ہوئی جو کہ زیر عرش ہے اسی بنا پر اس کا نام سورۃ الکنز ہوا۔

سورۃ المناجات: اس لیے کہ بندہ اس کے ذریعہ بارگاہ حق میں مناجات کرتا ہے۔

سورۃ التفویض: بندہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہہ کر اپنے تمام امور حضرت حق کے سپرد کر دیتا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اِخْتِيَارِيْ [illegible]

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورۃ الفاتحہ:۔ پنجگانہ صلوۃ مفروضہ اور نافلہ میں ابتدا اسی سورۃ مبارکہ سے ہوتی ہے۔
سورۃ الوافیہ:۔ اس کا پڑھنے والا کافی ووافی اجر پاتا ہے۔
سورۃ الشافیہ:۔ حضور نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ لِّكُلِّ دَاءٍ۔ الحمد تمام امراض کے لیے شفاء ہے اور فرمایا فَاتِحَۃُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ اس بنا پر اس کا نام شافیہ ہوا۔
سورۃ الرقیہ:۔ رقیہ کہتے ہیں منتر پڑھ کر دم کرنے کو جس سے مریض کا مرض دفع ہوتا ہے ایک صحابی نے مرگی والے پر یہ سورۃ مبارکہ پڑھ کر دم کیا وہ شفایاب ہو گیا۔
ایک صحابی نے حالت سفر میں مارگزیدہ کے لیے پانی پڑھ کر دم کیا اور پلایا وہ شفا پا گیا۔
سورۃ الاساس:۔ نماز کی بنیاد اسی سورۃ پر ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْكِتَابِ بنابریں اسے سورۃ الاساس فرمایا گیا۔
سورۃ الصلوۃ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جان منزکی سید الطیبہ علیہ التحیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے مابین تقسیم کیا ہے۔
جب بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ سے فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے یاد کیا۔
جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے میرا بندہ میری خوبیاں بیان کر رہا ہے۔
جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے ارشاد ہوتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی و عظمت بیان کی۔
جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے ارشاد ہوتا ہے اب یہ میری ملکیت تامہ ظاہر کر رہا ہے
جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو ارشاد ہوتا ہے یہ قول میرے اور بندے کے مابین مشترک ہے عبادت میرا حق ہے اور استعانت بندہ کا حق ہے۔ اس نے ایاک نعبد کہہ کر میرا حق ادا کیا اور ایاک نستعین کہہ کر اپنا حق مجھ سے طلب کیا۔
جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ حضرت جلت مجدہ فرماتا ہے یہ مضمون تمام بندے کے حق میں ہے میں اس کا مطالبہ پورا کروں گا سیدھا رستہ دکھاؤں گا۔ مغضوب علیہم سے بچاؤں گا گمراہی سے اسے محفوظ رکھونگا۔ بنابریں اس سورہ مبارکہ کا نام سورۃ الصلوۃ ہوا۔
سورۃ سبع مثانی:۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں سات آیت ہیں بنابریں سبع ہوئی اور مثانی اس لیے کہ فرائض ونوافل میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔ فرضوں میں ابتدائی دو رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے۔ مقتدی ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اس کا حکم آگے آ رہا ہے اور منفرد پر واجب ہے کیونکہ یہ سبع مثانی کہی گئی۔

بعض نے فرمایا رب جل و علا کی راہ کے سات راستے ہیں اور ہر راستے کے دروازے کی کنجی الحمد ہے ہر آیت ہر اک دروازہ کی کنجی ہے۔

جب مصلی اس سورت مبارکہ کو پڑھ لیتا ہے تو ساتوں راستے کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ سات دروازے یہ ہیں۔

باب ذکر۔ باب شکر۔ باب رجا۔ باب خوف۔ باب اخلاص۔ باب دعا۔ باب اُنس۔

سورۃ قرآن عظیم:۔ اس لیے اس کا نام ہے کہ سب سے اول یہ سورت قرآن کریم میں آتی ہے اور اس سورۃ مبارکہ کا اجر عظیم ہے۔

سورۃ تعلیم مسئلہ:۔ اس لیے اس کا نام ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے بندے کو سوال کرنے کے آداب بتائے ہیں

سورۃ کافیہ:۔ اس لیے نام ہے کہ اس سورۃ مبارکہ قراءت اجر میں تمام قرآن کے برابر ہے۔

سورۃ ام الکتاب:۔ اس لیے فرمایا کہ تمام قرآن کریم اس سورۃ مبارکہ میں ہے جیسے تمام انسان بطن ام میں مخفی ہوتا ہے۔

سورۃ ام القرآن: بھی اس کا نام مذکورہ وجہ سے ہوا۔

سورۃ الرحمۃ:۔ یہ سورۃ مجسمہ رحمت اس وجہ میں ہے کہ اس میں وہ سات حروف نہیں جو سات عذابوں کے لیے بیان ہوئے یعنی

ث۔ جیم۔ خا۔ زا۔ شین۔ ظا۔ فا۔

۱:۔ ث سے عذاب ثبور ہے یعنی ہلاکت۔

۲:۔ ج سے جحیم ہے۔

۳:۔ خ سے خزی یعنی ہر طرح کا خسران

۴:۔ ز سے زفیر جو آواز اہل جہنم ہے یا زقوم جو اہل جہنم کی غذا ہے۔

۵:۔ ش سے مراد شہیق اہل نار ہے جیسا کہ ارشاد ہے لھم فیھا زفیر و شہیق۔

۶:۔ ظ سے مراد لظیٰ ہے کہ طبقۂ جہنم کا نام ہے۔

۷:۔ ف سے مراد فراق کہ ہر جہنمی علیحدہ علیحدہ قید تنہائی میں ہو۔

مختصر فضائل سورۂ مبارکہ

جو شخص اس سورت کو بخشوع و خضوع تلاوت کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے ساتوں قسم کے عذاب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے محفوظ ہو جاتا ہے

انسان میں تین چیزیں ایسی ہیں کہ شیطان ان کی مدد سے انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔
اول شہوت کہ اس کی وجہ سے ہر ظلم اس کے لیے جرم محسوس نہیں ہوتا۔
دوم حرص۔ کہ اس کی وجہ سے انسان اپنے رب کی نافرمانی کر گذرتا ہے۔
سوم غضب کہ اس کی وجہ سے وہ غیر پر ظلم روا سمجھتا ہے۔
جو شخص اس سورۃ مبارکہ کو بہ نیت دعا پڑھتا ہے وہ ان تینوں بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں

وَاِطْلَاقُ ذَالِكَ عَلَى الْفَاتِحَةِ لِاَنَّهَا تُكَرَّرُ قِرَاءَتُهَا فِي الصَّلٰوةِ۔ اسے سبع مثانی اس وجہ میں کہا گیا کہ اس کا نماز میں دوبارہ پڑھنا لازم و واجب ہے۔

اور ایک قول حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے اور مجاہد بلجی کہتے ہیں کہ اِنَّ اِطْلَاقَ الْمَثَانِيْ عَلَى الْفَاتِحَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ سُبْحٰنَهٗ اِسْتَثْنَاهَا وَاَدَّخَرَهَا لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اس سورۃ مبارکہ پر مثانی کا اطلاق اس وجہ میں ہوا کہ اللہ تعالے نے اسے مستثنیٰ کر کے اس امت کے لیے محفوظ رکھا فَلَمْ يُعْطِهَا لِغَيْرِهِمْ تو یہ سورۃ سوائے امت مرحومہ کسی کو نہ عطا کی گئی۔

اور قرآن عظیم جو اس کے بعد فرمایا اس کے متعلق بخاری ابی سعید بن معلی سے راوی ہیں۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

حضرت ابی سعد بن معلی سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو میں تمہیں مسجد سے باہر جانے سے پیشتر قرآن حکیم کی ایک اہم سورۃ بتاؤں گا آپ میرا ہاتھ پکڑ کر چلے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ سورت الحمد ہے جس کی سات آیتیں ہیں اور وہ بہت بڑا مرتبہ ہے جو مجھ کو عطا ہوا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جبرائیل امین حاضر تھے کہ ایک فرشتہ آسمان سے حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ مژدہ ہو کہ آپ کو خدا اللہ تعالے نے دو نور عطا فرمائے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔

ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرا سورۃ بقرہ

سورۃ فاتحہ کے مسائل

۱:۔ ہر نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۱۔ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنا سخت منع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا جب قرآن پڑھا جائے تو تم خاموش رہو یعنی کان لگا کر سنو۔

لہٰذا جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتا ہے وہ اس آیت کے خلاف عمل کرتا ہے۔

مسلم شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔ جب امام تلاوت قرآن کرے تو تم خاموش رہو۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ امام کی قرات یعنی قرآن پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

مذہب حنفی میں یہی مسلک مذہب ہے کہ امام کی اقتداء میں الحمد نہ پڑھی جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن مسعود اور تقریباً اسی جلیل القدر صحابہ نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے منع کیا ہے پوری تحقیق کے لیے طحاوی۔ مؤطا امام محمد۔ شامی جلد اول باب القراءۃ کا پوری طرح مطالعہ کیا جائے۔

اس سورۃ مبارکہ کی سات آیتیں ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں جو شخص ان سات آیتوں کے پڑھنے کا پابند ہوگا انشاء اللہ اس پر دوزخ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

مفصّل تفسیر اردو سورۃ الفاتحہ۔ پ۱ باقوال حسنات

اَلْفَاتِحَۃ

شان نزول:۔ سورۂ فاتحہ یہ ہے جو حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمہ اللہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ

یہ سورۃ مبارکہ مکہ میں نازل ہوئی

اور کیفیت واقعہ یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں بسوئے صحرا جاتا ہوں ایک آواز سنتا ہوں کہ کوئی پکارتا ہے یا محمد اور ایک شخص نورانی دیکھتا ہوں کہ ایک تخت طلائی پر آسمان و زمین کے مابین معلق کھڑا ہوا ہے میں اس سے خوفزدہ ہو کر واپس آجاتا ہوں

جب یہ حادثہ مکرر سہ کرر ہوا تو ورقہ بن نوفل سے جو ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔ توریت و انجیل کے عالم تھے اور احبار و نصاریٰ میں ممتاز تھے میں نے ان سے ذکر کیا۔
ورقہ نے سن کر عرض کیا۔ آئندہ جب آپ یہ آواز سنیں بجائے خوف زدہ ہونے کے ٹھہریں اور سنیں۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔
چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ آواز آئی اور کوئی پکارا یا محمدؐ۔
میں نے کہا لبیک میں حاضر ہوں تو وہ بولا اَنَا جِبْرِیْلُ وَاَنْتَ نَبِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ میں جبریل ہوں اور آپ اس امت کے نبی ہیں۔ پھر کہا فرمائیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر کہا۔ فرمائیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔ یعنی تمام تعریف وثنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا پرورش فرمانے والا ہے۔
یہ سورۃ پاک بندگان الٰہی کی زبان پر نازل ہوئی۔
یعنی بندہ کو چاہیئے کہ بحالت مناجات اور بوقت دعا اس طرح اپنے رب کی حمد کرے۔
اور صفت رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس لیے لائی گئی تاکہ تعریف وثنا ایک ہی ذات کے لیے مختص سمجھی جائے اس لیے کہ
صفت ربوبیت سوائے ذات تعالیٰ شانہ کسی میں نہیں۔
اس لیے کہ ربوبیت پرورش کرنے کو کہتے ہیں اور پرورش کرنا یہ ہے کہ کسی شئے کو بتدریج حد کمال تک پہنچانا۔
بلاشبہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ جیسے باغبان کہ بیج زمین میں بوکر اسے پانی دیتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ پودہ بن کر بڑھنے لگتا ہے اور باغبان اسکی نگرانی کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ برگ و بار نکال کر حد کمال کو پہنچ جاتا ہے۔
ایسے ہی باپ اور ماں اپنی اولاد کے حق میں ربوبیت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔
لیکن یہ ربوبیت کبھی خاص ہوتی ہے کہ صرف ایک دو بچوں تک محدود ہو۔
ایسے ہی باغبان کی اس کی ربوبیت ایک دو باغ تک محدود ہوتی ہے۔
یا بادشاہ اور امیر کہ اس کی ربوبیت بھی تو سلطنت و لشکر تک محدود ہوتی ہے اس قسم کی ربوبیت پر کوئی رب قابل عبادت نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور ایسے رب کو موحد و مشرک کوئی بھی معبود نہیں مانتا۔
اور ایک ربوبیت عام ہوتی ہے جو ایک دو نوع یا چند انواع تک رہتی ہے۔
جیسے ربوبیت آفتاب و ماہتاب یا ربوبیت عناصر یعنی روحانیات جو عنصر کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جیسے جلالا کہ آگ سے متعلق ہے یا بھیروں کہ پانی سے تعلق رکھتا ہے۔
اس قسم کی ربوبیت کو عامہ مشرکین قابل عبادت جانتے ہیں اور اسے پوجتے ہیں۔ اور اشراقین کے مذہب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور فلاسفہ کے عقائد میں انھیں ارواح و نفوس کہتے ہیں۔ اور اصطلاح اہل دعوت میں انہیں کو مؤکلات کہتے ہیں۔

لیکن یہ ربوبیت بھی اگرچہ عام ہو مگر عالموں میں سے ایک عالم تک محدود ہے۔

مثلاً ربوبیت آفتاب عالم میں حرارت و یبوست ہے۔

اور ربوبیت ماہتاب عالم میں برودت و رطوبت ہے۔

توجب یہ ربوبیت بھی خاص ہی ہوئی تو اسے قابل عبادت و لائق ثنا نہیں مانا جا سکتا تو جو لائق ثنا وستائش ہے۔

وہ صرف ایک ذات واجب تعالیٰ شانہ ہے جس کا نام رب العالمین ہے۔

اس کی ربوبیت تمام عالم میں سائر و دائر ہے۔

چنانچہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (رب العالمین کون ہے) تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا (جو پرورش کرنے والا ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو ان کے درمیان ہے سب کی) یہ سن کر فرعون متعجب ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور وضاحت سے پھر فرمایا رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ (وہ تمہارے باپ دادا جو پہلے گزر چکے ان کا بھی اور تمہارا بھی پرورش کرنے والا ہے)

پہلے جواب میں ربوبیت مکانی کا بیان فرمایا پھر دوبارہ ربوبیت عامہ ازمنہ کی ظاہر کی اس لیے کہ فرعون اس قسم کی ربوبیت کو مستبعد سمجھتا تھا کہ ایک ذات ازمنہ متطاول پر امکنہ متعددہ پر کس طرح اظہار ربوبیت کر سکتا ہے۔

اور اسی وجہ میں فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جنون کا وہم کرنے لگا۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیسری بار اور ربوبیت خفیہ کو عام ظاہر فرمایا۔ اور فرعون سے کہا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا (وہ مشرق اور مغرب اور جو ان کے درمیان ہے سب کا پرورش کرنے والا ہے) یعنے تو اسی صفت کو عقلاً محال جان رہا ہے حالانکہ اس ذات پاک کی ربوبیت امکنہ و ازمنہ میں اتنی عام ہے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ وہی قابل عبادت و لائق ثنا ہے کہ ہر چیز اس کی ربوبیت جنس و نوع و شخص کے ساتھ مقید نہیں اور ہر چیز اس کی محتاج ہے۔

اس تقریر سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اگرچہ ربوبیت غیر ذات واجب تعالے شانہ کے لیے بھی بظاہر ثابت ہے لیکن حقیقت ربوبیت خاص و عام مختص بذات واجب تعالے شانہ کے لیے ہے اس لیے کہ بَدَاَ الشَّیْءُ مِنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْعَدَمِ (اس نے عدم سے اشیاء کو ایجاد کیا) اور اسباب کا ظہور اور انتفاع و پرورش اور دفع موانع انتفاع سوائے اس ایک ذات کے کسی سے متصور نہیں۔

اس لیے کہ ارباب دیگر اول تو مخلوق ہیں دوسرے ان کی ربوبیت اور قدرت رفع موانع بلا عطاء آلٰہی کسی کو نہیں اسی وجہ میں حضرت خلیل علیہ السلام نے ان ارباب کو اپنی نظر سے ساقط فرمادیا۔

اور ملت حنیفی اختیار فرماکر کہا۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (میں نے اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ایک رخ ہوکر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں)

اور اس اعتراف و اقرار کو اللہ تعالےٰ نے پسند فرماکر آپ کو امام ملل اور خطیب الانبیاء اور خلیل اللہ کا خطاب بخشا۔ اس کے بعد ارشاد ہے۔

"اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ۔ وہ رب العٰلمین بھی ہے اور رحمن و رحیم بھی۔

یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ لوازم ربوبیت اور شرائط پرورش دو قسم کی رحمت پر ہیں

اول رحمت وہ ہے جو عین پرورش میں ہوتی ہے یہ رحمت اگر نہ ہو تو پرورش متصور ہی نہ ہو۔

اور اس رحمت کی حقیقت یہ ہے کہ

جسکی پرورش کی جاتی ہے اس کی طرف کامل توجہ۔ اس کی حاجتیں پوری کرنے اور اس کی ضروریات پر نظر رکھتے ہوئے ہر آن اسے پرورش کیا جائے اور یہ رحمت اسم رحمن سے تعبیر فرمائی گئی۔

دوسری قسم رحمت کی یہ ہے کہ بعد پرورش اس کے کمال کو مترتب کیا جائے مثلاً ایک شخص پودا لگا کر اسے درخت تک پہنچائے۔ اس کے بعد اس کے پھل پھول سے مربا۔ اچار۔ گلقند سرکہ وغیرہ حاصل کرے اور یہ فوائد اس سے عَلٰی مَرَاتِبِہٖ خود حاصل کرے۔

اس رحمت کو رحیم سے تعبیر کیا گیا۔

تو یہاں رحمان و رحیم دو نام لاکر اس طرف اشارہ فرمایا گیا کہ ربوبیت آلٰہی تمام عالموں کے حق میں جبتک اس کا وجود ہے دوامی ہے اور جب وہ فنا ہوجائے اس حال میں بھی وابستہ ہے اور

اسی کا نام معاش و معاد ہے۔

اور اگر ادنیٰ غور و تامل سے دیکھا جائے تو ذرات عالم کے ہر ذرہ میں معاش و معاد ہے۔

مثلاً کھانا ہے اسے انسان کھاتا ہے اس کی ابتداء دانہ کی کاشت سے شروع ہو کر اس کی غایت کیلوس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک ہے۔

اس کے بعد معاد یہ ہے کہ وہ پارۂ نان خون ہو کر جزو بدن ہوتا ہے اور اسی کا ایک جزو اخلاط ثلثہ کی صورت اختیار کرتا ہے اور اسی کا ایک حصہ فضلہ بن کر براز کی شکل میں بدلتا ہے۔

غرضیکہ اسی کے اجزا آب بینی۔ لعاب دہن اور چرک چشم بنتے ہیں۔ اسی کے ایک جزو سے بال بن جاتے ہیں۔

وَقِسْ عَلٰی ہٰذَا۔ غرضیکہ اسی طرح تمام اشیاء میں معاش و معاد متحقق ہے اور انتظام معاش تمام اشیاء عالم پر صفت رحمانیت سے وابستہ ہے۔

اور حسن معاد ہر شے کا عالم میں باقتضاء صفت رحیمی ہے۔

"مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ مالک روز جزاء کا"۔ ایک قراءت میں مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بھی آیا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں "بادشاہ روز جزا کا"۔

یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ

مالک جمیع اشیاء ہر آن و ہر ساعت حق تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا حقیقتاً کوئی نہیں۔

اس لیے کہ خالق کل اشیاء وہی ہے تو مالک بھی وہی ہے ایسے ہی مَلِک یعنی بادشاہ بھی حقیقتاً ہونا اسی کا خاصہ ہے وہی ہر آن و ساعت ہر شے پر حکمران اور ہر شے کا حاکم ہے۔

لیکن روز جزا کا مالک ہونا اور ملک اس کا نظر خاص و عام میں حقیقت و مجاز ظہور فرما رہا ہے۔

اور حکمت الٰہی متقاضی ہے کہ مخلوق کو بھی مُلک و مِلک کا کچھ حصہ عطا ہو۔ تاکہ کارخانہ عمل صحیح ہو۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ انسان مستعد تکلیف و قبول احکام الٰہی بموجب اپنی جبلت کے ہے اس لیے اسے اس کام کے لیے پکڑا گیا ہے۔

لہٰذا بعض اشیاء اگر اس کی ملک میں نہ ہوتے اور بعض کا بعض پر بنی نوع سے اس کا حکم جاری نہ ہو تو اس کے اعمال طالح و صالح پر اس سے کس طرح باز پرس صحیح ہوتی۔

علی الخصوص وہ عمل جن کا تعلق مال اور ذبح حیوانات اور عطائے صدقات اور ادائے نفقات سے ہے اور اس قسم کے بہت سے اعمال ہیں جن کا تعلق رعیت و داعی سے ہے یہ بغیر حکمرانی ناممکن ہے۔

بنابرایں بتقتضاء حکمت اس دنیا میں بندے کو بھی حکومت وملوکیت عطا کی گئی تاکہ روز جزا میں بندہ اپنی معذوری اور بے علمی کا عذر نہ لاسکے اور اس کی ایسی حجتیں کلیۃً زائل ہو جائیں

اور روز جزا جسے یوم الدین فرمایا گیا اس دن پاداش عمل درست ہو۔

اور اس دن کسی کی ملکیت اور کسی کا تصرف نہ رہے۔ اس لیے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فرما کر مطلع کر دیا کہ اس دن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جزا و سزا صرف اور صرف ہم ہی دینے والے ہیں۔
ویسے اس دن کو یوم القیامہ۔ یوم البعث والنشور وغیرہ بھی فرما کر اس طرف اشارہ فرما دیا کہ اس دن صرف اور صرف ہماری ہی ذات ہوگی اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ آج کس کی بادشاہی ہے اللہ اکیلے زبردست کی بھی فرما دیا۔

یہاں یہ سمجھ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
اللہ تعالٰی نے حمد کو اول اسم ذات کے ساتھ متعلق فرمایا اس کے بعد تین صفتیں بیان فرمائیں۔
اول رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں صفت ربوبیت۔
دوسرے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں صفت رحمت۔
تیسرے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں صفت جزا۔
اس طریق بیان میں عجیب و دقیق نکتہ ہے وہ یہ کہ
جو بھی عالم میں کسی کی ثنا و ستائش کرتا ہے وہ تین حال سے خالی نہیں ہوتا۔
اول یہ کہ جس کی ثنا کر رہا ہے اس کا پرانا نمک خوار تھا اگرچہ اب نہ ہو اور آئندہ بھی اس سے امید نفع نہ ہو لیکن پرانے احسان کی وجہ میں یہ اس کی ثنا و ستائش کرتا ہے۔
یا یہ کہ پہلے منتفع نہیں تھا لیکن اب منتفع ہو رہا ہے اگرچہ مستقبل میں بھی امید نفع نہ ہو تاہم احسان مند ہوگا۔
تیسرے یہ کہ امید نفع ہو اگرچہ زمانہ سابق و حال میں اس سے منتفع نہ ہوا ہو۔
یہ تینوں صورتیں دنیا میں ہر ایک کو کسی نہ کسی کے ساتھ رہتی ہیں۔
تو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا گیا کہ اگر بندہ غور کرے تو ہماری نعمتیں اس پر پہلے سے رہیں کہ اسے قطرہ سے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے جنین اور جنین سے طفل اور طفل سے بڑھا کر کیا کیا بنا دیا۔ اس حال میں اس پر حمد و ثنا واجب ہے کہ اس نے ہماری ربوبیت کی عطا سے تمتع حاصل کیا۔
اور اگر وہ اپنے اوپر عاجل نعمتیں دیکھے تو ہم نے رحمٰن و رحیم کی صفات کا مظاہرہ فرما رکھا ہے۔
اور اگر انجام و آخر پر نظر کرے جسے کارخانہ جزا کہتے ہیں جیسے یوم الدین کہا جاتا ہے تو بھی ہم ہی ثنا و ستائش کے حقدار ہیں اس لیے کہ اس دن نقیر سے قطمیر تک سب ہمارے حضور حاضر ہوں گے۔
پھر اِيَّاكَ نَعْبُدُ بندہ عرض کرتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ "الٰہی ہم تجھ ہی کو پوجیں"
یہ بندہ کا عرض کرنا اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ اس کی ثنا و صفت غائبانہ کرتا ہوا اس کی نعمتوں اور ان عالموں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا مشاہدہ کرتا ہے جو مورد نعمت ہیں تو اس طرف متوجہ ہوتا ہے گویا غیبت سے حضور میں آکر صاحب نعمت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس یقین و مشاہدہ کے بعد وہ رتبۂ خطاب پاکر بارگاہ الوہیت کو مخاطب کرتا ہوا لفظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر کلام کرتا ہے اور عرض پیرا ہوتا ہے کہ میں خاص تیری پوجا کرتا ہوں۔

اور حقیقت عبادت یہ ہے کہ

انتہاء مراتب تعظیم بجالائے اور اسی وجہ میں یہ عبادت متعدد اقسام پر منقسم ہے۔

بعض کا تعلق اس عبادت میں ظاہری ہوتا ہے۔

بعض اس عبادت میں باطنی تعلق رکھتے ہیں۔

وہ عابد جن کا تعلق ظاہری ہوتا ہے وہ محض زبان سے ذکر و تلاوت اور تسبیح و تہلیل اور ادعیۂ ماثورہ پڑھنے اور دعا کرنے تک محدود ہے۔

اور آنکھ سے مشاہدہ مقامات مقدسہ جیسے کعبہ شریف اور قرآن مجید اور زیارت بزرگان دین و اولیاء کاملین اور زیارت مزارات صالحین جنہوں نے راہ حق میں اپنی جانیں فدا کیں اور دوسری مخلوق کا مشاہدہ جیسے آسمان۔ ستارے دریا کشتی اور سبزہ ہا قسم کے نظاروں تک محدود رہتا ہے۔

ایسے ہی کان سے قراءت سننے۔ ذکر کی سماعت کرنے کے بعد شوق و ذوق اطاعت بڑھانے تک رہتا ہے حتی کہ کبھی رکوع میں کبھی سجدہ میں کبھی قیام میں کبھی قعدہ میں از خود رفتہ ہو تا رہتا ہے اور بس۔

لیکن جو عبادت کہ متعلق بباطن ہوتی ہے اس میں عابد کا فکر آیات و فرامین الٰہی کی طرف جاتا اور معانی قرآن اور حقیقت احکام شرعیہ تک عبور کرتا ہے اور یہ سب عبادت عقلی ہے۔

پھر عبادت نفس یہ ہے کہ صبر کرے اور ترک مالوفات پر جد و جہد کرکے روزہ و اعتکاف میں رہے اور ہر مصیبت و تکلیف میں جزع و فزع سے اجتناب کرے اور لذائذ حرام و معاصی سے پرہیز کرے

پھر عبادت قلب یہ ہے کہ محبوبانِ حق سے محبت رکھے اور مبغوض الٰہی کو قریب نہ آنے دے اور ثواب کا امیدوار رہتا ہوا عذاب الٰہی سے خائف رہے۔

اور عبادت روح یہ ہے کہ مشاہدۂ ذات کی آتش شوق کو تیز سے تیز تر کرے اور اس کی محبت و تصور میں مراقبہ کرکے لذت حاصل کرے۔

اور عبادت سر یہ ہے کہ معرفت الٰہی میں مستغرق ہو کر جتنا تعلق مال سے ہو وہ زکوٰۃ و صدقات و خیرات میں خرچ کرے اور جتنا تعلق اعضاء سے ہے وہ قوائے ظاہر و باطن کے ذریعہ جمیل حقیقی کی محبت میں مرضیات محبوب کی طرف مشغول کرے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر اپنے مالک حقیقی محبوب تحقیقی کے حضور عرض کرے کہ میں خاص تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔ یہ لفظ اس لیے سکھایا اور زبان سے کہلوایا کہ عبادت و ریاضت وتخیل وتصور میں بڑھ کر بندہ کہیں عجب و نخوت کا شکار نہ ہو جائے۔

تو گویا وہ یہ عرض کرے کہ الٰہی یہ جو کچھ عبادت وریاضت مجھ سے ہو رہی ہے یہ سب تیری ہی معرفت مدد سے ہے مجھ میں ان کے ادا کرنے کی ہمت اور طاقت کہاں تھی۔ لہٰذا تجھی سے اب بھی مدد طلب کر رہا ہوں تاکہ تیری مدد مجھے اس پر قائم رکھے اور چونکہ دنیا میں

تین قسم کی جماعتیں ہیں اور ہر جماعت نستعین سے علیحدہ علیحدہ عقیدہ رکھتی ہے لہٰذا ان سے بھی بچانا محفوظ رکھنا تیرا ہی کام ہے اور تیری جماعت میں رہنے کی توفیق تو ہی دینے والا ہے۔

ایک جماعت ہے جسے جبریہ کہتے ہیں۔

دوسری جماعت قدریہ کے نام سے موسوم ہے۔

تیسری جماعت سنیہ ہے

جبری کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ اختیار نہیں ہم تو مثل لکڑی اور پتھر کے ہیں جو کچھ کراتا ہے وہ اللہ ہی کراتا ہے۔ لہٰذا ہم پر عذاب ہے نہ ہمیں کوئی ثواب۔

قدری کہتے ہیں کہ ہم ہر قسم کا اختیار رکھتے ہیں اور ہر فعل وحرکت ہماری ایجاد وافعال سے ہے اور ہم ہی سب کچھ کرتے ہیں۔

یہ دونوں جماعتیں اسلام میں مردود و نامحمود ہیں۔

چنانچہ پہلی جماعت کا رد تو احکام شرعیہ وتکلیفات قانونیہ سے کر دیا گیا تاکہ سب سمجھ سکیں کہ اگر ہم لکڑی پتھر کی مثل ہیں تو اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو) کا امر کیسے ہے۔ اگر مجبور محض ہیں تو اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (زکوٰۃ دو) کیوں فرمایا گیا۔

اور دوسرا فرقہ جو کارخانہ خالقیت میں دعویٰ شرکت کرتا ہے ان کے رد کے لیے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں) فرمایا جس سے درحقیقت جبریہ اور قدریہ دونوں کا رد کامل ہو گیا۔

اب رہا تیسرا فرقہ جسے سنی کہا جاتا ہے۔

وہ کہتا ہے بندگی وعبادت ہم کریں گے اور اس کی توفیق اللہ تعالےٰ سے طلب کریں گے۔

اور بعض عرفا تو یہ کہتے ہیں کہ اس جگہ نستعین سے مراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طلب عون نہیں ہے بلکہ طلب عین معائنہ ہے یعنی اس کے یہ معنی ہیں کہ ہماری طرف سے عبادت ہے اور مرتبہ معائنہ عطا فرمانا اور عین الیقین تک پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

گویا تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ (تو ایسے اللہ کی عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے) میں عبادت من جانب العبد ہے اور ارادۂ جمال جمیل یہ جمیل حقیقی کا فضل ہے۔

حضرت شیخ المشائخ سفیان الثوری رحمہ اللہ ایک روز نماز شام میں تھے اور امام تھے قراءت فرماتے ہوئے جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر آئے تو بیہوش ہو کر گر گئے۔

جب ہوش آیا مقتدیوں نے عرض کیا حضور کیا ہوا جو آپ بے ہوش ہو گئے فرمایا جب میں نے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہا تو مجھے خوف طاری ہوا کہ اگر مجھ سے جواب طلب ہو گیا کہ جب ہم سے استعانت کرتا تھا تو طبیب سے دوا کیوں مانگی۔ حاکم سے اپنا وظیفہ کیوں طلب کیا بادشاہ سے مددگار و محافظ کیوں چاہے۔

چنانچہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مرد حق آگاہ کو چاہیے کہ اس سے شرم کرے کہ پانچ وقت مواجہہ الٰہی میں کھڑا ہو کر اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے اور غیر سے استعانت کرتا رہتا ہے۔

یہ مسئلہ استعانت اس جگہ سمجھنا ضروری ہے

بات یہ ہے کہ استعانت بالغیر اگر اس عقیدہ سے ہو کہ اس پر مطلقاً اعتماد کر لے اور اسے مظہر عون الٰہی نہ جانے تو فی الواقع ایسی استعانت حرام ہے جیسے کسی جاہل کا شعر ہے۔

اگر باب اجابت بند ہو جائے تو کیا غم ہے — کھلا رہتا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا (استغفر اللہ)

اس شعر میں جاہل شاعر نے باب اجابت سے بے پرواہ ہو کر باب غریب نواز کو عین معین ظاہر کیا اور یہ حرام ہے اور اگر التفات بجانب حق ہو اور جس سے استمداد و استعانت کر رہا ہے اسے مظاہر عون کا ایک مظہر جانتا ہے تو نظر بکار خانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ رکھ کر کسی خدا کے بندے سے مدد طلب کرتا ہے تو یہ بعید از عرفان نہیں بلکہ ایسی استعانت بالغیر شریعت مطہرہ میں جائز ہے اور ایسی استعانت انبیاء و اولیاء کرتے رہے ہیں اور یہ استعانت بالغیر نہیں بلکہ استعانت بحضرت حق ہی ہے

اور اگر اس قسم کی استعانت بھی اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے خلاف مان لی جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ بھی صحیح نہیں رہتا اور اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ بھی غلط قرار پائے گا اس لیے کہ صبر اور صلوٰۃ خدا نہیں۔ بلکہ ذریعہ قرب خدا ہیں۔ آگے ارشاد ہے۔

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی چلا ہمیں سیدھا راستہ"

یہاں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ ہر شخص بعض امور میں راہ راست پر خود چلتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن باوجود اس کے اسے طلب راہ راست کے بغیر چارہ نہیں اسلیے کہ ہر مرتبۂ کمال کے بعد اس سے بالاتر مرتبہ ضرور ہوتا ہے تو جو نیچے درجہ کے مرتبہ پر ہے وہ لازمی طور پر اس سے اونچے درجہ کی راہ کا متلاشی رہے گا۔ بقول جامی علیہ الرحمۃ ؎

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبحیات　　ضَاعَفَ اللّٰہُ بِہٖ کُلَّ زَمَانٍ عَطَشِیْ

(اس آب حیات سے سیر ہو جانا مصلحت کے خلاف ہے۔ اللہ ہر وقت اس کے ساتھ میری پیاس کو بڑھاتا رہے)

تو یہ ترقی الی غیر النہایت ہے۔

اور استقامت راہ بھی چند وجوہ پر ہوتی ہے۔

اول قرب راہ اس لیے کہ نزدیک راستہ لازماً راہ راست ہوگا بہ نسبت دور کے راستہ کے

دوسرے صفائی راہ اس راہ سے بہتر و مستقیم ہوگی جس میں پتھر روڑے اور کانٹے ہوں اور اسی معنی میں سعدی نے کہا۔ "راہ راست برو اگرچہ دور است"۔

تیسرے اس راستہ سے جو پرخطر ہو جس میں راہزن اور درندے ہوں یا جس راستہ میں آب و دانہ میسر نہ آئے وہ راستہ صراط مستقیم نہ مانا جائے گا اور جس میں امن ہو۔ آب و دانہ میسر آئے راہزنوں سے بے خوفی و امن ہو وہ صراط مستقیم ہے۔

بہرحال ہر سہ پہلو کے ماتحت راہ راست میں وصول بہ مطلوب شرط اول ہے۔

اگرچہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک کسی نہ کسی پہلو سے راہ راست پر ہوتا ہے لیکن باوا راست پر ہوتے ہوئے بھی کسی نہ کسی قسم کے راہ راست اس کے لیے لازم ہو گی۔ یعنی اگر وہ طے مراحل میں راہ راست پر ہے تو علائق نفسانیہ سے علیحدہ ہو کر ذکر و استغراق کی راہ حاصل کرنا ضروری ہوگی تاکہ مشاہدہ میں اقرب ہو اصلاً عاقبت بہ فکر اور درایت فی النفس عن اتباع شریعت کی راہ پر چل کر ہر قسم کے توسوسات سے محفوظ و مامون رہے ھو اللہ رہبانیت کی راہ پر خسارے سے بھی بچا رہے۔

اسی وجہ میں استقامت کو تین قسم پر منقسم کیا ہے۔

استقامت اقوال۔

استقامت افعال

استقامت احوال

اس سے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ ہر سہ استقامت سے اگر ایک استقامت حاصل ہو جائے تو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ استقامتوں کا بہرحال محتاج رہے گا۔

تو راہ راست کی طلب سے کوئی مبتدی ہو یا منتہی یا متوسط مستغنی نہیں لہذا بندہ کا فرض ہے کہ بوقت مناجات اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہہ کر ہر قسم کے افراط و تفریط سے اجتناب رکھے۔

افراط و تفریط عقاید میں بھی ہو سکتی ہے اور اعمال میں بھی۔

عقاید میں تو یہ کہ رب جل مجدہ وعز اسمہ سے کسی کی تشبیہ جائز رکھے اور اپنے معبود کو مخلوق کے رنگ میں پیش کرے اس کے لیے مکان اور جہت ثابت کرنے لگے اس کی ذات کو محتاج اسباب مانے۔ یہ مذہب اسلام میں بالکل باطل ہے۔

ایسے ہی اعمال کی شکل میں افراط و تفریط کہ نوافل میں اتنی کثرت کرے کہ دوامی اس پر عمل پیرا نہ رہ سکے اسی بنا پر حضور کا ارشاد ہے خَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهَا (بہترین عمل وہ ہے جس پر عامل ہمیشگی کرے) وقس علی ہذا۔ یہی وجہ ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے ساتھ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی بھی تصریح فرما دی۔ یعنی صراط مستقیم میرے گمان وخیال والی نہیں بلکہ وہ راہ جس راہ پر چلنے والوں پر تو نے انعام فرمایا۔

اس کی وضاحت دوسری جگہ قرآن کریم میں ہے۔ کہ

منعم علیہم چار فرقے ہیں

انبیاء۔ صدیق۔ شہید۔ صالح

اس سے واضح ہو گیا کہ راہ راست ان چار فرقوں کی راہ ہے۔

بندہ کو چاہیئے کہ دعا و مناجات کے وقت اپنے رب سے ان چار فرقوں کی راہ کو طلب کرے۔

چنانچہ سورہ نساء میں ان چار کی یوں تصریح فرمائی گئی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ یعنی جو اطاعت اللہ و رسول کرے اور ان کے فرمان و احکام پر عمل پیرا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ محشور ہو گا جن پر اللہ تعالے نے انعام فرمایا۔ نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحوں سے اور یہ گروہ اچھا رفیق ہے۔

تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں راہ حق کی جستجو ہے اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں طلب رفیق راہ ہے جیسا کہ مقولہ ہے اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ پہلے رفیق تلاش کر پھر راستہ پر چل۔

یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ

عامۂ مومنین کو رفاقت صلحاء لازم ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور صالحین کو رفاقت شہداء لازم ہے

اور شہداء کو رفاقت صدیقین لازم ہے

اور صدیقین کو رفاقت انبیاء کرام لازم ہے۔

اور اگر کسی کو عامۂ مومنین سے یہ خواہش ہو جائے کہ رفاقت انبیاء کرام طلب کرے اسے درجہ بدرجہ ان تین کی رفاقت ناگزیر ہے۔

جیسے اگر کوئی بادشاہ تک رسائی چاہے تو وزراء حکومت کے بغیر اسے یہ رسائی ناممکن ہے۔

تو اس تقریر سے واضح ولائح ہو گیا کہ ہر درجہ، درجہ بدرجہ حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح طریق اہل اللہ میں داخلہ بلا توسل اولیاء ممکن نہیں اور یہ اسلام واہل اسلام میں محمود و پسندیدہ ہے

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ اصل راہ عالم غیب سے انبیاء کرام کو تعلیم کی گئی۔

اور انبیاء کرام سے صدیقان خاص کو یہ تعلیم ملی۔

اور صدیقین سے شہداء کو

اور شہداء سے صالحین تک پہنچی۔

تو لازم آیا کہ اول معرفت انبیاء حاصل ہو۔

اس کے بعد ان تین گروہ کی معرفت حاصل کی جائے تاکہ طالب کو انکی رفاقت حاصل ہو جائے

اب یہ بھی سمجھ لیں کہ نبی کی حقیقت کیا ہے۔

ارباب کلام بتاتے ہیں کہ نبی ایک ایسا انسان ہے جو قوت نظری سے اشیاء کو جان لیتا ہے۔

اور قوت عملی کے ذریعہ نیک کردار اس سے صادر ہوں۔

اور یہ ایسا انسان ہے کہ بلا واسطہ تربیت بشری کو کامل کر کے تاثیر روح القدس سے اسے ایسے ظاہر ہو کہ اوہام غلطی اور شائبہ اشتباہ اس کی معلومات میں قطعاً نہ رہے وہ عام انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے جس میں شائبہ غفلت اور توسوس ہوتا ہے نبی اس سے منزہ ہوتا ہے۔

اس کی قوت عملیہ میں وہ ملکہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ اعمال صالحہ کی طرف بکمال رغبت مائل رہتا ہے۔

اور اعمال بد سے اسے کمال تنفر ہوتا ہے بلکہ خود اس سے محفوظ و معصوم ہوتا ہے۔

جب اس کے قوائے بدنی کمال کو پہنچ جاتے ہیں اور عقل تجربی اس کی منتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اسے تکمیل خلق کے لیے مبعوث کیا جاتا ہے۔

پھر اس کی تصدیق معجزات کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ معجزہ کبھی از جنس اقوال ہوتا ہے جیسے قرآن کریم۔
اور کبھی از جنس فعل ہوتا ہے جیسے انگشتہائے مبارک سے پانی جاری کر دینا ڈوبے سورج کو واپس لانا۔
چاند کے دو ٹکڑے کر دینا نکلی ہوئی آنکھ تندرست کر دینا۔ ٹوٹی پنڈلی جوڑ دینا وغیرہ وغیرہ
پھر ان معجزات کے ساتھ آیات عقلیہ بھی دی جاتی ہیں تاکہ عوام و خواص کے ایمان کا موجب ہو۔
چنانچہ معجزہ محض تحیر میں ڈالنے والا نہیں ہوتا بلکہ موجب ایمان عوام بھی ہوتا ہے۔
پھر یہ آیات عقلیہ چند قسم پر ہوتی ہیں۔
منجملہ ان کے اخلاق کریمہ
اور علوم صادقہ
بیان شافی
حجت واضح
انوار صحبت

جیسے نیچے درجے والے معجزات سے استدلال کرتے ہیں ارباب کمال کمالات نبوت سے استدلال کرتے ہیں علی الخصوص معالجہ امراض روحانیہ اور تکمیل نفوس ناقصہ اور فیضان اشعۂ انوار حضور کے صحابہ مشاہدہ کر کے یقین جازم ان کی نبوت کا حاصل کرتے ہیں۔ یہ مختصر تعریف نبی کی ہے۔

ایسے ہی صدیق کی شناخت یہ ہے کہ اس کی قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیاء کامل ہوتی ہے۔
اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنا۔ دوغلی باتیں کرنا اس کی شایان شان نہیں ہوتا اور مقدمات دین میں اس کے اخلاق تام ہوتے ہیں۔
حتیٰ کہ حظ نفس ان میں کبھی نہیں ہوتا اور اس کا نفس اصلاح پذیر ہوتا ہے۔
اور صدیق کی علامتوں میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ اپنا عزم و ارادہ بلا تردد رکھے۔
اور نماز میں جو بھی حادثہ پیش آئے تو چپ و راست التفات نہ کرے۔
اور خفیہ و علانیہ یکساں رہے۔
اور کسی پر لعن طعن کرنے سے مجتنب رہے۔
اور علم تعبیر رؤیا کا خوب عالم ہو۔
اور شہید وہ ہے کہ اس کا قلب مشاہدہ میں متحقق ہو
اور انبیاء کرام جو کچھ اسے پہنچائیں اس کے قبول میں کسی نہج سے انکار نہ کرے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حتیٰ کہ جان دینے میں امرِ دین کے لیے اسے اصلاً عذر نہ ہو۔

اور صالح وہ ہے جس کی قوتِ نظری و عملی مرتبۂ کمالِ انبیاء سے پست تر ہو لیکن بسبب کمال متابعت اپنا ظاہر معاصی سے پاک رکھے اور اس کا باطن اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ سے پاک ہو۔

اور یادِ الٰہی سے اس کا دل اتنا مملو ہو کہ اس میں کسی دوسری چیز کی گنجائش ہی نہ رہے۔

اور ولی ہر چند کہ ان تین گروہ میں شامل ہے لیکن ولی صالحین سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے کہ ولی وہ ہے جس میں مذکورہ چاروں افراد کی صفتیں ہوں۔

اور سب سے بڑی علامت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے محبوب رکھے اور اس کی روزی کا کفیل ہو اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت عام ہو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت رکھ دیں گے۔

"غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ نہ راستہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔"

ان جملوں میں گویا یہ تعلیم دی گئی کہ طلب راہ مستقیم میں احتیاط کرنی چاہئے اور گمراہوں اور مغضوبوں کو جو بزعم خود اپنے کو بار یاب راہ مستقیم سمجھتے اور انبیاء و اولیاء کے طریق مستقیم کو نہیں سمجھتے بلکہ ان کے راہ مستقیم سے احتراز کرتے ہوئے طریق باطل کو منظور کیے ہوئے ہوں۔

ان سے اپنے کو بچانے کے لیے بارگاہ حق میں دعا کرتے رہیں۔

یہاں یہ امر بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ غضب آدمی میں کس کیفیت کا ہوتا ہے اور حق تعالےٰ شانہٗ کا غضب کس کیفیت کا ہوتا ہے خالق و مخلوق کے غضب کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہے۔

آدمی میں جو غضب ہوتا ہے وہ ایک کیفیت ہے جو دل میں خون کے جوش سے شروع ہوتی ہے جس کا اس جوش کو روح حیوانی قہریت و مکروہات خارج کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے یہ کیفیت غضب رب العالمین جل و علا شانہ کی نہیں۔

بلکہ غضب الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ مغضوب کے حق میں اسباب حکمت کا افاضہ روک دے تاکہ وہ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے اور اس غضب کا مبدأ کفران نعمت ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ (اور اگر تم ناشکری تو میرا عذاب بڑا سخت ہے)

اور اس کا اثر لعنت و مذمت ہے جس کا مقابلہ رضا سے ہے جس کی حقیقت اسباب حکمت کا پہنچانا ہے تاکہ بندہ منزل مقصود تک پہنچ سکے اس کا مبدأ شکر ہے کما قال تعالیٰ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا) اس کا اثر ثنا و عطا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ضلال کی تعریف یہ ہے کہ ایسا راستہ اختیار کرے جس کے ذریعے مطلوب تک نہ پہنچ سکے۔

اور گمراہی کبھی بسبب غفلت ہوتی ہے کہ دنیاوی لذتیں غالب آجاتی ہیں اور لذات روحانیہ نظرانداز ہوجاتی ہیں اور کبھی نفس امارہ خواہشات کی طرف مائل کردیتا ہے اور یہ غلط فہمی پیدا ہوجاتی ہے کہ دنیا دلکش ہے۔ یہاں کے منافع نقد ہیں اور آخرت مؤخر ہے تو ادھار کے مقابل نقد سودا اچھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اس لیے کہ دس روپے ادھار ایک نقد سے بہتر ہیں بشرطیکہ اس ادھار کی وصولی کا یقین ہو تو مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ (جو ایک نیکی لائے گا تو اسے دس گنا ملے گا) میں اخروی ادھار دس گنا وصولی پر ہے اور اس کے وصول کا یقین ہونا انبیاء کرام اور اولیاء عظام اور علماء ذوی الاحترام کی زبان سے ہے۔

اس پر منکرین مجربین بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس پر ہمیں یقین نہیں۔ ہمارا تو ان وعدوں پر یہی کہنا ہے کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا۔ (ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے صرف دھوکے کا وعدہ کیا) تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ دنیا میں اہل دنیا پر تقلید انبیاء و اولیاء لازم ہے اگرچہ ان کے ہاں براہین میں شک ہو۔ یہ بھی چند روز میں ختم ہوسکتا ہے اس لیے کہ مریض دوائی پینے میں اگر اس کے ذائقہ کی بنا پر شفا ہونے میں شک کرتا ہے لیکن اگر وہ طبیب کی تقلید نہیں کرتا تو بیمار رہے گا۔

اور اگر شک کرتا ہوا بھی تقلید طبیب میں دوائی لے گا تو بعد صحت وہ شک خود بخود رفع ہوجائے گا یہی وجہ ہے کہ مریض دوائے تلخ پینے میں متنفر و منکر ہوتا ہے آخر اسے باتباع طبیب دوا پینی پڑتی ہے۔ پھر شفایاب ہونے پر اس کی مدحت کرتا ہے۔

ایسے طبیب روحانی انبیاء و اولیاء اور علماء کے تجویز کردہ نسخے قبول نہ کرنے والے مریض روحانی ہوتے ہیں اس پر واجب ہے کہ طبیب کا اتباع کرے اگرچہ صحت یاب ہونے میں شک ہی رکھے لیکن بعد صحت یابی انہیں یقین ہوتا ہے کہ میرا شک غلط تھا اور ان کی ہدایت صحیح تھی۔

اور کبھی غلبہ خواہش نفسانی اس پر اتنا مستولی ہوجاتا ہے کہ عمل خیر سے دل تنگ ہوجاتا ہے اور اعمال بد کی طرف میلان تام بڑھ جاتا ہے۔ یہ مرض سخت مخوف ہیں۔

اس لیے کہ جب یہ حالت بڑھ جاتی ہے تو اس پر رین طاری ہوجاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ ہے ان کے اعمال کی وجہ سے) عربی میں رین کہتے ہیں اَلرَّيْنُ صَدَاٌ يَعْلُوا الشَّيْءَ الْجَلِيْلَ۔ قَالَ بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَیْ صَارَ ذٰلِكَ الصَّدَاءُ عَلٰى جَلَاءِ قُلُوْبِهِمْ فَعَمِیَ عَلَيْهِمْ مَعْرِفَةُ الْخَيْرِ مِنَ الشَّرِّ قَالَ الشَّاعِرُ۔

اِذَا رَانَ النُّعَاسُ بِهِمْ   وَقَدْ رِيْنَ عَلٰى قَلْبِهٖ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رین وہ میل کچیل ہے جو کسی اچھی چیز پر چڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلکہ ان کے دلوں پر میل ہے یعنی یہ میل چڑھ گئی ان کے صاف دلوں پر تو ان کو بھلائی برائی کی تمیز نہ رہی۔ شاعر نے کہا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ اوندھے ہیں حالانکہ ان کے دلوں پر زنگ آچکا ہے۔

تو گویا رین بمعنی زنگ اور حجاب مستعمل ہے تو آیہ کریمہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال بد سے زنگ آگیا ہے۔

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ جب نفس کی خواہشات اس درجہ غالب آجائیں کہ برے اعمال کا احساس بھی نہ رہے تو زنگ قلب کی وجہ سے انہیں برا فعل برا نظر نہیں آتا۔

پھر بڑھتے بڑھتے نوبت غشا تک آتی ہے پھر دل پر مہر جہالت لگ جاتی ہے پھر عقل بھی تیرہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھر موت قلب واقع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ لَا یَنْفَعُ الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ

ایسے ہی اس کے برخلاف صورت حال یہ ہوتی ہے کہ نفس کشادہ ہو کر حسنات کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پھر انشراح صدر ہوتا ہے تو اول نزول سکون ہوتا ہے اور جب درجۂ کمال حاصل کر لیتا ہے تو درجۂ عصمت پر پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ

عدول طریق مستقیم دو طرح ہوتا ہے۔

پہلی قسم موجب غضب الٰہی ہو جاتی ہے خواہ حد کفر تک نوبت پہنچ جائے۔

اور دوسری قسم کو ضلال کہتے ہیں یہ بھی حد کفر تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

تو مغضوب علیہم وہ جماعت ہوئی جو کفر کے ساتھ معاند بھی ہو اور ایسا عناد کرے کہ دیدہ و دانستہ کلام الٰہی سے انکار کرے اور عمداً مرتکب معاصی ہو۔

چنانچہ یہودیوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ عز اسمہ ہے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (وہ جن کو دی ہم نے کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ان میں سے ایک فرقہ حق کو چھپاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں)

اور ارشاد ہے وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (اور وہ یقیناً جانتے ہیں کہ جو اسے خریدے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے)

اور ارشاد ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور تم حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو)

گویا یہود کا طبقہ دیدہ و دانستہ حق سے منکر ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ضالّ وہ ہیں جو کفر میں اپنے آباؤ اجداد اور اپنے بڑوں کے پیرو ہیں۔
اسی وجہ میں نصاریٰ کے حق میں ارشاد ہے اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ (انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے)
بحمد اللہ تفسیر الحمد یہاں ختم ہو گئی۔
اب چند لطائف و نکات جن کا تعلق اسی سورۃ مبارکہ سے ہے عرض کرتا ہوں۔
اول یہ سمجھنا ضروری ہے کہ لطائف و نکات اس سورۃ مبارکہ کے دو قسم پر ہیں۔
ایک یہ کہ آیات کے ساتھ فرداً فرداً متعلق ہیں۔
دوسرے یہ کہ تمام سورۃ کے ساتھ مجموعی طور پر تعلق رکھتے ہیں۔
تو اول قسم میں الحمد کا تعلق بسم اللہ سے ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام علوم جو توریت انجیل۔ زبور اور قرآن کریم میں ہیں وہ تمام کے تمام الحمد میں ہیں اور الحمد شریف میں جتنے علوم ہیں وہ تمام بسم اللہ میں ہیں اور بسم اللہ کے تمام علوم حرف بسم اللہ کی ب میں ہیں۔
اس اجمال کی توضیح یہ ہے کہ
تمام علوم کا تعلق ذات واجب تعالیٰ شانہ سے ہے اور بسم اللہ اول اسم ذات ہے تو اس میں تمام علوم مضمر ہیں۔
اور یہ ظاہر ہے کہ بچے کی تعلیم کی ابتدا الف سے ہوتی ہے اور کتاب اللہ کی ابتدا حرف ب سے ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ الف بسبب تطاول و ترفع محل نظر رحمت نہ رہا۔
اور ب بسبب انکسار و افتادگی جناب کبریائی میں مقبول ہو گئی اور حدیث میں بھی آیا ہے مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ جو اللہ کے حضور تواضع سے پیش ہو اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے۔
اس کے علاوہ عام عادت ہے کہ بادشاہ جب کوئی شے خریدتے ہیں تو اس پر شاہی مہر لگا دیتے ہیں تاکہ کوئی چور اس پر جرأت نہ کرے ایسے ہی جب جانور خریدتے ہیں اور اصطبل شاہی میں داخل کرتے ہیں تو اس کی پشت پر مہر کا داغ لگا دیتے ہیں تاکہ رہزن و ڈاکو اس پر قبضہ کرنے سے خائف رہیں۔
ایسے ہی جب بندہ عمل و طاعت کرتا ہے تو اس کی پیشانی پر مہر الٰہی لگ جاتی ہے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (ان کے چہروں پر سجدے کے نشان ہیں)
اور یہی بسم اللہ کا مضمون ہے چنانچہ روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو طوفان میں خوف غرق سے نجات کے لیے آپ نے اس پر بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا لکھ دیا اور زبان مبارک سے بھی پڑھا آپ کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشتی غرق سے مامون رہی۔

تو جب بندہ اس کلمہ کو تمام عمر اپنی مواظبت میں رکھتا ہے تو کس طرح وہ نجات سے محروم ہو سکتا ہے۔

کہتے ہیں ایک عارف نے بسم اللہ لکھا کر وصیت کی تھی کہ یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میرے کفن میں رکھ دی جائے لوگوں نے وجہ پوچھی کہ حضرت یہ وصیت کس غرض سے فرمائی ہے۔

فرمایا میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر بلند دروازہ پر کھڑا ہو کر سوال کرنے لگا اسے تھوڑا سا مال دیا گیا وہ چلا اور تیشہ لا کر دروازہ توڑنے لگا صاحب خانہ آیا اور بولا یہ کیا کر رہا ہے؟ فقیر نے کہا یا دروازے کو اپنے قابل بنا کر بھیک دے یا بھیک دروازے کی بلندی کے مطابق دے۔

یعنی بلند و بالا دروازہ رکھا ہے تو بھیک بھی بلند دے اور اگر اس قابل نہیں تو اتنا بلند دروازہ نہ رکھ۔

روایت ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ۱۹ حروف ہیں اور جہنم کے محافظ و موکل بھی ۱۹ ہیں۔ ہر حرف بسم اللہ کا ایک مؤکل سے بچاتا ہے اور بلا جہنم سے محفوظ رکھتا ہے۔

ایک قول ہے کہ رات دن کی چوبیس ساعت ہیں پانچ ساعتوں کے لیے پنجوقتہ نمازیں مقرر ہیں۔ باقی انیس ساعتوں کے لیے یہ انیس حروف بسم اللہ ہیں تاکہ ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون میں ذکر الٰہی کے ساتھ بندہ مستغرق رہے۔

ایک قول ہے کہ سورۃ براءت مشتمل بر قتل کفار ہے اسی وجہ میں اسے بسم اللہ بغیر رکھا گیا اور ذبح ذبیحہ کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں کہا جاتا۔ اس لیے کہ صورت ذبح صورت قہر ہے۔ اور مقتضائے رحمت یہ نہیں کہ قہر ہو اور بسم اللہ میں تمام و کمال رحمت ہے اس لیے ذبح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے۔

چنانچہ سب میں بڑی فضیلت بسم اللہ کی یہ ہے کہ جو ہر وقت و ہر آن بسم اللہ زبان پر جاری رکھے یا کم از کم ستر بار فرائض پنجگانہ کے بعد پڑھے یقین ہے کہ وہ ہر وقت غضب و عذاب سے محفوظ رہے گا۔

علاوہ بریں یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب بیت الخلاء کو جائے اسے چاہیے بسم اللہ پڑھے تاکہ اس کی شرمگاہ اور نظر جنیاں کے مابین حجاب ہو جائے۔

اور جب یہ بسم اللہ دشمنان دنیوی سے حجاب بن جاتی ہے تو ایسے ہی عقبیٰ میں عذاب سے یقیناً حجاب ہوگی

اب الحمد شریف کے متعلق خاص نکات و لطائف عرض ہیں۔

اس سورہ مبارکہ میں تین چیزیں ہیں۔

اول حمد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے مدح۔

تیسرے شکر۔

چنانچہ حمد محض زندہ کے لیے ہوتی ہے اور بعد احسان کی جاتی ہے اور یہ ہمیشہ جائز و مستحب ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا مَنْ لَمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ جو لوگوں کی حمد نہیں کرتا اللہ کی تعریف بھی نہیں کرتا اور حمد بہر حال کیجاتی ہے خواہ نعمت ملے یا نہ ملے بلکہ ہر کمال ذاتی پر بس حمد کی جاتی ہے اسی وجہ میں حمد کو مدح اور شکر پر مقدم رکھا۔ گویا بندہ کو تعلیم دی گئی کہ وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے یعنی میں اللہ تعالے کی حمد کرتا ہوں مگر چونکہ بندہ از بس عاجز ہے اس لیے وہ حمد تک نہیں پہنچ سکتا تو مافوق الطاقت مکلف کرنا رب تعالے شانہ کو منظور نہ ہوا اس بنا پر الحمد فرمایا یعنی کمال حق حمد اور ملک اسی کے لیے ہے خواہ بندہ اس کی حمد کرنے پر قادر ہو یا نہ ہو۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کیا یَا رَبِّ کَیْفَ اَشْکُرُکَ الٰہی میں کیسے تیرا شکر ادا کروں اس لیے کہ شکر بھی تیری توفیق و تعلیم سے میں ادا کر سکتا ہوں اور یہ توفیق حمد و شکر تیرا دوسرا انعام ہے اس پر مجھے پھر شکر کرنا لازم ہے اور اس میں تسلسل لازم آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا اے داؤد جب تم ہمارے شکر سے اپنے کو عاجز سمجھتے ہو تو تم نے ہمارا شکر ادا کر لیا۔

ایسے ہی جب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تو یہ کہنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ کہنے والا حمد کر رہا ہے حالانکہ وہ محمود قبل از حمد حامدین محمود ہے اس لیے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی تمام اقسام حمد و ثنا اسی کو لائق و زیبا ہیں جو ازل سے ابد تک جتنے حامد ہیں سب سے اول وہ محمود تھا۔

اور جب عموم کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ فلاں صاحب نعمت مستحق حمد ہے۔

یعنی درحقیقت محمود اول کی حمد ہے مثلاً پیر کی حمد مرید کی طرف سے استاد کی حمد شاگرد کی طرف سے بادشاہ عادل کی حمد رعایا کی طرف سے اولاد کی طرف سے والد کی حمد یہ تمام انواع حمد کا حقدار حقیقی اور مالک تحقیقی وہی ایک محمود اول ہے۔

کیونکہ ہر نعمت جب کسی کو ملی اس کا منعم حقیقی وہی ایک ہی ہے۔

تو گویا در پردہ صورت انسان میں وہی ایک تعالے شانہ جلوہ ریزی فرماتا ہے ہر دل صاحب نعمت میں ارادہ انعام پیدا کرنے والا وہی ہے اور وہ نعمت جس پر فرمائی گئی اس سے کسی کو متمتع کرنے کی توفیق بھی وہی دینے والا ہے تو معلوم ہوا کہ انتفاع نعمت و انقطاع نعمت یہ سب اسی واجب تعالے شانہ کا فضل ہے چنانچہ ارشاد ہے وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ تو واجب تعالیٰ شانہ جتنے منعم مجازی ہیں سب مثل خدمتگار ہیں جو بحکم مالک حقیقی خوان ہائے طعام دوسروں کو پہنچاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس سے جو کچھ ملتا ہے وہ تو اس کی طرف دست سوال بڑھائے گا لیکن اگرچہ مجازاً وہ مجازی منعم و معطی مستحق حمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجازی ہو مگر درحقیقت ہر نعمت پر وہی منعم حقیقی مستحق حمد ہے۔ ؎

نہ کس میدہاند نہ کس میدہد   خدامے دہاند خدا میدہد

یہاں ایک شبہ وارد ہوتا ہے کہ عام طور پر ہر جگہ تسبیح تحمید پر مقدم رکھی گئی ہے جیسے سبحان اللہ والحمد للہ وغیرہ میں سورہ فاتحہ میں تحمید کس لیے مقدم فرمائی گئی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیم تسبیح تحمید پر جب کی جاتی ہے جبکہ کلام میں دونوں کا ذکر ہو۔ یہاں فقط حمد کا ذکر ہے اس لیے تسبیح نہیں۔ دوسرے اکتفاء تحمید کے ساتھ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مضمون تسبیح تحمید میں موجود ہے اور مضمون تسبیح یہ ہے کہ ذات واجب تعالے شانہ اپنی صفات میں تمام نقصانات سے منزہ ہے۔

اور مضمون تحمید یہ ہے کہ کمال و نعمت جو ذہن و خیال بشر میں ہے وہ تمام اس جناب سے ہیں اور جب تمام کمالات و نعم اس ذات کی طرف سے اعتقاد بشر میں ہیں تو لازم آیا کہ اس کی ذات میں کوئی نقص نہیں۔

ایک لطیفہ عجیب اور ہے کہ لفظ الحمد للہ میں آٹھ حرف ہیں یعنی الف لام۔ ح۔ م۔ دال۔ ل۔ ہمزہ۔ ہ اور آٹھ ہی دروازے بہشت بریں کے ہیں۔

اور حمد کو دو چیز سے تعلق ہے اول ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ کرے دوسرے مستقبل سے کہ وہ شکر ہے اور شکر مزید نعمت ہے جیسا کہ ارشاد ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔

تو بموجب تعلق اول دروازہ ہائے جہنم حمد کرنے والے پر مسدود ہو جاتے ہیں اس لیے کہ مواخذہ اور عتاب و عذاب بندۂ شاکر سے نہیں ہوتا۔

اور بموجب تعلق دوم شاکر عقلاً مستحق ہوتا ہے کہ اس پر بہشت درہائے بہشت کشادہ ہوں۔

ایک قول ہے کہ الحمد للہ ایک عظیم البرکت کلمہ ہے لیکن لازم یہ ہے کہ اسے اس کے موقعہ پر استعمال کیا جائے تا کہ اس کا ثمرہ بوجہ احسن حاصل ہو۔

حضرت سری سقطی قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار الحمد للہ کہا تو تیس سال استغفار کی۔

اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک بار بغداد میں آگ لگی جس سے بازار اور دوکانیں جل گئیں مگر میری دوکان محفوظ رہی۔ ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا تمام دوکانیں جل گئیں مگر آپ کی دوکان محفوظ رہی تو میں نے کہا الحمد للہ۔

پھر میں نے سوچا تو خیال آیا کہ یہاں الحمد للہ مجھے نہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ دین و مروت کے خلاف تھا۔ اس لیے کہ تمام مسلمان اور احباء دین مصیبت میں پڑے اور میں محض اپنے قلیل و ذلیل منافع پر خوش ہوا۔ اور میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے الحمد للہ کہہ دیا۔

چنانچہ میں جب سے مشغول استغفار ہوں۔

قرآن کریم میں ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اہل جنت کا آخر کلمہ الحمد للہ رب العالمین ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ابتداء انسان بھی حمد سے ہے اور اس کا خاتمہ بھی حمد پر ہے۔ تو بندہ پر لازم ہے کہ اپنا اول اعمال اور آخر اعمال کلمہ حمد کے ساتھ ہی رکھے۔

اور مدح کبھی قبل از احسان ہوتی ہے اور کبھی بعد از احسان کی جاتی ہے اور یہ کبھی ممنوع بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَحْثُوا التُّرَابَ فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں۔ چنانچہ مداح قصیدہ گوؤں میں خاک ڈالنے کا حکم ہے۔

اب رہا شکریہ ہمیشہ اس کا کیا جاتا ہے جس سے اسے کوئی نعمت حاصل ہو۔

اب یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ

اس سورۃ مبارکہ کا نزول بندوں کی تعلیم کے لیے ہوا تاکہ وہ مناجات الٰہی کرتے وقت الحمد للہ اول کہیں۔ لیکن اس میں قُوْلُوْا مضمر رکھیں اور صراحتاً قولوا نہ کہیں اس لیے کہ اگر صراحتاً قولوا کہا جائے تو امتثال امر میں نہ کہنے والے قصور وار قرار پائیں گے اور قصور وار سزاوار عتاب ہو جاتا ہے مثلاً اگر باپ بیٹے کو کہے کہ فلاں کام کر اور وہ نہ کرے تو وہ بیٹا داغدار عقوق والدین ہو جاتا ہے۔

برخلاف اس کے کوئی کہنے والا اگر کہے کہ فلاں اچھی چیز ہے اس پر اگر عدم امتثال ہو تو یہ عقوق و نافرمانی نہیں کہلاتا۔

تو الحمد للہ فرمانے میں رحمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ بطریق تلقین حضور الٰہی میں بیان کرے تاکہ حکم اطاعت اس عمل میں پورا ہو جائے۔

اب رب العالمین کے متعلق عرض ہے۔

رب العالمین میں عالم کا رب ہونا فرمایا گیا ہے۔

اس کی توضیح یہ ہے کہ عالم میں دیکھی سنی تمام اشیاء دو حال سے خالی نہیں۔

یا وہ واجب لذاتہ ہوں گی یعنی خود بخود موجود ہوں گی اور ان کا نابود ہونا محال ہوگا۔ یہ صرف اور صرف ذات واجب تعالیٰ شانہ کی ذات ہے۔

یا وہ ممکن لذاتہ ہوں گی کہ اس کی ہر دو طرف وجود و عدم میں برابر ہوں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یادہ بہ ایجاد الٰہی موجود ہو تو جو اس قسم کی اشیاء ہیں وہ عالم ہیں اور عالم علامت سے مشتق ہے اسی بنا پر اس کا نام عالم رکھا گیا۔ کہ یہ اسماء و صفات الٰہی ہے اس لیے کہ ہر فرد مظہر ہے ایک اسم الٰہی کا اور صفات سے ایک صفت ہے۔

اور یہ اجناس و انواع یہ مظاہر اسماء کلیہ اور صفات اطلاقیہ ہیں۔

پھر جبکہ ہر فرد افراد عالم سے اسم کا مظہر ہے اسماء الٰہی سے تو عوالم غیر منتہی ہیں۔

لیکن جو کچھ شرائع میں مقرر ہے اس کا بیان یہ ہے۔ کہ

جو کچھ عالم میں موجود ہے وہ یا ذات ہے یا صفات۔

ذات اسے کہتے ہیں جو اپنے وجود میں کسی چیز کا محتاج نہ ہو جیسے آسمان و زمین۔

اور صفات اسے کہتے ہیں جو اپنے وجود میں کسی دوسری چیز کا محتاج ہو جیسے رنگ۔ بو۔ مزہ وغیرہ

اور ذات عرف معقولیاں میں جوہر کو کہتے ہیں۔

اور صفت کو عرض کہتے ہیں

پھر ذات بھی دو قسم پر ہے

ایک جسم۔

دوسرے روح۔

جسم وہ ہے جو ایک مقدار اور ایک شکل معین رکھے اور وہ اپنی مقدار و شکل کو کبھی نہ چھوڑے۔

اور روح چونکہ مقدار و شکل معین نہیں رکھتی

اسی وجہ میں اشکال مختلفہ اور مقدار متفاوتہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

اور جسم کی بھی دو قسم ہیں

علوی اور سفلی

پھر علوی بھی بہت سی قسم رکھتا ہے

جیسے عرش۔ کرسی۔ سدرۃ المنتہی۔ لوح قلم۔ معدنِ بہشت معدنِ دوزخ اور ستارے ثوابت و سیارے اور ہفت آسمان۔

ایسے ہی سفلی بھی دو قسم ہے

بسیط جیسے عناصر اربعہ۔ زمین۔ پانی۔ ہوا۔ آگ ہے۔

دوسرے مرکب یہ بھی دو قسم پر ہے۔ اس لیے کہ یہ تمام عناصر سے مرکب ہے۔ لیکن بعض تو مرکب بعض عناصر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ہے اور بعض عناصر سے۔
پہلی قسم کو ناقص کہتے ہیں اور دوسری قسم کو تام۔
مرکب تام منحصر تین عالم پر ہے۔
عالم معادن۔ عالم نباتات۔ عالم حیوان۔ پھر یہ ہر ایک بہت سے عالموں پر مشتمل ہیں۔ ان کی تفصیل موجب تطویل ہے۔
اور مرکب ناقص بھی تین قسم پر ہے۔
بخار یعنی آب و ہوا۔
غبار یعنی خاک و ہوا۔
دخان۔ یعنی آگ و ہوا۔
ان تینوں سے بھی بہت سے عالم پیدا ہوتے ہیں۔
چنانچہ خالص غبار سے بہت سے بگولے بنتے ہیں اور ان کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔
اور بخار سے بارشیں ہوتی ہیں اور جب بخار بہت بلندی پر چلا جاتا ہے تو سردی سے منجمد ہو کر ژالہ اور برف بن جاتا ہے۔
اور دھواں جب بلندی پر پہنچ جاتا ہے تو برق اور صاعقہ اور شہاب اور ستارہ دمدار اور بہت سی صورتوں میں متشکل ہوتا ہے۔
ایسے ہی بخار اور دخان جب منعکس ہو کر زمین میں محبوس ہو جاتا ہے تو زمین کو ہلا دیتا ہے۔ جسے زلزلہ کہتے ہیں۔
اور جب بخار زمین میں محتبس ہو جاتا ہے اور ہوا کی قوت سے باہر آتا ہے تو چشمے جاری کر دیتا ہے۔
اور اگر بخار لطیف مابین سما اور ارض سردی کی وجہ سے منجمد ہو کر زمین پر گرتا ہے وہ شبنم کہلاتا ہے۔
اور اگر وہی بخار لطیف منجمد شدہ فضا میں پراگندہ ہو جائے اسے صقیع کہتے ہیں جس کا نام کہر ہے۔
اور بعض ملکوں میں بخارات لطیفہ منجمد ہو کر برنگ شکر سفید و سُرخ زمین پر برس پڑیں تو اسے ترنجبین اور انگبین خشک اور شیرخشت کہہ دیا جاتا ہے۔
یہ ہیں مختصر اقسام مرکب ناقص کے۔
اور یہی بطریق خرق عادت عجیب و غریب چیزیں پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، کتب عجائب الکائنات میں اس کا مطالعہ کریں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور روح یا محض نیک ہے اسے فرشتہ کہتے ہیں۔
یا خالص بد اور خبیث ہے اسے شیطان کہتے ہیں۔
یا مختلط نیک و بد ہیں ہیں یہ دو قسم پر ہیں جنہیں جن یا ارواح بنی آدم کہتے ہیں
اور فرشتے بھی تین قسم پر ہیں۔
اول وہ فرشتے جو اجسام سے متعلق ہیں خواہ وہ اجسام علوی سے متعلق ہوں جیسے حاملان عرش اور خازنان کرسی اور داروغہائے بہشت و دوزخ اور ساکنان سدرۃ المنتہی اور مجاوران بیت المعمور اور کشیدن ستارہا اور محرکان سماوات اور دربانان سما۔
دوسرے وہ فرشتے جو اجسام سفلی سے تعلق رکھتے ہیں۔
وہ جو ابر و باد سے مربوط ہیں اور ہر قطرہ باراں کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور دریا اور پہاڑ اور اشجار و بنی آدم پر مؤکل ہیں اور ان کے اعمال و اوراد اور عزیمتوں کے ساتھ مؤکل ہیں۔ اسماء الٰہی اور عزیمت خواناں اور ذکر دہندگا سے ارتباط رکھتے ہیں۔
ایک قسم ان ملائکہ کی ہے
جو عبادت الٰہی میں مستغرق ہیں ان کی اتنی کثیر تعداد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمانوں میں ان کی وجہ سے ایک بالشت بھی جگہ خالی نہیں ہے۔ اور یہ تمام فرشتے آسمانوں میں قیام اور رکوع اور سجود میں ہیں۔
تیسری قسم ان ملائکہ کی ہے
جو مقربین خاص ہیں۔ ان کے سپرد تدبیر عالم ہے مثلاً وحی لے کر انبیاء کرام پر آنا۔ احکام شرعیہ پہنچانا۔ ایصال رزق و دولت اور امداد و تصرف کرنا کسی کو اٹھانا۔ کسی کو ملک دینا۔ دولت بڑھانا گھٹانا۔ قبض روح کرنا۔
اور چار فرشتے ان پر حاکم ہیں جنہیں رسول ملائکہ کہتے ہیں۔
وہ جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام ہیں۔
ان کے لشکر و اعوان اسی قسم میں داخل ہیں۔
اور ان کے حالات و مقدار سوائے رب العزت تبارک و تعالے اور یا لعطائے الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نہیں جانتا وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ۔
اور اس کے علاوہ بھی بہت سے عالم ہیں مثلاً مکان۔ زمان۔ کم۔ کیف۔ وضع اور نسبت جہت وغیرہ ان کی تعریف کتب متداولہ حکمت میں موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر یہ کہ جو ان پر احاطہ اور ان کے احوال پر عبور چاہے اسے تفسیر رب العالمین پر غور کرنا چاہئے ہم نے یہاں مختصر عرض کر دیا ہے۔

اب الرحمٰن الرحیم سے جو متعلق ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

حقیقت رحمت حق باری تعالےٰ میں ایصال خیر و دفع شر ہے۔

اور رحمت حق تعالےٰ شانہ کی دو قسم ہیں

ایک رحمت ذاتی دوسرے رحمت صفاتی۔

پھر ذاتی کی دو قسم ہیں عام اور دوسرے خاص

عام تو وہ رحمت ہے جس کا افاضہ ہر موجود کے لیے ہے۔

اور خاص یہ کہ جسے استعداد تقرب الی اللہ بخش دی جائے اسے اس کے لیے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

ایسے ہی صفاتی بھی دو قسم پہ ہے یعنی عام اور خاص۔

عام تو یہ ہے کہ ہر موجود کو اس کی صفات سے جتنا اس کے لائق ہو اسے دیا جائے۔

اور خاص یہ کہ ہر وجود کو کچھ دے کر اس کے ذریعہ دوسروں پر فضیلت بخشی جائے

اس تفصیل کے بعد معلوم ہوا کہ بسم اللہ میں رحمٰن و رحیم فرما کر

الحمد میں دوبارہ رحمٰن و رحیم فرمانا محض تکرار نہیں ہے بلکہ بسم اللہ میں رحمٰن و رحیم ذاتی ہے اور الحمد میں رحمٰن و رحیم صفاتیہ ہے۔

اور ذاتی کی دو قسم ہیں عام اور خاص یہ دلالت کرتی ہیں بسم اللہ کے دو اسم رحمٰن و رحیم پر

اور صفاتی کی بھی دو قسم ہیں عام اور خاص یہ دلالت کرتی ہیں الحمد کے مذکورہ دو اسموں رحمٰن و رحیم پر

بعض نے کہا کہ ذکر رحمٰن و رحیم بسم اللہ میں

برائے تسکین مصیبت ہے کہ اسم اللہ کے ساتھ ہمت مضبوط کرے اور دل کو یہ نام مدہوش کر دے۔

اور الحمد میں بندوں کو امیدوار بنانے کے لیے اسم رحمٰن و رحیم لایا گیا تاکہ مالک یوم الدین کے خوف سے بیتاب نہ ہوں اور آئندہ کلام میں عبادت مذکور ہے جو بندہ پر لازماً شاق ہے تو قائد رجا اور سائق خوف ساتھ دیدیا۔ کہ ہر مقام خوف و رجا پر یہ دو اسم رحمٰن و رحیم ساتھ رہیں کہ ایک تسکین مصیبت عوام کرے اور عوام کو امیدوار بنائے اور دوسرا اسم رحیم برائے خواص ہے۔

اور ایک روایت ہے کہ ظہور عالم کی ابتداء رحمت عام و خاص کے ساتھ ہوئی اور اس کی انتہا بھی رحمت کے ساتھ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ بسم اللہ میں بشارت ابتدا رحمت کی ہے اور الحمد میں انتہا رحمت پر ہے۔

اور ایک قول ہے کہ رحمٰن لفظ میں خاص ہے اور معنی میں عام اس لیے کہ یہ وصف سوائے ذات واجب تعالےٰ شانہ کسی غیر کے لیے نہیں ہوتا اگرچہ خالقیت ورزاقیت اور منفعت رسانی کے جو ہر قسم کے موجودات کو شامل ہے تو باعتبار معنی یہ عام ہے مگر باعتبار تلفظ خاص۔ برخلاف رحیم کے کہ وہ تلفظ میں عام ہے لیکن معنی میں خاص ہے اس لیے کہ مخلوقات کو اس وصف سے متصف کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں فلاں رحیم ہے کہ لطف و توفیق کہ مدلول اسی اسم کا ہے مومنین کے لیے مخصوص ہے۔

ضحاک کہتے ہیں کہ رحمٰن میں اشارہ اللہ تعالےٰ کی طرف ہے کہ وہ مکان سماوی پر رحمٰن ہے اور رحیم میں اشارہ اللہ تعالیٰ کی اس نزول رحمت کی طرف ہے جو اہل زمین پر وہ فرماتا ہے۔

ابن مبارک کہتے ہیں کہ رحمٰن وہ ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے دے اور رحیم اسے کہتے ہیں کہ جب اس سے سوال نہ کیا جائے تو غضب فرمائے۔

بعض نے کہا ہے کہ دنیا و آخرت میں جتنے آثار رحمت ہیں وہ اسم رحمٰن کے مقتضیات سے ہیں اور دفع بلا و آفات دارین بمقتضائے رحمت رحیم ہے۔

بہرحال رحمٰن سے کمال رحمت کا اظہار ہے کہ جس سے تمام بڑی نعمتیں اور کلیات واصول منافع حاصل ہوتے ہیں اور رحیم سے ہلکی اور حقیر نعمتیں اور جزئیات و فروع حاصل ہیں اور یہ دو اسم اس لیے لائے گئے تاکہ بندہ بلند نعمتیں مانگتے ہوئے حقیر نعمتوں کے سوال پر نہ شرمائے۔

گویا دو اسم ظاہر فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ ہم سے جو مانگنا چاہو بے حجابا مانگو اور بڑی نعمتیں طلب کرتے ہوئے حقیر نعمتیں مانگتے یہ وہم نہ کرو کہ اس رحمٰن سے ہلکی چیز مانگنا بے ادبی ہے۔

یہ بندہ کی جبلت ہے کہ بڑی چیزیں دے۔

اور ہلکی چیزوں کے سوال پر خشمگیں ہو جائے۔

ایک روایت ہے کہ کسی شخص نے دربار شاہی میں معمولی سوال کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سزا دی جائے کہ اس نے ہمارے حضور معمولی چیز کا سوال کیا۔ ایسا سوال تو اسے کسی معمولی آدمی سے کرنا تھا۔ اس نے ہماری توہین کی ہے۔

اس وجہ میں اللہ تعالےٰ اپنی شان ارفع و اعلیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ

بندہ ہم سے جو مانگے ہم اسے ضرور دیں گے۔ اگر زندگی۔ قوت۔ شنوائی۔ بینائی۔ فرزند و زن مانگے گا ہم اسے دیں گے اور اگر نمک چارہ یا پوشش کپڑا طلب کرے گا تو وہ بھی ہم اسے عطا فرمائیں گے تو گویا اگر ایسی چیز طلب کرے گا جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے سوا دوسرا نہ دے سکے تو بھی ہم بخشیں گے۔

اور اگر ایسی چیز مانگے گا جو بندہ بندہ سے طلب کرے تو مل جائے ہم وہ بھی اسے عطا فرمائیں گے۔ مثلاً تشخیص مرض اور معالجہ و دوا کے ساتھ متعین کرنا، یا روزینہ مانگنا۔ اور امور معاش میں یا معاد میں مدد طلب کرنا یہ سب ہم سے مانگ سکتا ہے حالانکہ یہ کام بندہ بندہ سے بھی کرا سکتا ہے۔

گویا یہ فرمایا کہ ہم رحمٰن ہیں تو نے گندہ نطفہ ہمارے سپرد کیا۔

تو ہم نے تجھے مرد خوش قامت نیک منظر بنا کر تجھے عطا فرمایا اور سوکھا دانہ ہمارے سپرد کیا ہم نے اسے اپنی رحمت سے شاخ با برگ و بار کر کے تجھے دیا۔ تو نے ناقص طاعت ہمارے پیش کی ہم نے اس کے بدلے بلند کوشک حور و قصور اشجار و انہار کے ساتھ عطا فرمائے۔

اور ہم رحیم بھی ہیں کہ جو کچھ تو ماں باپ خاوند اور مالک استاد اور پیر طبیب و عطار سے آقا و مربی سے حاصل کر سکتا تھا ان کا ہم سے امیدوار ہو تو وہ بھی ہم تجھے بخش دیں گے۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ

جب اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے اور اس کے مقتضیات وہ ہیں جو بیان ہوئے تو پھر اس نے کس لیے اشیائے قبیحہ پیدا فرمائیں اور افعال مذموم کیوں خلق کیے اور اخلاق ردیہ اور ہموم و غموم اور افکار و حاجات جو تخلیق فرمائے یہ کہاں رحمٰن و رحیم کے مقتضیات سے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شبہ نہیں بلکہ کوتاہ نظری ہے۔

کہ مذکورہ اشیاء کو خلاف شان رحمٰن و رحیم سمجھا گیا اور صفت رحمٰن و رحیم کے مخالف جانا ایسے معترض کو سمجھنا چاہیئے کہ اگر پدر مشفق اپنی اولاد کو تادیباً مارے تو یہ مارنا یہ اقتضائے رحمت ہے اگرچہ بظاہر یہ تادیب عذاب کی صورت میں ہے مگر بچہ پر عین رحمت ہے۔

اگر بچہ کو باپ صبح ہی پکڑ کر اسے استاد کے سپرد کرے جو بظاہر نہایت خشمگیں اور بیرحم ہے تو یہ سپرد کرنا عین رحمت ہے اس لیے فرمایا کہ والدین کے حق میں رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی دعا کیا کرو۔

اگر بچے کو ایام تعلیم میں کھیل کود سے روک کر تعلیم دی جائے اور چھٹی کے روز جمعہ کو اسے نائی کے سپرد کر کے بال ترشوائے جائیں گرم پانی سے غسل کرا کر میلے کپڑے اتار کر صاف پہنائے جائیں تو اگرچہ بظاہر بچہ پر یہ ظلم ہے کہ اسے کھیلنے سے روکا۔ آزادی سے گلگشت نہ کرنے دی۔ ہم چشموں میں آوارہ گردی سے باز رکھا لیکن اس نگہداشت اور تربیت کا نتیجہ جب اس پر روشن ہوتا ہے تو وہ صمیم دل سے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا کہہ کہہ کر والدین کے حق میں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دست بدعا ہوتا ہے۔
ایسے ہی اگر اچھا نا بچہ کو تخمہ ہو جائے اور بدہضمی سے اس کے معدہ میں زہر طعام پھیل جائے تو والدین اسے آب و دانہ سے روکتے اور ادویہ بدذائقہ کھانے کو مجبور کرتے ہیں تاکہ اس مرض سے وہ بچہ نجات پا کر جسیم و توانا ہو جائے۔ یہ سب صورتیں بظاہر عذاب ہیں مگر حقیقتاً عین رحمت ہیں۔
مَنْ لَّمْ يُؤَدِّبْهُ الْاَبَوَانِ اَدَّبَهُ الْمَلَوَانِ (جسے ماں باپ ادب نہ سکھائیں اسے زمانہ ادب سکھاتا ہے) البتہ ناقص العقل بچہ ایام طفولیت میں اس تادیب کو عذاب سمجھتا ہے مگر سمجھ بوجھ سیانی ہونے پر وہ والدین کا شکر گذار ہوتا ہے۔
اسی بنا پر اس رحمن و رحیم نے فرمایا عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)
یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ دنیا و آخرت میں مخلوق پر جو کچھ ہوتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں۔
اول یہ کہ اسے جو چیز ملی وہ نافع بھی ہے اور ضروری بھی۔ جیسے سانس کہ اگر ایک لمحہ کے لیے بند ہو جائے تو زندگی ہی ختم ہو جائے۔
یا معرفت الٰہی کہ آخرت میں اگر ایک لحظہ کے لیے دل سے زائل ہو جائے۔ تو مستوجب عذاب ابداً لآباد بنا کر رکھ دے۔
دوسری قسم یہ ہے کہ نفع دیتی ہے مگر ضروری نہیں جیسے مال دنیاوی اور کثرت علوم و معارف یا کثرت نوافل و طاعات کہ اس کا فائدہ آخرت میں ہے۔
تیسری قسم یہ ہے کہ وہ ضروری ہے مگر نافع نہیں جیسے امراض شتی و آفات دنیا کہ یہ دنیا میں آتے ضرور ہیں لیکن ان کا نفع آخرت میں ہے دنیا میں نہیں۔
چوتھی قسم وہ ہے کہ وہ نافع بھی نہیں اور ضروری بھی نہیں جیسے تفاخر۔ غنا۔ تکبر کہ یہ اگر انسان میں ہو تو اس سے فائدہ بھی نہیں اور یہ ضروری بھی نہیں۔
اب مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے متعلق ملاحظہ فرمائیں
یہ فلسفہ ناقابل انکار ہے کہ مطیع و نافرمان موافق و مخالف محسن و بدخلق کے مابین بہ مقتضائے عدالت بین فرق ہے اور یہ فرق روز جزا کے بغیر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ اگر دنیا میں نیکوں کو نعمت و دولت اور عافیت دی جاتی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بروں کو فقر و مصیبت اور محنت و مرض میں مبتلا کر دیا جاتا تو لوگ لازمی طور پر نیکی کی راہ قبول کرتے اور افعال مذمومہ سے بخوف مرض و محنت مجتنب رہتے اور حصول دولت و صحت و عافیت کے طمع میں سب نیک ہی نیک ہوتے۔ لیکن ایمان و ایقان و اطمینان سے ان کا کوئی واسطہ نہ ہوتا اس کو غلبۂ محنت صعوبت و کربت کا خوف کارہائے نیک کی طرف مضطربانہ صورت میں مجبور کرتا اور اعمال نیک اضطراری حالت میں بے اختیار ان سے ظہور میں آتے۔ نہ کہ تعمیل حکم الٰہی سے وہ مائل بہ اعمال صالحہ ہوتے۔

اس لیے روز جزا کو روز عمل سے ممتاز فرمایا۔ تاکہ حقیقت تکلیف و معاد ہمارے فہم پر متحقق ہو۔

آیۂ کریمہ میں قراءت متواترہ صحیحہ دو ہیں۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور ان دونوں قراءتوں سے پڑھنا اگرچہ درست ہے لیکن علمائے محققین نے ان میں سے ایک کو ترجیح دی ہے یعنی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ارجح بتائی ہے اور اس کی چند وجہ بیان فرمائیں۔

اول یہ کہ مالکیت مرد اور غیر مرد پر عام ہے اور ملک و شہنشاہی خاص مردوں تک محدود ہے۔

دوسرے یہ کہ مالک کو مملوک پر کمال قدرت حاصل ہے اگر وہ چاہے تو اپنے مملوک کو بیچ ڈالے اور جسے چاہے بخش دے بر خلاف ملک و بادشاہ کے کہ اس کی قدرت صرف اور صرف رعایا پر ایا تک محدود ہوتی ہے اس لیے مالک یوم الدین ارجح ہے۔

تیسرے یہ کہ مالکیت کی نسبت ملکیت و بادشاہی سے قوی تر ہے اس لیے کہ مملوک کو ملکیت مالک سے نکلنا ممکن نہیں بر خلاف رعیت کے کہ وہ بادشاہ کا محکوم ہونے سے نکل سکتا ہے سلطنت بادشاہ سے نکل کر دوسری سلطنت میں چلا جائے تو اب وہ پہلے بادشاہ کی رعیت نہیں کہلائے گا گویا رعیت رہنا نہ رہنا باختیار رعیت ہوتا ہے۔

چوتھے یہ کہ مالک کا رتبہ مملوک سے افزوں تر ہوتا ہے اور بادشاہ کا رتبہ رعیت پر اس درجہ بلند نہیں ہوتا اس لیے کہ مملوک مالک کے حضور پست تر ہے رعیت سے۔

اور استیلاء و قہر مالکیت میں جتنا عام ہے رعیت پر شاہی استیلاء اتنا نہیں اس لیے کہ غلام پر خدمت مالک واجب ہے اور رعایا پر واجب نہیں۔

دوسرے غلام بلا اذن مالک باختیار خود کسی کام کا مجاز نہیں بر خلاف رعیت کے کہ اسے اپنے گھریلو معاملات میں اختیار ہے۔

تیسرے یہ کہ رعیت کا واسطہ ملک اور بادشاہ سے عدل و انصاف اور ہیبت اور سیاست تک ہے مگر غلام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومملوک کہ وہ اپنے مالک ومولا سے خوراک وپوشاک اور تربیت ورافت اور رحمت وحفاظت میں ہر حالت کے ساتھ مربوط ہے۔

تو قراءت مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اقرب یہ امید ہے کہ بندہ اپنے مالک سے عفو و تربیت رافت ورحمت کا ہر حال میں امیدوار و محتاج مالک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں روزی دیتا ہوں وہ شکم سیر ہے لہذا مجھ سے رزق طلب کرو تا کہ میں تمہیں روزی عطا کردوں۔ اے میرے بندو تم سب برہنہ ہو مگر جسے میں کپڑا پہنا دوں تو تم مجھ سے ہی کپڑا مانگو تا کہ میں تمہیں کپڑا پہناؤں۔

بادشاہ وہ ہے جو اپنے موجودہ لشکر پر نگرانی رکھتا ہے اور ضعیف وشکستہ حال اور مریض وعاجز کو دیکھتا ہے تو خبر گیری کرتا ہے۔

اور مالک حاضر وغائب اپنے بندوں، غلاموں، ضعیفوں، مریضوں بڈھوں پر انتہائی رحمت فرماتا ہے اور ان کے علاج میں مدد کرتا ہے۔

تو مالک کا رتبہ بادشاہ کے مرتبہ سے افزوں ہے ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو مالک میں ملک سے ایک حرف زائد ہے تو مالک کی بخشش بھی ملک سے افزوں تر ہے۔

ایک بات یہ بھی ہے کہ بروز قیامت بہت سے بادشاہ ہوں گے جو اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہوں اور اس دن کوئی مالک نہ ہو سوا ایک مالک الملک ذوالجلال والاکرام کے۔

تو مالک یوم الدین کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ مالک علی الاطلاق ہے قیامت کے دن کا کہ بادشاہ اور غلام آزاد اور احرار سب اس کے زیر حکم ہوں گے اور مالک الملک اسماء حسنیٰ میں بھی اسم الٰہی ہے اور ملک الناس بھی حقیقتاً اسی ذات واحد کا اسم ہے جیسا کہ سورۃ ناس میں مذکور ہے۔

اب یوم الدین کے متعلق بھی سمجھنا ضروری ہے۔

عرف عربی میں یوم کہتے ہیں ابتداء طلوع سے غروب تک کو اور شرعاً یوم کا اطلاق طلوع صبح صادق سے غروب تک ہے۔

اور کبھی روز کا اطلاق مطلق وقت پر بھی ہوتا ہے خواہ وہ دن ہو یا رات مہینہ ہو یا سال جیسے کہتے ہیں روز صفین ایسا ایسا ہوا یوم خندق یہ یہ ہوا۔ حالانکہ یہ ایک دن کا واقعہ نہیں بلکہ مہینے اور شب وروز کا واقعہ ہے تو ثابت ہوا کہ یوم الدین سے مراد ایک دن نہیں بلکہ اس کی مدت نفخہ ثانیہ سے لے کر جنت دوزخ میں داخل ہونے تک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ہے اس میں بہت سے وقائع اور کافی حالات واقع ہوں گے۔

اب یہ ذہن نشین کرنا بھی ضروری ہے کہ اس سورۂ مبارکہ میں دو مضمون ہیں۔

اول مضمون حمد و ثنا جو بندہ کی زبان سے جناب الٰہی میں عرض کیا گیا۔

دوسرا خواہش مطلب کہ بعد از القاب حمد و ثنا بندہ کرتا ہے۔

اور اس سورۂ مبارکہ میں پانچ نام اسماءِ حسنیٰ مذکور ہیں۔

اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین۔ یہ پانچوں نام اپنے مفہوم میں ارتباط کامل رکھتے ہیں اور سب مرادف اسم دیان ہیں۔

اس لیے کہ حمد باعتبار کمال ذاتی واجب تعالےٰ شانہ کی اس لیے کی گئی کہ لفظ اللہ کا مقتضی ہے دوسرے باعتبار افاضۂ وجود و توابع وجود یہ مفاد ہے اسم رب کا۔

تیسرے باعتبار نعمت تیسر اسباب معاش اور دنیا میں زندہ رہنا رحمٰن سے مفہوم ہوتا ہے۔

چوتھے باعتبار توفیق اصلاح معاد مضمون رحیم ہے۔

پانچویں نعمت جزا پر ترتب اکمال حمد و شکر پر مالک یوم الدین ہے۔

دوسرے پہلو سے یہ بھی واضح ہے کہ عبادت مقتضائے الوہیت ہے اور استعانت بمقتضائے ربوبیت ہے اور طلب ہدایت بمقتضائے رحمانیت ہے اور استقامت بمقتضائے اسم رحیم ہے اور یہ پانچ انعام بمقتضائے مالکیت ہیں۔

اب ایاک نعبد کے متعلق عرض ہے۔

عربی زبان میں تقدیم مفعول مفید اختصاص ہے جیسا کہ آیہ کریمہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم سوا تیرے کسی کی عبادت نہیں کرتے اور یہاں لفظ نعبد سے یہ اختصاص مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ وجہ اختصاص عبادت اس ذات پاک سے یہ ہے کہ حقیقت عبادت غایت تذلل ہے جو نہایت تعظیم کے لیے کی جاتی ہے۔

تو یہ عبادت اور تعظیم اگر تسخیر اًہے یا مضطر تو یہ عبادت اظہار تذلل کے لیے نہیں ایسے ہی اگر تذلل اضطراراً ہو تو وہ بھی عبادت نہیں اور اسے محسوب بعبادت نہیں کیا جا سکتا اس لیے کہ تسخیر تسخراً یا اضطراراً جو عبادت ہو گی وہ بداہتہً کسی کے لیے مسلم نہیں ہو گی جبتک کہ وہ عبادت ایسے ہو کہ اپنے منعم کی طرف سے نعمت حاصل کر کے اظہار شکر کے لیے ادا کرے اور ایسا منعم حقیقی سوا اس ذات واجب تعالےٰ شانہ کے اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ بندہ کے لیے تین حال ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماضی۔ حال۔ مستقبل،

ماضی بندہ کی یہ ہے کہ وہ معدوم محض تھا سے اس کے منعم حقیقی نے کتم عدم سے منصۂ شہود پر لاکر شرف وجود سے مشرف فرمایا جیسا کہ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا۔ ہم نے تجھے پیدا کیا۔ حال آنکہ پہلے تو کچھ بھی نہ تھا۔

نطفہ کی صورت جب تو مردہ تھا تو تجھے زندہ کیا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ۔ پھر زندہ ہو کر بھی جاہل تھا تو تجھے علم دیا اور اسباب علم حواس وعقل تجھے بخشے کما قال اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ۔

اور زمانہ حال بندہ کا یہ ہے کہ اس کی حاجتیں حد سے زیادہ ہیں جو ابتدائے عمر سے آخر عمر تک اگر خیال کیا جائے تو اس کی گنتی نہیں اور پھر باوجود تقصیرات و معاصی جو دمبدم اس سے سرزد ہوتی ہیں اس کا فضل واحسان منقطع نہیں ہوتا۔

اور مستقبل بندہ کا یہ ہے کہ موت کے وقت سے حشر و نشر تک محافظت عذاب وعقاب کی امید صرف اور صرف جناب رحمن ورحیم سے توقع رکھتا ہے۔

بہرحال بندہ کو سوائے ذات رحمن ورحیم کوئی بچاؤ و پناہ کسی حال میں احوال ثلاثہ سے نہیں۔

تو بندہ کی عبادت کا وہی مستحق ہے نہ کہ کوئی اور

جو کچھ عالم میں ہے دیدہ و شنیدہ ہے یا ہر وہ چیز جس سے انتفاع حاصل ہو وہ تمامہ قبل از وجود تھا نہ بعد از موت ہوگا۔ مثل آفتاب و ماہتاب اور دریا اور زمین اور پہاڑ کے یہ زمان ماضی میں نفع دیتی ہے اگرچہ ہمیں نہیں تو ہمارے آباؤ اجداد کو زمان ماضی میں دیتی رہی اور زمان حال میں دے رہی ہے اور زمانہ آئندہ میں دے گی اور ارواح طیبہ سے جو نفع ہوتا ہے یہ سب کچھ اس وقت واجب تعالیٰ شانہ سے ہے۔

لہٰذا اس صورت میں بھی وہی مستحق عبادت ہے۔

اسی وجہ میں ارشاد ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے ساتھ کیا مناسبت ہے کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے بعد اِيَّاكَ نَعْبُدُ لایا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عبادت کے تین درجے ہیں۔

اول یہ کہ عبادت رغبت ثواب کے لیے ہو کہ اس کے بدلے میں حور و قصور جنات و انہار ملیں گے تو یہ عبادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درحقیقت ایک مزدوری ہے کہ محنت کے بدلے میں مال حاصل ہو۔ اس لیے کہ عاقل خوب سمجھتا ہے کہ دنیا کی انعمہ واطعمہ اور امتعہ فانی اور محض فانی ہیں لیکن عطائے اخروی ابدی ہے اور فانی کے مقابل ابدی نعمت افضل و اشرف ہے لہذا عبادت کا بدلہ اخروی بہتر ہے۔

دوسرے یہ کہ عبادت خوف عذاب و عقاب سے ہو اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کی تعداد بعض روایات سے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے سب نے اعلان فرمایا اور قاطبۃً بتایا کہ اگر بندے عبادت الٰہی نہ کریں گے تو مستوجب عقاب و عذاب ہوں گے اور جبکہ محض ایک صادق وامین کی خبر مفید یقین ہوتی ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی خبر پر کیونکر احتمال شک ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ عبادت بھی مثل اطاعت غلام و کنیز کے ہے کہ خوف سزا سے ناچار خدمت مولا و مالک کرتے ہیں اور امید انعام واکرام رکھتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ بندہ کی عبادت محض مشاہدۂ جمال جمیل کے لیے ہو یہ عبادت پہلے دو درجوں سے نہایت ارفع و اعلےٰ ہے۔

چنانچہ اسی عبادت پر ہمیں حضور نے فرمایا تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ (اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے) اور اس قسم کی نماز کی نیت بھی یہ ہے اُصَلِّیْ لِلّٰہِ وَالثَّوَابُ لِلّٰہِ وَالْخَلَاصُ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ (میں اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہوں اور اس کا ثواب بھی اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے عذاب سے نجات بھی)

چنانچہ یہ عبادت کرنے والا عابد حالت شکر میں والہانہ کہہ گیا۔

امروز چوں جمال تو بے پردہ ظاہر است | درحیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

تو ثابت ہوا کہ چونکہ ہر سہ مرتبہ والی عبادت کا تعلق روز جزا سے ہے لہذا مالک یوم الدین کو ایاک نعبد کے ساتھ مترتب ہونا ضروری تھا۔ ایک واقعہ ہے جس سے ہمارے دعوی کی مکمل تائید ہوتی ہے۔

ایک شخص نامی گرامی پہلوان تھا۔ اس کی کشتی کسی کمزور آدمی سے مقرر ہوگئی جب دونوں اکھاڑے میں اتر کر کشتی کرنے لگے تو کسی نے اس پہلوان سے کہا تجھے معلوم بھی ہے تو کس سے کشتی کر رہا ہے۔ اس نے حیرت سے دریافت کیا لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ فلاں استاد ہے۔

یہ سنتے ہی وہ قوی الجثہ پہلوان گر گیا اور اس سے کشتی ہار گیا۔

تو جب ایک قوی الجثہ پہلوان پہ ایک استاذ پہلوان کا نام یہ رعب طاری کر سکتا ہے تو اس قوی ومتین کا نام کس درجہ موجب خشیت واجلال ہوگا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے یہ کہ بندے نے جب رحمٰن و رحیم کا نام سن لیا تو اس کی برکت سے ایک قوت اسے حاصل ہو گئی۔ جس نے ثقل عبودیت اس سے ہلکا کر دیا جیسے کسی سے جب زور کا کام لیا جاتا ہے تو اول اسے یاقوتی یا غذائے مقوی دیتے ہیں تاکہ اس کی غذائے لطیف اسے اس کار ثقیل کو ہلکا کر دے۔

ایسے ہی جب نام الٰہی قبل از عبادت زبان پر لیا گیا تو بندہ کو حضور معنوی حاصل ہو گیا اور جیسے عاشق کو حضوری محبوب کے بعد کوئی کلفت نہیں رہتی ایسے ہی جمال جہاں آرائے محبوب کے تصور سے عابد پر بھی کوئی بار نہیں رہتا چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (پرہیزگاروں کو جب کوئی شیطانی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں)

بنابریں بندہ کو چاہئے کہ قبل از عبادت بھی اپنے معبود کا نام یاد کرے اس بنا پر اللہ اکبر تکبیر تحریمہ میں پکارا جاتا ہے تاکہ شیطان اس کی عبادت میں کسی غفلت کا نقصان نہ ڈالے اور وہ عبادت بحضور قلب ادا کرے۔

اب یہ امر بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ عبادت کنندہ ایک ہوتا ہے اور الحمد ایاک نعبد صیغہ جمع کے ساتھ کس لیے استعمال ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بندہ اپنی ناقص عبادت کو کاملوں کی عبادت میں مخلوط کر کے حضور اقدس میں پیش کرتا ہے تاکہ رحمٰن و رحیم اپنے کرم سے کاملوں کی کامل عبادت کے ساتھ اس کی ناقص بھی قبول فرمالے اور عبادات اولیاء و انبیاء و ملائکہ کے ساتھ اس بندہ کی ناقص عبادت بھی قبول ہو جائے۔

چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ

اگر کوئی شخص دس چیزیں فروخت کرے ان میں بعض ناقص بھی ہوں تو خریدار کو لازم ہے کہ تمام کی تمام ہی لے اگر ناقص واپس کر کے اچھی چھانٹ لے تو یہ بیع کے خلاف ہے۔

تو بارگاہ اکرم الاکرمین سے تو یہ کسی طرح متصور ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ اپنے کرم سے سب ہی قبول کر لیتا ہے ؎

می پذیرند بداں را بہ طفیل نیکاں
رشتہ واپس نہ دہد ہر کہ گہرے گیرد

موتیوں کی لڑی لینے والا دھاگہ بھی موتیوں کے ساتھ قبول کر لیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ موتی قبول کر کے دھاگہ واپس کر دے۔

دوسرے صیغہ جمع کے ساتھ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صفت بھی فرمائی گئی حالانکہ قانت و حنیف صرف وہی تھے جیسا کہ ارشاد ہے اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا (بے شک ابراہیم ایک جماعت تھے اللہ کے فرمانبردار اور ایک رخ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اگر ایاک اعبد فرمایا جاتا تو بھی مضمون صحیح ہو جاتا کہ میں تیرا بندہ ہوں اور ایاک نعبد میں یہ عبارت ہوتی ہے کہ میں بھی ایک بندہ ہوں تیرے بندوں میں سے اور یہ مضمون زیادہ مناسب اور قریب ادب ہے۔ اس میں تواضع زیادہ ہے۔

اب اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے متعلق عرض ہے۔

نستعین صیغہ جمع متکلم استعانت سے ہے اور حقیقت استعانت طلب معونت ہے۔

اور طلب معونت ہر کام میں چار طرح کی جاتی ہے

اول اس امر کی مدد چاہنا کہ اس کام پر اسے قدرت حاصل ہو جائے۔

دوسرے جو کام کرنا چاہتا ہے اس میں آسانی ہو جائے۔

تیسرے جو کام کرنا ہے اس میں اتنی مدد حاصل ہو جائے کہ وہ کام نزدیک ہو جائے۔

چوتھے جو کام کرنا چاہتا ہے اس کی طرف اتنی رغبت ہو جائے کہ عقل و ہوش اور شعور دست و پا سب اس میں مصروف ہو سکیں۔

تو اس کی تقسیم اس طرح ہے کہ

عقل و شعور اور دست و پا بخشنا ہے عبادت کے لیے یہ قسم اول سے ہے۔

اور رفع موانع اور اشتغال و فراغ خاطر دینا دوسری قسم سے ہے۔

اور اس کے دواعی کو دل میں ڈالنا اور اس کا پسندیدہ ہونا نظر عقل میں اور لذت عبادت اور انشراح خاطر بڑھانا قسم سوم سے ہے۔

اور کسی مرشد کو انبیاء و اولیاء کی طرف سے پیدا کر دینا تاکہ پند و نصیحت سے عبادت کی طرف میلان بڑھے یہ قسم چہارم سے ہے۔

اور یہاں اِیَّاکَ کو نَسْتَعِیْنُ پر مقدم کرنا بھی مفید حصر و اختصاص ہے جس کے صاف معنی ہوئے کہ الٰہی تیرے سوا میں کسی سے مدد نہیں لینا چاہتا۔

پھر یہ استعانت عبادت کے لیے خاص ہوگی یا عام ہوگی تو تمام امور دنیا و دین کے لیے ہوگی۔

اگر خاص ہے تو اس استعانت میں یہ سر ہے کہ عبادت اگرچہ ہر چند بندہ کے کسب و عمل سے ہے۔

مگر بندہ بہ سبب خواطر نفسانی یہ عمل کرتا ہے اور اس میں بندہ کو خالص عبادت کا شعور بغیر اللہ تعالٰے کی توفیق کے کارگر نہیں۔

اور عقل کا کام یہ ہے کہ انجام پہ نظر رکھے اور جو کچھ انجام کار بہتر نظر آئے اسے اختیار کرے اگرچہ اول اول

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں مشقت لازم ہو اور نفس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ فی الحال جو نفع دے اسے اختیار کیا جائے۔ اور عواقب کار اس پر پوشیدہ رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ عقل اور نفس کی خواہش میں کشاکش اور تنازع رہتا ہے۔

اور لشکر ہوا و ہوس غلبہ کر کے اسے ہلاکت قلب تک پہنچا دیتا ہے اس کا سدباب سوائے عون الٰہی ممکن نہیں۔

اور عبادت بندہ پر آسان نہیں ہوتی

جب تک عوائق رفع نہ ہوں اور وہ چار ہیں

دنیا، خلائق، شیطان اور نفس امّارہ۔

اور یہ چاروں دفع ہوتے ہیں جب ان کے عوارض دفع ہوں اور عوارض کے دفع کرنے میں مصائب وخطرات اور ہموم وغموم لازم ہیں۔ ان سے بندہ بے پروا جب ہوتا ہے جبکہ عبادت میں ریا و سمعہ اور عجب نہ آئے اور یہ تمام اس وقت تک دفع نہیں ہوتے جب تک بندہ میں خوف و رجا اور اشتیاق مشاہدۂ حق پیدا نہ ہو اور یہ چاروں کیفیت بغیر عون الٰہی متصور نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ارباب تحقیق نے عبادت کو وسیلہ فرمایا اور استعانت کو حاجت کہا۔ کما فی تفسیر عزیزی

اور ظاہر ہے کہ وسیلہ حاجت پر مقدم ہے۔

توجب استعانت اتمام عبادت کے لیے ہے تو چونکہ ہر چیز کا اتمام بعد شروع کرنے کے ہوتا ہے بنابریں استعانت بعد شروع عبادت ہی ضروری ہوئی تو اِیَّاکَ نَعْبُدُ مقدم اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو مؤخر لانا بالکل صحیح اور درست ہے۔

گویا بندہ کا بارگاہ حق میں یہ عرض کرنا ہے۔ کہ

الٰہی میں تیرے حکم کی تعمیل میں عبادت کرتا ہوں لیکن اس کا اتمام میرے ہاتھ میں نہیں مبادا کوئی مانع یا عارض پیش آجائے تو تجھ سے استعانت کرتا ہوں کہ اتمام کو تو ہی پہنچانے والا ہے اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ (کوشش میرا کام اور پورا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام) میرا عقیدہ ہے فَاِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ (مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے)

اور اگر یہ استعانت عام ہے امور دنیا و دین میں تو اس کی وجہ اختصاص یہ ہے کہ جو اپنے غیر کی اعانت کرتا ہے تو اس کا منشا کار یہ ہے کہ اس کے دل میں داعیہ اعانت اس کے غیر کی ڈالتا ہے اور یہ فعل سوائے ذات واجب تعالیٰ شانہ کوئی نہیں کر سکتا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو گویا بندہ بارگاہ الٰہی میں عرض پرداز ہے کہ الٰہی میری مدد سوائے تیرے کوئی نہیں کرسکتا مگر جس کو تو میری مدد کرنے کی مدد فرمادے تو اسے جب اسباب اعانت بہم ہوں گے اور تو اس کے دل میں میری اعانت کا جذبہ ڈال دے تو غیر بھی میری مدد کرے گا۔

تو میں تیرے ہی حضور وسائط قطع نظر کرتا ہوں اور غیر کی اعانت بھی میں بہ نظر حقیقت تیری ہی اعانت دیکھتا ہوں۔

اس اجمالی تقریر کی وضاحت یہ ہے کہ بندہ کو بظاہر کچھ قدرت ہوتی ہے جو اللہ تعالے سے اسے ملی ہے تو اس قدرت کو دیکھ کر بندہ گمان کرتا ہے کہ کسی فعل کا کرنا نہ کرنا میرے اختیار میں ہے۔ لیکن ترجیح فعل اس کے ترک پر ہرگز اس کی قدرت میں نہیں ہے۔

اس لیے کہ اگر کوئی مرجح بندہ کی جانب سے ہوگا تو اس کا مرجح بھی لازمی ہوگا۔

اور اس میں تسلسل لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے۔

لہٰذا ماننا پڑے گا کہ مرجح سوائے ذات واجب تعالے کوئی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ مخلوق اپنی مطلوبات طلب کرتی ہے۔ حالانکہ اس کی قدرت میں عقل و شعور اور کوشش اور جدوجہد میں کوئی کسر نہیں رکھتا۔ مگر اکثر و بیشتر وہ تمام مساعی بیکار جاتی ہیں اور مطلوب حاصل نہیں ہوتا۔ اور بعض کو حاصل ہو جاتا ہے۔

اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انسان انسان سے اپنی مطلب براری کے لیے مدتوں سعی کرتا رہتا ہے مگر جس سے اسے کام ہے وہ اسے قبول نہیں کرتا کہ اچانک اس سے اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

اسی جگہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کے دل کو بدلنے والا وہی مقلب القلوب ہے۔

جو غیب سے اس کے دل کی کنجی کھول دیتا ہے اور اسی سے کام کرا دیتا ہے جس سے یہ مایوس تھا۔

تو مومن کو چاہیئے کہ اپنے ابنائے جنس کی اعانت کو بھی اللہ کی اعانت سمجھے۔

اور شائبہ شرک سے مجتنب رہے اور سعدی کے اس قول کو اپنا عقیدہ بنائے کہ

نہ کس میدہاند نہ کس میدہد   خدا میدہاند خدا مے دہد

تو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا مفہوم واضح ولائح روشن اور ظاہر و باہر ہو گیا۔

چنانچہ حضرت خلیل علیہ السلام کو جب نمرود لعین نے ہاتھ پاؤں باندھ کر آگ میں ڈالا تھا تو جبریل علیہ السلام پہنچے اور عرض کیا کہ آپ کو مجھ سے کوئی حاجت ہے تو فرمائیے۔ خلیل نے فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا۔ جبریل تجھ سے کوئی حاجت نہیں۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ پھر اپنے رب سے عرض کیجئے خلیل اللہ نے فرمایا عِلْمُہٗ بِحَالِیْ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ۔ وہ دانائے نہاں و آشکارا ہے میرے عرض کرنے کی وہاں ضرورت نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہی نقشہ خلیل مومن کے لیے ظاہر میں ہے کہ جب نیت کر لیتا ہے تو دونوں پیر چلنے سے حرکت کرنے سے بند ہو جاتے ہیں دونوں ہاتھ بند ہو جاتے ہیں کسی چیز کے پکڑنے سے معطل ہوتے ہیں حتی کہ زبان بھی سوا قرات اور ثنا کے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ گویا کہ اسباب طلب وہرب بے کار ہوتے ہیں تو اس وقت تمام اسباب کو بیکار دیکھ کر بارگاہ الوہیت میں عرض پیرا ہوتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور یہاں سے سر تقدیم نعبد نستعین پر واضح ہو جاتا ہے۔

اس سورۂ مبارکہ میں دو مقام ہیں۔

ایک مقام معرفت ربوبیت دوسرا مقام معرفت عبودیت جب یہ دو مقام جمع ہو جاتے ہیں بندے کا معاملہ خدا تعالےٰ سے تمام ہو جاتا ہے۔

پھر اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ جلوہ گر ہوتا ہے۔

ابتداء سورت سے مالک یوم الدین تک مقام ربوبیت ہے۔

اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہے۔

اور ایاک نستعین میں بیان کمال عبودیت ہے اور جب ہر دو جانب سے عہد پورا ہو گیا تو اس پر ثمرہ مترتب ہو گیا اور حسب موقعہ یہ بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عبادت و استعانت میں مشرکین اور اہل اسلام کے مابین کیا اختلاف ہے۔ وہ اختلاف یہ ہے کہ وہ اجسام معدنیہ کو پوجتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں جیسے پہاڑ۔ سیم وزر اور نباتات میں پیپل تلسی اور روحانیات میں دیو بھوت۔ جن۔ ملائکہ کو پوجتے ہیں اور انہیں اپنا مربی جانتے ہیں۔

حتی کہ حرارت و برودت۔ رطوبت و یبوست کو بھی ایک روح سمجھتے اور اس سے استعانت کرتے ہیں اور چونکہ ارواح نظر سے مخفی ہوتے ہیں تو ان کی صورت اور تمثال بنا کر اسے پوجتے ہیں یا اس کے آگے تضرع کرتے ہیں بعض وہ ہیں کہ افراد انسانی سے کامل ہستیوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔

بعض وہ ہیں کہ اجسام بسیطہ کو خواہ وہ سفلی ہوں جیسے آگ کہ مجوس آتش پرست اسے معبود اعتقاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بہت زیادہ لطیف اور نورانی ہے لہذا معبود ہے۔

بعض آفتاب و ماہتاب کے پرستار ہیں بعض ستاروں کے پجاری ہیں بعض نور و ظلمت کے پجاری ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے مقابل اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا عقیدہ پیش فرمایا اور بتایا کہ عبادت و استعانت از غیر جس میں غایت تذلل اور نہایت تعظیم ہو وہ دین حنیف میں جائز نہیں بلکہ مخصوص بحضرت حق تعالیٰ شانہ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن وہ تعظیم وتکریم جو مادر وپدر استاذ و مرشد اور
آقا و حاکم کے ساتھ ہوتی ہے وہ یہ سمجھ کر کی جاتی ہے کہ یہ مظاہر انعام حق ہیں۔ ان کی تعظیم وتکریم میں غایت تذلل و تعظیم متحقق نہیں۔ ایسی تعظیم وتکریم سے اتلاف حق مالک الملک علی الاطلاق لازم نہیں آتا۔ اور اس میں تشابہ بالمشرکین نہیں۔

یہ استعانت ویسی ہی ہے جیسے انسان بھوک کے دفع کرنے کو گندم چاول سے مدد لیتا ہے۔

پیاس بجھانے کو پانی۔ شربت۔ برف کی مدد حاصل کرتا ہے۔

دھوپ کی شدت گرمی کی حرارت سے راحت حاصل کرنے کو سایہ دار درخت وغیرہ کا سہارا لیتا ہے۔

دفع مرض کے لیے ادویہ عقاقیر سے مدد لیتا ہے۔

طبیب کی مدد سے ان ادویہ کا تعین کرتا ہے یہ استعانت بلاکراہت جائز ہے اس لیے کہ درحقیقت یہ استعانت نہیں اور اگر استعانت مان بھی لیا جائے تو اس میں مستعان حقیقی وہی ذات واجب تعالے شانہ ہے اور باعتبار وسیلہ یہ استعانت بالغیر ہے۔

حکام وارباب حکومت سے مالی مدد۔ اولیا و بزرگان دین سے دعائیں کرانا وغیرہ یہ سب استعانت مطلقاً جائز ہیں۔ اس لیے کہ ان سے استعانت انہیں مظاہر عون سمجھ کر کی جاتی ہے نہ کہ مالک الملک سمجھ کر بر خلاف مشرکین کے کہ وہ بتوں سے جو استعانت کرتے ہیں وہ انہیں معین مطلق سمجھ کر کرتے ہیں اور روحانیات فلکیہ کو اور روحانیات عنصریہ کو مستقل بالذات معین جانتے ہیں جیسے بھوانی۔ لونا چاری۔ شیخ سدو وغیرہ ان سے استعانت عین شرک ہے اور اس قسم کی استعانتیں منافی ملت اسلامی ہیں۔

اب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے متعلق تصریح ملاحظہ ہو۔

یہاں اہدنا میں طلب ہدایت ہے اور ہدایت کا معنی یہ ہیں کہ مطلوب کا نشان دینا یا الہام جیسے بچہ اپنی والدہ کے پستان بلا کسی تعلیم کے چوسنے لگتا ہے۔ حالانکہ اسے پیدائش کے بعد کوئی تعلیم نہیں ہوتی۔

پھر دودھ طلب کرنے کا طریقہ اس کے رونے سے القا ہوا یہ ہدایت القائی ہے ایسے ہی جب حواس انسانی بطور ظاہر و باطن قوت پکڑ لیتے ہیں تو اچھی بری چیز کا امتیاز کر لیتے ہیں۔

اور جن امور کو عقل مدرکہ نہیں سمجھ سکتی یا ادراک انسانی اس تک نہیں پہنچتا اس کے بتلانے کے لیے پیغمبران اولوالعزم کو مبعوث فرمایا گیا اور یہی وہ ہدایت ہے جو ارسال رسل کرام و انزال کتب الہیہ سے متحقق ہوتی ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی دو قسم ہیں عام اور خاص۔

عام ہدایت تو یہ ہے کہ خیر و شر کی راہ واضح کر دی جائے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے

خیر و شر سے تجھ کو واقف کر دیا اب تو اپنے فعل کا مختار ہے

اس کی بھی دو قسم ہیں تبیانی اور توفیقی۔

تبیانی یہ ہے کہ ماجاء الرسول کی شرح اس حد تک ہو کہ پھر شک وشبہ کا احتمال فہم سامع میں راہ نہ پائے۔

اور توفیقی یہ ہے کہ تمسک بہ ہدایت انبیاء علیہم السلام کسی کے حق میں فراہم ہوں اور اس پر تمسک آسان ہو جائے حتی کہ وہ سعادت ابدیہ کے ساتھ واصل ہو کر مقام اصطفا پہ مشرف ہو جائے اور اس توفیق کا منتہی آخرت میں بہشت ہو اور دنیا میں عرفان حق حاصل ہوتا ہے۔

اور خاص یہ ہے کہ ایک نور انوار نبوت سے اس کے عالم ولایت میں مدرکہ قلب پہ مشرق ہو اور پھر انکشاف حقائق علی ماہی علیہ حاصل ہو جائے۔

اور یہ بھی تین درجہ رکھتا ہے

پہلا درجہ من اللہ ہے جس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

دوسرا درجہ الی اللہ ہے جس کے متعلق تذکرہ ہے۔ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ

تیسرا درجہ باللہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

یہ اخص الخواص کے تین درجات ہدایت ہیں۔

اس میں سے جو درجہ بھی بندہ کی امداد میں منجانب اللہ حاصل ہو وہ اثنا سیر سلوک میں حالاً فحالاً یکے بعد دیگرے حاصل ہوتا ہے۔

تو یہ آیۂ کریمہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں ان درجات کو دیکھ کر کمال عجز و ناتوانی کے ساتھ عرض پیرا ہوتا ہے کہ الٰہی یہ راہ اتنی دشوار گذار ہے کہ محض اِرَادَةُ الطَّرِيْقِ میرے لیے کافی نہیں۔ بلکہ تیرا ہی فضل مجھے واصل الی المطلوب کر سکتا ہے لہذا اپنے فضل کو میرا رفیق مسافت بنا دے وہ میرا ہاتھ پکڑ کر بہ مقتضاء نعبد اور نستعین اور اہدنا مجھے ان میں ہی شامل کر دے جو ساجدین و حامدین ہیں تو اہدنا الصراط المستقیم میں بھی مجھے تنہا نہ چھوڑ اور ایاک نعبد میں بھی مجھے اپنے خواص میں داخل رکھ اور نستعین میں بھی بصیغہ جمع مجھے سب میں شریک فرما۔

ورنہ تنہا میرا جانا مجھے ورطۂ ضلالت میں گرفتار کر دے گا اور کہیں نہ کہیں تو سوس شیطانی مجھے کسی مہلکہ میں ہلاک کر دے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ پر بلائے قیل وقال اگر مستولی ہو گئی تو میرا دل جنگ وجدل سے مکدر ہو جائے گا اور تیرا قرب اور مقام صداقت مجھ سے دور ہو جائے گا اس لیے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا کے ساتھ صراط الذین انعمت علیہم بھی عرض کرتا ہوں۔

اس لیے کہ انسان کو اللہ تعالے کی طرف سے تین قوتیں ودیعت ہیں

قوت نطقیہ کہ اسے قوت عقلیہ بھی کہتے ہیں۔

اس کی تعریف یہ ہے کہ اس کی مدد سے انسان اشیاء کو جانتا اور اس کے حقائق پر عبور کرتا ہے اور حقائق یا تو ذات وصفات باری تعالے ہیں۔

یا اس کے افعال و آثار دنیا و آخرت میں اور اس علم کے جاننے کو علم الٰہی کہتے ہیں۔

اور اس میں افراط و تفریط یہ ہوتی ہے۔

کہ ذات واجب تعالے شانہ کی تحقیق میں پڑ کر سر ذات کے جاننے کے درپے ہو جائے۔

یا صفات الٰہی کی مطلقاً نفی کر دے اور ذات واجب تعالے کی تنزیہ کرتے کرتے اثبات صفات میں بیچ تشبیہ کی طرف مائل ہو کر خالق کو مخلوق کے ہمرنگ بنا دے۔ یہ توحید زنادقہ ہے

یا وہ صفات جنہیں شارع علیہ السلام نے ثابت کیا انہیں تاویل باطل باطل ٹھہرا کر انکار کر دے۔ مثل شاہد یا سمع وبصر اور رویت الٰہی اور رضا وغضب کے یا الٰہی افعال کو اپنے افعال سے تشبیہ دے جیسے نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ کے ترجمہ میں منہ سے پھونک مار کر بتا دے کہ ایسے اللہ تعالے نے پھونک ماری اور يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کے ترجمہ میں اپنا ہاتھ کسی پر رکھ کر کہہ دے کہ ایسے ہی اللہ تعالی نے ہاتھ رکھا۔

اس لیے کہ ید اللہ وہ ید اللہ ہے جس کی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (اس کی کوئی مثال نہیں) شان ہے۔

تو ایسی تشبیہات دینا خالص زندقہ ہے اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْعَقَائِدِ الْبَاطِلَةِ الْمَائِلَةِ اِلٰى جَانِبِ الْاِفْرَاطِ۔ (ایسے ہی اور عقائد باطلہ جو افراط کی طرف مائل ہوں)

اور علم نبوات جس کا تعلق ارواح وملائکہ وانبیاء واولیاء وائمہ دین اور خلفاء راشدین سے ہے۔ اس میں افراط تفریط یہ ہے کہ ان مراتب کی اصلاح کرتے کرتے ان سے انکار کر دے اور کہنے لگے کہ وہ ہمارے جیسے ہی تھے ان میں کوئی امتیاز تقرب الی اللہ کا نہیں۔

یا ان کی عقیدت اتنی بڑھ جائے کہ ان کی عصمت انبیاء کی عصمت کے برابر قرار دے اور نبیوں کی طرح انہیں بھی خطا ونسیان سے محفوظ جان لے۔

اور رتبہ ائمہ واولیاء کو رتبہ انبیاء کے مساوی سمجھ لے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی خواہش ہوتی ہے مثلاً مٹی کا انسان کو علم ہے تو اب اس کے اجزا کی تحقیق کی طرف وہ جاتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ فلاں مٹی میں لوہا ہے فلاں مٹی میں شیشہ۔ اس مٹی میں تانبہ ہے اور اس مٹی میں سونا۔ اس میں چاندی ہے تو اس میں سکہ۔ اس میں جست ہے اور اس میں پلاٹینم حتی کہ ایک علم کے ساتھ زائد علم کی طرف رجحان لازمی ہے۔

پھر سوال بعد حصول یوں بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے وہ دوامی رہے دوسرے جیسے ایک دلیل سے حاصل ہوا ہے اس پر اور دلائل بھی حاصل ہوں۔ اس لیے کہ جو علم ایک دلیل سے حاصل ہوا ہے وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جو متعدد دلائل سے ثابت ہوا اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ممکنات جتنے بھی عالم موجودات میں ہیں ان میں ہر ایک میں ایک دلیل ہے جو ذات پر اور علم و قدرت رحمت و حکمت من جانب اللہ ہر ایک میں ودیعت کی گئی ہے چنانچہ لبید نے کہا ہے

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

اور کسی نے کہا ہے

ہر گیا ہے کہ از زمیں روئید وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گوید

کوئی کہتا ہے ہے

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست از معرفت کردگار

تو ثابت ہوا کہ علم آدمی کو ہر وقت زیادتی و ترقی کی طرف مائل رکھتا ہے۔ بقول شاعر

در بند آں مباش کہ مضموں نہ ماندہ است صد سال میتواں سخن از زلف یار گفت

چنانچہ حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اِہْدِنَا کی تفسیر یہ ہے ثَبِّتْنَا عَلَی الْھِدَایَۃِ ہمیں ہدایت پر ثابت رکھ۔

اور قرآن کریم میں بھی گویا اس اِھْدِنَا کی تفسیر دوسری جگہ فرمائی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا۔ اور اِھْدِنَا اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا میں اس حکمت کا مظاہرہ ہے کہ واجب تعالیٰ شانہ بندہ کو اپنے حضور تضرع و زاری کے ساتھ عرض پیرا رہنا پسند فرماتا ہے تاکہ اس کا نفس متکبر نہ ہو جائے اور اس کے ہر وقت سوال کرنے سے ہماری رحمت اس کی طرف مبذول رہے اس لیے کہ ہمارا قانون قدرت ہی یہ ہے کہ

تا نہ گرید ابر کے خندد چمن تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن

اور دعا و سوال اسی وجہ میں منافی رضا بقضا نہیں ہے اس لیے کہ جو چیز جائز ہے اس میں رضا الٰہی ہے اور تذلل و زاری اللہ کو محبوب ہے اور عطا بعد طلب اس کا قانون ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ سوال ہدایت استعانت پر متفرع ہے۔
اس لیے کہ ہدایت استعانت کی ایک قسم ہے چنانچہ ارشاد ہے۔
وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا تو مجاہدہ محتاج استعانت ہے اور مالک یوم الدین کا مفہوم بھی اس سے ظاہر ہو گیا اس لیے کہ نفع ہدایت یوم دین ہی میں ظاہر ہوگا اور وہ بواسطہ ہدایت و عبادت کاملہ ہی ہوگا اور یہ سب کچھ خواہ رحمت عام ہو خواہ رحمت خاص رب العالمین کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ ان کے ہی لیے ہے جو ثابت عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْم ہیں تو اب صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی بھی تفسیر ضروری ہے وہ یہ ہے کہ
حقیقت نعمت یہ ہے کہ وہ ایک ایسا نفع ہے جو بطور احسان کسی کو دیا جاتا ہے۔
اور دینے والا اس سے اپنے لیے نفع کا غرضمند نہ ہو تو منعم حقیقی اور ایسا منعم کہ بلا غرض منفعت کسی پر انعام کرے کوئی نہیں ہو سکتا سوا اس ذات منعم کے جل جلالہ وعم نوالہ ولا الہ غیرہ
اس لیے کہ مخلوقات کسی پر انعام کر ہی نہیں سکتی جب تک اس انعام و احسان میں اس کا اپنا ذاتی فائدہ نہ ہو۔
پھر مخلوق میں سے جو بھی کسی پر احسان و انعام کیا جائے گا وہ وہی ہوگا جو وفادار اور خدمتگزار مطیع ہوگا یہ شان صرف اور صرف اسی منعم حقیقی کی ہے کہ مطیع و منکر کافر و فاسق ملحد و جاحد مومن اور بے ایمان سب پر عام انعام اور روزی رساں ہے۔
اگرچہ کافر و فاسق کے حق میں وہ فراخی نعمت و رزق درحقیقت نعمت نہیں ہے۔
اس لیے کہ اس پر احسان منظور نہیں بلکہ وہ بصورت نعمت اور بمعنی اس کے لیے امہال ہے اسی لیے سعدی کہتے ہیں۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

تو کافر و مشرک اگرچہ دشمن ہے لیکن رب الارباب کا مربوب ضرور ہے۔
بنا بریں اسے ڈھیل دینے اور صم بکم عمی بنانے اور یَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ کا مظاہرہ کرنے کو بھی مرزوق بنایا گیا چنانچہ دوسری جگہ صاف ارشاد ہوا۔
وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ (نہیں کوئی چلنے والا مگر اس کا رزق اللہ تعالے کے ذمہ ہے)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور منکروں کو دنیا میں وسعت و فراخی دینے کا اس طرح اظہار ہوا۔

وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِہِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْہَا یَظْہَرُوْنَ وَلِبُیُوْتِہِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْہَا یَتَّکِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ (زخرف)

(اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو (سازو سامان دنیا ہمارے ہاں اتنا حقیر ہے کہ) جو لوگ اللہ سے کفر کرتے ہیں جو رحمٰن ہے ان کے لیے ان کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کرا دیتے اور (چھتوں کے علاوہ چاندی کے) زینے کہ ان پر چڑھتے اور ان کے دروازے چاندی کے اور تخت کہ ان پر تکیہ لگا کر بیٹھا کرتے اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ دنیا کی چند روزہ زندگی تک ہے اور لے محبوب اخروی نعمتیں تمہارے رب کے پاس ہیں جو پرہیزگاروں کے لیے ہیں)

اور ارشاد ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ نَزِدْ لَہٗ فِیْ حَرْثِہٖ وَمَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْہَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ نَّصِیْبٍ (شوری پ۲۵)

(جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم اسے اس کی کھیتی میں برکت دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی چاہے تو ہم اسے دنیا دیں گے مگر اب آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں)

تو خلاصہ یہ نکلا کہ فرد فاسق کو جو بطور فراخی رزق انعام فرمایا جاتا ہے وہ حقیقت میں انعام نہیں بلکہ اس کے لیے بلا و آفت ہے۔

گویا وہ دنیا ایسا ہے جیسے زہر ہلاہل حلوے میں لپیٹ کر دیا جائے۔

یا لذیذ حلوا ایک بیوقوف دہقانی کو دیا جائے کہ وہ معدہ سے متخیل ہو کر اخلاط میں زہر ہو جائے اور زہر ہلاہل کا اثر دکھائے۔

یا وہ لذیذ حلوا ایک بیوقوف دہقانی کو دیا جائے اور وہ ہضم کی مقدار سے اتنا زیادہ کھالے کہ بدہضمی کی وجہ سے تخمہ یا ہیضہ کر دے

اس لیے قرآن کریم میں ارشاد ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَہُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ (پ۴ آل عمران)

(اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اس گمان میں نہ رہیں کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے ہم تو صرف انہیں ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ اور گناہ سمیٹ لیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اور نعمت الٰہی جن کے لیے خاص ہے وہ چار گروہ ہیں۔ انبیاء۔ صدیق۔ شہداء۔ صالحین۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿﴾ - سورۃ نساء)

اور جو پیروی کرے اللہ اور رسول کی وہی ہیں جو جنت میں ان (منعم علیہم کے ساتھ) ہوں گے (جن پر اللہ نے بڑے بڑے احسانات کیے) یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور صالحین اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جبل احد پر تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ صدیق اکبر، عمر فاروق اور ذوالنورین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے اتنے میں احد لرزنے لگا۔ یعنی بھونچال آگیا۔ تو حضور نے فرمایا اُثْبُتْ یَا اُحُدُ اے احد ٹھہر تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید ہیں۔

غرض کہ اس حدیث میں نبی اور صدیق اور شہید کی تفسیر فرما دی۔ چنانچہ صدیق اکبر شروع سے بلا طلب دلیل اور بلا انتظار معجزہ حضور پر ایمان لے آئے اور خدا نے انہیں ایسا پاک دل عطا فرمایا تھا کہ حضور کا نبی ہونا ان کی باتوں سے ان کے ذہن نشین ہو گیا تھا آپ کو صدیق کا خطاب اسی وجہ میں ملا۔ اور فاروق و عثمان کا شہید ہونا تواریخ و احادیث سے ثابت ہے۔

اگرچہ انعمت علیہم بظاہر عام ہے لیکن درحقیقت انہی چار کے لیے مخصوص ہے۔

یہاں بعض نے یہ نکتہ بیان کیا کہ حق تعالے شانہ نے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فرمایا اور صِرَاطَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نہیں فرمایا اس لیے کہ مَنْ لغت عرب میں نکرہ موصوفہ ہوتا ہے تو اگر یہ فرمایا جاتا تو منعم علیہم جو معروف ہیں ان کا اختصاص نہ رہتا۔

اور اَنْعَمْتَ بصیغہ ماضی لانے میں بھی یہ مقصد ہے کہ کسی کو اس انعام میں شک نہ ہو جائے اس لیے کہ مستقبل محل شک ہے۔

اب ایک اور شبہ پیدا ہوتا ہے کہ صراط مستقیم ایک راستہ ہے۔

اور یہاں چار گروہ مختلف الطرق ہیں تو ایک راہ پر مختلف الطرق کیسے رہ سکتے ہیں۔ پھر ہر نبی اپنی شریعت اور روشِ علیحدہ رکھتا ہے اور ہر ولی کا طریقہ ذکر و شغل علیحدہ ہے پھر باوجود طرق متعددہ چاروں گروہ طریق الی اللہ پر کیونکر پہنچ سکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ طب یونان کو یوں سمجھا جائے کہ علاج میں راہ مستقیم ہے۔

لیکن بقراط کے دور سے جالینوس تک اور جالینوس سے لے کر عہد علوی خاں تک وہ راہ مستقیم علاج میں محفوظ و مسلوک رہی مگر طریق علاج بقراط اور جالینوس کے اپنے اپنے زمانہ میں علیحدہ رہا اور معالجات علوی خاں اور حکیم گیلانی اپنے اپنے دور میں علیحدہ رہا ہے۔ علوی خاں مفردات سے علاج کرتے اور فصد سے تنقیہ کرنا یا اسہال وغیرہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرانا بحد غایت معیوب جانتے تھے۔

حکیم گیلانی مرکبات اور معاجین و اشربہ کام میں لاتے تھے اور ہر مرض میں فصد و اسہال کو مقدم رکھتے تھے لیکن اس طریق علاج کو منافی وحدت طریق کسی نے نہیں بتایا اور بعض اطباء یونانی واضع قواعد یونانی جدید ہوئے اور بعض سلف کے مقلد بنے رہے لیکن یہ اختلاف بھی موجب اختلاف نہیں کہلاتا۔

دوسری مثال سے سمجھئے کہ ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں روانہ ہوا مگر ان میں بعض تاجر ہیں۔ اور بعض حمال اور کرایہ کش ہیں اور بعض اس قافلہ کے پاسبان ہیں اگرچہ سب ایک راہ جا رہے ہیں لیکن کام سب کے مختلف ہیں سب اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ایسے ہی انبیاء علیہم السلام جس راہ سے گذر رہے ہیں اسی راہ سے صدیق و شہید اور صالح بھی گذر رہے ہیں لیکن مرتبہ بمرتبہ رفیق سفر ہیں کوئی کسی کا ہاتھ تھامے گذر رہا ہے کوئی بار برداری کر رہا ہے کوئی قافلہ کی پاسبانی میں [illegible] ہے۔

تو سب جانے والے منافی وحدت طریق نہیں۔

ایسے ہی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے افعال مختلفہ مخالف وحدت نہیں بلکہ اپنے اپنے منصب و مرتبہ کے مطابق خدمات کرتے ہیں۔ انبیاء کی معیت میں قطع منازل اور طے مراحل کر رہے ہیں۔

ایسے ہی اگر ایک طبیب حار المزاج کو موسم تابستان میں آبزن کر رہا ہے اور ادویہ باردہ اور اغذیہ مرطبہ تجویز کر رہا ہے تو دوسرا طبیب مریض بارد المزاج کو موسم زمستان میں حمام کرائے اور ادویہ گرم کھلائے تو یہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہو سکتے۔

اس لیے کہ یہی دونوں طبیب بدل کر پہلے مریض کا یہ دوسرا معالج ہو اور دوسرے کا پہلا معالج ہو جائے تو ان کی تجویز بعینہ ایک دوسرے کے مطابق ہوں گی۔ چنانچہ یہی مفہوم حدیث سے نکلتا ہے کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام جو اپنے وقت کے اولوالعزم نبی ہیں آج میرے زمانہ میں ہوتے تو انہیں میری پیروی بغیر چارہ نہ تھا۔

اب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب انعام الٰہی دنیا و آخرت میں بندہ کا حصہ ہو جاتے ہیں تو احتمال غضب و گمراہی تمام مراحل میں بندہ سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس پر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر حاجت احتراز از غضب و گمراہی کس لیے اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اپنی دعا میں کیوں؟

اس کا جواب اول بھی ہو چکا ہے کہ وہ جماعت جو اپنے کو اصحاب نعمت یعنی انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی معیت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نسبت کرتی ہے لیکن یہ شان بے نیازی بے نیاز ہے کہ ان میں بھی بعض ورطۂ غضب و گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگروہ اپنے کو اتباعِ انبیاء و اولیاء کا گمان کرتے ہوئے غضب و ضلال میں پڑ جاتے ہیں۔

اس لیے بغرض دفعِ اشتباہ غیر المغضوب لایا گیا کہ استقامت علی النعم و الا جلاء بلا توفیقِ الٰہی کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی اور اکثر مفسرین نے غیر المغضوب علیہم اور ضالین میں تعیین فرمایا ہے

چنانچہ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مغضوب علیہم سے مراد عاصیان امت ہیں اور ضالین سے مراد جاہلان امت ہیں۔ اس لیے کہ نعمت الٰہی اس بندہ کے لیے ہے جو معرفت الٰہی اور عمل صالح دونوں کا اہل ہو۔

اور جسے یہ دونوں نصیب نہیں اس پر نعمت الٰہی بھی نہیں۔

اور جو معرفت حق تو رکھتا ہے مگر اعمال صالح سے محروم ہے وہ فاسق ہے اور مستحق الغضب اور جو معرفت حق سے محروم ہے مگر عمل صالح کرتا ہے وہ جاہل و گمراہ ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد دو فرقے ہیں۔

ایک کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار امر حق کرے۔

دوسرا عاصی معتمد کہ دیدہ و دانستہ ارتکاب گناہ کرتا ہے۔

ایسے ہی ضالین کے دو فرقے ہیں۔

ایک وہ جو کورانہ تقلید سے کفر میں پڑا ہے اس لیے کہ بوجہ قصور نظر حقیقت دین اس پر واضح نہ ہو۔

دوسرے ایسا گنہگار کہ اسے اعتماد کرم عفو پر آتا ہو کہ ارتکاب معاصی کرے اور دلیر بن جائے۔

بعض نے کہا کہ مغضوب علیہم کافر ہیں اور ضال عام مبتدع ہیں۔

بعض نے کہا کہ مغضوب علیہم وہ ہیں جن سے یقیناً انتقام بروز قیامت لیا جائے گا۔

اور ضالین عام ہیں ان کے حق میں احتمال عفو بھی ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عدی جو حضور کے فیض صحبت سے مشرف ہے میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مغضوب علیہم اور ضالین کے معنی دریافت کیے تو حضور نے فرمایا کہ مغضوب علیہم فرقۂ یہودیاں ہے اور ضالین نصاریٰ اس پر تصدیق قرآن کریم سے بیان فرمائی کہ یہود کے لیے ارشاد ہے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔

اور نصاریٰ کے حق میں ارشاد ہوا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔

اب یہ بھی معلوم رہنا ضروری ہے کہ یہ سورۂ مبارکہ نماز میں دو بار پڑھنی واجب ہے اور اس میں سات آیت ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اعمال محسوسہ نماز میں بھی سات رکن ہیں۔
وہ ارکان سبعہ نماز میں یہ ہیں۔
قیامؔ۔ رکوعؔ۔ قومہؔ۔ سجدۂ اولیٰ۔ جلسۂ بین السجدتین۔ سجدۂ ثانیہ۔ قعدہؔ
یہ سات عمل مثل ہفت اندام انسان کے ہیں
اندام جسم انسانی بھی سات ہیں۔
جسدؔ بے روح۔ تو یہ سورۂ مبارکہ بمنزلہ روح ہے۔ تو جب روح جسم سے متصل ہو جاتی ہے تو حیات اور زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔
تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام تصور کرنا چاہیئے اس لیے کہ قیام وجود ہر شے کا ظہور اسم الٰہی سے ہے۔
اور اس لیے بسم اللہ کے ساتھ ہی ہر کام کی ابتدا رکھی گئی اور فرمایا کُلُّ اَمۡرٍ ذِیۡ بَالٍ لَمۡ یُبۡدَءۡ بِبِسۡمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبۡتَرُ (جو کام بھی بسم اللہ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے)
اور قیام نماز کے بعد آیۃ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ہے۔
جو رکوع کے مقابل ہے اس لیے کہ حمد میں بندہ کی نظر حق سبحانہ کی طرف بھی ہے اور مخلوق پر بھی اور منعم حقیقی کی طرف بھی اور نعمت منعم پر بھی۔
تو یہ حالت متوسط بین النظر والاستغراق ہوئی۔
چنانچہ رکوع کی ہی وہ کیفیت ہے جو متوسط ہے قیام و قعود و سجود کے مابین۔
یا یوں سمجھئے کہ جب بندہ حمد میں اپنے رب کی نعمتیں بے شمار دیکھتا ہے تو بار احسان سے اس کی پشت دوتا ہو جاتی ہے اور منحنی ہو کر رکوع کی صورت میں آکر
اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہتا ہے جو قومہ ہے کہ ہر بندہ جب بلندی پاتا ہے تو اپنے رب کے حضور اپنے کو پست دیکھ کر علو کو پستی سے بدلتا ہے تو رحمت حق تعالیٰ اسے پہلی حالت علو کی طرف واپس لاتا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا مَنۡ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ اور جو اللہ کے لیے جھکے گا اللہ اسے بلند کرے گا۔
مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ مناسب سجدۂ اولیٰ ہے۔
جو دلالت کرتا ہے تجلی قہری و جلالی کی طرف جو موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل و خضوع ہے اور خاک کی طرح اپنے کو پامال کرنا اور اپنا چہرہ خاک پر ملنا عین فروتنی ہے چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

فروتنی است نشانِ رسیدگانِ کمال — کہ چوں سوار بمنزل رسید پیادہ شد

ایک اور شعر بھی اسی مضمون کا موید ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر کہ شد خاک نشیں برگ و برے پیدا کرد   دانہ با خاک چو پیوست سرے پیدا کرد

اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں یوم الدین درحقیقت موت کے بعد سے ہی شروع ہوتا ہے اس لیے کہ بعد موت بندہ اپنے اصل کی طرف رجوع کرتا ہے اور اصل مٹی ہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ (اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں نکالیں گے) میں یہی فلسفہ بیان فرمایا گیا ہے۔

پھر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مناسب قعدہ بین السجدتین ہے اس لیے کہ ایاک نعبد میں سجدہ اولیٰ سے فراغت کا بیان ہے جس میں غایت تذلل مراد ہے اور دوسرے سجدہ کے لیے ایاک نستعین کہہ کر استعانت طلب کرتا ہے۔

اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں ایک اہم مطلب کا سوال ہے جو مناسب سجدہ دوم ہے۔ اور یہی محل اجابت ہے۔

اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں حصول مطلب اور وصول انعام الٰہی کے ساتھ تفاؤل ہے تو یہ مناسب قعدہ ہے اس لیے کہ دربار شاہی میں یہ طریقہ مستمرہ ہے کہ جب بندہ اور رعایا کا فرد غایت تواضع سے مجرا کر لیتا ہے تو اسے بیٹھنے کا حکم ہوتا ہے جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے اور شہنشاہ کے حضور بیٹھنا ہی خود ایک مرتبہ انعام و اکرام ہوتا ہے۔

لہٰذا بعد از حصول مرتبہ تقرب شکر و ثنا منعم حقیقی اور درود و سلام اپنے وکیل مقدمہ کے حضور پیش کرتا ہے جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

ایک خاص اور لطیف بحث اور ہے وہ بھی سمجھ لیجیے۔

سورۃ فاتحہ میں دس چیزیں ہیں پانچ صفات ربوبیت ہیں یعنی اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک۔

اور پانچ صفات عبودیت ہیں۔ عبادت۔ استعانت۔ طلب ہدایت و استقامت۔ طلب نعمت۔ پناہ از غضب الٰہی۔

عبادت اللہ تعالےٰ سے متعلق ہے اور استعانت رب تعالےٰ کے نام کے ساتھ اور طلب ہدایت اسم رحمٰن سے متعلق ہے اور طلب استقامت اسم رحیم سے متعلق ہے اور طلب نعمت و پناہ از غضب اسم مالک سے متعلق ہے۔

اور انسان بھی پانچ چیزوں سے مرکب ہے۔ بدن۔ نفس شیطانی۔ نفس سبعی۔ نفس بہیمی اور جوہر ملکی جسے عقل کہتے ہیں۔

تو جوہر ملکی کا متجلی اسم اللہ ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (خبردار! اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نسبت انقیاد نفس شیطانی منجلی اسم رب ہے جیسا کہ ارشاد ہے رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ (اے میرے رب میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)

اور اصلاح نفس سبعی منجلی اسم رحمٰن سے ہے جیسا کہ ارشاد ہے اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ (اصلی بادشاہی اس دن رحمٰن کی ہوگی)

اور اصلاح نفس بہیمی بہ تجلی اسم رحیم ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (اور اپنی رحمت سے بنائے اس نے تمہارے لیے دن اور رات تاکہ تم اس میں سکون پاؤ اور اس کا فضل تلاش کرو تاکہ تم شکر کرو)

اور ازالہ غفلت وکثافت بدن بہ تجلی حضرت مالکیت ہے جیسا کہ ارشاد ہے لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (آج کس کی بادشاہی ہے؟ اللہ اکیلے زبردست کی)

اور جب انسان ان اسماء کی تجلیات سے بجمیع اجزاء صالح ومہذب ہو جاتا ہے تو

اس کا رجوع اس کے مطلب کی طرف ہوتا ہے اور اطاعت بدنی کے ساتھ اِیَّاكَ نَعْبُدُ کہتا ہے۔

اور اطاعت نفس بہیمی ترک کرکے لذات وارتکاب منکرات میں آسانی حاصل کرکے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے۔

اور خلاصی استیلاء نفس سبعی کی غرض سے اهدنا الصراط المستقیم عرض کرتا ہے۔

اور دفع مکائد نفس شیطانی کے لیے استعانت بذات حق کرکے اصلاح جو ہر ملکی کے لیے موافقت ارواح مقدسہ حاصل کرنے کو صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کہتا ہے اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہہ کر منکرات سے دوری چاہتا ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کے بہت سے نام ہیں جن کی وجہ تسمیہ ہم اول لکھ چکے ہیں۔

یہاں اسماء سورہ مبارکہ کا اعادہ کیے دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں اور وجہ تسمیہ پیش نہیں کریں گے۔

فاتحۃ الکتاب۔ فاتحہ۔ سورۃ الحمد۔ سورۃ الشکر۔ سورۃ الاساس۔ سورۃ الکنز۔ سورۃ المناجات۔ سورۃ واقیہ۔ سورۃ التفویض۔ سورۃ الشفاء۔ سورۃ الرقیہ۔ سبع مثانی۔ سورۃ قرآن عظیم۔ سورۃ تعلیم المسئلۃ۔ سورۃ کافیہ۔ ام القرآن۔

اب کچھ فضائل الحمد شریف بھی حسب موقع بیان کر دینے مناسب ہیں۔

مسند دارمی۔ مسند امام احمد اور ترمذی ونسائی اور سنن بیہقی اور صحیح ابن خزیمہ میں سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ تُنْزَلْ فِی التَّوْرٰىةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ اَیْ نَعَمْ بَعْدَهٗ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هُوَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ۔ (کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تجھے ایک ایسی سورت سکھاؤں کہ اس کی مثل کوئی سورت توریت۔ انجیل۔ زبور اور قرآن میں نہیں اتاری گئی تو ابی نے کہا ہاں تو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور نے فرمایا وہ سورۃ ام القرآن ہے کہ ہر نماز میں اسے پڑھنا ہے۔

اور صحیح مسلم اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک دفعہ جبریل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر تھے کہ آسمان سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی جبریل نے بغور دیکھا اور فرمایا کہ یہ وہ فرشتہ ہے کہ آج ہی نازل ہوا ہے اس سے پہلے تخلیق آدم سے لے کر آج تک زمین پر نہیں آیا۔ پھر جب وہ فرشتہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کرنے لگا حضور کو مبارک ہو اللہ تعالے نے آپ کو ایک نور عطا فرمایا اور آپ سے قبل کسی کو نہیں دیا گیا۔ وہ سورۃ فاتحۃ الکتاب اور آمن الرسول سے آخر سورۃ بقرہ تک ہے اس کا ایک حرف اگر پڑھا جائے تو ثواب عظیم ہے۔

اور بخاری مسلم میں ہے اس کے علاوہ صحاح ستہ کی دوسری کتابوں میں بھی ہے کہ حضور کے اصحاب اس سورۃ کو مار گزیدہ اور عقرب گزیدہ اور مصروعین ومجانین پر پڑھ کر دم کرتے تھے۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ مبارکہ کو پڑھ کر دم کرنا تجویز فرمایا اور ارشاد ہوا اٰیۃ فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء۔ (الحمد ہر بیماری کی شفاء ہے)

اور بزار نے اپنی مسند میں انس بن مالک سے روایت کیا کہ جو شخص اپنا پہلو زمین پر رکھ کر الحمد اور اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے ہر بلا سے امن میں رہے۔ سوا موت کے جو اس کے لیے مقدر ہو چکی ہو۔

عبد بن حمید اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ فاتحۃ الکتاب دو ثلث قرآن کریم کے ثواب کے برابر ہے۔

ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی اپنی احادیث مختارہ میں راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں خزانۂ عرش سے مجھے ملی ہیں اور کسی کو یہ نہیں ملیں۔ ام الکتاب۔ آیۃ الکرسی اور آخر سورۃ بقرہ اور سورۃ الکوثر۔

اور ابو نعیم اور دیلمی ابو درداء سے راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا الحمد ان سب چیزوں پر کفایت کرتی ہے جن پر تمام قرآن کفایت نہیں کرتا اور اگر ایک پلہ میں الحمد اور دوسرے پلہ میں سات قرآن ہوں تو الحمد بڑھ جائے۔

اور ابو عبیدہ فضائل قرآن کریم میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا الحمد شریف جس نے تلاوت کی اس نے گویا توریت۔ انجیل۔ زبور اور قرآن کریم کی تلاوت کی۔

اور تفسیر مرسیع اور کتاب المصاف میں ابن انباری سے اور کتاب العظمۃ میں ابو الشیخ اور ابو نعیم سے روایت ہے کہ شیطان کو تمام عمر میں چار بار نوحہ کرتے ہوئے پایا اور خاک سر پر ڈالتے ہوئے دیکھا اول جبکہ اس پر اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (بیشک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے) کا حکم ہوا۔ دوسرے جب اسے آسمان سے زمین پر ڈالا تیسرے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی چوتھے جب سورۃ فاتحہ کا نزول ہوا۔

اعمال واوراد سورۃ الفاتحہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوالشیخ کتاب الثواب میں فرماتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو اسے چاہئے کہ الحمد شریف پڑھے اور حاجت کے لیے دعا کرے۔ ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

ثعلبی فرماتے ہیں کہ ایک شخص علامہ شعبی کے دروازے پر آیا اور درد گردہ کی شکایت لایا۔ آپ نے فرمایا کہ اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کر۔ اس نے عرض کی اساس القرآن کیا ہے۔ فرمایا الحمد شریف۔

اور مشائخ کرام کے اعمال مجربہ میں مذکور ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے۔ اسے جس مطلب کے لیے پڑھا جائے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

اس کے پڑھنے کے دو طریق ہیں

اول یہ کہ سنت و نماز فجر کے مابین باتصال میم بسم اللہ بہ لام الحمد اکتالیس بار چالیس دن پڑھے۔ جو حاجت بھی ہو وہ ضرور پوری ہوگی

اور اگر مریض کے لیے یا مسحور کے واسطے پانی پر دم کر کے پلائیں اسے شفا ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مہینہ کے پہلے یک شنبہ کو اکتالیس بار پڑھے جو حاجت ہو وہ پوری ہو جائے تو فبہا ورنہ دوسرے مہینہ ایسا ہی کرے اگر پھر بھی نہ ہو تو تیسرے مہینہ پھر کرے حاجت روا ہو۔

اگر چینی کے پیالہ میں گلاب۔ مشک اور زعفران سے لکھ کر مریض کو چالیس روز پلائیں۔ امراض مزمنہ سے شفایاب ہو۔

اور درد دندان۔ درد سر۔ درد شکم وغیرہ میں سات بار پڑھ کر دم کرے تو مجرب ہے۔

اس سورۃ میں سات آیتیں۔ ستائیس کلمے اور ایک سو چالیس حرف ہیں۔

شان نزول

کے متعلق عمرو بن سرجیل کی ایک روایت بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں پسند کرتا ہوں جس میں (اقرأ) کہا جاتا ہے۔ ام المؤمنین نے یہ حال ورقہ بن نوفل کو سنایا۔ انہوں نے فرمایا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنا کریں۔

اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضر ہو کر عرض کیا فرمایئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نزول میں یہ سورۃ مبارکہ پہلی سورۃ ہے مگر دوسری روائتیں اس امر کو ظاہر کرتی ہیں کہ باعتبار نزول پہلی سورت سورہ اقرأ ہے۔ مفسرین نے اس سورت کو مکہ مظلمہ میں نازل ہونا بتایا اور بعض

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مدنیہ ہیں اور بعض نے مکہ مدینہ دونوں ہیں۔

مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں حمدِ الٰہی[1]، ثنا الٰہی[2]۔ ربوبیت[3] ذات۔ رحمت[4] خاص۔ مالکیت[5] مستقلہ۔ استحقاق[6] عبادت بذاتِ حق۔ توفیق[7] خیر۔ ہدایت[8] عبد۔ توجہ[9] الی اللہ۔ اختصاص[10] عبادت۔ استعانت[11]۔ طلب[12] رشد۔ آداب[13] دعا۔ احوال[14] صالحین سے موافقت۔ گمراہیوں[15] سے اجتناب و نفرت۔ جزاء[16] اور روز جزا کا مفرح بیان ہے۔

مختصر تفسیر الحمد

ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ کی طرح حمد الٰہی بھی ضروری ہے۔ حمد کبھی واجب ہوتی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں اور کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا میں اور ہر کھانے کے بعد پانی پی کر کبھی سنت مؤکدہ ہوتی ہے جیسے چھینک آنے کے بعد (طحطاوی)

رب العالمین اس لیے فرمایا کہ اس میں تمام کائنات کے حادث و ممکن اور محتاج و مربوب ہونے کی طرف اشارہ ہے اور ذات واجب تعالٰی شانہ کے واجب قدیم۔ ازلی۔ ابدی۔ سرمدی حی وقیوم قادر و علیم ہونے کا اعلان ہے جس ذات کے لیے صفت رب العلمین مستلزم ہے اس کے متعلق علم الٰہیات کے تمام اہم مباحث انہیں دو لفظوں میں طے ہو گئے۔

مالک یوم الدین میں ظہور ملکیت تام کا بیان ہے اور یہ دلیل ہے کہ جو مالک ہے وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اسکے لیے ایک آخر ہے اس سلسلۂ حیات کو ازلی اور قدیم کہنا باطل ہے اس لیے کہ اختتام دنیا کے بعد ایک یوم جزا بھی ہے اس سے واہمہ تناسخ بھی باطل ہو گیا۔

ایاک نعبد۔ ذکر ذات و بیان صفات کے بعد یہ فرمانا اس امر کی طرف مشیر ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے۔ اور قبولیت اعمال صحتِ اعتقاد پر موقوف ہے۔

نعبد میں صیغہ جمع لانا اس امر کی طرف بھی مشیر ہے کہ عبادات مفروضہ بجماعت ادا ہوں اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں، مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول حاصل کر لیں۔ ایاک کے ساتھ نعبد کہنے سے رد شرک بھی ہو جاتا ہے کہ سوائے ایک ذات کے کسی کی پوجا نہ کرنے کا اعتراف و اقرار ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بلاواسطہ بہر صورت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس لیے کہ مستعان حقیقی وہ ہے باقی اسباب و ذرائع آلات و خدام اور احباب وغیرہ اولیاء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ یہ سب مظہر عون الٰہی ہیں تو پھر لازم ہے کہ۔

ہر اعانت میں اس ذات پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے محض جہالت اور عقیدہ باطل ہے۔ اس لیے کہ مقربان حق کی امداد درحقیقت امداد حق ہے نہ کہ استعانت بالغیر۔

اگر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے یہ معنی ہوتے جو جہالت مآب سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اور اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ ہرگز وارد نہ ہوتا۔ اس لیے کہ صبر اور صلوٰۃ خدا نہیں اور ان دونوں سے مدد و استعانت کا حکم دیا جا رہا ہے اور قوت محنہ بھی خدا نہیں باوجود اس کے قوت سے بھی مدد حاصل کرنے کی تعلیم ہو رہی ہے علاوہ ازیں احادیث میں بہت سے مقامات پر اہل اللہ و خاصان بارگاہ سے استعانت کی تعلیم دی گئی ہے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ وغیرہ وغیرہ مذکور ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں معرفت ذات و صفات کے بعد عبادت وغیرہ کی تعلیم دے کر طریقہ دعا تعلیم فرمایا اور یہ بتایا کہ عبادت کے بعد بندے کو مشغول دعا ہونا چاہئے اور احادیث میں بھی بعد نماز دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی السنن)

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن کریم یا خلق نبی رحیم یا خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے اہل و اصحاب ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جس میں اہل بیت و اصحاب اور سنت و کتاب کے ماتحت چلنا ہے اور سواد اعظم ہی اس صراط مستقیم پر ہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ یہ پہلے جملہ کی تفسیر ہے یعنی تفسیر القرآن بالقرآن یعنی صراط مستقیم سے مراد وہ صراط اور راستہ ہے جو طریق مسلمین و مومنین ہے وہ راستہ مطلوب ہے جس پر چلنے والے منعم علیہم ہیں۔ جن پر تیرا انعام ہوا۔

اس سے مسائل تو بہت نکلتے ہیں لیکن بر سبیل اختصار یوں سمجھئے کہ وہ راستہ جس کے متعلق حضور نے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ فرمایا۔ وہ طریق مستقیم اور وہ امور جن پر خاصان خاص اللہ برگزیدہ افراد کا عمل رہا ہو وہی درحقیقت صراط مستقیم ہے

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ اس میں ہدایت ہے کہ طالب حق و ہدایت دشمنان الٰہی سے مطلق اجتناب کرے اور ان کی رسم و راہ وضع و طور سے پرہیز رکھے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترمذی شریف میں ہے کہ مغضوب علیہم جن پر غضب ہوا ان سے مراد یہود ہیں اور ضالین جو راہ سے بہکے ہوئے ہیں، وہ نصاریٰ ہیں۔

تحقیق لفظ ضالین

ضاد اور ظاء میں مباینت ذاتی ہے۔ اس میں مخارج اور او تلفظ میں کسی صفت کا اشتراک دونوں کو متحد نہیں کر سکتا بنا بریں غیر المغضوب کو غیر المغظوب پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف کلام اللہ کا جرم بن کر پڑھنے والوں کو کافر بنا دیتا ہے اور اگر بلا قصد ہو تو نا جائز ہے۔

جو ضاد کی جگہ ظاء پڑھے۔ اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی)

اس کے بعد آمین کہنا سنت ہے خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز۔ ہمارے امام ابوحنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ کی تحقیق میں نماز کے اندر آمین بالخفا کہنی چاہئے۔ احادیث پر نظر اور تنقید کے بعد یہی نتیجہ حاصل ہوا ہے۔ جہر کی روایتوں میں جو حدیثیں لائی جاتی ہیں۔ اس میں مدّ بہا کا لفظ ہے جس سے جہر ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور جن روایتوں میں جہر کا بیان ہے ان کی سند میں کلام و جرح ہے۔

بنا بریں آمین بالخفا ہی پڑھنا مذہب حنفی میں صحیح ہے۔ جس کی تحقیق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

بفضلہ تعالےٰ تفسیر الفاتحہ تمام ہوئی۔

مورخہ ۵ ار دسمبر ۱۹۵۶ء سنٹرل جیل لاہور

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری (نور اللہ مرقدہ) خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور وصدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان۔ و امیر دار العلوم حزب الاحناف پاکستان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ

تعارف سورۃ بقرہ

اس سورۃ میں گائے کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اس وجہ سے اس کا نام سورۃ بقرہ رکھا گیا۔
قرآن کریم کی دوسری سورۃ ہے۔ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی یہ سورۃ قرآن پاک کی تمام سورتوں سے بڑی ہے
اس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔
اس میں عقائد و اعمال کے متعلق اہم ترین تعلیمات ہیں۔ روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے سیکھنے میں کئی سال لگ گئے اس سے مراد الفاظ کا حفظ نہیں بلکہ اس کے احکام اور مسئلوں کا سمجھنا تھا۔

مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ

سب سے اول ان لوگوں کے لیے ہدایت کا ذکر ہے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف اور پرہیزگاری ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ قرآن حکیم سننے والے تین قسم کے لوگ ہوں گے۔
اول مومن کامل جو دل کی گہرائیوں سے تصدیق کریں گے۔
دوم نافرمان کافر جو اس کے مخالف ہوں گے۔
سوم منافق جس کا ظاہر باطن یکساں نہ ہوگا۔
اس کے بعد عبادت کا حکم دیا گیا قرآن حکیم کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔
چوتھے رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش انسان کی خلافت ارضی کے مستحق ہونے کا ذکر ہے۔
پانچویں رکوع میں ایک خاندان بنی اسرائیل کا ذکر ہے اس خاندان میں کثرت سے نبی اور رسول بھیجے گئے۔
ان کے حالات سبق آموز انداز میں بیان ہوئے آخرکار ان کا انجام بیان کیا گیا۔
پندرہویں رکوع تک بنی اسرائیل کی تاریخ کے کئی واقعات بیان ہوئے ہیں مثلاً ان کے عہد و پیمان کوہ طور پہ جلوہ ربی۔ ہفتہ کے دن کا واقعہ۔ گائے کا واقعہ۔ قتل انبیاء کے واقعات۔ سحر و جادو کی ناپاک سعی لاحاصل۔ انبیاء کی توہین کے منصوبے۔ نجات و بخشش کے غلط تصورات وغیرہ وغیرہ۔
سولہویں رکوع سے بنی اسرائیل کے مزید حالات کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں نبی آخر الزمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام الانبیاء سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر خیر بیت اللہ شریف کا ذکر۔ شہداء کا ذکر اور ان کے درجات مراتب بیان ہوئے ہیں۔

بیسویں رکوع میں ذات باری تعالے کی قدرت اور نشانات کا ذکر۔ حلال حرام کا ذکر ہے نیکیوں کا ذکر ہے چھبیسویں رکوع تک قصاص۔ میراث۔ روزہ۔ دعا حج جہاد اور اللہ کی راہ میں مالی قربانی کے احکام مذکور ہیں۔ ستائیسویں رکوع سے معاشرہ۔ خاندانی زندگی کے مسائل مثلاً نکاح۔ حیض و نفاس۔ طلاق و ایلاء۔ عدت نکاح ثانی۔ بچوں کی تربیت حق مہر وغیرہ وغیرہ۔

بتیسویں رکوع میں طالوت کا جالوت سے مقابلہ۔ جہاد۔ فتح و شکست سامان جنگ۔ لشکروں کی کمی زیادتی پر منحصر نہیں۔ قلت کثرت پر غالب آجاتی ہے۔

چونتیسویں رکوع میں انفاق فی سبیل اللہ۔ آیۃ الکرسی جس میں حی و قیوم ہونا اور دیگر صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام میں جبر نہیں ہے۔

انتالیسویں رکوع میں حضرت ابراہیم کی زندگی کے چند سبق آموز واقعات مذکور ہیں۔

صدقہ و خیرات اور پرہیزگاری کے احکام۔ سود کی ممانعت۔ گواہی کے بارے میں ہدایات۔ قوانین کا بیان اور تجارت کے چند اصول بیان کیے گئے ہیں۔

آخری چالیسویں رکوع میں ایمان اسلام کا خلاصہ جامع دعا۔ فرمانبردار اور نافرمان کا انجام بتایا گیا ہے مومن کی کامیابی کی بشارت اور کافر کی ناکامی کا وعدہ۔

یہ صرف افہام تفہیم کے لیے تحریر کیا گیا ہے ورنہ قرآن پاک کی جامعیت کمال کا الفاظ میں اظہار ناممکن ہے۔

اس سے قبل کل آسمانی کتابیں ایک سو تین نازل ہوئیں۔

پچاس صحیفے شیث علیہ السلام پر تیس ادریس علیہ السلام پر بیس ابراہیم علیہ السلام پر توریت موسیٰ علیہ السلام پر زبور داؤد علیہ السلام پر انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر لیکن یہ اسم الکتاب قرآن کریم جامع ہے (روح البیان)

سورہ بقر مدنی ہے یہ دو سو چھیاسی آیتیں۔ چالیس رکوع ہیں۔

خلاصہ تفسیر سورۃ البقرہ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُوْنَ رُکُوْعًا

سورۃ البقر اس سورۃ کا نام ہے یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیۃ کریمہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ کے یہ آیت حجۃ الوداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی (خازن)
اس سورۂ مبارکہ میں چھ ہزار اور ایک سو اکیس کلمے اور پچیس ہزار پانچ حرف ہیں (خازن)

تحقیق اسماءِ سور

صاحب جمل کی تحقیق ہے کہ قرآن پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے۔ یہ طریقہ حجاج نے نکالا۔
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں ہزار حکم اور ہزار نہی اور ہزار خبریں ہیں۔ لیکن اہل باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

خواص سورۂ مبارکہ

جس گھر میں یہ سورۂ مبارکہ پڑھی جائے تین دن تک۔ سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا
مسلم شریف میں ہے کہ جس گھر میں یہ سورۃ پڑھی جائے۔ اس گھر سے شیطان بھاگتا ہے۔
جمل و بیہقی میں ہے سعید بن منصور حضرت مغیرہ بن شعبہ سے راوی ہیں کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقر کی دس آئتیں پڑھے وہ قرآن کریم نہ بھولے گا۔ وہ دس آئتیں یہ ہیں چار اول کی آئتیں۔ آیۃ الکرسی اور دو اس کے بعد کی اور تین آخر سورۃ کی۔
طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو دفن کرکے اس کے سرہانے سورۂ بقر کی اول آئتیں اور پاؤں کی طرف آخر رکوع کی آئتیں پڑھا کرو۔

شان نزول

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ پر ایسی کتاب نازل کی جائے گی جو نہ پانی سے دھوکر مٹائی جائے نہ پرانی ہو (یعنی مسلمان کے سینہ میں محفوظ ہو جائے گی) تو قرآن پاک نازل ہوا۔ اس میں فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ وہ کتاب موعود یہ ہے۔
ایک قول ہے کہ بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول مبعوث کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ میں ہجرت فرمائی تو یہاں یہود بکثرت تھے۔ تو الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ نازل فرما کر اس وعدہ کے ایفا کی خبر دی۔ (خازن)

حُرُوفِ مُقَطَّعَات

سورۃ بقرکی ابتدا الٓمّٓ سے ہوتی ہے اس قسم کے حروف کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ یہ حروف اکٹھے لکھے جاتے ہیں لیکن جدا جدا پڑھے جاتے ہیں یہ اس سورت کے علاوہ پانچ سورتوں کے ابتدا میں آتے ہیں۔ حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کی کل تعداد ۲۹ ہے

مفسرین نے ان کے متعلق کہا ہے کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ۔ اس کے مفہوم حقیقی کو اللہ ہی جانتا ہے۔ یہ اسرار الٰہی اور متشابہات ہیں۔ ان کی مراد اللہ اور اس کے رسول کے مابین ہے۔ وہی اسے جانیں۔

میانِ عاشق و معشوق رمزیست　　　کراماً کاتبیں را ز و خبر نیست

ہمیں ان کے حق ہونے پر ایمان لانا چاہیئے۔ لیکن معنی تاویلی اگر ممکن ہوں اور وہ کتاب و سنت کے موافق بھی ہوں تو مقبول ہوں گے اور ایسے تاویلی معنی مردود ہیں جو کتاب و سنت سے منطبق نہ ہوں۔ بنا بریں الٓمّٓ کے معنی پر غور کرنے سے اس کی شان ارفع و اعلیٰ معلوم ہوتی ہے اور سمجھ میں آتا ہے کہ یہ تین حرف درحقیقت دیباچہ کلام پاک ہے اور جو مضمون دیباچہ میں ہوا کرتا ہے وہ بطریقہ زبر و بینات ان تین حرفوں سے حاصل ہو جاتا ہے لیکن اس کے سمجھنے کے لیے پہلے حروف ابجد کے عدد سمجھ لینے ضروری ہیں۔ لہٰذا اول ہم ابجد کے حروف لکھ کر ان کے عدد پیش کرتے ہیں۔ پھر ہر سہ حروف کے معنی تاویلی پیش کریں گے۔ وھو ہذا۔

ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰

ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حل مقطعہ

الٓمٓ۔ اس میں تین حرف ہیں (ا ل م) ابجد کے قاعدہ سے الف کا عدد ایک اور لام کے تیس۔ میم کے چالیس ہوتے ہیں۔ تو یہ عبارت حاصل ہوتی ہے۔ ایک وحدہ لاشریک نے یکتا قرآن کریم بے مثل مصطفےٰ پر تیس پاروں کے اندر چالیس سال کی عمر میں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ یہ معنی تاویلی اس لیے مقبول ہے کہ احادیث صحیحہ سے بھی یہی ثابت ہے۔

پھر الف توصیفی علیحدہ کرکے لؔ اور میم کے تیس اور چالیس عدد جمع کیے جائیں تو ستر (۷۰) کا عدد حاصل ہوتا ہے جو اشارۃً یہ بھی بتا رہا ہے کہ اس کلام پاک کے جمع کرنے والے خلفائے راشدین ہیں جن کے نام کے اول وہ حرف ہو جس کا عدد ۷۰ ہے اور عدد ستر (۷۰) ع کا ہے چنانچہ خلفاء اربعہ یہ ہیں۔ ابوبکر صدیق جن کا اسم گرامی عبداللہ بن ابی قحافہ ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ اور عموماً دیباچہ کتب میں ایسا ہی مضمون ہوا کرتا ہے۔

نوٹ:۔ تمام قرآن کریم میں ۱۱۴ بسم اللہ ہیں جو ہر سورۃ کے اول ہیں۔ چونکہ سورۃ توبہ میں بسم اللہ نہیں اس حساب سے ۱۱۳ ہوتی ہیں لیکن ایک بسم اللہ سورۂ نمل میں آیت کے ساتھ آگئی۔ اس بنا پر ۱۱۴ بسم اللہ ہی رہیں۔

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع سورۃ بقرہ۔ پ ۱

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ
وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک نہیں اس میں۔ ہدایت ہے ڈرنے والوں کو۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ
وہ جو ایمان لائیں غیب پر اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ
اور وہ جو ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب) تمہاری طرف اترا۔ اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وہی لوگ ہیں اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے۔ یعنے پردہ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے

حلِ لغات پہلا رکوع۔ سورہ بقرہ۔ پ۱

ذٰلِكَ۔ وہ	اَلْكِتٰبُ۔ بلند مرتبہ کتاب (یعنی قرآن کریم)		لَا رَيْبَ۔ نہیں ہے شک
فِيْهِ۔ اس میں	هُدًى۔ ہدایت ہے	لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ ڈر والوں کو	اَلَّذِيْنَ۔ وہ جو
يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لائیں	بِالْغَيْبِ۔ بے دیکھے	وَ۔ اور	يُقِيْمُوْنَ۔ قائم رکھیں
الصَّلٰوةَ۔ نماز	وَ۔ اور	مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ۔ ہماری دی ہوئی روزی میں سے	
يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کریں	وَ۔ اور	اَلَّذِيْنَ۔ وہ جو	يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لائیں
بِمَا۔ اس پر	اُنْزِلَ۔ جو اترا	اِلَيْكَ۔ تیری طرف (اے محبوب)	وَ۔ اور
مَا۔ جو	اُنْزِلَ۔ اترا	مِنْ قَبْلِكَ۔ تجھ سے پہلے	وَ۔ اور
بِالْاٰخِرَةِ۔ آخرت پر	هُمْ۔ وہ	يُوْقِنُوْنَ۔ یقین رکھیں	اُولٰٓئِكَ۔ وہی لوگ
عَلٰى هُدًى۔ ہدایت پر ہیں	مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ اپنے رب کی طرف سے	وَ۔ اور	اُولٰٓئِكَ۔ وہی لوگ
هُمُ۔ وہ ہیں	الْمُفْلِحُوْنَ۔ مراد کو پہنچنے والے	اِنَّ۔ بے شک	اَلَّذِيْنَ۔ وہ (جنکی قسمت میں)
كَفَرُوْا۔ کفر ہے	سَوَآءٌ۔ برابر ہے	عَلَيْهِمْ۔ ان پر	ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔ چاہے تم انہیں
ڈراؤ	اَمْ۔ یا	لَمْ۔ نہ	تُنْذِرْهُمْ۔ ڈراؤ انہیں
لَا۔ نہیں	يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لانے کے	خَتَمَ۔ مہر کردی	اللّٰهُ۔ اللہ نے
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دلوں پر		وَعَلٰى۔ اور اوپر	سَمْعِهِمْ۔ انکے کانوں کے
وَ۔ اور	عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ۔ ان کی آنکھوں پر		غِشَاوَةٌ۔ گھٹا ٹوپ ہے
وَّ۔ اور	لَهُمْ۔ ان کے لیے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	عَظِيْمٌ۔ بڑا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر اردو پہلا رکوع۔ سورہ بقرہ۔ پ۱

"الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ۔ یہ قرآن کتاب کامل ہے"۔

ذٰلِكَ۔ مبتداء۔ لَا رَیْبَ فِیْهِ۔ اس کی خبر۔ معنی یہ ہوئے کہ یہ کتاب وہ ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

کِتَاب۔ کَتِیْبَۃٌ سے بنا اس کے معنی ہیں جمع ہونا۔ چونکہ قرآن کریم میں تمام علوم جمع ہیں اس لیے یہ کامل کتاب ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

رَیْب۔ رِیْبَۃٌ سے بنا جس کے معنی ہیں قلق۔ پریشانی جیسے عربی محاورہ ہے رَیْبُ الزَّمَانِ یعنی زمانے کی مصیبتیں۔ اصطلاح میں اس شک کو ریب کہتے ہیں جس میں بدگمانی شامل ہو۔ تو معلوم ہوا کہ شک تردد کو کہتے ہیں ریب اس شک کو کہتے ہیں جس میں بدگمانی اور کھٹکا پایا جائے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ قرآن کریم کلام الٰہی ہونے میں اس قدر یقین کا حامل ہے کہ اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

ھُدًی۔ ہدایت۔ راستہ کا علم۔ منزل پر پہنچنے کی قدرت

مُتَّقِیْنَ۔ متقی کی جمع ہے۔ لفظ تقوی احتیاط، نگہداشت کو کہتے ہیں۔

مُتَّقِی۔ وَقْیٌ۔ وَقَایَۃٌ۔ سے بنا۔ معنی ہیں حفاظت۔

شریعت میں تقوی اسے کہتے ہیں کہ انسان ان کاموں سے بچے جو اس کے لیے آخرت میں نقصان دہ ہوں آیت کے معنی ہوئے قرآن پاک ان لوگوں کو ہدایت دینے والا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

ارشاد باری ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ جو شخص اللہ سے ڈرے گا خدا تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے چھٹکارا عطا فرمائے گا۔ اور اس کو اس طرح رزق دے گا جو اس کے خیال میں بھی نہ آئے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ لوگوں میں عزت حاصل کرے وہ اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری اختیار کرے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعریف تقویٰ

تقویٰ کے معنی ہیں نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور عرفِ شرع میں ترکِ ممنوع کر کے نفس کو ہر گناہ سے بچانا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا متقی وہ ہے جو شرک و کبائر اور فواحش سے بچے۔

بعض کا قول ہے متقی اسے کہتے ہیں جو اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر نہ سمجھے۔

بعض کا قول ہے تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے۔

بعض کے نزدیک تقویٰ نام ہے معصیت پر اصرار اور طاعت پر غرور کا ترک کرنا۔

بعض کے نزدیک تقویٰ یہ ہے کہ بندہ کو اس کا مولیٰ وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ تقویٰ حرام سے اجتناب کو کہتے ہیں۔

یہ قول بھی ہے کہ تقویٰ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کی پیروی ہے۔ (خازن)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو کسی خاردار وادی سے کبھی گذرا ہے۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا وہاں سے تو کس طرح گذرا۔ عرض کیا اپنے دامن کو کانٹوں سے بچاتا ہوا گذرا۔ فرمایا ذالک تقویٰ یہی تقویٰ ہے۔

بیانات بالا میں لفظی فرق ضرور ہے لیکن معنی کے اعتبار سے باہم مناسبت رکھتے ہیں اور باعتبار قول مفسر کوئی اختلاف نہیں۔

مراتب تقویٰ

تقویٰ کے مراتب متعدد ہیں۔ عوام کا تقویٰ تو یہ ہے کہ ایمان لا کر کفر سے بچا رہے
متوسطین کا تقویٰ یہ ہے کہ امر و نواہی کی اطاعت کی جائے۔
خواص کا تقویٰ یہ ہے کہ ہر ایسی چیز کو چھوڑ دیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے (جمل)
شاہ صاحب قدس سرہ نے تقویٰ کی سات قسم لکھی ہیں۔

(۱) کفر سے بچنا۔ یہ ہر مسلمان کو حاصل ہے
(۲) بد مذہبی سے بچنا یہ ہر سنی خوش عقیدہ کو حاصل ہے۔
(۳) ہر کبیرہ سے احتراز کرنا
(۴) ہر صغیرہ سے بچنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵) مشتبہات سے محترز رہنا (۶) شہوات سے اجتناب کرنا
(۷) غیر اللہ کی طرف التفات نہ کرنا۔ یہ اخص الخواص کا منصب ہے۔

اور قرآنِ کریم ساتوں مراتب کا ہادی ہے۔

آگے ارشاد ہوتا ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنی وہ جو بے دیکھے ایمان لائے۔ یہاں سے مُفْلِحُوْنَ تک سب آئتیں مومنین با اخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہر و باطن ایماندار ہیں۔ اس کے بعد کی دو آئتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہری اور باطنی کافر ہیں۔ اس کے بعد و من الناس سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں۔ جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (جمل)

اَلَّذِیْنَ وہ لوگ جو کہ

یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں۔ ایمان کے لغوی معنی ہیں امن میں رہنا
مومن ہمیشہ کے لیے عذاب سے امن پالیتا ہے اس لیے مسلمانوں کو مومن کہا گیا ہے۔ ایمان اور عقیدہ مثل جڑ کے ہیں اور اعمال مثل پھل کے ہیں۔ پھل جبھی حاصل ہو سکتا ہے جب جڑ مضبوط و محفوظ ہو۔

اَلْغَیْبِ:۔ غیب کے معنی ہیں غائب یعنی چھپی ہوئی چیز۔
اصطلاح میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہری اور باطنی حواس اور عقل سے چھپی ہو۔ آنکھ، ناک، کان اور حواس سے معلوم نہ ہو سکے نہ عقل میں آسکے۔ زندگی۔ موت۔ قیامت کا وقت معلوم نہیں ہو سکتا اس کا نام مفاتیح الغیب ہے۔ ارشاد باری ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔ یعنی غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اور ان کو کوئی نہیں جانتا ماسوائے اللہ کے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اسی کے لیے آسمان اور زمین کی کنجیاں ہیں
اللہ کا علم ذاتی ہے اور لامتناہی ہے اور مخلوق کا علم عطائی ہے اور محدود۔ اللہ تعالے اپنے غیوب پر اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے مطلع فرماتا ہے۔

حضور علیہ السلام کو اللہ تعالے نے جمیع ماکان و مایکون کا علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا سے ظاہر ہے۔

بعض علماء نے یہاں ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی آیت میں مفاتیح اور دوسری میں مقالید کا لفظ آیا۔ دونوں الفاظ کے اول و آخر حروف کو جمع کریں تو اس کا مجموعہ محمد ہوتا ہے تو یہ بات روشن ہو گئی کہ حضو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہی غیوب اللہ کی کنجی ہے۔

تعریف ایمان بالغیب

غیب مصدر یا اسم فاعل کے معنی میں آتا ہے اس تقدیر پر غیب وہ ہے جو حواس و عقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہوسکے اس کی دو قسم ہیں۔

ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو۔ یہ علم غیب ذاتی ہے اور اس علم غیب کے لیے آیۂ کریمہ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وارد ہے اور جس قدر ایسی آیتیں قرآن کریم میں وارد ہیں جن سے علم غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے وہ اس قسم کا علم غیب یعنی ذاتی ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالے کے ساتھ خاص ہے۔

اور غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانع عالم اور اس کے صفات اور نبوات اور ان کے متعلقات احکام شرائع اور روز آخر اور اس کے احوال و بعث و نشر حساب و جزا وغیرہ کا علم جن پر دلیلیں قائم ہیں اور جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے

اس دوسری قسم کے غیوب جو ایمان سے علاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے اگر نہ ہو تو آدمی مومن نہیں اور اللہ تعالٰے جو اپنے مقرب بندوں پر اولیا و انبیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے۔

یا غیب معنی مصدر ہی میں لیا جائے اور غیب کا صلہ مومن پر قرار دیا جائے تو پہلی صورت میں آیت کے یہ معنی ہوں گے (جو بے دیکھے ایمان لائیں) دوسری صورت میں یہ ہوں گے (جو مومنین اللہ پر ایمان لائیں) اپنے ان کا ایمان منافقوں کی طرح محض مومنین کے دکھانے کے لیے نہ ہو۔ بلکہ وہ مخلص ہوں۔ غائب حاضر ہر حال میں مومن رہیں۔

غیب کی تفسیر میں ایک قول

یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب مراد ہے اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وہ جو دل سے ایمان لائیں (جمل)

اور عام فہم معنی کے لیے یہ حکایت بہت ہی منطبق ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بزرگ گذرے ہیں جن کا نام بہلول دانا تھا یہ مجذوب سالک تھے۔ آبادی سے دور رہا کرتے تھے زمین سے مٹی جمع کر کے چھوٹے چھوٹے گھروندے بناتے بگاڑا کرتے تھے۔

ایک روز ادھر سے بادشاہ کی سواری گذری۔ بہلول سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے۔ بہلول نے فرمایا جنت میں مکانات تعمیر کر رہا ہوں۔ بہلول سے بادشاہ نے عرض کیا حضور ایک مکان مجھے بھی دیجئے۔ بہلول نے فرمایا دس ہزار درہم قیمت ہے دو اور لو۔ بادشاہ ہنستے ہوئے آگے گذر گئے اور خیال کیا یہ مجذوب کی بڑ ہے انہیں دس ہزار بیس ہزار سے کیا واسطہ۔

اس کے بعد بیگم بھی گذریں اور بہلول کو مشغول تعمیر دیکھ کر وہی سوال کیا۔ بہلول نے وہی جواب دیا جو بادشاہ کو دیا تھا۔ بیگم نے ایک محل مانگا۔ بہلول نے دس ہزار درہم قیمت فرمائی بیگم نے حکم دے دیا کہ دس ہزار بہلول کو پیش کر دیے جائیں۔ چنانچہ درہم پیش کر دیے گئے۔ بہلول نے انہیں مٹی کے ساتھ ملا کر اپنا مشغلہ شروع کر دیا۔

رات کو بادشاہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک عجیب و غریب باغ ہے۔ اس میں جواہرات سے مرصع ایک محل ہے۔ بادشاہ مشتاقانہ اس میں داخل ہونے کو گئے دروازے پر دربانوں نے روک دیا۔ پوچھا یہ کس کا محل ہے جواب ملا یہ محل بیگم کا ہے جو بہلول دانا سے دس ہزار میں کل خریدا تھا۔

بادشاہ چونک پڑا صبح ہوتے ہی بہلول کی طرف بادشاہ گئے۔ عرض کیا حضور کیا ہو رہا ہے فرمایا وہی ہو رہا ہے جو تو خواب میں دیکھ کر آیا ہے۔ بادشاہ نے عقیدت مندانہ لہجہ میں عرض کیا۔ حضور ایک باغ مجھے بھی مل جائے۔ بہلول نے فرمایا تو نہیں لے سکتا۔ بادشاہ نے عرض کی حضور دس ہزار درہم میں بھی پیش کرتا ہوں۔ بہلول نے فرمایا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ والوں کے لیے دس ہزار درہم تھے تو تو دیکھ کر لے رہا ہے۔ اب جیسا مال ہے ویسی ہی قیمت ادا کر۔

اس سے ثابت ہوا کہ ایمان بالغیب جو مومنوں کے لیے متعلق کیا گیا ہے اس کا بدلہ کتنا عظیم ہے وَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔ یقیمون۔ قائم کرتے ہیں اقامت سے بنا اس کے معنی ہیں قائم کرنا۔

اِقَامَتُ الصَّلٰوۃ سے مراد یہ ہے کہ پوری شرائط اور پابندی کے ساتھ نماز باقاعدگی سے ادا کرنا۔

صلوٰۃ کے لفظی معنی دعا کے ہیں۔

شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ عبادت خاص کو کہتے ہیں اس کا نام صلوٰۃ اس لیے رکھا گیا کہ اس عبادت میں سب سے زیادہ دعا کا حصہ ہے اس میں زبان سے دل سے اور جسم سے اور ظاہری باطنی اعضاء سے بھی دعا کی جاتی ہے۔

نماز خداوند قدوس کے آگے جھکنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے اللہ سے گہرا تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز بدنی عبادتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں اخلاقی اور طبی فائدے بھی ہیں۔

پانچ مرتبہ امام کے پیچھے قبلہ رخ کھڑے ہو کر آپس میں بھائی بھائی ہونے کا اقرار اور دلوں کو حسد بغض خود غرضی تکبر کینہ سے پاک ہونے کا عہد کرنے کا نام نماز ہے اور نماز ہی سے محبت مساوات اخوت عبادت روحانی بالیدگی پابندی وقت اور اطاعت امیر کا درس ملتا ہے۔

اسی لیے نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ نماز دین کا ستون ہے۔

قرآن کریم میں مختلف مقام پر نماز کا حکم دیا گیا مگر کسی جگہ نہیں بتایا گیا کہ نماز اس طرح پڑھو اور کس کس وقت کتنی کتنی رکعتیں پڑھو جس کا منشا یہ ہے کہ ہم نے احکام بتا دیے اب تفصیل طریقہ اگر دیکھنا چاہتے ہو تو ہمارے محبوب رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک فعل اور قول کو دیکھو ان کی زندگی ہمارے تمام احکام کی مکمل تفسیر ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ محبوب کی اداؤں کا نام نماز و عبادت ہے جو ان کی اداؤں کو اپنائے گا مقبول ہوگا۔

اگر کوئی شخص رکوع و سجدہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرے قیام میں التحیات پڑھے۔ ترتیب بدل دے تو نماز باطل ہوگی۔

جب حکم نازل ہوا اقیموا الصلوۃ (نماز قائم کرو) تو صحابہ کرام دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا كَيْفَ نُصَلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ (اے اللہ کے رسول ہم نماز کس طرح ادا کریں)

رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ نماز ادا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ معلوم ہوا کہ محبوب کی اداؤں کا نام نماز ہے۔

حضرت محدث اعظم امام اہل سنت ابو محمد دیدار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو اس شعر میں بیان کیا

از نمازم نیست مطلب جز تماشائے نگار — می روم در اشتیاق افتاں و خیزاں سوئے دوست

(میری نماز کا بس یہی مطلب ہے کہ محبوب کا جلوہ نظر آجائے اور میں اسی شوق میں یعنی تلاش دوست میں دوست ہی کی طرف گرتا پڑتا چلا جاتا ہوں)

جو اسرار محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معراج میں ظاہر کیے وہ صیغہ راز ہی میں رکھے گئے۔ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى۔ اس نے اپنے بندے پر جو وحی کی وہ کسی کو کیوں بتلاتے۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ وہاں سے امت کے لیے پچاس وقت کی نمازوں کا دن رات میں تحفہ عطا ہوا۔

واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ یہ نمازیں تو بہت ہیں کم کرائیں حضرت موسیٰ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کی سفارش پر بار بار سرکار نے جناب باری میں حاضری دی اور پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی گئیں یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔

اور امتوں کو نماز پنجگانہ ہی نہیں ملی بلکہ یہ خصوصیت اس امت کے لیے ہے۔ یہ نمازیں علیحدہ علیحدہ انبیاء کرام نے ادا کیں۔

نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے صبح ہونے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کیونکہ انہوں نے جنت میں رات نہ دیکھی تھی (شامی جلد اول)

نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام کی جان محفوظ رہنے اور دنبہ قربانی کے آنے کے شکریہ میں ادا کی۔

نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے پڑھی جبکہ سو برس کے بعد زندہ فرمائے گئے۔

نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے ادا کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں کیوں کہ ان کی توبہ بوقت مغرب قبول ہوئی تھی۔

نماز عشا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائی یہ نماز حضور علیہ السلام کی خصوصیت ہے۔

نماز پنجگانہ بھی خصوصیات سے ہیں نماز مومن کافر میں فرق کرنے والی ہے نماز ایمان وکفر میں وجہ امتیاز ہے۔ نمازی ناجی مومن کامل ہے (طحاوی شریف باب صلوٰۃ الوسطی)

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور نماز قائم رکھیں اس سے مراد یہ ہے کہ نماز پر مداومت رکھیں اور بہ پابندی اوقات اس کے ارکان پورے ادا کریں۔ فرائض ومستحبات کی بھی حفاظت کریں۔ کسی رکن کی ادائیگی میں خلل نہ آنے دیں۔ تمام مفسدات ومکروہات سے بچتے ہوئے حقوق عبادت اچھی طرح ادا کرتے رہیں۔

نماز کے حقوق

دو طرح کے ہیں ایک ظاہری۔ وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہو چکے۔ باطنی وہ خشوع وخضوع اور حضور قلب یعنی دل کو فارغ کرکے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہونا۔

رَزَقْنٰھُمْ۔ ہم نے انہیں دیا یہ دو لفظ ہیں رَزَقْنَا۔ ھُمْ۔

رَزَقْنَا۔ رزق سے نکلا عربی میں یہ لفظ وسیع معنی رکھتا ہے۔ رزق کی لغت میں عطا یعنی دی ہوئی چیز کے معنی ہیں رزق۔ اصطلاح میں وہ ہے جس سے کوئی جاندار چیز نفع حاصل کرے۔ ہوا۔ پانی۔ لباس۔ غذائیں۔ زمین۔ اولاد

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا کی ہر چیز رزق ہے آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ ہر چیز میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو خلا ہو لسے سانس اور سانس کو اللہ کے ذکر میں خرچ کرو وغیرہ وغیرہ۔

یُنْفِقُوْنَ۔ انفاق اس کے لغوی معنی ہیں بکھیرنا۔ خرچ کرنا اس کی دو صورتیں ہیں۔

ایک تو یہ کہ سارا مال راہ خدا میں خرچ کرنا اور خود فقیر بن جانا اس میں حقوق العباد (اولاد وغیرہ کا حق مارنا ہے اس سے منع فرمایا مِنْ بعضیّت کے لیے آتا ہے یعنی کچھ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

دوسرے توکل جیسے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح متوکل ہونا گھر والے بھی متوکل اپنا سارا گھر بار گاہ مصطفی میں لٹا دیا ؎

پروانہ کو ہے شمع اور بلبل کو پھول بس — صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

یہ تعلیم بھی صرف اسلام میں ہی ملیگی۔

"وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں"

راہ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوۃ مراد ہے جیسا کہ دوسری جگہ بھی فرمایا یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ یا مطلق انفاق وخرچ مراد ہو۔ عام اس سے کہ فرض مثل زکوۃ وغیرہ ہو یا واجب جیسے نذر و منت جو انسان خود اپنے ذمہ لیتا ہے۔ یا نفقہ اہل وعیال خواہ مستحب ہو جیسے صدقات نافلہ و ایصال ثواب موتیٰ۔

چنانچہ فقہاء نے نفقات نافلہ میں گیارہویں اور تیجہ۔ چالیسواں وغیرہ کو بھی اس میں داخل کیا اور قرآن پاک کلمہ شریف کا پڑھنا بھی اجر و ثواب کے لیے وارد ہے۔

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اصل میں مِنْ مَّا رَزَقْنٰهُمْ ہے اور اس میں مِن تبعیضیہ ہے جو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق مستحب ہے اور اسراف ممنوع۔ انفاق خواہ اپنے لیے ہو یا اپنے اہل کے لیے۔ خواہ بغرض ایصال ثواب موتی کے لیے ہو یا غریب یتیم پیر و اسیر کی مدد کو وہ اعتدال کی حد تک انفاق ہے اور حد اعتدال سے متجاوز ہو کر وہی اسراف بن جاتا ہے۔

چنانچہ رَزَقْنٰهُمْ کی تقدیم اور رزق اللہ تعالے نے اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ تمہارا کمایا ہوا مال بھی تمہارا مکسوبہ نہیں۔ اس میں بھی ہماری عطا کو دخل ہے۔ دوسرے خرچ کرنا ہماری راہ میں دینا حق ہے اور نہ دینا بخل ہے جو نہایت قبیح عادت ہے۔

"وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ جو ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف نازل ہوا (یعنی قرآن کریم) اور جو تم سے پہلے اترا (یعنی توریت۔ انجیل۔ زبور وغیرہ صحف سماویہ) اس آیت کریمہ میں اہل کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن کریم پر بھی۔ اور ما انزل کے ما موصولہ سے یہ فائدہ بھی نکلتا ہے کہ بعض قرآن یا بعض کتب سابقہ پر ایمان لانا معتبر نہیں۔ بلکہ تمام قرآن پاک اور تمام کتب سابقہ پر اور پوری شریعت پر ایمان مراد ہے (جمل)

اس سے مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں

(۱) جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا فرض ہے۔ اسی طرح ہر مکلف عاقل بالغ پر تمام کتب سماویہ پر ایمان لانا فرض ہے۔ البتہ نزول قرآن کے بعد سابقہ کتب سماویہ جو حضور سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئیں۔ ان کے وہ احکام جو شریعت محمدیہ میں منسوخ ہو گئے ان پر عمل درست نہیں مگر ان کے حق ماننے میں کوئی تامل جائز نہیں ہے مثلاً شرائع سابقہ میں بیت المقدس قبلہ تھا۔ اس پر ایمان لانا تو ہمارے لیے ضروری ہے مگر اس پر عمل یعنے نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ قرآن پاک میں وہ منسوخ ہو چکا۔

(۲) قرآن کریم سے قبل جو کچھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن کریم پر تفصیلاً ایمان لانا فرض کفایہ ہے۔ بنابریں عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تفصیل فرض نہیں۔

تفصیلی علم حاصل کرنے کو علماء موجود ہیں جو تحصیل علم شرعی میں پوری جدوجہد کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔

آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ یہ قرآن پاک ان پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جن میں وہ پہلی صفتیں بھی ہوں۔

یہ آیت متقین کی تفسیر ہے اَلَّذِیْنَ متقین پر معطوف ہے یعنی یہ لوگ تمام آسمانی کتابوں اور الہامی نوشتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جو کتابیں آپ سے پہلے نبیوں پر نازل ہوئیں۔

آپ سے قبل جو انبیاء تشریف لائے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے قرآن کریم نے ان میں بعض کے نام لیکر بیان کئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ تک جتنے نبی تشریف لائے ان سب پر ایمان و یقین رکھنا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ نبوت کو ایک محل سے تشبیہ دی فرمایا ہر نبی اس عمارت کے بنانے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے اپنے زمانہ میں ایک ایک اینٹ رکھتا رہا۔ آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے ایک اینٹ لگا دی لیکن ایک اینٹ کی کسر باقی رہ گئی تھی آپ نے فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں اور قصر نبوت میں اب کسی اور اینٹ کی ضرورت نہیں رہی۔

اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ بے شک نبوت اور رسالت میرے بعد منقطع ہوگئی۔

اور فرمایا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ ایک ہی سچائی پیش کرتے رہے کہ تمام جہانوں کا رب ایک اللہ ہے قرآن کریم ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ ان سب انبیاء کی تعلیم اور نازل شدہ احکام کی تصدیق کریں اس معاملہ میں یہ جاننا چاہیئے کہ کتب سابقہ پر فقط ایمان و تصدیق کافی ہے کیونکہ ان کتابوں میں تحریف کر دی گئی ہے جیسا کہ قرآن حکیم نے وضاحت کی ہے اب وہ کتابیں اپنی صورت میں باقی نہیں ہیں اور قرآن کریم ہی ان کتابوں کا جامع و ناسخ ہے لہذا کتب سابقہ کے بارے میں اب واقعی عقیدہ یہ ہوگا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اگر پچھلی کتابوں میں کوئی بات ایسی ہے جس کی قرآن تصدیق کرتا ہے تو ہم بھی تصدیق کریں گے اور اگر کوئی بات ایسی ہے کہ قرآن اسکی تردید کرتا ہے تو ہم بھی بر ملا اس کی تردید کریں گے۔ اور اگر ایسی باتیں ہیں جنکی قرآن کریم نہ تصدیق کرتا ہے نہ تردید تو اس پر سکوت کیا جائے گا۔

کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس بات میں ناواقفی کی بنا پر ہم تردید یا تصدیق کر بیٹھیں اور وہ اس کے برخلاف ہو تو ہم اس صورت میں کتاب کے جھٹلانے والے ٹھہریں گے لہذا ایسے امور پر سکوت بہتر ہے۔

وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں یعنی دار آخرت اور جو کچھ اس میں ہے حساب اور جزا و سزا سب پر ایسا یقین و اطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شبہ نہیں اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جن کے عقیدہ میں آخرت کا انکار ہے اور جو توہمات فاسدہ کے شکار رہیں۔

اَلْاٰخِرَۃِ سے مراد اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃِ یعنی مرنے کے بعد آنے والی دوسری زندگی ہے۔

یُوْقِنُوْنَ۔ وہ یقین رکھتے ہیں یہ لفظ ایقان سے بنا جو یقین سے نکلا۔ یقین اس علم کو کہتے ہیں جسے دلیل نے اس قدر واضح کر دیا ہو کہ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

"اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور مراد کو پہنچنے والے ہیں"

اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ ہے اشارہ کے لیے ضروری ہے کہ سننے والے کو محسوس ہو کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہو۔

عَلٰى هُدًى۔ میں علیٰ غلبہ کے لیے آتا ہے جیسے کہتے ہیں زید سواری پر ہے تو سواری پر غالب ہوتا ہے اسی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح ہدایت پر وہ لوگ غالب ہوتے ہیں ہدایت ان کے قبضہ میں آچکی ہوتی ہے۔

مِنْ رَّبِّهِمْ۔ میں نہایت لطیف اشارہ ہے کہ جو کچھ ان کو ملا ہے یہ ان کے رب کے کرم سے ملا ہے۔

أُولٰٓئِكَ۔ دوبارہ اس لیے بیان کیا گیا کہ متقیوں کی دو صفتیں بیان ہوئیں۔ ایمان بالغیب۔ نماز کا قائم کرنا راہ الٰہی میں خرچ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اَلْمُفْلِحُوْنَ۔ یہ فلاح سے بنا فلاح کا لغوی معنی ہے کھلنا۔ قطع کرنا۔ اصطلاح میں فلاح کے معنی کامیابی کے ہیں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اس قسم کے لوگ دنیا و آخرت ہر جگہ کامیاب ہیں

"اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے"۔

اِنَّ۔ بے شک جہاں کوئی شخص کلام کا انکار کر رہا ہو۔ اس کلام کی اہمیت سمجھانے کے لیے فرمایا گیا۔

الَّذِیْنَ۔ خاص لوگ مراد ہیں۔ كَفَرُوْا۔ کفر سے ہے۔ مراد چھپانا ڈھکنا اسی لیے کفور چھلکے کو کہتے ہیں کیونکہ مغز کو ڈھانپے ہوتا ہے۔

سَوَآءٌ۔ یعنی برابر ہے۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔ انذار سے بنا لغوی معنی ہیں ڈرانا۔ شریعت میں عذاب سے ڈرانے کو انذار کہتے ہیں۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ آخر کار وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔

یہ اپنے اپنے اولیاء کے تذکرہ کے بعد اعداء کا ذکر فرمایا اور تمام قرآن کریم کا اسلوب بیان یہی ہے کہ اولیاء مقربین کا ذکر اگر پہلے ہو تو اس کے بعد مخالفوں کافروں کا تذکرہ ضرور فرمایا ہے۔ عام اس سے کہ اول کفار کا ذکر ہو یا بعد میں۔ اس کے اندر ترتیب کی پابندی نہیں کی گئی کہ پہلے اولیاء کا ہی ذکر ہو اسے لف و نشر غیر مرتب کہتے ہیں اور دونوں کا ذکر فرمانے میں حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے۔

آیۃ متلوہ کا شان نزول

یہ آیت ابو جہل۔ ابو لہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی۔ جو علم الٰہی میں محروم ایمان ہیں اس لیے ان کے حق میں اللہ تعالےٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں۔ انہیں نصیحت سے نفع نہ ہوگا۔ لیکن تبلیغ مبلغ اور نصیحت انبیاء اور حضور کی سعی بے کار نہیں۔ اس لیے کہ منصب رسالت کا اقتضا اور فریضہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبلیغ عامہ کا نتیجہ حجت علی وجہ الکمال تبلیغ قائم ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ اگر تبلیغ مبلغ سے قوم پند پذیر نہ ہو تو مبلغ کو ترک تبلیغ زیبا نہیں۔ بلکہ اس جدوجہد سے ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔

دوسرے اس آیت میں من جانب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لیے تسلی بھی ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے غمگین نہ ہوں۔ اس لیے کہ آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے۔ آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنھوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات سے دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لیے بہت ہی بڑا عذاب ہے"۔

خَتَمَ۔ مہر لگا دی اس سے مراد وہ نتیجہ ہے جو مسلسل انکار اور مخالفت حق سے پیدا ہوتا ہے۔ مہر لگانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ باہر سے کوئی چیز اس کے اندر نہ جا سکے اور اندر سے باہر نہ آ سکے مثلاً دل پہ مہر لگ جائے تو نہ حق کی بات دل میں داخل ہو سکتی ہے اور نہ حق بات کے اظہار کی جرأت رہتی ہے۔

قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دل۔ یہ قلب کی جمع ہے۔ یہاں قلب سے مراد وہ قوت ہے جو شعور اور ارادہ کا مرکز ہے

سَمْعِهِمْ۔ ان کے کان۔ سمع کے معنی سننے کی قوت ہے اس سے مراد کان ہے۔

اَبْصَارِهِمْ۔ ان کی آنکھیں۔ ابصار کا واحد بصر ہے اس سے مراد دیکھنے کی قوت ہے۔

غِشَاوَةٌ۔ پردہ اس کا مادہ غشی ہے جس کے معنی ڈھانپنا ہے۔ یہاں مراد پردۂ غفلت ہے جو حواس پر چھا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جانے کا عمل جان بوجھ کر کفر اختیار کرنے اور اس پر اصرار کرنے کے بعد ہوتا ہے۔

اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے یعنی کفار کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے اور ان پہ عذاب میں کمی نہ ہوگی بلکہ عذاب پر عذاب بڑھتا چلا جائے گا بہ سبب ان کے کفر کے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت اور گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے۔ سننے۔ اور سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پہ مہر لگی ہو اور آنکھوں پہ پردہ پڑا ہو۔ اور اس بیان سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ۱

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں سمجھ بوجھ نہیں۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

سنو وہی فسادی ہیں مگر انہیں سمجھ بوجھ نہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں۔ تو کہتے ہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ سنو وہی احمق ہیں لیکن جانتے نہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے (جیسا کہ اس کی شایان شان ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝

ان کی مثال اس طرح کی ہے جیسے آگ روشن کی تو جب اس سے اردگرد سب جگمگا گیا۔ اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

بہرے گونگے اندھے ہیں تو وہ پھر کر آنے والے نہیں۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

یا جیسے موسلا دھار مینہ آسمان سے برستے کہ اس میں اندھیریاں اور گرج اور چمک ہیں اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا۔ بے شک اللہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔

حل لغات دوسرا رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

وَمِنَ۔ اور کچھ	النَّاسِ۔ لوگ ہیں	مَنْ جو	يَّقُوْلُ کہتے ہیں
اٰمَنَّا ہم ایمان لائے	بِاللّٰهِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	بِالْيَوْمِ۔ دن
الْاٰخِرِ۔ پچھلے پر	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	هُمْ۔ وہ
بِمُؤْمِنِيْنَ۔ ایمان والے	يُخٰدِعُوْنَ۔ فریب دینا چاہتے ہیں		اللّٰهَ۔ اللہ کو
وَ۔ اور ان کو	الَّذِيْنَ۔ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	يَخْدَعُوْنَ۔ فریب دیتے	اِلَّآ۔ مگر	اَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جانوں کو
وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	يَشْعُرُوْنَ۔ سمجھ بوجھ رکھتے	فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دلوں میں
مَرَضٌ۔ بیماری ہے	فَزَادَ۔ تو بڑھادی	هُمُ۔ ان میں	اللّٰهُ۔ اللہ نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَرَضًا۔ بیماری	وَ۔ اور	لَھُمْ۔ ان کے لیے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے
اَلِیْمٌ۔ دردناک	بِمَا۔ بدلہ اس کا	کَانُوْا۔ کہ تھے	یَکْذِبُوْنَ جھوٹ بولتے
وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	قِیْلَ۔ کہا جائے	لَھُمْ۔ ان سے
لَا۔ نہ	تُفْسِدُوْا۔ فساد کرو	فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں	قَالُوْا کہتے ہیں
اِنَّمَا نَحْنُ۔ ہم تو	مُصْلِحُوْنَ۔ سنوارنے والے ہیں	اَلَآ۔ سن لو	اِنَّھُمْ۔ وہی
ھُمُ وہ	الْمُفْسِدُوْنَ۔ فسادی ہیں	وَلٰکِنْ۔ مگر	لَّا۔ نہیں
یَشْعُرُوْنَ۔ سمجھ رکھتے	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	قِیْلَ۔ کہا جائے
لَھُمْ۔ انہیں	اٰمِنُوْا۔ ایمان لاؤ	کَمَا۔ جیسے	اٰمَنَ۔ ایمان لائے
النَّاسُ۔ لوگ	قَالُوْا۔ کہتے ہیں	اَ۔ کیا	نُؤْمِنُ۔ ہم ایمان لائیں
کَمَا۔ جیسے	اٰمَنَ۔ ایمان لائے	السُّفَھَآءُ۔ احمق	اَلَآ۔ سن لو
اِنَّھُمْ ھُمُ۔ وہی ہیں	السُّفَھَآءُ۔ احمق	وَلٰکِنْ۔ مگر	لَّا۔ نہیں
یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	لَقُوا۔ ملیں
الَّذِیْنَ۔ ان سے	اٰمَنُوْا۔ جو ایمان لائے	قَالُوْا۔ تو کہیں	اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے
وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	خَلَوْا۔ اکیلے ہوں	اِلٰی۔ طرف
شَیٰطِیْنِھِمْ۔ اپنے شیطانوں کے		قَالُوْا۔ تو کہیں	اِنَّا۔ ہم
مَعَکُمْ۔ تمہارے ساتھ ہیں	اِنَّمَا۔ سوا اس کے نہیں	نَحْنُ۔ ہم تو	مُسْتَھْزِءُوْنَ۔ یونہی ہنسی
کرتے ہیں	اَللّٰہُ۔ اللہ	یَسْتَھْزِئُ۔ ہنسی کرے گا	بِھِمْ۔ ان سے
وَ۔ اور	یَمُدُّ۔ ڈھیل دیتا ہے	ھُمْ۔ انکو	فِیْ طُغْیَانِھِمْ۔ کہ اپنی سرکشی میں
یَعْمَھُوْنَ۔ بھٹکتے رہیں	اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ	الَّذِیْنَ۔ وہ ہیں جنہوں نے	اشْتَرَوُا۔ خریدا
الضَّلٰلَۃَ۔ گمراہی کو	بِالْھُدٰی۔ ہدایت کے بدلے	فَمَا۔ تو نہ	رَبِحَتْ۔ نفع دیا کچھ
تِّجَارَتُھُمْ۔ ان کے سودے نے	وَ۔ اور	مَا۔ نہ	کَانُوْا۔ تھے
مُھْتَدِیْنَ۔ راہ جانتے	مَثَلُھُمْ۔ مثال ان کی	کَمَثَلِ۔ اس طرح کی ہے	الَّذِی۔ جس نے
اسْتَوْقَدَ۔ روشن کی	نَارًا۔ آگ	فَلَمَّآ۔ تو جب	اَضَآءَتْ۔ روشن ہوگیا
مَا حَوْلَہٗ۔ گرداگرد	ذَھَبَ۔ لے گیا	اللّٰہُ۔ اللہ	بِنُوْرِھِمْ۔ ان کا نور
وَ۔ اور	تَرَکَھُمْ۔ چھوڑ دیا انہیں	فِیْ۔ بیچ	ظُلُمٰتٍ۔ اندھیروں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا۔ نہیں	یُبْصِرُوْنَ۔ دیکھتے	صُمٌّ۔ بہرے ہیں	بُکْمٌ۔ گونگے ہیں
عُمْیٌ۔ اندھے ہیں	فَھُمْ۔ پھر وہ	لَا۔ نہیں	یَرْجِعُوْنَ۔ آنے والے
اَوْ۔ یا	کَصَیِّبٍ۔ موسلادھار پانی کے مثل		مِّنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے
فِیْہِ۔ اس میں	ظُلُمٰتٌ۔ اندھیریاں ہیں	وَّ۔ اور	رَعْدٌ۔ گرج
وَّ۔ اور	بَرْقٌ۔ چمک	یَجْعَلُوْنَ۔ ٹھونس رہے ہیں	اَصَابِعَھُمْ۔ انگلیاں اپنی
فِیْٓ اٰذَانِھِمْ۔ اپنے کانوں میں	مِّنَ الصَّوَاعِقِ۔ کڑک کے سبب		حَذَرَ۔ ڈر سے
الْمَوْتِ۔ موت کے	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	مُحِیْطٌ۔ گھیرے ہوئے ہے
بِالْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کو	یَکَادُ۔ قریب ہے	الْبَرْقُ۔ بجلی	یَخْطَفُ۔ اچک لے جائیگی
اَبْصَارَھُمْ۔ انکی نگاہیں	کُلَّمَا۔ جب کبھی	اَضَآءَ۔ چمک ہوئی	لَھُمْ۔ ان کے لیے
مَّشَوْا۔ چلنے لگے	فِیْہِ۔ اس میں	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب
اَظْلَمَ۔ اندھیرا ہوا	عَلَیْھِمْ۔ ان پر	قَامُوْا۔ کھڑے رہ گئے	وَ۔ اور
لَوْ۔ اگر	شَآءَ۔ چاہتا	اللّٰہُ۔ اللہ	لَذَھَبَ۔ تو لے جاتا
بِسَمْعِھِمْ۔ ان کی سماعت	وَ۔ اور	اَبْصَارِھِمْ۔ بینائی	اِنَّ۔ بے شک
اللّٰہَ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر	کُلِّ۔ ہر ایک	شَیْءٍ۔ چیز کے
قَدِیْرٌ۔ قادر ہے۔			

مختصر تفسیر اردو دوسرا رکوع سورہ بقرہ۔ پ ۱

وَمِنَ النَّاسِ۔ اَلنَّاس۔ انسان کی جمع ہے اس کو ناس اس واسطے کہتے ہیں کہ نَسِیَ سے بنا ہے جس کے معنی بھولنا ہے کیونکہ یہ اپنے عہد میثاق کو بھول جاتا ہے اس لیے انسان کہا گیا یا یہ اِنْسٌ سے بنا جس کے معنی ہیں دیکھنا ظاہر ہونا یہ چونکہ زمین پر ظاہر رہتا ہے اس لیے اسے انسان کہتے ہیں۔

یَقُوْلُ۔ بصیغہ واحد اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔

ان آیات میں منافقین کا کلام نقل فرمایا گیا۔ وہ بظاہر کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے تاکہ اسلام کی آڑ میں ہر قسم کی سختی سے بچے رہیں۔

مگر چونکہ یہ ایمان حقیقی نہ لائے تھے اس لیے مسلمانوں کو متنبہ فرمادیا گیا کہ یہ لوگ فریبی ہیں منافق اور دھوکہ باز

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں جیسا کہ آگے وضاحت سے اس کا ذکر ہے۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت کی راہیں ان کے لیے اول ہی سے بند نہ تھیں۔ اگر بند ہوتیں تو انہیں عذر کی جگہ ملتی کہ ہمیں تبلیغ مبلغ نہیں ہوئی بلکہ ہدایت کہنے والے پہنچے۔ انہوں نے تبلیغ کی۔ منکروں نے سن کر بعض نے آمنا کہا اور بعض نے کفرنا اور اس اقرار و انکار سے ان کے کفر و عناد، سرکشی اور بے دینی اور مخالفت حق اور عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کا یہ اثر ہو کہ اس کے لیے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو ایسی حالت میں وہ خود ہی مستحق ملامت ہے۔

مومنین اور کافرین کا تذکرہ پہلے رکوع میں بیان ہو چکا ہے۔ تیسرے گروہ منافقین کا تذکرہ ان آیات میں شروع ہوتا ہے۔ منافق لفظ نفق سے نکلا اس کے لفظی معنی ہیں سرنگ لگانا۔ جنگل کے جانور زمین میں سرنگ بناتے ہیں۔ تاکہ ذلت آنے پر چھپ سکیں۔ منافق اس بدبخت انسان کو کہتے ہیں جو بظاہر اسلام قبول کرے لیکن خفیہ دشمنی کا منتظر رہے۔

شان نزول

مدینہ منورہ میں ایک شخص عبداللہ بن ابی تھا جس کو وہاں اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا قریب تھا کہ اس کو وہاں کا سردار بنا دیا جائے لیکن جب نور ہدایت ماہتاب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جلوہ گری فرمائی اور اہل مدینہ کے دل نور ایمانی سے منور ہوئے تو اس کی چودھراہٹ میں فرق آگیا اور لوگوں کا وہ رجحان نہ رہا جو پہلے تھا اس لیے اس کے دل میں بغض و عناد کی آگ بھڑک اٹھی مگر یہ بہت چالاک تھا وہ ظاہری طور پر تو مسلمان ہو گیا مگر دل سے مسلمانوں کا دشمن تھا بظاہر تو نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتا لیکن کفار میں مخالفت کرتا اس کا اور اس کے ساتھیوں کا نام منافقین تھا ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ان لوگوں کے متعلق قرآن پاک میں تیرہ آیات میں ذکر فرمایا گیا۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ۔ (اور اللہ اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور وہ نہیں سمجھتے۔)

يُخٰدِعُوْنَ وہ دھوکہ بازی کرتے ہیں یہ لفظ خدع سے بنا اس کے معنی ہیں دل میں بری بات چھپانا اور بظاہر اچھا بن کر دکھانا تاکہ دوسرے کو دھوکہ دیا جا سکے۔

اَنْفُسَهُمْ۔ ان کی جانیں۔ یہ نفس کی جمع ہے اس سے مراد اپنی ذات ہے۔

وَمَا يَشْعُرُوْنَ۔ وہ نہیں سمجھتے۔ یہ لفظ شعور سے بنا۔ شعور عربی زبان میں بوجھنے کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد اندرونی احساس ہے یعنی وہ خود فریب میں مبتلا ہیں مگر اپنی حماقت کی انہیں خبر نہیں۔
جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں اسے دل سے نہیں مانتے اور جو کچھ دل میں رکھتے ہیں اسے زبان پر نہیں لاتے۔
وہ صرف فائدہ حاصل کرنے کی خاطر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ان کی جرأت کا یہ عالم ہے کہ اللہ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں بھلا اس سے بڑی نادانی اور کیا ہو سکتی ہے اس لیے اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا کہ یہ نادان ہیں حقیقت کا شعور نہیں رکھتے۔
آگے فرمایا یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ فریب دینا چاہتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو۔
اس کا شان نزول یہ ہے کہ یہ تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطنی طور پر کافر تھے۔ اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے تو اللہ تعالے نے فرمایا وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ وہ ایمان والے نہیں۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ محض کلمہ پڑھ لینا اسلام کے لیے کافی نہیں اور نماز روزہ ادا کر لینا بھی مومن ہونے کی دلیل نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔
اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ جتنے فرقے مدعی ایمان ہیں اور اعتقادات کفریہ رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ وہ کافر خارج از اسلام ہیں۔ شریعت مطہرہ میں ایسے ہی لوگوں کو منافق کہتے ہیں اور منافق مومنوں کے لیے کافروں سے زیادہ مضرت رساں ہے۔
اور وَمِنَ النَّاسِ فرمانے میں یہی لطیف امر ہے کہ منافق گروہ صفات انسانی کے کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا گیا بلکہ مِنَ النَّاسِ کہہ کر ابناء جنس انسان فرمایا۔
دوسری یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم نے کسی کو مطلق بشر اس جگہ فرمایا جہاں اس کے فضائل و کمالات کا انکار مقصود ہو ورنہ جا بجا اصحاب فضائل و ارباب کمال علیہم السلام کو بشر کہنے والے کافر ہی بتلائے جیسے اِنْ هُوَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۔ قَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وغیرہ۔
اور جہاں اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فرمایا۔ وہاں يُوْحٰى اِلَيَّ فرما کر ان کی فضیلت کو واضح کر دیا۔ بنا بریں انبیاء کرام کو اپنے جیسے بشر کہنا ادب سے دور اور کفار کے دستور کے مطابق ہے۔
اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ فرما کر سامعین کو تعجب میں ڈالنے کے لیے فرمایا گیا ہو تاکہ سننے والا سمجھ سکے کہ انسان ہو کر ایسی حیوانیت میں ہیں۔
يُخٰدِعُوْنَ فرما کر بتایا کہ اللہ تعالے اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی فریب یا دھوکہ دے سکے اور وہ ذات ارفع و اعلیٰ ہے جو اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے تو يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ سے یہ مراد ہے کہ منافق اپنی غلط گمانی میں انہیں فریب دینے کے خواہشمند ہیں جسے کوئی فریب نہیں دے سکتا۔ یا یہ کہ اللہ تعالے کو فریب دے بھی کون سکتا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ مگر مومنین کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو فریب دینا چاہیں اور چونکہ ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی خلیفہ مطلق ہے اس لیے عطاء خلافت کا مقتضاء یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ اپنے خلیفہ کو اسرار کا علم عطا فرمائے چنانچہ آپ کی ذات علم سے فیض یاب ہوئی اور آپ کے پرتو صحبت سے مومنین بھی واقف اسرار کنونت تھے جیسا کہ فرمایا اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَۃِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ مومن کی فراست ایمانی سے ڈرو کہ وہ تمہاری فطرت کو نور سلم یزل کی روشنی سے دیکھتا ہے۔

نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین مقربین ان منافقین کے مخفی کفر پر مطلع ہیں اور عامۃ المسلمین ان کی اطلاع سے باخبر تو یہ بے دین انہیں فریب تو دینا چاہتے ہیں مگر ان کا فریب کارگر نہیں ہوتا بلکہ ان کی جانوں پر ہی اس کا وبال پڑتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقیہ شعاری اسلام میں اسی لیے حرام رکھی گئی کہ صاحب تقیہ قابل اعتماد نہیں رہتا اس کی توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اور اسلام میں اسے زندیق مانا گیا ہے اور علماء نے فیصلہ کیا لَا تُقْبَلُ تَوْبَۃُ الزِّنْدِیْقِ کاش ایسے باطل پرستوں کو سمجھ آئے

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ۔ یعنی ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔ یہ مرض بدعقیدتی کا مرض قلبی ہے جو روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے اور یہی فساد فی الارض کا موجب ہے۔ کفار سے میل جول۔ ان کی خاطر دین میں مداہنت۔ ان کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی رضاجوئی کے لیے صلح کل بن جانا اظہار حق سے زبان روکنا حرام ہے اور علامت نفاق ہے۔ اسی کو قرآن پاک میں لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ فرما کر ہدایت فرمائی۔

مَرَضٌ۔ بیماری۔ بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ جسمانی اور روحانی

جسمانی بیماری سے بدن میں نقص و خرابی پیدا ہوتی ہے۔

روحانی بیماری سے اخلاق بگڑتے ہیں اور روح کو روگ لگ جاتا ہے یہاں کفر و نفاق کی روحانی بیماری کا ذکر ہے کیونکہ انسان کے نیک کاموں اور دوسری زندگی کے سنوارنے میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ مثلاً جہالت۔ حسد کینہ دنیا کی محبت جھوٹ وغیرہ۔

فَ۔ سو یہ حرف اشارہ ہے جو آگے ذکر ہوگا جو نتیجہ بیان کرے گا۔

زَادَ۔ بڑھادی یعنی ان کے دل میں اسلام کی دشمنی اور مسلمانوں سے حسد بڑھ گیا۔

اَلِیْمٌ:۔ دردناک یہ لفظ اَلَم سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں درد۔ کافروں کے لیے عذاب عظیم ہوگا لیکن منافق کے لیے عذاب الیم دردناک عذاب ہوگا۔

یَکْذِبُوْنَ:۔ جھوٹ کہتے ہیں۔ یہ لفظ کِذب سے بنا اس کے معنی جھوٹ کے ہیں۔ جھوٹ اس خبر کو کہتے ہیں جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقیقت کے خلاف ہو۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالٰی نے از خود ان کے کفر و نفاق کو بڑھا دیا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے کفر و نفاق کے بدلہ میں ان کا روگ بڑھا دیا جس کا نتیجہ دردناک عذاب ہے۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جیسے کہ بے وقوف ایمان لائے ہیں سن لو کہ خود وہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ علم نہیں رکھتے۔

النَّاسُ۔ لوگ۔ الف لام سے یہ لفظ خاص انسانوں کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی وہ لوگ جو دل سے ایمان لائے اور دورخی چال پر نہ چلے۔

السُّفَهَآءُ۔ بے وقوف لوگ۔ یہ سفیہ کی جمع ہے اس کے معنی ہیں ہلکا پن۔ بیوقوفی میں عقل میں ہلکے پن اور کمی ہونے کے سبب سے ہوتی ہے۔ لہٰذا اس لفظ کا استعمال بے وقوفی اور حماقت میں ہونے لگا۔

مدینہ کے منافق اپنی قوت کے بل بوتے پر بہت مغرور تھے انہیں یقین تھا کہ ان کے مقابلہ میں مسلمان نہیں ٹھہر سکیں گے ان کا خیال تھا کہ اسلام چند روز کا مہمان ہے جو خود بخود ختم ہو جائے گا اس لیے جو لوگ اس میں داخل ہو رہے ہیں وہ انجام سے غافل ہیں۔

ان کے اس قول کا جواب دیا گیا۔ فرمایا کہ یہی لوگ احمق اور بے وقوف ہیں کیونکہ صداقت آخر غالب آکر رہے گی۔

منافق عاقبت کا خیال نہیں کرتے وہ ابدی نفع و نقصان سے غافل رہتے ہیں اس لیے وہی بے وقوف اور احمق ہیں۔

پھر وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ میں واضح کیا کہ جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ۔ جیسے اور لوگ ایمان لائے اس سے مرضی الٰہی میں صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اہلسنت کے علاوہ تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں۔

اور بعض علماء نے اس آیت کو زندیقوں کی توبہ قبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (بیضاوی) زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں۔ یہ بھی منافقوں کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ میں فرمایا کہ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ۔ مشرکین نے جب ایمان والوں کو ایمان لانے کی وجہ سے احمق کہا تو اللہ تعالٰی نے ان کی ناعاقبت اندیشی اور مآل سے بے خوفی کی وجہ میں جواب دیا۔ وہی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمق ہیں۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ مومنین و صالحین کو برا کہنا یہ پرانا طریقہ اہل باطل کا ہے۔ یہی وجہ ہے آجکل کے باطل فرقے بھی پچھلے لوگوں کو برا کہہ رہے ہیں۔ مرزائی تمام مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔ خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور ان کے رفقاء کو برا سمجھتے ہیں۔ متعصب روافض خلفاء ثلثہ اور ان کی شان میں گستاخ ہیں۔ غیر مقلدین ائمہ مجتہدین بالخصوص امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخ ہیں۔ چکڑالوی جو اپنے کو اہل قرآن کہتے ہیں محدثین و صحابہ کرام کی برائی کرتے ہیں اور عام آزاد لوگ تمام اکابر دین کے خلاف ہیں اور ان کی شان میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت کریمہ میں اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ فرما کر مومنین اور دیندار علماء کو تسلی فرما دی اور سمجھا دیا۔ کہ گمراہوں کی بدزبانی سے رنجیدہ نہ ہوں بلکہ سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے (مدارک)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۔

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض مذاق کر رہے تھے اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے وہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں

شَیٰطِیْنِهِمْ۔ ان کے شیطان۔ شیطان کا لفظ عربی میں سرکش اور بہکانے کے معنی میں ہے انسانوں جنوں سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں شیاطین سے مراد منافقین کے سردار لیے گئے ہیں اور سرکشی کی وجہ سے شیطان بنے ہیں

مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ مذاق کرتے ہیں۔ یہ لفظ استہزاء سے بنا ہے جس کے معنی تمسخر کرنا اور مذاق اڑانے کے ہیں۔

طُغْیَانِهِمْ۔ یہ لفظ طغیٰ سے بنا۔ طغیانی کا ماخذ بھی یہی ہے اس کے معنی ایک مقدار و حد سے تجاوز کرنا اس سے مراد سرکشی حد سے بڑھ جانا ہے۔

یَعْمَهُوْنَ۔ اندھے ہو رہے ہیں عمہ اس کے معنی اندھا پن ہے۔ یہاں ایسی کیفیت مراد ہے کہ انسان کو راستہ سجھائی نہ دے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ اور جب وہ ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اس میں انکے پرانے منافقین کے راز کو منکشف کیا کہ یہ منافقین مومنین کے ساتھ ان کے سامنے بدزبانی نہ کرتے تھے بلکہ ان کے سامنے تو آ کر آمنا ہی کہتے تھے اور اپنے کو با اخلاص مومن ظاہر کرتے تھے اور تبرا بازیاں اور سب و شتم اپنی خاص محبوں میں کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کا خفیہ راز بھی فاش کر دیا۔ (خازن)

اب آج کل کے باطل گروہ یہ بھی بجز مقدور عامہ مومنین سے اپنے عقاید فاسدہ کاسدہ مخفی رکھتے ہیں اور اپنی کتابوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ذریعہ وہ فاسد خیالات شائع کرتے ہیں تو اللہ تعالے نے تنبیہ فرمائی کہ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں ان کے فریب میں نہ آئیں وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ فرما کر۔ شیاطین سے کفار کے وہ سردار مراد لیے جو افساد و اغواء میں سرگرم عمل ہیں (خازن و بیضاوی)

یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں اِنَّا مَعَكُمْ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہ فریب واستہزاء ہے اور اس سے یہ بھی فائدہ ہے کہ ان سے ملنے میں ان کے راز معلوم ہوں اور ان کے اندر فتنہ و فساد ڈالنے کا موقع ملے (خازن)

اس کا جواب اللہ تعالے دیتا ہے اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ جس طرح وہ تمسخر مسلمانوں سے کرتے ہیں اللہ تعالے بھی ان سے تمسخر کرے گا یعنی ان کی فریب کاریوں کا بدلہ عذاب سے دیگا۔ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ جو منافقین نے کہا تھا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا اور یہ تمام فریب کی باتیں کرنا بطور تمسخر اظہار ایمان کرنا۔ یہی ان کا نفاق اور کفر تھا۔ اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ تمسخر و استہزاء کفر ہے۔

آیات متلوہ کا شان نزول

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یَعْمَهُوْنَ تک آیات عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئیں۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک روز صحابہ کرام کی ایک جماعت گذر رہی تھی۔ راستہ میں ابن ابیّ مع اپنے جتھا ہمنواء کے بیٹھا تھا۔ اس نے صحابہ کو آتے دیکھ کر اپنے شطونگڑوں سے کہا دیکھو میں انہیں کیسا بناتا ہوں ذرا آ جانے دو۔ جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی جماعت سے آپ کی تعریف شروع کی۔ پھر اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر مناقب بیان کرنے لگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سے ہاتھ چھڑا کر فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق سے باز آ۔ کیونکہ اللہ کی بدترین مخلوق سے منافق ہوتے ہیں۔ اس پر وہ بولا۔ جو باتیں میں نے آپ سے کی ہیں۔ بخدا نفاق سے نہیں کہیں قسم بخدا میں آپ کی طرح مومن صادق ہوں۔ حضرت علی خاموش آگے تشریف لے گئے۔ ابن ابیؔ نے اپنے یاروں میں اپنی چال بازی پر فخر کرتے ہوئے کہا۔ دیکھا ان لوگوں کو میں کس طرح شیشہ میں اتارا اسی پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہار ایمان و اخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنے شطونگڑوں میں ان کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور استہزاء کرتے ہیں اَخْرَجَهُ الثَّعْلَبِیُّ وَالْوَاحِدِیُّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالسُّیُوْطِیُّ فِیْ لُبَابِ الْمَنْقُوْلِ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء تو انبیاء ہیں صحابہ کرام اور پیشوایان دین کا تمسخر کرنا بھی کفر ہے اور ایسا مسخرہ آخرت میں مستحق عذاب ہے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ یعنی جواباً فرمایا گیا کہ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے اللہ کا استہزاء ظاہر ہے جو اس کی شایان شان ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ استہزاء و تمسخر سے ایسا ہی پاک ہے جیسا تمام عیوب و نقائص سے وہ منزہ ہے یہاں عرفاً جزاء استہزاء کو استہزاء کے لفظ میں استعارۃً فرمایا گیا جیسے اردو میں بھی بولتے ہیں۔ تیرا تمسخر و استہزاء تو ہو گیا اب میرا تمسخر بھی دیکھ اس کا مفہوم سب جانتے ہیں کہ پہلا تمسخر تو تمسخر کے حقیقی معنی میں تھا اور دوسرا تمسخر استعارتاً بمعنی جزاء و سزا کے ہے۔

عربی میں بھی جزا کو اس فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت سے تسلیم کیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ کمال فصاحت اور حسین بیان کیا ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ کا معطوف نہ فرمایا بلکہ علیحدہ علیحدہ بیان کیا تاکہ ایک جگہ سیئہ بمعنی حقیقی لیا جائے اور دوسری جگہ سیئہ بمعنی مجاز سمجھا جائے۔

علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالےٰ کا ٹھٹھا کرنا یہ ہے کہ ان کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جب وہ دروازہ تک پہنچیں گے تو فوراً بند کر دیا جائے گا اور آگ کی طرف دھکیل دیے جائیں گے۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ ٹھٹھا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے نفاق کو مومنین پر ظاہر فرما دیتا ہے (مظہری)

وَيَمُدُّهُمْ اور اللہ انہیں مہلت دیتا ہے۔ مدّ کے معنی زیادتی کے ہیں۔ مدّ اور امداد کا ایک ہی معنی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مدّ کا استعمال شر کے لیے ہے اور امداد کا خیر کے لیے جیسے ارشاد باری ہے۔ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ اور ہم نے مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی ہے۔

فِيْ طُغْيَانِهِمْ۔ اپنی سرکشی میں طغیان سے مراد گناہ اور کفر میں حد سے متجاوز ہونے کے ہیں۔

يَعْمَهُوْنَ۔ بہکے پھرتے ہیں۔ لفظ عمہ لغت میں دانائی اور بصیرت کے ضائع ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے عمی کا معنی ہے بینائی کا ضائع ہونا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

یہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی مول لی ہدایت کے بدلے سو نہ ان کی تجارت ہی سودمند ہوئی اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔

اِشْتَرَوْا۔ انہوں نے خرید لی ایک چیز کے بدلے دوسری چیز پا لینا یہ لفظ خریدنے کے معنی میں آتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منافقین نے منافقت کی روش اختیار کرلی۔

مَا رَبِحَتْ۔ سود مند نہ ہوئی یہ لفظ ربح سے بنا جس کے معنی نفع کے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔

یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا۔ نہایت برا مبادلہ ہے۔

شان نزول

یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے یا یہود کے حق میں جو پہلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے۔ مگر جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہوگئے یا تمام کفار کے حق میں نازل ہوئی جنہیں فطرت سلیمہ عطا فرمائی گئی ان پر حق کے دلائل واضح کیے۔ ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔

اس سے فقہی نظریات میں بیع تعاطی کا جواز بھی ثابت ہوا یعنی وہ بیع جس میں خرید و فروخت کے الفاظ نہ کہے جائیں بلکہ محض رضامندی سے ایک جنس کے بدلے دوسری چیز لی جائے۔ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ فرما کر واضح کیا کہ ان کا سودا بے نفع ہے اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ آگے فرمایا۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ۔ ان کی مثال تو ان کی سی ہے جنہوں نے آگ جلائی پس جب آگ نے اس کے ارد گرد کو روشن کردیا تو اللہ نے سلب کرلی ان کی روشنی اور انہیں تاریکی میں چھوڑ دیا وہ نہیں دیکھ پاتے۔

مَثَلُهُمْ۔ ان کی مثال۔ مثل کسی ایسے پرانے واقعہ کو کہتے ہیں جو موجودہ کسی واقعہ سے ملتا جلتا ہو اور مشہوری کی وجہ سے لوگوں کو سمجھ میں بہت جلد آسکتا ہو۔

ظُلُمٰتٍ۔ اندھیرے یہ لفظ ظلمت کی جمع ہے جس کا ترجمہ اندھیرا ہے۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافق دو قسم کے تھے ایک تو اسلام کے سخت دشمن مگر بظاہر ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ دوسرے جو طبیعت کے کمزور تھے نہ حامی تھے نہ مخالف جدھر فائدہ نظر آتا ادھر ہو جاتے اس آیت میں اسی قسم کو بیان کیا۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اندھیری رات میں آگ جلائی اس کی روشنی سے ارد گرد کی چیزیں روشن ہوگئیں مگر اچانک آنکھوں کی روشنی اللہ تعالیٰ نے چھین لی اب اسے کچھ نہیں دکھائی دے رہا۔

یہ مثال منافقوں پر ٹھیک ٹھیک درست آتی ہے پہلے وہ کفر کی تاریکی میں پڑے تھے نیک و بد میں فرق نہ کرتے تھے پھر اسلام کی روشنی ہوئی اس سے فائدہ اٹھانے لگے کہ اچانک ان سے اسلام سے فائدہ اٹھانے کے تمام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مواقع چھین گئے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی تو جب اس سے اس کا گرد اگرد چمکا اٹھا تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا۔

یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ نے کچھ ہدایت کی روشنی دی۔ یا حقانیت ان پر منکشف ہوئی۔ پھر انہوں نے اپنی برادری کی جنبہ داری اور قبائل کی طرف داری میں اس روشنی سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا اور مادی دولت حاصل کرنے کی بجائے اس گمراہی کی ظلمت میں پڑے رہے ان کا انجام حسرت و افسوس اور حیرت اور خوف کے سوا کچھ نہیں اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے بظاہر اسلام قبول کیا اور دل میں تذبذب رکھ کر کافر ہی رہے اور اقرار کی روشنی کو ضائع کر کے کفر کی ظلمت میں پھنسے رہ گئے تو وہ بھی اس آیت کریمہ کے مورد ہیں۔ جو مسلمان ہو کر مثل مرزائیوں کے مرتد ہو گئے۔

اور وہ بھی جو حق کو سمجھ کر اقرار کرنے سے رک گئے۔ انہیں فرمایا۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ۔ بہرے۔ گونگے۔ اندھے ہیں وہ دین کی طرف واپس آنے والے نہیں۔

صُمٌّ۔ بہرے۔ اس کی واحد اصم ہے جس کے معنی بہرے کے ہیں منافق اگرچہ بظاہر بہرے نہیں لیکن انہیں بہرہ اس لیے کہا گیا کہ وہ اسلام کی حق باتیں سنتے اور مثال دیتے۔

بُكْمٌ۔ گونگے یہ ابکم کی جمع ہے اس کے معنی ہیں گونگا یعنی بات سے گریز کرتے گویا گونگے ہیں

عُمْىٌ۔ اندھے یہ اعمیٰ کی جمع ہے جس سے مراد اندھا آدمی ہے جو آنکھوں کے باوجود اللہ کی نشانیاں دیکھ کر قبول نہیں کرتے۔

علم حاصل کرنے کے تین ذرائع ہیں کان۔ زبان۔ آنکھ لیکن منافق اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث تینوں کو کھو بیٹھا اب نہ کسی ہدایت دینے والے کی بات سنتا ہے نہ وہ کبھی تعلیم کے بارے میں پوچھتا ہے نہ حق کی نشانیوں کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اب امید نہیں کہ وہ کفر سے اسلام کی طرف واپس آئے۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِى آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ۔ یا ان کی مثال ایسی جیسے آسمان سے زور کا مینہ برس رہا ہو اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور چمک اپنے کانوں میں کڑک کی وجہ سے موت کے ڈر سے انگلیاں دیتے ہیں۔

كَصَيِّبٍ۔ جیسے مینہ۔ یہ لفظ صوب سے نکلا جس کے معنی ہیں بادل یا بارش کا نازل ہونا۔

السَّمَاءِ۔ آسمان۔ یہ لفظ سمو سے بنا اس کے معنی بلندی کے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت میں دوسری قسم کے منافقوں کا ذکر ہے جو طبیعت میں کمزور ہیں اور پوری طرح اسلام میں داخل نہیں شک و تذبذب میں غرق رہتے ہیں۔

اسلام بھی بارش کی طرح رحمت بن کر آیا۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ منافق ان پابندیوں سے بدکتے ہیں منافق اسلام کی خوبیاں دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ کر آتے ہیں اور جب قربانی کا وقت آتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور اللہ کافروں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

محیط۔ احاطہ کیے ہوئے یہ لفظ احاطہ سے بنا جس کے معنی ہیں چاروں طرف سے کسی چیز کو گھیر لینا۔

یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کافروں پر اپنی ذات۔ علم۔ قدرت ہر لحاظ سے محیط ہے۔

اَوْ كَصَيِّبٍ۔ یا مثل موسلادھار مینہ کے جو آسمان سے برس رہا ہے کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک یہ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی دوسری مثال ہے۔ اس لیے کہ بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور زمین کی حیات یہ ہے کہ اس پر سبزہ لگے پھلواری کھلے پھل دار درختوں میں میوے آئیں۔ اس بارش کے ساتھ خوفناک تاریکی۔ ہیبت ناک گرج آنکھیں خیرہ کر دینے والی چمک ہوتی ہے اسی طرح قرآن کریم اور اور تعلیم اسلام مردہ دلوں کی حیات کا سبب ہے اور کفار و مشرکین کی مذمت ان سے کہا سزا آخرت کے مشابہ ہے تو جیسے تاریکی راہ رو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسی ہی مشرکین و منافقین کا نفاق راہ یابی سے مانع ہے اور وعیدات عذاب گرج کے مشابہ ہیں اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں۔

شان نزول

منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے۔ راہ میں بارش آگئی جس کا آیت کریمہ میں ذکر ہے اور اس کے ساتھ شدت کی گرج کڑک چمک تھی۔ تو یہ خوف زدہ ہو کر گرج سے کانوں میں انگلیاں ٹھونستے تھے کہ کہیں کان کے پردے نہ پھٹ جائیں چمک ہوتی تو چلنے لگتے۔ اندھیری ہوتی تو کھڑے ہو جاتے۔ آپس میں کہنے لگے۔ خدا خیر کرے صبح ہو جائے تو چل کر حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اسلام قبول کر لیں گے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

ان کے حال کو اللہ تعالٰی نے منافقین کے لیے مثال فرما کر بتایا کہ تم لوگ مجلس وعظ میں آکر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہو کہ کہیں حضور کا کلام ان پر اثر نہ کر جائے اور اپنے سنگت سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو کر مر نہ جائیں اور جب ان کے مال و اولاد میں زیادت ہوتی۔ فتوح و غنیمت ملتی۔ تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ یہ اب تو دین محمدی سچا ہے اور جب مال اولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیری کی طرح بھٹک کر رہ جاتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کتنے یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں آخر دین سے منحرف ہو جانے (لباب النقول للسیوطی)

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

جیسے اندھیرے میں رات کے وقت کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج چمک جنگل میں مسافر کو حیران و پریشان کرتی ہو تو وہ کڑک کی وحشت ناک آواز سے ہلاکت کا اندیشہ لیے ہوئے کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو ایسے ہی کفار کا حال ہے کہ وادی ضلالت میں شرک و کفر تھا رات کے اندر جب قرآن پاک کی گرج اس کی ہدایت آموزی کی چمک اور عذاب آخرت کی کڑک سنتے ہیں تو کان بند کرتے ہیں اس اندیشہ سے کہ کہیں یہ تعلیم ہمارے دلنشین نہ ہو جائے جس سے اسلام و ایمان قبول کر کے باپ دادا کے کفر کو ترک کرنا پڑے جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ بجلی قریب ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے۔

تو ان کا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جنہیں ہدایت ہوتی ہے ہو کر رہے گی اور جو بچنا چاہتے ہیں وہ انگلیاں کانوں میں ٹھونس لینے سے عذر عدم سماعت کر کے قہر الٰہی سے خلاصی نہیں پا سکتے جیسے بجلی کی چمک سے معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی۔ ایسے ہی دلائل باہرہ کے انوار ان کی بصیرت اور بصر کو خیرہ کرتے ہیں۔

يَخْطَفُ۔ اچک لے جائے۔ اس سے مراد ہے آنکھوں کا چندھیا جانا یعنی اسلام کا غلبہ منافقوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے اور ان کے دلوں میں رعب ڈالنے کے لیے کافی ہے۔

كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ۔ جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے

جس طرح اندھیری رات اور ابر و بارش کی تاریکیوں میں مسافر متحیر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی میں منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کچھ مثلاً مشقت مصیبت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکیاں چلنے سے روک دیتی ہیں اور کھڑے رہ جاتے ہیں اسلام سے انحراف کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اسی مضمون کو دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا۔ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ۔ (خازن، صاوی)

پہلی آیت میں بارش کی مثال دے کر ان کی فطرت بتائی گئی کہ وہ فائدوں کی طرف لپکتے ہیں لیکن فائدے حاصل کرنے کے لیے کچھ مشقت یا نقصانات اٹھانے پڑیں تو پیٹھ دکھا دیتے ہیں۔

منافقین اسلام کی کامیابیاں دیکھتے ہیں تو ان کے قدم اسلام کی طرف بڑھنے لگتے ہیں در حقیقت ان کے دل میں حق کی تلاش نہیں ہوتی صرف اسلام کے رعب و شوکت کی وجہ سے اسلام کی جانب راغب ہوتے ہیں اور جب دل ایمان کو آزمائش اور مصیبتیں پیش آتی ہیں تو پھر یہ انکار اور بے یقینی کی وجہ سے اس کی طرف ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں اور اسلام کی طرف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے ہیں۔ یعنی بجلی کے چمکنے کی طرح جب اسلام کی روشنی ان پر واضح ہوتی ہے تو مسلمان ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن جوں ہی اندھیرا آجاتا ہے یعنی تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آنے لگتی ہیں تو پھر ان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور واپس کفر کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا۔ اس لیے کہ ان کا طرز عمل اسی کا مقتضی تھا۔ مگر اللہ تعالے نے ان کے سمع و بصر کو باطل نہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط ہے۔ بلا مشیت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے اور یہ بھی واضح ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسی لیے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے۔

تعریف لفظ شئ

شے اس کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالے چاہے اور جو تحت مشیت آسکے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ ممکنات تحت شے ہیں اور جو شے میں داخل نہیں وہ تحت قدرت نہیں اور جو ممکن نہیں وہ واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت، ارادہ اور مشیت متعلق نہیں ہوتا جیسے ذات واجب تعالے شانہ اور اس کی صفات یہ سب واجب ہیں اور جو واجب ہے وہ مقدور نہیں اس اصول کے سمجھ لینے کے بعد یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کذب باری تعالے اور تمام عیوب محال ہیں اس لیے کہ قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

خلاصہ مضمون

شروع سورت سے یہاں تک کے بیان میں وضاحت فرمادی گئی کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لیے نازل ہوئی پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اس کے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر ہوا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقوی کی طرف راغب ہوتا ہے اور نافرمانی و بغاوت سے بچتا ہے۔

اس رکوع میں منافقوں کا بیان شروع ہو کر یہاں ختم ہوا اللہ تعالے نے انسان کو سننے اور دیکھنے کی قوت بخشی لیکن منافقین نے یہ قوتیں صرف دنیا کے عارضی فائدہ تک محدود رکھیں۔ حق سے، اللہ تعالے کی نشانیوں سے آنکھ کان بند کر لیے۔

اللہ تعالے نے خبردار کیا کہ وہ اس غلط روش سے باز آئیں ورنہ یہ قوتیں چھین لی جائیں گی۔

خالق کائنات نے عالم کے انتظام کے لیے قاعدے، وقت اور سبب مقرر کر رکھے ہیں اور دنیا کے تمام کافروں منکروں اور منافقوں کو فوراً گرفتار کر سکتا ہے لیکن تقدیر کے قاعدوں کے مطابق ڈھیل دی گئی ہے تاکہ وہ باز آجائیں اور اگر وہ باز نہیں آتے تو اس کا غضب آجاتا ہے جس کا ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع ۔ سورۃ بقرہ ۔ پ ۱

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر اگر نہ لا سکو اور ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جب انہیں نیا کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں متشابہ انہیں دیا جائے گا اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ

بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال میں کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور کافر تو وہ کہتے ہیں۔ ایسی مثال دینے میں اللہ کا کیا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝

مقصود ہے اللہ بہتوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے۔ اور بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے اور گمراہ انہیں کو کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں پکا ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی ہیں نقصان میں۔ بھلا تم کیونکر خدا کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

وہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کو جانتا ہے۔

لفظی ترجمہ تیسرا رکوع۔ سورہ بقرہ۔ پ ۱

يٰٓاَيُّهَا۔ اے	النَّاسُ۔ لوگو	اعْبُدُوْا۔ پوجو	رَبَّكُمُ۔ اپنے رب کو
الَّذِيْ جس نے	خَلَقَكُمْ۔ تمہیں پیدا کیا	وَ۔ اور	الَّذِيْنَ انکو پیدا کیا جو
مِنْ قَبْلِكُمْ۔ تم سے پہلے ہیں	لَعَلَّكُمْ۔ یہ امید کرتے ہوئے کہ تم		تَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار بنو
الَّذِيْ جس نے	جَعَلَ۔ بنایا	لَكُمُ۔ تمہارے لیے	الْاَرْضَ۔ زمین کو
فِرَاشًا۔ بچھونا	وَّ۔ اور	السَّمَآءَ۔ آسمان کو	بِنَآءً۔ عمارت
وَ۔ اور	اَنْزَلَ۔ اتارا	مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے	مَآءً۔ پانی
فَاَخْرَجَ۔ تو نکالے	بِهٖ۔ اس سے	مِنَ الثَّمَرٰتِ۔ کچھ پھل	رِزْقًا۔ کھانے کو
لَّكُمْ۔ تمہارے لیے	فَلَا۔ تو نہ	تَجْعَلُوْا۔ ٹھہراؤ	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے
اَنْدَادًا۔ برابر والے	وَّ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہو
وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	كُنْتُمْ۔ ہو تم	فِيْ رَيْبٍ۔ شک میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِمَّا۔اس سے　نَزَّلْنَا۔جو ہم نے اتارا　عَلٰی۔اوپر　عَبْدِنَا۔اپنے بندے کے
فَاْتُوْا۔تو لاؤ　بِسُوْرَةٍ۔ایک سورت　مِّنْ مِّثْلِهٖ۔اس جیسی　وَ۔اور
ادْعُوْا۔بلاؤ　شُهَدَآءَكُمْ۔اپنے حمایتیوں کو　مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔اللہ کے سوا
اِنْ۔اگر　كُنْتُمْ۔ہو تم　صٰدِقِیْنَ۔سچے　فَاِنْ۔پھر اگر
لَّمْ۔نہ　تَفْعَلُوْا۔کیا تم نے　وَ۔اور　لَنْ۔ہرگز نہ
تَفْعَلُوْا۔کر سکو گے تم　فَاتَّقُوْا۔تو ڈرو　النَّارَ۔آگ سے　الَّتِیْ۔وہ جس کا
وَقُوْدُهَا۔ایندھن　النَّاسُ۔آدمی ہیں　وَ۔اور　الْحِجَارَةُ۔پتھر
اُعِدَّتْ۔تیار کی گئی ہے　لِلْكٰفِرِیْنَ۔کافروں کے لیے　وَ۔اور　بَشِّرِ۔خوشخبری دے
الَّذِیْنَ۔ان کو جو　اٰمَنُوْا۔ایمان لائے　وَ۔اور　عَمِلُوْا۔کام کیے
الصّٰلِحٰتِ۔اچھے　اَنَّ۔کہ بے شک　لَهُمْ۔ان کے لیے　جَنّٰتٍ۔باغ ہیں
تَجْرِیْ۔چلتی ہیں　مِنْ تَحْتِهَا۔ان کے نیچے　الْاَنْهٰرُ۔نہریں　كُلَّمَا۔جب
رُزِقُوْا۔کھانے کو دیا جائیگا　مِنْهَا۔ان باغوں سے　مِنْ ثَمَرَةٍ۔کوئی پھل　رِّزْقًا۔کھانے کو
قَالُوْا۔تو کہیں گے　هٰذَا۔یہ تو　الَّذِیْ۔وہی ہے　رُزِقْنَا۔جو پہلے ملا تھا
مِنْ قَبْلُ۔پہلے　وَ۔اور　اُتُوْا بِهٖ۔وہ دیا گیا انہیں　مُتَشَابِهًا۔ملتا جلتا
وَ۔اور　لَهُمْ۔ان کے لیے　فِیْهَا۔اس میں　اَزْوَاجٌ۔بیبیاں ہیں
مُّطَهَّرَةٌ۔پاک　وَ۔اور　هُمْ۔وہ　فِیْهَا۔ان باغوں میں
خٰلِدُوْنَ۔ہمیشہ رہیں گے　اِنَّ۔بے شک　اللّٰهَ۔اللہ　لَا۔نہیں
یَسْتَحْیٖ۔حیا کرتا　اَنْ۔اس سے کہ　یَّضْرِبَ۔سمجھانے کو　مَثَلًا۔مثال کے طور پر
مَّا بَعُوْضَةً۔ذکر کرے مچھر　فَمَا۔یا اس سے　فَوْقَهَا۔بڑھ کر　فَاَمَّا۔تو وہ
الَّذِیْنَ۔جو　اٰمَنُوْا۔ایمان لائے　فَیَعْلَمُوْنَ۔وہ جانتے ہیں کہ　اَنَّهُ۔بے شک وہ
الْحَقُّ۔حق ہے　مِنْ رَّبِّهِمْ۔ان کے رب کی طرف سے　وَ۔اور　اَمَّا الَّذِیْنَ۔وہ جو
كَفَرُوْا۔کفر کر چکے　فَیَقُوْلُوْنَ۔تو وہ کہتے ہیں　مَاذَا۔کیا ہے　اَرَادَ۔ارادہ مقصد
اللّٰهُ۔اللہ کا　بِهٰذَا۔اس سے　مَثَلًا۔مثال دینے کا　یُضِلُّ۔گمراہ کرتا ہے
بِهٖ۔اس سے　كَثِیْرًا۔بہتیروں کو　وَیَهْدِیْ۔اور ہدایت فرماتا ہے　بِهٖ۔اس سے
كَثِیْرًا۔بہتوں کو　وَ۔اور　مَا۔نہیں　یُضِلُّ۔گمراہ کرتا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِہٖ۔ اس سے	اِلَّا۔ مگر	اَلْفَاسِقِیْنَ۔ بے حکموں کو	اَلَّذِیْنَ۔ ایسے جو
یَنْقُضُوْنَ۔ توڑ دیتے ہیں	عَہْدَ۔ عہد	اللّٰہِ۔ اللہ کا	مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد اس کے کہ
مِیْثَاقِہٖ۔ پکا ہو	وَ۔ اور	یَقْطَعُوْنَ۔ کاٹتے ہیں	مَا۔ اس چیز کو
اَمَرَ۔ کہ حکم دیا	اللّٰہُ۔ اللہ نے	بِہٖ۔ اسکے متعلق	اَنْ۔ یہ کہ
یُّوْصَلَ۔ جوڑیں	وَ۔ اور	یُفْسِدُوْنَ۔ فساد پھیلاتے ہیں	فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں
اُولٰٓئِکَ۔ یہی ہیں	ھُمُ۔ وہ جو	الْخٰسِرُوْنَ۔ نقصان میں ہیں	کَیْفَ۔ بھلا کیونکر
تَکْفُرُوْنَ۔ تم منکر ہو گئے	بِاللّٰہِ۔ خدا کے	وَ۔ اور حالانکہ	کُنْتُمْ۔ تم تھے
اَمْوَاتًا۔ مردے بے جان	فَاَحْیَاکُمْ۔ اس نے تمہیں زندہ کیا	ثُمَّ۔ پھر	یُمِیْتُکُمْ۔ تمہیں مارے گا
ثُمَّ۔ پھر	یُحْیِیْکُمْ۔ تمہیں زندہ کرے گا	ثُمَّ۔ پھر	اِلَیْہِ۔ اس کی طرف
تُرْجَعُوْنَ۔ پلٹ کر جاؤ گے	ھُوَ۔ وہ	الَّذِیْ۔ وہ ہے	خَلَقَ۔ جس نے بنایا
لَکُمْ۔ تمہارے لیے	مَا۔ جو کچھ	فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں ہے	جَمِیْعًا۔ سب
ثُمَّ۔ پھر	اسْتَوٰٓی۔ قصد فرمایا	اِلَی۔ طرف	السَّمَآءِ۔ آسمان کی
فَسَوّٰھُنَّ۔ تو ٹھیک بنائے	سَبْعَ۔ سات	سَمٰوٰتٍ۔ آسمان	وَ۔ اور
ھُوَ۔ وہ	بِکُلِّ۔ ہر ایک	شَیْءٍ۔ شے کو	عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے۔

مختصر تفسیر اردو تیسرا رکوع۔ سورۂ بقرہ۔ پ۱

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب اکثر اہل مکہ کے لیے اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اہل مدینہ مخاطب کیے گئے ہیں۔

پہلے میں خطاب مومن کافر سب کے لیے عام ہے اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ وہ تقوی حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے۔

اُعْبُدُوْا۔ عبادت کرو۔ یہ لفظ عبادت سے بنا جس کی اصل عبد ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالے کے حکم کو عاجزی اور ادب کے ساتھ ماننا جسے اطاعت اور فرمانبرداری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی کہتے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ عبادت کے ضروری اجزا ہیں لیکن عبادت پوری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ۔ اپنے رب کو پوجو اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ جس نے تمہیں پیدا کیا وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا۔ اس امید پر کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ اس سے واضح ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے کہ اسے عبادت یا کسی چیز سے نفع حاصل ہو۔

عبادت وہ غایت تعظیم ہے جو بندہ کو اپنی عبودیت اور الوہیت معبود میں امتیاز کراتی ہے اور یہی اعتراف اور اعتقاد وہ ہے جو عبادت کو مقبول کراتا ہے یہاں اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ جو آیا وہ عبارت عام ہے یعنی انسان جب عبادت کرے تو اس ذات کی کرے جو اس کی تمام انواع واقسام اصول وفروع سے بالا اور رب کائنات ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں اہل تقویٰ۔ کافر۔ منافق کی مفصل تعریف بیان کردی تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ انسان اس کے حصول کا خواہشمند ہوگا اس کا طریقہ بتایا گیا کہ انسان سب سے پہلے اپنے رب کو تلاش کرے اور اس کی کھلی نشانیوں اور عبارت سے اس کو پہچانے۔ پھر اسی معرفت سے تقویٰ حاصل کرے۔

جو شخص اپنے رب کی عبادت نہ کرے وہ انسان نہیں کیونکہ کافروں پر بھی عبادت کرنا لازم ہے جیسے بے وضو پر فرض ہے کہ وضو کرے ایسے کافر پر فرض ہے کہ ایمان لائے۔

جب دوزخیوں سے مسلمان دریافت کریں گے کہ تم دوزخ میں کیوں آئے تو وہ جواب دیں گے لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ۔ کہ ہم نمازی نہ تھے اور صدقات نہ دیتے تھے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن حساب وکتاب کا وعظ فرمایا جس سے لوگ چیخیں مار کر رونے لگے اسی حال میں حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گذرے آپ نے فرمایا

"اے شبلی اللہ کے بندوں کو کیوں اتنا پریشان کرتے ہو قیامت کا حساب بہت دراز ہوگا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ارشاد فرمائے گا۔ "من ترا بودم تو کرا بودی"۔

یعنی اے بندو ہم تو تمہارے تھے تم کس کے تھے؟ خداوندا تو اپنے فضل وکرم سے ہم کو اپنا بنالے۔ آگے ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنا دیا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے تمہاری روزی کے لیے مختلف پھل نکالے سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے لیے کوئی مقابل اور تم جانتے ہو۔"

فِرَاشًا۔ فرش وہ چیز جو بچھا دی گئی ایسی ٹھوس چیز جس پر ہم قدم رکھ سکتے ہوں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَنْدَادًا ۔ مقابل یہ لفظ نِدّ کی جمع ہے جو عربی میں مثل و مشابہ کے معنوں میں آتا ہے لہذا مخالف موافق دونوں معنی میں ہی ہو سکتا ہے ۔

پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا ہے جو طلب صادق کے اطمینان کے لیے کافی و وافی ہے ۔
زمین پر ہم رہتے ہیں چلتے پھرتے ہیں آسمان جس کو اللہ تعالے نے خیمہ کی چھت کی طرح بنا کر ادھر کھڑا کر رکھا ہے کھانے پینے کا بندوبست کرنے کے لیے اور بارش برساتا ہے جس سے رنگا رنگ پھل پھول غذا پیدا فرماتا ہے انسان ہر حال میں اپنے رب کا محتاج ہے ۔

پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباد اجداد کو کتم عدم سے موجود کیا ۔ اس دوسری آیت میں اسباب معیشت و آسائش ۔ آب و غذا کا بیان ہوا جس میں ظاہر کیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستاری محض باطل ہے ۔ چنانچہ فرمایا فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تو اس نے پانی سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ۔

توحید الٰہی کے لیے یہ دلائل واضح بیان فرما کر آگے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الٰہی ہونے کے وہ معجزنما دلیل قاہر بیان فرمائی جاتی ہیں جو طلب صادق کے اطمینان کے لیے کافی و وافی ہے ۔ اور منکر کو عاجز کرنے والی ہے چنانچہ ارشاد ہے ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ یعنی اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے اس خاص بندے یعنی جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ۔ تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ۔
نَزَّلْنَا ۔ ہم نے اتارا یہ تنزیل سے بنا جس کے معنی ہیں کسی چیز کا اوپر سے نیچے اتارنا یہاں قرآن پاک مراد ہے ۔
مِّثْلِهٖ ۔ اس جیسا ۔ اس میں قرآن مجید کے لفظی اور معنوی دونوں خوبیوں کی طرف اشارا ہے ۔
شُهَدَآءَكُمْ ۔ اپنے مددگار ۔ اس کے معنی ہیں باخبر ۔ یہاں اس سے مراد قرآن کریم جیسی سورت بنانے کا چیلنج ہے اس لیے کہ بندے کے کلام کا مقابلہ بآسانی کر سکتا ہے فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ۔ اس لیے فرمایا کہ دنیا میں دنیا کا ہر فرد ایک دوسرے سے زیادہ علم میں پڑھا لکھا ہے ۔ تو ظاہر ہے کہ ایک اپنی علمی استعداد کے موافق اگر کچھ جواہر پارے پیش کرے تو اس کے مقابلہ میں دوسرا اس سے زیادہ علم پیش کر سکتا ہے ۔
فصحاء عرب ۔ بلغاء مکہ اپنی نظمیں ۔ نثریں ۔ خطبے لکھ کر هَلْ مِنْ فَصِیْحٍ هَلْ مِنْ شَاعِرٍ کی آوازیں لگاتے اور میدان فصاحت میں آکر کوس لِمَنِ الْمُلْكُ بجاتے تھے ۔ لیکن ہر ایک کے کلام کے مقابلے میں کوئی نہ کوئی آجاتا تھا مگر جب قرآن پاک نے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کا ڈنکا بجایا تو سب کے سب دبے پچے رہ گئے اور تمام اہل زبان گونگے بن گئے ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ فقط فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اور اعلان کیا وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اللہ کے سوا اپنی سب جماعتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

پھر آگے فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرماتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔ پتھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کافر پوجتے تھے۔ اور ان کی محبت میں قرآن کریم اور رسول رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کا عناد و انکار کرتے تھے۔ اعدت للکافرین نے اس امر کو بھی واضح کر دیا کہ جہنم بنائی نہیں جائے گی بلکہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ میں سے ستر حصہ میں سے ایک حصہ ہے (بخاری مسلم)

مخبر صادق طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جسے دو جوتیاں آگ کی پہنائی جائیں گی اس سے اس کا دماغ ایسا جوش مارتا ہوگا جیسے دیگ کا کھولتا ہوا پانی (مسلم)

اس مضمون میں یہ بھی اشارۃً واضح ہو گیا کہ جہنم بت پرستوں کے لیے دوامی ہے اور مومنین کے لیے بفضلہ تعالیٰ خلود نار یعنی ہمیشگی جہنم کی نہیں ہے۔ آگے اسلوب بیان قرآن کے مطابق ترہیب کے بعد ترغیب فرمائی گئی چنانچہ ارشاد ہوا۔

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے صالحات کے تحت وہ تمام نیکیاں ہیں جو از روئے شرع اچھی ہیں ان میں فرائض و نوافل بھی داخل ہیں (جلالین)

عمل صالح کا ایمان پر عطف اس امر کی دلیل ہے کہ عمل جزو ایمان نہیں۔

وہ جو ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور رحمت عالم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن حکیم کی صداقت میں کسی قسم کا شک شبہ نہ ہوا۔

نیک عمل اس سے مراد ایسے کام ہیں جو قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق ہوں ان آیات میں ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے کہ وہ ایسے باغات میں داخل کیے جائیں گے جن میں آرام اور راحت کے لیے سب کچھ موجود ہوگا ان میں خوش ذائقہ اور ٹھنڈے پانی کے چشمے بہتے ہوں گے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاصہ یہ ہوا کہ محض اچھے کام کافی نہیں جب تک ایمان کامل نہ ہو۔
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور انہوں نے نیک عمل کیئے۔
اعمال صالحہ ان عملوں کو کہتے ہیں جن کی شریعت تحسین کرے۔ علامہ بغوی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ عمل صالح وہ ہے جس میں چار چیزیں ہوں۔ علم۔ نیت۔ صبر۔ اخلاص۔

حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے عملوا الصلحت پڑھ کر فرمایا کہ عمل صالح وہ ہے جو ریاکاری سے پاک ہے۔ آگے فرمایا اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ ان کے لیے باغ ہیں۔ جن کے نیچے بہترین نہریں رواں ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو صورت دیکھ کر کہیں گے یہ وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا۔ جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقہ ان کا جدا جدا۔ اس لیے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے۔ مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو اس کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ۔ ان کے لیے ان باغوں میں بیبیاں ہیں۔ اس میں اطلاق ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں سے اور ہر قسم کی گندگی سے مبرا ہوں گی نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز نہ حیض نفاس۔ اس کے ساتھ ہی وہ بد مزاجی و بد خلقی سے پاک ہوں گی (مدارک۔ خازن)

وَهُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد کبھی فنا نہ ہونگے۔ اور کبھی جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جنت اور اہل جنت کو بعد دخول جنت خلود ہے اور فنا نہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنت کے حاصل کرنے کے لیے تیار و مستعد ہے بے شک جنت ایسی چیز ہے کہ اس کا کسی دل میں خطرہ تک نہیں گذرا قسم ہے رب کعبہ کی کہ جنت ایک چمکتا ہوا نور چمکتی ہوئی پھلواری، اونچے مضبوط محل اور نہریں جاری ہیں پکے میوے اور طرح طرح کی نعمتیں ہیں۔ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب مستعد ہیں۔ فرمایا ان شاء اللہ کہو (بغوی)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا۔ بے شک اللہ اس سے نہیں شرماتا۔ کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بھی بڑھ کر۔

شان نزول

جب اللہ تعالے نے آیت کریمہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا اور اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالے کی ذات تو اس سے بالاتر ہے کہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسی مثالیں بیان فرمائے۔ اس کے ردّ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور کافر و مومن کا اس طرح تجزیہ فرمایا۔

مثال کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ بات جس کے لیے مثال دی گئی ہے خوب واضح کر کے ذہن نشین کر دی جائے تاکہ مطلب اس مثال سے پورا ہو سکے وہ مثال سب سے اچھی کہلائے گی۔ خواہ وہ چیز جو مثال میں پیش کی گئی ہے کیسی ہی معمولی ہو مثلاً مچھر ایک ادنیٰ سی مخلوق ہے۔

جہاں بتوں یا کسی مخلوق کی بے حقیقتی بیان کرنا مقصود ہو وہاں سب سے زیادہ مناسب مثال مچھر ہی کی ہو سکتی ہے اس پر اعتراض کرنا بے وقوفی و نادانی ہے۔

اللہ تعالے مچھر یا اس سے بھی چھوٹی چیز کی مثال دینے سے نہیں جھجکتا۔ کیونکہ مثال سے سمجھنا مقصود ہے جیسی بات ہوگی ویسی ہی مثال دی جائے گی۔

فَوْقَهَا۔ فوق کے لفظی معنی اوپر کے ہیں۔ اس سے مراد اس سے بھی زیادہ ادنیٰ حقیر چیز ہے۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا۔ تو جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں ایسی مثال میں اللہ کا کیا مقصود ہے۔

حالانکہ ہر ذی عقل اسے تسلیم کرے گا کہ افہام عوام میں لانے کے لیے مثالوں سے سمجھانا ہی مقتضائے حکمت ہے جو مضمون ایسے ہوں جن کا تحمّل ہر ذہن نہ کر سکے اسے مثال میں سمجھایا جائے تو بہت جلد دل نشین ہوتا ہے اور فصحاء اور بلغاء عرب کا بھی یہی دستور رہا ہے۔ لیکن جب اعتراض ہی بغرض اظہار عناد و حسد ہو تو یہ ہدایت و ضلالت من جانب اللہ ہے۔ اسی لیے فرمایا۔

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ۔ بہت سوں کو اللہ اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے گمراہ نہیں کرتا مگر انہیں جو بے حکم ہیں۔

یضل بہ فرما کر کفار کے اس مقولہ کا جواب دیا جو انہوں نے کہا تھا مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا یعنی اس مثل سے اللہ تعالے کا کیا مقصود ہے تو جواب میں اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فرما کر دونوں فریق الگ الگ کر دیے گئے اور بتا دیا کہ جن کی عقل پر جہالت نے غلبہ کیا اور جن کی عادت مکابرہ و عناد کی ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار کے عادی ہیں انہیں اپنی مثالوں سے گمراہ فرماتا ہے اور جو قبول حق اور حکمت کو جانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ کسی عظیم المرتبت چیز کی تمثیل کسی بڑی چیز سے اور حقیر چیز کی مثال اس چیز سے دینا ہی حکمت اور قرین عقل ہے۔ جیسا کہ آیات بالا کی وضاحت میں حق کی مثال نور سے اور باطل کی ظلمت سے دی گئی ہے۔ یہ طریقہ فصحاء

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آئین فصاحت ہے۔

اللہ تعالٰے نے انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہدایت کا پیغام بھیجا۔ انسان کو اختیار دیا گیا کہ جو راہ چاہے اختیار کرے انسان جو نفس کی بری خواہشوں کے پیچھے لگ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو گمراہ کر دیتا ہے جیسے فاسق بدکار لوگ۔

تعریف فاسق

شریعت مطہرہ میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو۔ اس کے تین درجے ہیں۔ ایک فاسق تغابی وہ یہ کہ اتفاقیہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ مگر اسے برا جانتا رہا۔

دوسرا فاسق منہمک کہ کبائر پر اپنا انہماک بڑھا کر عادی ہو گیا اور اسے اجتناب کی پرواہ بھی نہ رہی۔ یہ دونوں قسم کے لوگ ایسے فاسق ہیں جن پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے جب تک ساکبر کبائر یعنی شرک و کفر نہ کریں۔ اسے مومن کہیں گے۔

تیسرا فاسق جحود ہے کہ حرام کو حلال جان کر ارتکاب کرے۔ احکام شرع کی مخالفت کو جائز جانے۔ اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اِلَّا الْفَاسِقِیْنَ اور اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اور وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ وغیرہ میں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے۔

اور لفظ فاسق کا اطلاق کفار پر بھی اسی وجہ میں قرآن کریم میں کیا گیا مفسرین کرام نے بھی فاسق سے مراد کافر اور بعض نے منافق اور بعض نے یہودی۔ بہرحال یہود ہوں یا منافق۔ کفر میں سب مساوی ہیں۔

آگے بے حکم لوگوں کے طور طریقے بیان فرمائے کہ اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد اور اس چیز کو کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا حکم خدا نے دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ وہی نقصان میں ہیں۔ یہاں عہد توڑنے کا ذکر فرمایا۔ اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا۔

ایک قول یہ ہے کہ عہد تین قسم کے ہیں پہلا تو وہ جو اللہ تعالےٰ نے تمام اولاد آدم سے لیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں جس کا تذکرہ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ میں ہوا۔

دوسرا عہد وہ جو انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور اقامت دین کریں اس کا بیان وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ میں ہوا۔ اور وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ میں ہوا۔

تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں۔ مداہنت نہ کریں۔ اس کا بیان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ میں ہوا اور نقض عہد کا جن پر جرم عائد کیا گیا۔ وہ تینوں ہی معاہدوں سے منحرف ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگے فرمایا وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا حکم خدا نے دیا۔ یعنی صلہ رحمی جس کا تعلق رشتہ و قرابت کے ساتھ ہے آپس میں محبت اور دوستی سے ہے اسے صلہ رحمی کہتے ہیں تو گویا شریعت مطہرہ کا قانون تمام انبیاء کے ماننے پر ہر فرد انسان کو مجبور کرتا ہے۔

کتب الٰہی کی تصدیق حق پر جمع ہونے کا حکم دیتا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملنے کا حکم فرمایا ان میں سے کسی ایک حکم کو قطع کرنا بعض کو بعض سے غلط طریقہ پر جدا کرنا۔ تفرقوں کی بناء ڈالنا بھی زمین میں فساد کرنا ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ایسے لوگ ہی نقصان میں ہیں

عہد اس قول و اقرار کو کہتے ہیں جس کے کرنے کے بعد اس کی پابندی لازمی اور ضروری ہو جاتی ہے عہد اللہ سے مراد اللہ کو رب ماننے اور اس کی اطاعت کرنے کا اقرار ہے۔

پہلی آیت سے یہ مضمون وابستہ ہے کہ فاسق نافرمان لوگ اللہ کے ساتھ جو اقرار کر چکے ہیں اسے توڑ دیتے ہیں فاسق ہر اس عہد اور تعلق کو کاٹ دیتا ہے جس کا اللہ نے حکم دیا۔ فاسق ملک میں فساد پھیلاتا ہے یہی لوگ دین و دنیا میں گھاٹے میں ہیں۔

اس کے بعد جبکہ دلائل توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کا تذکرہ فرمایا اور انہیں عام و خاص نعمتوں کا اور آثار قدرت و عجائبات حکمت کا ذکر فرمایا اور اس دلنشین کفر کی قباحت دکھا کر کفار کو خطاب میں بطور تعجب مخاطب کیا اور فرمایا۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہو حالانکہ تم مردہ بے جان تھے۔ اس خدا نے تمہیں زندہ کیا پھر تم سے علحدہ کیا اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ زندہ کرتے ہی مارا جائے بلکہ باقتضائے ثم تراخی کے ساتھ موت دے گا اور اس موت کے بعد کسی تراخی مدت کے ساتھ تمہیں پھر زندہ کرے گا جیسے نشر کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اس ذات باری کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے اس افہام کو کس خوبصورتی سے سلنے ڈالا کہ آگے رکھا کہ وہ اپنے حال اور اپنی تبدیلی کے جنس کے احوال سے ایمان کی طرف آنے کے لیے عقلاً مجبور ہو جائے۔

اس لیے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ ایک دن وہ بے جان قطرہ۔ مضغہ۔ علقہ تھا پھر اس مردہ جسم میں جان ڈالنا محض انسان تک نہیں بلکہ زمین بھی مردہ ہوتی ہے اور اسے زندہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے عرف میں بھی زمین پر جب سبزہ نہ رہے تو اسے مردہ زمین کہتے ہیں اس کا زندہ کرنا یہی ہے کہ اس پر سبزہ لگے یہی عرف قرآن کریم ظاہر کرتا ہے يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔

تو مطلب یہ ہے کہ زمین بے جان کو سبزہ اگا کر ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور تم جب بے جان عنصر کی صورت میں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے تو مضغہ کی شکل میں پھر اخلاط کی شکل میں پھر نطفہ کی حالت میں جس نے تمہیں زندہ کیا اور عمر کی میعاد پوری کرکے جو تمہیں موت دے گا اور اس کے بعد حشر میں یا نشر میں یا قبر کی زندگی میں جو سوال کے لیے ہوگی یا حساب وغیرہ کے لیے۔ اس کی طرف لوٹائے ہوئے جاؤ گے اپنے اس حال کو جانتے ہوئے تمہارا کفر کرنا نہایت تعجب ناک ہے۔

بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو حالانکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی۔ اس کے بعد تمہارے لیے وہی موت ہے جو عمر گذارنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے اس کے وہ تمہیں حقیقی۔ دائمی۔ ابدی حیات عطا فرمائے گا۔ پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایمان و اعمال صالح کا ایسا ثواب دے گا مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گذرا۔

تُرْجَعُوْنَ۔ لوٹائے جاؤ گے۔ اس کا مادہ رجع ہے۔

یہ لفظ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے ختم نہیں ہوجاتا بلکہ اسے دوبارہ زندگی ملے گی اور اسے اللہ کے سامنے پیش ہونا پڑے گا وہی معبود حقیقی ہے جس نے زمین کو بچھونا بنایا اس میں دریا بہائے زمین کو سرسبز و شاداب بنایا اس پر پہاڑ کھڑے کیے نباتات جمادات پیدا کیے۔ آسمان بغیر ستونوں کے بلند کیا جس نے تمہیں زندگی بخشی۔ معلوم ہوا کہ تمام وسیلے اللہ ہی کے ید قدرت میں ہیں۔ وہی سب کا اصلی معبود ہے اور حقیقی رب زندگی اور موت اسی کے ہاتھ ہے۔

پھر اپنی شان تخلیق بیان فرما کر اپنا تعارف کرایا اور فرمایا هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ وہ وہی ذات ارفع و اعلیٰ ہے جس نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے بنایا۔ یعنی کانیں۔ سبزے۔ جانور۔ پرند۔ مچھلیاں۔ موتی۔ ہیرے۔ لعل۔ جواہر۔ دریا۔ پہاڑ۔ پھول۔ پھل۔ سایہ دار درخت۔ سبزیاں۔ ترکاریاں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور جو کچھ زمین پر ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی منافع کے لیے بنائے۔ دینی نفع اس طرح کہ دنیا کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو۔ اپنی ضروریات پوری کرو۔ کاموں میں بوقت ضرورت اشیاء کو لاؤ۔ ان سے ریل گاڑی۔ ہوائی جہاز۔ ریڈیو۔ وائرلیس۔ بجلی۔ موٹر کار۔ ٹانگے۔ ٹھیلے۔ سائیکل سب بنا کر اس کی نعمتوں سے متمتع ہو۔ علامہ کرخی اور ابوبکر رازی وغیرہ بعض مفسرین نے خَلَقَ لَكُمْ کو قابل انتفاع اشیاء کی اباحت کے لیے انہیں مباح الاصل قرار دیا۔ آگے ارشاد ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ پھر آسمان کی طرف استوا یعنی قصد فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَسَوّٰھُنَّ۔ ٹھیک کر دیے گئے یہ تَسْوِیَہ سے بنا جس کے معنی ہیں کسی چیز کے مختلف حصوں اور جوڑوں کو ان کی جگہ بٹھا دینا۔ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔ سات آسمان۔ سَمٰوٰت۔ اس کا مادہ سُمُوّ ہے جس کے معنی بلندی کے ہیں اسی مناسبت سے آسمان کو آسمان کہتے ہیں۔ سَبْعَ کے معنی ہیں سات۔

انسان جسم اور روح کے مجموعہ کا نام ہے ان دونوں کی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ ہی پورا فرماتا ہے جس نے عناصر اربع سے پیدا کیا پھر اس کی حاجتوں کو پورا کیا۔

جَمِیْعًا کا لفظ کہہ کر بتایا کہ سب کچھ حضرت آدم اور ان کی اولاد کے لیے انسان کے جسم کے ساتھ روح کی پرورش ہونی چاہیئے جس کے لیے ہادی ہر زمانے میں بھیجے گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں رونق افروز تھے کہ ایک بادل آیا۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اللہ کے رسول جانتے ہیں فرمایا کہ ابر ہے اللہ تعالےٰ اسے ایسی قوم کی طرف بھیجتا ہے جو اس کا شکر نہیں کرتی نہ اس سے دعا مانگتی ہے۔ پھر فرمایا جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا آسمان ہے۔

پھر فرمایا آسمان اور تمہارے درمیان کس قدر مسافت ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ آپ نے سات آسمان گنوا دیے پھر فرمایا اس کے اوپر عرش عظیم ہے جس کی مسافت پانچ سو برس ہے۔

یہ خلقت و ایجاد اللہ تعالےٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں ہو سکتا۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا کفار کے عقیدہ میں محال تھا۔ اس آیت کریمہ میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرما دی کہ جب اللہ تعالےٰ قادر مطلق اور علیم علی الاطلاق ہے اور ابدان کے [illegible] حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے۔

تخلیق سما و ارض کے بعد اللہ تعالےٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی [illegible] نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال دیا۔

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ	اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرمایا فرشتوں سے کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ بولے کیا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

ایسے کو نائب کرے گا جو اس زمین میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے اور ہم تو تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور اللہ تعالےٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

بولے پاکی ہے تجھے ہمیں علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۝

فرمایا اے آدم بتادے انہیں سب اشیاء کے نام جب آدم نے انہیں سب کے نام بتادیے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی ہوئی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوا۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝

تو شیطان نے جنت سے انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا گیا اور ہم نے فرمایا نیچے اترو آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

پھر سیکھ لیئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًاۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو پیرو ہوا میری ہدایت کا اسے نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کوئی غم۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور جو کفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

لفظی ترجمہ چوتھا رکوع۔ سورہ بقرہ۔ پ ۱

وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	قَالَ۔ فرمایا	رَبُّكَ۔ تمہارے رب نے
لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں سے	اِنِّیْ۔ میں	جَاعِلٌ۔ بنانے والا ہوں	فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں
خَلِیْفَةً۔ خلیفہ	قَالُوْا۔ بولے	اَتَجْعَلُ۔ کیا بنائے گا	فِیْهَا۔ زمین میں
مَنْ۔ اسے نائب جو	یُّفْسِدُ۔ فساد پھیلائے گا	فِیْهَا۔ زمین میں	وَ۔ اور
یَسْفِكُ۔ بہائے گا	الدِّمَآءَ۔ خون	وَ۔ اور	نَحْنُ۔ ہم تو
نُسَبِّحُ۔ تجھے ہی سراہتے ہیں	بِحَمْدِكَ۔ تیری تسبیح کرتے ہیں	وَ۔ اور	نُقَدِّسُ۔ پاکی بولتے ہیں
لَكَ۔ تیرے لیے	قَالَ۔ فرمایا	اِنِّیْ۔ میں	اَعْلَمُ۔ جانتا ہوں
مَا۔ وہ سب جو	لَا۔ نہیں	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے تم	وَ۔ اور
عَلَّمَ۔ سکھائے اللہ نے	اٰدَمَ۔ آدم کو	الْاَسْمَآءَ۔ نام	كُلَّهَا۔ تمام اشیاء کے
ثُمَّ۔ پھر	عَرَضَهُمْ۔ سب اشیاء پیش کرکے	عَلَی۔ اوپر	الْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں کے
فَقَالَ۔ فرمایا	اَنْۢبِـُٔوْنِیْ۔ بتاؤ مجھے	بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ۔ نام ان چیزوں کے	
اِنْ۔ اگر	كُنْتُمْ۔ ہو تم	صٰدِقِیْنَ۔ سچے	قَالُوْا۔ بولے
سُبْحٰنَكَ۔ پاکی ہے تجھے	لَا۔ نہیں ہے	عِلْمَ۔ کچھ علم	لَنَا۔ ہمیں
اِلَّا۔ مگر	مَا۔ جتنا	عَلَّمْتَنَا۔ تو نے ہمیں سکھایا	اِنَّكَ۔ بے شک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَنْتَ۔ تو ہی	الْعَلِیْمُ۔ علم والا	الْحَکِیْمُ۔ حکمت والا ہے	قَالَ۔ فرمایا
یٰا۔ اے	اٰدَمُ۔ آدم	اَنْبِئْھُمْ۔ بتا دے انہیں	بِاَسْمَآئِھِمْ۔ سب اشیاء کے نام
فَلَمَّا۔ جب آدم نے	اَنْبَاَھُمْ۔ بتا دیے	بِاَسْمَآئِھِمْ۔ سب کے نام	قَالَ۔ فرمایا
اَ۔ کیا	لَمْ۔ نہ	اَقُلْ۔ کہتا تھا میں	لَّکُمْ۔ تمہیں
اِنِّیْ۔ کہ میں	اَعْلَمُ۔ جانتا ہوں	غَیْبَ۔ چھپے ہوئے	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے
وَ۔ اور	الْاَرْضِ۔ زمین کے	وَ۔ اور	اَعْلَمُ۔ میں جانتا ہوں
مَا۔ وہ سب	تُبْدُوْنَ۔ جو تم ظاہر کرتے ہو	وَ۔ اور	مَا۔ وہ سب
کُنْتُمْ۔ جو کچھ	تَکْتُمُوْنَ۔ تم چھپاتے ہو	وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب
قُلْنَا۔ ہم نے کہا	لِلْمَلٰٓئِکَۃِ۔ فرشتوں کو	اسْجُدُوْا۔ سجدہ کرو	لِاٰدَمَ۔ آدم کو
فَسَجَدُوْٓا۔ تو سب نے سجدہ کیا	اِلَّآ۔ مگر	اِبْلِیْسَ۔ ابلیس نے	اَبٰی۔ منکر ہوا
وَ۔ اور	اسْتَکْبَرَ۔ غرور کیا	وَ۔ اور	کَانَ۔ ہو گیا
مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں سے		وَ۔ اور	قُلْنَا۔ ہم نے فرمایا
یٰا۔ اے	اٰدَمُ۔ آدم	اسْکُنْ۔ رہ	اَنْتَ۔ تو
وَ۔ اور	زَوْجُکَ۔ تیری بی بی	الْجَنَّۃَ۔ اس جنت میں	وَ۔ اور
کُلَا۔ کھاؤ	مِنْھَا۔ اس میں سے	رَغَدًا۔ بے روک ٹوک	حَیْثُ۔ جہاں سے
شِئْتُمَا۔ تمہارا جی چاہے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَقْرَبَا۔ پاس جانا
ھٰذِہِ۔ اس	الشَّجَرَۃَ۔ پیڑ کے	فَتَکُوْنَا۔ تو ہو جاؤ گے	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ حد سے بڑھنے
والوں سے	فَاَزَلَّھُمَا۔ تو لغزش دی دونوں کو	الشَّیْطٰنُ۔ شیطان نے	عَنْھَا۔ اس جنت سے
فَاَخْرَجَھُمَا۔ تو نکلوا دیا انکو	مِمَّا۔ وہاں سے	کَانَا۔ جہاں تھے	فِیْہِ۔ اس میں
وَ۔ اور	قُلْنَا۔ ہم نے فرمایا	اھْبِطُوْا۔ نیچے اترو	بَعْضُکُمْ۔ بعض تمہارا
لِبَعْضٍ۔ بعض کے لیے	عَدُوٌّ۔ دشمن ہے	وَ۔ اور	لَکُمْ۔ تمہارے لیے
فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں	مُسْتَقَرٌّ۔ ٹھہرنا ہے	وَّمَتَاعٌ۔ اور برتنا ہے	اِلٰی حِیْنٍ۔ ایک وقت تک
فَتَلَقّٰی۔ پھر سیکھ لیے	اٰدَمُ۔ آدم نے	مِنْ رَّبِّہٖ۔ اپنے رب سے	کَلِمٰتٍ۔ کچھ کلمے
فَتَابَ۔ تو توبہ قبول کی اللہ نے	عَلَیْہِ۔ اس کی	اِنَّہٗ۔ بیشک	ھُوَ۔ وہی ہے
التَّوَّابُ۔ توبہ قبول کرنے والا	الرَّحِیْمُ۔ مہربان	قُلْنَا۔ ہم نے فرمایا	اھْبِطُوْا۔ اتر جاؤ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْهَا۔ جنت سے	جَمِيْعًا۔ سب	فَاِمَّا۔ پھر اگر	يَاْتِيَنَّكُمْ۔ تمہارے پاس آئے
مِّنِّيْ۔ میری طرف سے	هُدًى۔ کوئی ہدایت	فَمَنْ۔ تو جو	تَبِعَ۔ پیرو ہوا
هُدَایَ۔ میری ہدایت کا	فَلَا۔ تو نہیں ہے	خَوْفٌ۔ کوئی اندیشہ	عَلَيْهِمْ۔ اس پر
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں ہے	هُمْ۔ وہ	يَحْزَنُوْنَ۔ غم میں آنے والا
وَ۔ اور	الَّذِيْنَ۔ جو	كَفَرُوْا۔ کفر کریں	وَ۔ اور
كَذَّبُوْا۔ جھٹلائیں	بِاٰيٰتِنَا۔ ہماری آئتیں	اُولٰٓئِكَ۔ وہ ہیں	اَصْحٰبُ النَّارِ۔ دوزخ والے
هُمْ۔ وہ ہوں گے	فِيْهَا۔ اس دوزخ میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ	

مختصر تفسیر اردو چوتھا رکوع۔ سورہ بقرہ پ

وَاِذْ قَالَ۔ اس میں حرف (اِذْ) کا یہ مقتضی ہے کہ اِذْ کو صیغہ امر محذوف مانا جائے۔ اسی وجہ سے وَاِذْ قَالَ کا ترجمہ اس طرح ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتوں سے کہا اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

مَلٰٓئِكَة۔ فرشتے مَلَكٌ کی جمع ہے۔ یہ لفظ اَلُوک سے نکلا جس کے معنی پیغام پہنچانا ہے وہ اللہ تعالٰے کے پیغام نبیوں تک لاتے ہیں۔ ملائکہ نوری مخلوق ہیں۔ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اور اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے ارشاد باری ہے۔ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ وہ اللہ کے حکموں کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا اور تمام فرشتوں پر فضیلت کا دینا ایسی نعمت عظمٰی ہے جو تمام اولاد آدم کو شامل ہے۔

خَلِيْفَة۔ نائب۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کا نائب ہو۔ خلیفۃ اللہ وہ ہے جو زمین پر اللہ کی شریعت کا حکومت قائم کرے۔ یعنی انسان کو جو طاقتیں ملی ہیں وہ زمین پر اللہ کی خلافت قائم کرنے کے لیے ہیں۔

تحقیق لفظ خلیفہ

خلیفہ وہ ہوتا ہے جو احکام و اوامر کے اجرا اور تمام تصرفات میں اپنے منیب یعنی اصل کا نائب ہو۔ یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں۔ اگرچہ آپ کے علاوہ دیگر تمام انبیاء کرام بھی اللہ تعالٰے کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں بھی فرمایا گیا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ۔ اے داؤد ہم نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہیں خلیفہ بنایا زمین میں یہاں فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لیے دی گئی کہ ان کے خلیفہ اور نائب بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر سکیں اور ان پر نائب اور خلیفہ الٰہی کی عظمت و شان ظاہر ہو جائے کہ ان کو پیدائش سے پہلے ہی خلیفہ و نائب کا منصب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی ولادت کی بشارت دی گئی اس پر ملائکہ سابقہ مخلوق جنات وغیرہ کے فسادات چونکہ دیکھ چکے تھے عرض کرنے لگے۔

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ملائکہ بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس زمین میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے۔

یہاں ملائکہ کا یہ عرض کرنا بغرض اعتراض یا بہ خیال طعن نہیں تھا بلکہ حکمت تخلیق خلیفہ معلوم کرنے کے لیے تھا اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا تو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا یا لوح محفوظ سے حاصل کیا ہو یا خود انہوں نے قوم سابقہ جنات کی فساد انگیزی و خونریزی پر قیاس کیا ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ تخلیق خلیفہ کا تذکرہ اللہ نے کیوں فرمایا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ من جانب اللہ بندوں کو تعلیم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالےٰ اس سے منزہ اور پاک ہے اور محتاج مشورہ نہیں لیکن اپنے بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کر لیا کریں۔

آگے فرمایا جاتا ہے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ فرشتوں نے عرض کی اور ہم تجھے سراہتے ہیں تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بولتے ہیں قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا مجھے علم ہے جو تم نہیں جانتے یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسان میں انبیاء بھی ہوں گے۔ اولیاء بھی۔ علماء بھی اور وہ علم وعمل دونوں کے جامع ہوں گے۔

یَسْفِكُ۔ وہ بہائے۔ یہ لفظ سفک سے نکلا ہے جس کے معنی خون بہانے کے ہیں۔

الدِّمَآءَ۔ خون۔ یہ دم کی جمع ہے اس کے معنی خون ہیں۔

نُسَبِّحُ ہم تسبیح پڑھتے ہیں۔ یہ لفظ تسبیح سے بنا اس سے مراد ہے دل سے اللہ کو تمام مخلوق سے بالا سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا۔

نُقَدِّسُ۔ پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ یہ تقدیس سے بنا جس کے معنی پاکیزگی بیان کرنا۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی نورانی مخلوق فرشتوں کے سامنے اظہار فرمایا کہ میں اس زمین پر اپنا ایک نائب مقرر کرنا چاہتا ہوں تو فرشتوں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ وہ مخلوق لازمی طور پر فساد پھیلائے گی۔

ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے۔ یعنی تم کو معلوم نہیں کہ اس خلیفہ کے بنانے میں کیا کیا مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

اٰدَمَ ۔ یہ تمام انسانوں کے باپ کا نام ہے انہیں ابوالبشر کہتے ہیں یہ لفظ عجمی ہے۔

اَلْاَسْمَآءَ ۔ نام یہ اسم کی جمع ہے اس کے معنی نام ہیں اسم کے ذریعہ چیز کو جانا پہچانا جاتا ہے یہاں اسم سے مراد وہ خاصیتیں ہیں جن کی ضرورت حضرت آدم اور ان کی اولاد کو پیش آنی تھیں۔

اللہ تعالےٰ نے آدم کو مٹی سے بنایا اس میں خواہشات پیدا کر دیں اور علم بھی عطا فرمایا ذرائع بھی عطا کیے۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا۔ پھر ملائکہ سے فرمایا اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے مستحق تم ہی ہو جیسا کہ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ تم نے کہا تو آؤ ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ اس لیے کہ نائب اور خلیفہ کا کام تصرف و تدبر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں جب تک خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم نہ ہو بنا بریں اللہ تعالےٰ نے اپنے نائب کو تمام علوم سے اسی لیے نوازا کہ وہ تصرف ہر اس چیز پر ہو جس کا اسے فیصلہ کرنا ہے۔

اس سے یہ امر بھی منکشف ہو گیا کہ آدم علیہ السلام کی فضیلت ملائکہ پر علم ہی کے سبب ہے اور علم وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ خلوتوں تنہائیوں کی عبادت سے انسان کو افضل کرتی ہے۔ ورنہ عبادت میں ملائکہ سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ دوسرے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ انبیاء کرام اسی علم ہی کی وجہ میں ملائکہ سے افضل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملائکہ نے اظہار عجز کرتے ہوئے عرض کیا۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۔ ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تجھے۔ ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

اس میں ملائکہ کی طرف سے عجز و قصور کا اعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ اس کا سوال اعتراضاً نہیں تھا بلکہ استفساراً تھا۔ اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کے پیدا کرنے کی حکمت معلوم ہو گئی جس سے وہ بے خبر تھے پھر جناب باری تعالےٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب اشیاء کے نام۔ جب آدم نے انہیں سب موجودات کے نام بتا دیے تو فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

جب آدم علیہ السلام نے بہ حیثیت نائب ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتا دی تو فرمایا۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ اس میں ملائکہ کی وہ بات جو انہوں نے ظاہر کی تھی وہ ظاہر ہے کہ انسان کی فساد انگیزی و خونریزی کا خطرہ پیش کیا تھا اور جو بات چھپائی تھی کہ ملائکہ نے اشارتاً مستحق خلافت اپنے کو ظاہر کرنا چاہا اور وحالیہ سے عطف کر کے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ کہا اور کنایۃً یہ بھی کہہ دیا کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا۔

اس کا جواب مناسب جامعیت سے آیت کریمہ میں دے دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اشارتاً اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت بھی ثابت ہوگئی اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ تعلیم کی فضیلت اللہ تعالےٰ کی طرف سے کرنا بھی صحیح ہے اگرچہ بعض نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کو معلم کہنا صحیح نہیں۔ اس لیے کہ معلم پیشہ ور تعلیم دلانا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس سے بالا ہے۔ نیز یہ امر روشن ہوگیا کہ جملہ لغات اور تمام زبانیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ متکبر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔

لِاٰدَمَ کے معنی آدم کی طرف

اِبْلِيْسَ۔ اس کے لفظی معنی نا امید کے ہیں یہ فرشتہ نہ تھا بلکہ آگ کا بنا ہوا جن تھا۔ اللہ تعالےٰ کی اطاعت و عبادت کی وجہ سے فرشتوں کی صف میں داخل کر لیا گیا تھا۔

اَبٰى۔ جان بوجھ کر انکار کرنا۔

اِسْتَكْبَرَ۔ تکبر کیا۔ یہ کبر سے بنا۔ غرور کرنا۔ اللہ کے حکم کا انکار کرنے سے ابلیس کافر ہوگیا اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ عذاب کا مستحق ہوگیا تھا۔

اس آیت کریمہ میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم صفی اللہ کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالم روحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لیے حصول کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم دیا گیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ شکر گذاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کا اعتراف اور اپنے مقولہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا سے معذرت کی شان پائی جاتی ہے۔

بعض مفسرین اس طرف گئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دے دیا تھا اس کی سند اس آیت کریمہ سے ہے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔ یعنی جب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔ (سورۃ الحجر۔ پارہ ۱۴) رکوع ۲) بیضاوی اور سجدہ میں گرنے کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا (خازن)

لغت میں سجدہ سر جھکا کر عاجزی اور فرمانبرداری ظاہر کرنا۔ شریعت میں سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کو کہتے ہیں بہ شرطیکہ نیت بھی ہو۔

سجدے میں سات عضو زمین پر لگنے چاہئیں پاؤں کے دونوں انگوٹھے دونوں گھٹنے۔ دونوں ہتھیلیاں اور ناک و پیشانی۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک گوشہ میں جاکر روتا ہے اور کہتا ہے کہ افسوس افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کرکے جنت حاصل کرلی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور جہنم لے لی۔

تحقیق سجدہ

سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبودیت جو بقصد پرستش کیا جائے۔ دوسرا سجدۂ تحیت جو محض تعظیم کے لیے کیا جائے۔ شریعت مطہرہ میں سجدۂ عبودیت صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کیلئے خاص ہے یہ سجدہ کسی غیر خدا کے لیے جائز نہیں اور کسی شریعت میں یہ کبھی جائز نہ ہوا۔ اور فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اور فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ میں مفسرین نے سجدۂ عبودیت مانا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالےٰ کے لیے ہے اور حضرت آدم محض اس سجدہ کے لیے بطور قبلہ تھے تو آدم مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ اللہ تعالےٰ ہی تھا لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضروری نہیں۔ جیسے کعبہ معظم حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کا قبلہ و مسجود الیہ ہے۔ باآنکہ حضور اس سے بدرجہا افضل ہیں اور ملائکہ سے آدم علیہ السلام بھی بدرجہا افضل ہیں تو مسجود الیہ ماننے میں عظمت آدم علیہ السلام میں تنقیص کا پہلو نکلتا ہے اسی وجہ میں اس قول کی تضعیف کی گئی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدۂ ملائکہ جو تھا وہ سجدۂ عبودیت نہ تھا بلکہ سجدۂ تعظیم یا سجدۂ تحیت تھا اور خاص آدم علیہ السلام کے لیے تھا اور سجدہ کی تعریف وضع الجبهة على الارض جو ہے وہی تھا یعنی پیشانی زمین پر رکھ کر نہ انحناء محض جھک کر یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں (مدارک)

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سجدۂ تحیت بھی تو جائز نہیں پھر یہ سجدہ اگر سجدہ ہی تھا تو کیسے جائز ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سجدۂ تحیت کو شریعت محمدیہ میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ بشرائع سابقہ میں سجدۂ تحیت جائز تھا حضور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شریعت میں سے منسوخ فرمایا۔ اسی وجہ میں آج کسی کے لیے جائز نہیں۔ احادیث شاہد ہیں کہ حضرت سلمان فارسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو سجدہ نہیں چاہئے اللہ تعالے کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں (مدارک)

دوسری ایک حدیث ہے جس میں صحابہ نے حضور کو سجدہ کرنا چاہا تو حضور نے فرمایا اَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَتَسْجُدُ لَہٗ اگر تو میری قبر سے گذرے تو کیا اسے سجدہ کرے گا صحابی نے عرض کی نہیں۔ فرمایا جس مقبور کو سجدہ نہیں اس کے زندہ کو بھی سجدہ نہیں۔

ملائکہ میں سب سے پہلا سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں۔ پھر میکائیل۔ پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر تمام ملائکہ مقربین۔ یہ سجدہ جمعہ کے روز زوال سے عصر تک ہوا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس تک سجدہ میں رہے۔

اور ایک قول ہے کہ پانچ سو برس سجدہ میں رہے۔

شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہے اس کے لیے سجدہ کا حکم معاذاللہ خلاف حکمت ہے اسی اعتقاد باطل سے وہ کافر ہوگیا۔

آیت کریمہ سے دلالۃً ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں اسی وجہ میں ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ تکبر نہایت قبیح ہے۔ اس سے مثل شیطان کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے (بیضاوی جمل)

اس کے بعد دخول جنت وہبوط جنت اور قربت شجرہ کا مضمون شروع ہے۔

وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو (الجنۃ میں الف لام عہد ذہنی ہے اس کی وجہ سے ترجمہ میں اس جنت میں رہو ترجمہ کیا گیا) اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

شجرہ سے مراد گندم یا انگور وغیرہ ہے (جلالین)

جَنَّۃ۔ لغوی معنی وہ باغ جس کے گھنے درخت زمین کو چھپالیں شریعت میں وہ عظیم باغ ہے جس میں بےشمار نعمتیں ہیں۔

زَوْجُكَ۔ سے مراد حضرت حوا ہیں۔

حَیْثُ شِئْتُمَا۔ جنت کی وسعت مراد ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت آدم کو خلافت کے بعد موقع دیا کہ وہ اور ان کی بیوی جنت میں جہاں چاہیں رہائش اختیار کریں اور جو چاہیں کھائیں مگر صرف ایک درخت کا پھل۔

مفسرین کا قول ہے کہ حضرت آدم جنت میں تنہا تھے ان کی طبیعت گھبرانی تھی اللہ تعالے نے حضرت حوّا کو پیدا فرمایا اور حکم دیا کہ دونوں جنت میں جہاں چاہو پھرو چلو جو چاہو کھاؤ مگر

لَا تَقْرَبَا۔ قریب نہ جاؤ اس حکم سے مراد یہ تھی کہ حضرت آدم اس درخت کا پھل نہ کھائیں۔

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔ یہ درخت جنت کے درختوں میں سے کوئی درخت تھا۔ حضرت آدم کو اس کی پہچان کرادی گئی تھی قرآن پاک نے اس کی وضاحت نہیں کی۔

بعض کے نزدیک یہ انگور کا درخت تھا بعض نے اسے گیہوں کا کہا اور بعض نے انجیر اور بعض نے کھجور کا کہا احادیث میں اس کی وضاحت نہیں فرمائی گئی۔

ظلم کی توجیہ

لغت میں ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل رکھنا۔ یہ عکس عدل ہے۔ اس لیے کہ عدل کے معنی ہیں وضع شے علیٰ محلّہٖ۔ کسی شے کو اس کی جگہ رکھنا۔ شے کو بے محل وضع کرنا ممنوع ہے اور عقیدہ اہل سنت میں انبیاء کرام معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ یہاں ظلم کو خلاف اولیٰ کے معنی میں لیا گیا۔

ہمارے عقیدہ میں انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو ان میں سے کسی ایک نبی کو ظالم کہے وہ کافر ہے اللہ تعالےٰ کی ذات پاک کائنات کی مالک ہے وہ سب کا مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے یہ اسی کی عزت و جبروت کی شان ہے۔ دوسرے کو کیا مجال کہ خلاف ادب کوئی جملہ زبان پر لائے یا حضرت حق کے فرمان کو اپنے لیے وجہ جواز بنائے اور اس جرأت کے لیے سند لائے۔ ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و اطاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا ترجمہ

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ۔ تو شیطان نے جنت سے انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا گیا۔

اس کے متعلق سیر میں رطب و یابس بہت کچھ ہے اور مفسرین نے بھی کم و بیش بہت کچھ لکھا ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ اس واقعہ کو صرف اتنا مانا جائے کہ کسی طرح شیطان نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے پاس پہنچ کر کہا۔ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى۔ کیا میں تمہیں شجر خلد بتا دوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر اندیش ہوں۔ آپ کو خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے بایں خیال حضرت حوا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم علیہ السلام کو دیا۔ آپ نے بھی تناول فرمایا۔ بعد میں حضرت آدم کو خیال آیا کہ لا تقربا میں جو نہی ہے وہ غالباً تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس نہی کو تحریمی خیال فرماتے تو ہرگز ایسا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ کرتے۔ اس لیے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اجتہاد میں خطا ہو جائے۔ چنانچہ آپ کو بھی اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطا اجتہادی معصیت نہیں ہوتی۔ اور اس تاویل کی تائید آیت کریمہ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا سے بھی ہوتی ہے۔

گناہ میں عزم ہوتا ہے لیکن خطا میں عزم نہیں ہوتا خطا سے بھول چوک مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت آدم سے فرمایا جو نعمتیں ہم نے تم کو جنت میں جائز کی تھیں کیا وہ تمہارے لیے کافی نہ تھیں۔ حضرت آدم نے عرض کی کہ اے رب العالمین بے شک جنت کی نعمتیں میرے لیے کافی تھیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تیرے نام کی جھوٹی قسم بھی کوئی کھا سکتا ہے۔ ارشاد ہوا

وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ۔ اور ہم نے فرمایا نیچے اترو۔ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔

صاحب خازن فرماتے ہیں کہ حضرت حوا اور آدم اور ان کی ذریت کو جو ان کے صلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام زمین ہند میں بمقام سراندیپ وہاں کے پہاڑوں میں اترے۔ اور حضرت حوا جدہ میں۔

صاحب روح البیان نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی اس کی وجہ سے ارباب سیر نے آپ کا گریہ بھی لکھا اور کیا کیا بیان کیا واللہ اعلم بالصواب۔

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔

فَتَلَقَّىٰ۔ پھر سیکھ لیے۔ تلقی سے بنا جس کے معنی ملنا۔ حاصل کرنا۔

كَلِمَاتٍ۔ کلمہ کی جمع ہے اس کا معنی بات ہے اللہ تعالٰی نے اپنی رحمت سے حضرت آدم کو توبہ کے کلمات سکھا دیے۔

فَتَابَ۔ توجہ فرمائی۔ توبہ سے بنا۔ اس کے معنی توبہ کرنا۔ رجوع کرنا۔ لوٹ آنا۔ گناہوں سے معافی مانگنا۔

حضرت آدم کو جنت سے نکلنے کا حکم ہوا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

بعض روایتوں سے کچھ صحیح واقعہ یہ ملتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر تشریف لانے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام جو کثیر البکا تھے اور تمام سکان زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے (خازن)

طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اسی حال میں یاد آیا کہ میں نے وقت پیدائش سر اٹھا کر دیکھا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرش پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں نے سمجھ لیا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں یہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا۔ تو آپ نے اپنی دعا میں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ کے ساتھ عرض کیا۔ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ۔

اور ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل اور اس کی کرامت کے صدقے میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ بس یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالےٰ نے مغفرت فرمادی۔

اس سے یہ امر بھی منکشف ہوا کہ مقبولانِ بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں یا بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور سنتِ آدم علیہ السلام ہے۔

اور یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ مقبولوں کو اپنے فضل سے حق دیتا ہے تو دعا میں وہی فضیلت حق کا وسیلہ لے کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی جاتی ہے۔

صحیح حدیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی جب آپ جنت سے تشریف لائے تو اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی اور بجائے اس کے سریانی زبان جاری تھی۔ قبول توبہ کے بعد پھر عربی زبان عطا ہوئی (فتح العزیز)

تعریف توبہ

توبہ نام ہے رجوع الی اللہ کا۔ اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم۔ دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک معصیت۔

چوتھی یہ بات بھی ملحوظ رہنی ضروری ہے کہ ترک معصیت کا عزم اس گناہ میں ہوگا جو حقوق اللہ کا ہو اور وہ گناہ جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس کی تلافی جتنی ممکن ہو کرے مثلاً تارک الصلوٰۃ کی توبہ کے لیے پچھلی نمازوں کی قضا ضروری ہے جتنی ممکن ہو اور اگر خالص حق العباد ہی ہوں تو ان کی تلافی ضروری ہے مثلاً قرض اس کے ادا کرنے میں بقدر مقدور سعی لازم ہے کسی کا مال ڈکیتی یا چوری سے اگر لیا تو بعد توبہ اس کا ادا کرنا یا جس کا مال ہے اس سے معافی مانگنا ضروری ہے اور اگر ممکن نہیں تو معاف۔

تذکرۃ الاولیاء میں ایک بزرگ کا واقعہ حسب موقع یاد رکھیں۔ خاندان چشتیہ کے ایک بزرگ ہیں جو توبہ سے قبل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے نامی ڈاکو تھے۔ ایک قاری کہ قافلہ میں تھے ان کا گزر اس ڈاکو کی کمین گاہ سے ہوا۔ یہ ڈاکو معہ اپنی جماعت کے ڈاکہ زنی کے لیے منتظر وقت تھا کہ قافلہ سے اس قاری کی تلاوت میں یہ آیت کریمہ سنی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ انہوں نے آیت سنی اور اپنے ہمراہیوں سے بجائے ڈاکہ ڈالنے کے کہا خَشَعَ قَلْبِیْ میرا دل توڑ گیا۔ قافلہ کو روکا اور قاری صاحب کے ہاتھ پر توبہ کی۔ انہوں نے ہدایت فرمائی کہ تیرا عمل یہ ہے کہ جن جن کا مال تو نے لیا ہے انہیں ادا کر یا معافی مانگ۔

چونکہ توبۃ النصوح کی تھی انہوں نے اسی گھڑی سے شہر بہ شہر گشت شروع کر دیا اور جہاں جو ملا اس سے اپنے قصور کی معافی لی یا اس کا معاوضہ دیا حتیٰ کہ ایک شخص وہ ملا جس کا بارہ من سونا اس نے لوٹا تھا اس سے یہ ملے اور کہا میں نے اپنے فعل مذموم سے توبہ کر لی ہے لہٰذا آپ مجھے معاف کر دیں وہ بولا میں تو آخرت میں لوں گا۔ انہوں نے کہا پھر آپ مجھے ملازم رکھ لیں اور جو تنخواہ مقرر کریں اس سے اپنا سونا وصول کر لیں۔

اس نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ جنگل میں تو تم نے مجھے لوٹا تھا اب گھر میں گھس کر لوٹنا چاہتے ہو میں اتنا بیوقوف نہیں کہ اب پھر تمہاری باتوں میں آکر گھر بیٹھے اپنے کو خراب کر لوں جاؤ اپنا راستہ لو۔ اور تمہارا میرا فیصلہ قیامت کو ہوگا یہ مجبور ہو گئے تو انہوں نے اپنے رب تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور اس آدمی سے کہا کہ میاں جس کے حضور میں نے توبہ کی ہے اس کی رحمت کاملہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ مٹی کو سونا بنا سکتا ہے لہٰذا تو ترازو لگا اور اپنا سونا وزن کر۔ اس نے تعجب کرتے ہوئے ترازو لگا دی۔ اللہ کا نام لے کر مٹی ترازو کے پلڑے میں ڈالنی شروع کی۔ اس کی نیت اور صدق توبہ اور رحمت الٰہی سے وہ مٹی سونا بن گئی اور بارہ من وزن سونے کا پورا ہو گیا۔ یہ شخص یہودی تھا جب اس نے یہ کرشمہ قدرت دیکھا تو علی الفور ایمان لے آیا اور کلمہ پڑھ لیا۔

اس روایت سے کرشمہ قدرت اور صدق دل سے توبہ کی عظمت واضح ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آدم صفی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ ان کے مرتبہ کے موافق کس تقرب کی موجب بنی ہوگی۔ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے ان کی وہ خطا خطا تھی اور رتبہ کے موافق توبہ بھی خاص توبہ ہوگی پھر اس کی قبولیت کی شان بھی انہی کے مرتبہ کے موافق ہوئی۔ کہ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ کہہ کر سب کی زبان بند کر دی کہ خبردار اسے معصیت اگر کہا تو ایمان کا شیشہ خطرہ میں پڑ کر چور چور ہو جائے گا۔ اس خطا میں بھی ہماری حکمت بالغہ تھی اور اس توبہ میں بھی تمہارے لیے تعلیم توبہ۔ ان کے ذریعہ اظہار حکمت فرمانا تھی۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اِهْبِطُوْا نیچے جاؤ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت آدم کی خطا معاف کردی گئی لیکن زمین پر رہنے کا حکم بدستور باقی رہا کیونکہ آدم علیہ السلام زمین پر خلیفہ بنائے گئے تھے تاکہ دنیا میں رہ کر اللہ کی اطاعت کریں۔ انبیاء مرسلین کے ذریعہ میری ہدایات تم تک پہنچتی رہیں گی۔ جو میری اطاعت قبول کرے گا وہ کبھی دوزخ کا خوف نہ رکھے گا۔

خَوْف۔ کسی آنے والے نقصان یا تکلیف کے احساس کو کہتے ہیں۔

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اس کا مادہ حزن ہے جس کے معنی ہیں کسی دل پسند چیز سے محروم ہونے کا رنج۔

ہم نے فرمایا تم جنت سے اتر جاؤ۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم۔ یہ مومنین صالحین کے لیے بشارت ہے کہ میری ہدایتوں پر عمل کرنے کے بعد نہ انہیں فزع اکبر کے دن خوف ہو نہ آخرت میں غم۔ وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے اور جو کفر کریں ان کے لیے وعید فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورۃ بقرہ پ ۱

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝

اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھی سے ڈرو۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق نہ چھپاؤ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور وہ نماز بے شک بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

جنہیں یقین ہے کہ انہیں رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لفظی ترجمہ پانچواں رکوع سورۃ بقرہ۔ پ۱

یَا۔ اے	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یعقوب کی اولاد	اُذْکُرُوْا۔ یاد کرو	نِعْمَتِیَ۔ میرا احسان
الَّتِیْ جو	اَنْعَمْتُ میں نے انعام کیا	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور
اَوْفُوْا۔ پورا کرو	بِعَهْدِیْ۔ میرا عہد	اُوْفِ۔ میں پورا کروں گا	بِعَهْدِکُمْ۔ تمہارا عہد
وَ۔ اور	اِیَّایَ۔ خاص میرا ہی	فَارْهَبُوْنِ۔ ڈر رکھو	وَ۔ اور
اٰمِنُوْا۔ ایمان لاؤ	بِمَا۔ اس پر جو	اَنْزَلْتُ۔ میں نے اتارا	مُصَدِّقًا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوا
لِّمَا جو	مَعَکُمْ تمہارے ساتھ ہے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَکُوْنُوْٓا۔ ہو	اَوَّلَ۔ سب سے پہلے	کَافِرٍ۔ کافر	بِہٖ۔ اس کے
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَشْتَرُوْا۔ خریدو	بِاٰیٰتِیْ۔ میری آیتوں کے بدلے
ثَمَنًا۔ دام	قَلِیْلًا۔ تھوڑے	وَ۔ اور	اِیَّایَ۔ خاص مجھ سے ڈرو
فَاتَّقُوْنِ ڈرو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَلْبِسُوا۔ ملاؤ
الْحَقَّ۔ حق سے	بِالْبَاطِلِ۔ باطل کو	وَتَکْتُمُوا۔ اور چھپاتے ہو	الْحَقَّ۔ حق کو
وَ۔ اور حالانکہ	اَنْتُمْ۔ تم	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہو	وَ۔ اور
اَقِیْمُوا۔ قائم رکھو	الصَّلٰوۃَ۔ نماز	وَ۔ اور	اٰتُوا۔ دو
الزَّکٰوۃَ۔ زکوٰۃ	وَ۔ اور	ارْکَعُوْا۔ رکوع کرو	مَعَ۔ ساتھ
الرّٰکِعِیْنَ۔ رکوع کرنیوالوں کے	اَ۔ کیا	تَاْمُرُوْنَ۔ حکم دیتے ہو	النَّاسَ۔ لوگوں کو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِالْبِرِّ ۔ بھلائی کا	وَ ۔ اور	تَنْسَوْنَ ۔ بھولتے ہو	اَنْفُسَكُمْ ۔ اپنی جانوں کو
وَ ۔ اور	اَنْتُمْ ۔ تم	تَتْلُوْنَ ۔ پڑھتے ہو	الْكِتٰبَ ۔ کتاب
اَفَلَا ۔ کیا نہیں ہے	تَعْقِلُوْنَ ۔ تمہیں عقل	وَ ۔ اور	اسْتَعِيْنُوْا ۔ مدد چاہو
بِالصَّبْرِ ۔ صبر سے	وَ ۔ اور	الصَّلٰوةِ ۔ نماز سے	وَ ۔ اور
اِنَّهَا ۔ بیشک وہ	لَكَبِيْرَةٌ ۔ ضرور بھاری ہے	اِلَّا ۔ مگر	عَلَى ۔ ان پر جو
الْخٰشِعِيْنَ ۔ دل سے جھکتے ہیں	الَّذِيْنَ ۔ جنہیں	يَظُنُّوْنَ ۔ یقین ہے	اَنَّهُمْ ۔ کہ انہیں
مُلٰقُوْا ۔ ملنا ہے	رَبِّهِمْ ۔ اپنے رب سے	وَ ۔ اور	اَنَّهُمْ ۔ انہیں
اِلَيْهِ ۔ اسکی طرف	رٰجِعُوْنَ ۔ لوٹ کر جانا ہے۔		

مختصر تفسیر اردو پانچواں رکوع سورہ بقرہ پ ١

پانچویں رکوع میں بنی اسرائیل کی تاریخ۔ ان کے مراتب۔ لغزشیں۔ گناہ اور ملے ہوئے انعام چھن جانے کا بیان ہے۔ ان واقعات میں ایمان والوں کے لیے عبرت اور نصیحت ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ اے اولاد یعقوب

بنی اسرائیل ۔ بنی ۔ اولاد ۔ اسرا ۔ بندہ ۔ ئیل ۔ خدا ۔ یعنی خدا کے بندہ کی اولاد ۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا۔ ان کی اولاد اور خاندان کو بنی اسرائیل کا لقب ملا ان کو یہودی بھی کہتے ہیں۔

اصل میں یہ سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے ان کے دو صاحبزادے تھے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ۔ یہ حجاز مقدس میں آباد ہوئے ان کی آخری اولاد سے نبی آخر الزمان ۔ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

دوسرے صاحبزادے حضرت اسحٰق ہوئے ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام تھے ۔ ان کا لقب اسرائیل تھا ان کی اولاد فلسطین میں آباد ہوئی۔

یہ لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے کچھ عرصہ کے بعد مصر کے لوگوں نے غلبہ حاصل کر لیا اور ان کو غلام بنا لیا اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلامی سے اس قوم کو نجات دلائی اور یہ لوگ وادی سینا میں آباد ہو گئے۔

اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی عبداللہ بنتے ہیں۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے (مدارک)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ کلبی کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے پہلے تمام انسانوں کو یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا فرما کر عام دعوت دی پھر اِذْ قَالَ رَبُّكَ فرما کر ان کے باپ یعنی آدم علیہ السلام کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ پھر بنی اسرائیل کو دعوت دی جو یہودی ہیں اور یہاں سے سَیَقُوْلُ تک ان سے کلام جاری ہے کہیں بملاطفت انعام یاد دلا کر دعوت دی گئی کبھی خوف دلا کر کبھی حجت قائم کر کے کسی جگہ ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے کہیں گذشتہ عقوبات کا ذکر کر کے عبرت دلائی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اُذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ۔ یاد کرو وہ میرا احسان جو میں نے تم پر کیا۔ وہ احسان کہ تمہارے آباؤ اجداد کو فرعون سے نجات دلائی۔ دریا کو پھاڑ کے راستہ دیا۔ ابر کو تمہارے سایہ کے لیے مقرر فرمایا وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو اور اللہ تعالے کی بندگی کر کے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس احسان کو بھلانا ہے آگے فرمایا

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا یعنی تم ایمان و اطاعت بجا لا کر میرا عہد پورا کرو میں جزاء و سزا دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا اس عہد کا مفصل بیان آیت کریمہ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا میں ہے اس آیت کریمہ میں شکر نعمت اور وفاء عہد کے وجوب کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ یعنی مجھ سے ہی ڈرو۔

نِعْمَتِیْ۔ میرے احسان۔ مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں اور احسانات ہیں جو اس نے یہودیوں پہ کئے۔ مثلاً غلامی سے نجات دی ان کے دشمن فرعون کو غرق کیا بحیرہ قلزم میں راستہ بنایا اور جنگل بیابان میں من وسلویٰ جیسی خوراک عطا کی۔

عَهْدِیْ۔ مراد اقرار عہد دو فریقوں کے آپس کے قول قرار کو کہتے ہیں۔ یہاں وہ اقرار مراد ہے جو عالم ارواح میں کیا تھا۔

فَارْهَبُوْنِ۔ تم ڈرتے رہو۔ یعنی اللہ تعالے کے سوا کسی اور کا ڈر اور دل میں خوف نہ رکھو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ۔ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہو۔

مَآ اَنْزَلْتُ۔ جو میں نے نازل کیا اس سے قرآن حکیم مراد ہے جو نبی آخر الزمان امام الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

لِمَا مَعَكُمْ۔ وہ جو تمہارے پاس ہے اس سے توریت مراد ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کی تصدیق قرآن کریم نے کی۔

بنی اسرائیل کو قرآن پاک پر ایمان لانے کی دعوت سب سے پہلے دی گئی۔ اہل کتاب میں ہی سب سے زیادہ مشہور تھے۔ مدینہ منورہ اور اس کے آس پاس بستے تھے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالٰے نے ان کو اپنے انعام و احسانات یاد دلائے۔ پھر عہد کے ایفاء کا حکم دیا۔

ان آیات سے توریت و انجیل پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا اور اس میں توریت انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولت دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاع دنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے جو حیات اخروی میں ایمان والوں کو ملے گی۔

شان نزول

یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤسا و علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی۔ جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کرتے بلکہ ان سے سالانہ وظیفہ مقرر کر کے حاصل کرتے۔ ان جاہلوں نے اپنے باغات کے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر رکھے تھے۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور کی نعت ہے اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو قوم حضور پر ایمان لائے گی اور اس کے بعد ہمارا حال کس مپرسی میں ہوگا۔ یہ تمام سالانہ وظیفے اور سارے منافع ختم ہو جائیں گے۔ محض اس غرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغیر و تبدل کر دیا۔ لہٰذا جب لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اوصاف ہیں تو وہ یہ چھپا لیتے اور ان جاہلوں کو نہ بتاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن)

چنانچہ ارشاد ہوا وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ یعنی میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق نہ چھپاؤ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز اور زکوٰۃ دونوں ہر مذہب میں لازمی حصہ رہے ہیں صرف مسائل میں جزوی اختلاف رہا ہے۔

اِرْكَعُوْا۔ جھکو یہ لفظ رکوع سے بنا جس کے معنی ہیں جھکنا۔

اللہ تعالٰے نے یہود کو اسلام کی دعوت دی۔ اعتقاد۔ ایمان اور عمل کی تعلیم دی۔ سب سے اعلیٰ عبادت نماز ہے جو اللہ کو پہچاننے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کا حکم دیا تاکہ غریبوں اور مسکینوں۔ محتاجوں کی حاجت پوری ہو سکے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت میں نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ میں جماعت کی ترغیب بھی ہے۔ چنانچہ حدیث میں بھی وارد ہوا صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ جماعت سے نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے۔ آگے فرمایا۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اَلْبِرّ۔ بِرّ کے معنی نیکی اور احسان کے ہیں۔ اس میں خوش خلقی۔ ہر عبادت میں خلوص اور اچھے معاملات سب شامل ہیں۔

اَلْكِتٰب۔ یہاں کتاب سے مراد توریت ہے جس میں یہود کے لیے سب احکام موجود ہیں۔

بنی اسرائیل کے علماء دنیاوی مال و شہرت کے طالب تھے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہتے تھے اس آیت میں ان علماء کو غیرت دلائی گئی کہ تم یہ کیا کرتے ہو کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور خود اس کے برعکس۔ علماء کا عیش پرست سیاکار ہو جانا قوم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

شانِ نزول

علماء یہود سے ان کے رشتہ دار مسلمان اسلام کے متعلق دریافت کرتے تو وہ کہتے تم اس دین پر قائم ہو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین حق ہے۔ ان کا کلام سچا ہے اور خود بدستور یہودی ہی تھے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکین عرب کو حضور کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کے اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے آتش پرست بن کر حسد میں جل کر کافر ہو گئے اس پر انہیں توبیخ فرمایا گیا (خازن، مدارک)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اِسْتَعِيْنُوْا۔ مدد حاصل کرو۔ یہ لفظ عَوْن سے بنا جس کے معنی مدد کے ہیں۔ اس کا مصدر استعانت ہے۔ یعنی مدد چاہنا۔

اَلصَّبْر۔ برداشت کی قوت۔ صبر ہر حالت میں درکار ہوتا ہے

اَلْخَاشِعِيْن۔ یہ لفظ خشوع سے بنا اس کے معنی عاجزی ظاہر کرنا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبحان اللہ! کس شان سے صبر و صلوٰۃ سے مدد طلب کرنے کی تعلیم دی ہے۔ انسان کے حوائج میں صبر اور نماز سے مدد چاہنا ہی انسان کی کامیابی کا ذریعہ ہے جو مصائب و آلام میں اخلاقی حیثیت سے مقابلہ کرنے کے لیے انسان کو تیار کر دیتی ہے۔ انسان عدل و عزم۔ حق پرستی پر بغیر صبر کے قائم نہیں رہ سکتا۔

صبر کی تین قسم ہیں۔

اول شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا۔ دوسرے طاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا۔ تیسرے معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔

بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے۔ اور وہ بھی صبر کا ایک جزو ہے۔ اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز سے مدد چاہنا جو بتایا ہے وہ اس لیے کہ نماز عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اہم امور کے پیش آنے کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشغول نماز ہو جاتے تھے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آگے اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا فرما کر بشارت دی گئی کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی کی نعمت ملے گی۔ قرآن کریم میں یظنون گمان کے معنی نہیں دیتا بلکہ یقین کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں ہر وقت رہتا تھا۔ ایک رات تہجد کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں وضو کا پانی لایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربیعہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ جنت میں حضور کے ساتھ رہنا مانگتا ہوں یعنی حضور کی معیت۔ فرمایا اس کے سوا اور کچھ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ بس میری یہی خواہش ہے۔ فرمایا کثرت سے سجدے کیا کر یعنی نوافل کثرت سے پڑھا کر۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (مسلم)

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ؁	اے اولاد یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانے پر تمہیں بڑائی دی
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْــًٔـا	اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

نہ ہو سکے گی اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون والوں کو تمہارے دیکھتے ہوئے ڈبو دیا۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم ظالم تھے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کرنا کہ کہیں تم راہ پاؤ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آ لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

پھر مرنے کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من و سلویٰ کو اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ۔ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا۔

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔

لفظی ترجمہ چھٹا رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

يٰا۔ اے	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔ اولاد یعقوب	اذْكُرُوْا۔ یاد کرو	نِعْمَتِیَ۔ میرا احسان
الَّتِیْٓ۔ وہ جو	اَنْعَمْتُ۔ میں نے کیا	عَلَيْكُمْ۔ تم پہ	وَ۔ اور
اَنِّیْ۔ یہ کہ	فَضَّلْتُكُمْ۔ بڑائی دی تمہیں	عَلَی۔ اوپر	الْعٰلَمِیْنَ۔ عالموں کے
وَ۔ اور	اتَّقُوْا۔ ڈرو	يَوْمًا۔ اس دن سے جس دن	لَا۔ نہ
تَجْزِیْ۔ بدلہ ہوگی	نَفْسٌ۔ جان	عَنْ۔ کسی	نَفْسٍ۔ جان کا
شَيْئًا۔ کچھ	وَّ۔ اور	لَا۔ نہ	يُقْبَلُ مِنْهَا۔ قبول ہوگی اس سے
شَفَاعَةٌ۔ کوئی سفارش	وَّ۔ اور	لَا۔ نہ	يُؤْخَذُ۔ لیا جائے گا
مِنْهَا۔ اس سے کچھ	عَدْلٌ۔ بدلہ	وَّ۔ اور	لَا۔ نہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُمْ۔ وہ	يُنْصَرُوْنَ۔ مدد کیے جائیں	وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب
نَجَّيْنٰكُمْ۔ ہم نے نجات دی تم کو	مِّنْ۔ سے	اٰلِ۔ اولاد یا جماعت	فِرْعَوْنَ۔ فرعون سے
يَسُوْمُوْنَكُمْ۔ کہ تمہیں سخت	سُوْٓءَ۔ برا	الْعَذَابِ۔ عذاب دے رہے تھے	يُذَبِّحُوْنَ۔ ذبح کرتے تھے
اَبْنَآءَكُمْ۔ تمہارے بیٹوں کو	وَ۔ اور	يَسْتَحْيُوْنَ۔ زندہ رکھتے	نِسَآءَكُمْ۔ تمہاری بیٹیوں کو
وَ۔ اور	فِيْ۔ بیچ	ذٰلِكُمْ۔ اس کے تمہارے لیے	بَلَآءٌ۔ امتحان یا انعام تھا
مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ تمہارے رب کی طرف سے	عَظِيْمٌ۔ بہت بڑا	وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب
فَرَقْنَا۔ ہم نے پھاڑا	بِكُمُ۔ تمہارے لیے	الْبَحْرَ۔ دریا	فَاَنْجَيْنٰكُمْ۔ تو تمہیں بچا لیا
وَ۔ اور	اَغْرَقْنَآ۔ ڈبو دیا	اٰلَ۔ اولاد یا جماعت	فِرْعَوْنَ۔ فرعون کو
وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	تَنْظُرُوْنَ۔ دیکھ رہے تھے	وَ۔ اور
اِذْ۔ یاد کرو جب	وٰعَدْنَا۔ ہم نے وعدہ کیا	مُوْسٰٓى۔ موسیٰ سے	اَرْبَعِيْنَ۔ چالیس
لَيْلَةً۔ رات کا	ثُمَّ۔ پھر	اتَّخَذْتُمُ۔ تم نے پکڑ لیا	الْعِجْلَ۔ بچھڑا
مِنْۢ۔ ان کے	بَعْدِهٖ۔ بعد	وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم
ظٰلِمُوْنَ۔ ظالم تھے	ثُمَّ۔ پھر	عَفَوْنَا۔ معافی دی ہم نے	عَنْكُمْ۔ اس سے
مِّنْۢ بَعْدِ۔ بعد میں	ذٰلِكَ۔ اس کے	لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم	تَشْكُرُوْنَ۔ شکر گزار رہو
وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	اٰتَيْنَا۔ دی ہم نے	مُوْسَى۔ موسیٰ کو
الْكِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور	الْفُرْقَانَ۔ فرق کرنے والی	لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم
تَهْتَدُوْنَ۔ ہدایت پاؤ	وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	قَالَ۔ کہا
مُوْسٰى۔ موسیٰ نے	لِقَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے	يٰقَوْمِ۔ اے قوم	اِنَّكُمْ۔ تم نے
ظَلَمْتُمْ۔ ظلم کیا	اَنْفُسَكُمْ۔ اپنی جانوں پر	بِاتِّخَاذِكُمُ۔ پکڑ کر	الْعِجْلَ۔ بچھڑا
فَتُوْبُوْٓا۔ تو رجوع لاؤ	اِلٰى۔ طرف	بَارِئِكُمْ۔ اپنے پیدا کرنے والے کے	فَاقْتُلُوْٓا۔ تو قتل کرو
اَنْفُسَكُمْ۔ آپس میں اپنی جانوں کو	ذٰلِكُمْ۔ یہ	خَيْرٌ۔ بہتر ہے	لَّكُمْ۔ تمہارے لیے
عِنْدَ۔ نزدیک	بَارِئِكُمْ۔ تمہارے پیدا کرنیوالے کے	فَتَابَ۔ تو قبول کی	عَلَيْكُمْ۔ تم سے توبہ
اِنَّهٗ۔ بیشک	هُوَ۔ وہ	التَّوَّابُ۔ توبہ قبول کرنیوالا	الرَّحِيْمُ۔ مہربان ہے
وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	قُلْتُمْ۔ تم نے کہا	يَا۔ اے
مُوْسٰى۔ موسیٰ	لَنْ۔ ہرگز نہیں کہ	نُّؤْمِنَ۔ ایمان لائیں	لَكَ۔ تم پر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَتّٰی ۔ جب تک   نَرَی ۔ دیکھ نہ لیں   اللّٰہَ ۔ اللہ کو   جَهْرَةً ۔ علانیہ
فَاَخَذَتْكُمُ ۔ تو پکڑ لیا تم کو   الصّٰعِقَةُ ۔ کڑک نے   وَ ۔ اور
اَنْتُمْ ۔ تم   تَنْظُرُوْنَ ۔ دیکھ رہے تھے   ثُمَّ ۔ پھر   بَعَثْنٰكُمْ ۔ زندہ کیا تم کو
مِنْۢ بَعْدِ ۔ بعد   مَوْتِكُمْ ۔ مرنے تمہارے کے   لَعَلَّكُمْ ۔ تاکہ تم
تَشْكُرُوْنَ ۔ احسان مانو   وَ ۔ اور   ظَلَّلْنَا ۔ ہم نے سائبان کیا
عَلَيْكُمُ ۔ اوپر تمہارے   الْغَمَامَ ۔ ابر کو   وَ ۔ اور   اَنْزَلْنَا ۔ نازل کیا ہم نے
عَلَيْكُمُ ۔ تم پر   الْمَنَّ ۔ من   وَ ۔ اور   السَّلْوٰی ۔ سلوا
كُلُوْا ۔ کھاؤ   مِنْ ۔ اس سے   طَيِّبٰتِ ۔ پاک ستھری   مَا ۔ جو
رَزَقْنٰكُمْ ۔ ہم نے تم کو دی   وَ ۔ اور   مَا ۔ نہیں
ظَلَمُوْنَا ۔ ظلم کیا انھوں نے ہم پہ   وَ ۔ اور   لٰكِنْ ۔ لیکن
كَانُوْا ۔ تھے وہ   اَنْفُسَهُمْ ۔ اپنی جانوں پہ   يَظْلِمُوْنَ ۔ ظلم کرنے والے   وَ ۔ اور
اِذْ ۔ یاد کرو جب   قُلْنَا ۔ ہم نے کہا   ادْخُلُوْا ۔ داخل ہو   هٰذِهِ ۔ اس
الْقَرْيَةَ ۔ بستی میں   فَكُلُوْا ۔ تو کھاؤ   مِنْهَا ۔ اس سے   حَيْثُ ۔ جہاں
شِئْتُمْ ۔ چاہو تم   رَغَدًا ۔ بے روک ٹوک   وَ ۔ اور   ادْخُلُوا ۔ داخل ہو تم
الْبَابَ ۔ دروازوں میں   سُجَّدًا ۔ سجدہ کرتے ہوئے   وَ ۔ اور   قُوْلُوْا ۔ کہو
حِطَّةٌ ۔ معاف ہوں ہماری خطائیں   نَغْفِرْ ۔ ہم بخش دیں گے   لَكُمْ ۔ تمہاری
خَطٰيٰكُمْ ۔ خطائیں   وَ ۔ اور   سَنَزِيْدُ ۔ قریب ہے کہ زیادہ کریں ہم
الْمُحْسِنِيْنَ ۔ نیکی کرنے والوں کو   فَبَدَّلَ ۔ تو بات بدل دی   الَّذِيْنَ ۔ ان
ظَلَمُوْا ۔ ظالموں نے   قَوْلًا ۔ وہ بات جو کہی تھی   غَيْرَ ۔ سوا   الَّذِيْ ۔ اس کے
قِيْلَ ۔ جو کہی گئی تھی   لَهُمْ ۔ ان کے لیے   فَاَنْزَلْنَا ۔ تو اتارا ہم نے   عَلَى ۔ اوپر
الَّذِيْنَ ۔ ان کے   ظَلَمُوْا ۔ جنہوں نے ظلم کیا تھا   رِجْزًا ۔ عذاب
مِّنَ السَّمَآءِ ۔ آسمان سے   بِمَا ۔ بدلہ اس کا   كَانُوْا ۔ کہ تھے   يَفْسُقُوْنَ ۔ وہ بے حکمی
کرتے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر اردو چھٹا رکوع سورۃ بقرہ پ ۱

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۔ اے اولاد یعقوب ۔ اس کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور بنی اسرائیل کے معنی اور وجہ تسمیہ بھی بیان ہو چکی ۔

اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ ۔ یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ۔ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ۔ اس میں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ العالمین پر ال جو لایا گیا ۔ یہ استغراقی ہے یا فضیلت جزوی کے لیے ہے اور پھر یہ استغراقی ہے تو استغراق حقیقی ہے یا استغراق جزوی ہے تو اب اس کے معنی یہ ہوں گے وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی ۔ یعنی یہ استغراق جزوی ہے صاحب تفسیر روح البیان اور جمل وغیرہ کا یہی خیال ہے ۔

اسی لیے مفسرین نے اَیْ عَالَمُ زَمَانِہِمْ کہا ۔ یا پھر فضل جزئی مراد ہو جس کے مان لینے سے کسی دوسری امت کی فضیلت کے منافی نہیں ۔ اسی لیے امت محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اے امت محمدیہ تم سب امتوں سے بہترین امت ہو ۔ اس سے ثابت ہوا کہ دوسری امت کا امت محمدیہ سے بہتر ہو منافی فضیلت امت محمدیہ ہے ۔

بنی اسرائیل کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی گئی لیکن یہ لوگ راہ راست سے بھٹک گئے تو اس مقام سے گر کر غضب الٰہی کے گڑھے میں گر گئے ۔ اللہ تعالےٰ اس آیت میں ان احسانات کا تذکرہ فرماتا ہے اور ان انعامات کو یاد دلاتا ہے ۔ آگے ارشاد ہے ۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْہَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْہَا عَدْلٌ وَّلَا ہُمْ یُنْصَرُوْنَ ۔ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی ۔ اس دن سے مراد روز قیامت ہے ۔ آیت کریمہ میں نفس دو مرتبہ آیا ہے اس میں پہلی جان سے مراد مومن کی جان ہے اور دوسرے سے مراد کافر کی جان ہے (مدارک)

اور نہ قبول کی جائے گی کسی کافر کے لیے کوئی سفارش اور نہ کچھ لے کر اس (کافر) کی جان چھوڑ دی جاوے اور نہ ان کی مدد ہو ۔

یوم سے دن مراد ہے یعنی قیامت کا دن ۔ ذہن میں جزا سزا آخرت کا عقیدہ ضروری ہے ۔ یہ یہودیوں کے ذہن سے قیامت کا یقین اٹھ چکا تھا ۔ اس لیے انہیں یوم آخرت کی تنبیہ کی جاتی ہے ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں سے رکوع ختم ہونے تک دس نعمتیں بیان کی ہیں جو بنی اسرائیل کے آباء کو دی گئیں۔ پہلی نعمت وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دلائی۔ یہ قوم قبط وعمالقہ مصر سے تھی۔ اس زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

اور فرعون تو ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو مصر کا بادشاہ ہو۔ جیسے زار روس کا بادشاہ ہے۔ برطانیہ انگریز حکومت کا نام ہے۔ قیصر جرمن کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔ روم کے بادشاہ کو سلطان۔ کابل کے بادشاہ کو امیر۔ اسی طرح مصر کا بادشاہ فرعون کہلاتا تھا۔

قرآن کریم میں جس فرعون کا ذکر ہے وہ فراعنہ مصر سے یہی فرعون مراد ہے یہ عہد موسیٰ علیہ السلام میں حکمران تھا۔ اس کی عمر چار سو برس سے زائد ہوئی اس کی اولاد کوئی نہیں تھی اسی وجہ سے اس نے اور اس کی بیوی حضرت آسیہ نے باہمی مشورے کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو متبنّیٰ بنانا چاہا اور اپنے گھر میں آپ کی پرورش شروع کی جس کا مفصل واقعہ پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ میں ہے جو وَاِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰىٓ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ سے شروع ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے گھر میں پرورش پا کر اس کی خدائی کے رد میں اس کے مقابل کھڑے ہو گئے

یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ میں آل سے مراد کیا ہے۔ مفسرین نے آل سے مراد متبعین لی ہے (جمل) اس کی مزید تحقیق یہ بھی ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ متبع کا ترجمہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے حَيْثُ قَالَ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِىْ فَهُوَ اٰلِىْ۔ جو میرے طریقہ سے منسلک ہو وہی میری آل ہے۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ فرعون نامراد لاولد تھا اور اسی سبب سے حضرت آسیہ نے فرعون کو آکر مشورہ دیا تھا لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا۔ فرعون اسے قتل نہ کر کہ شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے متبنّیٰ بنالیں۔ سورہ قصص کا پہلا رکوع۔

آخر حضرت آسیہ کا مشورہ ولید بن مصعب نے مان لیا اور آپ کی پرورش آپ کی والدہ کے ذمہ ہی ہوئی جن کا نام یوحانذ ہے۔ تو یہاں فرعون کی آل سے مراد قطعاً متبعین فرعون ہیں نہ کہ اس کی اولاد آ۔ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ سے واضح ہوتا ہے اس لیے کہ دریائے نیل میں جو غرق کیے گئے وہ فرعون اور اس کے لشکری تھے نہ کہ فرعون اور اس کی اولاد۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت میں متعاہدہ آخر کا درود ہے اس میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ہی پر اکتفا کیا گیا۔ اس لیے کہ آل میں اہل بیت اطہار نبوت اور متبعین دربار نبوی سب شامل ہیں تو درود میں جامع لفظ آل لے لیا جو بعض درود ایسے ہیں جن میں تفصیل کے ساتھ علی محمد و علی آل محمد و اصحابہ و ازواجہ و بارک وسلم بھی بالتفصیل آیا ہے۔ آگے ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ تم پر برا عذاب کرتے تھے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ عذاب برا ہی عذاب ہے اور کوئی عذاب اچھا نہیں ہوتا برا ہی ہوتا ہے۔ تو سوء العذاب جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ اس اعتبار سے کہ عذابوں میں سخت ترین عذاب سمجھ لیا جائے۔ یہی توجیہ صاحب جلالین نے کی اور وہ عذاب شدید ترین یہ تھا کہ فرعون نے بنی اسرائیل پر محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کر دیے۔ پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر انہیں ڈھونا اس کی وجہ سے ان کی کمر اور گردن زخمی ہو جاتیں۔

غربا بنی اسرائیل پر اتنے ٹیکس مقرر کر دیے تھے کہ ان کی برداشت وہ نہ کر سکتے تھے اس پر ایک جبر اور تھا کہ غروب آفتاب سے قبل وہ ٹیکس روزانہ وصول کیا جاتا تھا جو غریب بوجہ ناداری کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکتا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسے اسی عذاب میں رکھا جاتا علاوہ ازیں بہت سی سختیاں ہوتی تھیں (خازن) جن کی تفصیل آگے ہے۔

یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے اس کا واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی اور اس نے تمام مصر کو گھیر لیا۔ اس سے تمام قبطی جل گئے اور بنی اسرائیل کا کوئی آدمی اس کی لپیٹ میں نہ آیا وہ تمام بچ گئے اس خواب سے اسے وحشت ہوئی تعبیر کے لیے معبروں کو جمع کر کے اس نے پوچھا۔ انہوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا اس سال میں پیدا ہوگا اور وہ تیری سلطنت و حکومت کے زوال کا باعث بنے گا۔

تعبیر سن کر فرعون نے حکم عام دے دیا کہ بنی اسرائیل میں آج سے جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے۔ دائیاں بلائی گئیں اور سب کو ہدایت کر دی گئی۔ آخر شہر کی دائیوں کے ہاتھ سے نوّے ہزار حمل گرا دیے گئے اور بروایت دیگر ستر ہزار لڑکے قتل کر دیے گئے۔ اور مشیت الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے۔ قوم قبط کے رؤسا نے گھبرا کر فرعون سے شکوہ کیا کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے۔؟

فرعون نے حکم دے دیا کہ ایک سال بچے چھوڑ دیے جائیں اور ایک سال قتل کیے جائیں۔ خدا کی شان جس سال بچوں کو قتل نہ کرنا تھا اس سال حضرت ہارون پیدا ہوئے اور جس سال قتل کا حکم تھا اس سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی۔ بلا عربی میں امتحان اور آزمائش کو کہتے ہیں اور چونکہ آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور زحمت و مصیبت اور شدت و محنت سے بھی۔

نعمت دے کر یہ امتحان ہو جاتا ہے کہ عطاء نعمت کے بعد شکر گذار عبد شکور بنا یا اعراض کر کے وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا مظہر ہو کر کفرانِ نعمت کی طرف جا کر معطی حقیقی کو بھول گیا۔ یہ امتحان بھی بلاء عظیم ہے اور محنت و شدت میں صبر پر قائم رہنا اور زبان شکوہ بند رکھنا اور مجیب الدعوات کی اجابت دعوت کا انکار کرنا یہ بھی بلاء امتحان عظیم ہے۔ بایں اعتبار اگر فی ذالکم کا اشارہ مظالم فرعون کی طرف ہو تو بلا سے شدت و محنت اور زحمت و مصیبت مراد ہے اور اگر ذالکم کا اشارہ نجات دینے کی طرف ہو تو مصیبت سے نجات دینے کی طرف ہونے کی بنا پر بڑا انعام ہوگا۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعونیوں کو تمہارے دیکھتے ہوئے ڈبو دیا۔

یہ دوسری نعمت کا اظہار ہے جو بنی اسرائیل کو عطا ہوئی اور وہ یہ کہ بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کی آنکھوں دیکھتے غرق کر دیا۔ یہاں آل فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ میں حضرت آدم اور اولاد آدم دونوں مراد ہیں (جمل) اس کا مختصر واقعہ یوں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بحکم الٰہی شبا شب بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے روانہ ہو گئے۔ صبح جب فرعون کو معلوم ہوا تو وہ ان کی جستجو میں لشکر لے کر چلا اور دریائے نیل کے کنارے بنی اسرائیل کو جا لیا۔ یہ واقعہ سورۂ شعراء میں تیسرے رکوع سے شروع ہوتا ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ۔ تو بنی اسرائیل نے جب لشکر جرار فرعون کو دیکھا۔ تو انہوں نے آپ سے فریاد کی آپ نے بحکم الٰہی دریا میں اپنا عصا مارا اور اس کی برکت سے اس دریا میں بارہ خشک راستے پیدا ہو گئے۔ پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا اور ان آبی دیواروں میں مثل جالی کے روشندان بن گئے۔ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے والے ان راستوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے باہم باتیں کرتے گذر گئے۔

فرعون نے بھی ہمت کی اور انہیں راستوں سے بنی اسرائیل کے تعاقب میں چل پڑا جب کہ وسط دریا میں پہنچا تو دونوں طرف سے دریا مل گیا۔ یہ دریا چار فرسخ چوڑا تھا اس دریا کو بحر قلزم کہتے ہیں جو بحر فارس کے کنارے پر ہے یا وہ دریا ہے جو ماورائے مصر ہے جس کا نام اساف ہے۔ بنی اسرائیل دریا پار سے فرعون اور فرعونیوں کے غرق ہونے کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ یہ غرق محرم الحرام کی دس تاریخ کو ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن صوم شکر رکھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ باکرامت تک یہودی اس دن روزہ رکھا کرتے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گذاری کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔

اس سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ صوم عاشورہ سنت فعلی ہے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ انبیاء کرام پر جو انعام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئی ہوئے اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔ تیسرے یہ بھی منکشف ہوا کہ ایسے امور کے لیے تعین یوم و تاریخ سنت انبیاء ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ یادگار انبیاء اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں تو اسے نہ چھوڑا جائے۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا۔ پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور تم ظالم تھے۔

اس کا واقعہ یہ ہے کہ فرعون اور اس کے لشکری جب غرق دریا ہو کر ہلاک ہو گئے تو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف واپس لوٹے تو بنی اسرائیل نے خواہش کی کہ ہمارے کوئی خدائی قانون ہونا چاہیئے تاکہ ہم اس کے مطابق و موافق عمل درآمد کریں تو اللہ تعالے نے ان کی درخواست پر عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے میقات مقرر کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس یوم تھی یہ مدت ذیقعد اور دس دن ذوالحجہ کے تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب چالیس دن پورے کرنے تشریف لے گئے تو اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنا کر قوم میں چھوڑ گئے اور آپ کوہ طور پر تشریف لے جا کر چالیس شب وہاں ٹھہرے اس چلہ میں آپ نے کسی سے بات نہ کی۔ اللہ تعالے نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی۔ آپ کے لیے غیبت میں یہاں بنی اسرائیل میں سامری نے ایک سونے کا بچھڑا جواہرات سے مرصع بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے۔

سامری ایک سنار یا جوبی کا رہنے والا تھا بعض نے کہا کہ کرمان کا رہنے والا تھا لیکن منافق تھا اس نے جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کی ایک مٹھی خاک اٹھا کر رکھ لی اور بنی اسرائیل کا زیور بھی اسی کے پاس تھا۔ اس کا بچھڑا بنا کر حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کی خاک اس میں ڈال دی اس سے وہ بولنے لگا اور ادھر ادھر دوڑنے لگا سامری نے بنی اسرائیل سے کہا۔ هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِیَ۔ تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے تو یہ ہے وہ بھول گئے اور کوہ طور پر چلے گئے۔ بنی اسرائیل نے رات دن ملا کر ان کی گنتی کی اور ایک ماہ انتظار کر کے سامری کے بہکانے پر بچھڑا پوجنے لگے۔

صرف حضرت ہارون اور آپ کے ہمراہی بارہ ہزار بنی اسرائیل ایسے تھے جو اس شرک کے مرتکب نہ ہوئے باقی تمام بنی اسرائیل نے اس بچھڑے کی پوجا کی (خازن) اور غیر اللہ کے سوا غیر کی پوجا کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے چنانچہ یہ سب ظالم ہو گئے۔ قرآن کریم میں ظالم اور ظلم مشرک اور شرک کے معنی میں اکثر جگہ آیا ہے چنانچہ وانتم ظالمون کے یہاں معنی مشرکون ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر نبی تھے۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ عبرانی لفظ ہے بعض نے مصری لفظ بیان کیا جس کا معنی بچہ یا بیٹا ہے۔ آپ کے والد کا نام عمران تھا۔ بہن کا مریم بھائی کا نام ہارون آپ کا زمانہ پندرہ سو یا تیرہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سو سال قبل مسیح بیان کیا جاتا ہے۔ آپ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔ آگے ارشاد ہے۔
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو۔ ان کے شرک کی سزا پر جو معافی دی گئی اس کے عفو کی کیفیت یہ ہے (عفو گناہ محو کرنے کو کہتے ہیں) کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ان کے شرک پر ملامت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ ہماری توبہ قبول کرا دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑا نہیں پوجا وہ پوجنے والوں کو قتل کریں اور مجرم برضاء و رغبت اس حکم کو تسلیم کریں اور سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں پوجا کرنے والے بنی اسرائیل اس پر رضامند ہو گئے اور قتل و قتال کا بازار صبح سے شام تک گرم رہا۔

حتی کہ جب ستر ہزار بچھڑا پوجنے والے قتل ہو گئے۔ خون کی ندی بہ گئی۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون بتضرع و زاری حق کی طرف ملتجی ہوئے کہ اب ان کی خطا معاف ہو۔ وحی آئی کہ جو قتل ہوئے انہیں ہم شہداء میں داخل کرتے ہیں باقی جو بچ گئے وہ مغفور فرمائے گئے۔ قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔

اس سے یہ مسئلہ بھی حاصل ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور اس کی سزا قتل مرتد ہے۔ اس لیے کہ شرک اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے اور ایسی بغاوت کہ جو قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔ یہاں اس امر کا سمجھنا بھی ضروری ہے کہ گئو سالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے ذمہ کتنے جرم عائد ہوئے اول تصویر سازی جو حرام ہے دوسرے اس کی پوجا سے خلیفہ موسیٰ حضرت ہارون نے انہیں منع فرمایا اور انہوں نے آپ کی ایک نہ سنی اور نافرمانی کی۔ تیسرے بچھڑا پوج کر مشرک ہوئے۔

یہ ظلم آل فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید تھا جیسے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ فرمایا گیا اور ایمان لانے کے بعد یہ افعال ان سے سرزد ہوئے جو موجب ردت تھے اس لیے اس کی جزا یہی وہ مستحق تو اس کے تھے کہ عذاب الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاک کر دے ان کا کفر پر خاتمہ ہو جاتا لیکن حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہوا جس کا شکر کرنا ان پر لازمی تھا اسی لیے فرمایا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

شکر سے مراد اطاعت ہے یعنی انسان اللہ کی نعمت کی قدر پہچانے ناقدری نہ کرے۔ شکر قلب، زبان، اعضاء سب سے ہوتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نعمت کا شکر اس کا ذکر کرنا ہے۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی فرماتے ہیں۔ نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت کو منعم حقیقی کی رضا میں صرف کیا جائے۔ آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کرنے والی تاکہ کہیں تم راہ پر آؤ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اس میں اس امر کا اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل میں استعداد توبہ باقی تھی فرعون اور اس کے لشکریوں کی طرح وہ باطل نہیں ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نسل سے صالحین و نبی پیدا ہوئے جو علم اللہ میں ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تھے اور ان کو مقتول ہونے کا حکم جو بلا وہ ان کے لیے کفارہ تھا۔

اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ ان میں استعداد توبہ تو تھی مگر ان میں سختی بھی بے حد تھی۔ چنانچہ اس سختی کی وجہ سے ان کی توبہ کا کفارہ اتنا سخت تجویز ہوا

اَلْفُرْقَانَ ۔ جدا کرنے والے احکام۔ یہ لفظ فرق سے نکلا۔ فرقان کے بارہ میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔

۱:۔ وہ معجزات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئے۔

۲:۔ وہ غلبہ اور فتح جو فرعونی لشکر کے مقابلہ میں بنی اسرائیل کو حاصل ہوئی۔

۳:۔ یہودی اس سے وہ مسائل بھی مراد لیتے ہیں جن کی تعلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت کے علاوہ زبانی بھی حاصل ہوئی۔

۴:۔ الفرقان قرآن پاک کا نام ہے۔ دیگر آسمانی کتابوں کا نام بھی ہے۔

فرقان کے معنی ہیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی۔

ہدایت صرف اسی کو مل سکتی ہے جو اللہ تعالے کی کتاب پر عمل کرے۔

لِقَوْمِهٖ ۔ اپنی قوم سے وہ خاص لوگ مراد ہیں جنہوں نے بچھڑے کو معبود سمجھ کر سجدہ کیا۔

ظَلَمْتُمْ ۔ تم نے نقصان کیا یعنی حق چھوڑ کر باطل کو قبول کیا۔

خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ تمہارے لیے بہتر ہے یعنی جب تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے تو گناہ کی گندگی سے پاک ہو جاؤ گے اور نجات پاؤ گے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تم پر یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارۂ گناہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گائے پوجنے کی عذر خواہی کے لیے تجلیات ربانیہ میں لائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کے اندر سے ستر آدمی منتخب کیے تاکہ انہیں کوہ طور پر لے جائیں۔ انہوں نے جاکر حضرت موسیٰ سے عرض کی موسیٰ ہم آپ کا یقین یوں ہی نہیں کریں گے جب تک ہم علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ تمہاری آنکھیں اس جلوہ کی متحمل نہ ہوں گی مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے آخر جب یہ کوہ طور پر پہنچے تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے یہ سب کے سب ستر آدمی مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ حق میں تضرع و زاری کرکے عرض کی کہ اب الٰہی میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ کیا

ایک روایت میں یوں ہے کہ ایک صاعقہ محرقہ ان پر پڑا اور ستر کے ستر کو جلاکر راکھ کر گیا۔ پھر دعائے موسیٰ علیہ السلام سے یکے بعد دیگرے سب زندہ ہوئے اس سے شان انبیاء ظاہر ہوئی کہ ان کی شان میں گستاخانہ جرأت سے لن نؤمن کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے پھر انہیں کی دعا سے زندہ ہوئے

دوسرے اس واقعہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو عبرت دلائی جا رہی ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا موجب ہو جاتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقبولان خاص کی دعا سے سب کچھ کر سکتا ہے حتیٰ کہ مردے زندہ کر دیتا ہے پھر ارشاد ہوتا ہے جس میں تیسرے انعام کا تذکرہ ہے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پھر ہم نے تمہیں زندہ کر دیا۔ بعث کے معنی لغت میں کسی شئے کو اس کی جگہ سے اٹھانے کے ہیں۔ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ تمہارے مرنے کے بعد۔ حق تعالےٰ نے ان کو اس لیے زندہ کر دیا کہ وہ اپنی بقیہ عمریں اور رزق پورا کر لیں۔ تاکہ تم زندہ کیے جانے کا شکر ادا کرو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور ہم نے تم پر سائبان کیا ابر کا

ابر کو غمام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ آفتاب کو چھپا لیتا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى۔ ہم نے اتارا تم پر من اور سلوا۔

من سے مراد ترنجبین ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ من گوند کی مثل ایک شے ہے جو درختوں پر گرتی ہے اور اس کا مزہ شہد کی طرح ہوتا ہے۔ من کھاتے کھاتے کافی دن گذر گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرائی تو ان پر سلویٰ نازل ہوا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلویٰ۔ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ایک پرندہ ہے جو بٹیر کے مشابہ ہوتا ہے۔
اللہ تعالٰے ایک ابر بھیجتا اس میں طلوع آفتاب تک ہر شخص ایک دن رات کی مقدار اپنا رزق لے لیتا تھا۔
جمعہ کے روز دو دن کی مقدار لیتا کیونکہ ہفتہ کو نہیں برستا تھا۔
کُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزوں سے۔

طیبات۔ حلال لذیذ چیزیں۔
اللہ تعالٰے نے حکم فرمایا تھا کہ ہر روز جو کھا سکو وہ لو اور ذخیرہ جمع نہ کرو۔ انہوں نے دوسرے دن کا بھی ذخیرہ کرنا شروع کر دیا اور وہ خراب ہو جاتا تھا اس لیے یہ نعمت بند ہو گئی۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا اور گوشت نہ سڑتا۔ (مسلم) اب مفصل تفسیر ملاحظہ فرمائیں
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر منّ اور سلویٰ نازل کیا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزوں سے اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن اپنی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے۔
اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام لشکر بنی اسرائیل میں پہنچے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اللہ تعالٰے کا یہ حکم ہے کہ ملک شام حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کا مدفن ہے اور وہیں بیت المقدس ہے اس کو قوم عمالقہ سے آزاد کرانے کے لیے اب جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ۔
یہ حکم بنی اسرائیل پر نہایت شاق گذرا اور تعمیل حکم میں حیلے بہانے کرنے لگے اس لیے کہ مصر چھوڑنا انہیں گوارا نہ تھا۔ آخر جب انہیں بجبر و اکراہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے اپنی رکاب سعادت میں لے کر یہاں سے روانہ کیا تو راستے میں انہیں سخت دشواری جو پیش آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کی شکایت کی حتیٰ کہ چلتے چلتے اس صحرائے لق و دق میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ اور غلہ بھی ساتھ نہ رہا۔ یہاں دھوپ کی شدت۔ گرمی کی مصیبت۔ بھوک کی سخت شکایت پیدا ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سب نے مل کر عرض کی۔ آپ بارگاہ رب العزت میں دعا کی اللہ تعالٰے نے دعا قبول فرمائی اور بنی اسرائیل کے لیے ایک سپید ابر ان پر ظاہر فرمایا۔ جو شب و روز ان کے ساتھ چلتا یہ ان پر چوتھا احسان تھا۔
پھر اندھیری راتوں میں قطع مراحل کرنے کے وقت ان کے لیے ایک نوری ستون اترا جس کی روشنی میں چلتے اور کام کرتے یہ پانچواں احسان تھا۔ پھر ان کے کپڑے میلے نہ ہوتے یہ چھٹا احسان تھا۔ ناخن اور بال نہ بڑھتے یہ ساتواں احسان تھا۔ سفر میں جو بچہ پیدا ہوتا اس کے ساتھ اس کا لباس بھی آتا اور اس لباس میں یہ خوبی تھی کہ بچہ جتنا بڑھتا اتنا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لباس بھی بڑھتا۔ یہ آٹھواں احسان تھا۔ پھر اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کا نواں احسان فرمایا۔

منّ ترنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی جو روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لیے ایک صاع فی کس کے حساب سے آسمان سے نازل ہوتی۔ لوگ اسے چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے (صاع آدھ پاؤ کم دو سیر یا تین چھٹانک دو سیر کا وزن ہے) اور سلویٰ ایک چھوٹا پرندہ ہوتا تھا۔ اس کو ہوا لاتی یہ شکار کر کے کھاتے۔ یہ دونوں چیزیں ہفتہ کے روز تو مطلق نہ آتیں باقی ہر روز نازل ہوتیں اور جمعہ کے روز اور دنوں سے دو چند آتیں اور حکم یہ تھا کہ جمعہ کے روز شنبہ کے لیے بھی حسب ضرورت جمع کر لیں۔ مگر ایک دن کی مقدار سے زیادہ نہ لیں اور اس سے زائد جمع نہ کریں۔

بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی اور وہ اس طرح کہ جمع کر کے اتنا جمع کرنے لگے کہ وہ سڑ جاتے۔ آخر اس نعمت سے انہیں محروم کر کے اس بد دیانتی کی وجہ سے سزا وار عذاب ہوئے۔ آگے ارشاد ہے جس میں دسویں نعمت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ اور یاد کرو جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو کھاؤ پیو اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔

اَلْقَرْيَةَ۔ شہر۔ مورخین نے کہا ہے کہ یہ بستی فلسطین کا مشہور شہر اریحا تھی جسے اسرائیلیوں نے حضرت موسیٰ کے وصال کے بعد حضرت یوشع کے زمانہ میں فتح کیا تھا۔

حِطَّةٌ۔ بخش دے یہ ایک جملہ کا اختصار ہے جس کے معنی ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ وہ اس جملہ کو اپنی زبانوں سے ادا کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوں۔

مُحْسِنِيْنَ۔ نیکی کرنے والے یہ لفظ احسان سے بنا جس کے معنی حسن سلوک نیکی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو بیابان اردن کے کنارے تک پہنچا کر کنعان کی سرزمین دکھائی اور بشارت دی عنقریب اس شہر اریحا کو فتح کرو گے۔ پھر جب تم اس شہر میں داخل ہو گے تو اللہ کی نعمتیں اور قسم قسم کے میوے تمہیں کھانے کو ملیں گے اس لیے اس کا شکر اس طرح ادا کرنا کہ شہر کے دروازوں سے داخل ہوتے وقت غرور و کبر نہ کرنا بلکہ سجدہ کرتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے داخل ہونا تو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ نافرمانی شروع کر دی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بستی سے جس میں جانے کا حکم ہوا وہ بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اسے اریحا کہتے تھے۔ بنی اسرائیل کے پہنچنے سے پہلے عمالقہ اس بستی کو خالی کر گئے اور میوے اور غلے پکے ہوئے تیار تھے۔ انہیں حکم ہوا کہ اس بستی کے دروازے سے جب داخل ہو تو اسے بمنزلہ کعبہ سمجھو اور اس میں داخل ہونا اور سجدہ کرتے جانا کفارۂ ذنوب قرار دیا گیا۔

اس داخلہ میں جو حکم تھا وہ بخاری و مسلم کی حدیث میں اس طرح مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ وہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے حِطَّةٌ کلمہ توبہ و استغفار کہتے جائیں۔ انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل تو ہوئے مگر سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمہ توبہ کے تمسخر سے حِنْطَةٌ فِي شَعْرَةٍ کہا اس کے معنی ہوتے ہیں بال میں دانہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ کرنا متمم توبہ ہے۔ دوسرے یہ امر بھی معلوم ہوا کہ تَوْبَةُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ جو کلیہ ہے اس کے اعتبار سے مشہور گناہ کی توبہ علانیہ ہونی چاہئے۔ اور خفیہ گناہ کی توبہ خفیہ مقبول ہے۔ یہ مسئلہ بھی واضح ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجا لانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) اسی لیے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و طاعات بجا لاتے ہیں۔ یہی فائدہ عرس و زیارت میں بھی متصور ہے۔ آگے فرمایا۔

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ۔

بَدَّلَ سے مراد یہ ہے یعنی جن الفاظ کو ادا کرنے کی انہیں ہدایت کی تھی۔ ان الفاظ کو بدل کر دوسرے الفاظ اختیار کر لیے جن میں معافی کی جگہ ہنسی تمسخر کے معنی پوشیدہ تھے۔

رِجْزًا: عذاب۔ سرکشی اور باغی انسانوں پر اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں آتا ہے یہ لفظ بھی ہر قسم کے عذاب کے لیے آتا ہے۔ مفسرین نے کہا کہ جس عذاب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وہ طاعون کی شکل میں آیا تھا۔

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ۔ چونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ یہ لفظ فسق سے بنا جس کے معنی ہیں حکم نہ ماننا۔ اسی لیے نافرمان کو فاسق کہتے ہیں۔

حضرت یوشع کے زمانہ میں بنی اسرائیل نے اریحا شہر کو فتح کیا تو ان لوگوں نے شکریہ ادا کرنے کی بجائے بدکاری اختیار کی اور اللہ تعالیٰ کے احکام بدل کر تمسخر ہنسی مذاق کرنے لگے۔ ارشاد ہوا

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا۔ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکمی کا۔ یہ عذاب طاعون تھا۔ جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے۔ جب تمہارے شہر میں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جس شہر میں ہو وہاں نہ جاؤ۔

بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا۔ تو ہم نے فرمایا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مار تو اس میں سے فوراً بارہ چشمے بہ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ جان لیا کھاؤ اور پیو خدا کے دیے ہوئے رزق میں سے اور فساد اٹھاتے ہوئے زمین میں نہ پھرو

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

اور یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز صبر نہ کریں گے ایک کھانے پر تو آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ نکالے ہمارے لیے زمین کی اگائی ہوئی چیزیں کچھ ساگ اور گندم اور مسور اور پیاز فرمایا کیا گھٹیا چیز کو بہتر کے بدلے طلب کرتے ہو اچھا مصر کے کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ہے اور ان پر مسلط کر دی گئی ذلت اور ناداری اور پھنس گئے خدا کے غضب میں یہ بدلہ تھا اس ناشکری کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور ناحق شہید کرتے انبیاء کو یہ بدلہ تھا ان کی معصیت شعاری کا اور حد سے بڑھنے کا۔

لفظی ترجمہ ساتواں رکوع۔ سورۃ بقرہ پ ۱

وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	اِسْتَسْقٰی۔ پانی مانگا	مُوْسٰی۔ موسیٰ نے
لِقَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کیلئے	فَقُلْنَا۔ تو ہم نے فرمایا	اِضْرِبْ۔ مارو	بِعَصَاكَ۔ اپنا عصا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحجر۔ اس پتھر پر	فانفجرت۔ تو فوراً بہہ نکلے	منہ۔ اس سے	اثنتا عشرۃ۔ بارہ
عینا۔ چشمے	قد۔ بتحقیق	علم۔ جان لیا	کل۔ ہر
اناس۔ گروہ نے	مشربہم۔ اپنا گھاٹ	کلوا۔ کھاؤ	و۔ اور
اشربوا۔ پیو	من رزق۔ رزق	اللہ۔ اللہ کا	و۔ اور
لا۔ نہ	تعثوا۔ پھرو	فی۔ بیچ	الارض۔ زمین کے
مفسدین۔ فساد اٹھاتے	و۔ اور	اذ۔ یاد کرو جب	قلتم۔ تم نے کہا
یا۔ اے	موسیٰ۔ موسیٰ	لن۔ ہرگز نہیں	نصبر۔ صبر کریں گے ہم
علی۔ اوپر	طعام۔ کھانے	واحد۔ ایک کے	فادع۔ تو دعا کرو
لنا۔ ہمارے لیے	مما۔ اس سے جو	تنبت۔ اگائی گئی ہو	الارض۔ زمین سے
من بقلہا۔ از قسم ساگ	و قثائہا۔ اور ککڑی	و۔ اور	فومہا۔ لہسن یا گندم
و۔ اور	عدسہا۔ مسور	و۔ اور	بصلہا۔ پیاز
قال۔ فرمایا	ا۔ کیا	تستبدلون۔ بدلے میں مانگتے ہو	الذی۔ وہ
ہو۔ جو	ادنیٰ۔ کم تر ہے	بالذی۔ اس سے	ہو۔ جو
خیر۔ بہتر ہے	اہبطوا۔ اترو	مصرا۔ شہر میں	فان۔ تو بیشک
لکم۔ تمہارے لیے	ما۔ وہ ہے جو	سألتم۔ تم مانگتے ہو	و۔ اور
ضربت۔ مسلط کر دیا	علیہم۔ ان پر	الذلۃ۔ ذلت کو	و۔ اور
المسکنۃ۔ ناداری کو	و۔ اور	باءو۔ پھر گئے	بغضب۔ غضب میں
من اللہ۔ اللہ کی طرف سے	ذالک۔ یہ	بانہم۔ اس لیے کہ	کانوا۔ وہ
یکفرون۔ انکار کرتے	بآیت۔ آیات	اللہ۔ الٰہی کا	و۔ اور
یقتلون۔ شہید کرتے	النبیین۔ نبیوں کو	بغیر۔ بغیر	الحق۔ حق کے
ذالک۔ یہ	بما۔ بدلہ تھا	عصوا۔ نافرمانی کا	و۔ اور
کانوا۔ تھے وہ	یعتدون۔ حد سے بڑھنے والے۔		

اردو مختصر تفسیر ساتواں رکوع سورہ بقرہ پ۱

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہ تقاضاء اذ ترجمہ میں لفظ یاد کرو محذوف بڑھایا گیا اور ترجمہ میں اس طرح کہا اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو۔ فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے۔

عَصَا۔ کے معنی ہیں لاٹھی۔ یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ کے طور پر عطا ہوا تھا اس سے سمندر میں راستے بن گئے۔ پتھر سے چشمے نکلے۔ جادوگروں کے سامنے اژدہا بن گیا اور جادو کے اثرات ہڑپ کر گیا۔

یہ عصا جنتی آس کا تھا ان کے قد کے برابر دس ہاتھ لمبا تھا اس میں دو شاخیں تھیں جو تاریکی میں روشن ہو جاتی تھیں حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔

اَلْحَجَر۔ پتھر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ پتھر آدمی کے سر کے برابر مربع تھا اس کے چار گوشے تھے ہر چار سے تین تین بارہ چشمے نکلے۔

جب راستے میں پانی کی کمی کی وجہ سے پیاس نے پریشان کیا تو سب نے موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی۔ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا تو حکم ہوا کہ موسیٰ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ یہ پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا شکل مربع تھا۔ آپ جب پانی کی ضرورت محسوس کرتے اس پر عصا مارتے تو اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور قوم کے بارہ قبیلے والے اس سے سیراب ہوتے اس موقع پر بھی وہی حکم ہوا کہ اس پتھر پر عصا مار کر چشمے جاری کر دو یہ پتھر چھ لاکھ آدمیوں کو روزانہ سیراب کرتا تھا اور جب آپ دوبارہ عصا مارتے تو پانی کا نکلنا بند ہو جاتا تھا۔ اور یہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ کا ظہور یوں ہوا کہ انگشت ہائے مبارک سے چشمے جاری ہوئے اور جماعت کثیرہ سیراب ہوئی اور یہ بہ نسبت پتھر کے بہت زبردست ہے کیونکہ عضو انسانی سے چشمے جاری ہوں (خازن و مدارک)

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ۔ کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے یعنی کھاؤ من وسلویٰ اور پیو اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضل الٰہی سے بے محنت میسر ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور زمین میں فساد نہ اٹھاتے پھرو۔ یہاں سے بنی اسرائیل کی ہمیشہ اللہ نافرمانی کے چند واقعات بیان کیے گئے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ

جب تم نے کہا اے موسیٰ۔ بنی اسرائیل کی یہ ادبی بھی نہایت بے ادبی تھی کہ ایک پیغمبر اولو العزم کا نام لے کر پکارا حالانکہ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا میں حکم ہے کہ رسول کو ایسے نہ پکارو جیسے ایک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے کو پکارتے ہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا جملہ استعمال کیا جائے (فتح العزیز)
اس سے یہ امر واضح ہوا کہ جب انبیاء کا خالی نام لینا بھی بے ادبی ہے تو ان کی شان میں بشر یا انہیں ایلچی کہنا کیونکر گستاخی نہ ہوگا۔ غرضیکہ انبیاء کے ذکر میں بے عظمتی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے مِنْۢ بَقْلِهَا کچھ ساگ وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی وَفُوْمِهَا اور فوم (لہسن) لیکن عام مترجمین نے فوم کا ترجمہ گندم کیا۔ بہرحال لہسن ہو یا گندم آگے فرمایا وَعَدَسِهَا اور مسور وَبَصَلِهَا اور پیاز تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے کہ بدبختو من و سلویٰ کے بدلے یہ چیزیں طلب کر رہے ہو عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ سے ایک ہی طرح کا کھانا مراد ہے تو جب وہ اپنی ضد پر اڑے رہے، اور اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ کی پرواہ نہ کی یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ادنیٰ چیز مثل گندم ککڑی، مسور پیاز کو من و سلویٰ سے بدل رہے ہو۔ سوچ لو۔ مگر وہ نہ مانے تو آپ نے فرمایا اچھا تمہاری بے عقلی کی سزا اب یہ ہے کہ
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ۔ اترو مصر میں یا کسی شہر میں وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ہے۔
مِصْر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں۔ کوئی شہر ہو اور مصر چونکہ ایک خاص شہر کا نام بھی ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام تھے یہاں دونوں میں سے کوئی مراد ہو سکتا ہے۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہاں مصر سے مراد خاص شہر مصر نہیں ہو سکتا کیونکہ مصر کا لفظ غیر منصرف ہے اور اس مصر پر تنوین ہے۔ مصر جیسا کہ مراد لیا گیا وہ غیر منصرف ہی استعمال ہوا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ اور اُدْخُلُوْا مِصْرَ۔ اور جو مصر سے شہر مصر مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سکون اوسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے۔ قوانین نحو میں اس کی تصریح موجود ہے۔

علاوہ ازیں قراءت حسن وغیرہ میں مصر بلا تنوین بھی پڑھا گیا۔

اور بعض مصاحف میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مصحف ابی رضی اللہ عنہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ بنا بریں ترجمہ میں دونوں احتمال ملحوظ رکھ کر شہر یا مصر ہی رکھا گیا۔

ساگ، ککڑی، مسور، گندم، پیاز وغیرہ کا مطالبہ اگرچہ گناہ نہ تھا۔ لیکن من و سلویٰ جیسی نعمت بے محنت کا رد اور اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف میلان دون ہمتی و پست خیالی تھا اور حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام جلیل القدر کے بعد بنی اسرائیل کی کم ہمتی اور کم حوصلگی کا بھی پورا ظہور ہوا۔ حتیٰ کہ تسلط جالوت اور حادثہ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل اور خوار ہو گئے۔ چنانچہ آگے آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ اور ان پر مسلط کر دی گئی ذلت اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناداری اور پھنس گئے (گھر گئے) اللہ کے غضب میں۔

یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں فلسطین میں انکو آباد کریں گے۔ انگریز نے ہزار پہلو بنائے اور بنا رہا ہے۔ لیکن وہاں بھی امن سے انہیں رہنا میسر نہیں۔ اور ناداری یہ کہ مالدار ہوتے ہوئے بھی حرص کی وجہ سے پریشان ہیں اور غضب الٰہی میں گھرنا یہ کہ انبیاء و صلحاء کی بدولت جو فضیلتیں انہیں ملیں اور جو رستے انہیں حاصل ہوئے ان سے محروم ہوگئے۔ اس غضب کا سبب رد نعمت ہی نہ تھا کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا دوسری طرح اور غلطیاں کیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں۔ بلکہ عہد نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعداد بھی باطل ہوگئی۔ اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرائم ان سے سرزد ہوئے یہ سب امور ان کی ذلت و خواری کا باعث ہوئے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے۔

جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحییٰ و شعیب علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ یہ خود قاتل ہو کر بھی نہیں بتا سکتے۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع سورۃ بقرہ پ۱

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں ان میں سے جو بھی ایمان لائے اللہ اور قیامت کے دن پر اور نیک کام کرے ان کے ثواب ہے ان کا ان کے رب کے پاس اور انہیں کچھ اندیشہ نہیں اور نہ انہیں کچھ غم۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اونچا کیا۔ لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں زور سے اور اس کے یاد کرو جو اس میں ہے تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ضرور نقصان میں ہوتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ہ

اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر نقصان میں پڑے ہوئے۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ہ

تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ عبرت کر دیا آگے اور پیچھے والوں کے لیے اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ہ

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ بنی اسرائیل بولے آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ہ

بنی اسرائیل بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں واضح کرے کہ گائے کیسی ہے آپ نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ہ

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیا ہے آپ نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت دہکتی ہوئی دیکھنے والوں کے لیے دیدہ زیب جس سے خوش ہوں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ہ

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں بتا دے اور صاف بیان کر دے کہ وہ گائے کیسی ہے۔ بے شک گایوں میں شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے گا تو ہم راہ پر آ کر راستہ پا لیں گے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ہ

فرمایا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین بوئے اور کھیتی کو پانی دے بے عیب ایسی کہ اس میں کوئی داغ نہیں بولے اب آپ ٹھیک بات لائے تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ آٹھواں رکوع سورۃ بقرہ پ۱

اِنَّ۔ بے شک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	ھَادُوْا۔ یہودی	وَ۔ اور	النَّصٰرٰی۔ نصرانی
وَ۔ اور	الصّٰبِئِیْنَ۔ ستارہ پرست	مَنْ۔ جو بھی	اٰمَنَ۔ ایمان لائے
بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	الْیَوْمِ۔ دن	الْاٰخِرِ۔ قیامت پر
وَ۔ اور	عَمِلَ۔ عمل کرے	صَالِحًا۔ نیک	فَلَھُمْ۔ تو ان کے لیے
اَجْرُھُمْ۔ ثواب ہے ان کا	عِنْدَ۔ نزدیک	رَبِّھِمْ۔ ان کے رب کے	وَ۔ اور
لَا۔ نہیں ہے	خَوْفٌ۔ کچھ خوف	عَلَیْھِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور
لَا۔ نہیں ہے	ھُمْ۔ انہیں	یَحْزَنُوْنَ۔ غم	وَ۔ اور
اِذْ۔ یاد کرو جب	اَخَذْنَا۔ ہم نے لیا	مِیْثَاقَکُمْ۔ تم سے عہد	وَ۔ اور
رَفَعْنَا۔ اونچا کیا	فَوْقَکُمْ۔ تم پر	الطُّوْرَ۔ طور کو	خُذُوْا۔ لو
مَا۔ جو کچھ	اٰتَیْنٰکُمْ۔ ہم تم کو دیتے ہیں	بِقُوَّۃٍ۔ زور سے	وَّ۔ اور
اذْکُرُوْا۔ یاد کرو	مَا۔ جو	فِیْہِ۔ اس میں ہے	لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تمہیں
تَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگاری ملے	ثُمَّ۔ پھر	تَوَلَّیْتُمْ۔ پھر گئے تم	مِّنْۢ بَعْدِ۔ بعد
ذٰلِکَ۔ اس کے	فَلَوْلَا۔ تو اگر نہ ہوتا	فَضْلُ۔ فضل	اللّٰہِ۔ اللہ کا
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	رَحْمَتُہٗ۔ اس کی رحمت	لَکُنْتُمْ۔ تو ہو جاتے تم
مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ نقصان والے		وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بیشک
عَلِمْتُمْ۔ تمہیں معلوم ہے	الَّذِیْنَ۔ وہ لوگ	اعْتَدَوْا۔ سرکشی کرنے والے	مِنْکُمْ۔ تم سے
فِی السَّبْتِ۔ ہفتہ میں	فَقُلْنَا۔ تو ہم نے کہا	لَھُمْ۔ ان سے	کُوْنُوْا۔ ہو جاؤ تم
قِرَدَۃً۔ بندر	خٰسِئِیْنَ۔ دھتکاری۔ نقصان والے		فَجَعَلْنٰھَا۔ تو کر دیا ہم نے
نَکَالًا۔ وبال اور عبرت	لِّمَا۔ اس واقعہ کو	بَیْنَ یَدَیْھَا۔ جو ان کے آگے تھا	
وَ۔ اور	مَا۔ جو	خَلْفَھَا۔ ان کے پیچھے	وَ۔ اور
مَوْعِظَۃً۔ نصیحت	لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ پرہیزگاروں کے لیے		وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِذْ۔ یاد کرو جب	قَالَ۔ کہا	مُوْسٰی۔ موسی نے	لِقَوْمِہٖ۔ اپنی قوم سے
اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	یَاْمُرُکُمْ۔ تمہیں حکم دیتا ہے	اَنْ۔ یہ کہ
تَذْبَحُوْا۔ ذبح کرو	بَقَرَۃً۔ ایک گائے	قَالُوْا۔ بولے	اَتَتَّخِذُنَا۔ کیا آپ ہمیں
بنانے ہیں	ھُزُوًا۔ مسخرہ	قَالَ۔ فرمایا	اَعُوْذُ۔ میں پناہ مانگتا ہوں
بِاللّٰہِ۔ اللہ سے	اَنْ۔ اس امر کی	اَکُوْنَ۔ ہو جاؤں میں	مِنَ الْجٰھِلِیْنَ۔ جاہلوں سے
قَالُوْا۔ بولے	ادْعُ۔ دعا کریں	لَنَا۔ ہمارے لیے	رَبَّکَ۔ اپنے رب سے
یُبَیِّنْ۔ کہ بتا دے	لَنَا۔ ہمیں	مَا۔ کہ	ھِیَ۔ وہ گائے کیسی ہے
قَالَ۔ فرمایا	اِنَّہٗ۔ بے شک اللہ	یَقُوْلُ۔ فرماتا ہے	اِنَّھَا۔ کہ وہ گائے
بَقَرَۃٌ۔ ایسی ہے کہ	لَا۔ نہ	فَارِضٌ۔ بوڑھی	وَّ۔ اور
لَا۔ نہ	بِکْرٌ۔ اور سن بچے والی بچیا	عَوَانٌ۔ درمیانی عمر کی	بَیْنَ۔ درمیان
ذٰلِکَ۔ ان کے	فَافْعَلُوْا۔ تو کرو	مَا۔ جو	تُؤْمَرُوْنَ۔ تمہیں حکم دیا گیا
قَالُوْا۔ بولے	ادْعُ۔ دعا کیجیے	لَنَا۔ ہمارے لیے	رَبَّکَ۔ اپنے رب سے
یُبَیِّنْ۔ کہ بتا دے	لَنَا۔ ہمیں	مَا۔ کیسا ہے	لَوْنُھَا۔ رنگ اس کا
قَالَ۔ فرمایا	اِنَّہٗ۔ بے شک وہ	یَقُوْلُ۔ فرماتا ہے	اِنَّھَا۔ کہ وہ
بَقَرَۃٌ۔ گائے	صَفْرَآءُ۔ پیلی	فَاقِعٌ۔ زرد ہے	لَوْنُھَا۔ رنگ اس کا
تَسُرُّ۔ جس سے خوش ہوں	النّٰظِرِیْنَ۔ دیکھنے والے	قَالُوْا۔ بولے	ادْعُ۔ دعا کیجیے
لَنَا۔ ہمارے واسطے	رَبَّکَ۔ اپنے رب سے	یُبَیِّنْ۔ صاف بیان کرے	لَنَا۔ ہمارے لیے
مَا۔ کیسی ہے	ھِیَ۔ وہ	اِنَّ۔ بیشک	الْبَقَرَ۔ گائے
تَشٰبَہَ۔ مشتبہ ہو گئیں	عَلَیْنَا۔ ہم پر	وَ۔ اور	اِنَّآ۔ ہم
اِنْ۔ اگر	شَآءَ۔ چاہا	اللّٰہُ۔ اللہ نے	لَمُھْتَدُوْنَ۔ یقیناً راہ پائینگے
قَالَ۔ فرمایا	اِنَّہٗ۔ بتحقیق وہ	یَقُوْلُ۔ فرماتا ہے	اِنَّھَا۔ کہ وہ
بَقَرَۃٌ۔ گائے ایسی ہے کہ	لَا۔ نہ تو	ذَلُوْلٌ۔ اس سے خدمت لی جاتی ہے۔	
تُثِیْرُ۔ کہ جوتے	الْاَرْضَ۔ زمین	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَسْقِی۔ پانی دیتی ہے	الْحَرْثَ۔ کھیتی کو	مُسَلَّمَۃٌ۔ بے عیب	لَا۔ نہیں
شِیَۃَ۔ کوئی داغ	فِیْھَا۔ اس میں	قَالُوْا۔ بولے	الْـٰٔنَ۔ اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جِئْتَ۔ لائے آپ   بِالْحَقِّ۔ صحیح حکم   فَذَبَحُوْهَا۔ تو ذبح کیا   وَ۔ اور
مَا۔ نہیں   كَادُوْا۔ تھے وہ   يَفْعَلُوْنَ۔ کرنے والے۔

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع پ ۱

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے یہودی تھے یا نصرانی یا ستارہ پرست جو بھی ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور نیک کام کیے تو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے یہاں ایمان سے مراد زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کا نام ہے۔ اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس کے حبیب نورِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزمان مانے اور اعمال صالحہ کرے۔

هَادُوْا۔ یہودی ہوئے۔

نَصٰرٰى۔ نصرانی کی جمع ہے۔ فلسطین میں ایک قصبہ ناصرہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔ اس قصبہ کی مناسبت سے حضرت عیسیٰ مسیح ناصری کہلاتے ہیں آپ کے متبعین کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔

اَلصّٰبِـِٕيْنَ۔ صابئین۔ صابی کی جمع ہے جس کے لفظی معنی ہیں اپنے دین سے منہ موڑ کر کسی اور دین کی طرف مائل ہو جانا۔ صابی عرب کا ایک فرقہ تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ زبور پڑھتے ہیں عبادت میں کعبہ کی طرف منہ کرتے تھے۔

عرب ان کو بے دین صابی کے معنی میں کہتے تھے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ نام۔ خاندان۔ نسل۔ لقب کی کوئی حقیقت نہیں اللہ کے یہاں معیار نجات اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ تقوی پر عمل کرنا۔ نجات کے لیے احکام کی اطاعت اور نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا شرط ہے۔

شانِ نزول

اس آیت کی ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسی اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی (لباب النقول)

اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہودی یا نصرانی یا کسی مذہب میں ہونا اسلام میں آنے سے مانع نہیں۔ مشرک سے لے کر گمراہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی بھی ہو جب وہ قرآن کریم اور صاحب قرآن عظیم جناب مصطفی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مان کر قیامت کے دن پر ایمان لے آئے پھر اسلام کی ہدایت کے مطابق عمل صالح کرنے لگے تو وہ مومن ہے اور جو مومن ہو جائے اسے آخرت میں کوئی اندیشہ نہیں اور غم نہیں جیسا کہ فرمایا لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور پیشوائی کو آئیں گے فرشتے اور کہیں گے یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتیوں کو کہتے ہیں اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں اور صابئین وہ فرقہ ہے جو حضرت ابراہیم کے عہد میں ستارہ پرستی کرتا تھا۔ ان سے ہی آپ کا مقابلہ ہوا انہوں نے آپ کے لیے آگ دھکائی ان کو ہی آپ نے جواب میں فرمایا تھا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ اس کے بعد آگے بنی اسرائیل کی عہد شکنی کا ذکر شروع ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے مگر تم نے اس کے احکام کو شاق جان کر اس کے قبول سے انکار کر دیا باآنکہ توریت کے لیے تم نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی۔ اور تم نے خود عرض کیا تھا کہ ہمارے لیے ایک ایسی آسمانی کتاب ہونی چاہیے جس میں قوانین شریعت اور آئین عبادت مفصل مذکور ہوں۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بحکم الٰہی چالیس دن رات کوہ طور پر جا کر رہے جس کا مفصل واقعہ آگے آتا ہے آخر شب جب وہ کتاب عطا ہوئی تو تم نے اس کے قبول سے انحراف کیا اور اپنا سابقہ عہد پورا نہ کیا۔ تو وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور تم پر طور کو اونچا کیا۔ یعنی بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل بحکم الٰہی تشریف لائے اور کوہ طور کو اٹھا کر ان کے سروں پر بقدر قامت معلق کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب یہ برہان الٰہی تم پر ہے اگر عہد پورا کرتے ہو تو فبہا ورنہ یہ پہاڑ جو تم پر معلق ہے تمہارے اوپر گرے گا اور تم سب کچل دیے جاؤ گے۔ یہ درحقیقت وفاء عہد کے لیے اکراہ تھا اور پہاڑ کا سر پر معلق ہو جانا قدرت الٰہیہ کا برہان قوی تھا اس سے قبولیت کا مادہ رکھنے والوں کے دل مطمئن ہوئے اور وہ سمجھے کہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بے شک اللہ کے رسول اور مظہر قدرت الٰہی ہیں پھر حکم ہوا

خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ لو جو کچھ تم کو ہم دیتے ہیں زور سے اور اس کے مضامین یاد کرو تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ اب کوئی مفر نہیں تو سجدے میں گر پڑے اور اسی حالت میں پہاڑ کو دیکھنے لگے۔ یہ طریقہ یہود میں جاری ہو گیا یعنی وہ لیٹے آدھے چہرہ سے سجدہ کرتے اور کہتے اس سجدہ کی وجہ سے عذاب اٹھا لیا گیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ پھر اس کے بعد تم منحرف ہوگئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان اور خرابی میں ہو جاتے۔ یہاں فضل اور رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیر و تعویق عذاب۔

ایک قول یہ ہے کہ فضل اور رحمت سے مراد رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ گویا فرمایا گیا کہ اگر تمہیں محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی دولت و نعمت نہ ملتی اور اس ذات ستودہ صفات کی تبلیغ سے ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا۔ خسران تباہ ہونے والے خسر اس کا مادہ ہے اس کے معنی گھاٹا نقصان کے ہیں خاسرین گھاٹا اٹھانے والے نقصان اٹھانے والے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۔ اور تمہیں یقیناً علم ہے کہ تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی تو ہم نے انہیں فرمایا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل اور دھتکارے ہوئے۔

شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے۔ یہاں ان پر یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ ہفتہ کا دن عبادت کے لیے خاص کر دیں اس روز سیر و شکار سب ترک کر دیں دنیاوی مشاغل سے مجتنب رہیں اس حکم کی تعمیل کرنے والے جہاں تھے وہاں ایسے بھی تھے جنہوں نے یہ حیلہ تراشا کہ شنبہ کو شکار تو نہ کیا مگر جمعہ کے روز دریا کے کنارے نہایت بڑے گڑھے کھود کر ہفتہ کے روز علیحدہ رہے اور اتوار کے دن جا کر دیکھتے تو ان گڑھوں میں جو دریا کے کنارے کھودے ہوئے تھے ان میں پانی کے بہاؤ کے ذریعہ ہفتہ کی تمام مچھلیاں مقید ہو جاتیں اور یہ لوگ یک شنبہ یعنی اتوار کو جا کر نکال لاتے اور کہتے ہم تعمیل حکم میں شنبہ کو شکار قطعاً نہیں کرتے اور اس چال بازی سے چالیس یا ستر سال مسلسل شکار کرتے رہے۔

جب حضرت داؤد علیہ السلام کا عہد آیا تو آپ نے انہیں اس چالبازی سے روکا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں مداخلت ہے وہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا اگر تم باز نہیں آتے تو تم پر عذاب الٰہی آئے گا اس سے بھی خوف نہ کیا۔ آخر آپ نے بددعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا اور عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل کر دی گئی اور ان کے بدنوں سے بدبو نکلنے لگی وہ اپنی اس حالت پر روتے رہتے تین دن میں سب کے سب مر گئے اور ان کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔ ان کی تعداد تقریباً ستر ہزار تھی۔

دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس حیلہ جوئی سے روکتا تھا جب اس گروہ نے دیکھا کہ یہ نہیں مانتے تو انہوں نے اپنے محلہ میں ان کی آبادی کے علاقہ سے علیحدہ ہونے کو ایک دیوار بنالی۔ یہ اس عذاب سے محفوظ رہے۔ انہی میں ایک تیسرا گروہ اور تھا جو اس گروہ سے مایوس تھا اس وجہ سے ان سے بات ہی نہ کرتا تھا اور نصیحت بھی کرنے سے علیحدہ تھا گویا ساکت تھا نہ برا کہتا نہ بھلا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ سوال ہوا تو حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ وہ مغفور ہیں اس لیے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ جب بعض ادا کر دیں تو یہ کل کے حکم میں ہو گیا۔
اور ان کا شکوہ اس وجہ میں تھا کہ یہ لوگ اول عیش پسند افراد کے پندپذیر ہونے سے مایوس تھے۔ حضرت عکرمہ کی یہ تقریر سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اتنے خوش ہوئے کہ فرط محبت میں اٹھ کر عکرمہ سے معانقہ فرمایا اور پیشانی چومی (فتح العزیز)

اس سے واضح ہوا کہ سرور میں معانقہ کرنا سنت صحابہ ہے۔ دوسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں نصیحت پذیر لوگ نہ ہوں وہاں نصیحت سے سکوت جائز ہے یہ مداہنت میں داخل نہیں۔ تیسرے یہ کہ بے دین طبقہ سے اجتناب کرنا غضب الٰہی سے محفوظ کر دیتا ہے۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔ تاکہ قیامت تک جو ان واقعات کو پڑھیں اس سے عبرت پکڑیں اور غضب الٰہی سے خائف رہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا تھا۔ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور صبح اس کے خون کا دعوی دوسری بستی والوں پر کر دیا۔ ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حقیقت حال منکشف فرما دے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ عامیل کو کس نے قتل کیا۔

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی بحکم ملا کہ یہ لوگ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کی لاش پر ماریں تو وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتا دے گی۔ بنی اسرائیل میں چونکہ کج بحثی کی عادت تھی۔ اس وجہ میں ان پر قانون میں سختی ہوتی گئی اور امت مرحومہ مصطفی کو ایسی کج بحثی اور کثرت سوال سے منع فرما کر قیامت تک کے لیے عام قانون نافذ کر دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا۔ اس کی تفصیل آیت کے مضمون میں اس آیت کے ماتحت معہ شان نزول آئے گی جو ساتویں پارہ کے پہلے ربع اور تیسرے رکوع میں آئے گی۔ یہاں صرف ترجمہ بیان کر کے مختصراً وضاحت کی جاتی ہے۔
اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف کر چکا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ارباب اصول و فقہاء نے اشیاء کے متعلق لکھا کہ احکام مذکور عنہ اور مسکوت عنہ دو قسم کے ہیں۔ مذکور عنہ کا حکم وہی ہے جو علم میں ہو حلال حلال اور حرام حرام اور مسکوت عنہ وہ ہے جس کا تذکرہ حرمت و حلت کے ساتھ نہیں۔ لسے عفی اللہ عنہا کے تحت مباح قرار دیا گیا اور اسی اصول پر اصل اشیاء میں اباحت مانی گئی ہے۔

بنی اسرائیل نے بجائے اس کے کہ حکم سنتے ہی ایک گائے ذبح کر ڈالتے۔ انہیں اپنی حسب عادت جرح کی سوجھی چنانچہ جوں جوں وہ جرح کرتے گئے پابندی بڑھتی گئی۔ چنانچہ اس کا ذکر آگے اس طرح ہے۔

قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا۔ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں۔

اس لیے کہ مقتول کے قاتل کا پتہ لگانے کے لیے ذبح گائے کو کیا نسبت ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔ فرمایا پناہ بخدا کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

اس لیے کہ ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ معاملہ کے موقع پر استہزاء جاہلوں کا کام ہے۔ اور انبیاء کرام کی شان اس سے برتر ہے۔ مختصر یہ کہ جب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا ضروری ہے تو انہوں نے بجائے اس کے کہ فوراً کوئی گائے ذبح کر ڈالتے گائے کے اوصاف دریافت کرنے شروع کر دیے۔ حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ کرتے اور مَا هِيَ۔ مَا لَوْنُهَا۔ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ وغیرہ نہ پوچھتے تو کسی بھی گائے کا ذبح کر دینا کافی ہوتا مگر انہوں نے اپنی پرانی عادت کے مطابق [illegible] کر دی۔ اور کہا۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا [illegible] مَا هِيَ۔ وہ کیسی ہو۔ اس میں کچھ بحثی کہنے لگے۔ مگر کا سوال کیا یہ رنگ کے بارے میں دریافت کیا [illegible]

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ [illegible] السلام نے جواب دیا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

فَارِضٌ۔ نہ بوڑھی یعنی بچے جننے کا سلسلہ ختم ہو چکا ہو۔

بِكْرٌ۔ بن بیاہی جس نے ابھی بچہ نہ جنا ہو

عَوَانٌ۔ درمیان۔ نہ بوڑھی ہو نہ بچیا ہو۔

یعنی وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی ہو نہ بن بیاہی ہو بلکہ ان دونوں میں درمیانی درجہ رکھتی ہو وہ کر دو زیادہ سوال نہ کرو بلکہ اتنی شرط پہ گائے ذبح کر دو مگر وہ اپنی عادت کو کہاں چھوڑ سکتے تھے۔ پھر انہوں نے سوال کرنے شروع کر دیے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ بن بیاہی (جس کا بچہ نہ ہو) ان دونوں میں درمیانی درجہ کی کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے"۔

اس جواب میں اشارتاً فرما دیا گیا کہ سوال زیادہ نہ کرو بلکہ اتنی ہی شرط پر گائے ذبح کر ڈالو۔ مگر وہ اپنی عادت کو کہاں چھوڑتے پھر انہوں نے اور جرح نکالی اور کہا

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس کا رنگ تو جواب میں اور قید بڑھائی گئی اور فرمایا۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈیڈ باتی اور اتنی پیلی کہ جو دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہے۔ اس جواب پر بھی ان کی سیری نہ ہوئی اور سوال پر سوال بڑھا کر اور قید سرلی۔ چنانچہ کہا۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے۔ بے شک گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم راہ پا جائیں گے تو اس کے جواب میں اور قید بڑھا دی گئی۔ چنانچہ فرمایا

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے۔ بے عیب ہے جس میں کوئی بھی داغ نہیں ہے

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ بولے آپ نے اب ہمیں صاف حکم لا کر دیا تو اسے ذبح کر دیا اور ویسے وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔

یعنی انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جواب سن کر کہا کہ اب اس گائے کی پوری تعریف معلوم ہو گئی۔ چنانچہ اس گائے کی تلاش میں نکلے ان کی بستی میں ایسی صفت کی ایک ہی گائے تھی جس کا قصہ یہ ہے۔

کہ بنی اسرائیل میں ایک نیک شخص تھا جس کا ایک صغیر السن بچہ تھا اور ان کے ہاں سوائے ایک گائے کے بچہ کے اور کچھ نہ تھا۔ بچہ کے باپ نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور دعا کی الٰہی یہ بچہ اس بچے کے لیے تیرے حضور ودیعت کرتا ہوں کہ جب یہ بچہ جوان ہو اس کے کام آئے۔ اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اور بچھیا کی جنگل میں حفاظت الٰہی کے ساتھ پرورش ہوتی رہی۔

اور وہ بچہ جوان ہو گیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے صالح اور متقی ماں کا فرمانبردار پروان چڑھا۔ ایک روز ماں نے کہا بیٹا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"تیرے باپ نے ایک بچھیا جنگل میں چھوڑی تھی اور وہ جوان ہو گئی ہوگی۔ اسے جنگل سے لا تاکہ اس سے کچھ حاصل کیا جائے۔ بچہ جنگل میں گیا اور جو علامتیں ماں نے اسے بتائی تھیں ان علامتوں کی گائے تلاش کرتا رہا آخر وہ مل گئی۔ لڑکے نے اسے اللہ کی قسم دے کر بلایا وہ گائے آگئی بچے کی ماں نے اسے تین دینار میں فروخت کرنے کا حکم دیا۔ اور کہا جب سودا ہو جائے تو میری اجازت حاصل کر کے دینا۔

جوان اس گائے کو بازار میں لایا تو من جانب اللہ ایک فرشتہ شبیہ انسانی میں آیا اور چھ دینار پر مانگا۔ اس نے کہا میں اپنی والدہ کی اجازت حاصل کر لوں۔ بلا اجازت میں نہیں دے سکتا۔ اس زمانہ میں عام طور پر گائیں چھ دینار پر ہی بکتی تھیں۔

فرشتہ نے کہا اگر ابھی دیتے ہو تو چھ دینار لے لو۔ جوان نے کہا میں اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا۔ جوان نے آکر قصہ سنایا ماں نے کہا بیٹا چھ دینار کافی قیمت ہے جا اسے جا کر دے آ۔

وہ جوان صالح پھر بازار میں آیا تو فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگا دی یہ پھر اجازت لینے گیا۔ ماں نے اپنی فراست سے معلوم کر لیا کہ یہ خریدار نہیں کوئی غیبی اعانت ہے چنانچہ ماں نے کہا جس نے بارہ دینار قیمت لگائی ہے اس سے دریافت کرو کہ یہ گائے ہمیں بیچنی چاہیئے یا نہیں چنانچہ جوان نے اس سے یہی سوال کیا۔ جوان نے بتایا تھا تو فرشتے نے کہا ابھی اس گائے کو روکو حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے لوگ خریدنے آئیں اور جب وہ آئیں تو انہیں کہنا کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کی کھال میں سونا پر کر دیا جائے۔

مختصر یہ کہ بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے گھر آئے اور فیصلہ ہوا کہ وہ سونا کھال میں بھر کر قیمت ادا کرینگے غرضیکہ وہ گائے بضمانت موسیٰ علیہ السلام انہیں دے دی گئی انہوں نے ذبح کر کے اس کی کھال میں سونا بھر کر دے دیا۔

اس قصہ سے متعدد مسئلے نکلتے ہیں۔

اول یہ کہ صالح سعادت مند وہی اولاد ہے جو والدین کی مطیع ہو۔

دوسرے یہ کہ جو اپنے اہل وعیال کو اللہ تعالے کی ضمانت میں دے دے اللہ تعالے اس کی پرورش اچھی فرماتا ہے

تیسرے یہ کہ جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی حفاظت میں دے اس میں اللہ تعالے برکت دیتا ہے۔

چوتھے اللہ کی راہ میں نفیس مال دینا موجب حل مشکلات ہوتا ہے۔

پانچویں یہ کہ گائے کی قربانی افضل ہے اور منصوص ہے۔ اور

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ اس لیے فرمایا کہ ان کے مسلسل سوالات سے ظاہر تھا کہ وہ گائے ذبح کرنے کا قصد ہرگز نہیں رکھتے تھے مگر ان کے ہر ایک سوال کا شافی وکافی جواب مل جانے پر انہیں وہ گائے بلا خیال گرانی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذبح کرنی پڑی۔

اس کے بعد بنی اسرائیل نے اس گائے کے کسی عضو کو مردہ پر مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا۔ اس کے حلق سے خون بہ رہا تھا اور اس نے اپنا قاتل اپنا چچازاد بتایا۔ آخر ش چچازاد بھائی کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر حکم قصاص جاری کیا۔

اس کے بعد شرعی احکام قاتل و مقتول کے لیے نافذ ہوئے۔ چنانچہ قاتل اپنے مقتول کے مال میراث سے محروم کر دیا گیا۔

اور یہ بھی تصریح کی گئی کہ اگر عادل باغی کو قتل کرے یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعانہ طور پر مقابلہ کرے اور اس میں وہ قتل ہو جائے تو مقتول کی میراث سے قاتل محروم نہ ہوگا۔

اس کے بعد رکوع شروع ہے۔

بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ۱

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ

اور جب تم نے قتل کیا ایک جان کو تو تہمت ڈالنے لگے اس کی ایک دوسرے پر اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جسے تم چھپاتے تھے۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ

تو ہم نے حکم دیا کہ مارو اس مقتول کو اس کا ایک ٹکڑا ایسے ہی اللہ زندہ کرتا ہے مردے اور دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانی تاکہ تم عقل پکڑو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ

پھر سخت ہو گئے تمہارے دل بعد اس کے تو وہ مثل پتھروں کے ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بیشک پتھروں سے تو بعض ایسے ہیں جن سے ندیاں بہ نکلتی ہیں اور بعض ان سے وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو اس سے پانی نکلتا ہے اور بعض ان سے وہ ہیں جو گر جاتے ہیں اللہ کے خوف سے اور اللہ غافل نہیں تمہاری کرنیوں سے۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

تو کیا اے مسلمانو! تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا یہودی یقین کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

اور ان میں تو ایک گروہ وہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر سمجھنے کے بعد اسے بدل دیتا جان بوجھ کر۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اور جب ملتے ہیں وہ مسلمانوں سے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہتے ہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا مسلمانوں سے بیان کر دیتے ہو کہ حجت پکڑیں اس سے تمہارے رب کے یہاں کیا تمہیں عقل نہیں۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

اور ان میں سے ان پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے مگر کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○

تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے کہ اس کے بدلے خریدیں ذلیل و قلیل رقم تو خرابی ہے انہیں جو لکھتے ہیں ہاتھ سے اور خرابی ہے ان کے لیے جو حاصل کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

اور یہودی بولے ہمیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن فرما دیجئے کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز عہد کے خلاف نہ کرے گا یا تم کہتے ہو اللہ پر وہ بات جسے تم نہیں جانتے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

ہاں جو کمائے گناہ اور گھیر لے اسے اس کا گناہ تو وہ جہنمی ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور وہ جو ایمان لائے اور نیکی کرے وہ جنتی ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ نواں رکوع سورۃ بقرہ پ ۱

وَ۔ اور	اِذْ۔ جب	قَتَلْتُمْ۔ قتل کیا تم نے	نَفْسًا۔ ایک جان کو
فَادّٰرَءْتُمْ۔ تو تہمت لگائی تم نے ایک دوسرے پر		فِيْهَا۔ اس میں	وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ	مُخْرِجٌ۔ نکال کر رہنے والا ہے	مَا۔ جو	كُنْتُمْ۔ تھے تم
تَكْتُمُوْنَ۔ چھپاتے	فَقُلْنَا۔ تو ہم نے فرمایا	اضْرِبُوْهُ۔ مارو اس کو	بِبَعْضِهَا۔ اس گائے کا کوئی حصہ
كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی	يُحْيِي۔ زندہ فرماتا ہے	اللّٰهُ۔ اللہ	الْمَوْتٰى۔ مردے کو
وَ۔ اور	يُرِيْكُمْ۔ تمہیں دکھاتا ہے	اٰيٰتِهٖ۔ اپنی نشانیاں	لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم
تَعْقِلُوْنَ۔ عقل پکڑو	ثُمَّ۔ پھر	قَسَتْ۔ سخت ہو گئے	قُلُوْبُكُمْ۔ تمہارے دل
مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد	ذٰلِكَ۔ اس کے	فَهِيَ۔ تو وہ	كَالْحِجَارَةِ۔ مثل پتھروں کے ہیں
اَوْ۔ یا	اَشَدُّ۔ اس سے بھی	قَسْوَةً۔ سخت	وَ۔ اور
اِنَّ۔ بیشک	مِنَ الْحِجَارَةِ۔ ایک پتھروں سے	لَمَا۔ وہ ہیں جو	يَتَفَجَّرُ۔ جاری ہوتی ہیں
مِنْهُ۔ اس سے	الْاَنْهٰرُ۔ نہریں	وَ۔ اور	اِنَّ۔ بیشک
مِنْهَا۔ ان سے وہ ہیں	لَمَا۔ جو	يَشَّقَّقُ۔ پھٹ جاتے ہیں	فَيَخْرُجُ۔ تو نکلتا ہے
مِنْهُ۔ اس سے	الْمَآءُ۔ پانی	وَ۔ اور	اِنَّ۔ بیشک
مِنْهَا۔ ان سے	لَمَا۔ وہ بھی ہیں جو	يَهْبِطُ۔ گر جاتے ہیں	مِنْ خَشْيَةِ۔ خوف
اللّٰهِ۔ خدا سے	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں ہے	اللّٰهُ۔ اللہ
بِغَافِلٍ۔ غافل	عَمَّا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم عمل کرتے ہو	اَ۔ کیا
فَتَطْمَعُوْنَ۔ تم چاہتے ہو	اَنْ۔ یہ کہ	يُّؤْمِنُوْا۔ یقین کریں	لَكُمْ۔ تم پر
وَ۔ اور	قَدْ۔ بیشک	كَانَ۔ تھا	فَرِيْقٌ۔ ایک فرقہ
مِّنْهُمْ۔ ان میں سے	يَسْمَعُوْنَ۔ سنتا ہے	كَلٰمَ۔ کلام	اللّٰهِ۔ اللہ کا
ثُمَّ۔ پھر	يُحَرِّفُوْنَهٗ۔ بدل ڈالتا ہے اسے	مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد	مَا۔ اس کے جو
عَقَلُوْهُ۔ سمجھ لیا اسے	وَ۔ اور	هُمْ۔ وہ	يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہیں
وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	لَقُوا۔ ملتے ہیں	الَّذِيْنَ۔ ان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰمَنُوْا۔ جو ایمان لائے	قَالُوْا۔ تو کہتے ہیں	اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے	وَ۔ اور
اِذَا۔ جب	خَلَا۔ علیحدہ ہوتا ہے	بَعْضُهُمْ۔ بعض ان کا	اِلٰی۔ طرف
بَعْضٍ۔ بعض کی	قَالُوْا۔ تو کہتے ہیں	اَ۔ کیا	تُحَدِّثُوْنَهُمْ۔ بتاتے ہو تم ان کو
بِمَا۔ جو	فَتَحَ۔ کھولا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	عَلَيْكُمْ۔ تم پر
لِيُحَاجُّوْكُمْ۔ تاکہ جھگڑیں تم سے	بِهٖ۔ اسکے ساتھ	عِنْدَ۔ نزدیک	رَبِّكُمْ۔ رب تمہارے کے
اَفَلَا۔ کیا نہیں	تَعْقِلُوْنَ۔ عقل کرتے تم	اَوَلَا۔ کیا نہیں	يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے
اَنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	يَعْلَمُ۔ جانتا ہے	مَا۔ جو
يُسِرُّوْنَ۔ چھپاتے ہیں	وَ۔ اور	مَا۔ جو	يُعْلِنُوْنَ۔ ظاہر کرتے ہیں
وَ۔ اور	مِنْهُمْ۔ بعض ان سے	اُمِّيُّوْنَ۔ ان پڑھ ہیں	لَا۔ نہیں
يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	الْكِتٰبَ۔ کتاب	اِلَّا۔ مگر	اَمَانِيَّ۔ خواہشات
وَ۔ اور	اِنْ۔ نہیں	هُمْ۔ وہ	اِلَّا۔ مگر
يَظُنُّوْنَ۔ گمان کرتے ہیں	فَوَيْلٌ۔ تو خرابی ہے	لِلَّذِيْنَ۔ ان کو جو	يَكْتُبُوْنَ۔ لکھتے ہیں
الْكِتٰبَ۔ کتاب	بِاَيْدِيْهِمْ۔ اپنے ہاتھوں سے	ثُمَّ۔ پھر	يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں
هٰذَا۔ یہ	مِنْ عِنْدِ۔ نزدیک سے	اللّٰهِ۔ اللہ کے ہے	لِيَشْتَرُوْا۔ کہ خریدیں
بِهٖ۔ اس کے ساتھ	ثَمَنًا۔ قیمت	قَلِيْلًا۔ حقیر	فَوَيْلٌ۔ تو خرابی ہے
لَهُمْ۔ ان کے لیے	مِمَّا۔ اس سے جو	كَتَبَتْ۔ لکھا	اَيْدِيْهِمْ۔ ان کے ہاتھوں نے
وَ۔ اور	وَيْلٌ۔ خرابی ہے	لَهُمْ۔ ان کے لیے	مِمَّا۔ اس سے جو
يَكْسِبُوْنَ۔ کماتے ہیں	وَ۔ اور	قَالُوْا۔ بولے	لَنْ۔ ہرگز نہیں
تَمَسَّنَا۔ لگے گی ہمیں	النَّارُ۔ آگ	اِلَّا۔ مگر	اَيَّامًا۔ دن
مَعْدُوْدَةً۔ گنتی کے	قُلْ۔ کہہ	اَتَّخَذْتُمْ۔ کیا پکڑا تم نے	[illegible]
اللّٰهِ۔ اللہ کے	عَهْدًا۔ عہد	فَلَنْ۔ تو ہرگز نہیں	يُخْلِفَ۔ خلاف کریگا
اللّٰهُ۔ اللہ	عَهْدَهٗ۔ اپنے عہد کا	اَمْ۔ یا	تَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہو تم
عَلَى۔ اوپر	اللّٰهِ۔ اللہ کے	مَا۔ جو	لَا۔ نہیں
تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے تم	بَلٰى۔ ہاں	مَنْ۔ جو	كَسَبَ۔ کمائے
سَيِّئَةً۔ برائی	وَ۔ اور	اَحَاطَتْ۔ گھیرے	بِهٖ۔ اس کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَطِیْٓئَتُهٗ۔ گناہ اس کا	فَاُولٰٓئِکَ۔ تو یہی ہیں	اَصْحٰبُ۔ رہنے والے	النَّارِ۔ آگ کے
هُمْ۔ وہ	فِیْهَا۔ اس میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں	وَ۔ اور
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور	عَمِلُوا۔ عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے	اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ ہیں	اَصْحٰبُ۔ رہنے والے	الْجَنَّةِ۔ جنت کے
هُمْ۔ وہ	فِیْهَا۔ اس میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	

مختصر تفسیر اُردو نواں رکوع۔ سورۂ بقرہ پ ۱

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ اور جب تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے۔

فَادّٰرَءْتُمْ پھر تم ایک دوسرے پر دھرنے لگے۔ یہ لفظ دَرْء سے بنا جس کے معنی جھگڑے کے بھی ہیں اور ٹال مٹول کرنے کے بھی ہیں اس سے مراد آپس میں جھگڑنا اور ایک دوسرے پر الزام لگانا ہے۔

فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ماضی باب تفاعل سے ہے اور مہموز اللام ہے اس کا اصل تَدَارَءْتُمْ ہے تَ کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ اور ابتدا السکون کے رفع کرنے کو اول ہمزہ لے آئے۔

درء کے معنی دفع کرنے کے ہیں چونکہ متخاصمین میں ایک دوسرے پر الزام دفع کرتا ہے اور مزاحمت پر تلا ہوتا ہے تو اس کے معنی اِخْتَلَفْتُمْ کے نکلے اور مداراۃ بھی چونکہ اس سے ہے مگر حسن معاشرت کے لیے بولا جاتا ہے مگر مادہ اس کا بھی یہی ہے اس لیے کہ ایک دوسرے دوست سے دفع ضرر کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اصل قاتل کا نام بتانے کے لیے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ ایک گائے ذبح کریں تو انہوں نے ٹال مٹول کی۔

اصل واقعہ تو پہلے رکوع میں بیان ہو چکا بہرحال وہ تو ایک دوسرے کے ذمہ اس خون کو لگانے کا ارادہ رکھتے تھے تاکہ چہ میگوئیاں ہو کر بات دب جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے مگر اللہ تعالے کی مشیت یہ تھی کہ قاتل کو ظاہر کیا جائے۔ تو ان میں سے ایک کو مدعی بنا کر موسیٰ علیہ السلام تک بات پہنچی۔ اس کے اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم مل گیا۔ اس کے بعد جو ہوا وہ یہ ہے کہ

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اللہ یونہی مردے اٹھائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ تمہیں کہیں عقل آئے۔

بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا۔ اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری ہو گئے۔ اس نے اپنے چچازاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ آخر اسے بھی اقرار کرنا پڑا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد شریعت کا حکم ہوا کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کہ حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعت کی۔ اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا۔

اور تم سمجھ لو کہ اللہ تعالے مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اور روز جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا قطعی یقینی ہے اور حق ہے۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے اور ایسے عبرت ناک نشان ظاہر ہونے سے بھی سبق نہ لیا تو وہ پھر پتھر دل کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے دریا بہ نکلتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر جاتے ہیں اور اللہ تمہارے کرتوت سے غافل نہیں۔

اَشَدُّ قَسْوَةً۔ قسوت بمعنی قساوت سختی، شدت کو کہتے ہیں۔

بنی اسرائیل بداعمالیوں، سرتابیوں میں مبتلا رہے۔ اللہ تعالےٰ معاف فرماتا رہا۔ لیکن انہوں نے سبق حاصل نہ کیا گویا ان کے دل پتھر بلکہ اس سے زیادہ سخت ہو گئے۔ کیونکہ پتھروں میں بھی بعض ایسے ہوتے ہیں جن سے مخلوق خدا فائدہ حاصل کرتی ہے بعض پتھروں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ مخلوق کو پانی ملتا ہے۔

بنی اسرائیل نے نہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھایا نہ نیک بندوں کی بات سنی گویا ان کے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو گئے تھے جس پر کوئی بات کارگر نہ ہوتی تھی۔

یَهْبِطُ۔ ہبوط سے ہے جس کے معنی گرنے کے ہیں۔

بعض پتھر پہاڑ کی چوٹی سے گرتے ہیں گویا ہیبت الٰہی سے لرز کر سجدہ میں گرتے ہیں۔ یعنی پایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں۔ پتھروں میں اللہ نے ادراک و شعور دیا ہے۔ الٰہی خوف الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح اور حمد الٰہی کرتے ہیں۔ کما قال تعالیٰ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (پ رکوع ۴) کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو۔ لیکن تم اس کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور سورج ۔ چاند ۔ ستارے ۔ پہاڑ ۔ درخت ۔ چوپائے اور بہت سے آدمی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ سرکار عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے اور دریافت کرتا ہے کہ تجھ پر کوئی اللہ کا یاد کرنے والا بھی آیا ہے اگر وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ ثبیر پر رونق افروز تھے۔ کفار حضور کے تعاقب میں تھے، پہاڑ بول اٹھا یا نبی اللہ آپ مجھ پر سے اتر جائیے مجھے خوف ہے کہ کہیں کفار گھیر نہ لیں اور اللہ تعالے مجھ پر عذاب کرے۔ جبل حرا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ یہاں تشریف لائیں۔

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو قبل از بعثت مجھے سلام کیا کرتا تھا۔

ترمذی شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف مکہ میں جاتا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کرتا۔

اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو خوف الٰہی سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالے تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں اسے ہر ایک کے ظاہری اور باطنی اعمال کا علم ہے۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

تَطْمَعُوْنَ تم توقع رکھتے ہو۔ یہ لفظ طمع سے نکلا اس کے عام معنی لالچ کرنے اور حرص رکھنے کے ہیں اور امید و توقع کے بھی ہیں یہاں آخری معنی ہیں۔

یُحَرِّفُوْنَهٗ۔ وہ اسے بدل ڈالتے ہیں اس لفظ کا مادہ حرف ہے اور مصدر تحریف ہے جس کے معنی بدل ڈالنا ہے یہ دو طریق پر ہے۔

۱:۔ تحریف لفظی۔ لفظوں کو بدل ڈالنا۔ تلفظ بدل دینا جس سے اس کی حقیقت بدل جائے مثلاً یہود نے حِطَّۃ کی جگہ حِنطَۃ اور رَاعِنَا کی جگہ رَاعِیْنَا کہا۔

۲:۔ تحریف معنوی الفاظ کے معنی بدل دینا۔

آیہ کریمہ میں اللہ تعالے مسلمانوں کو فرماتا ہے کہ کیا تم اس بات کی آرزو کرتے ہو کہ یہ تمہاری بات مان لیں گے۔ حالانکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں۔ اور ان کے بعد بھی ایک ایسا فریق تھا جو اللہ کا کلام سننے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتا تھا ان سے ایمان لانے کی کس طرح امید ہو سکتی ہے یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ آیت کے معنی یہ ہیں۔

"تو کیا اے مسلمانو! تم یہ چاہتے ہو کہ یہودی تم پر یقین لے آئیں حالانکہ ان میں کا ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتا اور سمجھنے کے بعد اسے دیدہ و دانستہ بدل دیتا"۔ اور یہی نہیں بلکہ منافقت بھی ان میں کافی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اور جب وہ مسلمانوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب آپس میں تخلیہ کریں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا مسلمانوں سے بیان کر دیتے ہو تاکہ اس سے تمہارے رب کے حضور تم پر حجت لائیں کیا تمہیں شعور (عقل) نہیں۔

لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ۔ اس کے ذریعہ تمہیں جھٹلائیں گے۔ حج اس کا مادہ ہے۔ لفظ حجت بھی اسی سے بنا جس کے معنی دلیل ہیں پورے جملے کے معنی ہیں اس کے ذریعہ حجت پکڑنا۔ توریت میں تحریف کرنے والے یہودی اپنے منافق دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ تم اپنی کتاب کی تعلیم مسلمانوں کو بتلا کر اپنے خلاف مسلمانوں کے ہاتھ دلائل دیتے ہو۔

اس آیت میں ان منافق یہودیوں کا ذکر فرمایا گیا جو مسلمانوں سے جب ملتے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان ظاہر کر کے تمام پیشگوئیاں اور واقعات بیان کرتے جو ان کی کتابوں میں موجود تھیں لیکن جب یہ یہود آپس میں [illegible] تو ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرتے اور کہتے کہ تم اپنی تعلیمات مسلمانوں کو بتا کر خود اپنے خلاف محاذ بناتے ہو وہ تمہاری باتوں کو سند بنا کر اللہ کے یہاں گواہی دیں گے کہ یہود سب کچھ جاننے کے بعد اصل دین کی طرف نہیں [illegible] رہے تھے کہ ان باتوں کا علم صرف یہودیوں کے [illegible] ہی مسلمانوں کو ہوا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی [illegible] اپنے پیارے نبی پر ظاہر فرمایا ہے۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ عہد رسالت [illegible] اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں منافق بھی تھے ان کا یہ حال تھا کہ جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ [illegible] جس پر آپ لوگ ایمان لاتے ہیں تم لوگ حق پر ہو اور تمہارے آقا مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء [illegible] ہیں وہ سب حق ہے۔ ہم ان کی نعت توریت میں پاتے ہیں تو رؤسائے یہود انہیں ملامت کرتے اور کہتے تم [illegible] کہہ دیا کہ توریت میں حضور کی نعت موجود ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہوا کہ حق پوشی کرنے والا اور حضور کے اوصاف چھپانے والا منافق یہودی ہوتا ہے اور یہ طریقہ یہود کا ہے آج بھی جو حق پوشی کرنے والے اور مناعت مصطفیٰ کے چھپانے والے ہیں وہ یہود منش ہیں۔

اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ وَمِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِیَّ وَاِنْ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے مگر زبانی الٹ لینا اور کچھ وہ بھی ہیں جو نرے گمان وظن میں ہیں۔

اَمَانِیْ۔ اُمْنِیہ کی جمع ہے اور اس کے حاصل معنی زبانیں الٹ لینے کے ہیں۔ سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر بغیر معنی سمجھنے کے زبانی رٹ لینے کے ہیں (خازن)

اَمَانِی۔ آرزوئیں جھوٹی آرزوئیں اس کا واحد امنیہ ہے۔ یہ لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱:۔ ایسی آرزو جس کی حقیقت کوئی نہ ہو اور کوئی محض خیال خام میں مگن رہے۔

۲:۔ کوئی شخص جھوٹی روایات خرافات میں مبتلا رہے۔

یہود کی تاریخ میں اس قسم کی روایات کی بے شمار مثالیں موجود ہیں مثلاً ان کے خیال میں جنت میں ان کے سوا کوئی نہ جائے گا وغیرہ وغیرہ

بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی کیے ہیں کہ امانی سے مراد وہ جھوٹی من گھڑت باتیں مراد ہیں جو یہود نے اپنے علماء سے سن کر بلا تحقیق مان لی تھیں۔ آگے ارشاد ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

تو ہلاکت ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہیں یہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے ذلیل و قلیل رقم حاصل کریں۔

وَیْل کے معنی حسرت اور ہلاکت کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ویل کے معنی شدت عذاب کے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ویل جہنم کی ایک وادی ہے اگر اس میں پہاڑ بھی جلائے جائیں تو ریت کی طرح ہو جائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ویل جہنم کی ایک وادی ہے کہ کافر اس میں چالیس برس تک اترتا جائے گا تب بھی اس کی تہ کو نہ پہنچ سکے گا۔ (بغوی)

وَیْل۔ فعل محذوف کا مصدر ہے زجر و توبیخ کے معنی میں آتا ہے۔

ثَمَنًا۔ قیمت۔ اس لفظ کے معنی صرف نقد یا زر قیمت کے نہیں بلکہ جو چیز بھی کسی چیز کے معاوضہ میں حاصل ہو وہ اس کا ثمن ہے اس آیت میں ثمن سے مراد دنیوی معاوضہ ہے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو علماء توریت ورؤساء یہود کو اندیشہ ہوا کہ اب ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری ختم ہو جائے گی اس لیے کہ توریت میں حضور کا حلیہ مبارک اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے تو ایمان لے آئیں گے اور ہماری اطاعت ترک کر دیں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس اندیشہ سے انھوں نے توریت میں تحریف کرنی شروع کر دی حتی کہ حلیہ مبارک بھی بدل ڈالا۔ چنانچہ توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے۔ کہ

آپ خوبرو ہیں۔ آپ کے موئے مبارک نہایت حسین ہیں۔ چشم مبارک سرگیں قد مبارک درمیانہ ہے۔ یہود نے اسے مٹا کر اس کے بجائے لکھ دیا وہ بہت دراز قامت اور آنکھیں کنجی اور نیلی بال الجھے ہوئے۔ یہ مضمون عوام کو سناتے اور کہتے یہ توریت میں حضور کے اوصاف ہیں جو منجانب اللہ ہیں اس سے وہ یہ امید رکھتے کہ حضور کے اوصاف توریت میں اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے اور ہمارے ہی مطیع بنے رہیں گے پھر ہماری عزت وحرمت و اطاعت میں فرق نہ آئے گا۔ آگے ارشاد ہے۔

فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ تو ہلاکت ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں لکھنے کی اور ہلاکت ہے ان کے لیے ان کی کمائی سے۔

مِّمَّا يَكْسِبُونَ۔ ان کی کمائی سے۔ اس کے یہاں دو معنی ہیں۔ ایک ان کے گناہوں کا ڈھیر جو وہ اپنے کسب اور حرکتوں سے جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔

دوسرے وہ مالی نفع جو احکام الٰہی میں تبدیلی یا تحریف کر کے حاصل کرتے تھے۔

ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ ان لوگوں کے لیے سخت خرابی ہے جو اللہ کے احکام میں تبدیلی کر کے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز نہ رہیں گے مگر اتنی مدت جس مدت تک ان کے آباؤ اجداد نے گوسالہ پرستی کی تھی اور یہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب جہنم سے آزاد ہو جائیں گے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا۔

وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً۔ اور یہود بولے کہ ہمیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن۔ یعنی صرف چالیس دن۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہود کہا کرتے تھے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور ہر ہزار برس کے عوض ایک دن ہم پہ عذاب ہوگا۔ اس کا جواب فرمایا گیا۔

قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ فرما دیجئے کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا۔ یا خدا پر وہ بات بناتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جو گناہ کمائے اور اس کی یہ بدکاریاں اسے گھیر لیں تو وہ جہنمی ہے وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس لیے کہ جھوٹ بڑا سخت گناہ ہے اور یہ ایسا عیب ہے کہ اللہ تعالےٰ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے منزہ ہے اس سے کذب ممکن نہیں بنا بریں اگر تم نے اللہ تعالٰے سے وعدہ لیا ہے کہ وہ تمہیں چالیس روز میں آزاد کر دے گا تو وہ وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کرے گا اور اگر اس نے وعدہ نہیں فرمایا تو تمہارا یہ دعوی باطل اور لغو ہے اور جس کے اعمال اسے گھیر چکے ہیں اور وہ شرک و کفر کی دلدل میں پھنس چکا ہے تو یقینی جہنمی ہے اور مشرک کے لیے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ارشاد ہو چکا ہے اس لیے ایسے مشرک کی بخشش ہرگز نہ ہو گی جو بحالت کفر و شرک مر گیا ہو۔ رہا مومن عاصی اس کی بخشش یقینی ہے اس لیے کہ مومن کا ایمان اعظم اطاعت ہے اور بدکاریں بھی ایمان ہوتا ہے جو اس کے ساتھ رہتا ہے اسی لیے آگے فرمایا

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس جنت میں رہنا ہے اس لیے کہ ان کا ایمان اسے سیہ کاری سے تائب ہونے کی توفیق دیتا ہے۔

اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ اس کو گناہ نے گھیر لیا یعنی انہوں نے جان بوجھ کر بدی کی راہ اختیار کی اور پھر گناہوں کے اندر اس طرح گھر گئے کہ ایمان کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہی یہ حالت اہل کفر کی ہے۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ انہوں نے اچھے عمل کیے آخرت میں حصول جنت اور دنیا میں کامیابی کے لیے ایمان کے ساتھ اچھے اعمال کو لازمی شرط قرار دیا گیا ہے۔ اچھے اعمال سے مراد وہ کام ہیں جو انسان اللہ تعالٰے کے احکام کے مطابق بجا لائے۔

بنی اسرائیل کا یہ گمان تھا کہ وہ اللہ تعالٰے کے لاڈلے ہیں انہیں ان کے گناہوں کی سزا نہیں ملے گی اور اگر ملی بھی تو چند روز یا ان کے بزرگ بخشوا لیں گے لہٰذا وہ حرام حلال میں نہ چوکتے تھے ان کے اس غلط گمان کی تردید فرمائی اور بتایا کہ نجات کا دارومدار صرف دو باتوں پر ہے۔ پہلی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ اور دوسری نیک عمل کرنا۔

بامحاورہ ترجمہ دسواں رکوع سورہ بقرہ پ ۱

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

اور جب ہم نے عہد لیا بنی اسرائیل سے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

تم پھر گئے مگر تھوڑے تم ہی سے اور تم منحرف تھے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ
وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

اور جب ہم نے لیا عہد کہ تم اپنوں کا خون نہ بہاؤ گے اور نہ نکالو گے اپنوں کو اپنی بستیوں سے پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ
فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى
تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ
فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر تم ہو کہ اپنے آپس میں قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو نکالتے ہو ان کے گھروں سے اور مدد دیتے ہو ان کے نکالنے پر گناہ اور زیادتی سے۔ اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑاتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حکموں سے کفر کرتے ہو تو کیا بدلہ ہے اس کا جو ایسا کرے تم میں سے مگر رسوائی دنیا میں دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن سخت تر عذاب کی طرف لوٹائے جائیں اور اللہ تمہاری کرنیوں سے غافل نہیں ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

یہ وہ ہیں کہ آخرت کے بدلے میں خریدتے ہیں دنیا کی زندگی تو نہ ہلکا ہونا ان سے عذاب اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

لفظی ترجمہ دسواں رکوع۔ سورۃ بقرہ۔ پ ۱

وَ۔ اور	اِذْ۔ جب	اَخَذْنَا۔ ہم نے لیا	مِيْثَاقَ۔ عہد
بَنِیْ۔ اولاد	اِسْرَآءِيْلَ۔ یعقوب سے	لَا۔ نہ	تَعْبُدُوْنَ۔ پوجو گے تم
اِلَّا۔ مگر	اللّٰهَ۔ اللہ کو	وَ۔ اور	بِالْوَالِدَيْنِ۔ ماں باپ
کے ساتھ	اِحْسَانًا۔ احسان	وَ۔ اور	ذِی الْقُرْبٰى۔ رشتہ داروں
وَ۔ اور	الْيَتٰمٰى۔ یتیموں	وَ۔ اور	الْمَسٰكِيْنِ۔ مسکینوں سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	تَقُوْلُوْا۔ کہو	لِلنَّاسِ۔ لوگوں سے	حُسْنًا۔ اچھی بات
وَ۔ اور	اَقِیْمُوا۔ قائم کرو	الصَّلٰوۃَ۔ نماز	وَ۔ اور
اٰتُوا۔ دو	الزَّکٰوۃَ۔ زکوٰۃ	ثُمَّ۔ پھر	تَوَلَّیْتُمْ۔ تم منحرف ہوگئے
اِلَّا۔ مگر	قَلِیْلًا۔ تھوڑے	مِّنْکُمْ۔ تم میں سے	وَ۔ اور
اَنْتُمْ۔ تم	مُّعْرِضُوْنَ۔ منحرف ہوئے	وَ۔ اور	اِذْ۔ جب
اَخَذْنَا۔ لیا ہم نے	مِیْثَاقَکُمْ۔ عہد تم سے	لَا۔ نہ	تَسْفِکُوْنَ۔ بہاؤ گے
دِمَآءَکُمْ۔ اپنا خون	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُخْرِجُوْنَ۔ نکالو گے
اَنْفُسَکُمْ۔ اپنوں کو	مِّنْ دِیَارِکُمْ۔ اپنی بستی سے	ثُمَّ۔ پھر	اَقْرَرْتُمْ۔ تم نے اقرار کیا
وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	تَشْهَدُوْنَ۔ گواہ ہو	ثُمَّ۔ پھر
اَنْتُمْ۔ تم	هٰٓؤُلَآءِ۔ وہ ہو کہ	تَقْتُلُوْنَ۔ قتل کرتے ہو	اَنْفُسَکُمْ۔ اپنوں کو
وَ۔ اور	تُخْرِجُوْنَ۔ نکالتے ہو	فَرِیْقًا۔ ایک گروہ کو	مِّنْکُمْ۔ اپنے سے
مِّنْ دِیَارِهِمْ۔ ان کے گھروں سے		تَظٰهَرُوْنَ۔ مدد دیتے ہو	عَلَیْهِمْ۔ ان پر
بِالْاِثْمِ۔ گناہ	وَ۔ اور	الْعُدْوَانِ۔ زیادتی کی	وَ۔ اور
اِنْ۔ اگر	یَّاْتُوْ۔ آئیں	کُمْ۔ تم ہیں	اُسٰرٰی۔ قیدی
تُفٰدُوْهُمْ۔ فدیہ دیتے ہو ان کا		وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ
مُحَرَّمٌ۔ حرام ہے	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	اِخْرَاجُهُمْ۔ انکا نکالنا	اَ۔ کیا
تُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہو	بِبَعْضِ۔ بعض	الْکِتٰبِ۔ کتاب پر	وَ۔ اور
تَکْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے ہو	بِبَعْضٍ۔ بعض سے	فَمَا۔ تو کیا	جَزَآءُ۔ بدلہ ہے
مَنْ۔ جو	یَّفْعَلُ۔ کرے	ذٰلِکَ۔ ایسا	مِنْکُمْ۔ تم میں سے
اِلَّا۔ مگر	خِزْیٌ۔ رسوائی	فِی الْحَیٰوۃِ۔ زندگی	الدُّنْیَا۔ دنیا میں
وَ۔ اور	یَوْمَ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے	یُرَدُّوْنَ۔ لوٹائے جائینگے
اِلٰی۔ طرف	اَشَدِّ۔ سخت	الْعَذَابِ۔ عذاب کی	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	اللّٰهُ۔ اللہ	بِغَافِلٍ۔ بے خبر	عَمَّا۔ تمہاری
تَعْمَلُوْنَ۔ کرنیوں سے	اُولٰٓئِکَ۔ یہ	الَّذِیْنَ۔ وہ ہیں	اشْتَرَوُا۔ کہ خریدتے ہیں
الْحَیٰوۃَ۔ زندگی	الدُّنْیَا۔ دنیا کی	بِالْاٰخِرَۃِ۔ آخرت کے بدلے	فَلَا۔ تو نہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُخَفَّفُ۔ ہلکا ہو	عَنْهُمْ۔ ان سے	الْعَذَابُ۔ عذاب	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	هُمْ۔ وہ	يُنْصَرُوْنَ۔ مدد کیے جائیں	

مختصر تفسیر اُردو دسواں رکوع۔ سورہ بقرہ پ۱

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ اور جب ہم نے عہد لیا بنی اسرائیل سے کہ نہ پوجنا کسی کو سوا اللہ کے اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

مِيْثَاق۔ اقرار وعہد۔ وثوق اور وثاق کے لفظ بھی اس کے مادے سے نکلے ہیں۔ بنی اسرائیل کے اس میثاق کا ذکر قرآن پاک کے دوسرے حصوں میں کئی جگہ آیا ہے۔ توریت و انجیل میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

میثاق کے معنی مستحکم عہد کے ہیں۔ آیہ کریمہ میں وہ عہد جو بنی اسرائیل سے لیا تھا وہ مندرجہ ذیل امور پر تھا۔

ایک تو اشراک باللہ سے مجتنب رہنے کا اس لیے کہ یہ اعظم گناہ ہے۔

دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اس لیے کہ وہ عبادت ہے کہ اس کی فضیلت میں حضور نے فرمایا۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْدَامِ الْاَبَوَيْنِ۔

اور والدین سے حسن سلوک کے یہ معنی ہیں کہ ان سے کوئی ایسی بات نہ کی جائے کہ جس سے انہیں ایذا پہنچے یا صدمہ ہو اور اپنے بدن اور مال سے ان کی خدمت میں کوتاہی نہ ہو۔ البتہ اگر وہ شرک کی طرف لانے کی کوشش کریں تو اس میں ان کے حکم کی تعمیل نہ کرے۔ حَيْثُ قَالَ

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا۔ اور اگر تجھ سے اس بات پر جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو نہ کہا مان ان کا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

چنانچہ فقہاء کرام نے فرمایا کہ اگر والدین اپنی خدمت کے لیے ترک نوافل کا حکم دیں تو وہ نفل ترک کر دے۔ اس لیے کہ ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔ فرض و واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جائیں گے۔

والدین کے ساتھ احسان کے طریقے احادیث میں ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ تہ دل سے ان سے محبت رکھے رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں ان کا ادب کرنا لازمی ہے۔ ان کی شان میں تعظیم کے الفاظ کہے۔ انہیں راضی رکھنے میں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحد شریعت سعی کرے۔ اپنے نفیس سے نفیس مال کو ان کی خدمت میں صرف کرنے سے اعراض نہ کرے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت پر عمل پیرا ہو۔ ان کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ صدقہ دے اگر مال نہ ہو تو تلاوت کلام پاک سے ایصال ثواب کرے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کی مغفرت کے لیے دعا کرے۔ ہفتہ میں کم سے کم ان کی قبر پہ حاضری دے۔

اور والدین کے ساتھ بھلائی کرنا یہ بھی ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا بدمذہبی کی طرف ان کا میلان ہو تو ان کی نرمی سے اصلاح کرے اور انہیں صلاح و تقوی اور عقیدہ حقہ کی طرف لایا جائے۔

تیسرے یہ کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے ان کے حقوق ادا کرے اور ان کی خدمت کرنے میں کسی قسم کی بھی کوتاہی نہ کرے۔

چوتھے یتامی کے ساتھ ہمدردی و محبت سے پیش آئے۔ یتیم اس بچہ کو کہتے ہیں جس کے ماں باپ نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ میں اور یتیم کا کفیل بروز قیامت ساتھ رہیں گے۔ یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنے اس کے سر کے بال ہیں۔

پانچویں مسکین کی مدد کرنا۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس شام کے لیے بھی کھانے کو نہ ہو یعنے فقر و تنگ دستی نے اس کو ساکن کر دیا ہو۔

چھٹے لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آنا۔ بخندہ پیشانی ملنا۔ نیک بات نرمی و حسن سے کرنا ایسی بات جو سرتا پا نیکی ہو۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیک بات لوگوں کو بتلاتے رہو اور بری بات سے روکتے رہو۔

ساتویں نماز قائم رکھنا کہ یہ فرائض خدا سے ہے۔

آٹھویں زکوٰۃ دینا۔ اور

زکوٰۃ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی ملکیت پہ سال گذر جانے کے بعد اس میں سے چالیسواں حصہ کسی مسلمان غریب، مسکین، یتیم، لسیر، اسیر کو دینی فرض ہو جاتی ہے۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ چالیس سال میں سابقہ مالداری غرباء میں تقسیم ہوتی رہے اور اس کی جدید کمائی اس کی ملکیت بنے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کی کمائی مسلمانوں میں مشترک رہے۔ آگے ارشاد ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ پھر تم اپنے عہد سے بدل گئے مگر تم میں سے تھوڑے۔ اور تم منحرف تھے۔

یعنی یہودیوں عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی تو اپنے عہد پر قائم رہے اور باقی سب بدل گئے اور یہ عہد شکنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پرانے عادی تھے۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ۔

بنی اسرائیل سے توریت میں عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں گے۔

وطن سے نہ نکالیں گے۔

اور جو بنی اسرائیلی کسی کی قید میں ہو اسے فدیہ دے کر چھڑالیں گے۔

اس پر انہوں نے اقرار بھی کیا اور آپس میں اس عہد پر گواہ بھی ہوئے۔

لیکن بعد میں قائم نہ رہے اور بدل گئے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ نواح مدینہ میں دو فرقے سکونت پذیر تھے ایک بنی قریظہ۔ دوسرے بنی نضیر اور مدینہ میں دو فرقے اوس اور خزرج رہتے تھے ان میں باہمی حلف تھا یعنی یہ ایک دوسرے کے حلیف تھے۔

بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے۔ یہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد پر آتے اور اپنے حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں شمشیر زنی کرتے چنانچہ بنو قریظہ بنو نضیر پر چڑھائی کرتے اور بنی نضیر بنی قریظہ کے قتل پر تیار رہتے حتی کہ ان کے گھر ویران کر دیتے انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے۔

لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کر لیتے تو وہ انہیں مالی فدیہ دے کر چھڑا لیتے یعنی اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ قید ہو جاتا تو بنی قریظہ اس کو مالی معاوضہ دے کر رہا کرا لیتے۔ حالانکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کی زد میں آجاتا تو اس کے قتل کرنے میں کبھی دریغ نہ کرتے۔ اس پر اللہ تعالے کی طرف سے انہیں ملامت کی گئی۔ اس لیے کہ بوقت قتل تو قتل سے باز نہیں آتے اور قید ہو جانے کی صورت میں اپنا عہد سامنے رکھو۔ یہ بعض عہد پر ایمان اور بعض سے کفر کے مرادف ہے۔

آیت کریمہ سے مندرجہ ذیل مسائل نکلے۔

اول یہ کہ ظلم و عدوان پر کسی ظالم کی مدد کرنا بھی حرام ہے۔

دوسرے یہ کہ معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔

تیسرے یہ کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔

چوتھے یہ کہ کتاب اللہ کے بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا کفر ہے۔

پانچویں یہ کہ انبیاء کرام میں سے ایک نبی کو ماننا اور دوسرے نبی کو نہ ماننا اسے کفر سے نہیں بچا سکتا جیسے یہود کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مان کر حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہو کر کافر ہوئے۔ اس کی تشریح میں اس کے آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۔ اور جب ہم نے اے بنی اسرائیل تم سے عہد لیا کہ خون نہ کرو گے اپنوں کا اور اپنے لوگوں کو ان کی بستیوں سے نہ نکالو گے پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔

تَسْفِكُوْنَ کا مادہ سفک ہے جس کے معنی بہانا ہے محاورہ کے مطابق اس جملہ کے معنی قتل کرنا ہے۔

اللہ تعالے نے یہودیوں سے دو مزید وعدے لیے تھے ایک تو یہ کہ وہ آپس میں خونریزی نہ کریں گے۔

دوسرے یہ کہ وہ جلاوطن نہ کریں گے کیونکہ قوم کا اجتماعی رعب ختم ہو جائے گا۔ مخالفوں کو موقع ملے گا اور وہ اپنا تسلط جمالیں گے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر تم ہو کہ اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو ان کے مخالف کی مدد کرتے ہو اور گناہ اور ظلم میں ان کی اعانت کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور انکا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو کیا ہے اس کا بدلہ جو تم میں سے ایسا کرے مگر یہ کہ رسوا ہو دنیا میں اور بروز قیامت پھیر اجائے گا سخت عذاب کی طرف اور اللہ تعالے تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ گناہ اور ظلم سے۔ اثم کے معنی گناہ ہیں۔ آثم گنہ گار کو کہتے ہیں۔

عدوان کے لفظی معنی سرکشی اور بغاوت کے ہیں۔ اعتداء حد سے بڑھنے کو کہتے ہیں یہاں ظلم کے معنی میں استعمال ہوا ہے بنی اسرائیل باہم جو قتل و غارت کرتے تھے یہ سب کچھ محض گناہ ظلم و ستم کے طور پر ہوتا تھا۔

عہد رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی اسرائیل کے دو قبیلے بنو نضیر اور بنو قریظہ جو مدینہ منورہ کے قریب رہتے تھے ان کی بھی عادت یہی تھی کہ ہمیشہ باہم جنگوں میں مصروف رہتے تھے۔ ساکنین مدینہ کے بھی دو قبیلے تھے اوس اور خزرج یہودیوں کا ایک قبیلہ مشرکوں کے ساتھ مل جاتا تھا اور دوسرا مشرکوں کے دوسرے جتھوں سے مل جاتا تھا پھر قتل و غارت باہمی ہوتی تھی۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں میں سخت اختلاف پیدا ہوا ان کی بھی باہم خونریزیاں ہوئیں جس کے نتیجہ میں وہ برباد ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان اعمال کے بدلے دنیا کی تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قریظہ سنہ ۳ ہجری میں ایک دن میں سات سو آدمی قتل کیے گئے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کیے جا چکے تھے جو حلیفوں کی خاطر عہد الٰہی کی مخالفت کرتے رہے یہ اس کا وبال تھا۔ آگے ارشاد ہے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی کوئی مدد ہی کی جائے گی۔

بے راہ روی اور غلط کاریوں سے باز رکھنے والی صرف اللہ اور آخرت کا تصور ہے۔ یہود کی مذہبی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو آخرت پر ایمان ہی نہ رہا تھا۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ انہیں مدد نہ پہنچے گی۔ نصر کا مادہ انصار مدد کرنے والے ہیں یعنی اس عذاب سے رہائی کے لیے کسی طرف سے انہیں قطعاً مدد نہ پہنچے گی۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی اس سے عہد اقرار کر کے پھر گئے اور دین کو دنیاوی مفاد پر قربان کر دیا۔ دنیا کی عارضی لذتوں کی خاطر دین کو چھوڑ دیا ان کے لیے آخرت میں سخت ترین عذاب ہے مرنے کے بعد انسان کو نیک عمل ہی ساتھ دے سکتے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ گیارھواں رکوع سورۃ بقرہ پ۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے اور ہم نے ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی تو کیا جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم لائے جو تمہاری دلی خواہش نہیں تھی تو تم نے تکبر کیا تو ان نبیوں میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں، بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کی وجہ سے تو ان میں تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

اور جب ان کے پاس آئی کتاب اللہ کے پاس سے اس کی تصدیق کرنے والی جو ان کے پاس ہے توریت اور اس سے پہلے وہ ان کے وسیلہ سے (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب وہ آئے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جانے پہچانے ہوئے تو ان سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

کتنے برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں اس سے کہ اللہ اتارے اپنے فضل سے جس پر چاہے وحی اتارے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاۗءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور جب کہا جائے ان سے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہوا تم فرماؤ کہ پھر نبیوں کو کیوں شہید کیا جو پہلے آئے اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

اور بے شک آیا موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا معبود بنا لیا اور تم ظالم اور مشرک تھے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہ طور تمہارے اوپر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو۔ بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور رچ گیا ان کے دلوں میں بچھڑا ان کے کفر کے سبب تم فرماؤ کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ

فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ○
وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ
اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○

نہ اوروں کے لیے تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

اور ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے اپنی بداعمالیوں کے سبب جو کر چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔

اور یقیناً آپ انہیں پائیں گے لوگوں سے زیادہ حریص جینے پر اور مشرکوں سے ایک ایک محبوب رکھتا ہے کہ کسی طرح عمر پائے ہزار برس اور وہ جینا اسے عذاب سے دور نہ کرے گا اور اللہ ان کی کرتوت دیکھ رہا ہے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بیشک	اٰتَیْنَا۔ دی ہم نے	مُوْسٰی۔ موسیٰ کو
اَلْکِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور	قَفَّیْنَا۔ پے در پے بھیجے ہم نے	مِنْۢ بَعْدِہٖ۔ اس کے بعد
بِالرُّسُلِ۔ رسول	وَ۔ اور	اٰتَیْنَا۔ دیں ہم نے	عِیْسَی۔ عیسیٰ
ابْنَ۔ بیٹے	مَرْیَمَ۔ مریم کو	الْبَیِّنٰتِ۔ کھلی نشانیاں	وَ۔ اور
اَیَّدْنٰہُ۔ تائید کی اسکی	بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ جبریل سے۔		اَفَکُلَّمَا۔ تو کیا جب
جَآءَکُمْ۔ آئے تمہارے پاس	رَسُوْلٌۢ۔ رسول	بِمَا۔ اس کے ساتھ جو	لَا۔ نہ
تَھْوٰی۔ چاہتے تھے	اَنْفُسُکُمُ۔ تمہارے نفس	اسْتَکْبَرْتُمْ۔ تو تکبر کیا تم نے	فَفَرِیْقًا۔ تو ایک گروہ کو
کَذَّبْتُمْ۔ تم نے جھٹلایا	وَ۔ اور	فَرِیْقًا۔ ایک گروہ کو	تَقْتُلُوْنَ۔ شہید کرتے ہو
وَ۔ اور	قَالُوْا۔ بولے	قُلُوْبُنَا۔ ہمارے دلوں پر	غُلْفٌ۔ پردے ہیں
بَلْ۔ بلکہ	لَّعَنَھُمُ۔ لعنت کی انپر	اللّٰہُ۔ اللہ نے	بِکُفْرِھِمْ۔ انکے کفر کے سبب
فَقَلِیْلًا۔ تو تھوڑے ہیں	مَّا۔ جو	یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں	وَ۔ اور
لَمَّا۔ جب	جَآءَھُمْ۔ آئی انکے پاس	کِتٰبٌ۔ کتاب	مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ اللہ کے
پاس سے	مُصَدِّقٌ۔ تصدیق کرتی	لِّمَا۔ اس کی	مَعَھُمْ۔ جو انکے ساتھ ہے
وَ۔ اور	کَانُوْا۔ تھے وہ	مِنْ قَبْلُ۔ اس سے قبل	یَسْتَفْتِحُوْنَ۔ فتحیابی مانگتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَى۔ اوپر	الَّذِينَ۔ انکے جو	كَفَرُوا۔ کفر کرنیوالے تھے	فَلَمَّا۔ تو جب
جَاءَهُمْ۔ آیا انکے پاس	مَّا وہ	عَرَفُوا۔ جانا پہچانا	كَفَرُوا۔ منکر ہوئے
بِهِ۔ ان کے	فَلَعْنَةُ۔ تو لعنت ہے	اللّٰهِ۔ اللہ کی	عَلَى۔ اوپر
الْكَافِرِينَ۔ منکروں کے	بِئْسَمَا۔ کس برے داموں	اشْتَرَوْا۔ خریدا	بِهِ۔ انہوں نے
أَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جان کو	أَنْ۔ اس سے	يَكْفُرُوا۔ کہ کفر کریں	بِمَا۔ اسکے ساتھ
أَنْزَلَ۔ جو نازل کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	بَغْيًا۔ حسد کرتے جلن میں	أَنْ۔ اس سے کہ
يُنَزِّلَ۔ نازل کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	مِنْ فَضْلِهِ۔ اپنے فضل سے	عَلَىٰ۔ اوپر
مَنْ۔ جس کے	يَشَاءُ۔ چاہے	مِنْ عِبَادِهِ۔ اپنے بندوں سے	فَبَاءُوا۔ تو سزاوار ہوگئے۔
بِغَضَبٍ۔ غضب کے	عَلَىٰ۔ اوپر	غَضَبٍ۔ غضب کے	وَ۔ اور
لِلْكَافِرِينَ۔ کافروں کیلئے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	مُهِينٌ۔ ذلت کا	وَ۔ اور
إِذَا۔ جب	قِيلَ۔ کہا جائے	لَهُمْ۔ ان سے	آمِنُوا۔ ایمان لاؤ
بِمَا۔ اس پر جو	أَنْزَلَ۔ نازل کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	قَالُوا۔ کہتے ہیں
نُؤْمِنُ۔ ایمان لائے ہم	بِمَا۔ اس پر جو	أُنْزِلَ۔ نازل ہوا	عَلَيْنَا۔ ہم پر
وَ۔ اور	يَكْفُرُونَ۔ منکر ہیں	بِمَا۔ اس کے جو	وَرَاءَهُ۔ علاوہ ہے اسکے
وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ	الْحَقُّ۔ حق ہے	مُصَدِّقًا۔ تصدیق کرنیوالا
لِمَا۔ اس کا جو	مَعَهُمْ۔ ان کے ساتھ ہے	قُلْ۔ فرمادو تو	فَلِمَ۔ کس لیے
تَقْتُلُونَ۔ قتل کیا تم نے	أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ۔ اللہ کے نبیوں کو		مِنْ قَبْلُ۔ اس سے پہلے
إِنْ۔ اگر	كُنْتُمْ۔ تھے تم	مُؤْمِنِينَ۔ ایمان لانے والے	وَ۔ اور
لَقَدْ۔ بیشک	جَاءَكُمْ۔ آئے تمہارے پاس	مُوسَىٰ۔ موسیٰ	بِالْبَيِّنَاتِ۔ کھلی نشانیاں لیکر
ثُمَّ۔ پھر	اتَّخَذْتُمُ۔ پکڑا تم نے	الْعِجْلَ۔ بچھڑا	مِنْ بَعْدِهِ۔ اس کے بعد
وَ۔ اور	أَنْتُمْ۔ تم	ظَالِمُونَ۔ ظالم مشرک تھے	وَ۔ اور
إِذْ۔ جب	أَخَذْنَا۔ لیا ہم نے	مِيثَاقَكُمْ۔ عہد تم سے	وَ۔ اور
رَفَعْنَا۔ اونچا کیا ہم نے	فَوْقَكُمُ۔ تم پر	الطُّورَ۔ طور کو	خُذُوا۔ لو
مَا۔ جو	آتَيْنَاكُمْ۔ ہم نے تمہیں دیا	بِقُوَّةٍ۔ زور سے	وَ۔ اور
اسْمَعُوا۔ سنو	قَالُوا۔ بولے	سَمِعْنَا۔ ہمنے سنا	وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَصَيْنَا۔ نہ مانا	وَ۔ اور	اُشْرِبُوْا۔ رچ بس گیا	فِیْ قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دلوں میں
الْعِجْلَ۔ بچھڑا	بِكُفْرِهِمْ۔ بوجہ ان کے کفر کے	قُلْ۔ کہہ	بِئْسَمَا۔ برا ہے وہ جو
يَاْمُرُكُمْ۔ حکم دیتا ہے تمہیں	بِهٖ۔ اس کا	اِيْمَانُكُمْ۔ تمہارا ایمان	اِنْ۔ اگر
كُنْتُمْ۔ ہوتے تم	مُؤْمِنِيْنَ۔ ایمان والے	قُلْ۔ کہو	اِنْ۔ اگر
كَانَتْ۔ ہے	لَكُمُ۔ تمہارے لیے	الدَّارُ۔ گھر	الْاٰخِرَةُ۔ آخرت کا
عِنْدَ۔ نزدیک	اللّٰهِ۔ اللہ کے	خَالِصَةً۔ مخصوص	مِّنْ دُوْنِ۔ سوائے
النَّاسِ۔ لوگوں کے	فَتَمَنَّوُا۔ تو تمنا کرو	الْمَوْتَ۔ موت کی	اِنْ۔ اگر
كُنْتُمْ۔ ہو تم	صٰدِقِيْنَ۔ سچوں میں	وَ۔ اور	لَنْ۔ ہرگز نہ
يَّتَمَنَّوْهُ۔ تمنا کرو گے	اَبَدًا۔ کبھی	بِمَا۔ بسبب اسکے	قَدَّمَتْ۔ جو آگے کر چکے ہیں
اَيْدِيْهِمْ۔ تمہارے ہاتھ	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	عَلِيْمٌ۔ جانتا ہے
بِالظّٰلِمِيْنَ۔ ظالموں کو	وَ۔ اور	لَتَجِدَنَّهُمْ۔ یقینا پائیں گے آپ انہیں	
اَحْرَصَ۔ زیادہ حریص	النَّاسِ۔ لوگوں میں	عَلٰى۔ اوپر	حَيٰوةٍ۔ زندہ رہنے کے
وَ۔ اور	مِنَ الَّذِيْنَ۔ ان میں سے وہ	اَشْرَكُوْا۔ جو مشرک ہیں	يَوَدُّ۔ محبوب رکھتے ہیں
اَحَدُهُمْ۔ ایک ان کے	لَوْ۔ اگر	يُعَمَّرُ۔ زندہ رہیں	اَلْفَ۔ ہزار
سَنَةٍ۔ سال	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	هُوَ۔ وہ
بِمُزَحْزِحِهٖ۔ علیحدہ ہو سکتے	مِنَ الْعَذَابِ۔ عذاب سے	اَنْ۔ اگر	يُّعَمَّرَ۔ زندہ رہیں
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	بَصِيْرٌ۔ دیکھنے والا	بِمَا۔ ان کے
يَعْمَلُوْنَ۔ کرتوت۔			

مختصر تفسیر اردو گیارھواں رکوع سورہ بقرہ پ ۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور بیشک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔

اس کتاب سے توریت شریف مراد ہے جس میں اللہ تعالے کے تمام عہد مذکور تھے جس میں سب سے اہم یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانا۔ ان کی تعظیم و توقیر کے معاملہ میں کوئی مرحلہ فروگذاشت نہ کرنا۔

وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ۔ اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تک انبیاء کا سلسلہ جاری رہا جن میں مشہور نبی یہ ہیں۔ حضرت یوشع حضرت داؤد۔ حضرت زکریا حضرت عزیر۔ شمعون۔ سلیمان حضرت ایوب حضرت شعیا و حضرت ارمیا و حضرت عزیر حضرت عیسیٰ حضرت الیاس حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل میں سب سے آخری نبی ہیں ان کے بعد نبوت بنی اسمٰعیل میں منتقل ہو گئی۔

قَفَّیْنَا۔ یہ لفظ قفا سے ہے اسم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت یہ پشت کے معنی دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء آتے رہے ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب کے سب شریعت موسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے اور چونکہ خاتم الانبیاء سید الاصفیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی۔ اس لیے حضور کے بعد شریعت محمدیہ کی حفاظت واشاعت ربانی علماء ملت کو عطا ہوئی۔

یہاں اس مسئلہ کو حسب موقعہ مختصراً سمجھ لینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جماعت مرتدہ مرزائیہ عام طور پر عوام میں یہ مغالطہ پھیلاتی ہے کہ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ قرآن کریم میں وارد ہے اور خاتم مہر کے معنی میں آتا ہے۔

اس کا اول تو جواب حدیث نبوی سے مسکت ہمارے سامنے ہے کہ حضور نے فرمایا اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِیْ۔ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ لَا نَبِیَّ میں لا نفی جنس ہے اور یہ وہی لا ہے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ میں ہے۔

سرور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے گنجائش تاویل ہی نہ چھوڑی خاتم کے معنی لَا نَبِیَّ اَبَدًا کر دیئے تو اب کسی قسم کے قیل وقال محض موشگافی اور بے ایمانی ہی ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ عربی لغت کا فیصلہ عربی لغات کے ذریعہ پر موقوف ہے۔ منتہی الارب۔ قاموس۔ صراح تاج العروس سب نے لکھا اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ مَا يُخْتَمُ بِہٖ۔ خاتِم خاتَم دونوں طرح اس ہی معنی میں آتا ہے جس پر کوئی شے ختم ہو جائے۔

بلکہ بعض نے تو مَا يُخْتَمُ بِہِ النُّبُوَّةُ بھی لکھ دیا ہے۔ پھر قرآن کریم کا قاعدہ بیان آتا واضح ہے کہ جہاں ختم کو معنی مہر لایا گیا ہے وہاں علیٰ ضرور آیا ہے اور جہاں آخر کے معنی لیے گئے وہاں علیٰ قطعاً نہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ یہاں ختم کے ساتھ علیٰ موجود ہے اس لیے کہ یہاں مہر کے معنی میں مادہ ختم لایا گیا اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ یہاں بھی علیٰ اس لیے لایا گیا کہ ختم بمعنی مہر لیا گیا وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں علیٰ اس ہی لیے نہیں آیا کہ یہاں مہر کے معنی نہیں بلکہ آخر کے معنی مقصود ہیں۔ اس کے علاوہ بکثرت احادیث صحیحہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے دعویٰ کی موید ہیں آگے ارشاد ہے۔

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاک روح سے اس کی مدد کی۔

اَلْقُدُس بمعنی طہارت۔ پاکی۔ قدس۔ پاک سے مراد اللہ تعالےٰ ہے۔ تعظیم کے لیے اپنی ذات کی طرف نسبت فرمایا جیسے بیت اللہ۔ اللہ کا گھر۔ ناقۃ اللہ۔ اللہ کی اونٹنی۔

دوسری وَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا۔ پھونکا اس میں ہم نے اس میں روح اپنی سے۔ یا روح کی اضافت القدس کی طرف ایسی ہے جیسے حاتم الجود۔ حاتم سخاوت کا۔ حاتم کی اضافت جود کی طرف ہے۔ اسی طرح القدس۔ پاکی صفت روح کی ہوگی حضرت جبریل اور عیسیٰ علیہما السلام کو ان کے معصوم اور پاک ہونے کی وجہ سے پاک فرمایا گیا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ولادت کے وقت شیطان سے پاک رکھا۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچہ اولاد آدم میں پیدا ہوتا ہے اسے ولادت کے وقت شیطان چھوتا ہے سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے کہ وہ دونوں محفوظ رہے (بخاری مسلم)

اور نشانیوں سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے ہیں جیسے اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ اندھے کو سوانکھا کردیتا ہوں اور کوڑھی کو تندرست اور مردے کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

یا بیّنات سے مراد انجیل ہے۔

اور روح القدس سے مراد حضرت روح الامین ہیں کہ وہ اجسام خاک نہیں۔ بلکہ اجسام نور ہیں۔ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے عہد میں رہنے پر مامور تھے۔ آپ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس وقت تک حضرت جبریل سفر حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوتے۔ تائید روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل میں ایک فضیلت جلیلہ ہے۔

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائید روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے جب مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا اور آپ اس پر حضور کی نعت کرتے تو ان کے لیے حضور فرماتے اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْحَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اے اللہ حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔

اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ۔ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آیا جو تمہارے نفس کی خواہش کے خلاف تھا تو تم نے تکبر کیا اور ان انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ انبیاء کو شہید کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انبیاء کرام کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پائے تو سرے سے نبیوں ہی کی مخالفتیں شروع کر دیں اور موقع پا کر بہت انبیاء کرام شہید کر ڈالے حضرت شعیب حضرت زکریا اور بہت سے انبیاء کرام کو شہید کر دیا۔ سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا حتیٰ کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ آپ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ فلاں کام کیا ہے یا نہیں ایک روز بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائی پھر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا اے عائشہ معلوم ہے کہ میں نے بارگاہ ایزدی میں جو دعا کی تھی اس سے مجھے معلوم ہو گیا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا بات ہے؟

فرمایا میرے پاس دو شخص آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی پھر ایک نے دوسرے سے دریافت کیا تو دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن عاصم یہودی نے ایک کنگھی اور کچھ بالوں اور کھجور کے پھل کے غلاف میں جادو کیا ہے اور وہ چاہ ذروان میں ہے۔

رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور ان چیزوں کو نکلوایا اللہ تعالےٰ نے صحت عطا فرمائی۔

اور کبھی زہر دیا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں نے ایک بکری زہر آلود کر کے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ٹکڑا اٹھایا جو دست کا تھا اور کھانا شروع کیا چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ہمراہ تھے جب کچھ کھا لیا تو حضور نے فرمایا کہ کھانے سے سب ہاتھ اٹھا لو اور ان یہودیوں کو بلوا بھیجا جب وہ آئے تو دریافت فرمانے پر انہوں نے اعتراف کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہم نے اس لیے ملایا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو کچھ نقصان نہ ہو گا ورنہ ہم آرام سے ہو جاویں گے۔ شافع محشر نے ان کا قصور معاف فرما دیا اور سزا نہیں دی اور صحابہ میں جس جس نے کھایا تھا وہ وفات پا گئے

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے اے عائشہ خیبر میں جو زہر آلود کھانا کھایا تھا اس کا اثر اب تک محسوس ہو رہا ہے (بخاری)

اور اس کے علاوہ بھی انواع واقسام کے فریب قتل کے لیے کیے لیکن اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ اے محبوب تیرا عاصم ومحافظ لوگوں سے اللہ ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ اور یہودی بولے ہمارے دلوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

یہ جملہ یہود نے استہزاءً کہا تھا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں۔ تو اللہ تعالے نے اس استہزاء یعنی لفظ غلف کا جواب دیا۔ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ۔ پردے نہیں پڑے ہیں بلکہ وہ ہماری رحمت سے دور ہو گئے ہیں۔ اپنی سرکشی اور کفر کی وجہ سے ورنہ دل تو اللہ تعالے نے فطرت پر پیدا فرمایا ہے ان میں قبول حق کی استعداد ہے یہ سرکشی اور ہٹ دھرمی ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا۔ اللہ تعالے نے ان پر لعنت فرمائی اور جس پر لعنت ہو وہ رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور جو رحمت حق سے محروم ہو وہ یقیناً قبول کی نعمت سے محروم ہے اور تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ یہاں فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ بیان فرمایا۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اللہ نے مہر کردی ہے ان پر ان کے کفر کی وجہ سے تو وہ ایمان نہ لائیں گے مگر تھوڑے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اوصاف کا بیان مفصل قرآن پاک میں آگیا اور توریت میں بھی موجود ہے کما فی تفسیر کبیر و خازن

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یعنی الٰہی ہمیں نبی امی کے صدقے میں فتح و نصرت عطا فرما۔

يَسْتَفْتِحُوْنَ۔ فتح مانگتے تھے۔ یہ لفظ فتح سے نکلا۔

نبی آخر الزمان رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت سے قبل یہودی جب مدینہ والوں سے شکست کھاتے تو اس وقت آنے والے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر اللہ تعالے سے فتح و نصرت مانگا کرتے تھے۔ اس سے چند فائدے ظاہر ہوئے۔

۱:- یہ کہ مقبولانِ حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔

۲:- یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل دنیا میں دنیا پر حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اور اس وقت بھی حضور کے وسیلہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ جب حضور کی بعثت ہوئی تو یہود جانتے تھے کہ یہ وہی ہستی مقدس ہے جس کے وسیلہ سے ہم ان کی تشریف آوری سے قبل ان کا وسیلہ لے کر استفتاح کرتے تھے۔ مَا عَرَفُوْا میں ما موصولہ ہے پر اس لیے مانا گیا کہ توریت کے ذریعہ تمام یہود جان چکے تھے کہ نبی آخر الزمان خاتم النبیین حضور ہی ہیں۔ لیکن ان کا انکار محض حسد و عناد اور جاہ و ریاست کی وجہ سے تھا تو اس حسد کی بنا پر اللہ تعالے نے فرمایا۔

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔ تو اللہ کی لعنت یعنی رحمت سے محرومی منکروں کے لیے ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ کس برے داموں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے نازل کیے ہوئے سے منکر ہوئے اس جلن اور حسد سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے تو غضب پر غضب یعنی غضب الٰہی کے سزاوار ہوگئے اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

تفسیر: یہ ایک فطری چیز ہے کہ انسان اپنی جان کی خلاصی کے لیے وہی کچھ کرنا چاہتا ہے جس سے اسے امید رہائی ہو۔ یہود نے وہی کچھ سوچ کر انکار کیا تاکہ ان کی قوم میں ان کا وقار بنا رہے اور یہ خیال نہ کیا کہ دنیا کی عزت چند روزہ ہے۔

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وعدہ الٰہی ہے کہ انجام کار کی بھلائی تقوی والوں کو ہے مگر انہوں نے دنیا کو مقدم کر کے اس برے سودے میں پڑ گئے اور اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہو گئے جو خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کے مصداق بن کر غضب دنیا اور غضب آخرت میں پھنس گئے اور ذلت کے عذاب کا وعید ان کے لیے اللہ تعالے کی طرف سے آیا وہ یہ چاہتے ہی رہے کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی ملتا۔ جب دیکھا کہ وہ محروم رہے اور یہ شرف بنی اسمٰعیل کو ملا اور منصب خاتمیت سے نوازے گئے تو حسب عادت حسد کرنے لگے حتی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا انکار کر دیا تو انواع و اقسام کی ذلت والے عذاب کے مستحق ہوئے آگے ارشاد ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے نازل کیے پر ایمان لاؤ یعنی قرآن کریم اور تمام وہ کتابیں اور صحائف جو اللہ تعالے نے نازل فرمائے سب پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اترا یعنی صرف اور صرف توریت۔ اور باقی سے انکار کرتے ہیں۔ یہ محض توریت پر ایمان لانے کا دعوی غلط ہے اس لیے کہ قرآن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار یقیناً توریت کا انکار ہے بآنکہ ہُوَ الْحَقُّ وہ قرآن حق ہے اور انکے پاس والی کتاب یعنی توریت کی تصدیق فرماتا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اے محبوب آپ فرمائیں اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو تو توریت کی حمایت تو کئی ہزار انبیاء کرتے تھے تو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر تم اپنی کتاب توریت پر ایمان رکھتے تھے۔

معلوم ہوا یہ دعوی بھی تمہارا غلط ہے محض تمہاری بکواس اور بیہودہ سرائی ہے۔ درحقیقت تمہارا ایمان صرف اور صرف اپنی خواہشات نفسانیہ پر ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلی نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد یعنی ان کے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور تم ظالم تھے یعنی مشرک۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا توریت پر عمل کرنے کا تو تم نے وہ عہد بھی پورا نہ کیا آخر کوہ طور بذریعہ جبریل تمہارے سروں پر بلند کیا اور حکم دیا کہ لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو تو بجائے اس کے کہ حکم مانتے بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعت موسوی کے ماننے کا دعوی بھی جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد بچھڑا ہرگز نہ پوجتے وجہ یہ تھی کہ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ ان کے دلوں میں بچھڑا رچ بس رہا تھا ان کے کفر کے سبب اے محبوب فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان جو خالص کفر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو یہ سچا ایمان کیسے ہو سکتا ہے۔ آگے پھر انہیں کا رد ہے ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر یعنی جنت اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہے اوروں کے لیے نہیں تو بھلا ہمت کرکے موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو۔

تفسیر:۔ یہود کے باطل تخیل و توہم میں سے یہ بھی تھا کہ جنت خاص انہی کے لیے ہے چنانچہ اس کا رد فرمایا گیا اور ارشاد ہوا اگر تمہارے زعم باطل میں جنت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تم مطمئن ہو تمہیں کسی عمل کی ضرورت نہیں ہے تو یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی نعمتیں بھی مصیبت ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہذا یہاں کی مصیبتیں کیوں برداشت کرتے ہو۔ جلدی موت کی تمنا کرو تاکہ تمہیں تمہارے زعم کے مطابق راحت حاصل ہو جائے اور اگر تم نے موت کی دعا نہ کی تو اس میں تمہارے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے چنانچہ حدیث میں حضور نے فرمایا اگر یہودی اس مطالبہ پر موت کی دعا کرتے تو یقیناً روئے زمین پر ایک یہودی نہ رہتا سب ہلاک ہو جاتے مگر خود ہی فرمایا جاتا ہے کہ ان کی یہ ہمت ہرگز نہیں کہ تمنائے موت کریں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔

حضرت حبان بن اسود فرماتے ہیں کہ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے نہ اس کی دعا کرے کیونکہ موت آنے کے بعد آدمی کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر خیر و نیکی ہی بڑھاتی ہے۔ (مسلم)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اور ہرگز موت کی آرزو نہ کریں گے ان کی بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ہیں یہ غیبی خبر ہے جو قرآن نے دی کہ باوجود ضد اور شدید حسد و عناد کے غدائی مطالبہ پر وہ ہرگز یہ جرأت نہ کریں گے کہ تمنائے موت کا لفظ بھی زبان پر لائیں چنانچہ موت کی تمنا کی جرأت کسی بھی یہودی کو نہ ہوئی آگے فرمایا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اللہ مشرکوں ظالموں کو خوب جانتا ہے پھر ان کے ضمیروں کا نقشہ کھینچا گیا۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۔

بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی حرص رکھتے ہیں اور مشرکوں سے ہر ایک تمنا کرتا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے۔ حالانکہ لمبی عمر کا پانا عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور اللہ ان کے کرتوت دیکھ رہا ہے۔

چنانچہ حضور سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم موت کی محبت اور لقاء الٰہی کا شوق اس قدر دل میں رکھتے تھے کہ اس سنت کے اتباع میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ وَوَفَاةً فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ یا رب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں وفات نصیب کر۔

پھر عموماً تمام صحابہ اور بالخصوص شہداء بدر و احد اور اصحاب بیعت رضوان کو موت فی سبیل اللہ سے محبت تھی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو نامہ بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا اِنَّ مَعِیَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْمَوْتَ كَمَا يُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ۔ میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نشان مرد مومن با تو گویم !
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ میں مجوسیوں کے اخلاق کی طرف اشارہ ہے وہ آپس میں تحیت وسلام کے موقعہ پر "زہ ہزارہ" (ہزار برس جیو) کی دعا دیا کرتے تھے۔ تو یہودی، مجوسی، گبر، ترسا یہ سب اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ بارھواں رکوع۔ سورۃ بقرہ پ۱

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس نے تمہارے دل پر قرآن اتارا اللہ کے حکم سے تمہارے آگے کی کتابوں کی تصدیق کرتا اور ہدایت اور بشارت مومنوں کو۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور فرشتوں کا اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور بے شک ہم نے تمہاری طرف نازل فرمائیں روشن آیتیں اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر بے حکمے فاسق لوگ۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور کیا جب کبھی عہد کرتے ہیں تو ان میں کا ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے۔ بلکہ ان میں اکثر وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب ان کے پاس آیا کوئی رسول اللہ کے پاس سے ان کے ساتھ والی کتابوں کی تصدیق کرتا تو پھینکا ان کتاب والوں کے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو پس پشت گویا وہ جانتے ہی نہیں۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا

اور پیرو ہوئے اس کے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا لیکن شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں فرشتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ
بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ
بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا
لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو آزمائش
ہیں اپنا ایمان ضائع کر کے کافر نہ ہو۔ تو ان سے وہ سیکھتے
ہیں جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور
وہ ضرر نہیں پہنچا سکتے اس سے کسی کو مگر خدا کے اذن سے
اور وہ سیکھتے ہیں وہ جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دیگا
اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا کیا
نہیں ہے ان کے لیے آخرت میں حصہ اور بے شک کیا
بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں
بیچیں۔ کہیں انہیں علم ہوتا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے
پاس وہ ثواب لیتے بہت اچھا۔ کاش۔ انہیں کسی طرح
علم ہوتا۔

لفظی ترجمہ

قُلْ۔ تم فرمادو	مَنْ۔ جو کوئی	کَانَ۔ ہو	عَدُوًّا۔ دشمن
لِجِبْرِيْلَ۔ جبریل کا	فَاِنَّهٗ۔ تو اس نے تو	نَزَّلَهٗ۔ نازل کیا	عَلٰی۔ اوپر
قَلْبِكَ۔ دل تمہارے کے	بِاِذْنِ۔ ساتھ حکم	اللّٰهِ۔ اللہ کے	مُصَدِّقًا۔ تصدیق کرتا
لِمَا۔ اس کی	بَيْنَ يَدَيْهِ۔ جو اس کے آگے ہے		وَ۔ اور
هُدًى۔ ہدایت	وَ۔ اور	بُشْرٰى۔ بشارت	لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کے لیے
مَنْ۔ جو کوئی	کَانَ۔ ہو	عَدُوًّا۔ دشمن	لِلّٰهِ۔ اللہ کا
وَ۔ اور	مَلٰٓئِكَتِهٖ۔ اسکے فرشتوں کا	وَ۔ اور	رُسُلِهٖ۔ اسکے رسولوں کا
وَ۔ اور	جِبْرِيْلَ۔ جبریل کا	وَ۔ اور	مِيْكٰلَ۔ میکائیل کا
فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	عَدُوٌّ۔ دشمن ہے	لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کا
وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بے شک	اَنْزَلْنَا۔ اتارا	اِلَيْكَ۔ تمہاری طرف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰیٰتٍ۔ آیتوں
یَکْفُرُ۔ منکر
اَوَ۔ کیا
نَبَذَہٗ۔ پھینک دیتا ہے
اَکْثَرُھُمْ۔ اکثر انکے
لَمَّا۔ جب
اللّٰہِ۔ اللہ کے
نَبَذَ۔ پھینک دیتا ہے
اَلْکِتٰبَ۔ کتاب
کَاَنَّھُمْ۔ گویا کہ
اتَّبَعُوْا۔ پیرو ہوئے
عَلٰی۔ اوپر
مَا۔ نہیں
لٰکِنَّ۔ لیکن
النَّاسَ۔ لوگوں کو
اُنْزِلَ۔ اترا
ھَارُوْتَ۔ ہاروت
مَا۔ نہیں
یَقُوْلَا۔ نہ کہہ لیتے
فَلَا۔ تو نہ
مِنْھُمَا۔ ان دونوں سے
بَیْنَ۔ درمیان
وَ۔ اور
بِہٖ۔ اس سے
اللّٰہِ۔ اللہ کے

بَیِّنٰتٍ۔ روشن کو
بِھَا۔ اس کے
کُلَّمَا۔ جب کبھی وہ
فَرِیْقٌ۔ ایک فریق
لَا۔ نہیں
جَآءَھُمْ۔ آیا ہے انکے پاس
مُصَدِّقٌ۔ تصدیق کرتا
فَرِیْقٌ۔ ایک فریق
کِتٰبَ اللّٰہِ۔ اللہ کی کتاب
لَا۔ نہیں
مَا۔ اس کے جو
مُلْکِ۔ سلطنت
کَفَرَ۔ کفر کیا
الشَّیٰطِیْنَ۔ شیطانوں نے
السِّحْرَ۔ جادو
عَلَی۔ اوپر
وَ۔ اور
یُعَلِّمٰنِ۔ سکھاتے وہ
اِنَّمَا۔ کہ ہم
تَکْفُرْ۔ کفر کرو تم
مَا۔ وہ جو
الْمَرْءِ۔ مرد کے
مَا۔ نہیں
مِنْ اَحَدٍ۔ کسی کو
وَ۔ اور

وَ۔ اور
اِلَّا۔ مگر
عٰھَدُوْا۔ عہد کرتے ہیں
مِّنْھُمْ۔ ان سے
یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان والے
رَسُوْلٌ۔ کوئی رسول
لِّمَا۔ اس کی
مِّنَ الَّذِیْنَ۔ انکا جنہیں
وَرَآءَ۔ پیچھے
یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے
تَتْلُوْا۔ پڑھتے ہیں
سُلَیْمٰنَ۔ سلیمان کے
سُلَیْمٰنُ۔ سلیمان نے
کَفَرُوْا۔ کفر کیا
وَ۔ اور
الْمَلَکَیْنِ۔ دو فرشتوں کے
مَارُوْتَ۔ ماروت پر
مِنْ اَحَدٍ۔ کسی کو ایک سے
نَحْنُ۔ وہ ہم ہیں
فَیَتَعَلَّمُوْنَ۔ تو ان سے سیکھتے ہیں
یُفَرِّقُوْنَ۔ جدائی ڈالے
وَ۔ اور
ھُمْ۔ وہ
اِلَّا۔ مگر
یَتَعَلَّمُوْنَ۔ سیکھتے ہیں

مَا۔ نہیں
الْفٰسِقُوْنَ۔ بے حکم فاسق
عَھْدًا۔ کوئی عہد
بَلْ۔ بلکہ
وَ۔ اور
مِّنْ عِنْدِ۔ پاس سے
مَعَھُمْ۔ جو انکے پاس ہے۔
اُوْتُوا۔ دی گئی
ظُھُوْرِھِمْ۔ اپنی پشت کے
وَ۔ اور
الشَّیٰطِیْنُ۔ شیطان
وَ۔ اور
وَ۔ اور
یُعَلِّمُوْنَ۔ سکھاتے ہیں
مَا۔ جو
بِبَابِلَ۔ بابل میں
وَ۔ اور
حَتّٰی۔ جب تک
فِتْنَۃٌ۔ نرا فتنہ
بِہٖ۔ اس سے
زَوْجِہٖ۔ اسکی عورت کے
بِضَآرِّیْنَ۔ ضرر پہنچانیوالا
بِاِذْنِ۔ اذن سے
مَا۔ وہ جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَضُرُّھُمْ۔ انہیں نقصان دے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	یَنْفَعُھُمْ۔ نفع دے انکو
وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بیشک	عَلِمُوْا۔ وہ جانتے ہیں	لَمَنِ۔ جس نے
اشْتَرٰىهُ۔ خریدا وہ سودا	مَا۔ نہیں	لَهٗ۔ اس کا	فِی۔ بیچ
الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے	مِنْ خَلَاقٍ۔ کوئی حصہ	وَ۔ اور	لَبِئْسَ۔ بیشک بری ہے
مَا۔ وہ چیز	شَرَوْا۔ جو خریدی	بِهٖ۔ اس سے	اَنْفُسَھُمْ۔ اپنی جان دے کر
لَوْ۔ اگر	كَانُوْا۔ ہوتے وہ	یَعْلَمُوْنَ۔ جاننے والے	وَ۔ اور
لَوْ۔ اگر	اَنَّھُمْ۔ وہ	اٰمَنُوْا۔ ایمان لاتے	وَ۔ اور
اتَّقَوْا۔ پرہیزگاری کرتے	لَمَثُوْبَةٌ۔ تو ثواب پاتے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالے کے پاس	
خَیْرٌ۔ بہتر	لَوْ۔ اگر	كَانُوْا۔ ہوتے وہ	یَعْلَمُوْنَ۔ جاننے والے

مختصر تفسیر اُردو بارہواں رُکوع سورہ بقرہ پ۱

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ آپ فرمائیں جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس جبریل نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا ہوا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کے لیے۔

شان نزول

اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ یہود کا عالم عبد اللہ بن صوریا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے پاس آسمان سے جو فرشتہ آتا ہے وہ کون ہے۔ حضور نے فرمایا جبریل۔

ابن صوریا نے کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے وہ عذاب اور شدت اور خسف لاتا ہے کئی دفعہ ہم سے عداوت کر چکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتا تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔

اس کا جواب اللہ تعالے نے دیا کہ یہود کی جبریل سے عداوت بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف پسند ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گذار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بشری للمؤمنین فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت اور بشارت لائے ہیں تو اب ان سے عداوت کیوں اب تو اس عداوت سے باز آؤ۔ کیونکہ ہر قسم کا حکم اللہ تعالے کی طرف سے آتا ہے جبریل اور دوسرے فرشتوں رسولوں کی دشمنی بے معنی ہے۔ آگے فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۔

جو کوئی دشمن ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ یہ جبریل جس کو تمہارے پیغمبر ذکر کرتے ہیں ہمارے دشمن ہیں حضرت عمر نے فی البداہت فرمایا مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے تو بیشک اللہ اس کا دشمن ہے۔ راوی حدیث حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام اپنے اسلام لانے سے پہلے اپنی زمین پر کام کر رہے تھے اس حال میں ان کو معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں آپ کی خدمت عالی میں حاضر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں ان کو نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

ایک تو یہ کہ قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت کیا ہے۔؟

دوسرے یہ کہ سب سے پہلے جنت والوں کا کھانا کیا ہوگا۔؟

تیسرے یہ کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے اس کی کیا وجہ ہے؟

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ابھی جبریل امین نے ان تین سوالوں کے جواب بتلائے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے حضرت جبریل کا نام سن کر کہا کہ یہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

تفسیر:۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کا دشمن اور ملائکہ کے ساتھ عداوت کرنے والا کافر اور غضب الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے اور محبوبان حق سے دشمنی اللہ تعالےٰ سے دشمنی کرنا ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں۔ آیات بینات تک کی آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ کے وہ عہد یاد دلائے جو انہوں نے حضور پر ایمان لانے کے متعلق کیے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔

یہودیوں کی تاریخ غداری اور عہد شکنی کے واقعات سے بھری پڑی ہے جب کبھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نشانیاں ۔۔ کرآتے تو وہ اس کو جھٹلانے اور عہد کے باوجود اس پر قائم نہ رہتے تھے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے پاس سے ایک رسول ان کی کتابوں کی تصدیق کرتا تو کتاب والوں کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب پس پشت پھینک دی گویا وہ جانتے ہی نہیں۔

تفسیر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم توریت زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی خبر اور آپ کے اوصاف واحوال کا بیان تھا۔ گویا حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود باجود ان کتابوں کی تصدیق تھا تو چاہیئے یہ تھا کہ اہل کتاب حضور کی رونق افروزی پر اپنی کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ حضور پر بھی ایمان لے آتے تاکہ ان کا اقرار وایمان اور پختہ ہوتا۔ مگر اس کے برعکس انہوں نے یہ کیا کہ اپنی کتابوں میں تحریف کرکے توریت سے بھی کفر کیا۔

علامہ سدی کا قول ہے کہ جب حضور تشریف لائے تو یہود نے توریت سے حضور کے اوصاف کا مقابلہ کیا۔ اور جب توریت اور قرآن کو بالکل مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا یعنی قرآن سے تو بے التفاتی کر ہی رکھی تھی توریت کو بھی پس پشت پھینک دیا۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ یہود نے توریت حریر اور دیبا کے ریشمی غلافوں میں مغرق زری سے مطلاو مزین کرکے رکھ دیا اور اس کے احکام سے ایسے غیر ملتفت ہوئے گویا پس پشت ڈال دیا اور بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جو فرمایا گیا اس کی تصریح یہ ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے۔

ایک توریت پر ایمان لایا اور اس کے حقوق ادا کرتے رہے یہ مومنین اہل کتاب ہیں ان کی تعداد کم تھی۔ اور اکثرہم سے یہی پتہ چلتا ہے۔

اور دوسرا فرقہ وہ تھا جس نے علی الاعلان توریت کے عہد توڑے اس کی حدود سے باہر ہوئے سرکشی کرتے رہے جیسا کہ نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ میں انکا بیان ہے۔

تیسرا فریق وہ تھا جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کا مظاہرہ کرتے رہے یہ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ کے مورد ہیں۔

چوتھے فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد کیے اور بغاوت وعناد اور حسد خفد باطنی کی وجہ سے مخالفت کرتے رہے یہ تصنع سے جاہل بنتے تھے چنانچہ فرمایا كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ گویا انہیں معلوم ہی نہیں آگے ارشاد ہے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کافر ہوئے جو جادو لوگوں کو سکھاتے ہیں۔

شان نزول

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہو گئی اور وہ علماء بھی رحلت کر گئے جو اس راز سے واقف تھے تو شیطان آدمی کی صورت میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں تمہیں ایسا خزانہ نہ بتاؤں جسے تم تمام عمر نہ پا سکو گے وہ خزانہ اس کرسی کے نیچے کھود کر دیکھو۔ لوگوں نے کھودنا شروع کر دیا۔ شیطان علیحدہ کھڑا ہو گیا۔ اس لیے کہ اس کرسی کا یہ خاصا تھا کہ جب شیطان اس کرسی کے پاس آتا تو فوراً جل جاتا تھا۔ لوگوں نے اس کرسی کے نیچے سے کتب مدفونہ جادو والی کتابیں نکال کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام انہی کے ذریعہ سلطنت کرتے تھے اور جن وانس اور پرند و چرند کو مسخر کرتے تھے۔

شیطان تو یہ بات بتا کر اڑ گیا بنی اسرائیل کے علماء و صلحاء نے اس کا رد کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم ماننے لگے اور اس کے سیکھنے میں مشغول ہو گئے انبیاء کرام کی تعلیم اور کتابوں کو چھوڑ کر حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی اور کہتے رہے کہ انہوں نے ہم پر حکومت انہی منتروں کے ذریعہ کی ہے۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک وہ اسی جہالت پر رہے۔ اللہ تعالٰے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ فرما کر کر دی کہ نہیں کفر کیا یعنی سحر کیا سلیمان علیہ السلام نے وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر کے کاموں سے قطعاً معصوم ہیں ان کی طرف جادو کی نسبت کرنا محض اوہام باطل کا نتیجہ ہے۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا۔ لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ کہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو۔

سحر ایسے الفاظ اور اعمال کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ سے انسان کو شیاطین سے قرب ہو جاتا ہے اور شیاطین اس سے مسخر ہو جاتے ہیں وہ الفاظ آدمی کے بدن میں مرض اور موت اور جنون کا اثر پیدا کر دیتے ہیں کا آنکھ میں خلاف امر خیال جما دیتے ہیں جیسا کہ فرعون کے ساحروں نے رسیاں وغیرہ ڈال کر تخیل کرا دیا تھا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال کر ابتلاء و آزمائش پیدا کر دی تھی۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک سحر کا وجود حق ہے اور اس پر عمل کرنا کفر ہے۔

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اترا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْمَلَکَیْنِ ۔ یہ دو فرشتہ ہیں جن کا نام ہاروت و ماروت ہے۔

بَابِلَ ۔ عراق کے دار الخلافہ کا نام تھا۔ یہ شہر بغداد سے ۶۰ میل جنوب کی طرف دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھا۔ یہ شہر بہت بڑا تھا۔ خوشحال تھا۔ فرات اور دجلہ اس علاقے کو سیراب کرتے تھے اس شہر میں جادو منتر سفلی عملیات کا بہت چرچا تھا۔

وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا جس کی تہمت انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی لگائی۔ حالانکہ ہاروت و ماروت کے پاس بھی جو آتا اسے وہ کہہ دیتے کہ

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھلاتے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم محض آزمائش میں ہیں تو تم اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے ہیں وہ جس سے جدائی ڈالی جائے مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے نقصان نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر اذن الٰہی سے۔

حضرت ابن عباس اور قتادہ رضوان اللہ علیہم سے ہاروت و ماروت کا قصہ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ

جب فرشتوں نے دیکھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد کے گناہوں کے دفتر کے دفتر آسمان پر جاتے ہیں تو انہیں فرشتوں نے طعنہ دیا کہ یہ کیسے بندے ہیں جو خالق حقیقی کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ حق تعالے نے فرمایا اگر میں تم کو زمین پر بھیج دوں اور وہ قوت شہوانیہ جو ان میں ہے تم میں بھی پیدا کر دوں تو تم بھی ایسا ہی کرو۔

فرشتوں نے عرض کی کہ اے مالک و خالق تو پاک ہے ہم ہرگز تیری نافرمانی نہ کریں گے۔ حکم ہوا کہ جو تم میں جانا چاہتے ہیں وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ فرشتوں نے ہاروت ماروت اور عزرائیل کو منتخب کر لیا۔ اللہ تعالے نے ان میں قوت شہوانی پیدا کر دی۔ حکم ہوا زمین پر جاؤ اور لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو۔ شرک۔ ناحق خون اور زنا اور شراب سے منع فرمایا حسب ارشاد فرشتے زمین پر آئے اور اپنی اپنی خدمات میں مصروف ہو گئے۔

ہاروت ماروت دونوں دن بھر تو لوگوں میں عدل و انصاف کرتے رہتے شام کو اسم اعظم کے ذریعہ آسمان پر چلے جاتے ابھی کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ امتحان کا وقت آ گیا وہ یہ کہ ایک عورت جس کا نام زہرہ تھا۔ اس کے شوہر کا معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ یہ عورت فارس کی ملکہ تھی اور نہایت حسینہ تھی یہ اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئے اس کو اپنی خواہش ظاہر کی تو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس نے کہا کہ جب تک تم بت پرستی اختیار نہ کرو گے اور میرے خاوند کو قتل نہ کرو گے اور شراب نہ پیو گے اس وقت تک میں تمہارے قریب نہیں آ سکتی۔ اس نے شراب پیش کی انہوں نے پی لی پھر اس کے خاوند کو قتل کر دیا پھر اس سے زنا کے مرتکب ہوئے اللہ تعالے نے زہرہ کو مسخ کر کے شہاب بنایا۔ انہوں نے آسمان پر چڑھنا چاہا تو بازوؤں نے ساتھ نہ دیا یہ دونوں حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں آئے جو اس وقت کے نبی تھے اور ان سے شفاعت کے طلبگار ہوئے تو بارگاہ ایزدی سے حکم ہوا کہ ان کو سزا ضرور ملے گی۔ اب تمہیں اختیار ہے دنیاوی سزا بھگت لو یا اخروی جو چاہو مل جائے گی۔ فرشتوں نے دنیاوی عذاب کو آسان سمجھ کر قبول کر لیا۔ وہ بابل میں پاؤں کے بل ایک آگ کے کنوئیں میں لٹکے ہوئے ہیں۔

شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اللہ زہرہ پر لعنت کرے کہ اس نے ہاروت ماروت کو فتنہ میں ڈالا"۔ محمد بن یوسف صالحی سبیل الرشاد میں بحوالہ کمال الدین فرماتے ہیں اس کے متعلق روایات موضوع ہیں۔

جادو کا علم تو ضرور ہے لیکن اسے سیکھ کر اس پر عمل کرنا اسے مباح اور جائز جاننا کفر ہے۔ یہی ہاروت ماروت ہر سیکھنے والے کو اول واضح کرتے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ سیکھنے پر اصرار کرتا تو سکھا دیتے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ علم ہی ایسا برا ہے تو اسے تعلیم کے لیے کیوں ظاہر کیا گیا۔

اس کا جواب واضح الفاظ میں صرف اتنا سمجھیے کہ یہ جادو فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے مابین امتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا۔ اس سے عوام میں واضح ہو گیا کہ کس نے سیکھ کر اس پر عمل کیا اور کافر ہوا اور کس نے اس سے اجتناب کر کے اپنا ایمان محفوظ کیا۔

جادو کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ جادو کا وہ منتر جو منافی ایمان نہ ہو وہ جائز ہے اس کے کلمات و افعال میں اگر ناجائز باتیں ہوں تو اس سے اجتناب لازمی ہے جو اس سے بچے نہ سیکھے یا سیکھے تو اس پر عمل نہ کرے اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مسلمان رہے گا۔ اس لیے علم شئے از جہل شئے ہے۔

امام ابو منصور ماتریدی کا فیصلہ ہے کہ جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو واجب القتل ہے اور جو سحر کفر نہیں مگر اس کے ذریعہ جانیں ہلاک کی جاتی ہیں تو اسکا عامل قطاع الطریق کے حکم میں ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جادوگر کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

اور اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ جو فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالے ہے اور اسباب میں تاثیر من کل الوجوہ تحت المشیت ہے۔

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا۔

علوم غیر نافعہ کا سیکھنا مکروہ ہے۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا یَنْفَعُ۔ اے اللہ میں علم غیر نافع سے تیری پناہ مانگتا ہوں"

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا کیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں۔ کاش وہ جانتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۠ اگر وہ ایمان لاتے اور حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر یقین کرتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے پاس ان کا بہت اچھا ثواب ہے۔ کاش وہ کسی طرح جانیں۔

آیت متلوہ میں اللہ تعالٰے نے جادو اور سفلی عملیات کی حقیقت کھول کر بیان فرما دی اور اس کا نتیجہ بھی بیان فرما دیا کہ وہ ہمارے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ خود انہی کا نقصان ہوتا ہے۔ آخرت میں ان کے لیے کوئی نعمت نہیں۔ اگر وہ اس کے بجائے نیکی اختیار کرتے۔ اس کے عذاب سے ڈرتے تو یقینًا اللہ انہیں بہت بہتر اجر دیتا۔

بامحاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع سورہ بقرہ پ ۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں کہو انظرنا یعنی حضور ہم پر نظر فرمائیں اور سن لو کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

وہ جو کافر ہیں (کتابی یا مشرک) نہیں چاہتے یہ کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

جب کوئی آیت ہم منسوخ کریں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کے لیے ہے ملکیت آسمانوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝

اور زمین کی اور تمہارا نہیں اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار۔

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے وہ سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے ہوا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ یقیناً بہک گیا سیدھے راستہ سے۔

وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

پسند کرتے ہیں بہت سے اہل کتاب کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف لوٹا لائیں اپنے دلوں کی جلن اور حسد سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم چھوڑو اور درگزر کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور جو آگے بھیجو گے بھلائی اپنی جانوں کے لیے اسے اللہ کے پاس پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو یہ ان کی خیالی باتیں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکو کار ہے تو اس کی نیکی کا بدلہ اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

لفظی ترجمہ

یٰۤاَیُّهَا۔ اے وہ	الَّذِیْنَ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	لَا۔ نہ
تَقُوْلُوْا۔ کہو	رَاعِنَا۔ راعنا	وَ۔ اور	قُوْلُوْا۔ کہو
انْظُرْنَا۔ ہم پر نظر کیجیے	وَ۔ اور	اسْمَعُوْا۔ سن لو	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِلْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کیلئے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	اَلِیْمٌ۔ دردناک	مَا۔ نہیں
یَوَدُّ۔ پسند کرتے	اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے	مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ۔ اہل
کتاب میں سے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکین
اَنْ۔ یہ کہ	یُّنَزَّلَ۔ اترے	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	مِّنْ خَیْرٍ۔ کوئی بھلائی
مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ تمہارے رب کیطرف سے	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	یَخْتَصُّ۔ خاص کرتا ہے
بِرَحْمَتِہٖ۔ اپنی رحمت سے	مَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ	ذُو۔ صاحب	الْفَضْلِ۔ فضل	الْعَظِیْمِ۔ عظیم ہے
مَا۔ جو	نَنْسَخْ۔ منسوخ کریں ہم	مِنْ اٰیَۃٍ۔ کوئی آیت	اَوْ۔ یا
نُنْسِھَا۔ بھلادیں	نَاْتِ۔ تو لے آئینگے	بِخَیْرٍ۔ بہتر	مِّنْھَا۔ اس سے
اَوْ۔ یا	مِثْلِھَا۔ اسکے مثل	اَ۔ کیا	لَمْ۔ نہیں
تَعْلَمْ۔ جانتے	اَنَّ۔ کہ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر
کُلِّ۔ ہر	شَیْءٍ۔ چیز کے	قَدِیْرٌ۔ قادر ہے	اَ۔ کیا
لَمْ۔ نہیں	تَعْلَمْ۔ جانتے	اَنَّ۔ کہ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
لَہٗ۔ کے لیے	مُلْکُ۔ بادشاہی ہے	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں	وَ۔ اور
الْاَرْضِ۔ زمین کی	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	لَکُمْ۔ تمہارے لیے
مِّنْ دُوْنِ۔ سوا	اللّٰہِ۔ اللہ کے	مِنْ وَّلِیٍّ۔ کوئی حمایتی	وَّ۔ اور
لَا۔ نہ	نَصِیْرٍ۔ مددگار	اَمْ۔ کیا	تُرِیْدُوْنَ۔ یہ ارادہ کرتے ہو
اَنْ۔ کہ	تَسْئَلُوْا۔ سوال کرو	رَسُوْلَکُمْ۔ اپنے رسول سے	کَمَا۔ جیسا
سُئِلَ۔ سوال کیے گئے	مُوْسٰی۔ موسیٰ	مِنْ قَبْلُ۔ پہلے سے	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	یَّتَبَدَّلِ۔ بدلے	الْکُفْرَ۔ کفر کو	بِالْاِیْمَانِ۔ ایمان سے
فَقَدْ۔ تو تحقیق	ضَلَّ۔ بہک گیا	سَوَآءَ۔ سیدھے	السَّبِیْلِ۔ راستہ سے
وَدَّ۔ چاہا	کَثِیْرٌ۔ بہت سے	مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ۔ کتابیوں نے	
لَوْ۔ کاش	یَرُدُّوْنَکُمْ۔ پھیر دیں تم کو	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	اِیْمَانِکُمْ۔ ایمان تمہارے کے
کُفَّارًا۔ کفر کی طرف	حَسَدًا۔ اسی جلن سے	مِّنْ عِنْدِ۔ نزدیک	اَنْفُسِھِمْ۔ اپنی جانوں کے
مِنْ بَعْدِ۔ بعد	مَا۔ اس کے کہ	تَبَیَّنَ۔ ظاہر ہوا	لَھُمُ۔ ان پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْحَقُّ۔ حق	فَاعْفُوْا۔ تو چھوڑ دو	وَ۔ اور	اصْفَحُوْا۔ درگذر کرو
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَاْتِیَ۔ آئے	اللّٰہُ۔ اللہ کا	بِاَمْرِہٖ۔ کوئی حکم
اِنَّ۔ بے شک	اللّٰہَ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر	کُلِّ۔ ہر
شَیْءٍ۔ چیز کے	قَدِیْرٌ۔ قادر ہے	وَ۔ اور	اَقِیْمُوا۔ قائم رکھو
الصَّلٰوۃَ۔ نماز	وَ۔ اور	اٰتُوا۔ دو	الزَّکٰوۃَ۔ زکوٰۃ
وَ۔ اور	مَا۔ جو کچھ	تُقَدِّمُوْا۔ آگے بھیجو گے	لِاَنْفُسِکُمْ۔ اپنی جانوں
کے لیے	مِنْ۔ کوئی	خَیْرٍ۔ بھلائی	تَجِدُوْہُ۔ پاؤ گے اسے
عِنْدَ۔ پاس	اللّٰہِ۔ اللہ کے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
بِمَا۔ اسے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو	بَصِیْرٌ۔ دیکھ رہا ہے	وَ۔ اور
قَالُوْا۔ بولے کتابی	لَنْ۔ ہرگز نہیں	یَّدْخُلَ۔ داخل ہونگے	الْجَنَّۃَ۔ جنت میں
اِلَّا۔ مگر	مَنْ۔ جو	کَانَ۔ ہو	ھُوْدًا۔ یہودی
اَوْ۔ یا	نَصٰرٰی۔ نصرانی	قُلْ۔ فرمادو	ھَاتُوْا۔ لاؤ
بُرْھَانَکُمْ۔ اپنی دلیل	اِنْ۔ اگر	کُنْتُمْ۔ ہو تم	صٰدِقِیْنَ۔ سچے
بَلٰی۔ ہاں کیوں نہیں	مَنْ۔ جس نے	اَسْلَمَ۔ جھکایا	وَجْھَہٗ۔ اپنا منہ
لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے	وَ۔ اور	ھُوَ۔ وہ	مُحْسِنٌ۔ نیکوکار ہو
فَلَہٗ۔ تو اس کا	اَجْرُہٗ۔ بدلہ	عِنْدَ۔ نزدیک	رَبِّہٖ۔ اسکے رب کے ہے
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	خَوْفٌ۔ خوف	عَلَیْھِمْ۔ اس پر
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	ھُمْ۔ وہ	یَحْزَنُوْنَ۔ غمگین ہو

مختصر تفسیر اردو تیرھواں (۱۳) رکوع سورہ بقرہ پ۱

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور اچھی طرح سن لو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

شان نزول

یہ ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی اثنائے تعلیم میں عرض

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللہِ اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہماری بھی رعایت فرمائیے یعنی ہمیں کلام اقدس کو سمجھ لینے کا موقعہ دیجئے۔ لیکن یہ لفظ رَاعِنَا یہود کے عرف میں سوء ادبی کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے تو بغرض اہانت رَاعِنَا کہا اور صحابہ کرام نے ان کی دیکھا دیکھی راعنا کہنا اختیار کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اس اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہود کو یہ لفظ کہتے دیکھ کر فرمایا۔

اے دشمنانِ خدا۔ تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن ماردوں گا۔

یہود بولے ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں لیکن مسلمان بھی تو یہی لفظ راعنا کہتے ہیں۔

یہ جواب سن کر حضرت سعد رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں لفظ راعنا کا استعمال ممنوع فرمایا گیا اور اس کی بجائے اس کا ہم معنی لفظ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ

۱۔ انبیاء کرام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔

۲۔ جس کلمہ میں ان کی شان میں ترک ادب کا وہم بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

آگے فرمایا وَاسْمَعُوْا یعنی ہمہ تن گوش رہ کر سن لو کہ بارگاہ رسالت میں یہ جرأت ہی کرنا بے ادبی ہے کہ اپنی طرف حضور کی توجہ مبذول کرنے کی عرض ہو۔ بلکہ خود اتنی ہوش و گوش سے متوجہ رہو کہ حضور کا ہر لفظ تمہاری سماعت سے خارج نہ ہو جائے دربار نبوت کا یہی ادب ہے۔ گویا دربار نبوت میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم و ضروری ہے وَلِلْکٰفِرِیْنَ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی خالص کفر ہے۔ اس سے ہمیشہ پرہیز رہے ورنہ ادنیٰ واہمہ و شائبہ کفر سے ایمان چلا جانا ممکن ہے ؎ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاللہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ نہیں چاہتے وہ جو کافر ہیں کتابی نہ مشرک کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ جن لوگوں نے کفر کیا۔ لفظ کفر کے معنی ہیں چھپانا۔ اسلام کی اصطلاح میں اللہ و رسول کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔

اَہْلِ الْکِتٰبِ۔ یہ قرآن پاک میں مختلف مقام پر آیا ہے یعنی کتاب والے توریت۔ انجیل زبور وغیرہ

اَلْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرک یہ لفظ شرک سے بنا۔ مشرک اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرائے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود بنائے۔

وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل کے لیے چن لیتا ہے اس لیے کسی کو کسی سے بھی حسد نہیں کرنا چاہئے۔

شانِ نزول:۔ یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی اور ہمدردی کا اظہار کرتی تھی۔ ان کی تکذیب میں یہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت کریمہ نازل ہوئی اور مسلمانوں کو مطلع کیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوی میں جھوٹے ہیں بلکہ وہ اندرونی طور پر سخت بدخواہ ہیں وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو (جمل)

اور کفار اہل کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے اتنا بغض و عناد رکھتے ہیں کہ اس کا رنج ہے کہ ان کے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمت عظمیٰ کیوں ملی (خازن وغیرہ)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ، جب کوئی آیت ہم منسوخ کریں یا بھلا دیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے ہے آسمان اور زمین کی ملکیت اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے نہ مددگار۔

تنسیخ کے معنی ہیں ہم منسوخ کرتے ہیں یعنی ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم دیتے ہیں سابقہ آسمانی کتابوں کا قرآن پاک کے آجانے کے بعد منسوخ ہوجانا بالکل کھلی بات ہے۔

شان نزول۔ آیت کریمہ کا یہ ہے کہ قرآن کریم نے شرائع سابقہ و کتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت تشویش ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کرنی شروع کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی اسی کی طرف سے ہے اور اس میں جو حکمت الٰہی ہے وہ اسی کے علم میں ہے بظاہر یہ حقیقت ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔

بنابریں ناسخ و منسوخ دونوں میں حکمت ہے اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل اور انفع ہوتا ہے۔ قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے اس میں تردد نہیں کرتے۔ کائنات میں مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دن سے رات کو بدل دیتا ہے۔ موسم گرما سے سرما لاتا ہے۔ بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپا آتا ہے۔ بیماری سے تندرستی اور بہار سے خزاں لاکر منسوخ فرماتا ہے۔ یہ تمام نسخ اور تبدیلیاں اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب۔ نسخ حقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لیے تھا۔

کفار کی محض نافہمی تھی کہ وہ نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اہل کتاب کا اعتراض ان کے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی اور یہ ماننا پڑے گا کہ شنبہ کے دن دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے۔ ان پر حرام ہوئے۔ یہ بھی اقرار کرنا ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کے لیے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کر دیے گئے۔ ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔

اس سے یہ مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ جس طرح ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیث متواتر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بھی ہوتی ہے۔

مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔

بیہقی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسے پڑھنا چاہا لیکن وہ سورت یاد ہی نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں نہ رہی۔ سب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا نُسِخَتِ الْبَارِحَۃَ آج شب وہ سورت اٹھالی گئی۔ اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے (رسالہ ناسخ و منسوخ للعلامہ ہبۃ اللہ ابن ابی القاسم)

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۔ کیا یہ چاہتے ہو اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے کیا گیا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ سیدھے راستہ سے بہک گیا۔

شان نزول

یہود نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمارے پاس ایسی کتاب لائیں جو آسمان سے یکبارگی نازل ہو۔ یہ نجانجا تھوڑی تھوڑی جو اترتی ہے اسے ہم ماننے کو تیار نہیں۔ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ تم لوگ وہی ہو جو موسیٰ علیہ السلام سے بھی مطالبہ کر کے بچھڑا پوجنے لگ گئے تھے یہ لاطائل بحث اور دوسرے طریقہ پر وحی اپنی مرضی کے موافق نزول مانگنا یہ تمہارا پرانا طریقہ ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سوال میں فساد ہو وہ بزرگوں کے آگے پیش کرنا نافرمانی کے مترادف ہے اور یہ یہودیت آئی ہے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ مشرکین نے یہ جو کہا تھا کہ ہم تو ہرگز آپ پر یقین نہ کریں گے یہاں تک کہ آپ چڑھ جائیں آسمان پر جب تک آپ ایمان نہ لائیں گے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ بہت سے کتابی یہ چاہتے تھے کہ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کے حسد سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگذر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شان نزول

آیات کا یہ ہے کہ جنگ احد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کہا کہ اگر آپ لوگ حق پر ہوتے تو شکست نہ ہوتی۔ لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ تم لوگ اب بھی ہمارے دین میں آجاؤ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ تو بتاؤ تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے۔ انہوں نے کہا نہایت مذموم اور بری بات ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضور سے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخری لمحہ تک حضور کا دامن نہ چھوڑوں گا اور کفر کی طرف ہرگز نہ جاؤں گا اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا۔ میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے اور دین کے اسلام ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور آخر میں فرمایا میں راضی ہوا قرآن کے ایمان ہونے اور کعبہ کے قبلہ ہونے اور مومنین کے بھائی ہونے سے۔

• پھر یہ دونوں صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہودیوں نے جو مظاہرہ یہ باطل کیا تھا۔ وہ گوش گذار کیا۔ حضور نے ان کے جواب پسند فرمائے اور فرمایا تم نے نجات پائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آگے جو ارشاد ہے حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ وہ صاف ہے کہ اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کی طرف سے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ اسلام کے بعد ایمان کی نعمت سے محروم ہو جائیں محض از روئے حسد تھا اور حسد بڑا سخت عیب ہے۔ حسد کے معنی ہیں کسی کی خوبی و ترقی کو دیکھ کر کڑھنا اور یہ خواہش کرنا کہ اس سے چھن کر مجھے مل جائے۔ حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو۔ وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ حسد حرام ہے۔

یہ بھی مستنبط ہوا کہ اگر کوئی مال و دولت یا جاہ و ثروت کی خاطر گمراہی و بے دینی پھیلانا چاہے وہ بے دین ہے اس کے فتنہ کو فرو کرنے کی سعی کرنا ان کا اثر زائل کرنے میں جد و جہد جائز بلکہ مستحسن ہے۔

آخر میں حضور کی تشفی کے لیے فرمایا کہ ابھی ان سے عفو اور درگذر کیجئے۔ انہیں اصلاح نفس کی دعوت دیتے رہئے پھر جو حکم الٰہی آئے اس پر عمل فرمادیں یعنے جہاد۔ مگر ابھی درگذر ہی لازم ہے۔ جب حکم جہاد آجائے اس وقت ان کی سرکوبی کی جائے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم ان کی طرف توجہ نہ دو بلکہ اللہ کے حکم جہاد کے اعلان کا انتظار کرو اس اثنا میں دو بنیادی اصول اول یہ کہ نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو تاکہ فرد جماعت کی طاقت بڑھتی رہے اور ایمان سے برگشتہ نہ ہوں۔ نماز سے قوم میں تنظیم اور آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ زکوٰۃ سے دولت تقسیم ہوتی ہے غریب اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے دین سے برگشتہ نہ ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر تم نیک عمل کروگے تو ان کا اجر تمہارے رب کے پاس موجود ہوگا۔

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور اہل کتاب نے کہا ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو۔ یہ ان کی خیالی باتیں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔

یعنی یہودیوں کا ایک دعوی یہ بھی تھا کہ جنت کا حقدار یہودی اور نصرانی کے سوا اور کوئی نہیں یہ باتیں محض اس لیے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کریں یہ ایسی ہی بادرہوا باتیں ہیں جیسے نسخ آیات پر اعتراض تھے۔ دوسری جگہ اسی پارہ کے آخر میں بھی فرما دیا وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا۔ اس قسم کے خیالات باطلہ کا اللہ تعالے نے رد فرمایا۔ آگے ارشاد ہے۔

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکی کا بدلہ اس کے رب کے پاس ہے۔ اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کوئی غم۔

یہ حکم اور بشارتِ قیامت تک کے لیے ہے خواہ وہ کسی زمانہ کسی نسل یا کسی قوم کا ہو اس میں اس امر کا رد فرمایا گیا کہ یہود و نصاری کا دعوی کہ جنت کے فقط وہی مالک اور حقدار ہیں بالکل باطل اور غلط ہے کیونکہ دخول جنت موقوف ہے عقیدہ صالحہ اور اعمال صالح پر اور یہ انہیں میسر ہی نہ ہو سکا۔

بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع سورہ بقرہ پ

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

اور یہود کہتے ہیں نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولتے ہیں یہودی کچھ نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے ان کی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۝

اور اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے اور ان کے ویران کرنے میں کوشش کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حق نہیں رکھتے

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ مسجدوں میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں ہے بڑا عذاب

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی وجہ اللہ ہے بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○

اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی۔ پاکی ہے اسے بلکہ اس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کے حضور گردن جھکائے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اسے یہی کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

اور بے علم بولے اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمیں کوئی نشانی ملے۔ ایسا ہی سوال ان سے پہلوں نے کیا ان کے دل ایک جیسے ہیں بے شک کھول دیں ہم نے نشانیاں یقین والوں کے لیے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا خوشخبری سناتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

اور ہرگز تم سے یہودی راضی نہ ہوں گے اور نہ نصاریٰ جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو تم فرما دو اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے اور اگر تو نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا بچانے والا کوئی نہیں اور نہ مددگار۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

وہ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی ہیں جو اس پر ایمان لائے اور جو اس کے منکر ہوئے وہی نقصان میں ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	قَالَتِ۔ بولے	الْيَهُوْدُ۔ یہود	لَيْسَتِ۔ نہیں ہیں
النَّصٰرٰی۔ نصاری	عَلٰی۔ اوپر	شَيْءٍ۔ کسی چیز کے	وَ۔ اور
قَالَتِ۔ بولے	النَّصٰرٰی۔ نصاری	لَيْسَتِ۔ نہیں ہیں	الْيَهُوْدُ۔ یہود
عَلٰی۔ اوپر	شَيْءٍ۔ کسی چیز کے	وَ۔ اور	هُمْ۔ وہ
يَتْلُوْنَ۔ پڑھتے ہیں	الْكِتٰبَ۔ کتاب	كَذٰلِكَ۔ اسی طرح	قَالَ۔ بولے
الَّذِيْنَ۔ وہ جو	لَا۔ نہ	يَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہیں	مِثْلَ۔ مثل
قَوْلِهِمْ۔ انکے قول کے	فَاللّٰهُ۔ تو اللہ	يَحْكُمُ۔ فیصلہ کریگا	بَيْنَهُمْ۔ ان میں
يَوْمَ۔ دن	الْقِيٰمَةِ۔ قیامت کے	فِيْمَا۔ اس بات میں	كَانُوْا۔ کہ ہیں
فِيْهِ۔ اس میں	يَخْتَلِفُوْنَ۔ اختلاف کرتے	وَ۔ اور	مَنْ۔ کون ہے
اَظْلَمُ۔ ظالم ترین	مِمَّنْ۔ اس سے جو	مَّنَعَ۔ منع کرے	مَسٰجِدَ۔ مسجدوں
اللّٰهِ۔ اللہ سے	اَنْ۔ یہ کہ	يُّذْكَرَ۔ ذکر کیا جائے	فِيْهَا۔ اس میں
اسْمُهٗ۔ نام اس کا	وَ۔ اور	سَعٰی۔ کوشش کرے	فِيْ۔ بیچ
خَرَابِهَا۔ خراب کرنا اسکے کے	اُولٰٓئِكَ۔ یہ وہ ہیں	مَا۔ نہیں	كَانَ۔ ہے
لَهُمْ۔ انکو حق	اَنْ۔ یہ کہ	يَّدْخُلُوْهَا۔ داخل ہوں اس میں	اِلَّا۔ مگر
خَآئِفِيْنَ۔ خوفزدہ	لَهُمْ۔ ان کے لیے	فِي۔ بیچ	الدُّنْيَا۔ دنیا کے
خِزْيٌ۔ رسوائی ہے	وَّ۔ اور	لَهُمْ۔ انکے لیے	فِي۔ بیچ
الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	عَظِيْمٌ۔ بڑا	وَ۔ اور
لِلّٰهِ۔ اللہ کیلئے ہے	الْمَشْرِقُ۔ پورب	وَ۔ اور	الْمَغْرِبُ۔ پچھم
فَاَيْنَمَا۔ تو جدھر	تُوَلُّوْا۔ پھیرو منہ اپنا	فَثَمَّ۔ ادھر ہی	وَجْهُ۔ وجہ
اللّٰهِ۔ اللہ ہے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	وَاسِعٌ۔ وسعت والا
عَلِيْمٌ۔ علم والا ہے	وَ۔ اور	قَالُوا۔ بولے	اتَّخَذَ۔ پکڑا
اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَلَدًا۔ بیٹا	سُبْحٰنَهٗ۔ پاکی ہے اسے	بَلْ۔ بلکہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَہٗ۔ اس کے لیے	مَا۔ جو کچھ	فِی۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے
وَ۔ اور	اَلْاَرْضِ۔ زمین کے	کُلٌّ۔ ہر ایک	لَّہٗ۔ اسکے آگے
قَانِتُوْنَ۔ فرمانبردار ہیں	بَدِیْعُ۔ نیا پیدا کرنے والا	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں	وَ۔ اور
اَلْاَرْضِ۔ زمین کا	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	قَضٰی۔ حکم فرمائے
اَمْرًا۔ کسی بات کا	فَاِنَّمَا۔ جز این نیست	یَقُوْلُ۔ فرماتا ہے	لَہٗ۔ اس سے
کُنْ۔ ہو جا	فَیَکُوْنُ۔ تو وہ ہو جاتی ہے	وَ۔ اور	قَالَ۔ بولے
اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	لَا یَعْلَمُوْنَ۔ نہیں جانتے	لَوْلَا۔ کیوں نہیں	یُکَلِّمُنَا۔ کلام کرتا ہم سے
اللّٰہُ۔ اللہ	اَوْ۔ یا	تَاْتِیْنَآ۔ لائے	اٰیَةٌ۔ کوئی نشانی
کَذٰلِکَ۔ ایسے ہی	قَالَ۔ کہا	الَّذِیْنَ۔ انہوں نے	مِنْ قَبْلِھِمْ۔ جو ان سے
پہلے تھے	مِثْلَ۔ مثل	قَوْلِھِمْ۔ ان کی بات کے	قَدْ۔ بیشک
بَیَّنَّا۔ کھولا ہم نے	الْاٰیٰتِ۔ نشانیوں کو	لِقَوْمٍ۔ اس قوم کے لیے	یُّوْقِنُوْنَ۔ جو یقین والے ہیں
اِنَّا۔ بیشک	اَرْسَلْنٰکَ۔ ہم نے تمہیں بھیجا	بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ	بَشِیْرًا۔ خوشخبری دیتا
وَّ۔ اور	نَذِیْرًا۔ ڈر سناتا	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں
تُسْئَلُ۔ پوچھے جاؤ گے تم	عَنْ۔ سے	اَصْحٰبِ۔ اصحاب	الْجَحِیْمِ۔ جہنم کے متعلق
وَ۔ اور	لَنْ۔ ہرگز نہ	تَرْضٰی۔ راضی ہونگے	عَنْکَ۔ تم سے
الْیَھُوْدُ۔ یہود	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	النَّصٰرٰی۔ نصاریٰ کا
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	تَتَّبِعَ۔ پیروی کرو	مِلَّتَھُمْ۔ انکے مذہب کی	قُلْ۔ فرمادو
اِنَّ۔ بیشک	ھُدَی۔ ہدایت	اللّٰہِ۔ اللہ کی	ھُوَ۔ وہی
الْھُدٰی۔ ہدایت ہے	وَ۔ اور	لَئِنِ۔ اگر	اتَّبَعْتَ۔ پیروی کی تونے
اَھْوَآءَھُمْ۔ انکی خواہش کی	بَعْدَ۔ بعد	الَّذِیْ۔ اس کے کہ	جَآءَکَ۔ آیا تیرے پاس
مِنَ الْعِلْمِ۔ علم	مَا۔ نہیں ہے	لَکَ۔ تمہارے لیے	مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ سے
مِنْ وَّلِیٍّ۔ کوئی حمایتی	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	نَصِیْرٍ۔ مددگار
اَلَّذِیْنَ۔ وہ لوگ جنہیں	اٰتَیْنٰھُمُ۔ دی ہم نے	الْکِتٰبَ۔ کتاب	یَتْلُوْنَہٗ۔ پڑھتے وہ
حَقَّ۔ جیسی چاہیے	تِلَاوَتِہٖ۔ پڑھنا	اُولٰٓئِکَ۔ یہ وہ ہیں	یُؤْمِنُوْنَ۔ جو ایمان لاتے
بِہٖ۔ اس پر	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یَّکْفُرْ۔ منکر ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِہٖ ۔ اس سے　　فَاُولٰٓئِكَ ۔ تو وہی ہیں　　هُمُ ۔ وہ　　الْخٰسِرُوْنَ ۔ نقصان والے

مختصر تفسیر چودھواں رکوع ۔ سورہ بقرہ ۔ پ۱

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۔ اور یہود بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہود کچھ نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں۔

شانِ نزول

نجران کے نصاریٰ کا ایک وفد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ تو علماء یہود نے بھی اپنا وفد بھیجا۔ دونوں میں بحث تحمیص شروع ہو گئی اور بات اتنی بڑھی کہ دونوں وفدوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں۔ ایک شور مچ گیا۔ یہود کے علماء نے کہا نصاریٰ کا دین کچھ نہیں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر بیٹھے۔ اسی طرح باہمی ردو قدح میں نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور ضد میں توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منکر ہو گئے اس معاملہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ باوجود اس بات کے کہ دونوں جانتے ہیں کہ عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام اللہ کے رسول ہیں اور انجیل و توریت خدا کی کتابیں ہیں مگر جہالت کا برا ہو کہ جہالت آبائی میں کسی کو بھی نبی اور کتاب کی پرواہ نہ رہی۔

باوجودیکہ انجیل جسے نصاریٰ مانتے ہیں اس کی تصدیق توریت کرتی ہے اور توریت جسے یہودی مانتے ہیں۔ جو موسیٰ علیہ السلام پر اتری اس کی تصدیق انجیل میں موجود ہے لیکن اپنے جاہلانہ حسد اور پرانی عداوت کے ماتحت ایک دوسرے کے خلاف ہیں كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس بات میں جھگڑتے ہیں۔

علماء اہل کتاب کی طرح ان جاہلوں نے جو علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسے بت پرست۔ آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کر دی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں ان جاہلوں میں سے مشرکین عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں بھی ایسے کلمات کہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں خدا کا نام لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔ ان کی ہمت نہیں کہ مسجد میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب۔

شانِ نزول:۔ یہ آیت کریمہ بیت المقدس کی بے حرمتی کے بارے میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نصرانیوں نے اپنے بادشاہ طیطلس کی قیادت میں بنی اسرائیل پر فوج کشی کی اور یہودیوں کے بڑے بڑے مردان کارزار کو قتل کیا۔ ان کی اولاد۔ اعزہ۔ اقربا قید کیے گئے۔ توریت شریف کو جلایا۔ مسجد بیت المقدس کو اتنا ویران کیا کہ اس میں نجاست ڈالی۔ خنزیر لے جا کر مسجد میں ذبح کیے۔ اور یہ ویرانی خلافت فاروقی تک بدستور موجود رہی۔ عہد فاروقی میں مسلمانوں نے اسے پھر آباد کیا۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے معاملہ میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگ حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے ان کو منع کیا تھا۔ اور مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ میں ذکر سے مراد خطبہ۔ تسبیح۔ وعظ۔ نعت سب کچھ ہے۔ اور ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو ذکر اللہ کے لیے ہی بنائی جاتی ہیں۔

اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور سخت ظالم ہے۔

مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ویسے ہی اس کی عمارت کو نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی ہوتی ہے۔

لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ۔ دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کیے گئے۔ گرفتار ہوئے جلاوطن کیے گئے اور عہد فاروقی و عثمانی میں ملک شام ان کے قبضہ سے نکلا پھر بیت المقدس سے نہایت ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔

آج بھی اگرچہ انگریز فلسطین وغیرہ میں انہیں آباد کر کے باحرمت بنانا چاہ رہا ہے لیکن انہیں وہاں بھی چین کی زندگی نصیب نہیں۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ اور مشرق و مغرب بھی۔ پورب و پچھم بھی سب اللہ ہی کا ہے۔ تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی وجہ اللہ ہے (یعنی خدا کی رحمت تمہاری طرف ہر سمت سے متوجہ ہے) بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

وجہ کے لفظی معنی چہرہ کے ہیں دوسرے ذات کے معنی ہیں یعنی جس طرف بھی رخ کرو اللہ کی ذات موجود ہے تم جہاں چاہو اللہ کو پاؤ گے خواہ مشرق و مغرب شمال جنوب ہو سب اسی کے ہیں۔

شان نزول: صحابہ کرام حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک اندھیری رات سفر میں تھے۔ تاریکی کی وجہ سے جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہر ایک ہمراہی نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی صبح کو حضور کی خدمت میں گذشتہ حال عرض کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ اگر معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے یہ حکم اس مسافر کے حق میں ہے جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اسی طرف اس کی نماز

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درست ہے۔ بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طنز کی۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بتایا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جس طرف چاہے سمت قبلہ معین فرمائے کسی کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ (خازن وغیرہ)

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کرنے والوں کے حق میں وارد ہوئی۔ حضور سے سوال ہوا تھا کہ دعا کس طرف منہ کر کے مانگی جائے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آیت کریمہ حق سے گریز و فرار کرنے والوں کے لیے نازل ہوئی۔

اَيْنَمَا تُوَلُّوْا کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکر الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں۔ تو فرمایا تم رسوائی دنیا اور عذاب آخرت سے کہیں بھاگ کر بچ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ ہر جگہ گرفت فرمائے گا اس تقدیر پر وجہ اللہ کے معنی خدا کا قرب و حضور ہے۔ (فتح العزیز)

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب کفار مسجد بیت المقدس سے یا خانہ کعبہ میں نماز سے روکیں تو مسجد کی خصوصیت ادائے عبادت کے لیے نہیں ہم نے روئے زمین مسجد بنا دی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا۔ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔ جہاں چاہو جب چاہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ۔ اور یہود بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی۔ پاکی ہے اسے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ یہود نے حضرت عزیر کو اور نصاری نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا۔ مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور فرمایا سبحٰنہ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو۔ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور سورہ اخلاص کی آیتوں کو جھٹلانا ہے وہاں تو صاف ارشاد ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی چنانچہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں۔

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ۔ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ اولاد ہونا مملوک ہونے کے منافی ہے جب سارا جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہو سکتا ہے

قٰنِتُوْنَ۔ تابع۔ فرمانبردار۔ قانت۔ حکم ماننے والا۔ قنوت اسی لفظ سے ہے۔ نماز وتر کی دعا کو دعائے قنوت اسی لیے کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۔ نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے اس لیے کہ وہ بغیر کسی مثال کے ہر شے کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے۔

بَدِیْعُ۔ بغیر مادے اور نمونے کے پیدا کرنے والا۔ یہ لفظ بدع سے بنا جس کے معنی ہیں مادہ کے بغیر نیست سے ہست کرنا۔ بدیع سے مراد ایسا موجد ہے اور صانع مطلق ہے جو کسی چیز کا محتاج نہیں ہر چیز اس کی محتاج ہے۔

اس آیت میں مشرکین کے اس عقیدہ کا رد فرمایا گیا کہ مادہ کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا اس سے اللہ تعالے نے کائنات کی تخلیق کی۔ بدیع فرما کر فرمایا کہ اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے اس نے تمام موجودات کو پیدا فرمایا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۔ اور وہ بولے جو جاہل تھے کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمیں کوئی نشانی ملے ان سے پہلے بھی ایسی باتیں کر چکے ہیں ایک سے ان کے دل ہیں بیشک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے۔

اہل کتاب کے لوگوں نے ایک یہ پہلو بھی لوگوں کو متردد کرنے کا نکالا کہ اللہ خود بے واسطہ کیوں نہیں کلام فرماتا جس طرح ملائکہ اور انبیاء سے باتیں کرتا ہے۔ یہ ان کا سوال انتہائی تکبر اور غایت سرکشی کے زیر اثر تھا۔ انہوں نے انبیاء اور ملائکہ کو اور اپنے آپ کو برابر سمجھا۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ رافع بن خزیمہ نے حضور کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے عرض کیجئے کہ وہ ہم سے کلام کرے تاکہ ہم خود سنیں۔ آیت کریمہ میں اسی لیے فرمایا كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ ان سے پہلے یہودی بھی موسیٰ علیہ السلام سے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً کہہ چکے تھے تو فرمایا۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۔ ان کے دل ایک سے ہیں۔ یعنی یہ مطالبہ ان کا عناد تھا اور وہ انکار بھی صرف حسد کے ماتحت کر رہے تھے۔

قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ فرما کر بتایا کہ اندھاپن اور جہالت اور کفر و فساد میں یہ سب بکواس ہے۔ ورنہ ہم نے اپنی نشانیاں انصاف پسندوں کے لیے کھول دی ہیں۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسکین خاطر بھی فرمائی گئی۔ کہ محبوب آپ ان کے سرکش اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پہلے کفار بھی انبیاء کرام کے ساتھ ایسے ہی لایعنی اور بے معنی اعتراض کیا کرتے تھے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۔ بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتا ڈر سناتا بھیجا اور ان جہنم والوں کی گمراہی کے متعلق آپ سے سوال نہ ہوگا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ۔ مراد یہ ہے کہ راہ حق کی طرف ہدایت بنا کر بھیجا ہے یعنی آپ سچی باتیں بتلانے، روشن دلائل پیش کرنے والے ہیں۔

بَشِيْرًا۔ خوشخبری دینے والا۔ جو لوگ ایمان لائیں اور اللہ تعالیٰ اور نبی برحق کے احکام کی پیروی کریں انہیں نیک اعمال کے بدلے دنیا و آخرت میں کامیابی کی خوشخبری دینے والے ہیں۔

نَذِيْرًا۔ ڈرانے والا۔ اعمال بد کے برے انجام سے ڈرانے والے

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے آیات قرآن اور معجزات باہرات کے ساتھ اس لیے مبعوث کیا کہ انصاف والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر یقین کر سکیں۔ لیکن جو طالب یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۔ اور ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے یہود اور نصاریٰ جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو یعنی ان کا ایمان لانا اس وجہ سے ہے کہ وہ آپ کے دین سے حسد کرتے ہیں۔ آپ سے وہ راضی نہ ہوں گے جب تک آپ کے متبعین ان کے دین کی پیروی نہ کریں اور یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔

مِلَّتَهُمْ:۔ ان کا دین۔ عربی میں مسلک دین، طریقہ کے معنی ہیں۔

اَهْوَآءَ:۔ خواہشات نفسانی۔

قُلْ فرما دیجئے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے تجھے معلوم ہو چکا۔ یعنی اے سننے والے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جب تو نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر حق و ہدایت کی بارشیں فرماتے تشریف لائے تو تم ہرگز یہود و نصاریٰ مشرکین کسی غیر مذہب کا اتباع نہ کرنا اگر کیا تو تمہیں عذاب الٰہی سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔ (خازن) جیسا کہ ارشاد ہے۔ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۔ تیرے لیے کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہو گا۔ آگے فرمایا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ حق ہے تلاوت کا۔ یہی وہ ہیں جو اس پہ ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیان و خسران میں ہیں۔

شانِ نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت اہل سفینہ کے معاملہ میں نازل ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل سفینہ وہ چالیس آدمی تھے۔ جن میں بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب تھے۔ ان میں بحیرا راہب بھی تھے۔ یہ اہل سفینہ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

تو اللہ تعالے نے آیات متلوہ میں ان کی تعریف فرمائی ہو دیکھا۔ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں۔ جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف اور تبدیل کے پڑھتے اس کے معنی سمجھتے اور مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ توریت میں جب انہوں نے حضور کی نعت اور صفت پڑھی تو حضور پر ایمان لائے اور جو اپنی خواہشات نفسانیہ کے پیرو تھے وہ ایمان نہ لائے بلکہ توریت کے خلاف حضور کے منکر ہو گئے اور ہمیشہ کے لیے رسوا اور آخرت کے عذاب کے مستحق ہوئے۔

بامحاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع سورۃ بقرہ پ۱

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝

اے اولاد یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے لوگوں پر تمہیں فضیلت دی۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے نہ اس کی مدد ہو۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝

اور یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے؟ فرمایا میرا عہد نہیں پہنچتا ظالموں کو

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ط وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو مرجع اور امن بنایا لوگوں کے لیے اور بناؤ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام اور ہم نے عہد لیا ابراہیم و اسماعیل سے کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں کے لیے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا

اور یاد کرو جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

بنا دے اس گھر کو امان والا اور اس کے رہنے والوں کو روزی دے پھلوں سے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کفر کریں تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر مجبور کروں گا اسے عذاب جہنم کی طرف اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور یاد کرو جب اٹھاتا تھا اس گھر کی نیویں ابراہیم اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اے رب ہمارے بنا ہمیں اپنے حضور جھکنے والا۔ اور بنا ہماری ذریت میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور سکھا ہمیں مناسک حج کے طریقے اور ہم پر اپنی رحمت سے توجہ فرما۔ بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنیوالا والا مہربان۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمادے اور انہیں تیری کتاب سکھائے اور حکمت تبلائے اور انہیں خوب ستھرا کر دے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

لفظی ترجمہ

يٰ۔ اے	بَنِيْٓ۔ اولاد	اِسْرَآءِيْلَ۔ یعقوب	اذْكُرُوْا۔ یاد کرو
نِعْمَتِيَ۔ میرا احسان	الَّتِيْٓ۔ وہ جو	اَنْعَمْتُ۔ میں نے کیا	عَلَيْكُمْ۔ تم پر
وَ۔ اور	اَنِّيْ۔ جو میں نے	فَضَّلْتُكُمْ۔ بڑائی دی تمہیں	عَلَى۔ اوپر
الْعٰلَمِيْنَ۔ اس زمانہ کے	وَ۔ اور	اتَّقُوْا۔ ڈرو	يَوْمًا۔ اس دن سے
لَا۔ نہ ہو	تَجْزِيْ۔ بدلہ	نَفْسٌ۔ کوئی جان	عَنْ نَّفْسٍ۔ کسی جان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَيْئًا۔ کچھ   وَّ۔ اور   لَا۔ نہ   يُقْبَلُ۔ قبول ہوگی
مِنْهَا۔ اس سے   عَدْلٌ۔ کوئی بدلہ   وَّ۔ اور   لَا۔ نہ
تَنْفَعُهَا۔ نفع دیگی اسے   شَفَاعَةٌ۔ شفاعت   وَّ۔ اور   لَا۔ نہ
هُمْ۔ وہ   يُنْصَرُوْنَ۔ مدد کیے جائیں   وَ۔ اور   اِذِ۔ یاد کرو جب
ابْتَلٰى۔ آزمایا   اِبْرٰهٖمَ۔ ابراہیم کو   رَبُّهٗ۔ اس کے رب نے   بِكَلِمٰتٍ۔ کچھ باتوں سے
فَاَتَمَّهُنَّ۔ تو اس نے وہ پوری کیں   قَالَ۔ فرمایا   اِنِّیْ۔ میں
جَاعِلُكَ۔ بنانے والا ہوں تجھے   لِلنَّاسِ۔ لوگوں کا   اِمَامًا۔ پیشوا   قَالَ۔ عرض کی
وَ۔ اور   مِنْ۔ سے   ذُرِّيَّتِیْ۔ میری اولاد سے   قَالَ۔ فرمایا
لَا۔ نہیں   يَنَالُ۔ پہنچتا   عَهْدِی۔ میرا عہد   الظّٰلِمِيْنَ۔ ظالموں کو
وَ۔ اور   اِذْ۔ یاد کرو جب   جَعَلْنَا۔ بنایا   الْبَيْتَ۔ اس گھر کو
مَثَابَةً۔ مرجع   لِلنَّاسِ۔ لوگوں کیلئے   وَ۔ اور   اَمْنًا۔ امن
وَ۔ اور   اتَّخِذُوْا۔ بناؤ   مِنْ مَّقَامِ۔ مقام ا   اِبْرٰهٖمَ۔ ابراہیم کو
مُصَلًّى۔ نماز کی جگہ   وَ۔ اور   عَهِدْنَآ۔ عہد لیا ہم نے   اِلٰٓى۔ طرف
اِبْرٰهٖمَ۔ ابراہیم کی   وَ۔ اور   اِسْمٰعِيْلَ۔ اسمٰعیل کی   اَنْ۔ یہ کہ
طَهِّرَا۔ ستھرا کرو   بَيْتِیَ۔ میرا گھر   لِلطَّآئِفِيْنَ۔ طواف کرنیوالوں   وَ۔ اور
الْعٰكِفِيْنَ۔ اعتکاف والوں   وَ۔ اور   الرُّكَّعِ۔ رکوع کرنے والوں   السُّجُوْدِ۔ سجدہ کرنیوالوں کیلئے
وَ۔ اور   اِذْ۔ یاد کرو جب   قَالَ۔ کہا   اِبْرٰهٖمُ۔ ابراہیم نے
رَبِّ۔ اے رب   اجْعَلْ۔ کردے   هٰذَا۔ اس   بَلَدًا۔ شہر کو
اٰمِنًا۔ امن والا   وَّ۔ اور   ارْزُقْ۔ روزی دے   اَهْلَهٗ۔ اسکے رہنے والوں کو
مِنَ الثَّمَرٰتِ۔ پھلوں سے   مَنْ۔ جو   اٰمَنَ۔ ایمان لائے
مِنْهُمْ۔ ان سے   بِاللّٰهِ۔ اللہ پر   وَ۔ اور   الْيَوْمِ۔ دن
الْاٰخِرِ۔ قیامت پر   قَالَ۔ فرمایا   وَ۔ اور   مَنْ۔ جو
كَفَرَ۔ کفر کرے   فَاُمَتِّعُهٗ۔ تو اسے برتنے کو   قَلِيْلًا۔ تھوڑا دوں گا   ثُمَّ۔ پھر
اَضْطَرُّهٗٓ۔ مجبور کروں گا   اِلٰى۔ طرف   عَذَابِ۔ عذاب   النَّارِ۔ جہنم کے
وَ۔ اور   بِئْسَ۔ بری ہے   الْمَصِيْرُ۔ لوٹنے کی جگہ   وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِذْ۔ جب	یَرْفَعُ۔ اٹھاتا تھا	اِبْرٰھٖمُ۔ ابراہیم	الْقَوَاعِدَ۔ نیویں
مِنَ الْبَیْتِ۔ بیت کی	وَ۔ اور	اِسْمٰعِیْلُ۔ اسمٰعیل	رَبَّنَا۔ اے رب ہمارے
تَقَبَّلْ۔ قبول کر	مِنَّا۔ ہم سے	اِنَّکَ۔ بیشک	اَنْتَ۔ تو ہی
السَّمِیْعُ۔ سننے والا	الْعَلِیْمُ۔ جاننے والا ہے	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	وَ۔ اور
اجْعَلْنَا۔ بنا ہمیں	مُسْلِمَیْنِ۔ جھکنے والا	لَکَ۔ اپنے لیے	وَ۔ اور
مِنْ ذُرِّیَّتِنَا۔ ہماری اولاد سے		اُمَّۃً۔ امت	مُّسْلِمَۃً۔ جھکنے والی
لَکَ۔ تیرے لیے	وَ۔ اور	اَرِنَا۔ دکھا ہم کو	مَنَاسِکَنَا۔ قاعدے
وَ۔ اور	تُبْ۔ رجوع کر	عَلَیْنَا۔ ہم پر	اِنَّکَ۔ بیشک تو
اَنْتَ۔ تو ہی	التَّوَّابُ۔ رجوع فرمانے والا	الرَّحِیْمُ۔ بہت رحم کرنیوالا ہے	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
وَ۔ اور	ابْعَثْ۔ بھیج	فِیْہِمْ۔ ان میں	رَسُوْلًا۔ ایک رسول
مِّنْہُمْ۔ ان میں سے	یَتْلُوْا۔ پڑھے	عَلَیْہِمْ۔ ان پر	اٰیٰتِکَ۔ تیری آیتیں
وَ۔ اور	یُعَلِّمُہُمُ۔ سکھائے انہیں	الْکِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور
الْحِکْمَۃَ۔ حکمت	وَ۔ اور	یُزَکِّیْہِمْ۔ ستھرا کرے انہیں	اِنَّکَ۔ بیشک تو
اَنْتَ۔ تو ہی	الْعَزِیْزُ۔ غالب	الْحَکِیْمُ۔ حکمت والا ہے۔	

مختصر تفسیر پندرہواں رکوع سورۃ بقرہ پ۱

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْہَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُہَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ۔ اے اولاد یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اس کو کچھ دے کر چھوڑیں اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش نفع دے۔ اور نہ ان کی مدد ہو۔

اس میں وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ پر خازن وغیرہ تفسیر میں لکھا ہے اَیْ عَالَمِیْ زَمَانِہِمْ یعنی یہ بڑائی اور فضیلت ان کے زمانہ کے لوگوں کو لوگوں پر دی گئی۔

اور چونکہ مومن کے لیے سفارش اور اس کی بخشش کے ذرائع احادیث سے ثابت ہیں اور کافروں کے لیے کوئی سفارش

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفع نہ دینا ثابت ۔ اس لیے وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ سے مراد یہی ہے کہ کافر کو کوئی شفاعت و سفارش نفع نہ دے۔
دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس میں یہود کے دعوی کا رد ہے وہ کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گذرے ہیں وہ ہمیں شفاعت کر کے چھڑا لیں گے تو انہیں لَا تَنْفَعُهَا فرما کر مایوس کیا گیا کہ جب تم توریت۔ انجیل۔ قرآن کریم سب کے منکر ہو تو منکر کے لیے شفاعت قبول نہیں۔ آگے ارشاد ہے۔
وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۔ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔
اِذِ ابْتَلٰى۔ جب آزمایا۔ یہ لفظ بلیہ سے نکلا ہے اس کے معنی مصیبت اور آزمائش کے ہیں۔
اِبْرٰهٖمَ۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام توریت میں ابرام اور ابراہیم دونوں طرح آیا ہے۔ ابراہیم پورے قرآن میں ۶۹ مقام پر آیا ہے۔
حضرت ابراہیم کی ولادت سرزمین ہواز میں مقام سوس پر ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو بابل میں لے آئے۔ یہ نمرود کا ملک تھا۔
بیسویں صدی کے آغاز میں آثار قدیمہ کے ماہرین نے کھدائی کر کے دریافت کیا اس شہر کی آبادی ڈھائی لاکھ سے پانچ لاکھ تک تھی یہ بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز تھا۔
۲۱۰۰ قبل مسیح کے لگ بھگ زمانہ میں حضرت ابراہیم کے ظہور کا زمانہ مانا گیا ہے۔ اس عہد کی تحریرات جو کھنڈروں سے دستیاب ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں ان لوگوں کا نقطہ نظر خالص مادہ پرستانہ تھا۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جد الانبیاء کہا جاتا ہے آپ کے فضل و شرف کے اعتراف میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کسی کو کلام نہیں۔ بلکہ آپ کی نسل سے ہونے میں سب کو فخر ہے اللہ تعالے نے آپ کے وہ حالات اس آیت مبارکہ میں بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالے نے آپ پر واجب کیں وہ سب اسلام کے خصائص سے ہیں۔ اور اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ میں جس آزمائش کا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کیا جائے نہ یہ کہ اللہ تعالے اپنی معلومات میں معاذ اللہ اضافہ کرنے کو آزمائش کرے۔
کلمات سے مضمون مراد ہے۔ چنانچہ جو باتیں اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں۔
قتادہ کہتے ہیں کہ وہ مناسک حج ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجاہد نے کہا اس سے وہ دس باتیں مراد ہیں جو اگلی آیتوں میں بیان ہوں گی۔

سیّد المفسرین ابن عباس فرماتے ہیں وہ دس باتیں یہ ہیں۔ مونچھیں کتروانا۔ کلی کرنا۔ ناک میں صفائی رکھنا۔ اور اس کے صاف کرنے کو پانی استعمال کرنا۔ مسواک۔ سر میں مانگ نکالنا۔ ناخن ترشوانا۔ بغل کے بال لینا۔ موئے زہار جو زیرِ ناف ہوتے ہیں ان کو صاف کرنا۔ ختنہ۔ پانی سے استنجاء یہ دس باتیں آپ پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب اور بعض سنت ہیں۔

پھر لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔ سے مراد آپ کی وہ اولاد ہے جو ظالم کافر ہیں وہ امام کا منصب نہ پائیں گے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا امام نہیں۔ اس کا اتباع مسلمانوں پر حرام ہے۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے عہد لیا ابراہیم اور اسمعیل سے کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔

عَهِدْنَآ۔ یہ لفظ عہد سے بنا جس کے معنی ہیں اقرار لیکن یہاں یہ لفظ اَمَرْنَا کے معنی میں ہے۔

اِسْمٰعِيْلَ۔ حضرت ابراہیم کے بڑے صاحبزادے تھے۔ قبیلہ قریش آپ کی نسل سے ہے۔ بیت اللہ کی تعمیر کا حکم آپ کو اور آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہما السلام کو دیا گیا۔

طَهِّرَا۔ پاک کر رکھو۔ جس کے معنی پاکیزگی ہیں یعنی کفر و شرک سے پاک رکھو۔

بَيْتِيَ۔ خانہ کعبہ کو میرا گھر کہہ کر پکارا۔ اس سے عظمت و بزرگی ظاہر کرنا مراد ہے۔

اَلطَّآئِفِيْنَ۔ طواف کرنے والوں کے لیے۔

عٰكِفِيْنَ۔ اعتکاف کرنے والے یہ لفظ عکوف سے نکلا جس کے معنی تعظیماً ٹھہرنے کے ہیں۔ شریعت میں اعتکاف سے مراد مسجد میں عبادت کی نیت سے ایک مدت تک قیام کرنا ہے جیسا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

بیت سے کعبہ معظمہ مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے اور وَ اَمْنًا فرما کر بیت اللہ کو امن بنانے کے یہ معنی ہیں کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے اور وہاں شکار بھی ممنوع۔ چنانچہ حرم میں شیر۔ بھیڑیا بھی شکار نہیں کیا جا سکتا اسے چھوڑ کر لوٹ جانے کا حکم ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے۔ حرم کو حرم ہی اس لیے کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں قتل، ظلم، شکار حرام و ممنوع ہے (تفسیرات احمدی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر کوئی مجرم بھی حرم میں آجائے تو وہاں اس سے تعرض ممنوع ہے (مدارک)۔

مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ کا شان نزول یہ ہے کہ ایک بار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ پتھر دکھایا جس کا نام مقام ابراہیم ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ پتھر معظم ہے تو ہم اس کو مصلی کیوں نہ بنالیں اس کے سامنے کھڑے ہو کر کعبہ کے رخ نماز کیوں نہ ادا کریں۔ اسی دن عصر کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (مدارک)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری تین باتیں میرے رب نے قبول فرمالیں۔

۱۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ مقام ابراہیم کو مصلی کیوں نہ بنالیں تو آیت کریمہ نازل ہوئی وَاتَّخِذُوا الخ

۲۔ دوسری بات یہ کہ میں نے عرض کی کہ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں تو اللہ تعالٰی نے آیات پردہ نازل فرمائیں۔

۳۔ تیسرے ازواج مطہرات سے میں نے عرض کی کہ رسول اللہ کی اطاعت کرو ورنہ اللہ تعالٰی تمہارے بدلے دوسری اللہ بیبیاں ان کو عطا فرمائے گا تو آیت کریمہ نازل ہوئی عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ محبوب تم کو طلاق دیدیں تو کچھ بعید نہیں کہ ان کا پروردگار بدلے میں ایسی بیبیاں عطا فرمائے جو تم سے بہتر ہوں (بخاری)

حضرت امام حنیفہ نعمان اور امام مالک رضوان اللہ علیہما نے اس آیت سے استنباط کیا کہ طواف کے سات چکر کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالٰی کے حکم سے حضرت سیدہ ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کو مکہ میں چھوڑ دیا اور ایک طویل عرصہ گیا تو چاہ زمزم پر قبیلہ جرہم کے لوگ آپ کی اجازت سے قیام پذیر ہوئے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اس قبیلہ میں نکاح کر لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے اجازت طلب کی تو حضرت سارہ نے اس شرط پر اجازت دی کہ وہاں اتریں نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو اس وقت حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو چکا تھا۔

حضرت اسمٰعیل گھر پر موجود نہ تھے آپ نے ان کی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے خاوند کہاں ہیں انہوں نے جواباً کہا شکار کو گئے ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حرم سے باہر شکار فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ زوجۂ اسمٰعیل نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گذر اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے تنگدستی کی شکایت کی۔

حضرت ابراہیم نے فرمایا جب تمہارے خاوند آئیں تو ہمارا سلام کہہ دینا اور ان کو ہمارا یہ پیغام دینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دینا یہ بات فرما کر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس تشریف لے آئے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار سے واپس تشریف لائے تو باپ کی خوشبو محسوس کی آپ نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی آئے تھے۔ آپ کی بیوی نے جواب دیا ہاں ایک بڈھا آیا تھا ایسی ایسی شکل وصورت تھی وہ یہ کہہ گئے تھے اس نے کہا کہ چوکھٹ تبدیل کرنے کو کہہ گئے تھے۔

حضرت اسمٰعیل نے فرمایا کہ وہ میرے والد بزرگوار تھے اور تجھے علیحدہ کرنے کا حکم دے گئے ہیں لہذا اب تو اپنے گھر جا آپ نے طلاق دے کر قطع تعلق فرمالیا آپ نے دوسری شادی اسی قبیلہ میں فرمائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام طویل عرصہ کے بعد پھر دوبارہ تشریف لائے حضرت اسمٰعیل پھر گھر پر موجود نہ تھے آپ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی دوسری بیوی سے حضرت اسمٰعیل کے بارے میں دریافت فرمایا انہوں نے عرض کی کہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ آرہے ہوں گے آپ تشریف رکھیئے۔ حضرت ابراہیم نے کھانے کو دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ انہوں نے گوشت اور دودھ پیش کیا۔ آپ نے گذر اوقات کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواباً عرض کیا اچھا وقت گذر رہا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں میاں بیوی کے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر زوجۂ اسمعیل نے درخواست کی کہ آپ سواری سے نیچے تشریف لائیں میں آپ کا سر مبارک دھوڈالوں۔ آپ نیچے تشریف نہ لائے وہ مقام ابراہیم پتھر لائیں اس کو دائیں طرف رکھا ابراہیم علیہ السلام نے اس پر اپنا قدم مبارک رکھا انہوں نے دائیں جانب کا سر مبارک دھویا پھر بائیں جانب کا حصہ دھویا اس پتھر پر آپ کے دونوں قدم مبارک کے نشان آج تک موجود ہیں آپ نے واپسی پر فرمایا کہ تمہارے خاوند آجائیں تو ہمارا سلام پہنچا دینا اور یہ پیغام دینا کہ اب تمہارے دروازے کی چوکھٹ بہت خوب ہے اسے نہ اکھاڑنا۔

جب حضرت اسمعیل تشریف لائے تو باپ کی خوشبو پھر محسوس کی دریافت کیا آپ کی بیوی نے عرض کی کہ ایک ضعیف العمر نہایت حسین صورت شخص آئے تھے میں نے ان کی یہ خدمت کی اور وہ یہ پیغام دے گئے ہیں ان کے قدموں کے نشان بھی اس پتھر پر موجود ہیں حضرت اسمعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے باپ حضرت ابراہیم تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت علیہ السلام تشریف لائے اس وقت حضرت اسمٰعیل ایک درخت کے نیچے زمزم شریف کے قریب تیر تراش رہے تھے باپ کو دیکھتے ہی آداب بجالائے باپ نے دعاء خیر دی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ میں ایک گھر بناؤں تم میری مدد کروگے؟ حضرت اسمعیل نے عرض کی کہ میں ہر طرح سے حاضر ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں تعمیر کرنی شروع کردیں۔ حضرت اسمعیل پتھر پکڑانے جاتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اس طرح خانہ کعبہ تعمیر ہوا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکن اور مقام یہ دونوں جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالے نے ان کے نور سلب کر دیے اگر نور باقی رہتا تو یہ مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دیتے۔

علماء اس حدیث سے یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں کہ جس جگہ اولیاء اللہ ایک مدت تک رہیں وہاں آسمان سے تبرکات اور نعمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں وہاں نیکی کا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔

مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر فرمائی۔ اس پر آپ کے قدم مبارک کا نشان ہے۔ اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحبابی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس نماز سے مراد وہ دو رکعت ہیں جو طواف کے بعد مقام ابراہیم کے قریب پڑھی جاتی ہیں۔ (تفسیرات احمدی) مصلّٰی۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ اور یاد کرو جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے۔ اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور آخرت پر ایمان لائیں۔

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حسب ارشاد الٰہی لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ۔ دعا میں مومنین کو ہی خاص کیا۔ جو باقتضاء ادب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شایان شان تھا۔ اللہ تعالے نے آپ کی دعا قبول کی اور ارشاد کیا کہ رزق سب کو دیا جائے گا خواہ مومن ہو خواہ کافر۔ لیکن کافر کا رزق حین حیات ہی ہے۔ بعد میں ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ آخرت میں وہ عذاب ہی میں رہے گا۔ چنانچہ فرمایا۔ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا۔ پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور جب اٹھا رہے تھے ابراہیم اس گھر کی نیادیں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے۔

علامہ بغوی نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالے نے زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے بیت اللہ کی جگہ پیدا فرمائی۔ اس جگہ صرف ایک سفید جھاگ پانی پر قائم تھا پھر اس کے نیچے زمین بچھا دی گئی۔

جب اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی اللہ تعالی نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت کے یاقوت کا بنا ہوا بیت المعمور اتارا۔ اس کے دروازے زمرد کے تھے ایک دروازہ مشرقی تھا ایک مغربی اس کو بیت اللہ کے مقام پر رکھ دیا اور حکم ہوا اے آدم ہم نے تمہارے لیے یہ گھر اتارا ہے اس کا تم ایسے ہی طواف کرو جیسے عرش کے گرد کرتے تھے۔

حجر اسود بھی اتارا اس وقت یہ پتھر روشن تھا رنگ اس کا سفید تھا بعد میں کالا ہو گیا۔

طوفان نوح تک بیت المعمور قائم رہا جب طوفان نوح آیا تو اللہ تعالے نے چوتھے آسمان پر اٹھالیا ہر روز ستر ہزار فرشتے زیارت کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ حجر اسود کو جبل ابوقبیس میں چھپا دیا جائے تاکہ طوفان میں غرق نہ ہو۔

اس وقت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک یہ جگہ خالی رہی حضرت ابراہیم نے دعا کی ایک تند ہوا نے اس کی بنیادیں ظاہر کر دیں اور حضرت ابراہیم نے انہی بنیادوں پر تعمیر کیا۔

پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیادیں حضرت آدم علیہ السلام نے رکھیں اس کے بعد طوفان نوح آیا اور پہلی تعمیر مٹ گئی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی۔ یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس تعمیر میں پتھر اٹھا کر لانے کی سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ہوئی۔ دونوں حضرات نے اس وقت دعا کی کہ یا رب ہماری یہ خدمت و طاعت قبول فرما اور دعا کی۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اے ہمارے رب اور کر ہمیں اپنے حضور جھکنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے لیے قاعدے بتادے اور ہم پر اپنی رحمت سے رجوع فرما۔ بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

مَنَاسِک سے مراد دین کے احکام اور حج کے اعلام ہیں یعنی خوب عبادت کرنا ہے اس سے حج کے احکام مراد ہیں۔
حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کی یہ دعا قبول ہوئی۔ حضرت جبریل امین نے اللہ کے حکم سے عرفہ کے دن تمام مناسک بتائے۔
حضرت ابراہیم و اسمٰعیل سے جب عرفات میں پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اے ابراہیم آپ نے تمام مناسک پہچان لیے تو فرمایا ہاں۔ اس دن سے اس کا نام عرفہ ہو گیا۔

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل اگرچہ مطیع و مخلص و خاص بندے تھے لیکن بایں ہمہ بارگاہ حق سے طاعت اور اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب فرماتے ہیں۔ دونوں طاعت سے سیری نہیں علاوہ ازیں یہ دونوں ہستیاں معصوم ہیں مگر تواضعاً دعا ہو رہی ہے۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی معاف فرمانے والا مہربان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک ایسا رسول جو انہی میں سے ہو کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت کرنے اور انہیں تیری کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاکیزہ فرمائے بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کی ذریت ہیں یہ دعا حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی۔ آپ نے کعبہ معظمہ کی تعمیر سے فارغ ہونے کے بعد دعا فرمائی کہ الٰہی اپنے نبی آخر الزمان سید الانس والجان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف بنی اسمٰعیل کو عطا کر۔

آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور حضور کا ظہور انہیں کی نسل سے ہوا۔ ان کی نسل میں حضور کے سوا اور کوئی نبی نہیں ہوا۔

حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے حضور باقی تمام انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ چنانچہ حضور نے اپنا میلاد امر خود بیان فرمایا جیسے امام بغوی ایک حدیث سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالے کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا اور وہ وقت تھا کہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا۔ اَنَا عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اٰدَمُ لَمُنْجَدِلٌ بَيْنَ طِيْنَتِهٖ ۔ میں تمہیں اپنی ابتداء کی خبر دوں میں ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے محل اور قصور روشن ہو گئے۔

اس حدیث میں دعاء ابراہیم سے بھی آیت کریمہ کا مضمون مراد ہے (جمل۔ خازن)

تعلیم الکتاب اور حکمت سے مراد قرآن کریم اور اس کے حقائق و معارف ہیں۔

اور حکمت سے مراد حکمت اسرار الٰہی ہے۔

بعض نے کہا حکمت سے مراد فقہ ہے۔

قتادہ کہتے ہیں حکمت سنت کا دوسرا نام ہے۔

بعض کے نزدیک حکمت سے مراد علم احکام ہے۔

اور یُزَکِّیْهِمْ جو فرمایا اس کا ترجمہ ستھرا کرنا۔ پاکیزہ بنانا ہیں۔ درحقیقت اس سے مراد نفوس و ارواح کو کدورتوں سے پاک کر کے حجاب اٹھا دینا مقصود ہے تاکہ اس قابل ہو سکیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا عزیز اسے کہتے ہیں جس کا کوئی مثل نہ ہو۔

بامحاورہ ترجمہ سولھواں رکوع سورہ بقرہ پ۱

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ اور کون منہ پھیرے ملت ابراہیم سے سوا اس کے جو دل کا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

بیوقوف ہو اور بے شک ہم نے چن لیا اسے دنیا میں اور بے شک وہ آخرت میں صالحوں سے ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جب فرمایا ان سے ان کے رب نے گردن اطاعت جھکا۔ عرض کی میں نے گردن جھکائی اس کے لیے جو جہان کا پالنے والا ہے۔

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۗ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اور وصیت کی اس دین کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے چن لیا تمہارے لیے یہ دین تو نہ مرنا مگر مسلمان رہتے ہوئے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۝ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

کیا تم میں کے موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی جب کہ اس نے اپنے بیٹوں کو فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کروگے بولے ہم پوجیں گے اسے جو آپ کا خدا ہے اور آپ کے آباء ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کا ایک خدا اور ہم اس کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ ایک امت ہے کہ گزر چکی ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو تم کماؤ اور پرسش نہ ہوگی تم سے ان کے کاموں کی۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے۔ فرما دو بلکہ ہم تو دین ابراہیم لیتے ہیں اور نہ تھے وہ مشرکوں سے۔

قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَاۤ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

کہو تم ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم کی طرف اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور جو دیے گئے باقی انبیاء کو اپنے رب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ○ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○

قُلْ أَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○

أَمْ تَقُوْلُوْنَ إِنَّ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں

تو اگر ایمان لائیں جیسے ایمان لائے تم تو بے شک وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں تو تمہارے لیے اللہ کافی ہوگا اور وہی سنتا جانتا ہے۔

اللہ کا رنگ ہے اور کون ہے جو اللہ سے بہتر رنگ رنگے اور ہم اس کی پوجا کرتے ہیں۔

فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور ہمارے عمل ہمیں اور تمہارے عمل تمہیں اور ہم اسی کے ساتھ مخلص ہیں۔

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو چھپائے گواہی اللہ کی طرف سے آئی ہوئی اور اللہ نہیں تمہاری کرتوت سے بے خبر۔

یہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لیے ان کی کمائی اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور نہ پوچھے جاؤ گے اس سے جو وہ عمل کرتے تھے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	يَرْغَبُ۔ منہ پھیرے	عَنْ مِّلَّةِ۔ دین سے
اِبْرٰهٖمَ۔ ابراہیم کے	اِلَّا۔ مگر	مَنْ۔ وہ	سَفِهَ۔ احمق
نَفْسَهٗ۔ اپنے دل کا	وَ۔ اور	لَقَدِ۔ بیشک	اصْطَفَيْنٰهُ۔ ہم نے چن لیا اسے
فِی۔ بیچ	الدُّنْيَا۔ دنیا کے	وَ۔ اور	اِنَّهٗ۔ بیشک وہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِی - بیچ	الْاٰخِرَۃِ - آخرت کے ہے	لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ - نیکوں میں سے	
اِذْ - جبکہ	قَالَ - فرمایا	لَہٗ - اس سے	رَبُّہٗ - اس کے رب نے
اَسْلِمْ - گردن جھکا	قَالَ - کہا	اَسْلَمْتُ - گردن جھکائی میں نے	
لِرَبِّ - واسطے رب	الْعٰلَمِیْنَ - جہانوں کے	وَ - اور	وَصّٰی - وصیت کی
بِہَا - اس دین کی	اِبْرٰہٖمُ - ابراہیم نے	بَنِیْہِ - اپنے بیٹوں کو	وَ - اور
یَعْقُوْبُ - یعقوب نے	یٰبَنِیَّ - اے میرے بیٹو	اِنَّ - بیشک	اللہَ - اللہ نے
اصْطَفٰی - چنا	لَکُمُ - تمہارے لیے	الدِّیْنَ - دین	فَلَا - تو نہ
تَمُوْتُنَّ - مرنا	اِلَّا - مگر	وَ - یہ کہ	اَنْتُمْ - تم
مُّسْلِمُوْنَ - گردن جھکائے ہو	اَمْ - کیا	کُنْتُمْ - تم تھے	شُہَدَآءَ - گواہ
اِذْ - جب	حَضَرَ - آئی	یَعْقُوْبَ - یعقوب کو	الْمَوْتُ - موت
اِذْ - جب	قَالَ - کہا	لِبَنِیْہِ - اپنے بیٹوں کو	مَا - کیا
تَعْبُدُوْنَ - پوجوگے	مِنْ بَعْدِیْ - میرے بعد	قَالُوْا - بولے	نَعْبُدُ - پوجیں گے ہم
اِلٰہَکَ - تیرے رب کو	وَ - اور	اِلٰہَ - اس رب کو	اٰبَآئِکَ - جو تمہارے آباء
کا ہے	اِبْرٰہٖمَ - ابراہیم	وَ - اور	اِسْمٰعِیْلَ - اسمعیل
وَ - اور	اِسْحٰقَ - اسحٰق کا	اِلٰہًا - خدا	وَّاحِدًا - ایک
وَ - اور	نَحْنُ - ہم	لَہٗ - اس کے لیے	مُسْلِمُوْنَ - گردن جھکانے
والے ہیں	تِلْکَ - یہ	اُمَّۃٌ - امت ہے	قَدْ - بیشک
خَلَتْ - گزرگئی	لَہَا - اس کے لیے	مَا - وہ ہے جو	کَسَبَتْ - اس نے کمایا
وَ - اور	لَکُمْ - تمہارے لیے	مَّا - وہ ہے جو	کَسَبْتُمْ - تم کماؤ
وَ - اور	لَا - نہ	تُسْئَلُوْنَ - پوچھے جاؤ گے	عَمَّا - ان کاموں سے
کَانُوْا - کہ وہ تھے	یَعْمَلُوْنَ - عمل کرتے	وَ - اور	قَالُوْا - بولے یہودی
کُوْنُوْا - ہو جاؤ	ہُوْدًا - یہودی	اَوْ - یا	نَصٰرٰی - نصرانی
تَہْتَدُوْا - راہ پاجاؤ گے	قُلْ - فرمادو	بَلْ - بلکہ	مِلَّۃَ - دین
اِبْرٰہٖمَ - ابراہیم کا	حَنِیْفًا - سیدھا ہے	وَ - اور	مَا - نہیں
کَانَ - تھے وہ	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ - مشرکوں میں	قُوْلُوْٓا - یوں کہو	اٰمَنَّا - ایمان لائے ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِاللّٰہِ ۔ اللہ پر	وَ ۔ اور	مَآ اُنْزِلَ ۔ اس پر جو اتارا گیا	اِلَیْنَا ۔ ہم پر
وَمَا ۔ اور وہ جو	اُنْزِلَ ۔ اترا	اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ ۔ ابراہیم پہ	وَاِسْمٰعِیْلَ ۔ اور اسمٰعیل
وَاِسْحٰقَ ۔ اور اسحٰق پہ	وَیَعْقُوْبَ ۔ اور یعقوب پہ	وَالْاَسْبَاطِ ۔ اور اولاد پہ	وَمَآ اُوْتِیَ ۔ اور جو دیا گیا
مُوْسٰی ۔ موسیٰ کو	وَعِیْسٰی ۔ اور عیسیٰ کو	وَمَآ اُوْتِیَ ۔ اور جو دیا گیا	النَّبِیُّوْنَ ۔ نبیوں کو
مِنْ رَّبِّہِمْ ۔ انکے رب کی طرف سے	لَا نُفَرِّقُ ۔ نہیں فرق کرتے ایمان میں	بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ ۔ کسی ایک کے	وَنَحْنُ ۔ اور ہم ہیں
لَہٗ ۔ اسی کے لیے	مُسْلِمُوْنَ جھکنے والے	فَاِنْ اٰمَنُوْا ۔ تو اگر ایمان لے آئیں	بِہٖ ۔ اس کے ساتھ
فَقَدِ ۔ تو بیشک	اھْتَدَوْا ۔ ہدایت پا گئے	وَاِنْ ۔ اور اگر	تَوَلَّوْا ۔ منحرف ہوں
فَاِنَّمَا ۔ تو اسکے سوا نہیں	ھُمْ فِیْ ۔ وہ بیچ	شِقَاقٍ ۔ ضد کے ہیں	فَسَیَکْفِیْکَہُمُ ۔ تو کافی ہوگا تمہیں
اللّٰہُ ۔ وہی اللہ	وَھُوَ ۔ اور وہ	السَّمِیْعُ ۔ سننے والا	الْعَلِیْمُ ۔ جاننے والا ہے
صِبْغَۃَ اللّٰہِ ۔ رنگ اللہ کا	وَمَنْ ۔ اور کون ہے	اَحْسَنُ ۔ اچھا	مِنَ اللّٰہِ ۔ اللہ سے
صِبْغَۃً ۔ رنگ دینے میں	وَنَحْنُ لَہٗ ۔ اور ہم اسکے	عٰبِدُوْنَ ۔ پوجا کرتے ہیں	قُلْ ۔ کہہ دو
اَتُحَآجُّوْنَنَا ۔ کیا جھگڑتے ہو	فِی اللّٰہِ ۔ اللہ کی ذات میں	وَھُوَ ۔ اور وہ	رَبُّنَا ۔ ہمارا رب ہے ۔
وَرَبُّکُمْ ۔ اور تمہارا رب ہے	وَلَنَآ ۔ اور ہمارے لیے	اَعْمَالُنَا ۔ ہمارے عمل ہیں	وَلَکُمْ ۔ اور تمہارے لیے
اَعْمَالُکُمْ ۔ تمہارے اعمال	وَنَحْنُ لَہٗ ۔ اور ہم اسکے لیے	مُخْلِصُوْنَ ۔ مخلص بندے ہیں	اَمْ تَقُوْلُوْنَ ۔ کیا کہتے ہو
اِنَّ اِبْرٰھٖمَ ۔ یہ کہ ابراہیم	وَاِسْمٰعِیْلَ ۔ اور اسمٰعیل	وَاِسْحٰقَ ۔ اور اسحٰق	وَیَعْقُوْبَ ۔ اور یعقوب
وَالْاَسْبَاطَ ۔ اور اولاد	کَانُوْا ھُوْدًا ۔ تھے یہودی	اَوْ نَصٰرٰی ۔ یا نصرانی	قُلْ ۔ فرما دو
ءَاَنْتُمْ ۔ کیا تم	اَعْلَمُ ۔ زیادہ جانتے ہو	اَمِ اللّٰہُ ۔ یا اللہ	وَمَنْ ۔ اور کون ہے
اَظْلَمُ ۔ ظالم ترین	مِمَّنْ ۔ اس سے جو	کَتَمَ ۔ چھپائے	شَہَادَۃً ۔ گواہی
عِنْدَہٗ ۔ جو اسکے پاس ہے	مِنَ اللّٰہِ ۔ اللہ سے	وَمَا اللّٰہُ ۔ اور نہیں اللہ	بِغَافِلٍ ۔ بے خبر
عَمَّا ۔ اس سے	تَعْمَلُوْنَ ۔ جو تم کرتے ہو	تِلْکَ اُمَّۃٌ ۔ یہ امت ہیں کہ	قَدْ خَلَتْ ۔ بیشک گذر گئی
لَہَا مَا ۔ انکے لیے وہ ہے جو	کَسَبَتْ ۔ وہ کریں	وَلَکُمْ مَّا ۔ اور تمہارے لیے وہ جو	کَسَبْتُمْ ۔ تم کرو
وَلَا ۔ اور نہ	تُسْـَٔلُوْنَ ۔ سوال ہوگا تم سے	عَمَّا کَانُوْا ۔ اس کا کہ تھے	یَعْمَلُوْنَ ۔ عمل کرتے ۔

مختصر تفسیر سولھواں رکوع ۔ سورۃ بقرہ ۔ پ ۱

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ اِبْرٰھٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ ۔ اور کون ہے جو منہ پھیرے دین ابراہیم سے سوائے اسکے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو دل کا احمق ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ علماء یہود میں سے حضرت عبد اللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر اور سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ توریت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا وہ راہ پا جائے گا اور جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہے۔ یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام لانے سے انکار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ جب حضرت سید عالم کے لیے خود حضرت ابراہیم نے اس رسول معظم کی بعثت کی دعا کی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ دین ابراہیم سے پھرا۔ اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سے تعریضاً خطاب بھی ہے کہ جو اپنے کو افتخار نسب میں تو حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کرے اور دین کے لحاظ سے انحراف کرے تو یہ سفاہت نفس ہی کی وجہ ہو سکتی ہے اور شرافت نفس کے سفیہ کا حق نہیں ہوتا۔

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور بیشک ضرور ہم نے اسے چن لیا دنیا میں رسالت و خلت کے ساتھ انہیں خلیل اللہ بنایا۔ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے نیک صالح بندوں سے ہیں اور صالحین کے لیے درجات بلند ہیں اور حضرت ابراہیم جب ہمارے خلیل ہیں تو کرامت دارین کے ضرور جامع ہیں تو ان کے طریق اور ان کے ملت سے منحرف ہونے والا لازمی طور پر سفیہ احمق اور نادان ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جبکہ اسے اس کے رب نے فرمایا گردن جھکا۔ اسلام لا تو عرض کی گردن جھکائی اور اسلام قبول کیا اس کے لیے جو رب سارے جہان کا ہے۔ ع سپردم بتو مایۂ خویش را

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود مردود نے مشکیں باندھ کر منجنیق کے ذریعہ آگ میں پھینکا۔ جبریل امین نے آ کر پوچھا کچھ حاجت ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا تجھ سے حاجت نہیں میرا رب میرا حال خوب جانتا ہے حق تعالیٰ نے ان کی اس تسلیم و رضا کی برکت سے نار کو گلزار بنا دیا۔

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اور وصیت فرمائی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بیشک اللہ نے چن لیا تمہارے لیے یہ دین کو تو نہ مرنا مگر مسلمان۔

گویا آپ کی وصیت میں اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید تھی۔ جو قیامت تک ہر مسلمان کے لیے جاری ہے کہ وہ دین اسلام پر اتنا مضبوط رہے کہ مرتے دم تک مسلمان ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آٹھ بیٹے تھے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ تو ہاجرہ قبطیہ تھیں حضرت اسحٰق علیہ السلام کی والدہ حضرت سارہ تھیں باقی چھ فرزندوں کی والدہ قنطورا کنعانیہ تھیں حضرت سارہ کے وصال کے بعد ان سے عقد کیا تھا۔ ان سے ایک لڑکی یقیطن تھیں۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ تم کیا گواہ ہو جب آئی یعقوب کو موت جب کہا انہوں نے اپنی اولاد کو میرے بعد تم کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے جو آپ کا اور آپ کے آباد کا خدا ہے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کا ایک خدا اور ہم اس کے لیے جھکے ہوئے ہیں۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہود نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالے نے ان کی اس غلط بیانی کی تردید کی اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

اس میں فرمایا کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے انتقال کے وقت موجود تھے۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور انہوں نے جواب دیا تھا وہ آیت متلوہ میں بیان ہوا۔ اور حضرت اسمعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں داخل کرنا اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا ہم مرتبہ باپ کے ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی آیا کہ اسمٰعیل کا نام اسحاق علیہ السلام سے پہلے دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لیے کہ آپ حضور کے جد ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - یہ امت ہے کہ گذر چکی ان کے لیے ہے جو انہوں نے کیا اور تمہارے لیے ہے جو تم کرو اور ان کے کرنے کے متعلق تم نہ پوچھے جاؤ گے۔

اس امت سے مراد حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد ہے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - اور یہودی بولے تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو دین ابراہیم لیے ہوئے ہیں جو ہر قسم کی باطل پرستی سے جدا تھا اور وہ مشرکوں سے نہ تھا۔

حنیف کے معنی تمام دینوں سے اسلام کی طرف جھکنے والا

شان نزول

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت رؤسائے یہود اور نجرانی نصاری کے جواب میں نازل ہوئی۔ یہودیوں نے مسلمانوں سے یہ کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام پر افضل ہیں اور توریت تمام آسمانی کتابوں پر افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان و ملل سے اعلیٰ ہے اس کے ساتھ ہی انہوں نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور انجیل و قرآن کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا کہ اگر راہ راست چاہتے ہو تو یہودی بن جاؤ۔ نجران کے نصاری نے بھی مسلمانوں کو اپنے مذہب میں آنے کی دعوت دی اس پر یہ جواب آیا جو پہلی آیت میں فرمایا۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ - کہو ہم ایمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے اللہ پر اور اس پہ جو نازل ہوا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق اور یعقوب پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰ و عیسیٰ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ہم فرق نہیں کرتے ایمان میں کسی پر اور ہم اللہ کے لیے جھکے ہوئے ہیں۔

اس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ اہل باطل پر تعرض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملت ابراہیم پر ہونے کا تمہارا دعوےٰ باطل ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو حکم ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ۔ پھر اگر وہ بھی ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر انحراف کریں تو وہ ضد و کد میں ہیں ان میں طلب حق کا شائبہ بھی نہیں۔

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ تو اے محبوب قریب ہے کہ کافی ہے تمہارے لیے اللہ اور وہ سنتا جانتا ہے

اس میں منجانب اللہ تسلی ہے کہ وہ اپنے حبیب کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اسے اخبار بالغیب بھی ہے کہ آئندہ ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا۔ چنانچہ بنی قریظہ قتل ہوئے۔ بنی نضیر جلاوطن کیے گئے اور مسلمانوں کو غلبہ کیا۔ یہود و نصاریٰ کو جزیہ دینا پڑا۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔ ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا اور اللہ سے بہتر کون رنگ رنگنے والا ہے اور ہم اسی کو پوجتے ہیں۔

یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن کو رنگ نفوذ کر کے ایک کر دیتا ہے اسی طرح دین الٰہی کے عقائد حق ہمارے رگ و پے میں سما گئے۔ ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اسکے رنگ میں رنگا گیا ہے۔ ہمارا رنگ ظاہری نہیں کچا نہیں جو معمولی سے چھینٹے سے داغدار ہو جائے بلکہ پختہ رنگ اور ایسا رنگ ہے کہ نفوس و روح کو پاک کرتا ہے ظاہر میں اوصاف اس کے آثار اوضاع و افعال سے نمودار ہوتے ہیں۔

ایک اس تشبیہ سے یہ واقعہ بھی ہے کہ نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا انکے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ گھول کے اس میں اس کو یا بچے کو غوطہ دیتے جب وہ زرد رنگ میں رنگ جاتا تو سمجھتے کہ اب یہ پکا نصرانی ہوا۔ اس میں اس واہمہ کا رد بھی ہے کہ تمہارے یہ عارضی رنگ تم ہی کو مبارک ہوں رنگ خدائی الگ ہے اور اس رنگ کا مقابلہ یہ گھلے ہوئے کچے رنگ نہیں کر سکتے۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ۔ فرما دو کیا اللہ کے بارے میں تم جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے اور ہم تو خالص و مخلص اسی کے لیے ہیں۔

شان نزول اس کا یہ ہے کہ یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں۔ ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ انبیاء ہم میں سے ہوئے اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور لنا اعمالنا فرما کر بتایا اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا کسی اور سے۔

اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى‌ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ‌ؕ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق و یعقوب اور انکی اولاد یہودی یا نصرانی تھے فرما دو کیا تمہیں زیادہ علم ہے یا اللہ کو۔ اس کا جواب قطعی یہی ہے کہ اللہ ہی اعلم ہے جس نے قرآن کریم میں خبر دی۔ مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا۔ ابراہیم یہودی نصرانی نہ تھے لیکن وہ تھے حنیف اور مسلمان وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اور وہ تم جیسے مشرکوں کے باطل خیال پر نہ تھے۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور اللہ اسکے کاموں سے غافل نہیں۔

یہ یہود کا خیال ہے کہ توریت میں حضور کی نعت اللہ کی طرف سے آچکی ہے اور یہ اسے چھپا رہے ہیں تو ان سے ظالم ترین کون ہو سکتا ہے۔

تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ‌ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ‌ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۔ یہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لیے ان کی کمائی اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔

اس لیے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ اس طرح بد مذہب اپنی بد مذہبی میں رہ کر آخرت میں ماخوذ ہوگا۔ اور راہ راست والا اپنے سیدھے راستہ پر رہ کر ہدایت کا صلہ پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَذِقۡنَا الۡاِسۡتِقَامَةَ عَلَى الۡهِدَايَةِ وَالۡاِسۡلَامِ وَاَمِتۡنَا عَلٰى دِيۡنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اٰمِيۡنَ يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ بِحُرۡمَةِ النَّبِيِّ الۡاَمِيۡنِ عَلَيۡهِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكۡمَلُ التَّسۡلِيۡمِ اٰمِيۡنَ يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ اٰمِيۡنَ اٰمِيۡنَ

۳۰۔ اپریل ۵۳ء۔ دوشنبہ۔ سکھر جیل

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری چشتی اشرفی خطیب مسجد وزیر خاں۔ لاہور (نور اللہ مرقدہ)

۲۴ دسمبر ۱۹۷۴ء مطابق ۲۰۔ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ کو اضافات اور ترتیب کا کام مکمل ہوا۔ الحمد للہ علی احسانہ

ابن الحسنات سید خلیل احمد قادری

خطیب مسجد وزیر خاں۔ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پارہ ۲

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع پ۲۔ سورۃ بقرہ

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ
الْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ٥
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ
شَهِيْدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ
عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ
يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً
اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
شَطْرَهٗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ٥
وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ

اب کہیں گے بیوقوف لوگوں میں سے کس نے پھیر دیا ان کو اس قبلہ سے جس پر تھے۔ آپ فرمائیں پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے۔ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے سیدھی راہ کی۔

اور بات یہ ہے کہ ہم نے کیا تمہیں امت افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں اور وہ جو کیا تھا ہم نے قبلہ جس پر تم تھے اس لیے تھا کہ ہم دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پیروں پلٹتا ہے اور اگرچہ یہ بات بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے بے شک اللہ لوگوں پر بہت مہربان رحم والا ہے۔

بے شک ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا منہ پھرنا آسمان کی طرف تو ہم ضرور پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف سے جس سے آپ راضی ہیں تو پھیر لو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور جہاں تم ہو اپنا منہ اس طرف کر دیا کرو اور بے شک جنہیں کتاب ملی وہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کرتوتوں سے غافل نہیں۔

اور اگر آپ ان کی طرف جنہیں کتاب ملی کسی نشانی پر بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو گے اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلے کے تابع نہیں اور (اے سننے والے) اگر تو ان کی خواہشات پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ظالم ہوگا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا کی وہ اس نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسے لوگ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان کا ایک گروہ دیدہ و دانستہ حق چھپاتا ہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

(اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تو خبردار تو شک کرنے والوں سے نہ ہو۔

لفظی ترجمہ

سَيَقُوْلُ۔ اب کہینگے	السُّفَهَاۗءُ۔ بیوقوف لوگ	مِنَ النَّاسِ۔ لوگوں میں سے	مَا۔ کیوں
وَلّٰىهُمْ۔ پھیر دیا انہوں نے	عَنْ قِبْلَتِهِمُ۔ اس قبلہ سے	الَّتِيْ۔ جو	كَانُوْا۔ تھے
عَلَيْهَا۔ اوپر اس کے	قُلْ۔ فرما دو	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے ہے	الْمَشْرِقُ۔ پورب
وَ۔ اور	الْمَغْرِبُ۔ پچھم	يَهْدِيْ۔ چلائے	مَنْ۔ جسے
يَّشَاۗءُ۔ چاہے	اِلٰى۔ طرف	صِرَاطٍ۔ راہ	مُّسْتَقِيْمٍ۔ سیدھی مضبوط کے
وَ۔ اور	كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی	جَعَلْنٰكُمْ۔ کیا ہم نے تم کو	اُمَّةً۔ امت
وَّسَطًا۔ افضل	لِّتَكُوْنُوْا۔ تاکہ ہو تم	شُهَدَاۗءَ۔ گواہ	عَلَى۔ اوپر
النَّاسِ۔ لوگوں کے	وَ۔ اور	يَكُوْنَ۔ ہو	الرَّسُوْلُ۔ رسول
عَلَيْكُمْ۔ تمہارے اوپر	شَهِيْدًا۔ گواہ	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
جَعَلْنَا۔ کیا ہم نے	الْقِبْلَةَ۔ قبلہ	الَّتِيْ۔ وہ کہ	كُنْتَ۔ تھے تم
عَلَيْهَآ۔ اس پر	اِلَّا۔ مگر	لِنَعْلَمَ۔ اسلیے کہ جانیں ہم	مَنْ۔ کون
يَّتَّبِعُ۔ پیروی کرتا ہے	الرَّسُوْلَ۔ اس رسول کی	مِمَّنْ۔ اور کون	يَّنْقَلِبُ۔ پھرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی۔ اوپر	عُقِبَیْہِ۔ اپنی ایڑیوں کے	وَ۔ اور	اِنْ۔ بیشک
کَانَتْ۔ ہے	لَکَبِیْرَۃً۔ یقیناً بھاری	اِلَّا۔ مگر	عَلَی۔ اوپر
الَّذِیْنَ۔ انکے کہ	ھَدَی۔ ہدایت کی	اللّٰہُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	کَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	لِیُضِیْعَ۔ کہ ضائع کرے
اِیْمَانَکُمْ۔ تمہارے ایمان	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	بِالنَّاسِ۔ لوگوں پر
لَرَءُوْفٌ۔ مہربان	رَّحِیْمٌ۔ رحم والا ہے	قَدْ۔ بیشک	نَرٰی۔ ہم دیکھ رہے ہیں
تَقَلُّبَ۔ تمہارا پھیرنا	وَجْھِکَ۔ اپنے منہ کو	فِیْ۔ بیچ	السَّمَآءِ۔ آسمان کے
فَلَنُوَلِّیَنَّکَ۔ تو ضرور پھیریں گے	قِبْلَۃً۔ اس قبلہ کی طرف	تَرْضٰھَا۔ جس سے تم راضی ہو	فَوَلِّ۔ تو پھیرلو
وَجْھَکَ۔ اپنا منہ	شَطْرَ۔ طرف	الْمَسْجِدِ۔ مسجد	الْحَرَامِ۔ حرام کے
وَ۔ اور	حَیْثُ۔ جہاں کہیں	مَا۔ بھی	کُنْتُمْ۔ ہو تم
فَوَلُّوْا۔ تو پھیرلو	وُجُوْھَکُمْ۔ منہ اپنا	شَطْرَہٗ۔ اس طرف	وَ۔ اور
اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جنہیں	اُوْتُوْا۔ دی گئی ہے	الْکِتٰبَ۔ کتاب
لَیَعْلَمُوْنَ۔ یقیناً جانتے ہیں	اَنَّہُ۔ کہ بیشک وہ	الْحَقُّ۔ حق ہے	مِنْ رَّبِّھِمْ۔ ان کے رب کی
طرف سے	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	اللّٰہُ۔ اللہ
بِغَافِلٍ۔ غافل	عَمَّا۔ اس سے کہ	یَعْمَلُوْنَ۔ وہ کرتے ہیں	وَ۔ اور
لَئِنْ۔ اگر	اَتَیْتَ۔ تم آؤ	الَّذِیْنَ۔ ان کے پاس جنہیں	اُوْتُوْا۔ دی گئی ہے
الْکِتٰبَ۔ کتاب	بِکُلِّ۔ ہر ایک	اٰیَۃٍ۔ آیت سے	مَّا۔ تو نہ
تَبِعُوْا۔ پیروی کریں	قِبْلَتَکَ۔ تمہارے قبلہ کی	وَ۔ اور	مَا۔ نہ
اَنْتَ۔ تم	بِتَابِعٍ۔ پیرو ہوگے	قِبْلَتَھُمْ۔ انکے قبلہ کے	وَ۔ اور
مَا۔ نہ	بَعْضُھُمْ۔ بعض ان کا	بِتَابِعٍ۔ پیرو ہوگا	قِبْلَۃَ۔ قبلہ
بَعْضٍ۔ بعض کا	وَ۔ اور	لَئِنِ۔ اگر	اتَّبَعْتَ۔ پیروی کی تو نے
اَھْوَآءَھُمْ۔ ان کی خواہش کی	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	مَا۔ اس کے کہ	جَآءَکَ۔ آیا تم پر
مِنَ الْعِلْمِ۔ علم سے	اِنَّکَ۔ بیشک تو	اِذًا۔ اس وقت ہوگا	لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں
میں سے	اَلَّذِیْنَ۔ وہ لوگ کہ	اٰتَیْنٰھُمُ۔ دی گئی انہیں	الْکِتٰبَ۔ کتاب
یَعْرِفُوْنَہٗ۔ جانتے ہیں اسکو	کَمَا۔ جیسے	یَعْرِفُوْنَ۔ جانتے ہیں	اَبْنَآءَھُمْ۔ اپنے بیٹوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	اِنَّ۔ بیشک	فَرِیْقًا۔ ایک فریق	مِّنْھُمْ۔ ان سے ہے
یَکْتُمُوْنَ۔ کہ چھپاتے ہیں	الْحَقَّ۔ حق	وَ۔ اور	ھُمْ۔ وہ
یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہیں کہ	اَلْحَقُّ۔ حق ہے	مِنْ رَّبِّکَ۔ تمہارے رب کی طرف سے	
فَلَا۔ تو نہ	تَکُوْنَنَّ۔ ہو	مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ شک کرنے والا	

تفسیر اُردو پہلا رکوع پ ۲ ۔سورۃ بقرہ

سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَاؕ اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے جس پر تھے۔

اَلسُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ۔ بے وقوف لوگ

سفہاء کا واحد سفیہ ہے۔ سفیہ کے معنی چھچھورے اور کم عقل کے ہیں اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض اور تنقید کرتے ہیں۔

قدیم نبیوں اور ہجرت سے قبل مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ہادی سبل ختم الرسل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھتے رہے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد بھی سترہ ماہ تک بیت المقدس کو ہی قبلہ برقرار رکھا۔ لیکن خواہش یہ تھی کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے تعمیر کردہ بیت اللہ شریف کو قبلہ بنائیں آخرکار مدینہ منورہ میں تیرہ یا سترہ ماہ کے بعد آپ کو قبلہ تبدیل کرنے کا حکم ملا۔

یہودیوں کو جب خبر ملی تو انہیں مخالفت کا ایک بہانہ مل گیا وہ طرح طرح کے اعتراض کرنے لگے اور کہنے لگے کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی عداوت وحسد کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ قرآن عظیم میں ان باتوں کی تردید فرمائی گئی اور ارشاد ہوا کہ اے محبوب فرمادیجئے کہ ہم نے کسی حسد یا تعصب کی وجہ سے قبلہ تبدیل نہیں کیا بلکہ اللہ کے حکم سے بدلا ہے۔

شانِ نزول

یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کی کیونکہ یہ یہود کو ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے۔ نسخ کے خلاف عام طور پر یہودی تھے اس لیے کہ ان کے عقیدہ میں ناسخ ومنسوخ کا عقیدہ غلط ہے۔

بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں آئی۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی پہلو نکلتا ہے کہ اس سے کفار کے وہ سب گروہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں مشرکین مکہ اور یہود و نصاریٰ سب ہی شریک تھے۔ قرآن کریم نے یہ غیبی خبر دی کہ یہ لوگ ایسی بکواس کریں گے۔ اس لیے انہیں سفہاء فرمایا گیا کہ وہ ایسی روشن اور واضح بات پر معترض ہوتے جو ظاہر ہے کہ انبیاء سابقین نے نبی آخر الزمان کے خصائص میں آپ کا لقب ذو القبلتین بتایا اور تحویل قبلہ اس کی تصدیق ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے۔ ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور بے وقوفی و جہالت سے معترض ہونا کمال حماقت و سفاہت ہے۔

قبلہ کی تعریف: قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف مسلمان منہ کر کے عبادت کرے یہاں قبلہ سے مراد بیت المقدس ہے۔

قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ فرما دیجئے پورب پچھم مشرق ہو یا مغرب ہر سمت اللہ کی ہے تو اسے اختیار ہے جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے اور ایسے ہی ہم نے کیا تم کو سب امتوں سے افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے گواہ ہیں۔

یعنی مشرق و مغرب اسی کا ہے تو اسے اختیار ہے جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے اور جس کو چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا حق جو اس کے اختیارات میں اعتراض کرے بندے کا کام صرف اور صرف اپنے رب کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔

استقبال قبلہ عبادت میں سے ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتماد کرنا ہے۔ خصوصیت مکانی اس میں معتبر نہیں ہم کو تو اللہ تعالیٰ نے سمت کعبہ منہ کرنے کا حکم دیا اس لیے ہم حکم کی اتباع کرتے ہیں۔

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سے مراد وہ راہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے۔

وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہم نے تم کو سیدھی راہ کی ہدایت کی اسی طرح ہم نے تم کو بہتر بنایا جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اسی طرح تم کو بہتر امت بنایا۔

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔ ہم نے تم کو اوروں سے بہتر عادل علم و عمل و معرفت سے آراستہ بنایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ وَسَطًا کے معنی عَدْلًا معتدل کے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اس شخص نے جو ان کا بہتر تھا یہاں اوسط کا اطلاق واحد پر آیا۔

تقدیر آیت کی یہ ہے جَعَلْنٰكُمْ اَهْلَ دِیْنٍ وَّسَطٍ یعنی ہم نے دین وسط والا بنایا اسلام کو دین وسط فرمایا کیونکہ احکام شرعیہ سب افراط و تفریط کے درمیان ہیں۔ علماء نے اس آیت کو اجماع امت محمدیہ کے احکام میں حجت ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرور کائنات رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصر کے بعد منبر اقدس پر تشریف لائے اور جو کچھ قیامت تک کے واقعات ہونے والے تھے آپ نے بیان فرمائے۔ یہاں تک کہ جب دھوپ درختوں اور دیواروں کی منڈیروں پر چلی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کی عمر اب اتنی ہی باقی ہے جس قدر کہ یہ دن باقی ہے۔

یاد رکھو کہ یہ امت محمدیہ ستر امتوں کا کام دیتی ہے اور ان سب سے اللہ کے نزدیک یہ امت بہتر و بزرگ ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اور لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ۔ تاکہ تم گواہ لوگوں پر یعنی قیامت کے دن امت محمدیہ اللہ تعالے کے حضور گواہی دے گی کہ انبیاء کرام نے اپنی امت کو احکام پہنچا دیئے۔ یہی معنی گواہ ہونے کے ہیں۔

امت مرحومہ کو یہ فضیلت ملی کہ وہ دنیا و آخرت میں لوگوں پر گواہ ہو اس سے چند مسائل مستنبط ہوئے۔

اول یہ کہ دنیا میں مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر اور مقبول ہے۔ کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اس امت کا اجماع حجت اور لازم القبول ہے۔

تیسرے یہ کہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر اور مقبول ہے۔ چنانچہ رحمت و عذاب کے فرشتے اس کی شہادت کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس لیے حضور نے فرمایا۔ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اور لَا تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِالْخَيْرِ۔ یعنی اپنی میت کا تذکرہ بھلائی سے کیا کرو کہ تم گواہ ہو زمین پر۔

صحاح کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے وَجَبَتْ وَجَبَتْ تین بار فرمایا کہ واجب ہوئی واجب ہوئی واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی۔ حضور نے اسی طرح تین بار وَجَبَتْ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا حضور کیا واجب ہوئی۔ فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی۔ اس کے لیے جنت واجب ہوئی۔ دوسرے کی تم نے برائی کی اس کے لیے جہنم واجب ہوئی۔ تم زمین پر اللہ کے شہداء یعنی گواہ ہو۔ پھر حضور نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ۔

چوتھے یہ مسئلہ بھی نکلا کہ یہ تمام شہادتیں صلحاء امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد۔

اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے کہا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے والا احکام لے کر نہیں پہنچا تو وہ انکار کریں گے اور کہہ دیں گے کوئی نہیں آیا۔ حضرات انبیاء سے دریافت ہوگا وہ عرض کریں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقامۃً للحجۃ دلیل طلب ہوگی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ہماری گواہ ہے پھر یہ امت انبیاء کے دعوی کی تصدیق اور کفار کے انکار کی تکذیب کرے گی۔ اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے کہ انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو۔ یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا۔ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر قرآن نازل فرمایا۔ ان کے ذریعے ہم قطعی یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فرض تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کیا۔ پھر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امت کے متعلق دریافت ہوگا۔ حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں تمہارا رسول تم پر گواہی دے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر اتباع کرنے والے کو کہ اس کا دین میں کیا مرتبہ ہے اور ان کی ایمان کی کیا کچھ حقیقت اور وہ کونسا پردہ ہے جس سے ان کی ترقی رکی ہوئی ہے پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں تمہارے ایمان کے درجات اور نیک و بد اعمال و اخلاص کو بھی جانتے ہیں (فتح العزیز)

پانچویں اس سے یہ مسئلہ بھی نکلا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت سماعی بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقین سننے سے حاصل ہو، اس پر شہادت دی جا سکتی ہے۔ آگے ہے

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۔ اور یہ رسول تمہارے گواہ ہوں گے۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ امت کو تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اطلاع احوال امم و تبلیغ انبیاء قطعی و یقینی حاصل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکرم الٰہی نور نبوت سے ہر شخص کا حال اور اس کی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق پر مطلع ہیں۔

چھٹے یہ مسئلہ بھی نکلا کہ حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنی زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ اور ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبین اور بعد میں پیدا ہونے والوں کے لیے مثل اویس قرنی امام مہدی وغیرہ اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے۔

ساتویں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر نبی کو امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ وہ روز قیامت شہادت دے سکیں۔ چونکہ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شہادت عام ہوگی۔ اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالے اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع کرے گا۔ پھر سابقہ امتوں کے کفار سے خطاب کرکے فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا وہ صاف انکار کریں گے کہ ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔ پھر اللہ تعالے انبیاء سے دریافت کرے گا انبیاء متفقہ طور پر عرض کریں گے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اے اللہ ہم تیرے احکام ان کو پہنچا چکے ہیں۔ یہ صریح جھوٹ بولتے ہیں اللہ تعالے عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ مگر اتمام حجت کے لیے انبیاء سے گواہی طلب کرے گا۔

نسائی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام طلب فرمائے جائیں گے ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم نے اس امت کو تبلیغ فرمائی یا نہیں حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے رب العزت تیری عزت وجلال کی قسم بیشک میں نے ان کو تیرے احکام پہنچا دیے ہیں پھر اس امت سے فرمایا جائے گا کیا نوح نے ان کو احکام پہنچائے وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نہیں آیا نہ ہی تبلیغ کی جناب باری عز اسمہ حضرت نوح علیہ السلام سے گواہ طلب فرمائے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میرے گواہ اور شاہد نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر تم وہاں آکر گواہی دو گے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الخ فرمایا تم نوح علیہ السلام کی گواہی دو گے اور میں تمہاری گواہی دوں گا۔

امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوگی اور گواہی دے گی کہ انبیاء نے سب احکام انہیں پہنچا دیے ہیں کفار کہیں گے کہ ان کو کیسے معلوم ہوا یہ تو ہم سے برسوں برس بعد پیدا ہوئے ہیں۔

امت محمدیہ جواب دے گی کہ ہمارے اندر اللہ تعالے نے آخری رسول مکرم مبعوث فرمائے ان پر کتاب نازل کی اس کتاب میں اس بات کی تصدیق تھی کہ تمام انبیاء نے اپنی اپنی امت کو احکام پہنچا دیے تھے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سچا ہے ان کے بعد مخبر صادق طبیب حاذق شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم طلب فرمائے جائیں اور ان امتوں کا حال دریافت کیا جائے گا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی صداقت اور عدالت کی گواہی دیں گے (ترمذی و بخاری شریف)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن ایک نبی بارگاہ رب العزت میں پیش ہوں گے جن کے ساتھ صرف ایک امتی ہو گا ایک اور نبی آئیں گے جن کے ساتھ صرف دو امتی ہوں گے ان کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا انہوں نے احکام پہنچائے۔ اکثریت انکار کر دے گی پھر امت مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی گواہی پیش ہو گی۔

شہید کے معنی۔ شہید حاضر کے معنی بھی دیتا ہے۔ شہید بمعنی مطلع بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے فرمایا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔

آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ سترہ ماہ تک ادھر نماز پڑھی تھی کہ پھر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تحویل قبلہ کی پہلی حکمت یہ ارشاد ہوئی اس سے مومن و کافر میں امتیاز ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مومنین کعبہ کی طرف پڑھتے پڑھتے بیت المقدس کی طرف امتثالاً بالامر سترہ مہینے جھکتے رہے پھر کعبہ کا حکم ہوا تو بلا کسی قسم کی قیل وقال کے ادھر جھک گئے اور جن کے دلوں میں ایمان نہ تھا، وہ معترض ہوئے کہ یہ کیا تماشا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر رخ کرایا جارہا ہے۔

وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اور بے شک یہ تحویل بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْؕ اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں تحویل قبلہ سے پہلے بنی نجار میں سے اسعد بن زرارہ اور بنی سلمہ میں سے براء بن معرور نے وفات پائی۔ ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر آیت کریمہ کے ذریعہ اطمینان دلایا گیا اور فرمایا گیا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ہوئیں بلکہ انہیں ثواب ملے گا کیونکہ بیت المقدس بھی ہمارے ہی حکم سے قبلہ مقرر ہوا تھا اللہ تعالے تو انسانوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے وہ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔

اِیْمَانَكُمْ میں ایمان سے یا تو ایمان پر قائم رہنا مراد ہے اور یا پھر منسوخ شدہ قبلہ پر ایمان رکھنا مقصود ہے۔
بعض مفسرین نے ایمان سے مراد نماز ہی لی ہے۔

روایت ہے کہ حیی بن اخطب یہودی نے مسلمانوں سے کہا کہ تم نے ایک طویل زمانہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی یہ ہدایت تھی یا گمراہی؟

مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہدایت وہ ہے جس کا اللہ تعالے حکم فرمائے اور گمراہی وہ ہے جس سے منع فرمائے۔ لہذا جب تک ہم کو بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم رہا اس وقت تک وہ ہدایت تھا اور جب منع کر دیا تو گمراہی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ بے شک اللہ لوگوں پر شفقت رکھنے والا بڑا مہربان ہے۔ رؤف کے معنی شدت رحمت ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت متلوہ میں نمازوں کو ایمان سے تعبیر فرمانا اس امر کی طرف مشیر ہے کہ نماز بجاعت ادا کرنا دلیل ایمان ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا منہ پھیر لو مسجد حرام کی طرف۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنانا پسند خاطر تھا اور اس امید میں آسمان کی طرف بار بار نظر فرماتے تھے کہ حضور کی مرضی پوری کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی اور ایسی صورت میں نازل ہوئی کہ آپ نماز میں تھے اور حکم فَوَلِّ جب آیا تو نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھرے اور جو مقتدی تھے انہوں نے بھی حضور کی اقتدا میں اپنا رخ بیت المقدس سے مسجد حرام کی طرف پھیرا۔

اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کو آپ کی رضامندی اتنی منظور ہے کہ سمت قبلہ بھی آپ کی مرضی کے موافق مقرر فرمائی۔ چنانچہ محض حضور کی رضا کی خاطر تحویل قبلہ ہوئے اور کعبہ کو سمت سجدہ بنایا گیا اور ہمیشہ کے لیے قانون نافذ فرمایا گیا۔

ہجرت سے قبل بیت اللہ قبلہ تھا یا بیت المقدس؟

بعض کہتے ہیں کہ مکہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی طرف توجہ فرماتے تھے اور کعبہ بھی سامنے ہوتا تھا اس حدیث کو امام احمد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند جید ہے۔

بعض نے مطلقا کہا ہے کہ بیت المقدس کی طرف استقبال فرماتے تھے۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکہ میں حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا استقبال فرماتے تھے۔ اور جب ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئے۔

ابن جریر نے بسند قوی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی جب حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو اللہ تعالے نے آپ کو حکم فرمایا کہ بیت المقدس کی طرف استقبال فرمایا کریں۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف نماز پڑھی پھر مکہ میں ہی قیام کے دوران بیت المقدس کی طرف پڑھنے کا حکم ہوگیا چنانچہ تین برس مسلسل بیت المقدس کی جانب نماز پڑھی پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

پہلا قول علامہ بغوی کا صحیح اور قوی ہے۔ اکثر احادیث بھی اسی قول کی تائید کرتی ہیں۔

ہجرت کے بعد حضور علیہ السلام نے کتنے زمانہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اس میں چند اقوال پیش خدمت ناظرین ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوداؤد کے نزدیک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سترہ ماہ نماز پڑھی۔
امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک سولہ ماہ
اور امام بخاری رضی اللہ کے نزدیک بروایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سولہ سترہ ماہ پڑھی۔
حق بات یہ ہے کہ سولہ ماہ اور کچھ دن بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اس لیے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے پانچ ربیع الاول بروز پیر ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاول پیر کے دن تشریف لائے۔ اور تحویل قبلہ کا حکم ۲ سنہ ہجری ۱۵ رجب المرجب واقعہ بدر سے دو ماہ قبل ہوا۔ جمہور علماء نے اسی قول کو معتبر قرار دیا۔
سترہ ماہ اور بعض نے تیرہ یا انیس یا اٹھارہ ماہ یا دو برس دو ماہ کہتے ہیں یہ سب اقوال ضعیف ہیں۔
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف فرما تھے تو یہودیوں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین میں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر ہمارے قبلہ کا اتباع کرتے ہیں۔
حضور علیہ السلام نے یہ تمنا فرمائی کہ بیت اللہ جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے اس کو قبلہ بنایا جائے جبریل آسمان کی طرف گئے اور حضور علیہ السلام اللہ کے حکم کے انتظار میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہے۔ نماز کی حالت میں آسمان یا اطراف میں نگاہ کا اٹھانا امت کے لیے سخت منع ہے لیکن محبوب کی نگاہ آسمان کی طرف ہے تو ارشاد ہوا۔
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ہم دیکھ رہے ہیں آپ کا آسمان کی طرف منہ کرنا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا بے شک پھیر دیں گے ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سلمہ میں براء بن معرور کے انتقال کے بعد ام بشر بن براء بن معرور سے ملنے کے لیے تشریف لائے۔ ام بشر نے حضور کے لیے کھانا تیار کیا وہاں ظہر کا وقت آگیا آپ نے معہ صحابہ کے بنی سلمہ کی مسجد میں نماز شروع کی جب آپ دو رکعتیں پڑھ چکے تو جبریل امین علیہ السلام نے آکر اشارہ کیا آپ نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف میزاب کی جانب پھر گئے۔ جس جگہ مرد تھے وہاں عورتیں آگئیں اور جہاں عورتیں تھیں وہاں مرد آگئے غرضیکہ سب نمازیں گھوم گئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ اس مسجد میں بحمدہ تعالے نوافل اور ظہر کی نماز پڑھنے کی سعادت فقیر کو بھی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالے اپنے حبیب کے صدقہ میں بار بار حاضری نصیب کرے۔ آمین
حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر جا رہے تھے کہ انہوں دیکھا کہ بنی حارثہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں اور رکوع میں ہیں انہوں نے باآواز بلند کہا کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی ہے وہ بھی سن کر فوراً بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔
صحیح بخاری میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کا ذکر کیا ہے لیکن تحقیق یہی ہے کہ زوال کے بعد

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہر کی نماز کا ہی وقت تھا۔

ممکن ہے کہ براء بن عازب کو بنی سلمہ میں ظہر پڑھنے کی اطلاع نہ ملی ہو یا ان کی مراد یہ ہو کہ پوری نماز سب سے پہلے کعبہ کی طرف عصر کی نماز پڑھی ہو کیونکہ ظہر کی دو رکعت بیت المقدس اور دو رکعت بیت اللہ شریف کی طرف پڑھی تھیں۔

یا یہ مقصد ہو کہ اپنی مسجد یعنی مسجد نبوی میں جو نماز سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہو وہ عصر کی نماز تھی کیونکہ تحویل قبلہ کی خبر قبا والوں کو اگلے روز فجر کی نماز میں ہوئی۔

چنانچہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبا میں لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے کعبۃ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہو گیا اور سب اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ پھیرو اپنا منہ بیت المقدس سے نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف یعنی جس جہت میں مسجد حرام ہے۔

لفظ شطرہ اس شے کو کہتے ہیں جو کسی شے سے علیحدہ ہو عرب دَارٌ شَطُوْرٌ اس گھر کو کہتے ہیں جو اور گھروں سے جدا ہو پھر اس کا استعمال بمعنی جانب آنے لگا اگرچہ وہ علیحدہ نہ ہو۔

مسجد حرام کو مسجد حرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں قتال یا شکار کرنا اور درخت کاٹنا حرام ہے اس لیے اس کو حرم کہتے ہیں۔

سوال یہ ہوتا ہے کہ مسجد حرام کو کعبہ فرمایا جاتا کیونکہ قبلہ ہی کعبہ ہے لیکن مسجد حرام اس لیے فرمایا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ جو کعبہ سے دور ہے اس پر جہت و سمت کعبہ استقبال کیا جائے جو واجب ہے عین کعبہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے معلوم ہوا کہ دور والوں کے لیے قبلہ کی جہت سمت کعبہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لائے۔ اور تمام گوشوں میں آپ نے دعا فرمائی پھر اندر کے حصہ میں نماز نہیں پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔ اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی طرف پھیرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رو بقبلہ ہونا شرط ہے۔

وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جنہیں کتاب دی گئی ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کرتوت سے
سے بے خبر نہیں۔

یہود و نصاریٰ کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور انہیں ان کے نبیوں نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بھی بتلایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اور اگرچہ ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے۔

اس لیے کہ نشان اور دلیل اس کو نفع دیتی ہے جو کسی شبہ کی وجہ میں کسی حقیقت کا منکر ہو اور یہ یہودی نصرانی تو محض حسد و عناد سے حضور کے منکر ہیں۔ ویسے یہ جانتے ہیں کہ حضور کی ذات وہی ہے جس کی صفت توریت و انجیل میں آئی ہے۔ انہیں نفع نہیں ہو سکتا اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں۔ اس لیے کہ ان کے اعتراض سے یہ قبلہ تو منسوخ نہ ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ رہے گا۔

یہ اس لیے فرمایا کہ اہل کتاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے قبلہ کی طرف رجوع فرمانے سے مایوس ہو چکے تھے۔ یہود و نصاریٰ کا تو یہ حال ہے کہ ہر فریق کا علیحدہ علیحدہ قبلہ ہے۔ یہود کا قبلہ بیت المقدس کا غربی حصہ ہے اور نصاریٰ کا قبلہ شرقی حصہ ہے اس لیے یہ دونوں آپس میں موافقت نہ کریں گے۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الى ظٰلِمِيْنَ تک

اگر آپ نے ان کی خواہشوں کا اتباع کیا اس علم کے حاصل ہو جانے کے بعد تو بیشک ایسی حالت میں آپ بھی نافرمانوں میں سے ہوں گے۔

اس آیت سے کسی کو یہ شبہ ہو کہ معاذ اللہ حضور ان کا اتباع کریں کیونکہ یہ قضیہ شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ کے صدق کے لیے یہ لازم نہیں کہ اس کے طرفین صادق ہوں مثلاً اگر کوئی ضعیف بوڑھا آدمی کہے کہ میں جوان ہو جاؤں تو فلاں کام کروں گا ظاہر ہے کہ اس کا جوان ہونا اور اس کام کا وجود میں آنا ناممکن ہے۔

اس آیت میں امت کو تہدید و تادیب مقصود ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے خلاف اہل کتاب کی خواہشوں کا ہرگز اتباع نہ کریں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ جنہیں ہم نے کتاب دی یعنی علماء یہود و نصاریٰ یعرفو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اہل کتاب کے علماء حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب جانتے ہیں جن کا توریت میں ذکر ہے اور جن پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا حکم دیا گیا۔

یہ تشبیہ اس لیے دی گئی کہ باپ اپنے بیٹوں کو جو گھر میں پیدا ہوا ہو وہ کسی طرح مخفی نہیں رہ سکتا اب جو شخص حضور کی نبوت کا انکار کرتا تھا اس کو ذات مصطفی کے ساتھ عناد و حسد تھا ورنہ وہ آپ کو نبی برحق جانتے تھے۔

اہل کتاب کے علماء حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب جانتے ہیں جن کا توریت میں ذکر ہے اور جن پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا حکم دیا گیا۔

کتب سابقہ میں نبی آخرالزمان حضور سید عالم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کیے گئے ہیں جن سے احبار و رہبان یہود و نصاریٰ تمام اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو کامل یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔

احبار یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام مشرف باسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ آیت کریمہ یَعْرِفُوْنَہٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے۔ فرمایا اے عمر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان اوصاف کی روشنی میں جب دیکھا جو توریت میں مذکور ہیں تو میں نے حضور کو بلا تعارف کرائے بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے تو ابن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالے نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کیسے ہو۔ عورتوں کا خیال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر آپ کی پیشانی چوم لی۔

اس سے معلوم ہوا کہ غیر محل شہوت میں محبت دین سے پیشانی چوم لینا سنت صحابہ ہے۔

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اور بے شک ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے۔ یعنی توریت اور انجیل میں جو حضور کی نعت ہے اسے یہود کا ایک گروہ حسد و عناد سے دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جان بوجھ کر حق چھپانا سخت گناہ ہے۔

توریت میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے توریت میں لکھا پایا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"وہ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے ملک شام ان کے قبضہ میں ہوگا۔ نہ وہ بدزبان ہوں گے اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ برائی کے بدلہ میں برائی نہ کریں گے بلکہ وہ درگذر فرمائیں گے۔

ان کی امت بہت حمد کرنے والی ہوگی ہر سختی اور نرمی اور خوشی و غم میں اللہ کی حمد کرے گی تکبیر کہنے والے اپنے اطراف کو وضو سے منور کرنے والی ہوگی وسط کمر پر تہبند باندھے گی۔ نمازوں میں صف بندی کریں گے جیسے میدان جنگ و جہاد میں۔ سجدوں میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی سی نرم اور پست آواز ہوگی۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تو خبردار شک کرنیوالوں سے نہ ہو۔ یہاں حضور سے مخاطبہ نہیں۔ بلکہ عام اعلان ہے۔ بنا برایں اس کے ترجمہ میں لے سننے والے سمجھ لے کہ حق تیرے رب کی طرف سے ہی کہنا چاہیئے۔

ان لوگوں میں سے نہ ہو جو حق کو باوجود اس کے عالم ہونے کے چھپاتے ہیں باوجود علم یقینی ہونے کے شک کرتے ہیں حق وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہے یعنی آپ کا بنی قبلتین جو توریت میں مذکور ہے۔

بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع۔ پ ۲۔ سورہ بقرہ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور ہر ایک کے لیے متوجہ ہونے کی ایک سمت ہے کہ وہ اس کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں۔ تم کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے۔ جو ان میں سے نا انصافی اور ظلم کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخْشَوْنِيْ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ — کروں اپنی نعمت تم پر اور کس طرح تم ہدایت پاؤ۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ — جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں سے ایک رسول تم میں کہ تم پہ ہماری آیتیں تلاوت کرتا ہے اور تمہیں ستھرا کرتا ہے۔ اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ — تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکر نہ ہو۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور — لِكُلٍّ۔ ہر ایک کے لیے — وِجْهَةٌ۔ ایک سمت ہے — هُوَ۔ کہ وہ

مُوَلِّيْهَا۔ اسی طرف منہ کرتا ہے — فَاسْتَبِقُوا۔ تو سبقت کرو — الْخَيْرٰتِ۔ نیکیوں کی

أَيْنَ۔ جہاں — مَا۔ کہیں — تَكُوْنُوْا۔ ہو تم — يَأْتِ۔ لے آئیگا

بِكُمُ۔ تمہیں — اللّٰهُ۔ اللہ — جَمِيْعًا۔ سب کو — إِنَّ۔ بیشک

اللّٰهَ۔ اللہ — عَلٰى۔ اوپر — كُلِّ۔ ہر — شَيْءٍ۔ شے کے

قَدِيْرٌ۔ قادر ہے — وَ۔ اور — مِنْ حَيْثُ۔ جہاں سے — خَرَجْتَ۔ آؤ تم

فَوَلِّ۔ تو پھیرو — وَجْهَكَ۔ منہ اپنا — شَطْرَ۔ طرف — الْمَسْجِدِ۔ مسجد

الْحَرَامِ۔ حرام کے — وَ۔ اور — إِنَّهٗ۔ بیشک وہ — لَلْحَقُّ۔ ضرور حق ہے

مِنْ رَّبِّكَ۔ تمہارے رب سے — وَ۔ اور — مَا۔ نہیں — اللّٰهُ۔ اللہ

بِغَافِلٍ۔ بے خبر — عَمَّا۔ اس سے — تَعْمَلُوْنَ۔ کہ تم کرتے ہو — وَ۔ اور

مِنْ حَيْثُ۔ جہاں سے — خَرَجْتَ۔ آؤ تم — فَوَلِّ۔ تو پھیرو — وَجْهَكَ۔ منہ اپنا

شَطْرَ۔ طرف — الْمَسْجِدِ۔ مسجد — الْحَرَامِ۔ حرام کے — وَ۔ اور

حَيْثُ۔ جہاں کہیں — مَا۔ بھی — كُنْتُمْ۔ ہو تم — فَوَلُّوْا۔ تو پھیرو

وُجُوْهَكُمْ۔ منہ اپنا — شَطْرَهٗ۔ طرف اسکے — لِئَلَّا۔ تاکہ نہ — يَكُوْنَ۔ ہو جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	حُجَّۃٌ۔ کوئی حجت	اِلَّا۔ مگر
الَّذِیْنَ۔ وہ لوگ	ظَلَمُوْا۔ جو ظالم ہیں	مِنْهُمْ۔ ان میں سے	فَلَا۔ تو نہ
تَخْشَوْهُمْ۔ ڈرو ان سے	وَ۔ اور	اخْشَوْنِیْ۔ ڈرو مجھ سے	وَ۔ اور
لِاُتِمَّ۔ اسلئے کہ پوری کروں	نِعْمَتِیْ۔ اپنی نعمت	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور
لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم	تَهْتَدُوْنَ۔ ہدایت پاؤ	کَمَا۔ جیسا کہ	اَرْسَلْنَا۔ ہم نے بھیجا
فِیْکُمْ۔ تم میں	رَسُوْلًا۔ ایک رسول	مِّنْکُمْ۔ تم میں سے	یَتْلُوْا۔ تلاوت کرتا ہے
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	اٰیٰتِنَا۔ ہماری آیتیں	وَ۔ اور	یُزَکِّیْکُمْ۔ تمہیں ستھرا کرتا ہے
وَ۔ اور	یُعَلِّمُکُمُ۔ سکھاتا ہے	الْکِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور
الْحِکْمَۃَ۔ حکمت	وَ۔ اور	یُعَلِّمُکُمْ۔ سکھاتا ہے	مَّا۔ وہ جو
لَمْ۔ ہرگز نہ	تَکُوْنُوْا۔ تھے تم	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	فَاذْکُرُوْنِیْ۔ تو ذکر کرو میرا
اَذْکُرْکُمْ۔ چرچا کروں گا میں تمہارا		وَ۔ اور	اشْکُرُوْا۔ شکر کرو
لِیْ۔ میرا	وَ۔ اور	لَا۔ نہ ہو	تَکْفُرُوْنِ۔ کفر کرنے والے

مختصر تفسیر اردو رکوع دوسرا پ۲ سورۃ بقرہ

وَلِکُلٍّ وِّجْهَۃٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے وہ اسی طرف رخ کرتا ہے تو تم متابعت کرو بھلائیوں میں۔ تم کہیں ہو اللہ تمہیں اکٹھا لے آئے گا۔

وَلِکُلٍّ وِّجْهَۃٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا۔ اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جس طرف وہ رخ کرتا ہے۔ وجہۃ اس جانب کو کہتے ہیں جس طرف رخ کرتے ہیں یعنی ہر امت اور گروہ کا ایک قبلہ ہے۔

قبلہ کا مسئلہ عبادات سے ہے کہ جس میں رائے کو دخل نہیں اور نہ کسی خصوصیت مکانی پر اس کا مدار ہے اس لیے اس میں اختلاف جائز نہیں۔ ہر مسلمان کا قبلہ ایک ہے اگر جہت کعبہ جانتا ہے تو وہی قبلہ ہے اگر سفر میں بالفرض قبلہ کی سمت کا پتہ نہ چلے تو جس طرف دل گواہی دے اسی طرف پڑھ لیا کرو خواہ تم مشرق میں ہو یا مغرب میں اللہ تعالیٰ تمہاری نماز قبول فرمائے گا اور اسے ایسا کرے گا کہ گویا کعبہ ہی کی طرف پڑھی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو سب قدرت ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ۔ تو تم متابعت کرو بھلائیوں میں خبر میں جب اللہ تعالےٰ بیت المقدس کے استقبال کا حکم فرمائے تو اس کی طرف رخ کرو اور جب کعبۃ اللہ کی طرف توجہ کا حکم دے تو فوراً کعبۃ اللہ کی طرف رخ کرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالے تم کو جمع کرے گا۔ یہ قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے کہ اس دن سب ایک جگہ جمع کیے جائیں گے اور اعمال صالح و طالح کی جزا و سزا دی جائے گی۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۔ اور جہاں سے آؤ تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو۔ یہ قانونِ عبادت قیامت تک کے لیے نافذ فرمایا گیا کہ تم خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو، نمازیں اپنا منہ مسجد حرام یعنی کعبۃ اللہ کی طرف ہی کرو۔ اس حکم کو مکرر بیان کرنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ سفر و حضر میں حکم یکساں ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو اور امتوں پر تین باتوں سے فضیلت دی گئی اول ہماری نمازیں جماعتیں ملائکہ کے مثل جماعتیں بنائی گئیں۔ دوسرے ہمارے لیے زمین کو مسجد بنا دیا جہاں چاہیں نماز پڑھیں۔ تیسرے زمین کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی پانی نہ ہونے یا مضر ہونے کی وجہ سے تیمم جائز فرمایا۔

وَاِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۔ اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

یعنی یہ سمت قبلہ ہماری مقرر کردہ ہے اس کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں۔ تمہیں اسی سمت عبادت کرنی چاہیئے اور اللہ تعالے تمہارے اعمال کی کیفیت سے بے خبر نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے حرکات و سکنات اور خطرات تک اس کے سامنے ہیں۔

وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ۙ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ ٭ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ ٭ فَلَا تَخۡشَوۡہُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ ٭ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ۔ اور اے محبوب تم جہاں بھی آؤ اپنا منہ اسی کعبہ کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے۔ یعنے کفار کو یہ طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے ہیں۔ یا یہ کہ انہوں نے اپنا قبلہ اور بنا رکھا ہے اور اپنی امت کے لیے قبلہ اور مقرر کیا ہے۔ نہیں بلکہ نبی اور امتی دونوں کی سمت قبلہ ایک ہو۔

لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ ۔ تاکہ لوگوں کا تم پر کوئی الزام نہ رہے۔

یعنی اے مومنو! تحویل قبلہ کی وجہ یہ ہے کہ یہود کا تم پر الزام نہ رہے کیونکہ توریت میں صاف لکھا ہے کہ کعبہ قبلہ ابراہیمی ہے اور نبی آخر الزمان کا وہی قبلہ مقرر کر دیا جائے گا تو اب اگر تحویل قبلہ نہ ہوتی تو یہود کہتے کہ دیکھو توریت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو علامت بتائی گئی تھی وہ نبی آخر الزماں میں موجود نہیں اور مشرکین بھی طعن نہ کریں کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ بیت اللہ ہے۔ اگر تحویل نہ ہوتی تو دونوں اعتراض کرتے اس لیے دونوں کی زبان طعن بند کر دی گئی۔

اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ۔ مگر جو ان میں سے ظالم و بے انصاف ہیں۔

یعنی وہ تو پھر بھی بے جا اعتراض کرتے ہی رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ قریش میں جو لوگ معاند و ظالم تھے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اب خبر ہوئی ہے کہ ہم ہدایت پر تھے پہلے وہ ہم کو گمراہ سمجھتے تھے اسی لیے انہوں نے ہمارے قبلہ کو اختیار کیا۔

یہودیں جو سرکش تھے انہوں نے بھی بکواس کی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جانتے تھے کہ بیت المقدس قبلہ ہے۔ اس علم کے باوجود اس طرف پھر گئے۔ اسکی وجہ حسد تھی کفار کے ان کلمات و اہیات کو حجت اس لیے فرمایا گیا کہ وہ اپنے نزدیک اس خرافات کو حجت ہی تصور کرتے تھے۔ حالانکہ حجت وہ دلیل ہے جس سے مقابل پر غلبہ حاصل ہو۔ ان سب توجیہات پر اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فرمایا یعنی خواہ مخواہ کا مجادلہ و مکابرہ کریں گے۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ۔ ان سے خوف نہ کرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو

یعنی ان ظالموں سے مت ڈرو کیونکہ ہم تمہارے مددگار رہیں تم کو ان پر دلیل میں غلبہ حاصل رہے گا۔

وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ تو جب آپ کے متبع میرے سچے بندے ہو کہ میرا ہی خوف دل میں رکھیں گے تو میں اپنی نعمت پوری کروں گا۔ کہیں تم ہدایت پاؤ۔

حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نعمت کا پورا ہونا جنت میں داخل ہونا ہے اور جہنم سے خلاصی پانا ہے۔ (ترمذی۔ بخاری)

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نعمت کا اتمام اسلام پر مرنا ہے۔

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَكِّیْكُمْ وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ جیسا کہ ہم نے تم میں رسول بھیجا تم میں سے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں ستھرا کرتا ہے ہر قسم کی نجاست اور شرک و معصیت سے اور سکھاتا ہے کتاب و حکمت۔ کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور حکمت سے مراد مفسرین نے فقہ لیا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔ جو ظاہر ہے کہ ہزاروں لاکھوں ایجادات ایسے ایسے سکھائے کہ ہمیں اس کا علم ہی نہ تھا۔ جنت و دوزخ۔ حور و غلمان اس کا ہمیں علم کہاں تھا وغیرہ وغیرہ۔

محمد بن جریر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے دو دعائیں کی تھیں ایک تو یہ تھی اے اللہ ہم کو مسلمان بنا ہماری اولاد سے ایک امت مسلمان پیدا کر۔ دوسری دعا یہ تھی اے اللہ ان میں سے ایک رسول بھیج تو آیت کے معنی یہ ہوئے کہ ہم حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول کریں گے اور تم کو ہدایت دیں گے اپنی نعمت کامل کریں گے۔

تعلیم کو دو مرتبہ فرمایا گیا۔ دوبارہ تعلیم سے مراد علم لدنی ہے جو قرآن سے ماخوذ نہیں بلکہ باطن قرآن ہے جو سینہ بے کینہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا جاتا ہے اس کے حاصل کرنے کے لیے سوائے اس نور کے عکس کے اور کوئی طریقہ نہیں اس کی حقیقت کا ادراک بعید از قیاس ہے۔

حضرت حنظلہ بن ربیع اسدی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول جانشین مصطفی ملے مجھ سے پوچھا کیا حال ہے میں نے عرض کی اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ کیا بات ہے۔ وجہ تو بتاؤ۔

حنظلہ نے کہا کہ جس وقت ہم بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں تو حضور ہم کو جنت دوزخ کے حالات بیان فرماتے ہیں تو اس وقت یہ حال ہوتا ہے کہ گویا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب وہاں سے آتے ہیں تو دنیاوی کاموں بیوی بچوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو کچھ یاد نہیں رہتا حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہی حال اپنا ہے چلو حضور کی خدمت میں عرض کریں۔

یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا فرمایا یہ کیا کہا۔ عرض کی۔

یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں جب تک حاضر رہتے ہیں اور جنت و دوزخ کے حالات سنتے ہیں تو ہر چیز ہمارے سامنے ہوتی ہے اور جب ہم اپنے گھروں میں جاتے ہیں اور دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو کچھ یاد نہیں رہتا سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہاری ہمیشہ وہی حالت رہے جو میرے پاس رہتی ہے تو تم سے فرشتے تمہارے بچھونوں اور راستوں میں آکر مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ یہ حالت کبھی کبھی ہوا کرتی ہے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر یہی حالت غالب رہے تو یہ عالم عالم ملکوت ہو جائے اور کارخانۂ عالم بالکل درہم برہم ہو جائے۔

فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ تو میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر کرو اور تم ناشکرے نہ ہو۔

ذکر تین صورتوں میں ہوتی ہے۔ لسانی۔ قلبی۔ بالجوارح۔ ذکر لسانی اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تسبیح و ثنا وغیرہ بیان کرنا خطبہ توبہ استغفار۔ دعا بھی اسی میں داخل ہیں۔

ذکر قلبی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا۔ اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا۔ اسی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں علماء کا استنباط اور مسائل شرعیہ میں غور و غوض بھی داخل ہے۔

ذکر بالجوارح۔ کہ اعضاء اطاعت الٰہی میں مشغول ہوں۔ نماز و غیرہ نوافل پڑھے جائیں۔ حج کے لیے سفر کرنا بلکہ نماز ان تینوں اقسام ذکر پر مشتمل ہے۔ تکبیر و تسبیح و ثنا و قراءت تو ذکر لسانی ہے۔ اور خشوع و خضوع۔ اخلاص۔ حضور قلب یہ ذکر قلبی ہوا اور قیام رکوع و سجود وغیرہ یہ ذکر بالجوارح۔

سید المفسرین ابن عباس نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم طاعت کر کے مجھے یاد کرو میں تمہاری اعانت و امداد سے تمہیں یاد کروں گا۔

صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر آدمی کے دل میں دو کوٹھڑیاں ہیں ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور ایک میں شیطان جب آدمی ذکر اللہ کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر ربی اللہ سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اپنی منقار چونچ رکھتا ہے اور اس کو بہکاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفردین سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردین کون ہیں؟ فرمایا جو مرد اللہ کا بہت ذکر کرے اور وہ عورتیں جو بہت ذکر کرنے والیاں ہیں (مسلم)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذکر حقیقت میں غفلت کو دور کرتا ہے کیونکہ غفلت کا سبب قساوت ہے۔

ارشاد فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ یعنی مراد کو پہنچے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل کلام چار کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے جو شخص قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہے اور اس کی تلاوت میں میرے ذکر اور اپنی حاجت مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اسے سائلوں سے زیادہ دوں گا۔

وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ اور میرا احسان مانو یعنی میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

وَلَا تَكْفُرُوْنِ اور میری ناشکری نہ کرو نعمتوں کا انکار اور انبیاء مرسلین کی تکذیب اور امر بالمعروف کی مخالفت وغیرہ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ تیسّرا رکوع پ۲۔ سورۃ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

اے ایمان والو نماز اور صبر سے مدد چاہو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

اور نہ کہو انہیں جو قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں شعور نہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○

اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں کے نقصان سے اور کچھ جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور بشارت سنا صبر والوں کو۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

ایسے صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی طرف لوٹنا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○

یہ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونو کا طواف کرے اور جو نفل کے طور پر نیکی کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○

بے شک وہ جو ہمارے اتارے ہوئے کو چھپاتے ہیں ایسی روشنی اور ہدایت ہے بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو یہ وہ ہیں جن کی توبہ قبول کروں گا اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور ملائکہ اور سب آدمیوں کی۔

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝

ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ہلکا ہو ان سے عذاب اور نہ ان کی طرف نظر رحمت ہو۔

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝

اور تمہارا خدا ایک خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

لفظی ترجمہ

یَا۔اے	اَیُّھَا۔وہ	الَّذِیْنَ۔جو	اٰمَنُوْا۔ایمان لائے
اسْتَعِیْنُوْا۔مدد چاہو	بِالصَّبْرِ۔صبر	وَ۔اور	الصَّلٰوۃِ۔نماز سے
اِنَّ۔بیشک	اللّٰہَ۔اللہ	مَعَ۔ساتھ ہے	الصّٰبِرِیْنَ۔صبر کرنیوالوں کے
وَ۔اور	لَا۔نہ	تَقُوْلُوْا۔کہو	لِمَنْ۔انہیں جو
یُقْتَلُ۔قتل ہوئے			فِیْ۔بیچ
سَبِیْلِ۔راستہ	اللّٰہِ۔اللہ کے	اَمْوَاتٌ۔مرا ہوا	بَلْ۔بلکہ
اَحْیَآءٌ۔وہ زندہ ہیں	وَّ۔اور	لٰکِنْ۔لیکن	لَّا۔نہیں
تَشْعُرُوْنَ۔تمہیں شعور	وَ۔اور	لَنَبْلُوَنَّکُمْ۔ضرور آزمائیں گے ہم تمہیں	
بِشَیْءٍ۔کچھ	مِّنَ الْخَوْفِ۔خوف سے	وَ۔اور	الْجُوْعِ۔بھوک سے
وَ۔اور	نَقْصٍ۔تھوڑے	مِّنَ الْاَمْوَالِ۔مال سے	وَ۔اور
الْاَنْفُسِ۔جان سے	وَ۔اور	الثَّمَرٰتِ۔پھلوں سے	وَ۔اور
بَشِّرِ۔خوشخبری دو	الصّٰبِرِیْنَ۔صبر والوں کو	الَّذِیْنَ۔ان کو کہ	اِذَآ۔جب
اَصَابَتْھُمْ۔پہنچے انہیں	مُّصِیْبَۃٌ۔مصیبت	قَالُوْا۔تو کہیں	اِنَّا۔ہم
لِلّٰہِ۔اللہ کے لیے ہیں	وَ۔اور	اِنَّآ۔ہم	اِلَیْہِ۔اسی کی طرف
رٰجِعُوْنَ۔لوٹنے والے ہیں	اُولٰٓئِکَ۔یہ ہیں کہ	عَلَیْھِمْ۔ان پر	صَلَوٰتٌ۔درودیں
مِّنْ رَّبِّھِمْ۔انکے رب سے	وَ۔اور	رَحْمَۃٌ۔رحمت	وَ۔اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُولٰئِکَ ۔ یہی	ھُمُ ۔ وہ ہیں	الْمُھْتَدُوْنَ ۔ ہدایت والے	اِنَّ ۔ بے شک
الصَّفَا ۔ صفا	وَ ۔ اور	الْمَرْوَۃَ ۔ مروہ	مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۔ اللہ کی
نشانیوں سے ہیں	فَمَنْ ۔ تو جو	حَجَّ ۔ حج کرے	الْبَیْتَ ۔ بیت اللہ کا
اَوِ ۔ یا	اعْتَمَرَ ۔ عمرہ کرے	فَلَا ۔ تو نہیں	جُنَاحَ ۔ گناہ
عَلَیْہِ ۔ اس پر	اَنْ ۔ یہ کہ	یَّطَّوَّفَ ۔ طواف کرے	بِھِمَا ۔ ان دونوں کا
وَ ۔ اور	مَنْ ۔ جو	تَطَوَّعَ ۔ نفل کرے	خَیْرًا ۔ بھلائی کی
فَاِنَّ ۔ تو بیشک	اللّٰہَ ۔ اللہ	شَاکِرٌ ۔ صلہ دینے والا	عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے
اِنَّ ۔ بیشک	الَّذِیْنَ ۔ وہ جو	یَکْتُمُوْنَ ۔ چھپاتے ہیں	مَا ۔ اسے جو
اَنْزَلْنَا ۔ اتارا ہم نے	مِنَ الْبَیِّنٰتِ ۔ روشن باتوں سے		وَ ۔ اور
الْھُدٰی ۔ ہدایت	مِنْ بَعْدِ ۔ بعد اس کے کہ	مَا ۔ وہ	بَیَّنّٰہُ ۔ روشن کیا
لِلنَّاسِ ۔ لوگوں پر	فِی الْکِتٰبِ ۔ کتاب میں	اُولٰئِکَ ۔ یہ وہ ہیں	یَلْعَنُھُمُ ۔ لعنت ان پر
اللّٰہُ ۔ اللہ کی	وَ ۔ اور	یَلْعَنُھُمُ ۔ لعنت کرتے ہیں ان پر	اللّٰعِنُوْنَ ۔ لعنت کرنے والے
اِلَّا ۔ مگر	الَّذِیْنَ ۔ وہ جو	تَابُوْا ۔ توبہ کریں	وَ ۔ اور
اَصْلَحُوْا ۔ سنواریں	وَ ۔ اور	بَیَّنُوْا ۔ ظاہر کریں	فَاُولٰئِکَ ۔ یہ ہیں جنکی
اَتُوْبُ ۔ توبہ قبول کروں گا	عَلَیْھِمْ ۔ ان پر	وَ ۔ اور	اَنَا ۔ میں
التَّوَّابُ ۔ توبہ قبول کرنے والا	الرَّحِیْمُ ۔ مہربان ہوں	اِنَّ ۔ بیشک	الَّذِیْنَ ۔ وہ جو
کَفَرُوْا ۔ کفر کریں	وَ ۔ اور	مَاتُوْا ۔ مریں	وَ ۔ اور
ھُمْ ۔ وہ	کُفَّارٌ ۔ کافر ہوں	اُولٰئِکَ ۔ یہ وہ ہیں	عَلَیْھِمْ ۔ جن پر
لَعْنَۃُ ۔ لعنت ہے	اللّٰہِ ۔ اللہ کی	وَ ۔ اور	الْمَلٰئِکَۃِ ۔ فرشتوں
وَ ۔ اور	النَّاسِ ۔ لوگوں کی	اَجْمَعِیْنَ ۔ سب کی	خٰلِدِیْنَ ۔ ہمیشہ رہیں گے
فِیْھَا ۔ اس میں	لَا ۔ نہ ہوگی	یُخَفَّفُ ۔ تخفیف	عَنْھُمُ ۔ ان سے
الْعَذَابُ ۔ عذاب کی	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	ھُمْ ۔ وہ
یُنْظَرُوْنَ ۔ رحمت سے دیکھیں ، بائیں		وَ ۔ اور	اِلٰھُکُمْ ۔ تمہارا خدا
اِلٰہٌ ۔ خدا	وَّاحِدٌ ۔ ایک ہے	لَا ۔ نہیں	اِلٰہَ ۔ کوئی معبود
اِلَّا ۔ مگر	ھُوَ ۔ وہ	الرَّحْمٰنُ ۔ رحمت والا	الرَّحِیْمُ ۔ مہربان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر تیسرا رکوع ۔ پ۲ ۔ سورۃ البقرہ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

صبر لغت میں روکنے کو کہتے ہیں یعنی اپنی خواہشات نفسانیہ کو روکو کیونکہ یہ جہنم کی ڈھال ہے۔ حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقاء اور صلوۃ الحاجت بھی ہے۔ نماز مومن کا نور ہے نماز دین کا ستون ہے ارشاد باری ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ بے شک مراد کو پہنچے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں (ترمذی)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ بے شک اللہ تعالےٰ جل جلالہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی اللہ کی مدد اور قبولیت دعا صبر والوں کے ساتھ ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور نہ کہو ان کے حق میں جو قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی حیات کا شعور نہیں۔

شان نزول یہ ہے کہ یہ آیت شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہوگیا تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تو بہرحال زندہ ہیں۔ لیکن ان کا زندہ ہونا تمہارے فہم و شعور سے بالا ہے۔ ویسے اگر دیکھا جائے تو عالم کی دو قسمیں ہیں ایک عالم کون اور دوسرا عالم امر عالم کون میں اجسام عام اور درخت حجر مدر سب ہیں ان کا وجود بتدریج ظہور میں آیا اور عالم امر میں روح ملائکہ حور و غلمان وغیرہ ہیں۔ یہ محض حکم کن سے وجود میں آئے اور نشو و نما تدریجی سے بالا رہ کر علی الفور ظہور ہوا اور ان کا وجود ابدی ہے۔

بنا بریں جب روح جسم انسان سے خارج ہوتی ہے تو جسم پر کیفیات کا اثر ہوتا ہے وہ مضمحل بھی ہوتا ہے۔ اس میں تفسخ بھی ہوتا ہے اس لئے تو اجسام بدلتے ہیں تبدل و تغیر بھی ہوتا ہے لیکن روح میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا وہ جسم سے نکلنے کے بعد بھی اپنی کیفیت وجود میں بدستور برقرار رہتی ہے۔ اگر عذاب میں ہو تو عذاب کی تکالیف محسوس کرتی ہے اور اگر جنت میں ہو تو جنت میں آرام محسوس کرتی ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہید کی تعریف :۔ شہید وہ ہے جو مسلمان ہو مکلف بالاحکام یعنی بالغ ہو۔ نیز ہتھیار سے ظلماً مار دیا گیا ہو۔ یا میدان جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا ہو۔ اس پر حسب ذیل احکام ہیں۔ اس کو غسل نہ دیا جائے۔ کفن اس کے اپنے کپڑوں میں ہی دیا جائے اسی حال میں اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اسی حال میں اسے دفن کیا جائے۔

شہید کا اخروی درجہ :۔ آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے اس کے ادنیٰ درجہ کے شہداء وہ ہیں کہ ان پر احکام مذکور تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے درجہ شہادت ہے۔ جیسے ڈوب کر مرنے والا۔ یا دیوار کے نیچے دب کر یا طلب علم کی خاطر میں۔ سفر حج میں مرنے والا۔ نفاس میں مرنے والی عورت۔ پیٹ کے امراض میں مرنے والا۔ طاعون میں۔ ذات الجنب اور سل میں مرنے والا۔ جمعہ کے روز مرنے والا۔

مخبر صادق۔ طبیب حاذق سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہداء جب شہید ہوتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کو ایک نہایت اعلیٰ جسم عطا فرماتا ہے۔ روح جب اس جسم میں داخل ہو جاتی ہے تو وہ اپنے پہلے جسم کو دیکھتی ہے بولتی ہے پھر حوریں آکر اس کو لے جاتی ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں اور عرش الٰہی کے نیچے قنادیل میں آرام کرتی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب حامل قرآن مرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے گوشت کو نہ کھانا زمین عرض کرتی ہے کہ اے رب کریم میں اس کے گوشت کو کیونکر کھا سکتی ہوں کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام ہے

جب حافظ قرآن اور شہدا کا یہ مقام ہے تو انبیاء کرام کا مقام تو ان سے بلند و بالا ہے ارشاد باری تعالےٰ ہے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۔ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے۔ یہاں آزمائش سے فرمانبردار اور نافرمان کا حال ظاہر کرنا مراد ہے۔

موت کے بعد ہی اللہ تعالےٰ شہداء کو حیات فرماتا ہے۔ ان کی ارواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں۔ انہیں نعمتیں دی جاتی ہیں ان کے عمل جاری رہتے ہیں اجر و ثواب بڑھتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار بندے قبر میں بھی جنت کے میوے اور نعمتیں پاتے ہیں۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ۔ بے شک ہم آزمائش کریں گے کسی قدر امت محمدیہ کی کچھ مصائب پہنچا کر اجر و نعمت سعادیہ سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستفید کریں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں خوف۔ جوع۔ نقص اموال نقص الفس۔ نقص ثمرات یا پانچ چیزیں ہیں جن کے ساتھ آزمائش کی خبر دی ہے تو خوف سے مراد خشیۃ الٰہی ہے اور جوع لینے بھوک سے مراد صیام رمضان ہیں۔ نقص اموال سے مراد زکوٰۃ ہے اور صدقات بھی اس میں داخل ہیں اور نقص انفس سے مراد امراض کے ذریعہ اموات۔ پھلوں کی کمی سے مراد اولاد کا ضائع ہونا ہے۔ اس لیے کہ اولاد ایک قسم کا پھل ہے۔ ان تمام آزمائشوں میں جو صابر و شاکر رہے اور راضی برضائے حق ہو کر پورا اترے اس کے لیے بشارت ہے۔ اور وہی صابر ہے۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ. خوشخبری سنا دیجئے ان صبر کرنے والوں کو جب انہیں مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اللہ تعالےٰ اسے اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے اور اس قدر دیتا ہے کہ وہ راضی ہو جائے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصیبت کے وقت جو کلمات اس امت کو تعلیم دیے گئے کسی امت کو نہیں سکھائے گئے حتیٰ کہ یعقوب علیہ السلام کو بھی نہیں بتائے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں انہوں نے یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ فرمایا (اے افسوس یوسف پر)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ بندہ کو جو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا پڑھتا ہے تو اس تعالےٰ اس مصیبت کا اسے ثواب دیتا ہے اور اچھا عوض عطا فرماتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تو نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی۔ وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں ہاں تو سوال ہوتا ہے اس نے اس مصیبت میں کیا کیا۔ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو جناب باری کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے اس کے لیے جنت میں مکان بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

مصائب کے پیش آنے سے قبل اگر خبر ہو جائے تو اس میں چند حکمتیں ہیں

اول یہ کہ مصیبت پیش آنے سے قبل اگر خبر ہو جائے تو صبر آسان ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرے یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا اور مصیبت کے وقت صابر و شاکر رہ کر استقلال سے اپنے دین پر قائم رہتا ہے۔ تو انہیں دین اسلام کی خوبی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی طرف رغبت ہوتی ہے۔
تیسرے۔ یہ کہ آنے والی مصیبت کی خبر قبل وقوع اطلاع غیبی ہے اور یہ حضور کے معجزہ میں سے ایک ہے۔
چوتھے یہ کہ منافقین کے قدم آیت کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن استقلال سے راضی برضا رہے اس سے دونوں میں امتیاز ہو جائے۔
حدیث میں ہے کہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے مومن کی تکلیف کو اللہ تعالےٰ کفارہ گناہ بناتا ہے اور بشارت ہوتی ہے۔
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تو سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تعزیت نامہ اس طرح ارسال فرمایا۔
"اے معاذ تمہارے بیٹے کو احکم الحاکمین نے بہت سے ثواب کے بدلے لے لیا ہے"۔
اور اجر صلوٰۃ و رحمت اور ہدایت ہے مصائب کے پیش آنے سے قبل صبر میں۔
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ بے شک صفا و مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔
صفا و مروہ مکہ مکرمہ میں دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے مقابل جانب مشرق واقع ہیں مروہ شمال کی طرف مائل ہے اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قبیس کے دامن میں۔
حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے انہی پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں زمزم ہے بحکم الٰہی سکونت اختیار فرمائی۔ اس وقت یہ جگہ نہایت سنگلاخ اور بیابان تھی یہاں نہ سبزہ تھا نہ پانی۔ خورد و نوش کا سامان معدوم لیکن برضائے الٰہی ان مقبولان حق نے صبر و استقلال سے یہاں قیام کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام خورد سال تھے اس جنگل میں جب آپ کو پیاس لگی اور تشنگی سے جاں بلب ہونے لگے تو حضرت ہاجرہ بے تابانہ کوہ صفا پر تشریف لے گئیں جب وہاں سے پانی کا پتہ نہ چلا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں۔ اس طرح سات بار آپ ادھر سے ادھر تلاش آب میں دوڑیں تو اللہ تعالےٰ نے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کا جلوہ اس طرح ظاہر کیا کہ
غیب سے ایک چشمہ نمودار ہوا جو زمین سے ابل رہا تھا آپ نے اس کے گرد مٹی جمع فرمانی شروع کی اور زمزم فرماتی رہیں اس کے معنی ہیں ٹھہر ٹھہر۔ چنانچہ وہ پانی اس مٹی سے گھیر لیا اور آج وہ زمزم کے نام سے ایک متبرک چشمہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشہور ہے اور سنت ہاجرہ کا ایسا اجرا ہوا کہ صفا و مروہ کے مابین سعی کرنے والوں کو مقبول بارگاہ بنایا اور ان دونوں مقامات کو محل اجابت دعا فرمایا یعنی کہ شعائر اللہ میں داخل کیا یعنی خدائی نشان۔

شعائر اللہ سے دین کی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکان ہو جیسے کعبہ۔ عرفات۔ مزدلفہ۔ منیٰ۔ رمی جمار ثلثہ۔ صفا و مروہ۔ مساجد یا احرام وحلق شعار جیسے رمضان۔ شہر حرام جس کی بابت فرمایا۔ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ عید الفطر۔ عید الاضحیٰ۔ جمعہ۔ ایام تشریق یا دوسری علامات جیسے اذان۔ اقامت۔ نماز بجماعت۔ نماز جمعہ۔ نماز عیدین۔ ختنہ یہ سب شعائر دین ہیں۔

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے۔ اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے طواف کرے۔

شان نزول

زمانہ جاہلیت میں صفا مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف تھا اور جو مروہ پر تھا اسے نائلہ کہتے تھے۔ کفار مکہ جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے۔

عہد اسلام میں بت توتوڑ دیے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لیے مسلمانوں کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا گوارا نہ ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے۔ اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ تمہاری نیت جب خالص ہے اور تم محض عبادت الٰہی کے لیے یہ سعی کر رہے ہو تو مشابہت کا اثر تم پر کچھ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے کعبہ میں بھی بت رکھ چھوڑے تھے۔ اب عہد اسلام میں وہ بت اٹھا دیے گئے اور کعبہ شریف کا طواف بدستور جاری رہا اور اسے شعار دین قرار دیا گیا۔ اسی طرح کفار و مشرکین کی بت پرستی سے صفا مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ اس سے چند مسئلے مستنبط ہوئے۔

اول سعی صفا مروہ شریعت میں واجب ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی دینا واجب ہوتی ہے۔

دوسرے صفا مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق ہے تو صرف یہ کہ حج کے لئے عرفات جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لیے عرفات میں جانا شرط نہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مکہ میں آئی تو حیض شروع ہو گیا میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا مروہ کی سعی کی میں نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا سوائے طواف کعبہ کے سب کام ایسے ہی کرو جیسے حاجی کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف سے منع فرمایا ہے لیکن اور تمام امور کی اجازت دی حضرت ام المومنین نے نہ طواف کیا نہ سعی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور حضور کے علم میں یہ بات تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عائشہ طہارت و پاکی کے بعد طواف و سعی کر لینا حج و عمرہ کے تمہارے فریضے اتر جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ سعی طواف کے تابع ہے۔

تیسرے یہ کہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے تو اس کو براہ راست مکہ مکرمہ میں آکر طواف کرنا چاہئے اور اگر مکہ کا ساکن ہو تو اسے چاہئے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کے لیے احرام باندھ کر آئے تو حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو جانا حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے کوئی تاریخ اور کوئی بھی دن متعین نہیں ہے۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

تطوع کے معنی اطاعت کے ہیں خواہ وہ فرض ہو یا نفل۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تمام اعمال ہیں۔ اس میں حج کی تخصیص نہیں اس کے معنی یہ ہوں گے جس نے کوئی کام نفلی بھی کیا ہو یا فرض جیسے نماز، زکوٰۃ یا طواف وغیرہ۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ۔ بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

یہ آیت ان علماء یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و مناقب اور آیت رجم اور توریت کے دوسرے احکام چھپاتے تھے۔

اس سے یہ حکم مستنبط ہوا کہ علم دین کا چھپانا حرام اور بیان کرنا بلا خوف لومۃ لائم فرض ہے۔ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے تمام بندے مراد ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ خٰلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ۔ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالے اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے کو اپنے بندے کی توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری ایک سنسان جنگل میں ہو اور پھر وہ گم ہو جائے اس پر اس کا کھانا پانی ہو وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے لیٹ جائے رنج و فکر میں ہو کہ اچانک اس کی سواری مل جائے اور اس کے قریب آجائے تو اس شخص سے زیادہ اپنے بندہ کی توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے۔

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے یعنی آیت کریمہ اس امر کو بیان کر رہی ہے کہ مومن تو کافروں پر لعنت کریں گے ہی قیامت کے دن کافر بھی باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو

کفر پر مرے۔ جس کی موت کفر پر ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے نہ کہ گنہگار مسلمان پر کہ اس پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمت والا مہربان۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کفار نے حضور سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس میں انہیں بتایا کہ معبود صرف ایک ہی ہے نہ وہ متجزی ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لیے مثل ہے نہ نظیر الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعات کو تنہا اس نے بنایا۔ وہ اپنی ذات میں ایک ہے کوئی اس کا قسیم نہیں اپنی صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔

لَا ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا حَدٌّ لِرَبِّيْ ۔ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوَالًا

میرے رب کا نہ کوئی ضد ہے نہ شریک اور نہ ہی کوئی حد ہے وہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا اور اس کو کوئی زوال نہیں ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ دونوں آیات اسم اعظم ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع پ ۲ سورۃ بقرہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ ۔ بے شک پیدائش میں آسمانوں اور زمین کے اور رات دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

کے اختلاف میں اور کشتی کہ دریا میں چلتی ہے لوگوں کے فائدے کے لیے اور وہ جو اتارتا ہے اللہ آسمان سے پانی تو زندہ کرتا ہے مرنے کے بعد زمین کو اور پھیلائے اس زمین میں ہر قسم کے جانور اور گردش ہواؤں کی اور وہ بادل جو مسخر ہیں آسمان اور زمین میں البتہ ان میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ لا أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو معبود پکڑتے ہیں اللہ کے سوا اور اس کا ہمسر محبوب رکھتے ہیں انہیں اللہ کی محبت کی طرح اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اس لیے کہ سب زور خدا کا ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝
وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ط كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝

جب بیزار ہوں گے پیشوا ان سے جو ان کے پیرو ہیں اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گے ان کے سب اسباب اور کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے بیزار ہوتے جیسے وہ ہم سے بیزار ہوئے یونہی اللہ انہیں دکھائے گا ان کے عمل حسرتیں ہیں ان پر اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ہیں

لفظی ترجمہ

إِنَّ ۔ بے شک	فِي ۔ بیچ	خَلْقِ ۔ پیدا کرنے	السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں
وَ ۔ اور	الْأَرْضِ ۔ زمین کے	وَ ۔ اور	اخْتِلَافِ ۔ اختلاف
اللَّيْلِ ۔ رات	وَ ۔ اور	النَّهَارِ ۔ دن کے	وَ ۔ اور
الْفُلْكِ ۔ کشتی	الَّتِي ۔ ایسی جو	تَجْرِي ۔ چلتی ہے	فِي الْبَحْرِ ۔ دریا میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِمَا۔ جس سے	يَنْفَعُ۔ نفع لیتے ہیں	النَّاسَ۔ لوگ	وَ۔ اور
مَا۔ وہ جو	اَنْزَلَ۔ نازل کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	مِنَ السَّمَآءِ۔ آسمان سے
مِنْ مَّآءٍ۔ پانی سے	فَاَحْيَا۔ تو زندہ کیا	بِهِ۔ اس سے	الْاَرْضَ۔ زمین کو
بَعْدَ۔ بعد	مَوْتِهَا۔ اس کے مرنے کے	وَ۔ اور	بَثَّ۔ پھیلائے
فِيْهَا۔ اس میں	مِنْ كُلِّ۔ ہر طرح کے	دَآبَّةٍ۔ چارپائے	وَ۔ اور
تَصْرِيْفِ۔ پھیرنا	الرِّيٰحِ۔ ہواؤں کو	وَ۔ اور	السَّحَابِ۔ بادل
الْمُسَخَّرِ۔ حکم کا بندھا ہوا	بَيْنَ۔ درمیان	السَّمَآءِ۔ آسمان	وَ۔ اور
الْاَرْضِ۔ زمین کے	لَاٰيٰتٍ۔ نشانیاں ہیں	لِّقَوْمٍ۔ واسطے اس قوم کے جو	يَّعْقِلُوْنَ۔ عقلمند ہیں
وَ۔ اور	مِنَ النَّاسِ۔ کچھ لوگ	مَنْ۔ وہ ہیں جو	يَّتَّخِذُ۔ پکڑتے ہیں
مِنْ دُوْنِ۔ سوائے	اللّٰهِ۔ اللہ کے	اَنْدَادًا۔ برابر والا	يُّحِبُّوْنَهُمْ۔ محبت کرتے ہیں انسے
كَحُبِّ۔ مثل محبت	اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور	الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ جو
اٰمَنُوْٓا۔ ایمان لائے	اَشَدُّ۔ سخت	حُبًّا۔ محبت والے ہیں	لِّلّٰهِ۔ اللہ کے ساتھ
وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	يَرَى۔ دیکھیں	الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ جو
ظَلَمُوْٓا۔ ظالم ہیں	اِذْ۔ جب	يَرَوْنَ۔ دیکھیں	الْعَذَابَ۔ عذاب
اَنَّ۔ بیشک	الْقُوَّةَ۔ زور	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے ہے	جَمِيْعًا۔ سب کچھ
وَ۔ اور	اَنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	شَدِيْدُ۔ سخت
الْعَذَابِ۔ عذاب والا ہے	اِذْ۔ جب	تَبَرَّاَ۔ بیزار ہوں	الَّذِيْنَ۔ وہ جنکی
اتُّبِعُوْا۔ پیروی کی گئی	مِنَ الَّذِيْنَ۔ ان سے جو	اتَّبَعُوْا۔ پیروی کرتے تھے	وَ۔ اور
رَاَوُا۔ دیکھیں	الْعَذَابَ۔ عذاب	وَ۔ اور	تَقَطَّعَتْ۔ کٹ جائیں
بِهِمُ۔ ان سے	الْاَسْبَابُ۔ سب اسباب	وَ۔ اور	قَالَ۔ کہیں
الَّذِيْنَ۔ وہ جو	اتَّبَعُوْا۔ پیرو ہیں	لَوْ۔ اگر	اَنَّ۔ بیشک
لَنَا۔ ہمارے لیے	كَرَّةً۔ دوبارہ جانا ہو	فَنَتَبَرَّاَ۔ تو بیزار ہوں	مِنْهُمْ۔ ان سے
كَمَا۔ جیسے	تَبَرَّءُوْا۔ بیزار ہوئے وہ	مِنَّا۔ ہم سے	كَذٰلِكَ۔ ایسے ہی
يُرِيْهِمُ۔ دکھاتا ہے	اللّٰهُ۔ اللہ	اَعْمَالَهُمْ۔ ان کے عمل	حَسَرٰتٍ۔ حسرتیں
عَلَيْهِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	هُمْ۔ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِخٰرِجِیْنَ نکلنے والے مِنَ النَّارِ جہنم سے۔

مختصر تفسیر اردو چونتیسواں رکوع۔ پ۲ سورۃ بقرہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلتا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے کے لیے ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلایا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کے بندھے ہوئے ہیں ان سب میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود سمجھتے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ کر اپنی توحید کا اعلان کر رہا ہے تو انہیں بڑی حیرت ہوئی کہ ہمارے تین سو ساٹھ معبود تو مکہ کا بھی نظام نہیں کر سکتے۔ یہ ایک خدا کائنات کا معبود بن کر دنیا کا نظام کیونکر صحیح کر سکے گا۔

تو یہ لوگ بارگاہ رسالت میں آئے اور کہنے لگے کہ جب معبود ایک ہی ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں تو آپ ہمیں ایسی آیت سنائیں جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس میں انہیں بتایا کہ آسمان اور اس کی بلندی اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب۔ ماہتاب اور ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین پھر اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا۔ پہاڑ۔ دریا، چشمے معادن جواہر۔ درخت سبزہ۔ پھل اور شب و روز کا آنا جانا۔ گھٹنا، بڑھنا۔ کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت وزنی اور بوجھ کے روئے آب پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہونا۔ بر سر آب جاتے ہوئے دریا کے عجائبات دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب ہونا اور تازہ زندگی لینا۔ زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائب و حکمت ودیعت ہیں۔ اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص۔ پھر ابر کہ اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ شیون قدرت ہیں یہ حضرت قادر و قیوم کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر برہان قوی ہیں اور انکی دلالت وحدانیت پر بے شمار وجوہ ہیں۔ اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ۔

یہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر ان کا مخصوص شان سے وجود

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں آنا یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور کوئی ان کا موجد ہے اور ایسا موجد ہے جو قادر و حکیم ہے اور اپنی حکمت و مشیئت سے جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو اس کی صناعی میں دخل دینے۔ اعتراض کرنے کا حق نہیں۔

وہ معبود بالیقین ہے وہ واحد و یکتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو لازمی طور پر اسے بھی مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا۔ پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں یا نہ ہوں اگر ہوں تو شئے واحد میں اس کے وجود کے لیے دو موثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کو دونوں سے متفق ہونے کو اور دونوں کی طرف محتاج ہونے کو۔ دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور اگر دونو کو علت مستقلہ فرض کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو۔ تو اجتماع نقیضین ہوگا اور یہ بھی محال ہے۔

اور اگر فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور ایک کے مقابل دوسرے کا عجز لازم آئیگا جو اِلٰہ ہونے کے منافی ہے۔

اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شئے کے وجود کا ارادہ کرے تو دوسرا اس کے عدم کا تو وہ شئے ایک ہی موجود و معدوم دونوں ماننا پڑے گا اور یہ دونوں مفروضہ باطل ہیں۔ اس لیے قرآن کریم میں برہان تمانع پیش کیا اور فرمایا لَوۡ کَانَ فِیۡہِمَاۤ اٰلِـہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا بنا برایں ماننا پڑے گا کہ وہ شئے یا موجود ہے یا معدوم۔ اگر موجود ہے تو عدم چاہنے والا عاجز ہوگا اور جو عاجز ہو وہ اللہ نہیں اور اگر معدوم ہو تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اور مجبور اللہ نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور آیت کریمہ کے تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دال ہیں۔

اختلاف رات دن کی آمد و رفت میں موسم کا اختلاف رات دن کا گھٹنا بڑھنا وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ اور جہازوں کو جو سمندر میں چلتے ہیں کس طرح مسخر کیا بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وہ چیزیں جو نفع دیتی ہیں۔

وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ آسمان سے پانی اتارا

فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ۔ پھر زندگی بخشی زمین کو یعنی سبزیاں اگائی ہیں بعد اس کی خشکی کے اور پھیلا دیے اس میں ہر قسم کے جانور۔

اور ہواؤں کے پھیرنے کبھی مشرق کی جانب کبھی مغرب کی جانب کبھی شمال کبھی جنوب۔

وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ۔ اور ابر میں جو آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے نہ گرتا ہے نہ چھٹتا ہے۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن وہب فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ہیں جن کی کسی کو خبر نہیں کہ کہاں سے آتی ہیں ایک ابر دوسری کڑک اور تیسری بجلی یہ اللہ ہی لاتا ہے۔

لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔ ان سب میں عقل والوں کے لیے دلیلیں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود پکڑتے ہیں اور انہیں اللہ کا برابر بنا کر انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور سخت محبت کرتے ہیں۔

اَنْدَادًا سے مراد بت ہیں یا رؤساء ہیں جنکی اطاعت میں کفار کو دین کی پرواہ نہ تھی۔

يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ یعنی ایسی محبت، تعظیم و اطاعت کرتے ہیں جیسے اللہ کی تعظیم کرتے ہیں۔ محبت لغت میں میلان قلب کو کہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور جو ایمان والے ہیں ان کو اللہ کی محبت ہے جیسے کافر اپنے بتوں سے محبت کرتے ہیں۔ ایمان والوں کی محبت کبھی منقطع نہ ہوگی لیکن کافروں کا یہ حال ہے آج ایک بت کی طرف متوجہ ہوئے تو کل دوسرے کے ساتھ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالے ان لوگوں سے جو بتوں کی محبت میں تباہ ہوگئے ہیں فرمائے گا کہ اگر تم کو بتوں سے سچی محبت ہے تو ان کے ساتھ جہنم میں جاؤ وہ صاف انکار کر دیں گے اور ہرگز نہ جائیں گے۔

اور کیسی ہوگی، اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جبکہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اور نبے شک سارا اندر وقوت خدا کو ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب شدید ترین عذاب ہے۔

اس میں غیر خدا کو پوجنے والوں کو خوب ہی ڈرایا گیا اور انہیں شرک و کفر کے انجام بتائے گئے تاکہ وہ خوف و خشیۂ الٰہی دل میں پیدا کریں۔ آگے ارشاد ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ۔ جب بیزار ہوں گے وہ جن کی پیروی کی گئی ان سے جو ان کی پیروی کرتے تھے اور عذاب دیکھیں گے اور منقطع ہو جائیں گے ان کے سب ذرائع اور اسباب۔

یہ قیامت کے دن کا حال ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے اور دنیاوی تعلقات جو دنیا میں ان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں یا باہمی معاہدے سب منقطع ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کا وہ عقیدہ کفر یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اسی لیے کفر کو دو قسموں میں بتایا گیا۔ ایک وہ جو کفر کفار ہے دوسرا وہ جو کفر مومنین ہے۔ کفر کفار کفر زائل ہے اور کفر مومنین کفر ثابت ہے۔ چنانچہ کفر مومنین کی تعریف میں قرآن کریم میں فرمایا۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تو جو کفر کرے بتوں اور شیطان سے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں ہے (پ۳ رکوع ۲)

اور کفر زائل کفر کفار ہے جیسے فرعون کہ مدعی الوہیت بھی ہو گیا مگر حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ یہاں تک کہ اسے غرق نے آ لیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (پ۱۱ رکوع ۱۴)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۔ اور کہیں گے وہ جو پیروی کرتے تھے کاش ہمیں لوٹ کر دنیا میں) جانا ہوتا تو ہم ان سے بیزاری کرتے جیسے انہوں نے ہم سے بیزاری کی۔ یونہی اللہ انہیں دکھائے گا ان کے کام کے انجام اور حسرتیں ہوں گی ان پر اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔

یعنی بروز قیامت اللہ تعالےٰ ان کے اعمال کی صورت اور ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں حسرت ہی حسرت ہوگی اور پچھتائیں گے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا۔

ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے پھر وہ مساکن و منازل مومنین کو دیے جائیں۔ اس پر انہیں حسرت و ندامت ہوگی۔

با محاورہ ترجمہ پانچواں رکوع پ۲ سورہ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	وہ تو تمہیں حکم دیگا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝

اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے ہوئے کی پیروی کرو تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت۔

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

اور کافروں کی مثال اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو جو نہ سنے مگر چیخ پکار، بہرے گونگے اندھے تو انہیں کچھ سمجھ نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝

اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو جو مجبور ہو جائے نہ خواہش سے کھائے اور نہ ضرورت سے زائد تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۝ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

بے شک وہ جو چھپاتے ہیں اللہ نے جو اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں یہ وہ ہیں جو اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور عذاب لیا بخشش کے بدلے تو کیا برداشت ہوگی انہیں آگ کی۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

یہ اس لیے کہ اللہ نے نازل کی کتاب حق کے ساتھ۔ اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے وہ شقاق و نفاق میں پڑے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

یَا ۔ اے	اَیُّھَا ۔ اے	النَّاسُ ۔ لوگو	کُلُوْا ۔ کھاؤ
مِمَّا ۔ اس سے جو	فِی ۔ بیچ	الْاَرْضِ ۔ زمین کے ہے	حَلٰلًا ۔ پاک
طَیِّبًا ۔ ستھرا	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَتَّبِعُوْا ۔ پیروی کرو
خُطُوٰتِ ۔ قدموں	الشَّیْطٰنِ ۔ شیطان کی	اِنَّہٗ ۔ بیشک وہ	لَکُمْ ۔ تمہارا
عَدُوٌّ ۔ دشمن ہے	مُّبِیْنٌ ۔ کھلا ہوا	اِنَّمَا ۔ وہ تو	یَاْمُرُ ۔ حکم کرے گا
کُمْ ۔ تمہیں	بِالسُّوْٓءِ ۔ بدی	وَ ۔ اور	الْفَحْشَآءِ ۔ بےحیائی کا
وَ ۔ اور	اَنْ ۔ یہ کہ	تَقُوْلُوْا ۔ کہو تم	عَلَی ۔ اوپر
اللّٰہِ ۔ اللہ کے	مَا ۔ وہ جو	لَا ۔ نہ	تَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے ہو
وَ ۔ اور	اِذَا ۔ جب	قِیْلَ ۔ کہا جائے	لَھُمُ ۔ انہیں
اتَّبِعُوْا ۔ پیروی کرو	مَا ۔ اس کی جو	اَنْزَلَ ۔ نازل کیا	اللّٰہُ ۔ اللہ نے
قَالُوْا ۔ تو کہیں	بَلْ ۔ بلکہ	نَتَّبِعُ ۔ پیروی کرتے ہیں	مَا ۔ اس کی جس پر
اَلْفَیْنَا ۔ پایا ہم نے	عَلَیْہِ ۔ اوپر اس کے	اٰبَآءَنَا ۔ اپنے باپ دادا کو	اَوَ ۔ کیا
لَوْ ۔ اگر	کَانَ ۔ ہوں	اٰبَآؤُھُمْ ۔ انکے باپ دادا	لَا ۔ کہ نہ
یَعْقِلُوْنَ ۔ عقل رکھتے ہوں	شَیْئًا ۔ کچھ	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ
یَھْتَدُوْنَ ۔ ہدایت پر	وَ ۔ اور	مَثَلُ ۔ مثال	الَّذِیْنَ ۔ انکی
کَفَرُوْا ۔ جو کافر ہوئے	کَمَثَلِ ۔ مثل	الَّذِیْ ۔ اسکی سی ہے	یَنْعِقُ ۔ جو پکارے
ایسے کو کہ	لَا ۔ نہ	یَسْمَعُ ۔ سنے	اِلَّا ۔ مگر
دُعَآءً ۔ پکار	وَ ۔ اور	نِدَآءً ۔ چیخ	صُمٌّ ۔ بہرے
بُکْمٌ ۔ گونگے	عُمْیٌ ۔ اندھے	فَھُمْ ۔ تو انہیں	لَا ۔ نہیں ہے
یَعْقِلُوْنَ ۔ عقل	یَا ۔ اے	اَیُّھَا ۔ وہ لوگو	الَّذِیْنَ ۔ جو
اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے ہو	کُلُوْا ۔ کھاؤ	مِنْ طَیِّبٰتِ ۔ پاک چیزوں سے	مَا ۔ جو
رَزَقْنٰکُمْ ۔ روزی دی ہم نے تمہیں	وَ ۔ اور	اشْکُرُوْا ۔ شکر کرو	لِلّٰہِ ۔ اللہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِنْ۔ اگر
إِنَّمَا۔ سوائے اسکے نہیں کہ
وَ۔ اور
الْخِنْزِيرِ۔ سور کا
ذبح کیا گیا
فَمَنِ۔ تو جو
وَ۔ اور
إِثْمَ۔ گناہ
غَفُورٌ۔ بخشنے والا
يَكْتُمُونَ۔ چھپاتے ہیں
مِنَ الْكِتَابِ۔ کتاب سے
ثَمَنًا۔ ذلیل رقم
يَأْكُلُونَ۔ کھاتے
النَّارَ۔ آگ
اللّٰهُ۔ اللہ
لَا۔ نہ
عَذَابٌ۔ عذاب ہے
اشْتَرَوُا۔ جو لیتے ہیں
الْعَذَابَ۔ عذاب
هُمْ۔ ان کو
بِأَنَّ۔ اس لیے کہ
بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ
اخْتَلَفُوا۔ اختلاف میں ہیں
شِقَاقٍ۔ نفاق

كُنْتُمْ۔ ہو تم
حَرَّمَ۔ حرام کیا
الدَّمَ۔ خون
وَ۔ اور
بِهٖ۔ ہوا سے
اضْطُرَّ۔ مضطر ہوا
لَا۔ نہ
عَلَيْهِ۔ اس پر
رَحِيمٌ۔ مہربان ہے
مَا۔ اسے جو
وَ۔ اور
قَلِيلًا۔ تھوڑی
فِي۔ بیچ
وَ۔ اور
يَوْمَ۔ دن
يُزَكِّيهِمْ۔ ستھرا کرے انہیں
أَلِيمٌ۔ دردناک
الضَّلَالَةَ۔ گمراہی
بِالْمَغْفِرَةِ۔ بخشش کے بدلے
عَلَى۔ اوپر
اللّٰهَ۔ اللہ نے
وَ۔ اور
فِي۔ بیچ
بَعِيدٍ۔ بعید میں ہیں

إِيَّاهُ۔ اسی کو
عَلَيْكُمُ۔ تم پر
وَ۔ اور
مَا۔ وہ جانور
لِغَيْرِ۔ واسطے غیر
غَيْرَ۔ غیر
عَادٍ۔ حد سے متجاوز
إِنَّ۔ بیشک
إِنَّ۔ بیشک
أَنْزَلَ۔ نازل کیا
يَشْتَرُونَ۔ لیتے ہیں
أُولٰئِكَ۔ یہ وہ ہیں کہ
بُطُونِهِمْ۔ اپنے پیٹوں کے
لَا۔ نہ
الْقِيَامَةِ۔ قیامت کے
وَ۔ اور
أُولٰئِكَ۔ یہی
بِالْهُدٰى۔ ہدایت کے بدلے
فَمَا۔ تو کیا
النَّارِ۔ آگ کے
نَزَّلَ۔ نازل کی
إِنَّ۔ بے شک
الْكِتَابِ۔ کتاب کے

تَعْبُدُونَ۔ پوجتے
الْمَيْتَةَ۔ مردار
لَحْمَ۔ گوشت
أُهِلَّ۔ جو غیر خدا کا نام لے کر
اللّٰهِ۔ اللہ کے
بَاغٍ۔ باغی
فَلَا۔ تو نہیں
اللّٰهَ۔ اللہ
الَّذِينَ۔ وہ جو
اللّٰهُ۔ اللہ نے
بِهٖ۔ اس کے بدلے
مَا۔ نہیں
إِلَّا۔ مگر
يُكَلِّمُهُمُ۔ کلام کریگا ان سے
وَ۔ اور
لَهُمْ۔ ان کے لیے
الَّذِينَ۔ وہ ہیں
وَ۔ اور
أَصْبَرَهُمْ۔ صبر و برداشت ہوگی
ذٰلِكَ۔ یہ
الْكِتَابَ۔ کتاب
الَّذِينَ۔ وہ جو
لَفِي۔ یقینا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر اُردو پانچواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدموں پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحیرہ وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا اس میں اس امر کی ممانعت کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزاقیت سے بغاوت اور مداخلت فی الدین ہے بیل بچار وغیرہ یہ سب حلال جانور ہیں۔ لیکن اپنے خیال کے ماتحت شیطان کے پیچھے لگ کر حلال کو حرام بنا بنا لیتے ہیں۔

مسلم شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں اپنے بندوں کو دیتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے۔ اور اسی میں فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیطان آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا اسے وہ حرام ٹھہراتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے یہ آیت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ مجھے مستجاب الدعوات کر دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے سعد خوراک پاک کرو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب آدمی اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک وہ قبولیت سے محروم رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ۔ بس تم کو وہ برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

سُوء۔ اس شے کو کہتے ہیں جو غمگین کرنے والی ہو۔

فحشاء۔ سے گناہ مراد ہے۔

سُوء سے مراد گناہ صغیرہ ہے کیونکہ اس سے بھی انسان نادم اور غمگین ہوتا ہے اور فحشاء سے مراد گناہ کبیرہ ہے جس میں حد واقع ہو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطان دل میں برائی کا وسوسہ پیدا کرتا ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان علیہ اللعنۃ پانی پر اپنا تخت لگاتا ہے پھر اطراف عالم میں اپنے شیاطین کو بھیجتا ہے یہ ادنے سے ادنے بھی ہیں اور زیادہ سے زیادہ فتنہ پھیلانے والے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں فساد کرکے اپنی اپنی کارگذاری پیش کرتے ہیں شیطان سن کر کہتا ہے کہ ابھی کچھ کام نہیں ہوا۔

پھر ایک کہتا ہے کہ فلاں میاں بیوی کے درمیان قطع تعلق کرادیا شیطان سن کر خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے خوب کام کیا پھر اسے اپنا مقرب بناتا ہے (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ آدمی میں دو اثر ہیں ایک شیطان کا دوسرا فرشتے کا۔ شیطان شر کی طرف رغبت دلاتا ہے اور فرشتہ خیر کی طرف جو شخص نیکی اور بھلائی کا خیال پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور شیطان سے پناہ مانگے پھر یہ آیت آپ نے تلاوت فرمائی اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان تم سے فقر کا وعدہ کرتا ہے اور برائی کا حکم دیتا ہے۔

اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے نازل کیے پر اطاعت کرو یعنی توحید اور قرآن پر ایمان لاؤ اور ان پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا تو کہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہیں نہ ہدایت۔ تو ظاہر ہے کہ جب باپ دادا امور دین کو ہی نہ سمجھتے ہوں۔ تو راہ راست پر کیسے ہو سکتے ہیں پھر ایسوں کی پیروی کرنا حماقت اور گمراہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اسلام کی دعوت دی اور جنت کی ترغیب دی۔ عذاب سے ڈرایا تو رافع بن حرملہ اور مالک بن عوف نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کا اتباع نہ کریں گے ہم تو اپنے باپ دادا کا اتباع کریں گے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ عالم تھے۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ اور کافروں کی مثال ایسی ہے جو پکارے اسے کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے، گونگے، اندھے تو انہیں سمجھ نہیں ہے۔

یعنی جس طرح چوپائے جانور چرانے والوں کی آواز ہی سنتے ہیں مگر ان کی بات نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صدائے مبارک ہی سنتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی دل نشین کرکے ارشاد عالی سے فائدہ نہیں اٹھاتے اس لیے کہ وہ ایمان اور عقل اور عدل کی طرف سے بہرے گونگے اندھے ہیں انہیں نصیحت سے فائدہ نہیں پہنچا۔ انہوں نے کلام حق سے فائدہ نہ اٹھایا۔ آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! کھاؤ پاک چیزیں ہم نے جو تمہیں دیں اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کی پوجا کرتے ہو۔ اس نے تو یہی تم پر حرام کیے ہیں۔ مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو جو مضطر ہو نہ یہ کہ خواہش سے کھائے اور نہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے پاک ستھری چیزوں کی کھانے کی اجازت دے کر آگے ہدایت فرمائی کہ جو جانور بغیر ذبح کیے مرجائے یا اسے شرعی طریق کے خلاف مارا ہو۔ مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے سے یا غلے اور گولی سے ہلاک کیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور نے سینگ مار کر مارا ہو یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو۔ ایسے مردار کہتے ہیں اور اس کا کھانا طیبات کا کھانا نہیں۔ زندہ جانور کا عضو کاٹ کر کھانا بھی اسی حکم میں داخل ہے۔ یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ مردار کھانا جس کی تعریف بیان ہو چکی حرام ہے۔ مگر اس کی کھال رنگ لینے کے بعد۔ اس کے بال سینگ ہڈی۔ پٹھے وغیرہ صاف کر کے کام میں لانا جائز ہے۔ كُلُّ اِهَابٍ اِذَا دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ہر ایک چمڑا جب اسے رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے) مگر سور اور انسان کا کوئی حصہ رنگنے۔ پکانے کے بعد بھی استعمال میں لانا ممنوع ہے۔ (تفسیرات احمدی)

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ۔ نہ خلاف کرنے والا نہ حد سے بڑھنے والا۔

باغ کے معنی حلال سمجھنے والا عادٍ کے معنی طلب حلال میں کوتاہی کرنے والا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے مثلاً مچھلی اور ٹڈی دو خون کلیجی اور تلی۔ مگر زندہ جانور کا گوشت حرام ہے۔

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو گوشت زندہ جانور سے علیحدہ کر لیا جائے وہ مردار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور میں نے سنا کہ آپ نے شراب۔ مردار، سور اور بتوں کی بیع کو حرام فرما دیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے لوگ کشتیوں اور کھالوں پر روغن لگاتے ہیں۔ اس کی روشنی سے نفع اٹھاتے ہیں۔ فرمایا سب حرام ہے پھر فرمایا کہ یہود پر اللہ تعالٰی لعنت کرے اللہ تعالٰی نے ان پر مردار کی چربی حرام کی تھی انہوں نے اس کو پگھلا کر فروخت کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شروع کر دیا اور اس سے نفع حاصل کیا۔

ایک مسئلہ یہ بھی ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر وہ بہنے والا ہو۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں تصریح ہے اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا (یا بہنے والا خون) خنزیر (سور) نجس العین ہے۔ اس کا گوشت، پوست، بال ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس و حرام ہیں ان میں سے کسی کو کسی طرح کام میں لانا جائز نہیں۔

چونکہ پہلے سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے۔ اس لیے یہاں صرف لحم الخنزیر کی حرمت بیان ہوئی ورنہ وہ سرتاپا نجس ہے۔ آگے فرمایا۔

مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ اور جس پر پکارا گیا اللہ کے غیر کا نام۔

حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ اس سے وہ جانور مراد ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اہلال۔ اصل میں آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں۔ ہلال پہلی رات کے چاند دیکھنے کو کہتے ہیں۔ عرب کہا کرتے تھے اُہِلَّ الْہِلَالُ۔ یعنی دیکھا چاند۔ چونکہ چاند دیکھنے کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہا کرتے تھے اس لیے آواز بلند کرنے کو اہلال کہنے لگے۔ کفار اپنے معبودوں کے لیے ذبح کے وقت ان کا نام بآواز بلند لیا کرتے تھے مثلاً بسم اللات، بسم منات اس کا رد فرمایا گیا۔

شاہ صاحب نے فتح العزیز میں اس بحث کو پوری تفصیل سے بیان کر کے آخر میں لکھا ہے۔

"و کنہہ دریں مسئلہ آنست کہ جان دادن بجز جان آفریں روا نیست"۔

اور اہلال کہتے ہیں اس فعل کو جو عند الذبح ہو۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ جس پر عند الذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ نہ کہا جائے وہ اگرچہ ذبح ہی کیا ہوا ہو نہ کھاؤ۔ اس کا خلاصہ مسئلہ یوں ہے کہ جس جانور پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف کر کے وہ حرام ہے اور اگر ذبح اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا۔ مثلاً کہا عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ، گیارہویں کا جانور، فلاں بزرگ کا جانور۔ گویا اس ذبیحہ کا ثواب جسے پہنچانا مقصود ہو خواہ وہ ولی ہو یا آباؤ اجداد تو ایسے نام لینے سے اس پر حرمت نہیں آتی (تفسیر احمدی)

اب آگے مضطر کا حکم ہے۔ مضطر وہ ہے جو حرام چیز کھانے پر مجبور ہو اگر نہ کھائے تو جان جانے کا خوف ہو مثلاً بھوک کی شدت یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے یا کوئی حرام کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس کے خلاف کرنے سے جان کا اندیشہ ہو۔ تو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا بقدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے بدلے ذلیل و قلیل رقم لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے مگر آگ اور اللہ بات نہ کرے گا ان سے قیامت کے دن اور نہ انہیں ستھرا کریگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ علماء یہود اور ان کے رؤسا جو یہ امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزمان ان میں سے آئیں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں مبعوث ہوئے تو انہیں اندیشہ ہوا کہ جن کی صفت توریت و انجیل میں آئی ہے وہ یہی ہیں تو انہوں نے توریت و انجیل سے حضور کی نعت اور صفت چھپانے کی تجویز کی۔ تاکہ لوگ توریت سے حضور کے اوصاف دیکھ کر ادھر کو نہ جھکیں اور جو ہدیہ اور نذرانہ ان کو اب تک مل رہے تھے اس طرف نہ دیں۔ ان کی حکومت جو ان کی قوم میں تھی وہ جاتی نہ رہے اس حسد سے انہوں نے توریت و انجیل سے حضور کی نعت اور حضور کے وقت نبوت کا بیان چھپایا بلکہ تحریف کرنے پر اتر آئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

چھپانے سے یہ مراد ہے کہ کتاب کے مضمون سے کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے اور کسی کو پڑھ کر نہ سنایا جائے۔ اور چھپانا یہ بھی ہے کہ مفہوم صحیح کو بدل کر غلط تاویلیں کر کے اینچ تان کر ڈالنا اور اصل معنی پر پردہ ڈالنا تو یہ دونوں کام احبار یہود، رؤسا یہود کی خاطر کرتے تھے اور دنیا کے حقیر نفع کی خاطر اخروی ثواب سے محروم ہوتے تھے۔ حتی کہ رشوتیں لے کر ذلیل و قلیل رقم کی خاطر حق پوشی کرتے تھے اور اپنے پیٹ جہنم کی آگ سے بھرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت کی کہ یہ آیات اور سورہ آل عمران کی آیات یہود کے لیے نازل ہوئیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ؕ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی برداشت ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ نے کتاب سچائی سے اتاری اور بے شک وہ لوگ جو کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ہیں وہ یقیناً پورے نفاق و شقاق میں ہیں۔

یہ آیت بھی یہود کے حق میں نازل ہوئی۔ ان میں سے بعض وہ تھے جو توریت کو حق مانتے۔ بعض وہ تھے جو باطل کہتے اور بعض تاویلات کرتے۔ بعض ایسے تھے جو تحریف کرتے تھے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے خیالات پر اتری جو قرآن کریم کو شعر کہتے تھے۔ کوئی سحر کوئی کہانت بتاتے تھے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع پ۲۔ سورۃ بقرہ

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۖ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

کوئی بھلائی نہیں یہ کہ منہ کرو تم مشرق یا مغرب کی طرف لیکن بھلائی یہ ہے کہ جو ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر اور دے اپنا مال اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں اور گردن چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر کرنے والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ
فِي الْقَتْلٰى ۖ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ
وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ
شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۗ
ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو! تم پر فرض کیا گیا قصاص (یعنی ناحق مارے گئے کے خون کا بدلہ) آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت جس کے لیے اپنے بھائی کی طرف سے معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور تمہارے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم تقویٰ حاصل کرو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ
تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑ جائے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى

تو جو بدل لائے بعد اس کے کہ سن لے تو اس کا گناہ انہیں پر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ
بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ہے جو بدلیں بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔
پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے بے
انصافی یا گناہ کیا تو صلح کرا دے ان میں تو اس پر گناہ
نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لفظی ترجمہ

لَیْسَ۔ نہیں	اَلْبِرَّ۔ کوئی بھلائی	اَنْ۔ یہ کہ	تُوَلُّوْا۔ پھیرو تم
وُجُوْهَكُمْ۔ منہ اپنا	قِبَلَ۔ جانب	الْمَشْرِقِ۔ مشرق	وَ۔ اور
الْمَغْرِبِ۔ مغرب	وَ۔ اور	لٰكِنَّ۔ لیکن	الْبِرَّ۔ بھلائی
مَنْ۔ اسے ہے جو	اٰمَنَ۔ ایمان لائے	بِاللّٰهِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور
الْیَوْمِ۔ دن	الْاٰخِرِ۔ قیامت پر	وَ۔ اور	الْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں
وَ۔ اور	الْكِتٰبِ۔ کتاب	وَ۔ اور	النَّبِیّٖنَ۔ نبیوں پر
وَ۔ اور	اٰتَى۔ دے	الْمَالَ۔ مال	عَلٰى۔ اوپر
حُبِّهٖ۔ محبت اسکی کے	ذَوِی الْقُرْبٰى۔ رشتہ داروں کو		وَ۔ اور
الْیَتٰمٰى۔ یتیموں کو	وَ۔ اور	الْمَسٰكِیْنَ۔ مسکینوں کو	وَ۔ اور
ابْنَ السَّبِیْلِ۔ مسافروں کو		وَ۔ اور	السَّآئِلِیْنَ۔ سوال کرنے
والوں کو	وَ۔ اور	فِی الرِّقَابِ۔ گردن چھڑانے میں	وَ۔ اور
اَقَامَ۔ قائم رکھے	الصَّلٰوةَ۔ نماز	وَ۔ اور	اٰتَى۔ دے
الزَّكٰوةَ۔ زکوٰۃ	وَ۔ اور	الْمُوْفُوْنَ۔ اپنا قول پورا کرنیوالے	بِعَهْدِهِمْ۔ اپنے عہد میں
اِذَا۔ جب	عٰهَدُوْا۔ عہد کریں	وَ۔ اور	الصّٰبِرِیْنَ۔ صبر کرنے والے
فِی۔ بیچ	الْبَاْسَآءِ۔ مصیبت کے	وَ۔ اور	الضَّرَّآءِ۔ سختی کے
وَ۔ اور	حِیْنَ۔ وقت	الْبَاْسِ۔ جہاد کے	اُولٰٓئِكَ۔ یہ ہیں
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	صَدَقُوْا۔ سچ بولے	وَ۔ اور	اُولٰٓئِكَ۔ یہی ہیں
هُمُ۔ وہ	الْمُتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار	یٰۤا۔ اے	اَیُّهَا۔ وہ لوگو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ۔ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	کُتِبَ۔ فرض کیا گیا	عَلَیْکُمُ۔ تمہارے اوپر
اَلْقِصَاصُ۔ قصاص	فِی۔ بیچ	اَلْقَتْلٰی۔ مقتولوں کے	اَلْحُرُّ۔ آزاد
بِالْحُرِّ۔ آزاد کے بدلے	وَ۔ اور	اَلْعَبْدُ۔ غلام	بِالْعَبْدِ۔ غلام کے بدلے
وَ۔ اور	اَلْاُنْثٰی۔ عورت	بِالْاُنْثٰی۔ عورت کے بدلے	فَمَنْ۔ تو جو
عُفِیَ۔ معافی دیا گیا	لَہٗ۔ اسکے لیے	مِنْ اَخِیْہِ۔ اپنے بھائی سے	شَیْءٌ۔ کچھ
فَاتِّبَاعٌ۔ تو پیروی ہو	بِالْمَعْرُوْفِ۔ اچھی طرح	وَ۔ اور	اَدَآءٌ۔ ادا کرنا
اِلَیْہِ۔ اسکی طرف	بِاِحْسَانٍ۔ نیکی کے ساتھ	ذٰلِکَ۔ یہ	تَخْفِیْفٌ۔ بوجھ ہلکا کرنا ہے
مِنْ رَّبِّکُمْ۔ تمہارے رب کی طرف سے		وَ۔ اور	رَحْمَۃٌ۔ رحمت
فَمَنِ۔ تو جو	اعْتَدٰی۔ زیادتی کرے	بَعْدَ۔ بعد	ذٰلِکَ۔ اس کے
فَلَہٗ۔ تو اسکے لیے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	اَلِیْمٌ۔ دردناک	وَ۔ اور
لَکُمْ۔ تمہارے لیے	فِی۔ بیچ	الْقِصَاصِ۔ قصاص کے	حَیٰوۃٌ۔ زندگی ہے
یّٰا۔ اے	اُولِی الْاَلْبَابِ۔ عقل والو		لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم
تَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار بنو	کُتِبَ۔ لکھا گیا	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	اِذَا۔ جب
حَضَرَ۔ آجائے	اَحَدَکُمُ۔ تمہارے کسی کو	الْمَوْتُ۔ موت	اِنْ۔ اگر
تَرَکَ۔ چھوڑے	خَیْرًا۔ کچھ مال	اَلْوَصِیَّۃُ۔ وصیت	لِلْوَالِدَیْنِ۔ والدین کو
وَ۔ اور	الْاَقْرَبِیْنَ۔ رشتہ داروں کو		بِالْمَعْرُوْفِ۔ موافق دستور
حَقًّا۔ یہ واجب ہے	عَلَی۔ اوپر	الْمُتَّقِیْنَ۔ پرہیزگاروں کے	فَمَنْ۔ تو جو
بَدَّلَہٗ۔ بدل دے	بَعْدَ۔ بعد	مَا۔ اس کے کہ	سَمِعَہٗ۔ سن لے
فَاِنَّمَا۔ تو سوا اسکے نہیں	اِثْمُہٗ۔ گناہ اس کا	عَلَی۔ اوپر	الَّذِیْنَ۔ ان کے ہے
یُبَدِّلُوْنَہٗ۔ جو اسے بدلیں	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	سَمِیْعٌ۔ سننے والا
عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے	فَمَنْ۔ تو جو	خَافَ۔ خوف کرے	مِنْ مُّوْصٍ۔ وصیت کرنے
والے سے	جَنَفًا۔ بے انصافی کا	اَوْ۔ یا	اِثْمًا۔ گناہ کا
فَاَصْلَحَ۔ تو اس میں اصلاح کردے		بَیْنَہُمْ۔ ان میں	فَلَا۔ تو نہیں
اِثْمَ۔ گناہ	عَلَیْہِ۔ اس پر	اِنَّ۔ بے شک	اللّٰہَ۔ اللہ
غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	رَّحِیْمٌ۔ مہربان ہے۔		

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر چھٹا رکوع پ ۲ ۔ سورۃ بقرہ

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۔ اس میں کوئی خاص نیکی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں نیکی تو یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب پر اور نبیوں پر۔

اللہ کے نزدیک جو فعل پسندیدہ ہو اس کو بِرّ کہتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ یہود مغرب بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور نصاری مشرق کی طرف منہ کرتے تھے۔ ہر فریق کا گمان تھا کہ جو قبلہ ان کا مقرر ہوا ہے وہی قبلہ ہے اور باقی قبلے غلط ہیں۔ اس آیت میں اس کا رد کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ جسے تم قبلہ سمجھ رہے ہو یہ منسوخ ہو گیا (مدارک)

علامہ بغوی اور قتادہ اور بعض مفسرین کا یہ قول بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مومنین کو عام ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ صرف رو بقبلہ ہونا نیکی نہیں۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ اللہ جو ربّ قبلہ ہے اس پر ایمان لائے اور قیامت کے دن کو مانے۔ ملائکہ کو تسلیم کرے۔ کتاب کو حق جانے اور تمام انبیاء کرام کی تصدیق کرے اور پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور اللہ کی محبت میں اپنا مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں کو۔

ذَوِی الْقُرْبٰى میں سب رشتہ دار شامل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایک دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار مسکین کو اور ایک دینار اپنے اہل کو ان میں سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جو اپنے اہل کو دیا (مسلم)

وَالْیَتٰمٰى ۔ یتیم اس بچہ کو کہتے ہیں جس کا باپ بالغ ہونے سے پہلے مر چکا ہو۔

اِبْنَ السَّبِیْلِ سے مراد مسافر ہے جو اپنے اہل و عیال سے علیحدہ ہو۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۔ جب اللہ تعالے سے وعدہ کرتے ہیں تو اسکو پورا کرتے ہیں جب قسم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھاتے ہیں اس کو سچا کر دکھلاتے ہیں جب منت مانتے ہیں اس کو وفا کرتے ہیں۔

وَالصّٰبِرِیْنَ اور صبر کرتے ہیں۔ صبر اعمال میں سے زیادہ افضل ہے کیونکہ صبر میں مداومت ہے۔

فِی الْبَاْسَآءِ۔ باساء شدت اور فقر کو کہتے ہیں۔

ضَرَّآءِ۔ مرض اور اپاہج پن کو کہتے ہیں

بَاْس۔ کے معنی قتال اور جنگ کے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دربار نبوی میں حاضر آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کونسے صدقہ کا زیادہ ثواب ہے فرمایا اس صدقہ کا کہ انسان صحت مند ہو فقر سے ڈرتا ہو خوشحالی کی امید رکھتا ہو دینے سے گریز نہ کرے ارشاد باری ہے ہرگز نہ پہنچو گے تم نیکی کو جب تک اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

اور گردنیں چھڑاتے ہیں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی کے موقعہ پر اور جہاد میں یہی وہ ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

اس آیت میں نیکی کرنے کے چند طریقے تعلیم فرمائے۔

(۱) ایمان لانا
(۲) مال دنیا اللہ کی محبت میں دینا
(۳) نماز قائم کرنا
(۴) زکوٰۃ دینا
(۵) عہد پورا کرنا
(۶) مصائب و آلام و جہاد میں صبر کرنا

تفصیل ایمان

(۱) اول اللہ تعالے پر ایمان لائے کہ وہ قادر و قیوم ہے۔ حی۔ ازلی۔ ابدی۔ سرمدی ہے علیم حکیم سمیع و بصیر غنی و قدیر وحدہ لا شریک لہ ہے۔

(۲) قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے۔ اس میں بندوں کا حساب ہوگا۔ اعمال کی جزا و سزا ہوگی۔ مقبولان حق شفاعت کریں گے۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے پل صراط پر گذر ہوگا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے سب حق ہیں۔

(۳) فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور ایسے فرمانبردار بندے ہیں کہ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ ان کی تعریف قرآن پاک میں ہے وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ نورانی اجسام رکھتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان میں چار بہت مقرب ہیں۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام۔
فرشتوں میں سے کسی کے دو بازو ہیں کسی کے تین کسی کے چار۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل کے چھ سو بازو تھے وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں ان کی خوراک تسبیح و تہلیل ہے۔ ان کے اعمال کا بدلہ اللہ کی رضا اور مقام قرب ہے ارشاد و فرمان باری تعالے ہے عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ وہ اللہ عرش والے کے نزدیک معزز ہے۔

(۴) کتب آلہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتب اللہ تعالے نے نازل فرمائیں حق ہیں۔ ان میں چار بڑی کتابیں ہیں توریت جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتری۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر آئی۔ قرآن کریم جو حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا۔ اس کے علاوہ پچاس صحیفے حضرت شیث پر تیس حضرت ادریس پر۔ دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(۵) تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور گناہوں سے معصوم ہیں ان کی صحیح تعداد اللہ تعالے ہی کے علم میں ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ان میں تین سو تیرہ رسول ہیں۔ نبیّین بصیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمانا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء مرد ہی ہو سکتے ہیں۔ عورت کبھی نبی نہیں ہو سکتی اور صراحۃً بھی آیت کریمہ میں ارشاد ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ (تفسیر احمدی)

ایمان کے بعد اعمال کا اور مال دینے کا بیان فرمایا۔ اس کے چھ مصرف بتلائے گئے۔ گردنیں چھڑانے سے غلاموں کو آزاد کرنا مراد ہے۔ یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ اے ایمان والو۔ تم پر خون کا بدلہ فرض کیا گیا آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی کی پیروی اور اچھی طرح ادائگی یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جو اللہ کے ایک ہونے اور میرے (حضور علیہ السلام) آخری نبی و رسول ہونے کا اقرار کرے اور گواہی دے اس کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین وجہ سے۔ قصاص۔ زنا۔ مرتد ہو جائے معاذ اللہ (مسلم)

شان نزول۔ یہ حکم قبیلہ اوس و خزرج کے بارے میں آیا ہے۔ ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تعداد مال و شرافت میں زیادہ تھا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی اور بے انصافی کے عادی تھے عہد اسلام میں یہ معاملہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مساوات کا قانون نافذ ہوا۔ اس پر وہ لوگ راضی ہوئے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر غلبہ میں زیادہ تھا وہ دوسرے قبیلہ کی عورتوں سے بغیر مہر نکاح کر لیتے تھے اور زیادتیاں کرتے تھے اس قبیلہ نے قسم کھالی کہ وہ اپنے غلام کے عوض آزاد کو عورت کے بدلے مرد کو ایک کے بدلے دو کو قتل کریں گے یہ معاملہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا تو آیت کریمہ نازل ہوئی۔

قرآن کریم میں قصاص کا مسئلہ کئی جگہ بیان ہوا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قصاص اور عفو دونوں کے حکم ہیں۔ حتیٰ کہ یہ تفصیل بھی یہاں بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو قصاص اور عفو میں مختار کیا ہے چاہیں قصاص لیں یا معافی دیں۔ آیت کے اول میں قصاص کا وجوب بیان کیا اور ہر قاتل بالعمد پر قصاص واجب فرمایا خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا یا غلام کو مسلمان مارا یا کافر مرد ہلاک کیا یا عورت کیونکہ قتلیٰ قتیل کی جمع ہے جو سب کو شامل ہے البتہ جسے دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا (احکام القرآن)

اس آیت سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ قصاص میں قاتل ہی قتل ہو گا۔ خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اہل جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ آزادوں میں مقابلہ ہو تو ایک کے بدلے دو کو قتل کر ڈالتے۔ غلام اگر ایک قبیلے کا مارا گیا تو دوسرے قبیلہ کے آزاد کو مار ڈالتے۔ عورتوں میں اگر جنگ ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے۔ محض قاتل کے قتل پر صبر نہ کرتے اسے منع کیا گیا۔

اور آگے فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ میں ایک اور آسانی بھی فرما دی گئی کہ جب قاتل کو ولی مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال کا بدلہ لازم کریں۔ اس پر اولیاء مقتول تقاضہ کرنے میں نیک روش اختیار کریں اور قاتل خونبہا خوش معاملہ کے ساتھ ادا کرے یہ صلح علی المال کہلاتی ہے (تفسیر احمدی)

حتیٰ کہ ولی مقتول کو یہ بھی اختیار ہے کہ قاتل کو بلا معاوضہ معاف کر دے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص ہی چاہے تو لازماً قصاص فرض ہے۔ اس سے چند مسائل نکلتے ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر مقتول کے تمام ورثاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہ رہے گا۔

مسئلہ:۔ اگر مقتول کے تمام ورثاء مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور مال کی ادا واجب (تفسیر احمدی)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسئلہ:۔ ولی مقتول کو مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ قاتل کا جو بھائی کہا گیا اس میں اس امر کی طرف دلالت ہے کہ اگرچہ قتل بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں صرف فرقہ خارجیہ کا اختلاف ہے کہ ان کے نزدیک مرتکب کبیرہ کافر ہے۔

آگے فَمَنِ اعْتَدٰى فرما کر اس امر پہ تنبیہ فرمائی گئی کہ اس کے بعد بھی بدستور جاہلیت کی رسم پر غیر قاتل کو اگر قتل کیا یا دیت ادا کرنے یا معاف کر دینے کے بعد بھی قتل کیا تو اس پر عذاب ہے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے۔ آگے فرمایا

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اور تمہارے لیے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے اے عقلمندو تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

اس کی تفسیر ظاہر ہے کہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی۔ اگر قصاص کا خطرہ ہی نہ ہو تو قتل عام ہو جانے میں کونسی رکاوٹ ہے جس سے قتل و قتال رکے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ِۨالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ۔ تم پر فرض ہوا کہ تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔

اگر موت کے آثار و علامات ظاہر ہو جائیں اور ظن غالب ہو جائے کہ اب موت آنے والی ہے۔ خیر سے مراد مال ہے وصیت کو بمعنی اَنْ يُّوْصِيَ یا اِيْصَآءً وصیت کرنا مانا گیا ہے ماں باپ رشتہ داروں کے لیئے۔

ابتداء اسلام میں اس آیت سے وصیت فرض تھی پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اس آیت کو آیت میراث نے منسوخ کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق پہنچا دیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وارث کے لیے وصیت نہیں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار تھا میری عیادت کے لیے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ میری حالت تو ملاحظہ فرما رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام مال کی وصیت کر مروں۔

فرمایا نہیں میں نے عرض کی نصف کی کردوں فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی فرمایا ہاں تہائی بھی بہت ہے اپنے بچوں اور اہل خانہ کو خوش حال چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگیں۔

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ۔ امر بالمعروف کی وصیت کرنا۔ فرض کیا گیا۔ یہ بات متقیوں پر واجب ہے۔

حق ہونا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ تو جو وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ انہی بدلنے والوں پر ہے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تو جو وصیت سن سنا کر بدلے خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد اور وہ تبدیلی کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں آکر۔ اگر وہ وصیت موافق شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے اور دوسرے خواہ موصی ہوں یا موصٰی لہ بری ہیں۔ یعنی وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی موصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصٰی لہ یا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کرادے تو گناہ گار نہیں۔ کیونکہ اس نے حمایت حق کے لیے باطل کو بدلا۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو وصیت کے وقت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلاف شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو رد کرے اور حق و انصاف کا حکم کرے۔

بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؕ

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے فرض کیے گئے ان پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ

گنتی کے دنوں میں تو تم میں جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزوں کو گنو اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو اس کے لیے بہتر ہے اور اگر روزہ رکھو تو زیادہ اچھا ہے اگر تم جانو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ؕ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا

مہینہ رمضان کا جس میں قرآن اترا ہدایت لوگوں کے لیے اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر سختی نہیں چاہتا اور چاہیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی۔ تاکہ تم شکر گزار ہو۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

اور جب اے محبوب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ بھلائی پائیں

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عٰكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

روزے میں رات کو تمہیں حلال ہے پاس جانا اپنی عورتوں کے وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا تو ان سے صحبت کرو۔ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے صبح پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ ایسے ہی بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کو تاکہ پرہیزگار بنو۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس جاؤ مقدمہ لے کر تاکہ کھا لے ایک فریق لوگوں کا مال ناجائز طریقہ سے جان بوجھ کر۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

یَا ۔ اے	اَیُّھَا ۔ وہ	الَّذِیْنَ ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے ہو
کُتِبَ ۔ فرض کیے گئے	عَلَیْکُمُ ۔ تم پر	الصِّیَامُ ۔ روزے	کَمَا ۔ جیسے
کُتِبَ ۔ فرض کیے گئے	عَلَی ۔ اوپر	الَّذِیْنَ ۔ ان کے	مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ جو تم سے
پہلے تھے	لَعَلَّکُمْ ۔ تاکہ تم	تَتَّقُوْنَ ۔ پرہیزگار بنو	اَیَّامًا ۔ چند دن
مَّعْدُوْدٰتٍ ۔ گنے ہوئے ہیں	فَمَنْ ۔ تو جو	کَانَ ۔ ہو	مِنْکُمْ ۔ تم میں سے
مَّرِیْضًا ۔ بیمار	اَوْ ۔ یا	عَلٰی ۔ اوپر	سَفَرٍ ۔ سفر کے
فَعِدَّۃٌ ۔ تو گنتی	مِّنْ اَیَّامٍ ۔ دنوں کی	اُخَرَ ۔ بعد میں	وَ ۔ اور
عَلَی ۔ اوپر	الَّذِیْنَ ۔ ان کے جن کی	یُطِیْقُوْنَہٗ ۔ طاقت زائل ہو گئی	
فِدْیَۃٌ ۔ بدلہ ہے	طَعَامُ ۔ کھانے کا	مِسْکِیْنٍ ۔ ایک مسکین کو	فَمَنْ ۔ تو جو
تَطَوَّعَ ۔ زیادہ کرے	خَیْرًا ۔ نیکی	فَھُوَ ۔ تو وہ	خَیْرٌ ۔ بہتر ہے
لَّہٗ ۔ اس کے لیے	وَ ۔ اور	اَنْ ۔ یہ کہ	تَصُوْمُوْا ۔ اگر روزہ رکھے
خَیْرٌ ۔ بہتر ہے	لَّکُمْ ۔ تمہارے لیے	اِنْ ۔ اگر	کُنْتُمْ ۔ ہو تم
تَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے	شَھْرُ ۔ مہینہ	رَمَضَانَ ۔ رمضان کا	الَّذِیْ ۔ وہ مہینہ ہے
اُنْزِلَ ۔ کہ نازل ہوا	فِیْہِ ۔ اس میں	الْقُرْاٰنُ ۔ قرآن	ھُدًی ۔ ہدایت
لِّلنَّاسِ ۔ لوگوں کے لیے	وَ ۔ اور	بَیِّنٰتٍ ۔ راہنمائی	مِّنَ الْھُدٰی ۔ ہدایت ہے
وَ ۔ اور	الْفُرْقَانِ ۔ حق و باطل کا فرق	فَمَنْ ۔ تو جو	شَھِدَ ۔ پائے
مِنْکُمُ ۔ تم سے	الشَّھْرَ ۔ مہینہ	فَلْیَصُمْہُ ۔ تو چاہیے روزے رکھے	وَ ۔ اور
مَنْ ۔ جو	کَانَ ۔ ہو	مَرِیْضًا ۔ بیمار	اَوْ ۔ یا
عَلٰی ۔ اوپر	سَفَرٍ ۔ سفر کے	فَعِدَّۃٌ ۔ تو گنتی	مِّنْ اَیَّامٍ ۔ دنوں میں
اُخَرَ ۔ بعد کو	یُرِیْدُ ۔ ارادہ کرتا ہے	اللّٰہُ ۔ اللہ	بِکُمُ ۔ تمہارے ساتھ
الْیُسْرَ ۔ آسانی کا	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہیں	یُرِیْدُ ۔ ارادہ کرتا
بِکُمُ ۔ تمہارے ساتھ	الْعُسْرَ ۔ سختی کا	وَ ۔ اور	لِتُکْبِرُوا ۔ چاہیے کہ بڑائی بیان کرو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰہَ۔ اللہ کی	عَلٰی۔ اوپر	مَا۔ اس کے کہ	ھَدٰاکُمْ۔ ہدایت کی تمہیں
وَ۔ اور	لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم	تَشْکُرُوْنَ۔ شکر گذار ہو	وَ۔ اور
اِذَا۔ جب	سَاَلَكَ۔ پوچھیں تجھ سے	عِبَادِیْ۔ میرے بندے	عَنِّیْ۔ مجھے
فَاِنِّیْ۔ تو میں	قَرِیْبٌ۔ قریب ہوں	اُجِیْبُ۔ قبول کرتا ہوں	دَعْوَۃَ۔ دعا
الدَّاعِ۔ دعا کرنیوالے کی	اِذَا۔ جب	دَعَانِ۔ دعا کرے مجھ سے	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا۔ تو چاہیئے کہ
حکم مانیں	لِیْ۔ میرا	وَ۔ اور	لْیُؤْمِنُوْا۔ ایمان لائیں
بِیْ۔ میرے ساتھ	لَعَلَّهُمْ۔ تاکہ وہ	یَرْشُدُوْنَ۔ راہ پائیں	اُحِلَّ۔ حلال ہے
لَکُمْ۔ تمہارے لیے	لَیْلَۃَ۔ رات	الصِّیَامِ۔ روزے کی ہیں	الرَّفَثُ۔ بے تکلفی
اِلٰی۔ طرف	نِسَآئِکُمْ۔ اپنی عورتوں کے	ھُنَّ۔ وہ	لِبَاسٌ۔ لباس ہیں
لَّکُمْ۔ تمہارے لیے	وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	لِبَاسٌ۔ لباس ہو
لَّهُنَّ۔ ان کے لیے	عَلِمَ۔ جانا	اللّٰہُ۔ اللہ نے کہ	اَنَّکُمْ۔ تم
کُنْتُمْ۔ تھے	تَخْتَانُوْنَ۔ خیانت کرتے	اَنْفُسَکُمْ۔ اپنی جانوں سے	فَتَابَ۔ تو اس نے رجوع کیا
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	عَفَا۔ معاف کیا	عَنْکُمْ۔ تم پر سے
فَالْئٰنَ۔ تو اب	بَاشِرُوْ۔ صحبت کرو	ھُنَّ۔ ان سے	وَ۔ اور
ابْتَغُوْا۔ ڈھونڈو	مَا۔ وہ جو	کَتَبَ۔ لکھا	اللّٰہُ۔ اللہ نے
لَکُمْ۔ تمہارے لیے	وَ۔ اور	کُلُوْا۔ کھاؤ	وَ۔ اور
اشْرَبُوْا۔ پیو	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَتَبَیَّنَ۔ ظاہر ہو	لَکُمُ۔ تمہیں
الْخَیْطُ۔ ڈورا	الْاَبْیَضُ۔ سپید صبح کا	مِنَ الْخَیْطِ۔ ڈورے	الْاَسْوَدِ۔ سیاہ سے
مِنَ الْفَجْرِ۔ صبح میں	ثُمَّ۔ پھر	اَتِمُّوا۔ پورا کرو	الصِّیَامَ۔ روزہ
اِلَی الَّیْلِ۔ رات تک	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُبَاشِرُوْ ھُنَّ۔ صحبت کروا نسے
وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	عٰکِفُوْنَ۔ اعتکاف سے ہو	فِی۔ بیچ
الْمَسٰجِدِ۔ مسجدوں کے	تِلْكَ۔ یہ ہیں	حُدُوْدُ۔ حدیں	اللّٰہِ۔ اللہ کی
فَلَا۔ تو نہ	تَقْرَبُوْا۔ قریب ہو	ھَا۔ اس کے	کَذٰلِكَ۔ ایسے ہی
یُبَیِّنُ۔ بیان کرتا ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	اٰیٰتِہٖ۔ اپنی آیتیں	لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے
لَعَلَّهُمْ۔ تاکہ وہ	یَتَّقُوْنَ۔ پرہیزگار ہوں	وَ۔ اور	لَا۔ نہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تَاْكُلُوْا۔ کھاؤ	اَمْوَالَكُمْ۔ اپنے مال	بَيْنَكُمْ۔ آپس میں	بِالْبَاطِلِ۔ باطل طریقہ سے
وَ۔ اور	تُدْلُوْا۔ نہ لے جاؤ	بِهَا۔ اس کو	اِلَى۔ طرف
الْحُكَّامِ۔ حاکموں کے	لِتَاْكُلُوْا۔ تاکہ کھاؤ	فَرِيْقًا۔ ایک حصہ	مِنْ اَمْوَالِ۔ مال
النَّاسِ۔ لوگوں سے	بِالْاِثْمِ۔ گناہ کے ساتھ	وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم
تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہو۔			

مختصر تفسیر ساتواں رکوع۔ پ۲۔ سورۃ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے گنتی کے دنوں ہیں۔

اس رکوع میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔

روزہ عرف شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت خورد و نوش اور مجامعت ترک کرے (عالمگیری)

صوم لغت میں امساک (رکنا) کو کہتے ہیں۔ سورج دوپہر کے وقت بالکل وسط میں آتا ہے اس کو عرب صام النہار کہتے ہیں یعنی دن رُک گیا۔

رمضان المبارک کے روزوں کا حکم

رمضان المبارک کے روزوں کا حکم غزوہ بدر، ار رمضان المبارک ۲ھ ہجری بروز جمعہ ہوا۔

بعض نے کہا کہ ۱۰ ر شوال ۲ھ ہجری کو فرض کیے گئے یعنی واقعات بدر سے ایک ماہ چند دن قبل حکم ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت کے بعد اول قبلہ کی تبدیلی کا حکم ہوا اور دوسرا حکم روزہ کا ہوا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے روزوں کے احکام سے قبل عاشورہ کے روزہ کا حکم فرماتے تھے۔ جب رمضان المبارک کی فرضیت کا حکم آ گیا۔ تو عشرہ محرم کے روزہ کا اختیار دے دیا گیا کہ جو چاہے رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم اس دن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ یہ بہت مبارک دن ہے اس دن بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات حاصل ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر روزہ رکھا اس لیے ہم بھی رکھتے ہیں۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اقتداء میں تم سے زیادہ ہم حقدار ہیں۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی حکم فرمایا (بخاری مسلم)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں۔ زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے۔ اگرچہ ایام کی تعداد اور احکام صوم مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے رات کی تاریکی سے دوسری رات کی تاریکی تک روزہ فرض تھا۔ اسلام کے شروع میں بھی اسی طرح فرض تھا۔ نصاریٰ پر بھی اسی مہینے کے روزے فرض تھے لیکن وہ اکثر ایسا کیا کرتے تھے کہ جب روزے سخت گرمی میں آتے تو پیاس کی شدت اور گرمی کی وجہ سے بار محسوس کرتے اور جب سردی میں آتے تو بھوک کی وجہ سے بار گزرتے انہوں نے ربیع کا مہینہ منتخب کر لیا اور دس روزے اور بڑھا لیے اور یہ دس روزے کے طور پر بڑھا لیے اس طرح چالیس روزے خود ہی مقرر کر لیے۔

پھر ان کا ایک بادشاہ بیمار ہوا تو اس نے یہ منت مانی کہ صحت ہونے پر ایک ہفتہ کے روزے اور رکھوں گا۔ اسے صحت ہوئی تو انہوں نے پچاس روزے اپنے اوپر لازم کر لیے۔

روزہ کسر نفس کا بہترین ذریعہ ہے اور پرہیزگاروں کا خاص شعار ہے۔ امت مرحومہ پر یہ روزہ صرف ایک ماہ کے لیے فرض ہوا اور وہ مہینہ رمضان المبارک ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے جوانو! جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے۔ نکاح نگاہ کو پست کر دیتا ہے اور حرام سے روکتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے شہوانی قوت کو توڑتے ہیں۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ چند روز گنتی کے ہیں۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ۔ تو جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو اتنے روزے اور دنوں میں گنے اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ فدیہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا۔ پھر جو شخص تم میں بیمار ہو

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یا سفر میں تو اتنے روزے اور دنوں میں گنے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوحنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اس حدیث سے استدلال کیا کہ موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن تین رات مسافر کے لیے ہے اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔ حضرت امام ہمام ابوحنیفہ النعمان تین دن رات کی مسافت جو اونٹ یا پیدل کی چال پر ہو فرمایا افطار و قصر کرے اور پھر دوسرے دنوں میں پورا کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قضا چاہے تو جدا جدا کرے چاہے تو مسلسل کرے۔

حضرت ابوحنیفہ النعمان فرماتے ہیں کہ برسوں کے بعد بھی قضا کرے تب بھی قضا کے سوا اور کچھ اس پر واجب نہیں ہے۔

مرض اور سفر میں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ مرض کب متحقق ہوگا اور سفر کسے کہتے ہیں۔

مریض وہ ہے جسے طبیب غیر ظاہر الفسق کہے کہ روزہ سے طوالت مرض یا ہلاکت تک پہنچنے کا خطرہ ہے اور سفر وہ جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے سفر و مرض میں رخصت دی کہ وہ ایسی حالت میں افطار کرلے اور بعد میں ان کی قضا۔ ایام منہیۃ الصوم پانچ ہیں جن میں قضا کے روزے بھی رکھنا ممنوع ہیں۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ، ذوالحجہ کے ایام ثلثہ ۱۱۔۱۲۔۱۳۔

اگر کوئی شخص بیمار تو نہیں۔ مگر طبیب مسلمان کی رائے ہے کہ روزہ رکھنے سے یہ بیمار ہوجائے گا تو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔

عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کے معنی یہ ہیں کہ جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے اسے شیخ فانی کہتے ہیں ایسے شخص کو جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے عوض آدھا صاع یعنی ایک پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں یا آٹا یا اس سے دو چند جَو یا اس کی قیمت بطور فدیہ روزانہ ادا کرے اور اگر اس سے زیادہ دے تو بہتر ہے اور اگر فدیہ کی طاقت نہ ہو تو استغفار کرے۔ اللہ عفو فرمائے گا۔ اخیر میں زیادہ دینے کی فضیلت بیان کی۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے (یعنی فدیہ کی مقدار بڑھا دے) تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر روزہ رکھو تو یہ بہت اچھا ہے بشرطیکہ تم جانو۔

اَنْ تَصُوْمُوْا ۔ روزہ کی طاقت رکھنے والے مخاطب ہیں۔ یعنی فدیہ سے روزہ بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ مہینہ رمضان کا وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔ لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنما اور فیصلہ کن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روشن باتیں تو تم میں جو یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

شہر کہتے ہیں مہینہ کو اور اس کے تین عشرہ ہوتے ہیں یا ایک کم تین عشرہ سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ۔ دس انگلیوں کو ظاہر فرما کر ارشاد فرمایا پھر فرمایا اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا اور تیسری دفعہ ایک انگلی کو دبا کر فرمایا یعنی مہینہ تیس دن کا ہوگا یا ۲۹ دن کا ہوگا۔

دوسری جگہ فرمایا صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ روزہ افطار کرو اگر انتیس کا چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

رمضان میں پانچ حروف ہیں جو اس ماہ مبارک کی برکات ظاہر فرماتے ہیں ر سے رحمت م سے مغفرت ض سے ضمان الٰہی الف سے باہمی الفت ن سے نور ایمان۔

سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّيْرَانِ اس ماہ مبارک کے اول عشرہ میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے وسط میں بخششوں سے صائم کو نوازا جاتا ہے اور آخر عشرہ میں جہنم سے آزادی کے پروانے مل جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کو رمضان اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے رمض بھٹی کو کہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو شیطان سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں منادی ندا دیتا ہے کہ اے بھلائی کے طالب آجا اور اے برائی کے طالب بس کر آج جہنم سے اللہ کے واسطے بہت سے نجات حاصل کرنے والے ہیں یہ ندا ہر رات ہوتی رہتی ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کو نیکی کا ثواب دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک ملتا ہے یہ سب روزہ اور اعمال خیر میں ہے۔

اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا کیونکہ اپنا کھانا پینا اور شہوانی خیالات میری خاطر ہی چھوڑا جاتا ہے۔

روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری پروردگار سے ملتے وقت روزے دار کے منہ سے جو بو آتی ہے وہ اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

اس کے متعلق مفسرین کے چند اقوال ہیں

۱:۔ یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن کریم نازل ہوا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲:۔ یہ کہ قرآن کریم کے نزول کی ابتدا رمضان المبارک میں ہوئی۔
اور قرآن کریم میں دو جگہ اور فرمایا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ تیسری جگہ ارشاد فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔
اس کی توجیہ و تطبیق یوں ہے کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد شعبان کی پندرہویں شب ہے۔ اس شب میں قرآن کریم لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا۔ پھر وہاں سے تیئیس سال میں تھوڑا تھوڑا حضور پر جبریل لائے اسی وجہ سے اس رات کو لیلۃ مبارکہ کہا گیا۔
اور انا انزلنا ہ فی لیلۃ القدر میں بتایا کہ رمضان المبارک کی شب قدر باتفاق عامہ ستائیسویں شب رمضان ہے پہلی بار حضور پر نازل ہوا اور اس رکوع میں اس امر کو ظاہر کیا کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن بوساطت روح الامین شروع ہوا۔
قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ قَرْءٌ کے معنی لغت میں جمع کرنے کے ہیں کیونکہ قرآن پاک میں اولین و آخرین کے علوم۔ سورتیں۔ آیتیں۔ حروف مقطعات موجود ہیں اس لیے اس کو قرآن کریم کہا گیا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم علم حاصل کرنے کا ارادہ کرو تو قرآن کریم کو سیکھو۔
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کا صاف صاف حکم موجود ہے۔
قرآن کریم اپنے اعجاز سے گمراہی سے نکالتا ہے حلال حرام اور احکام کی راہ دکھاتا ہے۔ ہدایت اور فرقان دونوں قرآن عظیم سے بدل ہیں
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ اس کے احترام میں حکم ہے کہ جو اس ماہ رمضان کو پائے وہ ضرور اس کے روزے رکھے۔
یعنی جو شخص تم میں سے یہ ماہ مبارک پائے اور وہ تندرست اور مقیم ہو۔ اور عورت حیض و نفاس سے بھی پاک ہو وہ روزہ رکھے۔
ایک عورت نے دربار عالی جناب مصطفی علیہ التحیۃ والثنا سے دریافت کیا یا رسول اللہ عورتوں کے دین کا کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا کہ دیکھتے نہیں کہ جب حیض آتا ہے تو روزہ نماز کچھ نہیں ادا کر سکتیں (بخاری)
فَلْيَصُمْهُ۔ تو ضرور اس کے روزے رکھے یعنی جس قدر مہینہ پاوے روزے رکھے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال میں مکہ تشریف لائے۔ رمضان المبارک کے دن تھے۔ آپ نے روزہ رکھا لیکن جب مقام کدید پہ پہنچے تو روزہ افطار کیا اور رفقاء

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے بھی افطار کیا۔

مسئلہ:- اگر کوئی شخص اول دن میں مقیم ہوا اور پھر سفر کرے تو اس دن حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک افطار جائز نہیں کیونکہ اس نے اول دن پا لیا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت معاذہ عدویہ نے سوال کیا کہ حیض والی عورت روزہ کی قضا کرتی ہے نماز کی قضا نہیں کرتی حضرت ام المومنین نے جواب دیا کہ زمانۂ نبوی میں ہم کو حیض آتا تھا تو ہم کو روزہ ہی کی قضا کا حکم تھا نماز کی قضا کا حکم نہ تھا۔

مسئلہ:- مسافر جب مقیم ہوا اور مریض جب تندرست ہو تو رمضان المبارک کے بعد ان دنوں کی قضا ضروری ہے اگر کسی کے روزے مرض یا سفر کی وجہ سے فوت ہو گئے اور وہ شخص قضا کیے بغیر مر گیا تو حضرت امام ہمام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے نزدیک ورثاء پر کچھ لازم نہیں۔ اگر میت نے وصیت کی تو تہائی مال سے ادا ہو گی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آئی۔ عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں میرے روزے رکھنے اس کو کفایت کر جائیں گے؟ فرمایا ہاں کفایت کر جائیں گے۔

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز

اور جو بیمار ہو یا سفر میں تو اتنے روزے دوسرے دنوں میں گنتی کرے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا اگر سفر میں روزہ سے تکلیف نہ ہو تو اس کے لیے روزہ ہی بہتر ہے جیسے کہ آجکل مشینری کا دور ہے سفر آسان ہے لیکن وقت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ایک دفعہ لاہور سے کراچی ہوائی جہاز سے رمضان شریف میں جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھ سے اگلی سیٹ پر ایک صاحب نے گھڑی دیکھی اور روزہ افطار کر لیا میں نے ان کو ٹوکا تو وہ کہنے لگے لاہور میں سوا پانچ بجے افطار ہو جاتا ہے۔ لہذا میں نے افطار کر لیا میں نے ان کو کہا کہ افطار کے لیے غروب آفتاب شرط ہے یہاں سورج سامنے نظر آرہا ہے اب قضا کریں۔ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ سارے دن کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔

افطار کرنا معذوری کی حالت میں شرعی سہولت ہے اس لیے کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی استطاعت کے موافق۔ مریض اور مسافر کے لیے افطار کرنا بوجہ سہولت کے رخصت ہے۔

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ اور لازم ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور تاکہ تم شکر گذاری کرو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکمال عدت سے مراد پورے مہینہ کے دن گننا اور تکبّروا اللہ سے مراد عید کے دن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ پڑھنا اور دوگانہ عید ادا کرنا ہے۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کی یہ عادت تھی کہ عید الفطر کی رات میں تکبیرات پکار پکار کر پڑھتے تھے۔ بعض نے کہا کہ عید الفطر کی تکبیرات مراد ہیں۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ رشد و ہدایت کی راہ پائیں۔

اس آیت میں طالبانِ حق کی طلب مولا کا بیان ہے جنہوں نے عشق الٰہی میں اپنے حوائج اور ہر خواہش کو قربان کر دیا اور وہ اسی کے طلب گار رہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے قرب و وصال کا مژدہ دیا۔

شانِ نزول

اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی ایسی تھی جس نے جذبۂ عشق الٰہی میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور ہمارا رب کہاں ہیں اس پر انہیں نوید قرب سے نوازا گیا اور فرمایا کہ ہم ہر ساعت ہر لمحہ ہر مرحلہ قریب ہیں۔ کہاں اور کہیں یہاں اور وہاں وہ ہوتا ہے جو مکان کا محتاج ہو اللہ تعالےٰ کی ذات مکان سے پاک ہے جو کسی سے مکانی قرب رکھے وہ اس کے دوسرے سے ضرور مکانی بُعد بھی رکھے گا اور ذات واجب تعالےٰ شانہ مکان سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے تمام بندوں سے قریب ہے۔ جو ذات مکانی ہو وہ منازل مکانی کے اعتبار سے قریب و بعید ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی یہ شان نہیں ہے۔ ایسے منازل قرب میں رسائی حاصل کرنے کے لیے بندہ کو اپنی غفلت اور ماسوائے اللہ سے تعلق دور کرنا لازمی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دوست نزدیک تر از من بمن است وین عجب تر کہ من ازوے دورم

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ کے معنی یہ ہیں کہ علم کے اعتبار سے تمہارے قریب ہوں کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں۔

صاحب بیضاوی نے کہا کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ بطور ترشیہ و تمثیل فرمایا گیا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ دعا کی جامع مانع تعریف عرض حاجت ہے۔ اور اجابت یہ ہے۔ کہ مانگنے والے نے جو مانگا وہ عطا ہو۔ بندہ جب اپنے رب سے عرض مدعا کرتا ہے اور اسے پکارتا ہے تو لَبَّیْکَ یا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلدی جواب ملتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مانگنے والا جب مانگے تو ضروری نہیں کہ اسی وقت اجابت دعا ہو جائے بلکہ کبھی وہ اپنے کرم سے فی الفور اجابت فرماتا ہے کبھی بہ مقتضائے حکمت تاخیر سے۔ پھر کبھی مانگنے والوں کی حاجت دنیا میں پوری ہوتی ہے کبھی آخرت میں کبھی اس مانگنے والے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے تو جو مانگا وہ نہیں ملتا بلکہ دوسری چیز عطا فرمائی جاتی ہے۔

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ بہت باتیں ایسی ہیں کہ تم اس سے کراہت کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہیں اور بہت سی باتیں ہیں کہ تم پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے حق میں شر ہوتی ہیں۔ اللہ ہی اس کی حکمت جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دعا میں کمی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰے نے مجھ پر آیت ادعونی استجب لکم (تم مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا) نازل فرمائی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اگر تم کسی گناہ کے واسطے یا قطع رحمی کے لیے دعا نہ کرو اور جلدی نہ کرو تو اللہ تعالٰے تمہاری دعا قبول کرے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مراد ہے فرمایا کہ بندہ یہ کہہ دے کہ میں نے دعا کی اللہ تعالٰے نے قبول نہ کی اور اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دو۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ۔ حلال کیا گیا رات میں روزوں کی رفث یعنی اپنی عورتوں کے پاس جانا۔ وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنے نفسوں میں خیانت کرتے ہو تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں جب عشا کی نماز پڑھ لی جاتی یا اس سے قبل غروب آفتاب کے بعد اگر کوئی سو جاتا تو اس پر کھانا پینا جماع کرنا (بیویوں کی قربت) اگلی رات تک حرام ہو جاتی تھی۔ بعض صحابہ کرام نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور دربار رسالت میں معذرت پیش کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس حکم کا شان نزول یہ ہے کہ شرائع سابقہ میں روزہ افطار کر لینے کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشاء تک حلال تھا۔ بعد عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام تھیں۔ یہ قانون عہد رسالت تک باقی تھا۔

بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی۔ ان میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو بعد وقوع اظہار ندامت کیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر طالب معافی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرماکر معاف کیا اور اسی کی وجہ میں مغرب کے بعد سے صبح صادق تک مجامعت حلال کی گئی اور اکل و شرب کی اجازت عام فرمائی گئی۔

آیت متلوہ میں جو خیانت کا اظہار ہوا وہ وہی مجامعت ہے جو قبل اباحت شبہائے رمضان میں سرزد ہوئی تھی تو سابقہ خیانت معاف فرماکر آئندہ کے لیے حکم اباحت (حلال) ملا۔

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ تو اب انسے صحبت کرو اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔

باشروھن امر کا صیغہ ہے لیکن یہ امر اباحت ہے۔ جس سے یہ حکم واضح ہوا کہ جس امر کی ممانعت تھی اب وہ جائز کی صورت میں بدل دیا گیا۔ گویا اب لیالی رمضان میں مباشرت مباح ہے اور وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ مباشرت محض حظ نفس کے لیے نہ ہو بلکہ یہ مباشرت نسل اور اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیئے جس سے مسلمانوں میں ترقی اور دین میں قوت بڑھے۔

میاں بیوی کے تعلقات زوجیت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے لباس کا لفظ فرمایا گیا اور لباس سے تشبیہ دی گئی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نکاح کرلیا اس نے دو تہائی دین جمع کرلیا۔

بعض مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اس امر کا لحاظ رکھنا ہے کہ مباشرت موافق حکم شرع ہو۔ جس محل سے مجامعت شرعًا جائز ہے اس محل سے ہو اور اس سے تجاوز نہ ہو (تفسیر احمدی)

ایک قول یہ ہے کہ طلب کرنے سے مراد رمضان کی راتوں میں کثرت عبادت اور بیداری کرکے شبقدر کی جستجو کرنا ہے۔ اور كُلُوْا وَاشْرَبُوْا میں رات کے اندر کھانے پینے کی اجازت کا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الخ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔

یعنی یہاں تک کہ صاف نظر آنے لگے صبح صادق کی سپیدی دھاری۔ کالی دھاری سے خیط ابیض سے دن کی روشنی اور خیط اسود سے رات کی سیاہی مراد ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو بلال کی اذان اور صبح کاذب کی وجہ سے تم سحری کھانے سے مت رکا کرو بلکہ اس فجر سے رکا کرو جو افق میں پھیل جاتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت بلال تاریکی ہی میں اذان دیتے تھے۔ فرمایا تم ابن ام مکتوم کی اذان دینے تک کھانے پیتے رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن مکتوم آنکھوں سے نابینا تھے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اذان اس وقت دیتے تھے جب ان کو کوئی کئی بار کہتا تھا صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

شان نزول

حرمۃ بن قیس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ مزدور پیشہ تھے۔ دن بھر مزدوری کرتے تو شام کے لیے قوت لایموت پیدا کر پاتے۔ ایک دن رمضان میں بحالت روزہ دن بھر محنت کی۔ اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے اپنی بیوی سے کھانا مانگا وہ کھانا بنانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے ہوئے تھے۔ ذرا سہارا لے کر بیٹھے تو آنکھ لگ گئی۔ بیوی نے کھانا بنا کر بیدار کیا۔ انہوں نے کہا میں سو گیا تھا لہٰذا اب کیسے کھاؤں۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ رمضان میں سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا۔

غرضیکہ آپ نے دوسرا روزہ رکھ لیا ضعف انتہا کو پہنچ گیا حتی کہ دوپہر کو غشی ہو گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام تک اطلاع پہنچی۔ قلب اقدس پر ان کا غش ہونا بار گزرا۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس سے رمضان شریف کی راتوں میں کھانا پینا مباح کیا گیا۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انابت و رجوع کی برکت سے مقارنت و مقاربت رات میں جائز ہوئی۔

اور خیط ابیض و خیط اسود سے مرادرات کو سیاہ ڈورے سے استعارہ کیا اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی۔ مطلب یہ ہے کہ امت مرحومہ کو حکم مل گیا کہ تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک کھانا پینا مباح قرار دیا گیا (تفسیر احمدی)

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔

اس میں روزہ کی مدت بتائی گئی کہ روزہ رات تک پورا کرو۔ حدیث میں تفصیل سے بتا دیا کہ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ جب مشرق کی طرف سے رات کی سیاہی منہ دکھائے اور مغرب میں دن چھپ جائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کر لے۔

اس میں حرف الیٰ پر کچھ موشگافیاں ہیں۔ اسی بنا پر حضرات شیعہ اپنا روزہ رات ہونے کے بعد جبکہ تارے اچھی طرح کھل جائیں افطار کرتے ہیں اور وہ الزام میں یہ کہتے ہیں کہ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ میں بھی الیٰ غایت کے لیے آیا اور اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ میں بھی الیٰ غایت کے لیے ہے۔ لہٰذا اگر وضو میں غسل ید کے اندر کہنی داخل ہے تو روزہ میں رات کیوں نہ داخل ہو۔ اگر وضو کے وقت کہنیاں وضو میں نہ دھوئی جائیں تو رات کا حصہ روزہ میں بھی نہ داخل ہو۔

اس کا جواب ارباب اصول نے یہ دیا ہے کہ ہر غایت اپنے مغیا کی جنس سے اگر ہو تو داخل مغیا رہے گا اور اگر غایت اپنے مغیا سے غیر ہو تو خارج ہوگا۔ بنا بریں مرفق یعنی کہنی اپنے مغیا کی جنس سے ہے یعنی ہاتھ کی جنس میں کہنی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ لہذا وضو میں غسل ید کے ساتھ کہنی داخل رہنی چاہئے اور دن جو مغیا ہے اس کی غایت رات غیر جنس ہے بنا بریں وہ خارج رہے گی۔ اسی وجہ میں لِئے اَلْمَرَافِقِ کے حکم میں کہنی غسل میں داخل ہے اور اِلَی الَّیْلِ میں رات خارج ہے۔ آگے حکم ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ ایسے ہی بیان کرتا ہے اپنی آیتیں تاکہ وہ پرہیزگاری حاصل کریں۔

لغت میں عکوف کے معنی اقامت کرنے اور ٹھہرنے کے ہیں اور شریعت میں مسجد میں اللہ کی عبادت کے لیئے ٹھہرنے کا نام ہے۔

اس سے دو باتیں واضح ہوئیں اول یہ کہ اعتکاف مسجد میں ہی ہونا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ اعتکاف میں بیویوں سے کسی قسم کی قربت جائز نہیں، بوس وکنار سے لے کر آگے تک سب حرام ہے۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں یہ آیت چند صحابہ کے لیے نازل ہوئی وہ مسجد میں اعتکاف کرتے اور جب ضرورت محسوس کرتے اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے پھر غسل کر کے آجاتے پھر یہ حکم نازل ہوا کہ رات ہو یا دن کسی حال میں بھی اعتکاف کے اندر بیویوں کے پاس جانا حرام ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں معتکف کو چاہئے کہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے اور نہ کسی جنازہ میں جائے نہ عورت کو ہاتھ لگائے۔ اشد ضروری کام کے لیے جائے۔ اعتکاف میں روزہ ضروری ہوتا ہے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔

اگرچہ عورتوں کا اعتکاف گھروں میں جائز ہے لیکن مرد کا اعتکاف مسجد میں اور اس مسجد میں لازم ہے جہاں با جماعت نماز ہوتی ہو اور اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر کھالو۔

اس آیت میں باطل طور پر مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ وہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری کر کے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام تجارتوں یا حرام کاری سے یا رشوت خوری سے یا جھوٹی شہادت سے کسی طرح حاصل کیا جائے یہ سب حرام ہے۔

دوسرا حکم یہ بھی نکلتا ہے کہ ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اسے حکام تک لے جانا حرام ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رشوت دے کر اپنا غلط حق قائم کرنا بھی حرام ہے اور حدیث میں تو مطلقاً اسے ملعون فرمایا جو مسلمان کو اپنے فائدے کے لیے ضرر پہنچائے۔

شانِ نزول اس آیت کا یہ ہے کہ امرؤ القیس پر ربیعہ بن عبدان حضرمی نے ایک زمین کے لیے دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں دعویٰ کیا سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی کو فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی گواہ ہے حضرمی نے نفی میں جواب دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس گواہ نہیں ہے تو امرؤ القیس مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہوگا امرؤ القیس یہ سن کر قسم کھانے کے لیے مستعد ہوا آپ نے فرمایا اگر جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے گا کہ اس کا مال ظلماً کھا لے تو قیامت کے دن اللہ سے ناراضگی کی حالت میں ملے گا اس کے راوی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع پ۲ سورۂ بقرہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

آپ سے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے اور یہ بھلائی نہیں کہ گھروں میں مکان کی پشت سے آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہیں بنے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ فلاح پاؤ۔

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ محبوب نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور کافروں کو مارو جہاں پاؤ اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے اور انہیں قتل نہ کرو مسجد حرام کے پاس جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی سزا ہے۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو اگر وہ رک جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

اور ان سے مقاتلہ کرو حتی کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کے نام کا دین رہے تو اگر وہ رک جائیں تو زیادتی نہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الظّٰلِمِيْنَ ۝

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

مگر ظالموں پر

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور عزتوں کے بدلے تادیب ہے تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی کرو بے شک اللہ بھلائی والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اور پورے کرو حج و عمرہ اللہ کے لیے اور اگر روکے جاؤ تو جو میسر ہو وہ قربانی بھیجو اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے اور جو تم سے مریض ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو فدیہ دے روزوں سے یا خیرات سے تو جب تم امن میں ہو جاؤ تو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر جو میسر آئے قربانی کرے تو جو مقدور نہ رکھے تو تین دن روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر آئے یہ دس پورے ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے جو مکہ کا باشندہ نہ ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

لفظی ترجمہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ. پوچھتے ہیں تم سے — عَنِ الْاَهِلَّةِ. چاندوں سے — قُلْ. فرما دیجیے

هِىَ. وہ — مَوَاقِيْتُ. وقتوں کی علامتیں ہیں — لِلنَّاسِ. لوگوں کے لیے

وَ. اور — الْحَجِّ. حج کے لیے — وَ. اور — لَيْسَ. نہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْبِرُّ۔ نیکی   بِاَنْ۔ یہ کہ   تَاْتُوا۔ آؤ تم   الْبُیُوْتَ۔ گھروں کو
مِنْ ظُھُوْرِھَا۔ ان کی پشت سے   وَ۔ اور   لٰکِنَّ۔ لیکن
الْبِرَّ۔ نیکی   مَنِ۔ اسکی ہے جو   اتَّقٰی۔ پرہیزگار ہو   وَ۔ اور
اْتُوا۔ آؤ   الْبُیُوْتَ۔ گھروں کو   مِنْ اَبْوَابِھَا۔ ان کے دروازوں سے
وَ۔ اور   اتَّقُوا۔ ڈرو   لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم   تُفْلِحُوْنَ۔ فلاح پاؤ
وَ۔ اور   قَاتِلُوا۔ لڑائی کرو   فِیْ۔ بیچ   سَبِیْلِ۔ راہ
اللّٰہِ۔ اللہ کے   الَّذِیْنَ۔ ان سے جو   یُقَاتِلُوْنَکُمْ۔ تم سے لڑتے ہیں
وَ۔ اور   لَا۔ نہ   تَعْتَدُوْا۔ زیادتی کرو   اِنَّ۔ بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ   لَا۔ نہیں   یُحِبُّ۔ پسند کرتا   الْمُعْتَدِیْنَ۔ حد سے بڑھنے
والوں کو   وَ۔ اور   اقْتُلُوْا۔ قتل کرو   ھُمْ۔ ان کو
حَیْثُ۔ جہاں   ثَقِفْتُمُوْھُمْ۔ پاؤ تم ان کو   وَ۔ اور   اَخْرِجُوْا۔ نکالو
ھُمْ۔ ان کو   مِنْ حَیْثُ۔ جہاں سے   اَخْرَجُوْا۔ نکالا انہوں نے   کُمْ۔ تم کو
وَ۔ اور   الْفِتْنَۃُ۔ فتنہ   اَشَدُّ۔ بہت سخت ہے   مِنَ الْقَتْلِ۔ قتل سے
وَ۔ اور   لَا۔ نہ   تُقٰتِلُوْا۔ لڑائی کرو   ھُمْ۔ ان سے
عِنْدَ۔ نزدیک   الْمَسْجِدِ۔ مسجد   الْحَرَامِ۔ حرام کے   حَتّٰی۔ یہاں تک کہ
یُقٰتِلُوْا۔ لڑائی کریں وہ   کُمْ۔ تم سے   فِیْہِ۔ اس میں   فَاِنْ۔ پھر اگر
قٰتَلُوْ۔ لڑائی کریں   کُمْ۔ تم سے   فَاقْتُلُوْ۔ تو قتل کرو   ھُمْ۔ ان کو
کَذٰلِکَ۔ یہی   جَزَآءُ۔ بدلہ ہے   الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کا   فَاِنِ۔ پھر اگر
انْتَھَوْا۔ باز آجائیں   فَاِنَّ۔ تو بیشک   اللّٰہَ۔ اللہ   غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا
رَّحِیْمٌ۔ مہربان ہے   وَ۔ اور   قٰتِلُوْ۔ لڑائی کرو   ھُمْ۔ ان سے
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ   لَا۔ نہ   تَکُوْنَ۔ رہے   فِتْنَۃٌ۔ فتنہ
وَ۔ اور   یَکُوْنَ۔ ہو جائے   الدِّیْنُ۔ دین   لِلّٰہِ۔ اللہ کا
فَاِنِ۔ پھر اگر   انْتَھَوْا۔ باز آجائیں   فَلَا۔ تو نہیں ہے   عُدْوَانَ۔ زیادتی
اِلَّا۔ مگر   عَلَی۔ اوپر   الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کے   اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ۔ حرمت والا
مہینہ   بِالشَّھْرِ۔ بدلے مہینے   الْحَرَامِ۔ حرمت والے کے   وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْحُرُمٰتُ۔ عزتوں کا	قِصَاصٌ بدلہ ہے	فَمَنِ۔ تو جو	اعْتَدٰی۔ زیادتی کرے
عَلَیْکُمْ۔ تم پہ	فَاعْتَدُوْا۔ تو زیادتی کرو	عَلَیْہِ۔ اس پہ	بِمِثْلِ۔ اتنی
مَا۔ کہ اس نے	اعْتَدٰی۔ زیادتی کی	عَلَیْکُمْ۔ تم پہ	وَ۔ اور
اتَّقُوا۔ ڈرو	اللّٰہَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	اعْلَمُوْا۔ جان لو
اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	مَعَ۔ ساتھ ہے	الْمُتَّقِیْنَ۔ پرہیزگاروں کے
وَ۔ اور	اَنْفِقُوْا۔ خرچ کرو	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ
اللّٰہِ۔ خدا کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُلْقُوْا۔ ڈالو
بِاَیْدِیْکُمْ۔ اپنے ہاتھوں	اِلَی۔ طرف	التَّھْلُکَۃِ۔ ہلاکت کی	وَ۔ اور
اَحْسِنُوْا۔ نیکی کرو	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	یُحِبُّ۔ پسند کرتا ہے
الْمُحْسِنِیْنَ۔ نیکی کرنے والوں کو	وَ۔ اور	اَتِمُّوا۔ پورا کرو	الْحَجَّ۔ حج
وَ۔ اور	الْعُمْرَۃَ۔ عمرہ	لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے	فَاِنْ۔ پھر اگر
اُحْصِرْتُمْ۔ روکے جاؤ تم	فَمَا۔ تو جو	اسْتَیْسَرَ۔ میسر ہو	مِنَ الْھَدْیِ۔ قربانی
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَحْلِقُوْا۔ منڈاؤ	رُءُوْسَکُمْ۔ اپنے سر
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَبْلُغَ۔ پہنچ جائے	الْھَدْیُ۔ قربانی	مَحِلَّہٗ۔ اپنے حلال ہونے کی جگہ
فَمَنْ۔ تو جو	کَانَ۔ ہو	مِنْکُمْ۔ تم میں سے	مَرِیْضًا۔ بیمار
اَوْ۔ یا ہو	بِہٖ۔ اس کو	اَذًی۔ کوئی تکلیف	مِّنْ رَّاْسِہٖ۔ سر میں
فَفِدْیَۃٌ۔ تو فدیہ ہے	مِّنْ صِیَامٍ۔ روزوں سے	اَوْ۔ یا	صَدَقَۃٍ۔ صدقے سے
اَوْ۔ یا	نُسُکٍ۔ قربانی سے	فَاِذَا۔ تو جب	اَمِنْتُمْ۔ امن میں ہو تم
فَمَنْ۔ تو جو	تَمَتَّعَ۔ فائدہ اٹھائے	بِالْعُمْرَۃِ۔ ساتھ عمرہ کے	اِلَی۔ طرف
الْحَجِّ۔ حج کی	فَمَا۔ تو جو	اسْتَیْسَرَ۔ میسر ہو	مِنَ الْھَدْیِ۔ قربانی
فَمَنْ۔ پھر جو	لَّمْ۔ نہ	یَجِدْ۔ پائے	فَصِیَامُ۔ تو روزے رکھے
ثَلٰثَۃِ۔ تین	اَیَّامٍ۔ دن	فِی۔ بیچ	الْحَجِّ۔ حج کے
وَ۔ اور	سَبْعَۃٍ۔ سات روزے	اِذَا۔ جب	رَجَعْتُمْ۔ تم لوٹو
تِلْکَ۔ یہ	عَشَرَۃٌ۔ دس ہیں	کَامِلَۃٌ۔ پورے	ذٰلِکَ۔ یہ
لِمَنْ۔ اس کے لیے ہے جو	لَّمْ۔ نہ	یَکُنْ۔ ہوں	اَھْلُہٗ۔ اس کے گھر والے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَاضِرِی۔ رہنے والے	الْمَسْجِدِ۔ مسجد	الْحَرَامِ۔ حرام کے	وَ۔ اور
اتَّقُوا۔ ڈرو	اللّٰہَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	اعْلَمُوْا۔ جانو کہ
اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	شَدِیْدُ۔ سخت	الْعِقَابِ۔ عذاب والا ہے

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع پ ۲۔ سورۃ بقرہ

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ آپ سے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں کے لیے اور حج کے واسطے۔

شان نزول

یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے سوال کا جواب ہے۔ ان دونوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ حضور چاند کا یہ کیا حال ہے۔ اول تو نہایت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ بدر کامل ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ پھر باریک ہو جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس سوال سے چاند کے گھٹنے کی حکمتیں معلوم کرنا تھا۔

اس کے جواب میں فرمایا کہ انہیں بتا دیجئے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزار ہا دینی اور دنیاوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت۔ تجارت۔ لین دین اور روزے اور عیدین کے اوقات۔ عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور رضاعت کی مدتیں۔ دودھ چھڑانے کے اوقات۔ حج کے ایام اس سے معلوم ہوتے ہیں۔ اول جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ ابتداء ماہ کی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے یہ مہینہ کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے مہینہ ختم پر ہے اسی طرح اس کے درمیانی ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں، پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی تقویم یا جنتری ہے کہ جو صفحہ سما پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ایک ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے لکھے اور جاہل سب اس سے اپنا حساب معلوم کر لیتے ہیں۔

وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ اور یہ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پیچھے سے آؤ لیکن بھلائی پرہیزگاری میں ہے اور گھروں میں آؤ دروازوں سے اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ فلاح پاؤ۔

شان نزول:۔ زمانہ جہالت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے احرام باندھتے تو مکانوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اس کے دروازے سے داخل ہونے کی بجائے پس پشت دیوار توڑ کر آتے اور اسے نیکی سمجھتے۔
ان کا یہ خیال تھا کہ جس راستہ اور دروازے سے گناہ کرکے آتے ہیں احرام کی حالت میں ادھر سے آنا مناسب نہیں
اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری
کے گھر تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے رفاعہ بھی گئے دروازے میں داخل ہوئے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش حُمس کہلاتے تھے اور انصار دروازہ سے نہ جانتے تھے قریش
آمدورفت رکھتے تھے۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور تعلیم دی گئی کہ اچھے خاصے مکان کی دیوار توڑ کر مکان خراب کرکے داخل ہونا غلطی
نہیں ہے اور جو کام بے عقلی کا مظہر ہو وہ جہالت خالص ہے اور ایسے افعال مذموم ہیں۔
وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ اور لڑو اللہ
کی راہ میں ان سے جو تم سے مقابلہ کریں اور حد سے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
۶ھ ہجری میں واقعہ حدیبیہ پیش آیا۔ اس سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ سے عمرہ کرنے کے لیے
مکہ مکرمہ روانہ ہونے کا عزم کیا۔ مشرکین مکہ نے مکہ میں داخل ہونے سے روکا آخر اس امر پر صلح ہوئی کہ آئندہ سال تشریف
لائیں تو تین دن کے لیے مکہ خالی کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور واپس تشریف لے آئے اور اگلے سال ۷ھ ہجری میں عمرۃ
القضا فرمانے تشریف لائے۔ اس وقت حضور کے ساتھ چودہ سو صحابہ تھے۔ ہمراہیوں کو یہ شبہ تھا کہ کفار کہیں ایفائے
وعدہ نہ کریں گے اور حرم مکہ میں ماہ حرام وذی قعدہ میں جنگ کریں گے ایسی صورت میں مسلمان بحالت احرام جنگ کیونکر
کریں گے اور زمانہ جہالت میں بھی یہ رسم عام تھی کہ اشہر حرام میں اور بحالت احرام جنگ نہ ہو اور ابتدائے اسلام میں بھی
حرم کے اندر جنگ ناجائز تھی اور ماہ حرام اور احرام کے اندر بھی ممنوع سمجھتے تھے تو صحابہ کو تردد ہوا کہ اگر مشرکین مکہ سے
مقابلہ ہو گیا تو کیسی ہوگی۔؟
اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اجازت دی گئی کہ اگر وہ پہل کریں تو تمہیں بھی جواب دینے کی اجازت ہے۔ الجہاد
کے معنی میں یا تو یہ پہلو ہے کہ ہمیں ان سے لڑنے کی اجازت ہے جو ہم سے لڑیں اور ابتداء ان کی طرف سے ہو۔ یہ حکم ابتداء
اسلام میں تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور کفار سے قتال واجب ہو گیا۔
بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء اسلام میں مشرکین کے قتل سے روک دیا پھر ہجرت کے بعد حکم آیا کہ جو تم سے
قتال کرے اس سے تم بھی کرو۔ حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ جہاد کے بارہ میں یہ آیت پہلی نازل ہوئی اس کے بعد یہ حکم ملا
کہ تمام مشرکین کو قتل کرو خواہ وہ کریں یا نہ کریں پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

اور کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اور ان کا فتنہ تو قتل سے بھی سخت ہے۔

خواہ وہ پہل کریں یا نہ کریں۔ دوسرا پہلو یہ نکلتا ہے کہ اس میں ہمیں ہدایت ہے کہ جو ہم سے لڑنے کا ارادہ رکھیں یہ حال تمام کفار کا ہے اس لیے کہ وہ سب دین اسلام کے مخالف ہیں اور مسلمانوں کے دشمن خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو۔ لیکن موقع پاتے یہ وہ چوکنے والے نہیں۔

تیسرے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو اس صورت میں بوڑھے بچے، ضعیف بیمار، اپاہج، مجنوں، اندھے، عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قوت نہیں رکھتے وہ سب مستثنیٰ ہیں۔ ان کو بلا وجہ قتل کرنا جائز نہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ لشکر بھیجتے تو یہ وصیت کے طور پر حکم فرماتے۔ اللہ کے لیے دشمن سے مقابلہ کرنا جو اللہ سے کفر کرتے ہیں ان کا قتال کرنا۔ قتال میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرنا۔ بدعہدی نہ کرنا۔ عورت۔ بوڑھے بچوں کو قتل نہ کرنا مُثلہ نہ کرنا۔

اور وَلَا تَعْتَدُوْا جو فرمایا اس سے حکم کی نوعیت واضح کی گئی کہ جو جنگ کے لائق یا قابل نہیں ان سے مقابلہ کرنا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ ایسا نہ ہو یا جن سے معاہدہ ہے ان سے جنگ نہ ہو۔ پھر اسلام میں یہ حکم ہے کہ بغیر دعوت جنگ نہ کی جائے۔ بلکہ اول کفار کو دعوت اسلام دیں اگر اس کے قبول سے وہ انحراف کریں تو جزیہ طلب کیا جائے اور اگر اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے اس پہلو کے ماتحت آیت کا حکم باقی ہے۔ منسوخ نہیں (تفسیر احمدی)

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔ انہیں حکم مقاتلہ مطلق ہے۔ اس آیت کا فائدہ یہ ہے کہ بوقت مقاتلہ و مقابلہ عام اجازت ہے خواہ حرم ہو یا غیر حرم۔

وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ میں حکم اخراج کفار ہے۔ چنانچہ مشرکین کے ساتھ روز فتح مکہ ایسا ہی ہوا اس لیے کہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ میں فتنہ سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے مانع ہونا

فَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور نہ مقاتلہ کرو مسجد حرام کے پاس جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرم کے پاس ممانعت واجازت ومقاتلہ مشروط طور پر اس لیے ہے کہ بلاوجہ اقدام مقاتلہ حرمت حرم کے خلاف ہے اور جب وہی اقدام کریں تو چونکہ حرم شریف کی بے حرمتی کے وہی مرتکب ہوں گے لہٰذا اب مقاتلہ ممنوع نہیں اور اگر وہ یعنی مشرکین خود ہی رک جائیں اور مقاتلہ نہ کریں اور کفر و باطل پرستی چھوڑ دیں تو پھر ان سے مزاحمت نہ کی جائے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

اور مشرکین سے مقاتلہ کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پرستش ہو اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہ ہو مگر ظالم مشرکین پر۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرک سے اسلام ہی قبول کرایا جائے اگر اسلام سے انکار کرے تو وہ قتل کر دیا جائے گا۔

اس آیت کا مفہوم خود تفسیر ہے۔ مزید وضاحت تحصیل حاصل ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے۔ جو تم پر زیادتی کرے اس پر تم بھی جوابًا زیادتی کرو اتنی ہی جتنی انہوں نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جب گزشتہ سال ذیقعد ۶ھ ہجری میں مشرکین عرب نے ماہ حرام میں اس کی حرمت ملحوظ رکھی اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان کی طرف سے ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ۷ھ کے ماہ ذیقعدہ میں تمہیں موقع دیا کہ تم قضا شدہ عمرہ ادا کر لو۔ اگر کوئی احرام اور شہر حرام میں تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اسی قدر زیادتی کر لو آگے ارشاد ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی کرو بے شک اللہ بھلائی والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اس آیت میں تمام دینی امور میں رضا جوئی حق کے لیے خرچ کرنے کی تحریک ہے خواہ وہ جہاد میں ہو یا اور نیکیوں میں اور بخل سے روکا حتی کہ راہ حق میں ترک انفاق کو موجب ہلاک فرمایا اور اسراف بے جا کو بھی اسی درجہ پر رکھا اور ایسے الفاظ سے ہدایت کی جو عام خطرات وہلاک پر بھی حاوی ہو یعنی وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اپنے ہاتھوں دیدہ ودانستہ ہلاکت میں نہ پڑو یعنی اتنے خسیس و بخیل نہ ہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ایسے سخی و مسرف کہ تباہ ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر اپنے معاش سے بھی تنگ آجاؤ۔

لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ بلا ہتھیار میدان جنگ میں جانا بھی اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے اس سے بھی باز رہو۔ زہر کھا لینا۔ آگ میں کود پڑنا یہ بھی اپنے ہاتھوں ہلاکت کا شکار ہونا ہے اور شرعاً یہ بھی ممنوع ہے۔ علماء کرام نے اس سے یہ حکم بھی مستنبط کیا کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص مرگیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ اس نے زندگی میں خواہش کی وہ نفاق کی ایک شاخ لے کر مرا۔

اور نیکی کرو بے شک اللہ محبت کرتا ہے نیک لوگوں سے یعنی اعمال و اخلاق کو نیک کرو۔ حاجتمندوں پر احسان کرو۔

احسان عبادات میں ہوتا ہے اور معاملات میں بھی عبادات کا احسان یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل ابن حضور کی خدمت میں حاضر آئے قریب سے قریب تر بیٹھ کر دریافت کیا یا رسول اللہ احسان کیا ہے ؟ فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ طاقت نہیں رکھتا تو پھر یہ گمان کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے یعنی خضوع و خشوع قلب سے عبادت کر۔

اور معاملات کا احسان یہ ہے کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے دوسرے کے لیے وہی پسند کر اور جو اپنے لیے ناپسند کرے وہ دوسرے کے لیے بھی ناپسند کرے۔

فرمایا میرے نزدیک تم سب سے زیادہ دوست وہ ہے جس کے اخلاق اچھے اور نیک ہوں۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ اور حج و عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جبتک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔

اس میں حج و عمرہ کا حکم سنایا گیا کہ ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کی پابندی سے خالص اللہ کے لیے بے سستی اور نقصان کے مکمل کرو۔

تعریف حج

حج احرام باندھ کر نویں ذوالحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور بیت اللہ شریف کے طواف کو کہتے ہیں اس کے لیے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کیے جائیں وہ حج ہے۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حج اسلام کا چوتھا رکن و بنیاد ہے۔

بقول راجح ۹ھ ہجری میں یہ حج فرض ہوا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض احرام عرفہ میں وقوف اور طواف زیارت ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حج کے واجبات مزدلفہ میں وقوف۔ صفا و مروہ کے مابین سعی۔ رمی جمار اور آفاقی کے لیے طواف رجوع اور حلق یا قصر۔ عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام اور حلق ہے۔

حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں

(۱) افراد بالحج، وہ کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل میں اس کی نیت کرے خواہ تلبیہ زبان سے پڑھتے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔

(۲) افراد بالعمرۃ وہ یہ کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے۔ خواہ وقت تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کیلئے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج وغیرہ کے درمیان المام صحیح کرے۔ الحام یہ ہے کہ اپنے اہل کی طرف سے حلال ہو کر واپس جائے۔

(۳) قِرَان یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو احرام میں جمع کرے خواہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل۔ دل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت کی ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے اس میں اول عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے افعال پورے کیے جائیں۔

(۴) تمتّع۔ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف عام اس سے کہ اشہر حج میں ہو اور حلال ہو کر حج کا احرام باندھے اور اس سال حج کرے اور حج وغیرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔

اس آیت میں فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ میں جو ہدایت ہے وہ اس امر کی ہے کہ اگر حج یا عمرہ سے بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور محرم ہو جانے سے تمہیں کوئی مانع اول ہے حج یا عمرہ میں پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض ایسی حالت میں تم احرام سے باہر آجاؤ۔

علماء کا اتفاق ہے کہ یہ آیت حدیبیہ کے واقعہ میں نازل ہوئی۔ سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ احرام میں تھے۔ عمرہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ مقام حدیبیہ پر آپ کو مشرکین کے گروہ نے روک دیا حضرت امام ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ نے احصار کی تفسیر میں فرمایا۔ احصار حصر کے معنی میں ہے لغت میں منع کرنے کو کہتے ہیں اس کا سبب کچھ بھی ہو۔ مگر اس صورت میں ما تیسر یعنی اونٹ۔ گائے یا بکری جو بھی میسر ہو اس کا بھیجنا واجب ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔ اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے اور وہ حرم میں مخصوص ہے۔ بیرون حرم قربانی نہیں ہو سکتی۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔ اور نہ منڈاؤ اپنے سر یہاں تک کہ پہنچ جائے قربانی اپنے ٹھکانے کو۔ محل ہدی حرم ہے خون بہانا فی نفسہ عبادت نہیں کسی زمانہ خاص یا مکان میں ہو تو عبادت ہوگا اس لیے حرم میں ذبح شرط ہے اس لیے محصر پر واجب ہے کہ ہدی حرم میں بھیجے اور ذبح کا دن مقرر کر دے۔ آگے ارشاد ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ۔ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو فدیہ دے روزوں سے۔ یا خیرات کرے یا قربانی۔

سر میں تکلیف ایسی ہو جس سے سر منڈانے پر مجبور ہو تو منڈالے اس کے بعد اس کے ذمہ فدیہ ہوگا تین روزے یا چھ مسکینوں کا کھانا۔ ہر مسکین کے لیے پونے دو سیر گندم ہے یا قربانی بکرے یا دنبہ کی جو سال سے کم کا نہ ہو۔

فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ پھر جب تم امن میں ہو جاؤ تو جو حج سے عمرہ ملانے کا تمتع کرے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب اپنے گھر لوٹ کر آئے۔ یہ پورے دس ہوئے۔

یہ حکم حج تمتع کا ہے اور قربانی بھی تمتع کی ہے جو حج کے شکر میں واجب ہے خواہ یہ حج تمتع کرنے والا فقیر ہو حاجیوں پر عید اضحی کی قربانی نہیں۔ اس لیے کہ یہ قربانی فقیر اور مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ سے مراد یکم شوال سے نویں ذوالحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے یہ روزے رکھے۔ تینوں ایک ساتھ یا ایک ایک کرکے بہتر یہ ہے کہ ۷۔ ۸۔ ۹ ذوالحجہ کو رکھے۔ باقی سات واپس آکر رکھے جائیں۔

ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ یہ حکم اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب والا ہے۔

چونکہ تمتع اور قران اہل مکہ کے لیے نہیں۔ اس لیے یہ حکم واضح کیا۔ حدود و مواقیت کا تذکرہ اس لیے نہیں کیا کہ اس سے سمجھا جا سکے گا کہ ان کے اندر اندر جو رہنے والے ہیں وہ اہل مکہ میں داخل ہیں۔

مواقیت پانچ ہیں۔

ذوالحلیفہ۔ ذات عرق۔ جحفہ۔ قرن۔ یلملم۔

۱:۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲:۔ ذاتِ عرق۔ یا جحفہ اہل عراق کا میقات ہے۔
۳:۔ اہل شام کے لیے جحفہ۔
۴:۔ اہل نجد کے لیے قرن۔
۵ اہل یمن کے لیے یلملم۔

نوٹ:۔ شوال۔ ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذوالحجہ کی ان میں حج کے تمام افعال درست ہیں۔ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے احرام حج باندھ لیا جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔

تلبیہ یہ ہے

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تمام تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَارَفَثَ وَلَافُسُوْقَ وَلَاجِدَالَ فِی الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ ط وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ o

حج کے چند مہینے ہیں معلوم تو جو ان میں حج اپنے ذمہ لے نہ عورتوں سے صحبت ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور جو تم بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو اور بے شک بہتر توشہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقل والو۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ط فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰکُمْ وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ o

نہیں تم پر کوئی گناہ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب واپس لوٹو عرفات سے تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس۔ اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی اور اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔

ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

پھر پلٹو تم بھی وہاں سے جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اللہ سے استغفار کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

تو جب اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے۔ یا اس سے زیادہ ذکر اور بعض آدمیوں میں سے یوں کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

یہ وہ ہیں کہ ان کے لیے حصہ ہے ان کی کمائی سے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے تو نہیں اس پر کوئی گناہ اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں جو پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

اور بعض آدمی وہ ہیں کہ دنیا کی زندگی پسند کرتے ہیں۔ اور اپنے دل کی بات پہ اللہ کو گواہ لاتے ہیں وہ سب سے بڑے جھگڑالو ہیں۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور نسلیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ

اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے گناہ کی ضد اور چڑھے ایسے کو دوزخ کافی ہے اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْمِهَادُ ۝

وہ بہت برا بچھونا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہتے ہوئے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اگر بعد اس روشن ہدایت کے بھی تم مزلت کی طرف گئے۔ تو جان لو بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو۔ اور فرشتے بھی اتر آئیں۔ اور کام تمام کر دیا جائے۔ اور سب کاموں رجوع اللہ کی طرف ہے

لفظی ترجمہ

اَلْحَجُّ۔ حج کے	اَشْهُرٌ۔ چند مہینے	مَّعْلُوْمٰتٌ۔ مقرر ہیں	فَمَنْ۔ تو جو
فَرَضَ۔ نیت کرے	فِيْهِنَّ۔ ان میں	الْحَجَّ۔ حج کی	فَلَا۔ تو نہ
رَفَثَ۔ فحش کلامی ہو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	فُسُوْقَ۔ گناہ
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	جِدَالَ۔ جھگڑا	فِي۔ بیچ
الْحَجِّ۔ حج کے	وَ۔ اور	مَا۔ جو	تَفْعَلُوْا۔ کرو تم
مِنْ خَيْرٍ۔ بھلائی	يَّعْلَمْهُ۔ جانتا ہے اسے	اللّٰهُ۔ اللہ	وَ۔ اور
تَزَوَّدُوْا۔ توشہ ساتھ لو	فَاِنَّ۔ تو بیشک	خَيْرَ۔ بہترین	الزَّادِ۔ توشہ
التَّقْوٰى۔ تقویٰ ہے	وَ۔ اور	اتَّقُوْنِ۔ ڈرو مجھ سے	يٰٓ۔ اے
اُولِي الْاَلْبَابِ۔ عقل والو		لَيْسَ۔ نہیں ہے	عَلَيْكُمْ۔ تم پر
جُنَاحٌ۔ کوئی گناہ	اَنْ۔ یہ کہ	تَبْتَغُوْا۔ تلاش کرو	فَضْلًا۔ فضل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ اپنے رب سے		فَاِذَا۔ پھر جب	اَفَضْتُمْ۔ پلٹو
مِّنْ عَرَفٰتٍ۔ عرفات سے	فَاذْكُرُوا۔ تو ذکر کرو	اللّٰهَ۔ اللہ کا	عِنْدَ۔ نزدیک
الْمَشْعَرِ۔ جبل	الْحَرَامِ۔ قزح کے	وَ۔ اور	اذْكُرُوْهُ۔ اسکی یاد کرو
كَمَا۔ جیسے	هَدٰىكُمْ۔ اس نے تمہیں ہدایت کی		وَ۔ اور
اِنْ۔ بیشک	كُنْتُمْ۔ تھے تم	مِّنْ قَبْلِهٖ۔ اس سے پہلے	لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ۔ بہکے ہوئے
ثُمَّ۔ پھر	اَفِيْضُوْا۔ پلٹو	مِنْ حَيْثُ۔ جہاں سے	اَفَاضَ۔ پلٹتے ہیں
النَّاسُ۔ لوگ	وَ۔ اور	اسْتَغْفِرُوا۔ بخشش مانگو	اللّٰهَ۔ اللہ سے
اِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	رَّحِيْمٌ۔ مہربان ہے
فَاِذَا۔ پھر جب	قَضَيْتُمْ۔ پورا کر لو	مَّنَاسِكَكُمْ۔ تمام مناسک حج کے	
فَاذْكُرُوا۔ تو یاد کرو	اللّٰهَ۔ اللہ کو	كَذِكْرِكُمْ۔ جیسے یاد کرتے ہو	اٰبَآءَكُمْ۔ اپنے باپ دادا کو
اَوْ۔ یا	اَشَدَّ۔ اس سے بھی زیادہ	ذِكْرًا۔ یاد کرنا	فَمِنَ النَّاسِ۔ تو بعض
لوگ ہیں	مَنْ۔ جو	يَّقُوْلُ۔ کہتے ہیں	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
اٰتِنَا۔ دے ہمیں	فِي الدُّنْيَا۔ دنیا میں	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
لَهٗ۔ اس کا	فِي الْاٰخِرَةِ۔ آخرت میں	مِنْ خَلَاقٍ۔ کوئی حصہ	وَ۔ اور
مِنْهُمْ۔ ان میں سے	مَّنْ۔ وہ ہیں جو	يَّقُوْلُ۔ کہتے ہیں	رَبَّنَآ۔ اے ہمارے رب
اٰتِنَا۔ دے ہمیں	فِي۔ بیچ	الدُّنْيَا۔ دنیا کے	حَسَنَةً۔ بھلائی
وَ۔ اور	فِي۔ بیچ	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے	حَسَنَةً۔ بھلائی
وَ۔ اور	قِنَا۔ بچا ہم کو	عَذَابَ۔ عذاب	النَّارِ۔ جہنم سے
اُولٰٓئِكَ۔ یہ ہیں کہ	لَهُمْ۔ ان کے لیے	نَصِيْبٌ۔ حصہ ہے	مِّمَّا۔ اس سے
كَسَبُوْا۔ جو وہ کمائیں	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	سَرِيْعُ۔ جلد
الْحِسَابِ۔ حساب کرنیوالا ہے	وَ۔ اور	اذْكُرُوا۔ یاد کرو	اللّٰهَ۔ اللہ کو
فِيْٓ۔ بیچ	اَيَّامٍ۔ دنوں	مَّعْدُوْدٰتٍ۔ گنے ہوئے کے	فَمَنْ۔ تو جو
تَعَجَّلَ۔ جلدی کرے	فِيْ۔ بیچ	يَوْمَيْنِ۔ دو دن کے	فَلَآ۔ تو نہیں
اِثْمَ۔ گناہ	عَلَيْهِ۔ اس پر	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
تَاَخَّرَ۔ ٹھہرے	فَلَآ۔ تو نہیں	اِثْمَ۔ گناہ	عَلَيْهِ۔ اس پر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِمَنِ ۔ واسطے اس کے جو	اتَّقٰی ۔ پرہیزگار رہو	وَ ۔ اور	اتَّقُوا ۔ ڈرو
اللّٰہَ ۔ اللہ سے	وَ ۔ اور	اعْلَمُوْا ۔ جان لو	اَنَّکُمْ ۔ بیشک تم
اِلَیْہِ ۔ اس کی طرف	تُحْشَرُوْنَ ۔ اٹھائے جاؤ گے	وَ ۔ اور	مِنَ النَّاسِ ۔ بعض لوگ
مَنْ ۔ وہ ہیں	یُّعْجِبُکَ ۔ پسند آتی ہے آپ کو	قَوْلُہٗ ۔ انکی بات	فِی ۔ بیچ
الْحَیٰوۃِ ۔ زندگی	الدُّنْیَا ۔ دنیا کے	وَ ۔ اور	یُشْہِدُ ۔ گواہ بناتا ہے
اللّٰہَ ۔ اللہ کو	عَلٰی ۔ اوپر	مَا فِیْ ۔ اسکے کہ جو بیچ	قَلْبِہٖ ۔ اسکے دل کے ہے
وَ ۔ اور	ھُوَ ۔ وہ ہے	اَلَدُّ ۔ سخت	الْخِصَامِ ۔ جھگڑالو
وَ ۔ اور	اِذَا ۔ جب	تَوَلّٰی ۔ پھرتا ہے	سَعٰی ۔ کوشش کرتا ہے
فِی ۔ بیچ	الْاَرْضِ ۔ زمین کے	لِیُفْسِدَ ۔ تاکہ فساد کرے	فِیْھَا ۔ اس میں
وَ ۔ اور	یُہْلِکَ ۔ ہلاک کرتا ہے	الْحَرْثَ ۔ کھیتی	وَ ۔ اور
النَّسْلَ ۔ نسل کو	وَ ۔ اور	اللّٰہُ ۔ اللہ	لَا ۔ نہیں
یُحِبُّ ۔ پسند کرتا	الْفَسَادَ ۔ فساد کو	وَ ۔ اور	اِذَا ۔ جب
قِیْلَ ۔ کہا جائے	لَہٗ ۔ اسے	اتَّقِ ۔ ڈر	اللّٰہَ ۔ اللہ سے
اَخَذَتْہُ ۔ تو پکڑتی ہے اسے	الْعِزَّۃُ ۔ ضد	بِالْاِثْمِ ۔ گناہ میں	فَحَسْبُہٗ ۔ تو کافی ہے اسے
جَھَنَّمُ ۔ جہنم	وَ ۔ اور	لَبِئْسَ ۔ برا ہے	الْمِھَادُ ۔ بچھونا
وَ ۔ اور	مِنَ النَّاسِ ۔ بعض لوگ	مَنْ ۔ وہ ہیں	یَّشْرِیْ ۔ جو بیچتے ہیں
نَفْسَہُ ۔ اپنی جان	ابْتِغَآءَ ۔ چاہتے ہیں	مَرْضَاتِ ۔ رضا	اللّٰہِ ۔ اللہ کی
وَ ۔ اور	اللّٰہُ ۔ اللہ	رَءُوْفٌ ۔ مہربان ہے	بِالْعِبَادِ ۔ بندوں پر
یَا ۔ اے	اَیُّھَا ۔ وہ	الَّذِیْنَ ۔ لوگو	اٰمَنُوا ۔ جو ایمان لائے ہو
ادْخُلُوْا ۔ داخل ہو جاؤ	فِی ۔ بیچ	السِّلْمِ ۔ اسلام کے	کَآفَّۃً ۔ پورے پورے
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَتَّبِعُوْا ۔ پیروی کرو	خُطُوٰتِ ۔ قدموں
الشَّیْطٰنِ ۔ شیطان کی	اِنَّہٗ ۔ بیشک وہ	لَکُمْ ۔ تمہارا	عَدُوٌّ ۔ دشمن ہے
مُّبِیْنٌ ۔ کھلا	فَاِنْ ۔ پھر اگر	زَلَلْتُمْ ۔ پھسل گئے تم	مِّنْ ۔ اسکے
بَعْدِ ۔ بعد	مَا ۔ جو	جَآءَتْکُمُ ۔ آئیں تمہارے پاس	الْبَیِّنٰتُ ۔ کھلی دلیلیں
فَاعْلَمُوْا ۔ تو جان لو	اَنَّ ۔ بیشک	اللّٰہَ ۔ اللہ	عَزِیْزٌ ۔ غالب ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَکِیْمٌ ۔ حکمت والا ہے	ھَلْ ۔ کیا	یَنْظُرُوْنَ ۔ انتظار کرتے ہیں	اِلَّا ۔ مگر
اَنْ ۔ اس کا کہ	یَّاْتِیَھُمُ ۔ آئے انکی طرف	اللّٰہُ ۔ اللہ	فِیْ ۔ بیچ
ظُلَلٍ ۔ چھائے ہوئے	مِّنَ الْغَمَامِ ۔ بادلوں کے	وَ ۔ اور	الْمَلٰٓئِکَۃُ ۔ فرشتے بھی
وَ ۔ اور	قُضِیَ ۔ نافذ ہو	الْاَمْرُ ۔ حکم	وَ ۔ اور
اِلَی ۔ طرف	اللّٰہِ ۔ اللہ کے	تُرْجَعُ ۔ لوٹتے ہیں	الْاُمُوْرُ ۔ تمام حکم

مختصر تفسیر اردو نواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ حج کے چند مہینے جانے ہوئے ہیں۔

شوال۔ ذیقعد اور دس تاریخیں ذوالحج کی۔ حج کے افعال انہی میں درست ہیں اگر کوئی ان ایام سے پہلے احرام کرے تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ ۔ تو جو ان ایام میں حج کی نیت کرے۔

یعنی جو حج اپنے اوپر لازم و واجب کرے احرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی چلا کر اس پر لازم ہے کہ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ۔ تو نہ عورتوں سے تقرب و ملامست کرے نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے ایام میں۔

عربی زبان میں رفث کنایہ ہے جماع سے اور ہر وہ حرکت جس سے جماع یا لوازم جماع کا مفہوم حاصل ہو آیت کریمہ میں اس قسم کی ہر حرکت سے باز رہنے کو فرمایا گیا اور فسوق فسق کی جمع ہے فسق کے معنی علامہ راغب نے بتائے کہ حد شرع سے نکلنے والے کو فاسق کہتے ہیں اور فسق الرطب اس وقت بولتے ہیں جب کھجور اپنے چھلکے سے علیحدہ ہو جائے اور شریعت مطہرہ میں فسق ذنب قلیل اور کثیر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے وَلَا جِدَالَ ۔ لڑائی جھگڑے کے معنی ہیں جدل و جدال کا اطلاق ہوتا ہے۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۔

اور جو تم بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔

معصیت شعاری، فسق و فجور، جدل و جدال کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب دی گئی اور فرمایا کہ بجائے فسق کے تقویٰ، اور بجائے جدال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر وَتَزَوَّدُوْا کا حکم ملا۔ اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ بعض یمنی لوگ حج کے لیے بے سروسامانی کی حالت میں آجاتے اور اپنے آپ کو متوکل بتلاتے تھے۔ پھر مکہ معظمہ میں آکر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب اور خیانت کے بھی مرتکب ہوتے۔ ان کے لیے یہ حکم ہوا کہ بے سروسامانی کی حالت میں سفرِ حج نہ کرو بلکہ توشہ لے کر چلو اور دوسروں پر بار نہ ڈالو، لوگوں سے سوال نہ کرو کہ یہ سوال کرنا بھی پرہیزگاری کے خلاف ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں حکم ہے کہ بہترین توشہ تقویٰ ہے جس طرح دنیوی سفر کے لیے زادِ راہ ضروری ہے ایسے ہی آخرت کے سفر کے لیے توشۂ تقویٰ لازمی ہے اور

وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ میں جو اولی الالباب کو منادیٰ بنایا وہ اس لیے کہ خوفِ الٰہی بلا عقل نہیں۔ اور مقتضائے عقل خوفِ الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقل ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے واپس ہو تو اللہ کی یاد کرو مشعرِ حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت کی اور بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔

شانِ نزول

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں تین بازار لگتے تھے عکاظ، مجنّہ اور ذوالمجاز جب اسلام کا مبارک دور آیا تو گناہ سمجھ کر حج کے دنوں میں ان بازاروں کو بند کر دیا تھا اس آیتِ کریمہ میں اس کا ردّ فرمایا گیا۔

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حج میں بھی جو تجارت کرے یا اونٹ کرائے پر چلائے تو پھر اس کا حج ہی کیا، جیسا کہ آج کل بھی بعض ناواقف لوگ یا جہالت مآب افراد ایسا ہی خیال کرتے ہیں اس کے ردّ میں یہ آیت آئی۔ فقہاء کے اس کے متعلق یہ قانون رکھا ہے کہ جب تجارت سے مناسکِ حج کی ادائیگی میں فرق نہ آئے تو اس وقت تجارت مباح ہے۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ میں عرفات کے متعلق حکم ہے عرفات ایک مقام ہے جو موقفِ حجاج ہے۔ علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اترے تو ہند میں آئے اور حضرت حوا جدہ میں ایک عرصہ دراز کے بعد عرفات میں دونوں کی ملاقات ہوئی اس لیے اس کو میدانِ عرفات کہتے ہیں۔

ضحاک کہتے ہیں کہ عرفات اس میدان کا نام ہے جہاں حضرت آدم و حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو ایک جگہ جمع ہوئے جس پہاڑ پر عرفات میں دونوں ملے وہ جبلِ نور ہے اور نویں ذی الحجہ کو اسی وجہ سے عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ یہاں کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متعلق یہ حکم ہے کہ اس میدان عرفات میں وقوف فرض ہے۔ اس لیے کہ افاضہ بلا وقوف متصور نہیں اور فاذکروا اللہ سے مراد تلبیہ و تہلیل ہے یا تکبیر و ثنا و دعا کے ساتھ یا نماز مغرب و عشا کے ساتھ اور مشعر حرام جبل قزح ہے جس پر امام وقوف کرتا ہے۔

مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے ورنہ وادی محسر کے علاوہ تمام مزدلفہ موقف ہے۔ اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک وقوف سے دم لازم آتا ہے۔

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ میں پہلی حالت بتائی گئی کہ تم طریق ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پھر اے قریشیو! تم بھی وہیں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ سے استغفار کرو بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ابتدا میں رسم تھی کہ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے۔ جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنے خاندان کا امتیاز اور بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کرو۔ اور سب کے ساتھ ہی پلٹا کرو۔ یہی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی سنت ہے۔

طریق حج کا مختصر حال

حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح مکہ مکرمہ سے منی کو روانہ ہو وہاں یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے اور پھر عرفات روانہ ہو بعد زوال امام دو خطبے پڑھے اگر امام دو خطبے پڑھے تو یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ جمع کرکے پڑھے ان دونوں نمازوں کی اذان ایک ہوگی اور تکبیر بھی ایک دونوں نمازوں کے مابین کوئی نفل نہ پڑھے جائیں سوائے سنت ظہر کے اگر امام صحیح نہ ہو یا ایسا نہ کیا جاتا ہو تو پھر اپنی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھے اور وقت پر پڑھے۔ میدان عرفات میں غروب تک ٹھہرنا چاہیے پھر وہاں سے مزدلفہ آکر مغرب عشا جمع کرکے عشا کے وقت میں پڑھے۔ مزدلفہ میں شب بھر ٹھہرے اور فجر اندھیرے میں پڑھ کر وہاں سے منی روانہ ہو۔

وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطن عرنہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے۔

جب صبح خوب روشن ہو تو یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کو منا میں بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی سات مرتبہ رمی کرے پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کتروائے۔ ایام نحر کے تین دنوں میں سے کسی دن طواف زیارت کرے۔ منا میں تین روز اقامت کرے اور گیارہویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلی رمی اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرہ عقبہ ہر ایک پر سات سات کنکر مارے پھر دوسرے روز بھی ایسا ہی کرے پھر اس کے بعد ایسا ہی کرے پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ پھر جب اپنے حج کے مناسک پورے کر لو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

مختصر مناسک جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ان سے فارغ ہو کر حرم پاک میں آکر ذکر الٰہی کرو۔ کذکرکم آباءکم میں جو تشبیہ دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ شریف کے قریب آکر اپنے آباؤ اجداد کے فضائل بیان کرتے تھے، اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرۂ خود نمائی کی لغوتیں کرنے کے بجائے اللہ کی یاد ذوق و شوق و محبت میں کرو۔

اس آیت سے صوفیائے کرام کے اذکار جہریہ اور ذکر بجماعت اور ذکر بالقلب ثابت ہوتا ہے اس لیے کہ حکم کا مورد ہمیشہ خاص ہوتا ہے لیکن اس کا حکم اس وقت تک عام رہے گا جب تک اس میں کوئی مخصص نہ آجائے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ تو بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے دنیا میں بھلائی اور نہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہمیں عذاب جہنم سے یہ وہ ہیں جن کے لیے حصہ ہے ان کے عملوں سے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

اس آیت میں دعا کرنے والوں کی دو قسم فرمائیں ایک وہ کافر بے دین جس کی دعا میں صرف دنیا طلبی ہوتی ہے اور آخرت سے نہ ان کا تعلق نہ اس پر ان کا کچھ عقیدہ ان کے لیے فرمایا کہ ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتریاں اپنی دعا میں طلب کرتے ہیں انہیں بشارت دی کہ انہیں دونوں جگہ ان کے عملوں کے موافق ملے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مومن محض دنیا کا طالب نہیں ہوتا بلکہ دنیا و آخرت دونوں کی بہبودی طلب کرتا ہے۔

دوسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا بھی کسب اور اعمال میں داخل ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوتی تھی۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (مدارک و خازن)

علامہ بغوی نے اپنی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا کمزور دبلا ہو رہا ہے جیسے انڈے سے بچہ نکلتا ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ تو اللہ تعالے سے کیا مانگتا تھا یا کیا دعا کرتا تھا اس نے جواباً عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کے حضور عرض کرتا تھا اے اللہ آخرت کا جس قدر عذاب ہے مجھے دنیا میں ہی عطا کر دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سبحان اللہ تجھ میں عذاب کی برداشت نہیں تو نے اس طرح کیوں نہیں مانگا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ ج وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ لِمَنِ اتَّقٰی ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں یعنی ایام تشریق میں اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور رمی جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے اور فَمَنْ تَعَجَّلَ سے یہ ترجمہ ہوا تو جو جلدی کرے یعنی دو دنوں میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں تو جو رہ جائے تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو تمہیں سب کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں دو قسم کے حاجی ہوتے تھے بعض وہ جو غیر عرفات کے موقف سے فارغ ہوتے ہی جلدی چلے جاتے تھے تو دوسرا طبقہ انہیں گنہگار کہتا تو چلے جانے والے رہ جانے والوں کو گنہگار بتاتے اس کی تصریح فرمائی گئی کہ ان میں کوئی بھی مرتکب معصیت نہیں ہوا وہ محض جلدی چلے جانے اور ٹھہرے رہنے سے گنہگار نہیں اس پر گناہ کا الزام محض اختراع ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی میل کو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیُشْھِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ہ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ہ اور بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو دنیا کی زندگی میں حیات دنیا کو بھلا جانتے ہوئے اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ لاتے ہیں اور درحقیقت سب سے بڑے جھگڑالو ہیں اور جب پیٹھ پھیریں تو زمین میں فساد ڈالتے پھریں اور کھیتی اور جانیں تباہ کریں اور اللہ فساد سے راضی نہیں۔

شانِ نزول

یہ ہر دو آیات اخیر میں مشرکوں اور منافقوں کے حق میں نازل ہوئیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت لجاجت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے اور اپنے اسلام اور حضور سے محبت کے دعویدار تھے۔ اور اس دعوی پر قسمیں کھاتے اور درپردہ فساد انگیزی کرتے۔ کہیں مسلمانوں کے مویشی ہلاک کرنے اور کہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھیتیاں آگ لگا کر تباہ کرتے ان کی بدباطنی کو واضح کیا (خازن)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی۔ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور یہ بہت برا بچھونا ہے۔

علامہ راغب نے عزت بمعنی حمیت بھی لیے یعنی اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ پکڑتی ہے اسے حمیت وغیرہ اور اس ضد میں وہ گناہ پر مصر ہوتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اور بعض آدمی وہ ہیں جو اپنی جان بیچتے ہیں امر بالمعروف یا جہاد میں اور اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

حضرت صہیب بن سنان رومی مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے حضور کی خدمت میں مدینہ طیبہ آئے تو مشرکین کی ایک جماعت نے تعاقب کیا تو آپ اپنی ناقہ سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمایا اے قریشیو! تم میں سے کوئی میرے پاس نہ پہنچ سکے گا حتی کہ میں تیر مارتے مارتے ترکش خالی نہ کر دوں اور پھر جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے۔ انجام یہ ہوگا کہ تم سب ختم ہو جاؤ گے اور مجھے نہ پا سکو گے۔

البتہ اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو جو مکہ میں دفن کر آیا ہوں میں تمہیں اس کا پتہ بتا دوں بشرطیکہ تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ جماعت اس پر راضی ہو گئی۔ آپ نے اپنا تمام مال جو مکہ میں دفن شدہ تھا انہیں بتا دیا اور مدینہ طیبہ آ پہنچے حضور سے تمام سرگذشت بیان کی اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضور نے فرمایا صہیب تمہاری یہ تجارت اور جان فروشی بڑی نفع بخش تجارت ہے۔

اسی طرح حضرت عاصم۔ حضرت خبیب بن عدی اور زید بن وثنہ اور عبد اللہ بن طارق رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت کا واقعہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم پر قدم نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

شان نزول۔ اہل کتاب میں حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی کے بعض احکام رہے۔ چنانچہ شنبہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے مجتنب رہتے اور شتر اور اس کے گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ اگرچہ یہ چیزیں اسلام میں مباح ہیں مگر ان کا کرنا ضروری نہیں۔ اور توریت میں ان سے اجتناب لازم ہے اور اسلام میں ان کا ترک ممنوع نہیں۔ لہذا اس سے اسلام کی مخالفت لازم نہیں آتی اور اس پر شریعت موسوی پر بھی عمل ہو جاتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ جب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توریت کے احکام اسلام میں منسوخ ہو چکے تو ان پر اتباع کرنا خطوات شیطانی کا اتباع ہے۔ لہذا قرآن کریم کے علاوہ کسی کتاب سے تمسک جائز نہیں۔ آئندہ اس قسم کے شبہات اور وساوس میں نہ پڑو (خازن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہم یہود سے ایسی باتیں سنتے ہیں جو اچھی معلوم ہوتی ہیں اگر حضور اجازت دیں تو ہم لکھ لیا کریں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح حد سے بڑھ جاؤ گے جس طرح یہود و نصاریٰ بڑھ گئے میں تمہارے لیے جو احکام لایا ہوں وہ صاف و روشن ہیں اگر موسیٰ علیہ السلام بھی اس وقت موجود ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا کچھ نہ بن پڑتا۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ اور اگر اس کے بعد بھی تم نے اپنے قدم میں تزلزل پیدا کیا۔ بعد اس کے کہ تمہارے پاس روشن حکم آچکے تو جان لو اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ کاہے کا انتظار کر رہے ہو یہی نا کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں اور حکم نافذ ہو جائے اور سب کاموں کا لوٹنا اللہ کی طرف ہے۔

زللتم کے معنی ڈھسلنا ہے اور پھسلنا بھی ہو سکتا ہے۔ حاصل معنی یہ ہیں کہ تزلزل قدم۔ تذبذب عقیدہ بعد اس کے واضح دلیلوں اور روشن احکام آچکے پھر بھی خلاف روش اختیار کرنا صحیح نہیں۔

ایسی مخالفت کے نتیجہ میں ارشاد ہوا کہ دلائل نبوت کی مخالفت پر عذاب ہی آ سکتا ہے اور عذاب لانے کے لیے فرشتے نازل ہوں گے اور چھائے ہوئے بادلوں میں عذاب رونما ہوگا۔

با محاورہ ترجمہ دسواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○

اولاد یعقوب سے پوچھئے ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں اور جو بدل دے اللہ کی آئی ہوئی نعمت تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

آراستہ کی گئی ان کے لیے جو کافر ہیں دنیا کی زندگی اور مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں اور پرہیزگار ان سے بلند

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ہوں گے بروز قیامت اور اللہ دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

لوگ ایک دین پر تھے۔ پھر اللہ نے نبی بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور نازل کی ان کے ساتھ سچی کتاب کہ لوگوں میں فیصلہ کر دے ان کے اختلافوں کا اور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں نے جن کو کتاب دی گئی روشن دلائل سے آپس کی سرکشی میں تو ہدایت کی اللہ نے ایمان والوں کو اس سے جس میں وہ جھگڑتے ہیں حق بات پر اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر نہ آئی اگلوں کی سی روداد پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہا رسول نے اور اس کے ساتھ والے بولے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں فرما دیجئے جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ والدین اور قریبی رشتہ دار اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کو اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

تم پر فرض کیا گیا خدا کی راہ میں جہاد اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند ہو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

سَلْ۔ پوچھ	بَنِیْ۔ اولاد	اِسْرَآئِیْلَ۔ یعقوب سے	کَمْ۔ کتنی
اٰتَیْنٰھُمْ۔ دیں ہم نے ان کو	مِّنْ اٰیَۃٍ۔ نشانیاں	بَیِّنَۃٍ۔ کھلی	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	یُّبَدِّلْ۔ بدلے	نِعْمَۃَ۔ نعمت	اللّٰہِ۔ اللہ کی
مِنْ بَعْدِ۔ بعد اس کے	مَا۔ جو	جَآءَتْہُ۔ آئی اس کے پاس	فَاِنَّ۔ تو بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ	شَدِیْدُ۔ سخت	الْعِقَابِ۔ عذاب والا ہے	زُیِّنَ۔ زینت دی گئی
لِلَّذِیْنَ۔ ان کو جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے	الْحَیٰوۃُ۔ زندگی	الدُّنْیَا۔ دنیا کی
وَ۔ اور	یَسْخَرُوْنَ۔ تمسخر کرتے ہیں	مِنَ الَّذِیْنَ۔ ان سے جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے
وَ۔ اور	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اتَّقَوْا۔ پرہیزگار ہیں	فَوْقَھُمْ۔ ان کے اوپر ہیں
یَوْمَ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ
یَرْزُقُ۔ دیتا ہے	مَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے	بِغَیْرِ۔ بلا
حِسَابٍ۔ حساب	کَانَ۔ تھے	النَّاسُ۔ لوگ	اُمَّۃً۔ جماعت
وَّاحِدَۃً۔ ایک	فَبَعَثَ۔ تو بھیجے	اللّٰہُ۔ اللہ نے	النَّبِیّٖنَ۔ نبی
مُبَشِّرِیْنَ۔ خوشخبری دیتے	وَ۔ اور	مُنْذِرِیْنَ۔ ڈر سناتے	وَ۔ اور
اَنْزَلَ۔ اتاری	مَعَھُمُ۔ ان کے ساتھ	الْکِتٰبَ۔ کتاب	بِالْحَقِّ۔ ساتھ حق کے
لِیَحْکُمَ۔ تاکہ فیصلہ کرے	بَیْنَ۔ درمیان	النَّاسِ۔ لوگوں کے	فِیْمَا۔ اس میں
اخْتَلَفُوْا۔ جو اختلاف کیا انہوں نے		فِیْہِ۔ اس میں	وَ۔ اور
مَا۔ نہ	اخْتَلَفَ۔ اختلاف کیا	فِیْہِ۔ اس میں	اِلَّا۔ مگر
الَّذِیْنَ۔ ان لوگوں نے	اُوْتُوْہُ۔ جنہیں دی گئی	مِنْ بَعْدِ۔ بعد اس کے	مَا۔ جو
جَآءَتْھُمُ۔ آئیں ان کے پاس		الْبَیِّنٰتُ۔ روشن دلیلیں	بَغْیًا۔ سرکشی سے
بَیْنَھُمْ۔ اپنے اندر	فَھَدَی۔ تو ہدایت کی	اللّٰہُ۔ اللہ نے	الَّذِیْنَ۔ انہیں
اٰمَنُوْا۔ جو ایمان لائے	لِمَا۔ اس سے کہ	اخْتَلَفُوْا۔ اختلاف کیا	فِیْہِ۔ اس میں
مِنَ الْحَقِّ۔ سچائی کا	بِاِذْنِہٖ۔ اپنے حکم سے	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَھْدِیْ۔ ہدایت کرتا ہے		مَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے
اِلٰی۔ طرف	صِرَاطٍ۔ رستے	مُّسْتَقِیْمٍ۔ سیدھے کی	اَمْ۔ کیا
حَسِبْتُمْ۔ گمان کرتے ہو	اَنْ۔ یہ کہ	تَدْخُلُوا۔ داخل ہو جاؤ گے	الْجَنَّةَ۔ جنت میں
وَ۔ اور	لَمَّا۔ ابھی نہیں	یَاْتِکُمْ۔ آئی تمہارے پاس	مَثَلُ۔ مثال
الَّذِیْنَ۔ ان کی جو	خَلَوْا۔ ہو گذرے	مِنْ قَبْلِکُمْ۔ تم سے پہلے	مَسَّتْھُمْ۔ پہنچی انکو
الْبَاْسَآءُ۔ سختی	وَ۔ اور	الضَّرَّآءُ۔ شدت	وَ۔ اور
زُلْزِلُوْا۔ ہلا ڈالے گئے	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَقُوْلَ۔ کہا	الرَّسُوْلُ۔ رسول نے
وَ۔ اور	الَّذِیْنَ۔ ان لوگوں نے جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	مَعَهٗ۔ اسکے ساتھ
مَتٰی۔ کب ہوگی	نَصْرُ۔ مدد	اللّٰہِ۔ اللہ کی	اَلَآ۔ خبردار
اِنَّ۔ بیشک	نَصْرَ۔ مدد	اللّٰہِ۔ اللہ کی	قَرِیْبٌ۔ قریب ہے
یَسْـَٔلُوْنَکَ۔ پوچھتے ہیں تم سے		مَاذَا۔ کیا	یُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کریں۔
قُلْ۔ کہہ	مَا۔ جو	اَنْفَقْتُمْ۔ خرچ کرو تم	مِّنْ خَیْرٍ۔ بھلائی سے
فَلِلْوَالِدَیْنِ۔ تو ماں باپ پر		وَ۔ اور	الْاَقْرَبِیْنَ۔ رشتہ داروں
وَ۔ اور	الْیَتٰمٰی۔ یتیموں	وَ۔ اور	الْمَسٰکِیْنِ۔ مسکینوں
وَ۔ اور	ابْنِ السَّبِیْلِ۔ مسافروں پر		وَ۔ اور
مَا۔ جو	تَفْعَلُوْا۔ کرو تم	مِنْ خَیْرٍ۔ بھلائی	فَاِنَّ۔ تو بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ	بِهٖ۔ اسکو	عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے	کُتِبَ۔ فرض کیا گیا
عَلَیْکُمُ۔ تم پر	الْقِتَالُ۔ جہاد	وَ۔ اور	ھُوَ۔ وہ
کُرْهٌ۔ گراں ہے	لَّکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	عَسٰی۔ قریب ہے
اَنْ۔ یہ کہ	تَکْرَھُوْا۔ ناپسند کرو تم	شَیْـًٔا۔ کسی چیز کو	وَّ۔ اور
ھُوَ۔ وہ	خَیْرٌ۔ بہتر ہو	لَّکُمْ۔ تمہارے لیے	وَ۔ اور
عَسٰی۔ قریب ہے	اَنْ۔ یہ کہ	تُحِبُّوْا۔ پسند کرو تم	شَیْـًٔا۔ کسی چیز کو۔
وَ۔ اور	ھُوَ۔ وہ	شَرٌّ۔ بری ہو	لَّکُمْ۔ تمہارے لیے
وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	یَعْلَمُ۔ جانتا ہے	وَ۔ اور
اَنْتُمْ۔ تم	لَا۔ نہیں	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے۔	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر دسواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہ آل یعقوب سے پوچھئے۔ (آل یعقوب سے مراد وہ بنی اسرائیل ہیں۔ جو خاص مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں اور سَلْ سے مقصد توبیخ اور زجر ہے) کہ ہم نے کتنی ہی روشن نشانیاں انہیں دیں۔ اور جو اللہ کی نعمتوں کو بدل دے بعد اس کے کہ آئیں ان پر تو بے شک اللہ تعالےٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

آیات بینات سے ان کے انبیاء کے معجزات ہیں جو ان کے صدق نبوت کی واضح دلیل تھے۔ اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا اور اللہ کی نعمت سے آیات الٰہیہ مراد ہیں جو رشد و ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات ملتی ہے اور انہیں میں وہ آیات بھی ہیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت میں اور بیان نبوت و رسالت میں توریت و انجیل میں وارد و صادر ہوئیں جن میں یہود نے اپنی کتاب میں اور نصاریٰ نے انجیل میں تحریف کی۔ یہ ہے نعمت الٰہی کا بدلنا اور کفران نعمت کرنا لہٰذا ان کو عذاب بھی سب سے زیادہ سخت ہوگا۔ آگے ارشاد ہے۔

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہ کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی۔ اور مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں حالانکہ پرہیزگار لوگ ان سے بلند ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ جسے چاہے بے حساب دے۔

کفار کے ذہن میں دنیا ہی سب کچھ ہے۔ اسی وجہ میں ان کے یہاں تناسخ یعنی آواگون کا عقیدہ رائج ہے جس کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ انسان مرنے کے بعد بھی اپنے کرم یعنی عملوں کے مطابق اسی دنیا میں دوسری جُون یعنی نئی صورت میں آجاتا ہے۔ کبھی بیل بن کر اور کبھی گدھا۔ کبھی کتا بن کر اور کبھی کوا۔ غرضیکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جونوں میں بھی انسان تبدیل باشکال جدیدہ ہو کر دنیا میں آتا ہے۔

اسلام نے اس عقیدہ کا رد کیا اور وہ اس لیے اس دنیا کی پہلی زندگی کی قدر کرتے اور مرتے ہیں اور وہ پکے ایمان داخلاص مخلص مسلمانوں کا تمسخر کرتے ہیں جو سامان دنیا سے بے رغبت تھے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود عمار بن یاسر، صہیب رومی۔ بلال حبشی انہیں دیکھ کر بہ نظر تحقیر دیکھتے اور اپنی دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔ اور فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ اس لیے فرمایا کہ یہ اہل ایمان اور ان کے خصائل حمیدہ کے پیرو مسلمان قیامت کے دن جنات عالیہ میں بلند مقامات پر ہوں گے اور یہ دنیا پرست کفار جہنم میں ذلیل و خوار ہوں گے اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہت سا رزق جو حساب میں آجاتا ہے وہ کم ہوتا ہے اللہ اپنے خزانے خالی کرنے سے نہیں گریز کرتا نہ وہ حساب کر کے دیتا ہے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

پہلے سب لوگ ایک دین پر تھے (یعنی آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہد نوح علیہ السلام تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت کے پیرو تھے۔ پھر ان میں اختلاف ہوا اور رسم و رواج کے تخیلات توہمات نے ایک علیحدہ صورت اختیار کی تو اللہ تعالے نے حضرت نوح نجی اللہ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے ان رسم پرست رواج پرست آوارہ معاش لوگوں کو ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں (خازن) حضرت آدم اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس قرن کا فاصلہ تھا۔

پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ایمان والوں کو نجات اخروی اور جنت کی بشارت دیتے۔ انبیاء کو بھیجنے کا مقصد کافروں ناہنجاروں بد معاشوں بدکرداروں کو ڈر سنانا اور عذاب آخرت اور ذلت عقبیٰ سے باخبر کرنا ہے۔ (تفسیر خازن)

حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ نبیین کی بابت میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کل نبی کتنی تعداد میں ہوئے حضور نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں ایک بڑی تعداد تین سو پندرہ رسولوں کی ہے (بروایت امام احمد)

علامہ بغوی کہتے ہیں قرآن کریم میں جن کا واضح ذکر آیا ان کی تعداد اٹھائیس ہے

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ۔ اور ان کے ساتھ سچی کتاب نازل کی تاکہ حکم کرے۔

کتاب سے مراد جنس کتاب ہے۔ بِالْحَقِّ کتاب سے حال واقع ہے یعنی شَاهِدًا بِالْحَقِّ یعنی اللہ یا کتاب یا جو اس کتاب کے لانے والے انبیاء جیسے حضرت آدم اور شیث اور ادریس علیہم السلام پر صحائف اور حضرت موسیٰ اور داؤد و حضرت عیسیٰ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر توریت، انجیل، زبور اور قرآن کریم نازل فرمائے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف نہیں ڈالا مگر انہیں بے دین سرکشوں نے جن کے لیے وہ کتاب دی گئی تھی۔ یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان و کفر کا اختلاط تھا جیسا کہ یہود و نصاری نے کیا (خازن)

بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے یعنی یہ اختلاف نادانی کی وجہ سے نہیں تھے بلکہ حقیقت سمجھ کر دلائل کے سامنے لاجواب ہو کر ہٹ دھرمی کرتے تھے (خازن)

ابن زید کہتے ہیں ان لوگوں کا اختلاف قبلہ میں، روزوں میں، عبادت کے ایام میں اور حضرت ابراہیم کے دین و مذہب تھا۔ مثلاً کوئی مشرق کی سمت نماز پڑھتا کوئی مغرب کی سمت کوئی بیت اللہ کی سمت اس بارے میں واضح حکم بیت اللہ شریف کی سمت فرمایا گیا۔ اسی طرح ان کا اختلاف روزوں میں تھا کوئی عشرہ محرم کو رکھتا تھا اللہ تعالے نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ اسی طرح عبادت کے لیے نصاری نے اتوار کا دن متعین کیا اور یہود نے ہفتہ کا دن متعین کیا اللہ تعالے نے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کے لیے حکم فرمایا۔ حضرت ابراہیم کے مذہب کے سلسلہ میں یہودی ان کو یہودی کہتے تھے۔ نصاری ان کو نصرانی کہتے تھے اللہ تعالے نے واضح حق بات فرما دی کہ وہ حنیف تھے۔

یہ لوگ آپس کی سرکشی میں مسرور تھے تو اللہ نے ایمان والوں وہ حق بات دکھا دی جس میں یہ بے دین جھگڑ رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو جو ایمان کے طالب تھے سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۤءُ وَالضَّرَّاۤءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم پر پہلوں کی حالت نہیں آئی یعنی ان کی سی سختیاں تم پر نہیں آئیں جیسی تم سے پہلوں پر آچکی ہیں۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب غزوۂ احزاب میں مسلمانوں پر سردی اور بھوک کی شدت نے سخت کیفیت طاری کر دی تو انہیں اس آیت کے ذریعہ تلقین صبر فرمائی اور بتایا کہ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصان حق کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں تمہارے پہلوں کی سی تکالیف نہیں پہنچیں۔

بخاری شریف میں ہے حضرت خباب ابن الارت راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی ردا مبارک سے تکیہ فرمائے تشریف رکھتے تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ ہمارے لیے حضور دعا کیوں نہیں فرماتے ہم اب تو امداد کے حقدار ہیں۔ حضور نے فرمایا تم سے پہلے لوگ اس سے کہیں زیادہ سختیوں میں گرفتار ہو چکے ہیں انہیں زمین کھود کر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دبایا جاتا تھا۔ آری سے چیرا جاتا تھا۔ لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے اور باوجود ان تمام تمام مصائب کے انہیں یہ مصیبتیں ان کے دین سے منحرف نہ کرسکیں تم ابھی سے گھبرا گئے انہیں تو سخت سختیاں اور شدت اور ہلا ڈالنے والی بلائیں پہنچیں حتیٰ کہ ان کا رسول اور ان کے ساتھ والے مومن پکار اٹھے کہ کب آئے گی اللہ کی مدد یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلب مدد کے لیے پکار اٹھے باآنکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے پیرو بھی باوجود مصائب و آلام کے ثابت قدم تھے سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں سے وعدہ کیا کہ جو صبر اور ثابت قدمی سے جمے رہیں گے اللہ تعالےٰ ان کو مزید کامیابی عطا فرمائے گا۔

يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۔ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ فرما دیجئے جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ والدین اور قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لیے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے۔

شان نزول:- یہ آیت عمرو بن جموح کے جواب میں نازل ہوئی جو معمر عمر رسیدہ آدمی تھے اور بڑے متمول دولت مند تھے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں۔ اس آیت میں انہیں بتایا کہ جس قسم کا مال جس قدر خرچ کرو کم یا زیادہ اس میں ثواب ملے گا اور آگے مصارف بتائے کہ صدقہ نافلہ میں تو ماں باپ۔ قریبی رشتہ دار اور یتیم مسکین اور مسافر سب کو دو اور صدقہ مفروضہ یعنی زکوٰۃ واجب سے والدین کو نہ دیا جائے (جمل)

باقی ہر نیکی میں انصاف ان پر کرو اللہ اس کی جزا دے گا اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا تمہارے لیے اخروی منافع حاصل کرنے کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔

خیر میں ہر قسم کی نیکی خواہ بدنی یا مالی ہو چھوٹی ہو یا بڑی سب شامل ہے اس کے معنی نیک کمائی اور صاف مال کے بھی ہیں۔ اور مستحقین یہ ہیں (۱) والدین (۲) قرابت دار (۳) یتیم (۴) مساکین (۵) مسافر۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۔ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور بہت سے امور وہ ہیں کہ تمہیں برے لگیں اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہوں اور بہت سی باتیں وہ ہیں جو تمہیں پسند ہوں اور وہ تمہارے حق میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاد اسلام میں جب فرض ہے جب کافر مسلمانوں پر چڑھائی کریں اس صورت میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے یعنی نفیر عام کے بعد ہر مسلمان کو اس میں شریک ہونا لازم ہے سوا مستثنیات کے مثلاً اندھا لنگڑا اپاہج بچہ بہت بوڑھا اور اگر محض سرحد کی حفاظت کے لیے ہو تو فرض کفایہ ہے یعنی جتنی جماعت دفاع کے لیے کافی ہو اگر وہ چلی جائے تو باقی پر وہ فرض عائد نہیں ہوتا۔

عسیٰ کا لفظ طمع اور ترجی میں مستعمل ہوتا ہے اور اکثر مفسرین نے اسے تسلی کے معنی میں استعمال کیا ہے لیکن قرآن کریم میں طمع ورجا کے معنی میں صحیح نہیں مانا اس لیے کہ اس میں قصور ونقص ہے۔ بنا بریں قرآن کریم میں قطعیت کے معنی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (مفردات)

تو آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ بظاہر جہاد و مقاتلہ تمہیں ناگوار ہے لیکن یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے تو تم پر لازم ہے کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرو اور اس کو بہتر جانو چاہے وہ تم پر گراں گذرے یا آسان نظر آئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دریافت کیا یا رسول اللہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا نماز جو وقت پر ادا کی جائے میں نے عرض کیا پھر کونسا عمل ہے فرمایا ماں باپ کو آرام دینا میں نے عرض کی اس کے بعد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے پس اس قدر ہی سوال کیا (بخاری)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد کا صف جہاد میں ایک دن کھڑا ہونا اللہ کے نزدیک ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

بامحاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع پ۲ سورۂ بقرہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ

تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم فرما دو اس میں لڑنا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے بسنے والوں کو نکالنا اللہ کے نزدیک سخت گناہ ہے اور اس سے بڑھ کر ان کا فتنہ ہے اور قتل سے اشد اور یہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہیں تمہارے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

دین سے پھیر دیں اگر ان میں طاقت ہو اور جو پھر جائے تم میں سے اپنے دین سے اور مرتد مرے اور کافر ہو تو یہ وہ ہیں کہ ان کے عمل اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور یہی لوگ ہیں جہنم والے۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

بے شک وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد فی سبیل اللہ یہ ہیں جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۝

تم سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کا حکم فرما دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو کچھ نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔

قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

دنیا میں اور آخرت میں اور تم سے یتیموں کا پوچھتے ہیں فرماؤ ان سے بھلائی بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ سب جانتا ہے فسادی اور اصلاح والے کو اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ

اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند آتی ہو اور نہ نکاح کرو مشرکوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک غلام مومن بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو یہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَدْعُوْا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝	وہ ہیں جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور ظاہر کرتا ہے اپنی آیتیں لوگوں کے لیے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

لفظی ترجمہ

يَسْئَلُوْنَكَ۔ پوچھتے ہیں آپ سے		عَنِ الشَّهْرِ۔ مہینے	الْحَرَامِ۔ حرمت والے کے متعلق
قِتَالٍ۔ کہ لڑائی کرنا	فِيْهِ۔ اس میں کیسا ہے	قُلْ۔ کہہ دیں	قِتَالٌ۔ لڑائی کرنا
فِيْهِ۔ اس میں	كَبِيْرٌ۔ بڑا گناہ ہے	وَ۔ اور	صَدٌّ۔ روکنا
عَنْ سَبِيْلِ۔ رستے	اللّٰهِ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	كُفْرٌ۔ کفر کرنا
بِهٖ۔ اس کے ساتھ	وَ۔ اور	الْمَسْجِدِ۔ مسجد	الْحَرَامِ۔ حرام سے روکنا
وَ۔ اور	اِخْرَاجُ۔ نکالنا	اَهْلِهٖ۔ اسکے رہنے والوں کو	مِنْهُ۔ اس سے
اَكْبَرُ۔ بہت بڑا گناہ ہے	عِنْدَ۔ نزدیک	اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور
الْفِتْنَةُ۔ فتنہ	اَكْبَرُ۔ بہت بڑا ہے	مِنَ الْقَتْلِ۔ قتل سے	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	يَزَالُوْنَ۔ ٹلیں گے	يُقَاتِلُوْنَكُمْ۔ لڑائی کرتے رہیں گے تم سے	
حَتّٰى۔ یہانتک کہ	يَرُدُّوْكُمْ۔ پھیر دیں وہ تم کو		عَنْ دِيْنِكُمْ۔ تمہارے دین سے
اِنِ۔ اگر	اسْتَطَاعُوْا۔ وہ طاقت رکھیں		وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	يَرْتَدِدْ۔ پھر جائے	مِنْكُمْ۔ تم میں سے	عَنْ دِيْنِهٖ۔ اپنے دین سے
فَيَمُتْ۔ پھر مرے	وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ	كَافِرٌ۔ کافر ہی ہو
فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہ لوگ	حَبِطَتْ۔ ضائع ہو گئے	اَعْمَالُهُمْ۔ ان کے عمل	فِي۔ بیچ
الدُّنْيَا۔ دنیا کے	وَ۔ اور	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے	وَ۔ اور
اُولٰٓئِكَ۔ یہی لوگ ہیں	اَصْحٰبُ۔ ساتھی	النَّارِ۔ آگ کے	هُمْ۔ وہ
فِيْهَا۔ اس میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہیں گے	اِنَّ۔ بیشک	الَّذِيْنَ۔ وہ جو
اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور	الَّذِيْنَ۔ وہ جنہوں نے	هَاجَرُوْا۔ ہجرت کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور | جَاهَدُوْا۔ جہاد کیا | فِيْ۔ بیچ | سَبِيْلِ۔ رستے
اللّٰهِ۔ اللہ کے | اُولٰٓئِكَ۔ یہ لوگ | يَرْجُوْنَ۔ امید رکھتے ہیں | رَحْمَتَ۔ رحمت
اللّٰهِ۔ خدا کی | وَ۔ اور | اللّٰهُ۔ اللہ | غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا
رَّحِيْمٌ۔ مہربان ہے | يَسْئَلُوْنَكَ۔ پوچھتے ہیں آپ سے | عَنِ الْخَمْرِ۔ شراب
وَ۔ اور | الْمَيْسِرِ۔ جوئے سے | قُلْ۔ کہدیں | فِيْهِمَا۔ ان میں
اِثْمٌ۔ گناہ | كَبِيْرٌ۔ بڑا ہے | وَ۔ اور | مَنَافِعُ۔ فائدہ بھی ہے
لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے | وَ۔ اور | اِثْمُهُمَا۔ ان کا گناہ | اَكْبَرُ۔ بہت زیادہ ہے
مِنْ نَّفْعِهِمَا۔ انکے نفع سے | وَ۔ اور | يَسْئَلُوْنَكَ۔ پوچھتے ہیں آپ سے
مَاذَا۔ کیا | يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کریں | قُلِ۔ کہہ دو | الْعَفْوَ۔ بچ جائے
كَذٰلِكَ۔ اسی طرح | يُبَيِّنُ۔ بیان کرتا ہے | اللّٰهُ۔ اللہ | لَكُمُ۔ تمہارے لیے
الْاٰيٰتِ۔ آیتیں | لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم | تَتَفَكَّرُوْنَ۔ سوچو | فِي۔ بیچ
الدُّنْيَا۔ دنیا کے | وَ۔ اور | الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے | وَ۔ اور
يَسْئَلُوْنَكَ۔ پوچھتے ہیں تم سے | عَنِ۔ متعلق | الْيَتٰمٰى۔ یتیموں کے | قُلْ۔ کہدیں
اِصْلَاحٌ۔ بھلائی | لَّهُمْ۔ ان کے لیے | خَيْرٌ۔ بہتر ہے | وَ۔ اور
اِنْ۔ اگر | تُخَالِطُوْهُمْ۔ ملاؤ تم انکو | فَاِخْوَانُكُمْ۔ تو وہ تمہارے بھائی ہیں
وَ۔ اور | اللّٰهُ۔ اللہ | يَعْلَمُ۔ جانتا ہے | الْمُفْسِدَ۔ بگاڑنے والے کو
مِنَ الْمُصْلِحِ۔ سنوارنے والے سے | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگر | شَآءَ۔ چاہتا
اللّٰهُ۔ اللہ | لَاَعْنَتَكُمْ۔ تو تمہیں مشقت میں ڈالتا | وَ۔ اور | اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ | عَزِيْزٌ۔ غالب ہے | حَكِيْمٌ۔ حکمت والا | وَ۔ اور
لَا۔ نہ | تَنْكِحُوا۔ نکاح کرو | الْمُشْرِكٰتِ۔ مشرک عورتوں سے | حَتّٰى۔ یہانتک کہ
يُؤْمِنَّ۔ ایمان لائیں | وَ۔ اور | لَاَمَةٌ۔ یقیناً لونڈی | مُّؤْمِنَةٌ۔ مومن
خَيْرٌ۔ بہتر ہے | مِّنْ مُّشْرِكَةٍ۔ مشرک عورت سے | وَ۔ اور | لَوْ۔ اگرچہ
اَعْجَبَتْكُمْ۔ تمہیں اچھی لگے | وَ۔ اور | لَا۔ نہ | تُنْكِحُوا۔ نکاح کرکے دو
الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کو | حَتّٰى۔ یہانتک کہ | يُؤْمِنُوْا۔ ایمان لائیں | وَ۔ اور
لَعَبْدٌ۔ یقیناً غلام | مُّؤْمِنٌ۔ مومن | خَيْرٌ۔ بہتر ہے | مِّنْ مُّشْرِكٍ۔ مشرک آدمی سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	لَوْ۔ اگرچہ	اَعْجَبَکُمْ۔ تمہیں اچھا لگے	اُولٰئِکَ۔ یہ لوگ
یَدْعُوْنَ۔ بلاتے ہیں	اِلٰی۔ طرف	النَّارِ۔ آگ کی	وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ	یَدْعُوْا۔ بلاتا ہے	اِلَی۔ طرف	الْجَنَّۃِ۔ جنت کی
وَ۔ اور	الْمَغْفِرَۃِ۔ بخشش کی	بِاِذْنِہٖ۔ اپنے حکم سے	وَ۔ اور
یُبَیِّنُ۔ بیان کرتا ہے	اٰیٰتِہٖ۔ اپنی آیتیں	لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے	لَعَلَّھُمْ۔ تاکہ وہ
یَتَذَکَّرُوْنَ۔ نصیحت حاصل کریں			

مختصر تفسیر گیارہواں رکوع پ ۲۔ سورۃ بقرہ

سات قانون کا مجموعہ

یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ

تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم فرما دیجئے اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا اس سے اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکالنا اللہ کے نزدیک بہت ہی بڑا گناہ ہے اور ان کا فتنہ تو قتل سے بھی سخت ہے۔

اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ۔ حرمت کا مہینہ۔ اس سے رجب کا مہینہ مراد ہے۔ قمری سال کے چار مہینہ ہیں۔ محرم۔ رجب ذیقعد۔ ذی الحجہ۔

شان نزول

اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ

ابن سعد نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں جندب بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ جنگ بدر سے دو ماہ قبل ۲ھ ہجری میں حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پھوپھی زاد بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی قیادت میں آٹھ مہاجرین کی جماعت نجران کی طرف روانہ فرمائی اور ایک حکمنامہ تحریر کر کے دیا۔ فرمایا کہ دو دن کا سفر کرنے کے بعد اس کو پڑھنا اور اپنے رفقاء کو بھی سنا دینا اور ہمارے حکم کا اجرا کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن جحش نے دو روز کا سفر کر کے حکمنامہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا تو اس میں یہ حکم تحریر تھا بسم اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحمن الرحیم بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ تم اللہ کی برکت و رحمت پر بھروسہ کرنا جب بطن نخلہ پر پہنچو تو قریش کے قافلہ کے منتظر رہو۔

حضرت عبداللہ نے نامہ عالی پڑھ کر رضامندی کا اظہار فرمایا اور اپنے رفقاء کو سنایا سب نے رضامندی کا اظہار کیا۔

جب مقام نخلہ پر پہنچے تو قریش کا قافلہ نظر آیا جو طائف سے تجارت کا مال لے کر آ رہا تھا۔ اس قافلہ میں عمرو حضرمی حکم بن کیسان تھے۔ مسلمانوں کی اس مختصر جماعت کا ان مشرکین سے مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ وہ دن جمادی الاخری کا آخری دن ہے مگر حقیقتاً چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ دن رجب کی پہلی تاریخ کا تھا اس پر کفار نے مسلمانوں پر طنز کیا کہ مسلمانوں نے ماہ حرام میں جنگ کی ہے۔

حالانکہ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے کہ

(ترجمہ) "بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان اور زمین اس نے بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔"

جہاد کے لیے چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں رجب بھی ہے۔ اس کے علاوہ تین ماہ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ اور محرم ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب بھی ان کی تعظیم کرتے تھے اسلام میں بھی یہ چار ماہ ایسے ہی رکھے گئے کہ ان کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔

قریش نے مکہ کے مسلمانوں کو طعنہ دیا جس سے مجاہدین اسلام کو صدمہ ہوا انہوں نے سرکار ابد قرار ہادی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے حضرمی کو قتل کرنے کے بعد شام کو رجب کا چاند دیکھا ہمیں یہ نہیں معلوم کہ ہم نے یہ قتل رجب میں کیا یا جمادی الثانی کے آخری دن تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس رکوع میں سات حکم علیحدہ علیحدہ ہیں۔

پہلا حکم ماہ حرام یعنی محرم۔ رجب۔ ذوالحجہ۔ ذیقعد کے متعلق کہ ان میں لڑیں یا نہیں تو جواب ملا اس میں لڑنا اچھا نہیں سخت گناہ ہے لیکن یہ حکم آیت کریمہ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا اور جب تک منسوخ نہ ہوا تھا اس وقت جو جنگ ہوئی وہ صحابہ کے علم میں جمادی الاخری کا آخری دن تھا اس لیے وہ گناہ بھی لازم نہ آیا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کبھی کفار حرمت والے مہینوں میں جنگ کریں تو مسلمان اپنی حفاظت کے لیے دفاعی جنگ کر سکتے ہیں اور ان کے حملہ کا جواب دے سکتے ہیں۔ ان مقدس مہینوں میں جنگ اگرچہ بری ہے لیکن جو باتیں کفار کرتے ہیں وہ اس سے بھی بری ہیں مثلاً اللہ پر ایمان نہ لانا۔ بتوں کی پرستش کرنا۔ قیامت اور حشر پر ایمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈلانا۔ فتنہ فساد پھیلانا لوگوں کو گھروں سے بلاوجہ نکالنا وغیرہ وغیرہ
وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا۔
یعنی لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا اور جو اسلام قبول کر لیں انہیں سخت اذیتیں پہنچانا۔ جو ایمان لانے کا ارادہ کرتے ہیں انہیں دھمکیاں دینا جو لوگ ایمان لے آتے انہیں سخت اذیتیں پہنچاتے۔ گرم پتھروں پہ لٹاتے طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے۔
انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو حدیبیہ کے موقعہ پر بیت اللہ شریف جانے سے روکا قیام مکہ کے موقعہ پر ایسی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔
وَكُفْرٌ بِهٖ۔ اللہ سے کفر کرنا۔ اس کی صفات اور وجود سے انکار کرنا۔
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ خانہ کعبہ عبادت کے لیے تھا۔ کافر مسلمانوں کو اس میں داخلے سے روکتے تھے اور عبادت میں رکاوٹ ڈالتے تھے۔
اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ۔ مکہ والوں کا وہاں سے نکال دینا مسلمانوں پر اس قدر سختیاں کرتے کہ وہ ہجرت پر مجبور ہو گئے
اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ۔ فساد۔ غارت گری۔ دین سے ہٹانا یہ ان کا بڑا فتنہ تھا اس لیے کہ قتل تو بعض مواقع پر جائز بھی ہے لیکن کفر تو کسی حالت میں جائز نہیں۔
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور ہمیشہ رہیں گے تم سے مقاتلہ کرتے حتی کہ تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں گے اگر ان میں طاقت ہو اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے اور کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا سب عمل اکارت ہو گا دنیا و آخرت میں اور یہ لوگ دوزخ والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ان سے ہو سکے گا وہ مسلمانوں کو مرتد بنانے میں کوشش کرتے رہیں گے۔ لفظ ان استطاعوا سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف سعی کرتے رہیں گے اگرچہ وہ اس مرادمیں ناکام رہیں گے۔
وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ۔ اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے۔
اس آیت میں یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کافر مشرکین کے زیر اثر خواہ کسی لالچ سے یا ڈر خوف سے اسلام کو چھوڑ کر کفر یا شرک اختیار کرے اور مرتے دم تک کفر ہی پر اڑا رہے تو اس کے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں اس کا کوئی اجر و ثواب نہ ملے گا۔ جہنم کی آگ اس کا ٹھکانا ہو گا دنیا میں بھی اس کی سزا بھگتنی پڑے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گی اور قیامت کے دن بھی۔ شریعت مطہرہ مرتد کو قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت جو مسلمان ہے اس پر حلال نہ رہے گی اور نہ ہی وہ وراثت کا مستحق رہے گا اس کی کسی قسم کی مدد و اعانت کفر کی اعانت ہوگی۔

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ: کفر کی حالت میں موت آجائے۔

تو گویا کہ اسلام سے بغاوت کی اس میں اس کے لیے معافی نہیں بلکہ دوزخ ہی ٹھکانا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے یہ وہ ہیں کہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ہجرت سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے دین حق کی خاطر اپنے وطن عزیز کو چھوڑا اور دارالکفر کو چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف چلے جائیں۔

جہاد۔ جدوجہد۔ کوشش اور ہر طرح کی اذیت و تکالیف شامل ہیں۔ اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مصائب و تکالیف برداشت کرنا۔

امیدوار۔ ایمان والوں کو خوشخبری دینا ہے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لیے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں بتایا کہ ان کا یہ عمل جہاد مقبول ہے اور انہیں امیدوار رحمت رہنا چاہیئے اور ان کی یہ امید ضرور پوری ہوگی (خازن)

وہی لوگ مستحق ہیں جو ایمان لائے اور اس کی رضا کی خاطر ہجرت کے مصائب برداشت کیے۔ اور رحمت الٰہی کے امیدوار رہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۔ تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ فرمادیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

الْخَمْرِ۔ شراب۔ خمر کے لفظی معنی کسی چیز کو ڈھانپ لینا ہے۔ اوڑھنی کو خمار اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ سر کو ڈھانپ لیتی ہے شراب انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے جو اس باقی نہیں رہتے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ خمر انگور کے کچے شیرہ کو کہتے ہیں جس وقت کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے اور جھاگوں سے ابل جائے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْمَیْسِرُ۔ جُوا۔ یہ لفظ اپنے وسیع معنی میں آیا ہے۔ جوئے کی تمام اقسام پر حاوی ہے۔

اسلام سے پہلے شراب جوئے کا عرب میں عام رواج تھا جوئے کی قسموں کا اعتبار نہ تھا ان دونوں کے نتیجہ میں جنسی تعلقات کی ابتری۔ مالی مشکلات۔ ظلم تعدی کی وبا عام پھیل چکی تھی لوگ اپنی عقل ان چیزوں کے عوض بیچ چکے تھے۔

شانِ نزول:۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ شراب جوئے کا پورا عروج ہے۔ تو حضرت عمر بن خطاب خلیفہ ثانی جانشین مصطفی اور حضرت معاذ بن جبل نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ شراب اور جوئے کا فیصلہ فرمایئے کیونکہ شراب عقل کو برباد کر دیتی ہے اور جُوا مال کو برباد کر دیتا ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان دونوں کی برائیاں بیان فرمائی گئیں مگر انہیں صراحتًہ حرام نہ کیا گیا (روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سے بڑھ کر کوئی جماعت نہیں دیکھی گئی جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تیرہ سوال کیے قرآن کریم نے ان سب کو مع سوال نقل فرمایا۔

اسرائیلی پیغمبروں نے بھی شراب اور جوئے کو حرام ہونے کے بارے میں اپنی امتوں کو حکم پہنچائے لیکن انہوں نے ممانعت کے باوجود مخالفت کی اسلام نے ان کی برائی کو کھول کر بیان کیا۔ شراب ۳ھ ہجری غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی۔ اس سے قبل بتایا گیا تھا کہ شراب اور جوئے کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے۔ قوت شہوانیہ میں خاص حرکت آجاتی ہے یا اس کی خرید و فروخت میں تجارتی منفعت حاصل ہوتی ہے۔

جوئے میں کبھی مفت مال ہاتھ آجاتا ہے اور برائیوں کا اس میں شمار ہی نہیں ہوتا۔ عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادت سے محرومی۔ لوگوں سے عداوتیں نظر عوام میں ذلت اور وقت کی اضاعت۔

عرب میں اونٹوں کو لاٹری سے تقسیم کرتے تھے۔ اس لیے اسے مَیسِر کہا گیا۔ ہار جیت کو جُوا کہتے ہیں۔ لہذا تاش۔ شطرنج۔ لاٹری، نرد شیر۔ بچوں کا اور سانسوں سے کھیلنا جبکہ دو طرفہ مال کی شرط ہو۔ یہ سب فقہاء نے حرام قرار دیا ہے (روح المعانی)

ایک روایت ہے کہ جبریل امین نے حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ کو حضرت جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ

(۱) میں نے شراب کبھی نہیں پی حرمت کے حکم سے پہلے ہی مجھے نفرت تھی کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت پرستی نہ کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے اس میں نفع و نقصان کی طاقت نہیں ہو سکتی۔

(۳) تیسری خصلت یہ ہے کہ میں نے کبھی زنا نہیں کیا اس لیے کہ میں اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا

(۴) چوتھی خصلت یہ ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اسے کمینہ پن سمجھتا ہوں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق احکام دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان میں بہت بڑے گناہ ہیں ان میں صدہا گناہوں کے ذریعہ موجود ہیں۔ ان میں کچھ دنیوی فوائد مزید ہیں۔ لیکن برائیاں بہت زیادہ ہیں لہذا ان سے بچنا عقلاً و نقلاً بہتر ہے۔

شراب اور جوئے کو مٹانا ہادی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کیونکہ یہ عرب میں پانی کی طرح پی جاتی تھی۔ بچوں کو گھٹی میں دی جاتی تھی اس کی حرمت کے احکام بہ تدریج ہوئے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے یہاں بعض صحابہ کی دعوت تھی کھانے کے بعد شراب کا دور چلا تے ہیں نماز مغرب کا وقت آگیا حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو امام بنایا گیا۔ آپ نے سورہ کافرون پڑھی مگر نشے کی وجہ سے ہر جگہ سے لَا اڑ گئے یعنی اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ پڑھ گئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى یعنی نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔ اس کے بعد شراب کا استعمال بہت کم ہو گیا (روح المعانی) بعد میں حرمت قطعی کا حکم فرمایا گیا۔

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تعالیٰ آیتیں بیان فرماتا ہے کہ تم سوچو دنیا و آخرت میں۔

یہ چوتھا مسئلہ ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو انہوں نے عرض کی مَاذَا يُنْفِقُوْنَ حضور کتنا مال صدقہ کریں اس پر حکم نازل ہوا کہ جو تمہاری حاجت ضروریہ سے زیادہ ہو وہ خرچ کرو۔ ابتدائے اسلام میں مایحتاج سے زائد صدقہ کرنا فرض تھا چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسا ہی کرتے رہے (خازن) اس کے بعد زکوٰۃ مفروضہ اور صدقات نافلہ کے احکام آئے اور ان کے مصارف بھی واضح کیے گئے۔

اَلْعَفْوَ۔ جو مال اپنے خرچ کرنے سے بچے۔

یعنی فرماؤ کہ اپنی حاجت سے بچا ہوا مال راہ خدا میں خرچ کرو جس کا خرچ کرنا آسان ہو۔ حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ عفو کے معنی اوسط درجہ کے ہیں یعنی نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل کرتے ہیں۔

طاؤس کہتے ہیں کہ عفو سے مراد یہ ہے کہ جو جیسے آسان ہو ارشاد باری ہے خُذِ الْعَفْوَ یعنے جو لوگوں کو عادۃً دینا آسان ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر صدقہ وہی ہے جو تو نگری کے ساتھ ہو اور اپنے اعزہ سے دینا شروع کرے (بخاری)

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ۔ ذٰلِكَ سے مذکورہ احکام کی طرف اشارہ کرنا یُبَیِّنُ کے معنی آہستہ آہستہ یا خوب بیان کرنا۔ جان لینا چاہئے کہ یہ آیتیں تدلکے سوا کسی کی جانب سے نہیں ہیں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف بیان کر دیا۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا دنیا پیٹھ پھیرے جاتی ہے اور آخرت ادھر منہ کرکے آتی ہے۔ ان دونوں کی اولاد ہے پس تم آخرت کی اولاد ہو جاؤ دنیا کی اولاد نہ ہو کیونکہ دنیا میں عمل ہے حساب نہیں اور کل قیامت میں حساب ہوگا عمل نہ ہوگا۔

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ اور تم سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں فرما دیجئے کہ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا خرچ اور ان کا ملا کر کرو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے بگاڑنے سنوارنے والے کو اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی۔ یتامیٰ۔ یتیم کی جمع ہے یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کا باپ مرجائے۔ دُرِّ یتیم وہ موتی ہے جو سیپ میں یکتا ہو۔

قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ۔ اصلاح صلح سے بنا اس کے معنی ہیں درستی۔ اصلاح سے جانی، مالی، نفسانی اور روحانی درستگی مراد ہے۔

یتیموں کو علم و ادب سکھانا۔ دینی دنیاوی تعلیم دینا۔ نمازی پرہیزگار بنانا ان کا مال احتیاط سے خرچ کرنا ان کے مال کو تجارت میں لگا کر نفع اور ان کی مدد کرنا سب اس میں داخل ہے (روح المعانی) ہلے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں کی اصلاح کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ۔ یہ خلط سے بنا۔ اس کے معنی ہیں چند چیزوں کے اجزاء آپس میں ملا دینا دوست اور پڑوسی کو خلیط کہتے ہیں یعنی مل جل کر رہنا یعنی مال کا ملا دینا مراد ہے بعض نے کہا نکاح مراد ہے (تفسیر کبیر وروح المعانی)

اِخْوَانُكُمْ۔ یہ اَخٌ کی جمع ہے بمعنی بھائی ہے۔ مجازاً ہم قبیلہ۔ ہم پیشہ۔ ہم مذہب کو بھی اَخ کہا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے كُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ یہاں علم بمعنی معرفت ہے۔ اگرچہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے تجارت اور کھانے پینے میں ان کا مال ملا لینے کی اجازت دیدی۔ مگر وہ ذات عالم الغیب والشہادۃ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون فسادی ہے اور کون مصلح ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ۔ اَعْنَتَ۔ اعنات سے بنا اس کے معنی ہیں ناقابل برداشت محنت ومشقت یعنی اگر رب چاہتا تو تمہیں یتیموں کے متعلق سخت مشقت میں ڈال دیتا کہ ان کا مال علیحدہ رکھنے کا حکم دیتا جس میں تم کو سخت دشواری ہوتی۔ مگر اپنے فضل وکرم سے خلط کی اجازت فرما دی۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ عزیز۔ عزت بمعنی غلبہ حکیم۔ حکمت۔ یعنی اللہ تعالےٰ سب پر غالب ہے حکمت والا ہے۔

یہ پانچواں حکم ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۔ وہ بے شک جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلد ہی بھڑکتی دوزخ میں داخل ہوں گے اس کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اور اس میں آتنی احتیاط کی گئی کہ جو کھانا یتیم کے لیے پکتا اور اس سے بچ جاتا تو وہ سڑ ہی جاتا لیکن اسے استعمال کوئی نہ کرتا۔

یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کے خیال سے اس کا کھانا اس کے اولیا اور نگران اپنے مال میں ملا کر پکا لیا کریں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس دن سے کافل یتیم کو مجاز ہوا کہ وہ ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ ملا کر پکا سکیں اور آیت کریمہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ میں پہلے بھی تصریح تھی کہ از روئے ظلم وبے انصافی جو مال یتیم میں تصرف کرے وہ گویا اپنے بطنوں میں آگ بھر رہا ہے۔

مسئلہ:۔ کفار یتیموں کا بھی یہی حکم ہے ان کے مال وغیرہ کی اصلاح کی جائے دوسری جگہ مطلق یتیم کا لفظ فرمایا۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا جنت میں ہم اور یتیم کا پرورش کرنے والا اس طرح ہوں گے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محبت سے یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے گا اسے ہر بال کے عوض نیکی ملتی ہے۔ (روح المعانی)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؕ

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جبتک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند آتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں (اپنی لڑکیاں) نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند آتا ہو وہ دوزخ کی طرف تمہیں بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت میں دو حکم ہیں ایک مشرکوں سے نکاح کا اور دوسرے مشرکوں کو نکاح نہ دینے کا۔

تَنْكِحُوْا۔ نَكَحَ سے بنا اس کے لغوی معنی ہیں جمع ہونا۔ اہل عرب کا مقولہ ہے نَكَحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ۔ بارش زمین سے مل گئی نَكَحَ النُّعَاسُ عَيْنَهَا۔ نیند کا آنکھ میں داخل ہو جانا۔ نکاح سے دو قبیلے باہم مل جاتے ہیں اس لیے اسے نکاح کہتے ہیں۔

مشرک لغت میں توحید کے منکر کو کہتے ہیں کبھی مطلقاً کفر کو بھی شرک کہہ دیا جاتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ۔

اس حکم میں ہر کافر عورت داخل ہے۔ احناف کے نزدیک ہر غیر مسلمہ کے ساتھ نکاح ناجائز ہے لیکن اہل کتاب یہودی نصرانی عورتوں سے نکاح جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔

اسلام نے نکاح کے لیے ذات۔ نسل۔ رنگت وغیرہ کی قید نہیں لگائی بلکہ ایمان اور عقیدہ کے صحیح ہونے کی شرط لگائی ہے کیونکہ میاں بیوی کا رشتہ محبت و رفاقت کی بنیادوں پہ ہوتا ہے اگر عقیدہ کا اختلاف ہو تو اولاد پر اس کا بہت اثر ہوگا۔

شان نزول: حضرت مرثد غنوی ایک بہادر آدمی تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مکہ معظمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے حکمت عملی کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں۔ وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو حضرت مرثد کے آنے کی خبر ملی تو وہ آپ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پاس آئی اور مخالطت حرام کی طالب ہوئی۔ آپ نے بخوف الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا تو اس نے نکاح کی خواہش کی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی بلا اجازت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ناممکن ہے جب آپ فرض سے فارغ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کیا اور نکاح کرنے کا حکم چاہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)

حَتّٰى يُؤْمِنَّ۔ ایمان سے مسلمان ہونا مراد ہے یا اہل کتاب۔

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ۔ اَمَۃ۔ مملوکہ عورت یعنی لونڈی مراد ہے۔

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ۔ زیادہ اچھی ہے مسلمہ اگرچہ لونڈی ہو کافر آزاد عورت سے۔

وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ۔ جہاں لَو کے بعد فعل ماضی ہو تو واو حعلیہ ہوتا ہے اور لَو بمعنی اِنْ۔

اعجاب بمعنی تعجب میں ڈالنا یا پسند آنا اگرچہ مشرکہ عورت اپنے مال جمال حسب و نسب کی وجہ سے پسند آ جائے مسلمان عورت مشرکہ سے بہتر ہے۔

علامہ بغوی کہتے ہیں یہ آیت خنساء کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت حذیفہ بن یمان کی ایک حسین لونڈی تھی جسے حضرت حذیفہ نے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا تھا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ایک بدصورت لونڈی تھی ایک دن عبد اللہ نے اس پر خفا ہو کر طمانچہ مار دیا پھر دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر آ کر عرض کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا وہ اسلام قبول کرتی ہے عرض کی کہ حضور وہ کلمہ پڑھتی ہے رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہے۔ نماز پڑھتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مومنہ ہے حضرت عبد اللہ نے اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے نکاح چار وجہ سے کیا جاتا ہے۔ مال، جمال، حسن۔ دین لیکن تم دیندار کو بہتر سمجھنا (بخاری)

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا۔ اور مسلمان عورتوں کا نکاح مشرک مردوں کے ساتھ نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔

اس حکم میں تمام مسلمانوں کو خطاب ہے۔ مشرکین میں عام کفار مراد ہیں خواہ بت پرست ہوں یا نصرانی ہوں (روح البیان) یا لونڈی ہو یا آزاد جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ۔ اسی لیے بے شک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ مال یا جاہ کی وجہ سے تمہیں اچھا معلوم ہو یہ مشرک عورتیں اور مرد مسلمانوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔ کہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان غلام اگرچہ بظاہر حقیر ہے لیکن آزاد اور مالدار کافر سے افضل ہے کیونکہ وہ زیور ایمان سے آراستہ ہے اگرچہ وہ کافر اپنے مال و عزت کی وجہ سے تمہیں اچھا معلوم ہو۔ نکاح حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کفار تم سے مل کر کفر کی طرف رغبت دیں گے لہٰذا ان سے دور ہی رہنا ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ۔ اللہ کے پیارے مسلمان ایمان اور نیک اعمال کی طرف رغبت دیتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا۔ اور اللہ بلاتا ہے جنت و مغفرت کی طرف اپنے احکام لوگوں کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔

بعض فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے خواہ توحید الٰہی کا قائل ہو وہ مرتد ہے باقی حکم کا جو منطوق و مفہوم ہے وہ آیت کے ترجمہ سے واضح ہے۔ مزید تفسیر تفصیل حاصل ہے۔

بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۝

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم فرما دیجئے وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے علیحدہ رہو ایام حیض میں اور نہ جاؤ ان کے قریب جبتک پاک نہ ہوں تو جب پاک ہولیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں حکم دیا اللہ نے بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے سب توبہ کرنے والوں کو اور محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی ہیں تو آؤ اپنی کھیتی کو جیسے چاہو اور اپنے لیے مقدم کرو اور ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور بشارت دیجئے ایمان والوں کو۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

اور نہ کرو اللہ کو نشانہ اپنی قسموں کا کہ احسان اور تقوی اور باہمی مصالحت لوگوں میں کرنے کی قسم لو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ

نہیں گرفت کرتا اللہ ان قسموں کی جو بے ارادہ زبان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

سے نکل جائیں۔ لیکن گرفت کرتا ہے تمہاری ان کاموں پر جو تمہارے دلوں نے کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ان لوگوں کو جنہوں نے قسم کھائی اور ایلا کیا اپنی عورتوں سے انہیں چار مہینے تک مہلت ہے تو اگر اس مدت میں لوٹ آئیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر چھوڑنے کا ہی ارادہ کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور مطلقہ اپنے نفسوں کو روکیں تین حیض اور نہیں حلال ان کے لیے یہ کہ چھپائیں جو پیدا کیا اللہ نے ان کے رحموں میں اگر ایمان لائیں اللہ اور قیامت کے دن پر اور ان کے شوہروں کو اس مدت میں ان کے پھیر لینے کا حق ہے۔ اگر وہ ارادہ کریں مصالحت کا اور عورتوں کو حق ہے اتنا ہی جیسے مردوں کو ہے شرع کے موافق اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت کا درجہ ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لفظی ترجمہ

وَ ۔ اور	يَسْــَٔلُوْنَكَ ۔ آپ سے پوچھتے ہیں		عَنِ الْمَحِيْضِ ۔ حیض سے
قُلْ ۔ فرما دیجئے	هُوَ ۔ وہ	اَذًى ۔ اذیت ہے	فَاعْتَزِلُوْا ۔ تو الگ رہو
النِّسَآءَ ۔ عورتوں سے	فِى الْمَحِيْضِ ۔ حیض میں	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ
تَقْرَبُوْا ۔ قریب جاؤ	هُنَّ ۔ ان کے	حَتّٰى ۔ یہاں تک کہ	يَطْهُرْنَ ۔ پاک ہو جائیں
فَاِذَا ۔ پھر جب	تَطَهَّرْنَ ۔ پاک ہو جائیں	فَأْتُوْ ۔ تو آؤ	هُنَّ ۔ ان کے پاس
مِنْ حَيْثُ ۔ جہاں سے	اَمَرَ ۔ حکم دیا	كُمُ ۔ تم کو	اللّٰهُ ۔ اللہ نے
اِنَّ ۔ بیشک	اللّٰهَ ۔ اللہ	يُحِبُّ ۔ پسند کرتا ہے	التَّوَّابِيْنَ ۔ بہت توبہ کرنے والوں کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	یُحِبُّ۔ پسند کرتا ہے	الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ پاک رہنے والوں کو	
نِسَآؤُكُمْ۔ تمہاری عورتیں	حَرْثٌ۔ کھیتی ہیں	لَّكُمْ۔ تمہاری	فَأْتُوْا۔ تو آؤ
حَرْثَكُمْ۔ اپنی کھیتی کو	اَنّٰى۔ جیسے	شِئْتُمْ۔ تم چاہو	وَ۔ اور
قَدِّمُوْا۔ آگے بھیجو	لِاَنْفُسِكُمْ۔ اپنی جانوں کیلئے	وَ۔ اور	اتَّقُوْا۔ ڈرو
اللّٰهَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	اعْلَمُوْا۔ جان لو	اَنَّكُمْ۔ کہ تم
مُّلٰقُوْهُ۔ اس کو ملنے والے ہو		وَ۔ اور	بَشِّرِ۔ خوشخبری سناؤ
الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ایمان والوں کو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَجْعَلُوا۔ بناؤ
اللّٰهَ۔ اللہ کو	عُرْضَةً۔ نشانہ	لِّاَيْمَانِكُمْ۔ اپنی قسموں کا	اَنْ۔ یہ کہ
تَبَرُّوْا۔ نیک بن جاؤ	وَ۔ اور	تَتَّقُوْا۔ پرہیزگار ہو جاؤ	وَ۔ اور
تُصْلِحُوْا۔ اصلاح کرو	بَيْنَ۔ درمیان	النَّاسِ۔ لوگوں کے	وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ	سَمِيْعٌ۔ سننے والا	عَلِيْمٌ۔ جاننے والا ہے	لَا۔ نہیں
يُؤَاخِذُ۔ مواخذہ کرتا	كُمُ۔ تم پہ	اللّٰهُ۔ اللہ	بِاللَّغْوِ۔ بیہودہ گوئی پہ
فِیْ۔ بیچ	اَيْمَانِكُمْ۔ تمہاری قسموں کے	وَ۔ اور	لٰكِنْ۔ لیکن
يُّؤَاخِذُ۔ مواخذہ کرتا ہے	كُمْ۔ تم پہ	بِمَا۔ ساتھ اسکے جو	كَسَبَتْ۔ کمائیں
قُلُوْبُكُمْ۔ تمہارے دل	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا
حَلِيْمٌ۔ علم والا ہے	لِلَّذِيْنَ۔ ان لوگوں کیلئے جو	يُؤْلُوْنَ۔ قسمیں کھائیں	مِنْ نِّسَآئِهِمْ۔ اپنی عورتوں
سے	تَرَبُّصُ۔ انتظار کرنا ہے	اَرْبَعَةِ۔ چار	اَشْهُرٍ۔ مہینے
فَاِنْ۔ پھر اگر	فَآءُوْ۔ لوٹ آئیں	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	رَّحِيْمٌ۔ مہربان ہے	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
عَزَمُوا۔ ارادہ کریں	الطَّلَاقَ۔ طلاق کا	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
سَمِيْعٌ۔ سننے والا	عَلِيْمٌ۔ جاننے والا ہے	وَ۔ اور	الْمُطَلَّقٰتُ۔ مطلقہ عورتیں
يَتَرَبَّصْنَ۔ انتظار کریں	بِاَنْفُسِهِنَّ۔ اپنی جانوں سے	ثَلٰثَةَ۔ تین	قُرُوْٓءٍ۔ حیض
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	يَحِلُّ۔ حلال	لَهُنَّ۔ واسطے ان کے
اَنْ۔ یہ کہ	يَّكْتُمْنَ۔ چھپائیں	مَا۔ جو	خَلَقَ۔ پیدا کیا
اللّٰهُ۔ اللہ نے	فِیْ۔ بیچ	اَرْحَامِهِنَّ۔ انکے رحموں کے	اِنْ۔ اگر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كُنَّ ۔ ہیں وہ	يُؤْمِنَّ ۔ ایمان رکھتیں	بِاللّٰهِ ۔ اللہ	وَ ۔ اور
اَلْيَوْمِ ۔ دن	الْاٰخِرِ ۔ پچھلے پر	وَ ۔ اور	بُعُوْلَتُهُنَّ ۔ ان کے خاوند
اَحَقُّ ۔ زیادہ حقدار ہیں	بِرَدِّهِنَّ ۔ انکے لوٹانے ہیں	فِيْ ۔ بیچ	ذٰلِكَ ۔ اس کے
اِنْ ۔ اگر	اَرَادُوْا ۔ ارادہ کریں	اِصْلَاحًا ۔ صلح کا	وَ ۔ اور
لَهُنَّ ۔ ان کے لیے حق ہے	مِثْلُ ۔ مثل	الَّذِيْ ۔ اس کے جو مردوں کو	عَلَيْهِنَّ ۔ ان پر ہے
بِالْمَعْرُوْفِ ۔ شریعت کے موافق	وَ ۔ اور	لِلرِّجَالِ ۔ مردوں کو	عَلَيْهِنَّ ۔ ان پر
دَرَجَةٌ ۔ درجہ ہے	وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ	عَزِيْزٌ ۔ غالب
حَكِيْمٌ ۔ حکمت والا ہے۔			

مختصر تفسیر بارہواں رکوع ۔ سورۃ بقرہ پ ۲

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم فرما دیجئے وہ اذیت دینے والا ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں۔

حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ہر ماہ آتا ہے جیسے اذٰی گندگی۔ ماہواری بھی کہتے ہیں۔

فَاعْتَزِلُوْا پس تم الگ رہو۔ اِعْتِزَال ۔ ہم بستری سے الگ رہو۔

حیض کی مدت کم از کم تین دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے اس حال میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔

شانِ نزول ۔ عرب کے لوگ یہود اور مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے انتہائی تنفر کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ کھانا پینا۔ ایک مکان میں رہنا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ بلکہ اس رسم میں یہاں تک شدت ہو گئی تھی کہ حائضہ کی طرف دیکھنا اور اس سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے۔ اس دور میں بھی ہنود حائضہ عورتوں کے ہاتھ کا پکا ہوا نہیں کھاتے۔ اور نصاریٰ اس کے برعکس عورتوں کے ساتھ ان ایام میں انتہائی مخالطت وصحبت سے مشغول ہوتے تھے مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس میں اذٰی کا ترجمہ باعتبار حکم شرع ناپاکی ہو سکتا ہے اور بہ اعتبار لغت اذیت اور تکلیف ہے۔

علامہ راغب مفردات میں بتلاتے ہیں فَسُمِّیَ ذٰلِكَ اَذًى بِاِعْتِبَارِ الشَّرْعِ وَبِاِعْتِبَارِ الطِّبِّ عَلٰى حَسْبِ مَا يَذْكُرُهٗ اَصْحَابُ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ يُقَالُ اَذَيْتُهٗ ۔ اُوْذِيْتُهٗ اِيْذَاءً وَاَذِيَّةً وَاَذًى ۔ حیض کا نام باعتبار شریعت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اذیٰ رکھا گیا ہے اور طب میں بھی اطباء کے اقوال کے مطابق یہ تکلیف دہ چیز ہے۔

چونکہ اطباء نے لکھا ہے کہ ایام حیض میں مقاربت موجب امراض مہلکہ ہے۔ یہی امر تشفیقی قرآن کریم میں ہے کہ وہ چونکہ ایام موذی ہیں لہٰذا ان ایام میں عورتوں سے اعتزال کرو یعنی مخالطت و مقاربت سے محترز رہو۔ باقی ان کے ہاتھ کا کھانا۔ ان سے ملنا جلنا۔ ملامست کرنا۔ ایک جگہ بیٹھنا یہ سب جائز ہے۔ نہ یہود کی طرح اجتناب نہ نصاریٰ کی طرح اختلاط، دونوں کے مابین رہنے کی تمہیں اجازت ہے۔ آسنا وہم بھی نہیں جتنا یہود کو ہے اور آسنا شوق بھی نہیں جتنا نصاریٰ کو ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ تو عورتوں سے قربت نہ کرو۔ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بے شک محبوب رکھتا ہے توبہ کثرت سے کرنے والوں کو اور محبوب رکھتا ہے ستھروں کو۔

اس میں حتیٰ یطہرن سے مراد یہ نہیں کہ جب تک وہ غسل نہ کر لیں بلکہ ان سے مقاربت حالت حیض میں ممنوع ہے جب حیض ختم ہو جائے تو ایام طہر شروع ہو گئے اب مقاربت جائز ہے اگرچہ افضل یہی ہے کہ غسل کرنے کے بعد مقاربت کی جائے۔ جب عورت کی طرف طہر منسوب ہو تو اس سے غسل مراد نہیں ہوتا بلکہ فقط خون بند ہونا ہے۔ (روح المعانی)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حائضہ کو غسل سے پہلے مشک استعمال کرنے کا حکم دیتے تاکہ خون کی بدبو جاتی رہے (روح المعانی)

بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے جو شرک اور حیض دونوں گندگیوں سے بچیں۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنی بھلائی کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور آپ ایمان والوں کو خوشخبری دیں۔

قرآن حکیم نے تقویٰ کی تاکید بار بار فرمائی تاکہ انسان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے اہل ایمان کو حکم دیتا ہے اور اچھی جزاء کی خوشخبری سناتا ہے جن کے اوصاف یہ ہیں۔

قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ۔ مومن کو آئندہ کی فکر ہوتی ہے اس کو لذت شہوت مطلوب نہیں۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ۔ خدا کا خوف اور پرہیزگاری کی انسان مثال بن جائے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُلٰقُوْہُ: آخر تمہیں اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے خبردار کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس سے شرمساری ہو۔
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔
حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا عجیب حال ہے اگر خوشی ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر کوئی تکلیف ہو جائے تو اس پر صبر کرتا ہے تب بھی اس کے لیے بہتری ہوتی ہے (مسلم)
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سے اس امر کا بیان مقصود ہے کہ جیسے کھیتی کو بے کار استعمال نہیں کرتے ایسے ہی عورتوں کو کھیتی سمجھ کر قضاء شہوت کے لیے استعمال نہ کرو بلکہ ان کی قربت سے نسل کا قصد رکھو۔
اور وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ سے مراد یہ ہے کہ بوقت مقاربت و مجامعت بھی خدا کو یاد رکھو اور قبل از جماع وہ دعا پڑھ کر ثواب حاصل کرو جو حدیث میں آئی ہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا بِسْمِ اللّٰہِ اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس بچے سے دور رکھ جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔
حَرْثٌ۔ کھیتی۔ کھیت زمین کے اس ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جس میں بیج بویا جائے اور اس میں سبزی غلہ اور نباتات پیدا ہوتے ہیں۔ بیوی نسل کے بڑھانے اور اولاد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسلام میں ہم بستری کا مقصد حصول اولاد ہے۔ اَنّٰی کے معنی جہاں کے ہیں شِئْتُمْ۔ تم چاہو یعنی طریق کار اور وقت پر پابندی نہیں بلکہ غیر فطری طریق پر پابندی ہے تاکہ اپنی قوت نسل کو ضائع نہ کریں۔
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ کہ احسان اور تقوی اور لوگوں کو صلح کرنے کی بھی قسم کھالو اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔
عُرْضَۃ عربی میں کہتے ہیں۔ وَالْعُرْضَۃُ مَا یُجْعَلُ مُعْرَضًا لِلشَّیْءِ۔ یعنی عرضہ وہ ہے جسے کسی شے سے بچنے کے لیے درمیان میں عارض کیا جائے۔
تَبَرُّوْا۔ تم نیک سلوک کرو یہ لفظ بِرّ سے ہے جس کے معنی نیکی کے ہیں۔
شان نزول۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر نہ جانے اور ان سے کلام نہ کرنے اور ان کی مخالفین کے ساتھ صلح نہ کرانے کی قسم کھالی تھی۔ جب اس کے متعلق ان سے کہا گیا تو انہوں نے کہا میں قسم کھا چکا ہوں اس لیے ان کے گھر جا بھی نہیں سکتا اور ان سے کلام بھی نہیں کر سکتا اور مصالحت بین الخصوم بھی کرانے سے حنث یمین لازم آئے گا۔ تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک کام کرنے سے قسم کھانے کی ممانعت فرمائی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی بنا پر فقہاء نے تصریح کی کہ نیکی سے باز رہنے کی جو شخص قسم کھا لے اسے چاہئے کہ وہ اس قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ کام ضرور کرے اور حنث یمین کا کفارہ دے۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی امر پر قسم کھا لے پھر معلوم ہو کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کام کو پورا کر لے اور قسم کا کفارہ دے اور کفارہ یہ ہے کہ دس مسکین کو کھانا کھلا دے اس کھانا سے جو درمیانی درجہ سے خود مع عیال کے کھائے یا ان کو کپڑے پہنا دے یا ایک غلام آزاد کر دے فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ۔ اور اگر یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے (کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے درمیانہ جو کہ تم گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کے کپڑے یا ایک غلام آزاد کرنا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قسم کھالے اور پھر اس کے خلاف بہتر صورت خیر کی نظر آئے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے کر نیکی کا کام انجام دے (مسلم)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

اللہ تمہیں گرفت نہیں کرتا ان قسموں میں جو لغو طور پر زبان سے نکل جائیں لیکن گرفت کرتا ہے ان کی جو تمہارے دلوں نے کی اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ۔ مواخذہ سے بنا جس کا مادہ اخذ ہے اس کے معنی ہیں پکڑنا اور گرفت کرنا۔ یعنی اللہ تبارک وتعالےٰ نہ تو تم پر دنیا میں کفارہ واجب کرتا ہے نہ ہی آخرت میں گناہ ہے۔

بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ۔ لغو کے معنی باطل۔ بیہودہ باتیں۔

شرعی قسم لغو وہ ہے جو کوئی گذرے ہوئے واقعہ پر اپنے خیال میں درست جانتے ہوئے قسم کھا جائے اور حقیقتاً وہ غلط ہو۔

اَيْمَان۔ یمین کی جگہ آیا ہے اور ایمان یمین کی جمع ہے اس کے معنی ہیں قوت یا داہنا ہاتھ۔

اللہ تعالےٰ تمہاری لغو قسموں پر جو تم گذشتہ بات پر اپنے کو سچا سمجھ کر کھا لو کوئی پکڑ نہیں فرماتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں کہ نہ اس پر گناہ ہے نہ کفارہ۔

قسم تین طرح کی ہوتی ہے لغو۔ غموس۔ منعقد۔ یمین لغو یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو۔ یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔

یمین غموس یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا۔

یمین منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے۔ اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم آتا ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔ غفور۔ غفر سے بنا چھپانا اور حلیم حلم سے۔ بردباری۔ اللہ تعالےٰ بخشنے والا بہت حلم فرمانے والا ہے۔
لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وہ جو قسم کے ساتھ ایلاء کر لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا انہیں چار مہینہ کی مہلت ہے پھر اگر اس مدت میں رجوع کرے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ ہی کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔

عربی میں ایلاء کہتے ہیں اس قسم کو جو اپنی بیوی سے ایک مدت تک مجامعت و مقاربت کے لیے کی جائے۔
شان نزول اس کا یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عوام کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ نہ دے سکتیں یا انکار کرتیں تو ان سے ایک سال دو سال تین سال یا اس سے بھی زائد عرصہ ان کے پاس جانے اور صحبت نہ کرنے کی قسم کھا لیتے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے۔ ایسی حالت میں وہ غریب بےکس نہ بیوہ ہوتی تھی کہ اپنا ٹھکانہ دوسری جگہ کر لیتی اور نہ شوہر دار کہ شوہر کے پاس آرام پاتیں۔ اسلام نے اس ظلم کو مٹا دیا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار ماہ کی مدت مقرر فرما دی تاکہ عورت اس مدت تک جس کو ایلاء کہتے ہیں انتظار کرے اس عرصہ میں خاوند سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے کہ عورت کو رکھنا ہے یا نہیں اس مدت میں اگر رجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم و ضروری ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم بھی نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی اس پر طلاق بائن وہ طلاق واقع ہوگی جس میں دوبارہ نکاح ہوگا۔

فقہاء نے اس کے چند پہلو بیان کیے ہیں وہ یہ کہ اگر مرد صحبت قرابت پر قادر ہو تو صحبت ہی سے رجوع مسلم ہوگا اور اگر صحبت قرابت پر قادر نہ ہو تو بعد قدرت صحبت قرابت کا وعدہ بھی رجوع ہوگا۔ (تفسیر احمدی)
اور اگر ایلاء کے بعد رکھنا منظور نہ ہو تو عزم طلاق کے بعد مدت گزر جانے سے خود بخود طلاق واقع ہوگی۔
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ۔ تربص کے معنی انتظار کرنا۔ ٹھہرنا۔ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں انہیں اس معاملہ میں سوچنے اور غور کرنے کے لیے چار ماہ کے انتظار کا حق حاصل ہے۔
فَاِنْ فَآءُوْ۔ یہ لفظ فَيْءٌ سے بنا۔ اصل کی طرف لوٹنا اسی لیے شام کے سایہ کو فئے کہتے ہیں جو مشرق کے سایہ کو زائل کہتے ہیں۔ مال غنیمت کو بھی فئے کہتے ہیں۔ اگر ایلاء کرنے والے شوہر اپنی قسم سے رجوع کر لیں تو اس صورت میں صرف کفارہ کا ہی حکم ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ۔ عزم کسی سخت کام کر گزرنے پر دل مضبوط کر لینا۔ طلاق۔ طلق سے بنا جس کے معنی کھلنا یا چھوٹنا اسی لیے چلنے کو انطلاق کہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ میں نکاح کی بندش سے آزاد کرنے کو طلاق کہتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ بے شک اللہ تعالے سنتا ہے اور نیت کو جانتا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۠

اور طلاق والیاں اپنے نفسوں کو روکے رکھیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ وہ چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر صلح چاہیں اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے۔ جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ ۔ یہ لفظ طلاق سے بنا اس سے خاص طلاق والی عورتیں مراد ہیں۔ کیونکہ یہ عدت صرف اس عورت کی ہے جس سے شوہر کی خلوت صحیحہ ہو گئی ہو۔ غیر حاملہ۔ قابل حیض اور آزاد عورت کے لیے ہے۔ اس سے ہر وہ عورت مراد ہے جو نکاح میں آ کر نکل جائے اسی لیے مطلقات جمع فرمایا گیا (تفسیر احمدی)

یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ۔ یہ لفظ تربص سے بنا اس کے معنی ہیں انتظار کرنا۔ لیکن یہاں روکنا مراد ہیں۔ ہر قسم کی طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو نکاح ثانی سے روکے رکھیں۔

اس آیت میں عدت مطلقہ کا ایک حکم واضح کیا گیا اس کی مدت عدت کے لیے تین قرء فرمائے جو ترجمہ میں تین حیض ظاہر کیے ہیں محاورہ عرب میں اس کی تحقیق یہ ہے۔

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۔ قَرْءٌ ۔ قَرَأَتِ الْمَرْأَةُ ذَاتَ الدَّمِ وَاَقْرَأَتْ صَارَتْ ذَاقَرْءٍ وَقَرَأَتِ الْجَارِیَةُ اِسْتَبْرَأْتُهَا بِالْقَرْءِ وَالْقَرْءُ فِی الْحَقِیْقَةِ اِسْمٌ لِلدُّخُوْلِ فِی الْحَیْضِ عَنْ طُهْرٍ (راغب)

خلاصہ یہ ہے کہ قرأ کی جمع قروء ہے اور یہ وہ اسم ہے جو حیض میں طہر کے ایام سے داخل ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے اس آیت میں مطلقہ عورتوں کے عقد کا بیان ہے۔

جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی تو اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدت ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۔ اور اگر تم ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر کوئی عدت نہیں ہے جو تم عدت گذارو۔

اور جن عورتوں کو خورد سالی یا کبر سنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو۔ ان کی عدت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا یہاں اجمالاً اتنا سمجھ لیں کہ جسے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جو حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ ۔ طلاق والی عورتوں کو یہ جائز نہیں کہ چھپالیں

مَاخَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ ۔ اس سے حمل یا حیض دونوں مراد ہیں (روح المعانی)

ارحام ۔ رحم کی جمع ہے ۔ بچہ دانی کو رحم کہتے ہیں اس سے رشتے قائم ہوتے ہیں ۔

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ اگر ایمان دار ہوں تو نہ چھپائیں کیونکہ یہ حلال نہیں ۔ اس سے خوف دلانا مقصود ہے (روح المعانی)

بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ ۔ شوہر عورت کا سردار بھی ہے ۔ طلاق رجعی میں بھی عورت پر شوہر کو اختیار ہے کہ وہ رجوع کرلے (روح المعانی) اگر عورت غلط بیانی سے کام لے کر عدت میں دوسرا نکاح کرلے تو حق پہلے ہی شوہر کا ہوگا کیونکہ عدت باقی ہے ۔ یہ رجوع طلاق رجعی یا بائنہ میں ہوگا ۔

اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۔ اصلاح سے احسان اور بہتری مراد ہے ۔ شوہر رجوع کا حقدار جب ہوگا جب اسکی نیت بہتر ہوگی ۔ زمانۂ جاہلیت میں بار بار طلاق دیتے اور بار بار رجوع کرتے اس طرح عورت کو مسلسل پریشان کرتے رہتے ۔ یہ گناہ ہے ۔

لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ اس سے عورتوں کے وہ حقوق مراد ہیں جو شوہروں کے ذمہ ہیں یعنی جتنے حق مردوں کے عورتوں پر ہیں اتنے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں ۔

لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۔ درجہ سے مراد زیادتی و تفوق ہے یعنی شوہر گھر کا حاکم اعلیٰ ہے ۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

شانِ نزول ۔ حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ فرماتی ہیں کہ زمانہ نبوی میں مجھے میرے شوہر نے طلاق دیدی تھی اور اس وقت تک عدت کے احکام اسلام میں نہ آئے تھے اور زمانہ جاہلیت میں طلاق کی عدت مقرر نہ تھی اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سب سے پہلے عدت طلاق انھوں نے ہی گذاری (درمنثور)

مسائل :۔ طلاق شدہ عورتوں کی چند قسمیں ہیں اور ان کی عدتیں بھی علیحدہ ہیں ۔

۱ :۔ جن کو شوہر کی قربت سے پہلے طلاق ہو جائے اس پر عدت نہیں ۔

۲ :۔ حاملہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو اس کی عدت طلاق کی صورت میں بچہ کی پیدائش ہے ۔

۳ :۔ چھوٹی بچی یا بوڑھی عورت جسے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے ۔

۴ :۔ لونڈی منکوحہ کی عدت دو حیض ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ وَالّٰٓـِٔىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ، اور دوسرا حکم وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں ان کی عدت و طلاق کا حکم ہے جو آزاد عورتیں ہیں۔ وہ بتایا کہ وہ تین حیض عدت پوری کریں اور بعد اتمام عدت بھی اگر انہیں حمل معلوم ہو تو اسے نہ چھپائیں۔ کیونکہ اس کے چھپانے سے رجعت میں جو شوہر کا حق ہے۔ ضائع ہوگا اور دیانت و امانت کا یہی مقتضا ہے کہ حمل ہو تو ظاہر کر دے۔

اور طلاقِ رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کر سکتا ہے۔ خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ کا بھی یہی مقتضیٰ ہے۔

لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے اور اگر ضرر رسانی کا قصد ہو تو ہرگز نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورتوں کو پریشان کرنے کے لیے کرتے تھے۔

آخر میں اس امر کی بھی وضاحت کر دی کہ جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی اپنی بیوی کے خوش کرنے کے لیے ویسی ہی زینت کروں جیسے وہ میرے خوش کرنے کیلئے کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ میں ارشاد فرمایا تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ ان کو تم نے اپنے قبضہ میں اللہ کی امان سے لیا ہے۔ اور اللہ نے ان کو تمہارے لیے حلال کیا ہے۔ آگے طلاق کا مفصل حکم بیان ہو رہا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ تیرھواں (۱۳) رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روکنا یا احسان کر کے چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے واپس لو مگر جب دلوں کو خوف ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کر سکیں گے تو اگر خائف ہوں کہ دونوں نہ قائم کر سکیں گے حدود اللہ تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو حدود اللہ سے آگے بڑھے تو وہی ظالموں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

میں سے ہے۔
پھر اگر تیسری طلاق اسے دے دے تو اس کے بعد وہ عورت حلال نہیں۔ جبتک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ تو اگر دوسرا اسے طلاق دیدے تو اس پہلے پر گناہ نہیں کہ آپس میں رجوع ہو جائیں اگر انہیں گمان ہو کہ اللہ کی حدیں نبھاہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں بیان کرتا ہے اس قوم کو جو جانتی ہو۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور جب تم طلاق دو عورتوں کو تو ان کی میعاد پہنچ جائے تو انہیں روکو بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دو معروف طریقے سے اور انہیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکو کہ حد سے بڑھ کر اور جو ایسا کرے وہ اپنی ہی جان پر ظالم ہے اور اللہ کی آیتوں کو تمسخر میں نہ ڈالو اور اس کی نعمتیں یاد کرو جو تم پر ہیں اور وہ جو تم پر کتاب وحکمت اتاری۔ تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

لفظی ترجمہ

اَلطَّلَاقُ۔ طلاق	مَرَّتٰنِ۔ دومرتبہ ہے	فَاِمْسَاكٌ۔ پھر روکنا ہے	بِمَعْرُوْفٍ۔ بھلائی سے
اَوْ۔ یا	تَسْرِیْحٌ۔ چھوڑنا ہے	بِاِحْسَانٍ۔ بھلائی سے	وَ۔ اور
لَا۔ نہیں	یَحِلُّ۔ حلال	لَكُمْ۔ تمہارے لیے	اَنْ۔ یہ کہ
تَاْخُذُوْا۔ پکڑلو	مِمَّا۔ اس سے جو	اٰتَیْتُمُوْ۔ دیا تم نے	هُنَّ۔ ان کو
شَیْئًا۔ کچھ بھی	اِلَّا۔ مگر	اَنْ۔ یہ کہ	یَخَافَا۔ ڈریں
اَلَّا۔ یہ کہ نہ	یُقِیْمَا۔ قائم کرسکیں گے	حُدُوْدَ۔ حدیں	اللّٰهِ۔ اللہ کی
فَاِنْ۔ پھر اگر	خِفْتُمْ۔ تم ڈرو	اَلَّا۔ یہ کہ نہ	یُقِیْمَا۔ قائم کرینگے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حُدُوْدَ ۔ حدیں　اللّٰہِ ۔ اللہ کی　فَلَا ۔ تو نہیں　جُنَاحَ ۔ گناہ
عَلَیْھِمَا ۔ ان پر　فِیْمَا ۔ اس میں جو　افْتَدَتْ ۔ فدیہ دے عورت　بِہٖ ۔ اس کا
تِلْكَ ۔ یہ　حُدُوْدُ ۔ حدیں ہیں　اللّٰہِ ۔ اللہ کی　فَلَا ۔ تو نہ
تَعْتَدُوْا ۔ گذرو　ھَا ۔ ان سے　وَ ۔ اور　مَنْ ۔ جو
یَّتَعَدَّ ۔ گذرے　حُدُوْدَ ۔ حدیں　اللّٰہِ ۔ اللہ کی　فَاُولٰٓئِكَ ۔ تو یہ لوگ
ھُمُ ۔ وہی ہیں　الظّٰلِمُوْنَ ۔ ظالم　فَاِنْ ۔ پھر اگر　طَلَّقَھَا ۔ طلاق دے اسکو
فَلَا ۔ تو نہیں　تَحِلُّ ۔ حلال ہے　لَہٗ ۔ اس کے لیے　مِنْ بَعْدُ ۔ اسکے بعد
حَتّٰی ۔ یہانتک کہ　تَنْکِحَ ۔ نکاح کرے　زَوْجًا ۔ شوہر　غَیْرَہٗ ۔ دوسرے سے
فَاِنْ ۔ پھر اگر　طَلَّقَھَا ۔ طلاق دے اسکو　فَلَا ۔ تو نہیں　جُنَاحَ ۔ گناہ
عَلَیْھِمَا ۔ ان پر　اَنْ ۔ یہ کہ　یَّتَرَاجَعَا ۔ رجوع کریں　اِنْ ۔ اگر
ظَنَّا ۔ وہ خیال کریں　اَنْ ۔ یہ کہ　یُّقِیْمَا ۔ قائم کرسکیں گے　حُدُوْدَ ۔ حدیں
اللّٰہِ ۔ اللہ کی　وَ ۔ اور　تِلْكَ ۔ یہ ہیں　حُدُوْدُ ۔ حدیں
اللّٰہِ ۔ اللہ کی　یُبَیِّنُھَا ۔ بیان کرتا ہے ان کو　لِقَوْمٍ ۔ واسطے قوم　یَّعْلَمُوْنَ ۔ جاننے والی کے
وَ ۔ اور　اِذَا ۔ جب　طَلَّقْتُمُ ۔ طلاق دو تم　النِّسَآءَ ۔ عورتوں کو
فَبَلَغْنَ ۔ تو وہ پہنچ جائیں　اَجَلَھُنَّ ۔ اپنی مدت کو　فَاَمْسِکُوْھُنَّ ۔ تو روکو ان کو　بِمَعْرُوْفٍ ۔ بھلائی سے
اَوْ ۔ یا　سَرِّحُوْھُنَّ ۔ چھوڑو ان کو　بِمَعْرُوْفٍ ۔ بھلائی سے　وَ ۔ اور
لَا ۔ نہ　تُمْسِکُوْ ۔ روکو　ھُنَّ ۔ ان کو　ضِرَارًا ۔ تکلیف دینے کیلئے
لِّتَعْتَدُوْا ۔ تاکہ تم زیادتی کرو　وَ ۔ اور　مَنْ ۔ جو　یَّفْعَلْ ۔ کرے
ذٰلِكَ ۔ ایسا　فَقَدْ ۔ تو بیشک　ظَلَمَ ۔ اس نے ظلم کیا　نَفْسَہٗ ۔ اپنی جان پر
وَ ۔ اور　لَا ۔ نہ　تَتَّخِذُوْا ۔ بناؤ　اٰیٰتِ اللّٰہِ ۔ اللہ کی آیتوں کو
ھُزُوًا ۔ ٹھٹھا　وَ ۔ اور　اذْکُرُوْا ۔ یاد کرو　نِعْمَتَ ۔ احسان
اللّٰہِ ۔ اللہ کا　عَلَیْکُمْ ۔ اپنے اوپر　وَ ۔ اور　مَا ۔ جو
اَنْزَلَ ۔ اتارا اس نے　عَلَیْکُمْ ۔ تم پر　مِّنَ الْکِتٰبِ ۔ کتاب　وَ ۔ اور
الْحِکْمَةِ ۔ حکمت سے　یَعِظُکُمْ ۔ نصیحت کرتا ہے تمکو　بِہٖ ۔ ساتھ اس کے　وَ ۔ اور
اتَّقُوا ۔ ڈرو　اللّٰہَ ۔ اللہ سے　وَ ۔ اور　اعْلَمُوْا ۔ جان لو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اِنَّ ۔ بیشک   اللّٰہَ ۔ اللہ   بِکُلِّ ۔ ہر ایک   شَیْءٍ ۔ چیز کو
عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے

مختصر تفسیر تیرھواں (۱۳) رکوع پ ۲ سورۃ بقرہ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اس سے طلاق رجعی کی حد بتانا مقصود ہے یعنی دو طلاق رجعی ہیں جس میں شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہے وہ دو ہیں تیسری طلاق مغلظہ کے بعد شوہر کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں رہتا جب کسی نے تیسری طلاق بھی دیدی تو اب کسی اور سے نکاح کیے بغیر یہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

اِمْسَاک ۔ مُسک سے بنا یعنی روکنا۔ بخیل کو بھی ممسک کہتے ہیں وہ مال کو روکتا ہے۔ معروف سے اچھے تعلقات نیک سلوک مراد ہیں۔ دو طلاق کے بعد بغرض اصلاح نہ کہ بہ نیت نقصان ان کو روکنا جائز ہے

اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ تسریح ۔ سَرح سے بنا یعنی آزاد چھوڑنا۔ علیحدہ کرنا۔ اسی لیے بالوں میں کنگھی کرنے کو تسریح الشَّعر (بال سلجھانا) کہتے ہیں

احسان سے عورت کا مہر اور حقوق عدت ادا کرنا ہے یعنی دو طلاق تک مردوں کو دو حق حاصل ہیں یہ قصد اصلاح انہیں روک لینا یا طلاق سے رجوع کر لینا یا بھلائی سے ان کو چھوڑ دینا یعنی تیسری طلاق دے دینا اور تعلقات ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا۔

شانِ نزول ۔ ایک عورت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا رہے گا اور رجوع کرتا رہے گا۔ ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت گذرنے کے قریب ہوگی رجعت کر لے گا پھر طلاق دے دیگا اور اسے اسی طرح عمر بھر قید رکھے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس میں قانون نافذ کر دیا گیا کہ طلاق رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد تیسری بار طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں اور یہ بھی بتا دیا کہ دو طلاق کے بعد اگر رجعت نہ کرے تو پھر عورت بائنہ ہو جائے گی۔ اس کے بعد تجدید نکاح کے بغیر وہ عورت حلال نہیں ہو سکتی۔

وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ؕ

اور تمہیں جائز نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا (یعنی مہر وغیرہ، لباس۔ زیور) اس میں سے کچھ واپس لو یعنی طلاق

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتے وقت دیا ہوا واپس لینا نہ چاہیے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں حدود شرعی پر قائم نہ رہیں گے۔ تو تم پر گناہ نہیں اس میں کہ بدلہ دے کر عورت رخصت لے (حدود سے مراد حقوق زوجین ہیں) خاوند اپنی بیوی کے حقوق کا لحاظ رکھے۔ بیوی خاوند کے حقوق محفوظ رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو علیحدہ علیحدہ ہو جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو وہی ظالم لوگ ہیں۔

یہ قانون بیان فرما کر دو طلاقوں کے بعد اب تیسری طلاق کا اثر اور حکم واضح کیا جا رہا ہے۔ یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ جمیلہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی اور شوہر سے کمال نفرت کرتی تھیں حضور سے آکر انہوں نے شکایت کی اور عرض کیا کہ میں کسی صورت بھی ان کے پاس رہنے پر راضی نہیں۔ ثابت نے کہا میں نے انہیں ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں تو وہ مجھے واپس کریں میں ان کو طلاق دیدوں گا۔ جمیلہ نے اسے منظور کیا۔ ثابت نے باغ لیا اور طلاق دے دی۔ اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں اس سے چند مسائل واضح ہوتے ہیں (۱) خلع میں طلاق بائن ہوتی ہے (۲) خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے مگر جدائی کی طلبگار عورت سے خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے مطالبہ تفریق نہ ہو بلکہ مرد ہی اس کو علیحدہ کرنا چاہے۔ تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔ یعنی مکروہ تحریمی۔

خلع یہ ہے کہ عورت کچھ مال دے کر یا حقوق زوجیت کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کرے مگر خلع کا لفظ بولنا ضروری ہے مثلاً عورت کہے کہ تو مجھ سے ہزار روپے کے عوض خلع کر لے۔ اگر مال کا ذکر تو کیا خلع کا ذکر نہ کیا تو وہ طلاق بالمال کہلائے گی نہ کہ خلع (تفسیر احمدی)

جو چیز نکاح میں مہر بن سکتی ہے وہ خلع کا عوض بھی بن سکتی ہے مہر کم از کم دس درم تقریباً ڈھائی روپے ہو سکتا ہے۔ زیادہ کی حد نہیں (تفسیر احمدی)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔

پھر اگر (تیسری بار بھی) طلاق دیدے تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے نکاح میں نہ آ دے (اور اس کے پاس نہ رہے) پھر جب وہ دوسرا (خاوند) طلاق دے دے تو ان میں نکاح کر لینے سے گناہ نہیں اگر یقین رکھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں پوری کریں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں فرماتا ہے جاننے والوں کے لیے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنْ طَلَّقَهَا۔ اس آیت سے رجعی اور خلع کی دو طلاقیں مراد ہیں خواہ وہ بعوض مال خلع ہو یا رجعی۔
فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ۔ تیسری طلاق کے بعد وہ عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے۔ اب وہ عورت اس شوہر کے لیے کسی طرح حلال نہیں نہ وہ شوہر رجوع کر سکتا ہے نہ اب دوبارہ نکاح کر سکتا ہے جب تک حلالہ نہ کیا جائے

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ تَنْكِحَ کا مادہ نکح ہے جس کے معنی صحبت یا عقد ہیں یہاں چونکہ زوجا کا ذکر ہے اس لیے صحبت کے معنی ہیں ہے (تفسیر کبیر)

حلالہ کی صورت یہ ہے کہ عورت عدت گذار کر دوسرے بالغ تندرست مرد سے نکاح کرے پھر وہ صحبت کر کے طلاق دے پھر بعد طلاق عدت گذار کر پہلے شوہر کے پاس عقد میں آ سکتی ہے۔

یعنی بعد عدت دوسرے سے وہ عورت نکاح کرے اور وہ بعد صحبت وہمبستری اسے طلاق دے اور عدت گذار لے۔ اس کے بعد دوبارہ بتراضی طرفین پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے۔

شان نزول: عائشہ بنت عبد الرحمن رفاعہ ابن وہب کے نکاح میں تھی انہوں نے انکو طلاق ثلاثہ تین طلاقیں دیدی تھیں۔ انہوں نے عدت گذار کر عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا کچھ دن بعد عائشہ بنت عبد الرحمن نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دوسرے شوہر کی شکایت کی اور ان کے نامرد ہونے کا اظہار فرمایا۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کیا پہلے خاوند رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو انہوں نے رضامندی کا اظہار فرمایا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تک دوسرا شوہر صحبت و قربت نہ کرے اس وقت تک تم پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی اور اگر وہ نامرد ہیں تو تم رفاعہ کے لیے حلال نہیں (نفع المعانی)

مسئلہ: حلالہ کے بعد جب عورت پہلے شوہر کے پاس آئے گی تو نکاح اول کے مثل شوہر کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا جیسا کہ یتراجعا سے معلوم ہوا۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ۔ اگر دوسرا شوہر بھی بعد صحبت اسے طلاق دے دے تو اب شوہر اول اس عورت سے دوبارہ نکاح کرے تو اس میں گناہ نہیں بشرطیکہ خلوت صحیحا ہو چکی ہو

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ۔ ظن کے حقیقی معنی ہیں۔ اور حدود اللہ سے زوجیت کے شرعی حقوق مراد ہیں تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ تلک سے ان تمام احکام کی طرف اشارہ ہے

يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ خوب بیان کرتا اللہ تعالے ان قوانین کو اور احکام کو صاف صاف بیان فرماتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاکہ اس پر عمل کیا جائے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آلگے (یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو اور طلاق رجعی ہو) تو اس وقت تک بھلائی کے ساتھ روک لو یا ان کو شرافت کے ساتھ چھوڑ دو اور ان کو تکلیف دینے کے لیے نہ روکو اور جو ایسا کرے تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بنالو اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اللہ تمہیں اس کی نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بلاشک اللہ ہر ایک شے کو جانتا ہے۔

یہاں طلاق رجعی مراد ہے جو تم اپنی بیویوں کو دو اجل کے معنی انتہا کو پہنچ جانا یعنی وقت اور مدت کو۔ یعنی وہ طلاق والی عورتیں اپنی اخیری عدت کو پہنچ جائیں۔ ان کی عدت ختم ہونے لگے۔ اور امساک سے رجوع کرنا مراد ہے۔

شانِ نزول: یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب الاختتام ہوتی تھی رجوع کر لیا کرتے تھے تاکہ عورت قبضہ میں پڑی رہے۔ اس پر حکم ہوا فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ نباہنے کی نیت سے اچھا معاملہ رکھنے کے خیال سے صحبت کرو ورنہ نہیں یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور مدت گذر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں) اور انہیں ضرر پہنچانے کی نیت سے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے (یعنی ایسا کرنے والا حکم الٰہی کی مخالفت کر کے گنہگار ہوتا ہے) اور اللہ کی آیتوں کو مسخرہ نہ بناؤ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور حکم کے خلاف ان پر ظلم روا رکھو) اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے یعنی تمہیں اسلام دیا۔ حضور خاتم نبوت کا امتی بنایا) اور وہ جو تم پر کتاب و حکمت سے نازل کیا (کتاب سے قرآن کریم اور حکمت سے احکام قرآن مراد ہیں۔ تمہیں نصیحت دینے کو اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا — اور جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

ہو جائے تو انہیں نہ روکو اس سے کہ وہ اپنی رائے سے نکاح کرلیں جبکہ آپس میں شرعی طور پر راضی ہوں یہ نصیحت اسے ہے جو تم میں سے ہو ایمان لانے والا اللہ اور آخرت کے دن پر یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال اس کے لیے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ارادہ رکھے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور کپڑا حسب دستور ہے کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے مگر اس کی وسعت و مقررہ کے موافق ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچے سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے اور جو باپ کی جگہ قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی لازم ہے تو اگر ماں باپ دودھ چھڑانا چاہیں دونوں اپنی رضامندی اور مشورے سے تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو تم پر گناہ نہیں جبکہ معاوضہ ادا کرو اس [illegible] ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ [illegible] تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔

اور وہ جو تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ اپنی [illegible] نفس کو روکے رہیں چار مہینے دس دن تو جب ان کی [illegible] کی مدت تو گناہ نہیں تم پر جو عورتیں اپنے نفس کے [illegible] موافق شرع کریں اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے [illegible] خبر ہے۔

اور نہیں گناہ تم پر اس بات میں جو پیام دو عورتوں کو نکاح کا در پردہ یا چھپا رکھو اپنے نفسوں میں اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۵

جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے وہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو لیکن یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو حتی کہ پہنچ جائے اپنی میعاد کو لکھا ہوا اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	طَلَّقْتُمُ۔ طلاق دو تم	النِّسَآءَ۔ عورتوں کو
فَبَلَغْنَ۔ پھر وہ پہنچیں	اَجَلَهُنَّ۔ اپنی مدت کو	فَلَا۔ تو نہ	تَعْضُلُوْهُنَّ۔ روکو
هُنَّ۔ ان کو	اَنْ۔ یہ کہ	يَّنْكِحْنَ۔ نکاح کریں	اَزْوَاجَهُنَّ۔ اپنے شوہروں سے
اِذَا۔ جب	تَرَاضَوْا۔ وہ راضی ہوں	بَيْنَهُمْ۔ آپس میں	بِالْمَعْرُوْفِ۔ شرع کے مطابق
ذٰلِكَ۔ یہ	يُوْعَظُ۔ نصیحت کیا جاتا ہے	بِهٖ۔ اس کی	مَنْ۔ وہ جو
كَانَ۔ ہے	مِنْكُمْ۔ تم میں سے	يُؤْمِنُ۔ ایمان رکھتا	بِاللّٰهِ۔ اللہ
وَ۔ اور	الْيَوْمِ۔ دن	الْاٰخِرِ۔ آخرت پر	ذٰلِكُمْ۔ یہ
اَزْكٰى۔ بہت پاکیزہ ہے	لَكُمْ۔ تمہارے لیے	وَ۔ اور	اَطْهَرُ۔ بہت ستھرا
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	يَعْلَمُ۔ جانتا ہے	وَ۔ اور
اَنْتُمْ۔ تم	لَا۔ نہیں	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	وَ۔ اور
الْوَالِدٰتُ۔ مائیں	يُرْضِعْنَ۔ دودھ پلائیں	اَوْلَادَهُنَّ۔ اپنی اولاد کو	حَوْلَيْنِ۔ دو سال
كَامِلَيْنِ۔ پورے	لِمَنْ۔ اسکے لیے جو	اَرَادَ۔ چاہے	اَنْ۔ یہ کہ
يُّتِمَّ۔ پورا کرے	الرَّضَاعَةَ۔ دودھ کی مدت	وَ۔ اور	عَلَى۔ اوپر
الْمَوْلُوْدِ لَهٗ۔ بچے کے باپ کے ہے		رِزْقُهُنَّ۔ انکی روٹی	وَ۔ اور
كِسْوَتُهُنَّ۔ ان کا کپڑا	بِالْمَعْرُوْفِ۔ دستور کے مطابق		لَا۔ نہیں
تُكَلَّفُ۔ تکلیف دیا جاتا	نَفْسٌ۔ کوئی آدمی	اِلَّا۔ مگر	وُسْعَهَا۔ اسکی وسعت ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا۔ نہ	تُضَآرَّ۔ تکلیف دی جائے	وَالِدَۃٌ۔ ماں	بِوَلَدِھَا۔ اپنے بچے سے
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	مَوْلُوْدٌ۔ بچہ کے	لَّہٗ۔ باپ کو
بِوَلَدِہٖ۔ اپنے بچے سے	وَ۔ اور	عَلَی۔ اوپر	الْوَارِثِ۔ وارث کے بھی
مِثْلُ۔ مثل	ذٰلِكَ۔ اس کے ہے	فَاِنْ۔ پھر اگر	اَرَادَا۔ ارادہ کریں
فِصَالًا۔ دودھ چھڑانے کا	عَنْ تَرَاضٍ۔ رضامندی سے		مِّنْھُمَا۔ دونوں کی
وَ۔ اور	تَشَاوُرٍ۔ مشورے سے	فَلَا۔ تو نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ
عَلَیْھِمَا۔ ان دونوں پر	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	اَرَدْتُّمْ۔ ارادہ کرو تم
اَنْ۔ یہ کہ	تَسْتَرْضِعُوْٓا۔ دودھ پلاؤ		اَوْلَادَکُمْ۔ اپنے بچے کو
فَلَا۔ تو نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	اِذَا۔ جب
سَلَّمْتُمْ۔ دیدو	مَّا۔ جو	اٰتَیْتُمْ۔ دینا ہے تم کو	بِالْمَعْرُوْفِ۔ دستور کے مطابق
وَ۔ اور	اتَّقُوا۔ ڈرو	اللہَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور
اعْلَمُوْٓا۔ جان لو	اَنَّ۔ بیشک	اللہَ۔ اللہ	بِمَا۔ اسکو
تَعْمَلُوْنَ۔ جو تم کرتے ہو	بَصِیْرٌ۔ دیکھنے والا ہے	وَ۔ اور	الَّذِیْنَ۔ وہ جو
یُتَوَفَّوْنَ۔ مرجائیں	مِنْکُمْ۔ تم میں سے	وَ۔ اور	یَذَرُوْنَ۔ چھوڑ جائیں
اَزْوَاجًا۔ بیویاں تو	یَّتَرَبَّصْنَ۔ انتظار کریں	بِاَنْفُسِھِنَّ۔ اپنی جانوں سے	اَرْبَعَۃَ۔ چار
اَشْھُرٍ۔ مہینے	وَّ۔ اور	عَشْرًا۔ دس دن	فَاِذَا۔ پھر جب
بَلَغْنَ۔ پہنچ جائیں	اَجَلَھُنَّ۔ اپنی عدت کو	فَلَا۔ تو نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	فِیْمَا۔ اس میں جو	فَعَلْنَ۔ کریں	فِیْٓ۔ بیچ
اَنْفُسِھِنَّ۔ اپنی جانوں کے	بِالْمَعْرُوْفِ۔ شریعت کے موافق		وَ۔ اور
اللہُ۔ اللہ	بِمَا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو	خَبِیْرٌ۔ خبردار ہے
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ	عَلَیْکُمْ۔ تم پر
فِیْمَا۔ اس میں جو	عَرَّضْتُمْ۔ پوشیدہ دو	بِہٖ۔ اسے	مِنْ خِطْبَۃِ۔ پیام سے
النِّسَآءِ۔ عورتوں کو	اَوْ۔ یا	اَکْنَنْتُمْ۔ چھپاؤ	فِیْٓ۔ بیچ
اَنْفُسِکُمْ۔ اپنی جانوں کے	عَلِمَ۔ جانتا ہے	اللہُ۔ اللہ	اَنَّکُمْ۔ بے شک تم
سَتَذْکُرُوْنَ۔ تم جلد دھیان کروگے۔		ھُنَّ۔ ان عورتوں کو	وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لٰکِنْ۔ لیکن	لَا۔ نہ	تُوَاعِدُوْا۔ وعدہ کرو	ھُنَّ۔ ان سے
سِرًّا۔ خفیہ	اِلَّا۔ مگر	اَنْ۔ یہ کہ	تَقُوْلُوْا۔ کہو تم
قَوْلًا۔ کہنا	مَعْرُوْفًا۔ کھلم کھلا	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَعْزِمُوْا۔ پکی کرو	عُقْدَۃَ۔ گرہ	النِّکَاحِ۔ نکاح کی	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ
یَبْلُغَ۔ پہنچ جائے	اَلْکِتٰبُ۔ لکھت	اَجَلَہٗ۔ مدت کی	وَ۔ اور
اِعْلَمُوْا۔ جان لو	اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	یَعْلَمُ۔ جانتا ہے
مَا۔ جو	فِیْ۔ بیچ	اَنْفُسِکُمْ۔ تمہاری جانوں کے ہے	فَاحْذَرُوْہُ۔ تو ڈرو
وَ۔ اور	اِعْلَمُوْا۔ جان لو	اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	حَلِیْمٌ۔ حوصلے والا ہے۔		

مختصر تفسیر چودھواں رکوع۔ پ۲ سورۃ بقرہ

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے ورثاء ازواج) انہیں نہ روکو اس سے کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ۔ یعنی ان کی مدت عدت گزر جائے اور

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ سے مراد وہ ہے جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے شرعی جواز کے بعد جس کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر ہو چکی اور

اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ کا یہ مفہوم ہے کہ مہر مثل پر اپنی کفو میں رشتہ ہو کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء نساء کو اعتراض و تعرض کا حق ہے۔ اس کا

شان نزول: یہ ہے کہ معقل بن یسار مزنی نے اپنی بہن کا نکاح اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عاصم سے کر دیا عبداللہ بہت نیک آدمی تھے اتفاقاً شوہر بیوی میں کسی بات پر ناچاقی ہو گئی۔ عبداللہ نے جمیلہ کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طلاق بائنہ دیدی۔ معقل کو بہت رنج ہوا۔ عدت گذرنے کے بعد عبد اللہ نے پھر جمیلہ سے نکاح کرنا چاہا جس پر معقل نے قسم کھائی کہ اب میں تم سے ہرگز نکاح نہ کروں گا۔ جمیلہ کی مرضی ان سے دوبارہ عقد کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی انہوں نے گردن جھکا دی اور جمیلہ کا نکاح عبد اللہ بن عاصم سے کر دیا اور قسم کا کفارہ دیدیا۔ یہ طلاق بائنہ تھی۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری)

دوسری روایت میں ہے۔ خاوند نے ایک یا دو طلاق دیدی اور عدت میں رجعت بھی نہ کی جب مدت ختم ہو گئی تو پہلے خاوند نے بھی پیام دیا عورت راضی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا ہے اور پاکیزہ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ذٰلِكُمْ۔ سے نصیحت اور عمل کی طرف اشارہ ہے۔

اَزْكٰى۔ زکوٰۃ سے بنا یعنی بڑھنا یا طہارت پاکیزگی۔

اَطْهَرُ۔ سے ظاہری پاکی مراد ہے۔

اس کے بعد احکام رضاعت کا بیان ہے کیونکہ طلاق کے بعد یہ سوال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ طلاق والی کی گود میں بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا ذریعہ ہوگا اسی لیے یہ قرین حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق جو والدین پر احکام ہیں وہ بیان ہوں۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۔ اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔ اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔

وَالْوَالِدٰتُ سے طلاق والی عورتیں مراد ہیں۔

يُرْضِعْنَ۔ رضع سے بنا اس کے معنی چوسنا ہے۔ دودھ پلانا۔

اَوْلَادَهُنَّ۔ ولد کی جمع ہے۔ لڑکی یا لڑکا۔ مائیں اولاد کو دودھ پلائیں۔

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ۔ حول کے معنی بدلنا پلٹنا۔ سال پلٹ کر آتے ہیں۔ کاملین پورے دو سال مراد ہیں۔ یعنی دو سال کی مدت پوری کرنا لازم نہیں۔ مگر ماں عورت خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے۔ بشرطیکہ باپ اجرت پر دودھ پلانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ نہ پئے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر احمدی۔ جمل)

پھر دو سال سے کم مدت میں دودھ چھڑانے سے بچہ کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی دودھ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی۔ خازن)

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ

اور اس پر جس کا بچہ ہے عورتوں کا کھانا کپڑا حسب دستور ہے کسی جان پر تکلیف نہ دی جائے مگر اس کی حد وسعت میں نہ ضرر دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے اور وارث پر مثل اسی کے ہے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا۔ تُكَلَّفُ۔ کلف سے بنا اس کے معنی چہرہ کی سیاہی ہے اور اصطلاح میں مشقت میں ڈالنا کیونکہ اس کا اثر چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے اس لیے اسے تُكَلَّفُ کہا جاتا ہے۔

وُسْعَ کے معنی گنجائش۔ اصطلاح میں طاقت کے ہیں اس میں بھی اعمال کی گنجائش ہوتی ہے یعنی کسی نفس کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔

اس آیت سے واضح ہے کہ بچہ کی ماں کو اس کی خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے اور مُرضعہ زیادہ اجرت مانگ کر ایذا نہ پہنچائے۔ ماں کا بچہ کو ضرر پہنچانا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے یا اس کی نگرانی نہ کرے یا اپنے ساتھ مانوس کرنے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوئی کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

لیکن اگر باپ زندہ نہ ہو تو

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ۔ اس سے بچہ کا وارث مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ باپ کے وارث ذی رحم مراد ہیں یعنی وہ قرابت والے جن سے نکاح ہمیشہ حرام ہو۔ ذٰلک میں گذشتہ احکام کی طرف اشارہ ہے یعنی اگر باپ زندہ نہ ہو بچہ یتیم ہو تو اس کے ذی رحم قرابتدار پر اس کا خرچہ واجب ہوگا۔

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

تو اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی مضائقہ اور گناہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا وہ حسب دستور ادا کر دو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ۔ سَلَّمْتُمْ۔ تسلیم سے بنا اس کے معنی آفات سے محفوظ رہنا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا اٰتَیْتُمْ۔ دینے کا ارادہ کرنا یا اجرت طے کرنا مراد ہے۔
بِالْمَعْرُوْفِ۔ اس سے خوش معاملگی اور بھلائی مراد ہے یعنے تم ان کی مقررہ اجرت بھلائی سے بغیر تاخیر کے دے دو۔
وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ ان تمام احکام میں اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے اس سے خوف خدا دلانا مقصود ہے۔
اَرَادَا۔ کا فاعل ماں باپ دونوں ہیں ان کی رائے پر موقوف کیا گیا باپ اجرت سے بچنے کے لیے دودھ جلد چھڑانا چاہتا ہے اور ماں دوسرا نکاح کرنے کے لیے جلدی کر سکتی ہے تاکہ بچہ کو نقصان نہ ہو۔
فِصَالًا۔ فصل سے بنا اس کے معنی جدائی کے ہیں اسی لیے شہر پناہ کو فصیل کہتے ہیں۔ اونٹ کے بچہ کو بھی فصال کہتے ہیں کہ وہ بھی ماں سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ یہاں دودھ چھڑانا مراد ہے۔
عَنْ تَرَاضٍ۔ تراض رضا سے بنا آپس کی رضامندی۔
تَشَاوُرٍ۔ شوری سے بنا گھر کے سامان کو شوار کہتے ہیں وہ نکالا جاتا ہے۔ اصطلاح میں چند آراء کو جمع کرنے مشورہ کرنے کو تشاور کہتے ہیں ماں باپ مشورہ کریں اور چھڑا دیں تو چھڑا سکتے ہیں۔
اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَکُمْ۔ اس میں صرف باپ سے خطاب ہے یعنی اے والد و بالو اگر تم دائیو سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو یا کوئی دائی تلاش کر دو تو
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ۔ تم پر کوئی گناہ نہیں۔
آگے عدت کے احکام ہیں۔
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ
اور وہ جو مریں تم میں سے اور بیویاں چھوڑیں وہ اپنے نفسوں کو روکیں چار مہینہ دس دن۔
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔ توفی سے بنا اس کے معنی ہیں پورا لے لینا انسان اپنی عمر پوری کرکے پورا مدتی کا کر کے مرتا ہے اس لیے اسے وفات کہا جاتا ہے۔ مِنْکُمْ میں مسلمانوں کو خطاب ہے۔
یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا۔ یَذَرُوْنَ۔ وَذْرٌ سے بنا اس کے معنی ہیں چھوڑنا۔
اَزْوَاجٌ۔ زوج کی جمع ہے بمعنی جوڑا۔ یہاں بیویاں مراد ہیں۔
یَتَرَبَّصْنَ۔ انتظار میں رکھیں خاوند کی وفات کے بعد ان کی بیویاں نکاح سے رکی رہیں اس مدت انتظار کو عدت کہتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس عورت کو طلاق مل جائے اس کی عدت تین حیض ہے اور اگر مطلقہ کم سن یا عمر رسیدہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے اور بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اس کا تذکرہ سورۃ طلاق میں مذکور ہے اور اگر خاوند کے مرنے کے بعد بیوی کو حمل نہ ہو تو اس کا یہ حکم ہے اور آئسہ جیسے حیض آنا بند ہو چکا ہو اس کی عدت کا علیحدہ بیان ہے اور وہ صرف تین مہینہ ہے اور یہ بھی سورۃ طلاق میں مذکور ہے حیث قال

وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہے اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن بتائی۔

اس کے متعلق مزید پابندیاں یہ ہیں کہ وہ اس عدت میں نہ نکاح کرے نہ اپنا مسکن بلا عذر چھوڑے نہ بلا ضرورت شاقہ تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین کپڑا پہنے نہ ریشمی لباس استعمال کرے نہ مہندی رچائے نہ کسی سے جدید نکاح کے لیے گفت و شنید کرے اور طلاق بائن کی جو عدت عدت ہے اس میں بھی یہ پابندیاں لازم ہیں البتہ رجعی والی کے لیے مستحب ہے کہ وہ ایام عدت میں زینت اور سنگار کرے۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ۔ اجل سے انتہاء عدت مراد ہے یعنی جب عورتیں اپنی انتہائی عدت کو پہنچ جائیں اور عدت پوری کر لیں تو

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ۔ وہ تمام چیزیں مراد ہیں جو عدت کی وجہ سے ان پر حرام ہو گئی تھیں۔ مثلاً دوسرا نکاح بناؤ سنگار وغیرہ عدت کے بعد وہ کر سکتی ہے نیز یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

مسئلہ:۔ عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ مرد بیوی کی میت کو نہ کندھا دے اور نہ ہی قبر میں آتارے یہ بات غلط ہے جب دوسرے اجنبی لوگ یہ کام کر سکتے ہیں تو شوہر کو بھی جائز ہے۔ عورت اپنے خاوند کی میت کو بہ وقت ضرورت غسل دے سکتی ہے لیکن شوہر بیوی کی میت کو غسل نہ دے اگر غسال نہ ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمم کرا سکتا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

اور نہیں گناہ تم پر اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے۔ یعنی ایام عدت میں نکاح کرنا اور نکاح کا کھلا پیام دینا ممنوع ہے۔ البتہ پردہ پردہ میں اشارات و کنایات کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ تم بہت نیک اور خوش

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلیقہ ہو یا اپنا ارادہ دل میں پوشیدہ رکھے اور زبان سے کچھ نہ کہے۔ اسے عربی میں تعریض کہتے ہیں۔ تعریض کو تلویح بھی کہتے ہیں۔ کنایہ اور تعریض میں یہ فرق ہے کہ کنایہ میں لوازم بول کر ملزوم مراد لیتے ہیں اور تعریض مقصود کے قرینہ قائم کر دینے کا نام ہے۔ یہ مباح ہے آگے نکاح کے متعلق ہدایات ہیں (تفسیر کبیر)

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جبتک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے (یعنی ایام عدت نہ گزر جائیں) اور جان لو کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات جانتا ہے تو اس سے ڈرو۔ جان لو کہ اللہ بخشنے والا علم والا ہے۔

اس آیت میں ایام عدت میں نکاح کرنے کی ممانعت ہے۔ یہاں انسان کی ایک کمزوری ظاہر فرمائی کہ اگر بیوہ عورت کسی کو پسند آئے تو وہ ضرور اس کا ذکر زبان پر لاتا ہے۔ چونکہ غم کا زمانہ ہے اس لیے اس کو تنبیہ کر دی گئی کہ اس زمانہ میں عورت سے نکاح کا اظہار ظاہری یا باطنی طور پر جائز نہیں۔ عدت ختم ہونے کے بعد نکاح کا پیغام دیا جا سکتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ پندرھواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

نہیں گناہ تم پر اگر طلاق دو عورتوں کو اس سے قبل کہ انہیں ہاتھ لگاؤ یا مہر مقرر کرو اپنے ذمہ اور انہیں کچھ برتنے کو دو وسعت والے پر اس کی وسعت کے موافق اور تنگدست پر اس کی حیثیت سے برتنے کی چیز حسب دستور یہ لازم ہے بھلائی والوں پر۔

اور اگر طلاق دو انہیں قبل اس کے کہ انہیں چھو اور ان کے مہر مقرر کر چکے تھے تو آدھا مقرر سے مگر یہ کہ وہ عورتیں کچھ معاف کر دیں یا وہ مرد اسے زائد دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہیں زیادہ بخشش کرنا تقوی کے قرب سے ہے اور آپس میں احسان فراموشی نہ کرو بے شک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے لیے ادب سے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

تو اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ تھے جانتے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور وہ جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ وصیت کریں اپنی بیویوں کے لیے سال بھر تک نان ونفقہ کی بغیر نکالے تو اگر وہ خود نکلیں تو تم پر اس کا گناہ نہیں جو انہوں نے کیا اپنی جانوں کے لیے مناسب سمجھ کر اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

اور مطلقہ کے لیے بھی مناسب گذارہ کے لائق ہے واجب پرہیزگاروں پر۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

ایسے ہی اللہ بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں تاکہ تمہیں عقل ہو۔

لفظی ترجمہ

لَا۔ نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ	عَلَيْكُمْ۔ تم پر	اِنْ۔ اگر
طَلَّقْتُمْ۔ طلاق دو تم	النِّسَآءَ۔ عورتوں کو	مَا۔ جب تک کہ	لَمْ۔ نہ
تَمَسُّوْ۔ ہاتھ لگاؤ	هُنَّ۔ ان کو	اَوْ۔ یا	تَفْرِضُوْا۔ مقرر کرو
لَهُنَّ۔ ان کے لیے	فَرِيْضَةً۔ حق مہر	وَ۔ اور	مَتِّعُوْ۔ سامان دو
هُنَّ۔ ان کو	عَلَى۔ اوپر	الْمُوْسِعِ۔ امیر کے	قَدَرُهٗ۔ اسکی حیثیت سے
وَ۔ اور	عَلَى۔ اوپر	الْمُقْتِرِ۔ غریب کے	قَدَرُهٗ۔ اسکی حیثیت سے
مَتَاعًا۔ سامان ہے	بِالْمَعْرُوْفِ۔ حسب دستور	حَقًّا۔ حق ہے	عَلَى۔ اوپر
الْمُحْسِنِيْنَ۔ احسان کرنے والوں کے		وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے۔ مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا۔ اگر نہ کیا تو بعد مجامعت مہر مثل لازم ہو جائے گا۔ مہر مثل سے وہ مہر مراد ہے جو اس کے کنبہ کے ہم عمر لڑکیوں کا مہر مقرر ہوا ہو۔ وَمَتِّعُوهُنَّ سے مراد تین کپڑوں کا ایک جوڑا ہے جو واجب ہے (مدارک)

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اگر تم نے عورتوں کو بغیر چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو نہ بھلاؤ۔ بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

قبل مساس بلا تعیین مہر طلاق دینے پر جو حکم تھا وہ تو اوپر کی آیت میں بیان ہوا۔ یہاں اس مطلقہ کا حکم ہے جسے قبل خلوت صحیحہ طلاق دی جائے اور اس کا مہر مقرر کر لیا ہو اس پر فرمایا کہ جتنا مہر بندھا ہے اس کا نصف دینا لازم ہے مگر عورت اس میں سے کم کر دے اور معافی دیدے یا نصف سے زائد خاوند دے کر احسان کرے۔ یہ حسن سلوک اور مکارم اخلاق کے ماتحت دونوں طرف سے مستحسن ہے۔ بیوی مطلقہ نصف سے کم لے یا طلاق دینے والا نصف سے زائد دے۔ دونوں کی طرف حسن اخلاق کا مظاہرہ ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ۔ عفو سے مراد واپس نہ لینا ہے۔ اگر عورتیں اپنا مہر معاف کر دیں تو بھی جائز ہے اور اگر شوہر زائد دیدے یا کل دیتے ہوئے اس سے واپس نہ لے تب بھی جائز ہے۔

وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔ اے مردو بمقابلہ عورتوں کے تمہارا معاف کر دینا اور پورا مہر دے دینا پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے۔

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ۔ یہ نسیان سے بنا اس کے معنی بھولنا ہے۔ فضل سے مراد احسان خوش معاملگی ہے یعنی اے شوہرو اور بیویو تم ایک دوسرے کے احسانات نہ بھولو یعنی پیش نظر رکھ کر ایک دوسرے کے احسان مند رہو اور تمہارے تمام اچھے برے کام اللہ دیکھ رہا ہے اس کے بدلہ جزا سزا دے گا۔

نوٹ: حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کا مہر پانچ صد درم تھا۔ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو مثقال چاندی تھا یعنی ڈیڑھ سو تولہ تھا۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔ نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے لیے ادب سے۔

اس میں نماز پنجگانہ کو ان کے اوقات میں ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد جمہور صحابہ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز عصر ہے۔ اس مسئلہ میں حدیث سے بھی تائید ملتی ہے۔ اور قُومُوا میں امر جمع کے صیغہ سے اس غرض کے لیے ہے کہ نماز میں قیام فرض ہے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ۔ اور تمام نمازوں کی حفاظت کرو۔ یعنی ان کے وقتوں میں ادا کرنے اور انکی پابندی کرنے اور ان کے ارکان کو پورا کرنے کی۔

اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ نماز قطعی فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے لیکن جان بوجھ کر ترک کرنے والے کے لیے حضرت امام شافعی کا قول ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اسے قتل نہ کیا جائے اسے ہمیشہ قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے یا مر جائے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا کہ جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اس کے لیے حشر کے دن نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو اس کی محافظت نہ کرے گا وہ قیامت کے دن قارون۔ فرعون۔ ہامان۔ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے دروازے کے آگے نہر بہتی ہو اور اس میں پانچ وقت غسل کرلو تو کیا جسم پر کچھ میل رہے گا۔ عرض کی یارسول اللہ نہیں فرمایا یہی مثال ان پانچ نمازوں کی ہے۔ ان کی وجہ سے اللہ تعالےٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

علماء نے نماز کی پابندی کے تین درجے بیان کیے ہیں۔

پہلا درجہ یہ ہے کہ نماز وقت پر پڑھی جائے اور فرائض و واجبات ترک نہ کیے جائیں۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ نمازی کا جسم ہر طرح سے پاک صاف ہو۔ حضور قلب ہو۔ سنن و نوافل کا بھی پوری طرح خیال ہو۔

تیسرا درجہ یہ ہے جو سب سے اعلیٰ ہے کہ یہ سمجھ کر نماز ادا کرے کہ اللہ تعالےٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو پھر وہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالےٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔

اَلصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ بیچ والی نماز۔ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر قضا ہو گئی تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ان کفار کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے جیسا کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ کے پڑھنے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کی نماز عصر رہ گئی تو گویا اس کا مال اور گھر بار برباد ہو گیا۔ یہ تاکیدًا فرمایا گیا ہے۔

نماز عصر میں دن رات کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں دن کے جانے نہیں پاتے کہ رات کے فرشتے آجاتے ہیں قٰنِتِیْنَ۔ ادب سے۔ یہ لفظ قنوت سے نکلا اس کے معنی خشوع و خضوع اطاعت و فرمانبرداری ہیں

شان نزول: حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں باتیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ تو اگر تمہیں دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے فرض ادا کرو، تو جب اطمینان ہو جائے تو اللہ کی یاد کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔

خوف و خطر میں بھی بقدر فریضہ کی ادائیگی کا حکم ہے لیکن بقدر استطاعت سوار یا پیادہ جیسے بھی بن پڑے۔ خوف و خطر کی حالت میں جماعت وقیام وغیرہ بلا قوت استطاعت ضروری نہیں۔

مسئلہ: تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ اگر بہت ہی زیادہ خوف ہو تو اگر لوگ قبلہ رخ منہ نہ کر سکیں تو پھر جس طرف ہو سکے پڑھ لیں۔ رکوع سجدے اشارہ سے کریں۔ حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کا قول ہے کہ اکیلے اکیلے پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک خوف کی وجہ سے رکعتیں کم نہیں ہوتیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی۔ ان شاء اللہ نِسَآءِ میں صلوٰۃ خوف کے مسائل بیان کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

اور وہ جو تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ کی بغیر نکالے تو اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا گناہ نہیں جو انہوں نے اپنے نفسوں کے اندر مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب نان ونفقہ دینا ہے یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے اپنی آیتیں تمہارے لیے تاکہ تم سمجھ پکڑو۔

اسلام سے پہلے اہل عرب اپنے وارث کی بیوہ کا نکلنا یا کسی غیر خاندان سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور عار سمجھتے تھے یا تو اپنے ساتھ نکاح کر لیتے یا معلق چھوڑ دیتے تھے۔ ان میں یہ بھی رواج تھا کہ بیوہ ایک سال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک اپنے شوہر کے گھر بیٹھتی پھر ایک سال بعد اونٹ یا بکری کی مینگنیاں پھینکتی۔ یہ عدت ختم ہونے کی علامت تھی۔ اور تمام سال اسے شوہر کے گھر رہ کر نان و نفقہ لینے کا حق تھا۔

پھر یہ عدت یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا سے منسوخ ہوئی اور چار ماہ دس دن مقرر ہوگئے اور ایک سال کا نان و نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوگیا۔ اب عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر ہے اور وصیت وارث کے لیے ممنوع قرار پائی۔ کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

پھر تدریجاً اوّل ایک سال کی عدت قرار دی گئی۔ پھر جب وہ گوارا ہوگیا تو چار ماہ دس یوم کی عدت کا حکم نافذ کیا گیا۔

بامحاورہ ترجمہ سولھواں (۱۶) رکوع پ۲۔ سورۃ بقرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا آپ نے اے محبوب انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزارہا تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے انہیں فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ کیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

کون ہے وہ جو اللہ کو قرض حسن دے تو اسے اللہ دو چند بڑھائے اور مضاعف کرے اور اللہ تنگی اور فراخی کرتا ہے اور تمہیں اسکی طرف لوٹنا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ

کیا نہ دیکھا تم نے اے محبوب اس جماعت بنی اسرائیل کو جو بعد موسیٰ کے ہوئی۔ جب کہا انہوں نے اپنے نبی سے ہمارے لیے قائم کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں۔ نبی نے فرمایا۔ کیا ایسا تو نہ ہوگا کہ جب تم پر جہاد فرض ہوا تو قتل و جہاد نہ کرو۔ بولے کیا ہوا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

ہمیں کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے اپنے گھروں سے اور اپنی اولادوں سے تو جب ان پر جہاد فرض ہوا۔ منحرف ہو گئے مگر تھوڑے ان میں سے اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو۔

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور فرمایا انہیں ان کے نبی نے بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بھیجا ہے۔ بولے اسے ہم پر کیسے ہوگی بادشاہی۔ حالانکہ ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں سلطنت کے اور نہیں دیا گیا وہ وسیع مال سے فرمایا بے شک اللہ نے چن لیا ہے اسے تم پر اور زیادہ کیا ہے کشادہ اس کے لیے علم اور جسم اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک جسے چاہے اور اللہ وسعت و علم والا ہے۔

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور کہا ان سے ان کے نبی نے اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت اس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں آل موسیٰ اور آل ہارون کے ترکہ کی اٹھائے ہوئے ہیں اسے فرشتے بے شک اس میں نشان ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان والے ہو۔

لفظی ترجمہ

اَ۔ کیا	لَمْ۔ نہ	تَرَ۔ دیکھا تم نے	اِلیٰ۔ طرف
اَلَّذِیْنَ۔ ان کے جو	خَرَجُوْا۔ نکلے	مِنْ دِیَارِھِمْ۔ اپنے گھروں سے	
وَ۔ اور	ھُمْ۔ وہ	اُلُوْفٌ۔ ہزاروں تھے	حَذَرَ۔ ڈر
الْمَوْتِ۔ موت سے	فَقَالَ۔ تو کہا	لَھُمُ۔ انکو	اللّٰہُ۔ اللہ نے
مُوْتُوْا۔ مرجاؤ	ثُمَّ۔ پھر	اَحْیَا۔ زندہ کیا	ھُمْ۔ ان کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ ۔ بے شک	اللّٰہَ ۔ اللہ	لَذُوْ ۔ صاحب	فَضْلٍ ۔ فضل ہے
عَلَی ۔ اوپر	النَّاسِ ۔ لوگوں کے	وَ ۔ اور	لٰکِنَّ ۔ لیکن
اَکْثَرَ ۔ اکثر	النَّاسِ ۔ لوگ	لَا ۔ نہیں	یَشْکُرُوْنَ ۔ شکر کرتے
وَ ۔ اور	قَاتِلُوْا ۔ لڑو	فِیْ ۔ بیچ	سَبِیْلِ ۔ راہ
اللّٰہِ ۔ خدا کے	وَ ۔ اور	اعْلَمُوْا ۔ جان لو	اَنَّ ۔ بیشک
اللّٰہَ ۔ اللہ	سَمِیْعٌ ۔ سننے والا	عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے	مَنْ ۔ کون
ذَا ۔ ہے	الَّذِیْ ۔ وہ جو	یُقْرِضُ ۔ قرض دے	اللّٰہَ ۔ اللہ کو
قَرْضًا ۔ قرض	حَسَنًا ۔ اچھا	فَیُضٰعِفَہٗ ۔ تو دگنا کرے اسے	لَہٗ ۔ اس کے لیے
اَضْعَافًا ۔ کئی	کَثِیْرَۃً ۔ گنا تک	وَ ۔ اور	اللّٰہُ ۔ اللہ
یَقْبِضُ ۔ تنگ کرتا ہے	وَ ۔ اور	یَبْسُطُ ۔ فراخ کرتا ہے	وَ ۔ اور
اِلَیْہِ ۔ اسی کی طرف	تُرْجَعُوْنَ ۔ تم پھیر جاؤ گے	اَ ۔ کیا	لَمْ ۔ نہ
تَرَ ۔ دیکھا تم نے	اِلَی ۔ طرف	الْمَلَاِ ۔ سرداروں کی	مِنْ بَنِیْ ۔ اولاد
اِسْرَاءِیْلَ ۔ یعقوب سے	مِنْ بَعْدِ ۔ بعد	مُوْسٰی ۔ موسیٰ کے	اِذْ ۔ جب
قَالُوْا ۔ بولے	لِنَبِیٍّ ۔ نبی	لَّھُمُ ۔ اپنے سے	ابْعَثْ ۔ مقرر کر
لَنَا ۔ ہمارے لیے	مَلِکًا ۔ بادشاہ	نُقَاتِلْ ۔ لڑیں ہم	فِیْ ۔ بیچ
سَبِیْلِ ۔ راہ	اللّٰہِ ۔ خدا کے	قَالَ ۔ فرمایا	ھَلْ ۔ کیا
عَسَیْتُمْ ۔ قریب ہے کہ	اِنْ ۔ اگر	کُتِبَ ۔ لکھا جائے	عَلَیْکُمُ ۔ تم پر
الْقِتَالُ ۔ لڑائی کرنا	اَلَّا ۔ یہ کہ نہ	تُقَاتِلُوْا ۔ لڑو تم	قَالُوْا ۔ بولے
وَ ۔ اور	مَا ۔ کیا ہے	لَنَا ۔ ہم کو	اَلَّا ۔ یہ کہ نہ
نُقَاتِلَ ۔ لڑیں ہم	فِیْ ۔ بیچ	سَبِیْلِ ۔ راہ	اللّٰہِ ۔ خدا کے
وَ ۔ اور	قَدْ ۔ بیشک	اُخْرِجْنَا ۔ نکالے گئے ہم	مِنْ دِیَارِنَا ۔ اپنے گھروں
سے	وَ ۔ اور	اَبْنَآئِنَا ۔ اپنی اولاد سے	فَلَمَّا ۔ پھر جب
کُتِبَ ۔ لکھا گیا	عَلَیْہِمُ ۔ ان پر	الْقِتَالُ ۔ لڑنا	تَوَلَّوْا ۔ تو پھر گئے
اِلَّا ۔ مگر	قَلِیْلًا ۔ تھوڑے	مِّنْہُمْ ۔ ان سے	وَ ۔ اور
اللّٰہُ ۔ اللہ	عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے	بِالظّٰلِمِیْنَ ۔ ظالموں کو	وَ ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالَ۔ کہا	لَهُمْ۔ ان سے	نَبِيُّهُمْ۔ انکے نبی نے	اِنَّ۔ بیشک
اللهَ۔ اللہ نے	قَدْ۔ یقیناً	بَعَثَ۔ مقرر کیا ہے	لَكُمْ۔ تمہارے لیے
طَالُوْتَ۔ طالوت کو	مَلِكًا۔ بادشاہ	قَالُوْٓا۔ بولے	اَنّٰى۔ کیسے
يَكُوْنُ۔ ہو گی	لَهُ۔ اس کی	الْمُلْكُ۔ سلطنت	عَلَيْنَا۔ ہم پر
وَ۔ اور	نَحْنُ۔ ہم	اَحَقُّ۔ زیادہ حقدار ہیں	بِالْمُلْكِ۔ حکومت کے
مِنْهُ۔ اس سے	وَ۔ اور	لَمْ۔ نہیں	يُؤْتَ۔ دیا گیا وہ
سَعَةً۔ فراخی	مِّنَ الْمَالِ۔ مال کی	قَالَ۔ فرمایا	اِنَّ۔ بیشک
اللهَ۔ اللہ نے	اصْطَفٰىهُ۔ چن لیا اسے	عَلَيْكُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور
زَادَهٗ۔ زیادہ کیا اسے	بَسْطَةً۔ فراخی	فِي۔ بیچ	الْعِلْمِ۔ علم
وَ۔ اور	الْجِسْمِ۔ جسم کے	وَ۔ اور	اللهُ۔ اللہ
يُؤْتِيْ۔ دیتا ہے	مُلْكَهٗ۔ اپنا ملک	مَنْ۔ جسے	يَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	اللهُ۔ اللہ	وَاسِعٌ۔ فراخی والا	عَلِيْمٌ۔ جاننے والا ہے
وَ۔ اور	قَالَ۔ کہا	لَهُمْ۔ ان کو	نَبِيُّهُمْ۔ انکے نبی نے
اِنَّ۔ بیشک	اٰيَةَ۔ نشانی	مُلْكِهٖٓ۔ اسکی حکومت کی	اَنْ۔ یہ ہے کہ
يَّاْتِيَكُمُ۔ آئیگا تمہارے پاس	التَّابُوْتُ۔ تابوت	فِيْهِ۔ اس میں	سَكِيْنَةٌ۔ دلجمعی ہے
مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ تمہارے رب سے	وَ۔ اور	بَقِيَّةٌ۔ بقیہ ہے	مِّمَّا۔ اس سے جو
تَرَكَ۔ چھوڑ گئے	اٰلُ۔ آل	مُوْسٰى۔ موسیٰ	وَ۔ اور
اٰلُ۔ آل	هٰرُوْنَ۔ ہارون	تَحْمِلُهُ۔ اٹھائے ہونگے اسے	الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتے
اِنَّ۔ بیشک	فِيْ۔ بیچ	ذٰلِكَ۔ اس کے	لَاٰيَةً۔ نشانی ہے
لَّكُمْ۔ تمہارے لیے	اِنْ۔ اگر	كُنْتُمْ۔ ہو تم	مُّؤْمِنِيْنَ۔ ایمان والے

مختصر تفسیر سولھواں ١٦ رکوع پ ٢۔ سورۂ بقرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوْتُوْا
ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ٥

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے محبوب کیا آپ نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مر جاؤ۔ پھر انہیں زندہ فرمایا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

یہ واقعہ بنی اسرائیل کا ہے۔ ان میں ایک بار طاعون پڑی تھی تو پیغمبر وقت نے انہیں بھاگنے سے روکا ان میں دو جماعت ہو گئیں۔ ایک وہ جو بہ تعمیل حکم پیغمبر نہ گئی ایک وہ جو بھاگ کر بستیاں چھوڑ کر جنگل میں جا پڑی جو جماعت جنگل میں جا کر پناہ گزین ہو گئی تھی۔ ان میں موت کم ہوئی۔ اور جو جماعت تعمیل حکم پیغمبر دفت نہیں بھاگی ان میں اموات بکثرت ہوئیں۔ جب طاعون دفع ہوا اور آپس میں ملے تو انہوں نے ان پر طعن کیا اور کہا اگر ہمارے ساتھ جنگل میں چلے آتے تو اتنا جانی نقصان نہ ہوتا۔

انہوں نے اپنے نبی تک بات پہنچائی۔ انہوں نے دربار الٰہی میں عرض کیا وہاں سے حکم ہوا کہ انہیں کہہ دیجئے کہ اب پھر طاعون آنا ہے لہٰذا جہاں بھاگنا ہے بھاگ جاؤ چنانچہ جو جنگل میں حسب سابق بھاگ گئے ان پر بحکم الٰہی ایک ہی رات میں موت مسلط ہوئی۔ صبح وہ سب کے سب مرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے۔

مقاتل کہتے ہیں کہ یہ لوگ حزقیل نبی کی قوم کے تھے جب ان پر یہ حادثہ پیش آچکا تو حزقیل ان کی تلاش میں نکلے اور انہیں مردہ پایا حتیٰ کہ ان کی ہڈیاں دھوپ میں چمک رہی تھیں اور تمام جوڑ علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے تو آپ کو تعجب ہوا کہ اب یہ کیسے زندہ ہوں گے۔ آپ بہت روئے اور بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کی کہ اے میرے رب میں تو ایسے لوگوں میں تھا جو تیری حمد کرتے تھے۔ اور تیری تسبیح پڑھتے تھے اب میں اکیلا رہ گیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ تم ان کے پاس کھڑے ہو کر پکارو کہ قُوْمُوْا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ سب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ پھر وہ اپنی قوم میں چلے گئے۔

شانِ نزول:۔ اشعث بن اسلم بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول تھے۔ آپ کے پیچھے دو یہودی آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا انہوں نے جواباً عرض کیا کہ ہم حزقیل علیہ السلام اور ان کے معجزے مردوں کو زندہ کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم میں نہ تو حزقیل علیہ السلام کا ذکر پایا نہ اس معجزہ کا صرف حضرت عیسیٰ کا واقعہ قرآن کریم میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے بہت سے پیغمبروں کے قصے بیان نہ فرمائے وَرُسُلًا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ یہ پیغمبر بھی انہیں میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت حزقیل ابن بوزی علیہ السلام ان کو ذوالکفل بھی کہتے ہیں۔ ان کا مزار مبارک اردن میں ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شاندار مسجد بھی تعمیر کرائی ہے جس کا اب صرف ایک مینار باقی ہے فقیر نے حاضری کا شرف حاصل کیا ہے والحمد للہ علی احسانہ۔

حسن اور مقاتل کہتے ہیں کہ یہی ذوالکفل ہیں یہ نام ان کا اس لیے ہوگیا کہ یہ ستر نبیوں کے کفیل ہوتے تھے اور انہیں قتل ہونے سے بچایا تھا۔

اس واقعہ کی طرف اشارہ کرکے یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خوف موت سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا۔ لہٰذا بھاگنا عبث اور بیکار ہے۔ اگر مقدر میں موت ہے تو ضرور پہنچے گی لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ رضاء الٰہی پر راضی رہے۔ اس میں مجاہدین کو بھی سبق عبرت ہے کہ جہاد سے بیٹھ رہے کر بھاگنا یا جہاد میں شرکت سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کرسکتا۔ البتہ بہادری کی موت کے مقابل ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجانا ہوسکتا ہے چنانچہ اس آیت میں جہاد فی سبیل اللہ اور خیرات وصدقات کا تذکرہ شروع کیا گیا۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے قرض حسن تو اللہ اس کے لیے دوچند ضعفوں میں بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ اس میں اول تو جہاد کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا کہ دشمن سے جم کر لڑو اور موت سے نہ بھاگو جیسے بنی اسرائیل بھاگے تھے۔ اس لیے کہ بھاگنا جان کی محافظت میں سود مند نہیں ہوتا۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ سے اعلاء کلمۃ الحق اور اسلام کی سربلندی کے لیے کفار سے مقابلہ کا حکم ہے یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ کیونکہ موت کا اگر وقت آگیا تو وہ ابدی زندگی ہوگی ورنہ فتح ونصرت ہوگی۔

اس کے بعد راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ اللہ کا لطف وکرم ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا۔ يُقْرِضُ۔ قَرْضٌ سے بنا اس کے معنی کاٹنا ہے اسی لیے قینچی کو مقراض کہتے ہیں۔ یہاں قرض سے مراد ہر وہ نیکی ہے جو ثواب کی نیت سے کیا جائے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور صدقات نفلیہ یا واجبہ ہے۔

حَسَنًا سے اخلاص مراد ہے۔ اگر قرضہ مراد ہے تو حسن سے حلال مال مراد ہے جو اللہ کو قرض حسن دے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۔ ضِعف کسی چیز کا وہ حصہ جو مل کر دوگنا کرائے کہلاتا ہے۔
كَثِيْرَةً ۔ فرما کر یہ بتایا کہ اس قدر زیادہ بدلہ ملے گا کہ اس کا حساب رب تبارک وتعالیٰ ہی جانے۔

حضرت سیدنا عثمان ہندی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ مومن کو ایک نیکی کے بدلہ دس لاکھ نیکیاں ملیں گی میں نے حج کے موقعہ پر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بندہ کو ایک نیکی کا بدلہ بیس لاکھ عطا ہوگا۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ بندہ اس کا بنایا ہوا ہے اور اس کا مال اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے۔ مالک حقیقی وہی ہے بندہ کو اس کی عطا سے ملک مجازی کا حق ملا تو یہاں مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ فرماتے ہیں یہ دلنشیں کرنا منظور ہے کہ تمہارے صدقات وخیرات میں تمہارے حقوق وہی ہیں جو ایک مقروض پر قارض کے ہوتے ہیں۔ تمہاری خیرات پر ہم نے اپنے ذمہ حق کرم لیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (سورہ مزمل پ ۲۹) لہٰذا صدقات وخیرات میں اطمینان رکھو تم اس کی واپسی کے مستحق ہو اور جتنا خرچ کیا ہے اس سے دس گنا پاؤ گے اور اگر خدا چاہے تو مضاعفات یعنی اتنا گنا پاؤ گے جس کا حساب ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ روزی کی تنگی اور فراخی ہمارے قبضہ میں ہے۔ ہم ہی تنگ کرتے ہیں اور ہم ہی وسعت دیتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

کیا آپ نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا جب کہا انہوں نے اپنے ایک پیغمبر سے ہمارے لیے کھڑا کر دیجئے ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں۔ فرمایا نبی نے کیا ایسا تو نہیں کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو تم جہاد نہ کرو گے۔ بولے اور کیا ہے ہمارے لیے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے اپنے گھروں سے اور اپنی اولادوں سے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو منحرف ہو گئے مگر ان میں سے تھوڑے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

مَلَاٌ کے معنی ہیں بھرنا۔ اصطلاح میں اس متفق جماعت کو مَلَاٌ کہتے ہیں جس کی ہیبت سے آنکھیں بھر جائیں۔ مَلَاٌ سربرآوردہ اور اشراف کی جماعت کو کہتے ہیں جو مشورہ کے لیے جمع ہوں اس کا مفرد کوئی نہیں جیسے قوم اس کی جمع اَمْلَاء ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ وہ نبی یوشع بن نون تھے ان کے وصال کے بعد بنی اسرائیل میں کالب رہے۔ اور ان کے وصال کے بعد حزقیل آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت بگڑی اور انہوں نے عہد الٰہی کو فراموش کر کے بت پرستی اختیار کی۔ سرکشی اور بدافعالی میں انتہاء کو پہنچے تو ان پر جالوت مسلط ہو گئے یہ وہی قوم ہے جسے قوم عمالقہ کہتے ہیں۔ جالوت عجلیق ابن عاد کی اولاد سے ایک جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان ساحل بحر روم پر آباد تھے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے۔ ان کے آدمی گرفتار کیے ان پر طرح طرح کی سختیاں کیں۔ اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں نہ تھا۔ خاندان نبوت سے صرف ایک خاتون باقی تھیں۔ اور حاملہ تھیں۔ ان کے فرزند ہوا۔ اس کا نام شمویل ہوا۔ جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لیے بیت المقدس میں ایک معمر کبیر السن عالم کے سپرد کیا۔ وہ ان پر نہایت شفقت فرماتے اور آپ کو فرزند کہتے۔ جب حضرت شمویل سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل نے اس عالم کی آواز میں یا شمویل کہہ کر پکارا۔ آپ فوراً اس عالم کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے۔ عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ بیٹے سو جاؤ۔ آپ واپس آئے کہ حضرت جبریل نے پھر اس طرح پکارا۔ حضرت شمویل پھر اس عالم کے پاس گئے اور واقعہ سنایا اور اس نے کہا بیٹا اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا۔

چنانچہ تیسری بار حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہو گئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا۔ آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیں غرضکہ آپ قوم میں تشریف لائے تو قوم نے آپ کی تکذیب کی اور کہا اتنی جلدی آپ نبی کیسے بن گئے۔ اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجئے (خازن)

تاکہ ہم قوم جالوت سے مقابلہ کریں کہ اس نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطنوں سے نکالا اور ان کی اولاد کو قتل کیا۔ چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزند گرفتار کیے جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز روک سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت شمویل کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کے لیے بادشاہ مقرر کر کے ان پر جہاد فرض کیا (خازن)

تو جب جہاد کا حکم ہوا سب ہمت ہار بیٹھے تھوڑے ایسے رہے جو ثابت قدم تھے ان کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔ آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ط قَالُوْا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ہ

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ نے طالوت کو تم پر بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ بولے اس کی ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی حالانکہ ہم اس سے سلطنت کے زیادہ مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

حضرت طالوت بنیا مین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا نام طول قامت کی وجہ سے طالوت ہے حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں۔

اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (خازن جمل)

بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہودا بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے وہ ایک غریب آدمی ہیں بادشاہ تو اسے ہونا چاہیے جو مالدار ہو۔

حضرت شمویل نے فرمایا کہ طالوت کو اللہ نے چنا ہے۔ سلطنت ورثہ نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی ہے۔ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس میں عقیدہ شیعہ کا رد بھی نکلتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ امامت وراثت ہے خاص اہلبیت کے لیے۔ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ سے یہ ثابت ہوا کہ نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں۔ علم و قوت سلطنت کے لیے بڑی معین ہیں اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا بھی تھے۔ آگے فیصلہ کیا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ہ اللہ جسے چاہے غنی کر دے اور مال میں وسعت بخش دے۔

اس کے بعد بنی اسرائیل نے ایک اور بات نکالی اور کہا اچھا صاحب اگر اللہ نے انہیں سلطنت کے لیے چن لیا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے (خازن۔ مدارک) تو آپ نے اس کا جواب دیا جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور بچی ہوئی چیزیں ہیں آل موسیٰ اور آل ہارون کے ترکہ کی۔ اٹھالائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ایمان رکھتے ہو"۔

یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو طول میں چار ہاتھ برابر اور عرض میں دو ہاتھ کا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

اس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں اور تمام تصاویر ید قدرت سے بنی ہوئی تھیں نہ کہ کسی مصور کی تصویر کشی سے۔ پھر ہر نبی کے مسکن و مکان کا بھی نقشہ تھا۔ آخر میں حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور آپ کے دولت سرائے اقدس کا نقشہ بھی تھا جو یاقوت سرخ میں تھا اور ایسی کیفیت میں تھا کہ حضور بحالت نماز قیام تھے اور آپ کے گرد آپ کے صحابہ حاضر تھے حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصاویر کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اسی صندوق میں الواح توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی اسی میں محفوظ فرماتے۔

الواح توریت۔ عصائے موسیٰ اور آپ کے کپڑے اور نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا منّ جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعہ پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کی تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعا کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور بدعملی بہت بڑھ گئی حتیٰ کہ بدنظمی سے عمالقہ نے فائدہ اٹھایا اور وہ ان پر مسلط ہو گئے تو انہوں نے اس تابوت کو چھینا اور اس کی توہین یہاں تک کی کہ اسے نجس اور گندے مقام میں رکھا۔ اور انتہائی بے حرمتی کی۔ ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں۔ آخر انہیں یقین ہوگیا کہ اس تابوت کی بے ادبی ہماری بربادی کا سبب ہے تو انہوں نے اس تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو ہانک دیا۔ فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار پایا۔ اور بنی اسرائیل سلطنت طالوت کے آگے جھک گئے۔ اور بے درنگ جہاد کے لیے تیار ہو گئے۔

اس لیے کہ تابوت دیکھ کر ان کے دلوں میں جمعیت خاطر اور طمانیت پیدا ہوئی اور اپنی فتحیابی کا یقین حاصل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوا۔ طالوت نے بنی اسرائیل سے ستر ہزار جوان چنے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین۔ خازن۔ مدارک)

اس تمام واقعہ سے یہ اصل نکلتی ہے کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ کے لحاظ سے مسلمانوں پر لازم ہے۔ ان کی برکت اور توسل سے دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک تھا۔ جسے دھو کر بیماروں کو پلاتیں تو شفا ہوتی۔

آج بھی اگر بزرگان دین۔ حضرت داتا گنج بخش غریب نواز۔ سلطان سرہند کے مزارات کا غسالہ پلایا جائے۔ تو یقیناً صحت ہوتی ہے۔ راقم الحروف فقیر حقیر کو ایک بار شدید بخار تھا کافی علاج کرایا فائدہ نہ ہوا۔ اتفاقاً حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے غسل کا دن آیا وہاں حاضر ہوا۔ پانی پیا۔ اسی دن سے صحت ہوگئی۔

اور تبرکات کی بے حرمتی عمالقہ جیسی گمراہ قوم کا کام ہے۔

با محاورہ ترجمہ سترھواں رکوع پ۲ سورۃ بقرہ

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ	پھر جب جدا ہوا طالوت لشکروں کو لے کر تو بولا بیشک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے۔
فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي	تو جو اس کا پانی پئے۔ وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے۔ وہ میرا ہے۔
إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ	مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے
فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ	پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار ہو گئے بولے آج ہم میں طاقت نہیں۔
بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ	جالوت اور اس کے لشکروں سے بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا۔
كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ	کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے۔
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ	اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جب سامنے آئے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَجُنُوْدِهٖ
طالوت اور اس کے لشکروں کے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
عرض کی اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ اور ہماری مدد کر کافر قوم پر۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
تو انہوں نے جالوطیوں کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو

وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۭ
اور اللہ نے دی انہیں سلطنت اور حکمت اور اسے سکھایا جو چاہا

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ
اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
لیکن اللہ صاحب فضل ہے سارے جہان پر۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں۔ اور تم بے شک اللہ کے رسولوں میں سے ہو۔

لفظی ترجمہ

فَلَمَّا۔ تو جب	فَصَلَ۔ جدا ہوا	طَالُوْتُ۔ طالوت	بِالْجُنُوْدِ۔ اپنے لشکروں کے
ساتھ	قَالَ۔ بولا	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
مُبْتَلِيْكُمْ۔ عنقریب آزمانے گا تمہیں		بِنَهَرٍ۔ ایک نہر سے	فَمَنْ۔ تو جو
شَرِبَ۔ پئے	مِنْهُ۔ اس سے	فَلَيْسَ۔ تو نہیں	مِنِّيْ۔ مجھ سے
وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	لَّمْ۔ نہ	يَطْعَمْهُ۔ پئے اس سے
فَاِنَّهٗ۔ تو بیشک وہ	مِنِّيْ۔ مجھ سے ہے	اِلَّا۔ مگر	مَنِ۔ جو
اغْتَرَفَ۔ چلو	غُرْفَةً۔ چلو بھر لے	بِيَدِهٖ۔ اپنے ہاتھ سے	فَشَرِبُوْا۔ تو پیا سب نے
مِنْهُ۔ اس سے	اِلَّا۔ مگر	قَلِيْلًا۔ کم لوگوں نے	مِّنْهُمْ۔ ان سے
فَلَمَّا۔ تو جب	جَاوَزَهٗ۔ گزرے	هُوَ۔ وہ	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِیْنَ۔ وہ — اٰمَنُوْا۔ جو ایماندار تھے — مَعَہٗ۔ اس کے ساتھ — قَالُوْا۔ بولے
لَا۔ نہیں — طَاقَۃَ۔ طاقت — لَنَا۔ ہم میں — اَلْیَوْمَ۔ آج کے دن
بِجَالُوْتَ۔ جالوت سے — وَ۔ اور — جُنُوْدِہٖ۔ اسکے لشکروں سے — قَالَ۔ بولے
الَّذِیْنَ۔ وہ جنہیں — یَظُنُّوْنَ۔ یقین تھا — اَنَّھُمْ۔ کہ بیشک وہ — مُّلٰقُوْا۔ ملنے والے ہیں
اللّٰہِ۔ اللہ سے — کَمْ۔ بہت سی — مِّنْ فِئَۃٍ۔ جماعتیں — قَلِیْلَۃٍ۔ تھوڑی
غَلَبَتْ۔ غالب آجاتی ہیں — فِئَۃً۔ جماعتوں — کَثِیْرَۃً۔ بہت پہ — بِاِذْنِ۔ اذن
اللّٰہِ۔ خداوندی سے — وَ۔ اور — اللّٰہُ۔ اللہ — مَعَ۔ ساتھ ہے
الصّٰبِرِیْنَ۔ صبر والوں کے — وَ۔ اور — لَمَّا۔ جب — بَرَزُوْا۔ ظاہر ہوئے
لِجَالُوْتَ۔ جالوت — وَ۔ اور — جُنُوْدِہٖ۔ اسکے لشکروں کے — قَالُوْا۔ تو کہا
رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب — اَفْرِغْ۔ انڈیل — عَلَیْنَا۔ ہم پہ — صَبْرًا۔ صبر
وَ۔ اور — ثَبِّتْ۔ جمادے — اَقْدَامَنَا۔ ہمارے قدم — وَ۔ اور
انْصُرْنَا۔ مدد کر ہماری — عَلَی۔ اوپر — الْقَوْمِ۔ قوم — الْکٰفِرِیْنَ۔ کفار کے
فَھَزَمُوْا۔ تو بھگایا — ھُمْ۔ ان کو — بِاِذْنِ۔ حکم — اللّٰہِ۔ خدا سے
وَ۔ اور — قَتَلَ۔ قتل کیا — دَاوٗدُ۔ داؤد نے — جَالُوْتَ۔ جالوت کو
وَ۔ اور — اٰتٰىہُ۔ دیا انہیں — اللّٰہُ۔ اللہ نے — الْمُلْکَ۔ ملک
وَ۔ اور — الْحِکْمَۃَ۔ حکمت — وَ۔ اور — عَلَّمَہٗ۔ سکھایا
مِمَّا۔ جو کچھ — یَشَآءُ۔ چاہا — وَ۔ اور — لَوْلَا۔ اگر نہ
دَفْعُ۔ دفع کرنا — اللّٰہِ۔ اللہ — النَّاسَ۔ لوگوں کو — بَعْضَھُمْ۔ بعض انکے
بِبَعْضٍ۔ بعض سے — لَّفَسَدَتِ۔ تو ضرور تباہ ہوجاتی — الْاَرْضُ۔ زمین
وَ۔ اور — لٰکِنَّ۔ لیکن — اللّٰہَ۔ اللہ — ذُوْ۔ صاحب
فَضْلٍ۔ فضل ہے — عَلَی۔ اوپر — الْعٰلَمِیْنَ۔ دنیا کے — تِلْکَ۔ یہ
اٰیٰتُ۔ آیتیں ہیں — اللّٰہِ۔ اللہ کی — نَتْلُوْ۔ پڑھتے ہیں — ھَا۔ انکو
عَلَیْکَ۔ آپ پر — بِالْحَقِّ۔ ٹھیک ٹھیک — وَ۔ اور — اِنَّکَ۔ بیشک آپ
لَمِنَ۔ یقینا — الْمُرْسَلِیْنَ۔ رسولوں میں سے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر سترھواں رکوع پ۲۔ سورۃ بقرہ

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ط

توجب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا۔ بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے۔

بیت المقدس سے جب یہ لشکر دشمن کی طرف روانہ ہوا۔ وہ وقت سخت شدت کی گرمی کا تھا۔ لشکریوں نے طالوت سے پیاس کی شکایت کی اور پانی مانگا۔ طالوت نے کہا پانی تو تمہیں نہر کی صورت میں ملنے والا ہے مگر تمہارا امتحان بھی قدرت لے گی لہٰذا پیاس کی شدت میں حکم کی اطاعت پر مستقل رہو گے تو انہیں تم سے امید ہو سکتی ہے کہ سختیوں کا مقابلہ کر سکو گے اور جو اس وقت اپنی خواہش کے آگے جھک گیا۔ اور تشنگی سے گھبرا گیا نافرمانی کر بیٹھا وہ آئندہ بھی ثابت قدم نہ رہے گی۔ چنانچہ جب یہ چلے تو ان میں سے تین سو تیرہ تو وہ رہے جنہوں نے صبر سے کام لیا اور ایک چلو لے کر اپنے جانوروں کو پلا دیا اس سے جانور تازہ دم ہو گئے۔ اور نہر سے صحیح سلامت گزر گئے اور جو تشنگی سے تنگ آ کر نہر میں ٹوٹ پڑے اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ ان کی تشنگی دو چند ہو گئی۔ ہونٹ سیاہ پڑ گئے چلنے کی ہمت ہی نہ رہی جس کا آگے ذکر ہے۔

فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ٥

توجب پار ہو گیا وہ اور وہ جو ایمان والے تھے تو بولے منکر آج طاقت نہیں جالوت سے اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کی اور بولے وہ جنہیں یقین تھا کہ وہ اللہ سے ملیں گے یہ کہ بارہا تھوڑی جماعت غالب آتی ہے جماعت کثیر پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے والد کا نام ایشا تھا۔ یہ بھی طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے تمام دیگر فرزند بھی شریک تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت ایشا کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور ایشا زرد رنگ کے تھے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بکریاں چراتے تھے۔ چونکہ گھر بھر اس جنگ میں شریک تھا آپ بھی لازمی طور پر شریک ہوئے اور اللہ کی مدد کے بھروسے میدان میں آگئے کیونکہ ایمان والوں کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ کی مدد ہی کام آتی ہے۔ اور آئندہ آپ کے مقابلہ کا نقشہ کھینچا ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ

اور جب سامنے آیا جالوت اور اس کے لشکر والے تو مومنوں نے دعا کی اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاءِ ثبات مضبوط جما دے اور ہماری مدد فرما کافروں پر تو انہوں نے (جالوتی لشکر کو) بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا کی اور اسے سکھایا جو چاہا۔

جب جالوت اپنے لشکر کے ساتھ نہایت متکبرانہ شان سے سامنے آیا اور بنی اسرائیل سے مبارز طلبی کی تو وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرا گئے اس لیے کہ جالوت بڑا قوی الجثہ شہ زور اور قد آور تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اسے اپنی دامادی میں لوں گا اور نصف ملک کا اسے مالک بناؤں گا مگر اس اعلان پر بھی کسی کی ہمت نہ پڑی۔ طالوت نے حضرت شمویل علیہ السلام سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی۔ منجانب اللہ بشارت ہوئی کہ حضرت داؤد کے ہاتھ میں جالوت کی موت ہے۔ طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام سے بھی وہی وعدہ کیا اور کہا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں گے تو میں اپنی لڑکی آپ کے عقد میں دوں گا اور نصف ملک کا آپ کو مالک کروں گا آپ نے مشیت الٰہی کے تحت وعدہ فرما کر جالوت کی طرف رخ کیا صف قتال قائم ہوئی حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے۔ جالوت کے دل میں قدرتی طور پر آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے متکبرانہ انداز میں آگے بڑھ کر اپنی قوت سے آپ کو مرعوب کرنا چاہا۔ آپ نے فلاخن میں غلیلہ رکھ کر ایسا تاک کر مارا کہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے نکل گیا اور جالوت مر گیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کی لاش لا کر طالوت کے سامنے ڈال دی تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حسب وعدہ حضرت داؤد کو نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی سے آپ کا عقد کر دیا۔ ایک مدت کے بعد طالوت انتقال کر گئے اور تمام ملک حضرت داؤد کے زیر نگین ہو گیا (جمل)

اور حکمت دینے کا جو ذکر ہے اس سے مراد نبوت ہے وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ سے مراد دیگر فنون جیسے زرہ بنانا۔ جانوروں کا کلام سمجھنا وغیرہ۔ آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آئتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بیشک رسولوں میں سے ہو۔
یعنی اللہ تعالےٰ نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے ہمسایوں کے سو گھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے۔ نیکوں کا تقرب بھی ہم سیہ کاروں کے لیے دافع بلا ہے۔ (خازن)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا میں ہمیشہ تین سو ولی رہیں گے جن کے دل آدم علیہ السلام کے قلب مبارک کی طرح ہوں گے اور چالیس قلب موسیٰ پر ہوں گے اور سات قلب ابراہیم اور پانچ قلب جبریل پر اور تین قلب میکائیل اور ایک قلب اسرافیل پر ہوں گے جب ان میں سے ایک وفات پا جائے گا تو ان میں ان کی جگہ مقرر ہوگا جو عام مسلمانوں میں ہوں گے۔

ان کے طفیل بلائیں دفع ہوں گی۔ یہ حضرات اوتاد الارض ہیں زمین کی میخیں ہیں انہی کی برکت سے زمین قائم ہے (روح المعانی۔ درمنثور) وللہ الحمد

دوسرا پارہ ختم ہوا۔ تیسرا پارہ شروع ہے۔

۸ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ در سجن سکھر سندھ پارہ دوم مکمل ہوا (۲۲ مئی ۱۹۵۳ء یوم جمعہ)

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری چشتی (نور اللہ مرقدہ)

ترتیب اضافات ۷ مارچ ۱۹۷۶ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ بروز اتوار مکمل ہوا

ابن الحسنات سید خلیل احمد قادری چشتی

تاریخ وصال مفسر قرآن مشہور زمان غازی کشمیر مجاہد ملت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نور اللہ مرقدہ

عابد و زاہد معتبر عالم دین متین ۔ بے نظیر و بے مثال و لاجواب و لاکلام
فکر تھی تاریخ کی آئی ندا احمد لکھو ۔ فاضل حق ہو گئے وہ ہادی ذی احترام
۱۳ ۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

پارہ ۳

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع ۔ پ ۳ ۔ سورہ بقرہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

یہ رسول ہیں کہ فضیلت دی ہم نے ان کے بعض کو بعض پر ان میں سے وہ ہیں کہ اللہ نے کلام فرمایا اور بعض انکے وہ ہیں جن کے درجات بلند کیئے اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں لیکن وہ مختلف ہوگئے اور ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔

لفظی ترجمہ

تِلْكَ ۔ یہ	الرُّسُلُ ۔ رسول ہیں کہ	فَضَّلْنَا ۔ فضل کیا ہم نے	
بَعْضَهُمْ ۔ بعض کو	عَلٰى ۔ اوپر	بَعْضٍ ۔ بعض کے	مِنْهُمْ ۔ ان میں سے
مَنْ ۔ وہ ہیں کہ	كَلَّمَ ۔ کلام کیا	اللّٰهُ ۔ اللہ نے	وَ ۔ اور
رَفَعَ ۔ بلند کیے	بَعْضَهُمْ ۔ بعض کے	دَرَجٰتٍ ۔ بہت درجے	وَ ۔ اور
اٰتَيْنَا ۔ دیں ہم نے	عِيْسَى ۔ عیسیٰ	ابْنَ ۔ بیٹے	مَرْيَمَ ۔ مریم کو
الْبَيِّنٰتِ ۔ نشانیاں	وَ ۔ اور	اَيَّدْنَا ۔ مدد کی ہم نے	هُ ۔ اس کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِرُوْحِ۔ روح	الْقُدُسِ۔ پاک سے	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر
شَآءَ۔ چاہتا	اللّٰہُ۔ اللہ تو	مَا۔ نہ	اقْتَتَلَ۔ لڑتے
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	مِنْۢ بَعْدِہِمْ۔ انکے بعد ہوئے	مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد	مَا۔ اس کے کہ
جَآءَتْہُمُ۔ آئیں انکے پاس	الْبَیِّنٰتُ۔ نشانیاں	وَ۔ اور	لٰکِنِ۔ لیکن
اخْتَلَفُوْا۔ مختلف ہوئے	فَمِنْہُمْ۔ ان میں سے	مَّنْ۔ وہ ہیں جو	اٰمَنَ۔ ایمان لائے
وَ۔ اور	مِنْہُمْ۔ ان سے	مَّنْ۔ وہ ہیں	کَفَرَ۔ جو کافر ہوئے
وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	شَآءَ۔ چاہتا	اللّٰہُ۔ اللہ
مَا۔ تو نہ	اقْتَتَلُوْا۔ لڑتے	وَ۔ اور	لٰکِنَّ۔ لیکن
اللّٰہَ۔ اللہ	یَفْعَلُ۔ کرتا ہے	مَا۔ جو	یُرِیْدُ۔ چاہے

مختصر تفسیر پہلا رکوع۔ پ۳۔ سورۃ بقرہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۚ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۚ

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے ان میں سے بعض وہ ہیں کہ اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے کہ جسے سب پر بلند درجہ کیا اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔

تِلْكَ۔ یہ اشارہ بعید کے لیے ہے۔

الرُّسُلُ۔ یہ لفظ انبیاء مرسلین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ رسول کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں قاصد اور اصطلاح میں رسول وہ مقدس گروہ ہے جس نے اللہ تبارک وتعالے کے پیغامات اس کے بندوں تک کما حقہ پہنچا دیے ہیں اور ان پر آسمانی کتاب بھی نازل فرمائی ہو۔ نبی کے لیے کتاب کی قید نہیں لہذا ہر نبی رسول نہیں اور ہر رسول نبی ہے۔ انبیاء کرام ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش ہیں اور رسول تین سو تیرہ ہیں۔

فَضَّلْنَا۔ اس کا مادہ فضل ہے اس کے معنی بزرگی یا کسی وصف خصوصی میں ممتاز کرنے کو کہتے ہیں لغت میں فضیلت کے معنی یہ ہیں کہ دو چیزیں ایک وصف میں مشترک ہوں تو اسی وصف میں ایک کو دوسری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چیز سے ترقی دیدی جائے۔ اصطلاح میں فضیلت کے معنی وصف کمال میں ترقی دینے کے خاص ہیں۔ یہ معنی اس امر کے مقتضی ہیں کہ جسے فضیلت دی جائے اس کو دنیا میں مدح اور آخرت میں زیادہ ثواب ہو فضیلت کلی اس شخص کو ہوگی جسے زیادتی ثواب اور اللہ تعالے سے زیادہ قرب ہو۔ چنانچہ تمام رسول اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام رسالت و نبوت کے مرتبہ میں اجر و ثواب کے موجبات میں شریک ہیں۔

یہ مقدس ہستیاں جنہیں ہم نے رسول کا منصب دیا جن کا ذکر پہلے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کہہ کر فرمایا گیا۔ یہ سب ایک مرتبہ کے نہیں بلکہ انبیاء کرام کے مراتب جداگانہ ہیں جو کسی سے کسی بات میں افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں لیکن وصف نبوت میں سب مساوی نہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیۂ کریمہ کا مفہوم منطوق ہے اور اسی پر اجماع امت ہے (خازن۔ مدارک)

مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ۔ کچھ نبیوں میں سے وہ ہیں جن سے اللہ تعالے نے کلام فرمایا۔

مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت موسٰی علیہ السلام ہیں کہ حق تعالے نے ان سے بے واسطہ کلام فرمایا۔

حالانکہ موسٰی علیہ السلام سے کلام کے ساتھ تخصیص نہیں ہے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ حضور سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین سے شب معراج بے واسطہ کلام فرمایا جس وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوق عرش گئے اور اس مقام پر پہنچے جہاں مخلوق کے علوم کی انتہا ہے اور جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسائی ہوئی وہاں تک کسی کو رسائی میسر نہ ہوئی وہاں کلام اللہ اور درجات و کمالات سے نوازے گئے۔

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۔ اور بعض کے درجات بلند ہوئے۔

رَفَعَ کے معنی اٹھانا۔ بلند کرنا۔

بَعْضَهُمْ سے صرف اور صرف حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کو یہ درجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر بلند کیے۔

مفسرین کا اتفاق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس انعام میں آپ کی تعظیم۔ فضل اور اعلاء قدر و منزلت ہے جیسا کہ احادیث کثیرہ وارد ہیں

اب یہاں سوال یہ مزید پیدا ہوتا ہے کہ اس ترتیب میں وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ سے حضور ہی جب مراد تھے تو نام مبارک لے کر تصریح کیوں نہ کر دی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نام مبارک نہ لینے میں جو علو مرتبت کا اظہار ہوتا ہے وہ نام لینے سے نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو سوائے ذات اقدس کے وہ وصف کسی پر صادق نہ آئے اور کوئی اشتباہ مشارکت راہ نہ پائے، چنانچہ خاتم النبیین ہی ایک وہ صفت ہے کہ سوائے حضور کی ذات کے کسی پر صادق نہیں آتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و کمالات ایسے ہیں جو تمام انبیاء پر آپ کو فائق دکھا رہے ہیں مثلاً قرآن کریم کہ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ اس مرتبہ کی کتاب کسی نبی پر نہ آئی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا اور لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس پر احادیث میں فرمایا مسلم شریف اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ کَافَّۃً (میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں) کہیں فرمایا وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔ (مجھ پر اللہ نے نبیوں کو ختم کر دیا)

آیات بینات و معجزات باہرات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر افضل کیا آپ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی۔ شفاعت کبریٰ حضور کے لیے مخصوص ہوئی۔ معراج کا قرب خاص آپ کو ملا علمی عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے بے انتہا خصائص حضور کو عطا ہوئے (مدارک۔ خازن)

مثلاً شفاعت والی حدیث لے لیجئے۔ روز محشر ساری مخلوق جمع ہو کر شفیع کی جستجو میں حضرت آدم، نوح، حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی التجا کریں گے سب ہی اس ذمہ داری کو قبول کرنے میں اپنے عجز کا اعتراف کریں گے آخر میں یہ مخلوق شافع محشر سید المرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے حضور حاضر ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے یہ میرا کام ہے پھر بارگاہ قدس میں عرض کر دیں گے (مدارج)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلا فخر کہتا ہوں کہ قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور لواء حمد بھی میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور تمام انبیاء وغیرہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا جو مقبول ہوگی۔ (ترمذی)

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلے معجزے دیئے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو جو ان میں بہت سی نشانیاں عطا ہوئیں وہ ظاہر ہیں آپ بغیر والد پیدا ہوئے۔ ابن مریم فرمانے سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ صرف والدہ سے پیدا ہوئے۔

بَیِّنٰتٍ۔ یعنی کھلی دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت سے معجزے عطا فرمائے گئے۔ مُردوں کا زندہ کرنا بیمار کو تندرست کرنا۔ مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ وغیرہ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاَيَّدْنٰهُ۔ یہ لفظ اَیدٌ سے بنا۔ اس کے معنی قوت ہیں۔

بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ روح حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نام ہے کیونکہ ان سے زندگی ملتی ہے یعنی ہم نے حضرت جبریل کے ذریعہ عیسٰی علیہ السلام کو قوت دی۔ انہیں کے سانس سے انہیں پیدا کیا انہیں کے ذریعہ سے ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ یہود کیونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حد سے زیادہ تحقیر کرتے تھے اور نصاریٰ حد سے زیادہ تعظیم کرتے تھے اس لیے اللہ تعالےٰ نے ان کا ذکر خاص طور پر کیا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ

اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں لیکن وہ مختلف ہوگئے کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا۔

یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہوجاتی۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جنہوں نے ان انبیاء کی اور ان کے بعد حضور پرنور شفیع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھ لیے آپس میں نہ لڑتے۔ یہ لوگ یہودی۔ نصاریٰ اور مشرکین ہیں۔ ان میں بعض تو ایمان لاتے اور جزا کے مستحق ہوتے اور بعض کفر کی وجہ سے سزا کے مستحق ہوتے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔

یعنی اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا اور یہی اس کی قدرت کاملہ کی شان ہے۔ اس کے بعد رکوع شروع ہوا اس میں آخرت کے لیے ذخیرہ جمع کرنے کی تلقین ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ پ ۳۔ سورۃ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! خرچ کرو ہمارے دیے ہوئے میں سے اس سے پہلے کہ آئے وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہو اور نہ کسی دوستی کا فائدہ اور نہ شفاعت کا قبول کے لیے، اور کافر خود ظالم ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ زندہ ہے اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا
الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ
لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ۝
لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ
لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ پکڑے نہ نیند آئے اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں کون ہے وہ جو سفارش کرے اس کے پاس مگر اس کی اجازت سے۔ جانتا ہے وہ جو آگے ہے اور جو پیچھے ہے انکے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے سمائے ہوئے ہیں اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو اور اسے گراں نہیں ان کی محافظت اور وہ بلند بڑائی والا ہے۔

کوئی جبر نہیں دین میں بے شک روشن ہو گئی نیک راہ گمراہی سے جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو بے شک مضبوط تھامی اس نے گرہ جسے کبھی کھلنا ہی نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اللہ والی ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف اور وہ جو کفر کرتے ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نکالتے ہیں نور سے اندھیریوں کی طرف یہی وہ لوگ ہیں دوزخ والے انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

لفظی ترجمہ

یٰۤاَیُّهَا۔ اے	الَّذِیْنَ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	اَنْفِقُوْا۔ خرچ کرو
مِمَّا۔ اس سے	رَزَقْنٰكُمْ۔ جو ہم نے تمہیں دیا		مِنْ قَبْلِ۔ اس سے پہلے
اَنْ۔ کہ	یَّاْتِیَ۔ آئے	یَوْمٌ۔ وہ دن	لَّا۔ کہ نہ
بَیْعٌ۔ خرید و فروخت	فِیْهِ۔ اس میں	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
خُلَّةٌ۔ دوستی	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	شَفَاعَةٌ۔ سفارش

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	اَلْکٰفِرُوْنَ۔ کافر	ھُمُ۔ تو وہی	الظّٰلِمُوْنَ۔ ظالم ہیں
اَللّٰہُ۔ اللہ ہے	لَا۔ نہیں	اِلٰہَ۔ کوئی معبود	اِلَّا۔ مگر
ھُوَ۔ وہی	اَلْحَیُّ۔ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ۔ قائم رکھنے والا	لَا۔ نہیں
تَاْخُذُ۔ پکڑتی	ہٗ۔ اسے	سِنَۃٌ۔ اونگھ	وَّ۔ اور
لَا۔ نہ	نَوْمٌ۔ نیند	لَہٗ۔ اسی کا ہے	مَا۔ جو کچھ
فِی۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے	وَ۔ اور	مَا۔ جو کچھ
فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے	مَنْ۔ کون	ذَا۔ ہے
الَّذِیْ۔ وہ جو	یَشْفَعُ۔ سفارش کرے	عِنْدَہٗ۔ اس کے حضور	اِلَّا۔ مگر
بِاِذْنِہٖ۔ اس کے اذن سے	یَعْلَمُ۔ جانتا ہے	مَا۔ جو	بَیْنَ۔ درمیان
اَیْدِیْھِمْ۔ ہاتھوں کے	وَ۔ اور	مَا۔ جو	خَلْفَھُمْ۔ پیچھے ہے
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	یُحِیْطُوْنَ۔ احاطہ کرسکتی	بِشَیْءٍ۔ کچھ
مِنْ عِلْمِہٖ۔ اس کے علم سے	اِلَّا۔ مگر	بِمَا۔ جتنا	شَآءَ۔ وہ چاہے
وَسِعَ۔ سمائے ہے	کُرْسِیُّہُ۔ اسکی کرسی	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں	وَ۔ اور
الْاَرْضَ۔ زمین کو	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	یَؤُدُہٗ۔ گراں اسے
حِفْظُھُمَا۔ محافظت انکی	وَ۔ اور وہ	ھُوَ۔ وہی ہے	الْعَلِیُّ۔ بلند
الْعَظِیْمُ۔ بڑائی والا	لَا۔ نہیں	اِکْرَاہَ۔ زبردستی	فِی۔ بیچ
الدِّیْنِ۔ دین کے	قَدْ۔ بیشک	تَبَیَّنَ۔ ظاہر ہوگیا	الرُّشْدُ۔ نیک
مِنَ الْغَیِّ۔ گمراہی سے	فَمَنْ۔ تو جو	یَّکْفُرْ۔ کفر کرے	بِالطَّاغُوْتِ۔ شیطان سے
وَ۔ اور	یُؤْمِنْ۔ ایمان لائے	بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	فَقَدِ۔ تو بیشک
اسْتَمْسَکَ۔ تھامی اسنے	بِالْعُرْوَۃِ۔ گرہ	الْوُثْقٰی۔ محکم	لَا۔ نہیں
انْفِصَامَ۔ کھلنا	لَھَا۔ اس کو	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ
سَمِیْعٌ۔ سننے والا	عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے	اَللّٰہُ۔ اللہ	وَلِیُّ۔ والی ہے
الَّذِیْنَ۔ ان کا جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	یُخْرِجُھُمْ۔ نکالتا ہے انہیں	مِّنَ الظُّلُمٰتِ۔ اندھیروں
میں سے	اِلَی۔ طرف	النُّوْرِ۔ نور کے	وَ۔ اور
اَلَّذِیْنَ۔ جو لوگ	کَفَرُوْا۔ کفر کریں	اَوْلِیٰٓـئُھُمُ۔ انکے والی	الطَّاغُوْتُ۔ شیطان ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُخْرِجُوْنَهُمْ۔ نکالتے ہیں انہیں مِّنَ النُّوْرِ۔ نور سے اِلَى۔ طرف
الظُّلُمٰتِ۔ اندھیریوں کے اُولٰٓئِكَ۔ یہ ہیں اَصْحٰبُ۔ لوگ النَّارِ۔ آگ والے
هُمْ۔ وہ فِيْهَا۔ اس میں خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہیں گے۔

مختصر تفسیر پہلا رکوع۔ پ۳۔ سورۃ بقرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں ہمارے دیے ہوئے سے خرچ کرو اس دن سے پہلے جس دن نہ خرید وفروخت ہے (نہ کافروں کے لیے) دوستی اور نہ شفاعت اور کافر تو ظالم ہی ہیں۔

کافروں کو ظالم اس لیے کہا ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی میں آخرت کے لیے کچھ نہ کیا اور دنیا طلبی میں محو رہ کر اپنے اوپر اتنا ظلم کیا کہ بروز قیامت پچھتائیں گے

اٰمَنُوْا۔ کوئی نیکی بغیر ایمان قبول نہیں ہوتی اس لیے بصفت ایمان خطاب ہوا۔ اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو

اَنْفِقُوْا۔ یہ انفاق سے بنا۔ اس کا مادہ نفق ہے یعنی بکھرنا۔ اگر اس سے زکوٰۃ مراد ہے تو یہ امر وجوبی ہے اور اگر صدقات مراد ہیں تو استحبابی اور اگر جہاد میں خرچ کرنا مراد ہے تو یہ امر مطلق ہے کیونکہ جہاد میں خرچ کرنا فرض ہے۔ تو یہ بھی وجوب کے لیے ہے۔

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ۔ رَزَقْنَا۔ رزق سے بنا اس کے معنی ہیں عطیہ۔ ہمارے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرو کچھ

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ۔ سے مراد قیامت ہے۔

لَا بَيْعٌ فِيْهِ۔ بیع کے معنی ہیں مبادلہ مال بالمال یعنی تجارتی لین دین

وَلَا خُلَّةٌ۔ یہ خلل سے بنا۔ اس کا معنی کشادگی ہے۔ محبت کو بھی اسی لیے خلت کہتے ہیں۔

وَلَا شَفَاعَةٌ۔ یہ شفع سے بنا اس کے معنی ہیں جوڑا۔ اسی لیے جفت کو شفع کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی شفاعت ہے

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ کافر ظالم ہیں۔ ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو بے محل خرچ کرنا۔

كَافِرٌ۔ انکار کرنے والا۔ یہاں منکر زکوٰۃ مراد ہے (بیضاوی)

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اہل عرب مرتد ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے اور انہوں نے زکوۃ سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لوگ ایک رسی جو پہلے زکوۃ میں دیتے تھے اب اگر نہیں دیں گے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ اور قائم رکھنے والا نہیں پکڑتی اسے اونگھ اور نہ نیند اسی کے لیے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر۔ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کوئی چیز معلوم نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔ سمالیا ہے اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو اور نہیں گراں اسے ان کی محافظت اور وہ بلند بڑائی والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے۔ اس آیت کو آیۃ الکرسی کہتے ہیں اور احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔

اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا کہ عبادت کی مستحق وہی ذات ہے۔

اِلٰہ۔ کے معنی معبود جس کی عبادت ہوتی ہے کیونکہ وہ ذات ابدی سرمدی ہے۔

اَلْحَیُّ۔ وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ حیّ اسے کہتے ہیں جو ہر شے سے واقف ہو۔ سنتا ہو۔ دیکھتا ہو۔ قادر ہو جس میں یہ صفات ہوں گی وہ ازل سے ہمیشہ ابد تک قائم رہے کیونکہ اس میں امکان وغیرہ نہیں ہوتا۔

اَلْقَیُّوْمُ۔ سب کا تھامنے والا۔ ابن مجاہد کہتے ہیں قیوم وہ ہے جو ہر شے پر قادر ہو صاحب بیضاوی فرماتے ہیں کہ وہ دائم القیام ہے یعنی خلق کی تدبیر اور حفاظت کرتا ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ۔ اس کو نہیں آتی اونگھ اور نہ نیند۔

سِنَةٌ۔ ایک فتور و نقص کا نام ہے جو نیند سے پہلے ہوتا ہے اس لیے اس کو پہلے ہی ذکر کیا گیا

نَوْمٌ۔ ایک حالت ہے جو اعضاء دماغیہ کے ڈھیلے پڑ جانے کی وجہ سے جو ان کو پیش آتی ہے۔ اور یہ ڈھیلا پن ان بخروں کی رطوبت سے ہوتا ہے جو دماغ کو اس طرح چڑھتے ہیں کہ حواس ظاہرہ کو احساس سے بالکل معطل کر دیتے ہیں۔

کیونکہ یہ جملہ صفت سلبیہ ہے۔ تشبیہ کی نفی کرتا ہے اس لیے اس سے اللہ کے حیّ و قیوم ہونے کی تاکید

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہے کیونکہ جیسے اونگھ یا نیند آئے گی تو اس کی حیوۃ میں نقصان ہوگا کیونکہ نیند موت کی بہن ہے۔
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم منبر اقدس پر کھڑے ہوئے اور پانچ باتیں بتائیں۔ ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ تعالےٰ سوتا نہیں نہ اس کو زیبا ہے۔
(۲) میزان عمل اسی کے قبضہ میں ہے وہی اونچی نیچی کرتا ہے۔
(۳) رات کے عمل دن سے پہلے اور دن کے عمل رات سے پہلے اس کے پاس پہنچا دیے جاتے ہیں۔
(۴) اس کا حجاب نور ہے۔
(۵) اگر وہ حجاب کھل جائے تو اس کی شعاعیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو پھونک دے۔

اس لیے کہ وہ واجب الوجود ہے اور موجد عالم مدبر کائنات ہے ایسی ہستی میں کوئی ایسی صفت نہیں ہونی چاہیئے جس سے ذات میں نقص لازم آئے اور اونگھ اور نیند یہ دونوں ایک قسم کے نقص ہیں اس لیے ان دونوں کا رد کر دیا اس لیے کہ وہ نقص و عیب سے پاک ہے پھر
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ فرما کر اپنی مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان فرمایا اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک بھی کر دیا کہ جب سارا جہان اس کی ملک ہے تو مملوک میں سے کون ہوگا جو مالک کا شریک ہو۔ مملوک بہر حال مملوک ہے اور مالک بہر صورت مالک۔
مشرکین یا تو ستارے پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں۔ پہاڑوں۔ پتھروں۔ درختوں جانوروں آگ وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں جو زمین میں ہیں تو جب آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس ایک ذات ہی کی ملکیت ہے تو مالک کے ہوتے مملوک کی پوجا کس طرح صحیح اور معقول ہوگی۔
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے حضور میں بغیر اس کی اجازت کے۔
اس میں اللہ تعالےٰ کی شان کبریائی کا بیان ہے۔ اس جملہ کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ کون ہے جو رب کے سوا بلا اجازت کسی کی سفارش کرے۔ دوسرے یہ کہ جو بندے رب کے قریب ہیں ان میں سے بھی بغیر اجازت کون کسی کی سفارش کر سکتا ہے۔ تو بت جن کو رب سے دور کا بھی تعلق و واسطہ نہیں ہے وہ کیا کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں (روح البیان)
مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ھٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ یہ سب خدا کے حضور ہمارے سفارشی ہوں گے اس عقیدہ کو بھی رد کر دیا کہ مشرکین کا یہ گمان کہ "سب شفاعت کریں گے" غلط ہے اس لیے کہ کفار کے لیے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو شفاعت ہی نہیں اور جو ماذونین اللہ کے حضور شفاعت کرنے والے ہیں وہ صرف اور صرف انبیاء کرام ہیں یا ملائکہ یا مومنین ان کے سوا اور کوئی شفیع نہیں۔

پھر اس ذاتِ پاک کی ہی یہ صفت ہے کہ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وہ جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ یعنی جو ان سے پہلے ہو چکا ہے اور جو ان کے بعد ہوگا۔

یَعْلَمُ۔ حال استمراری ہے یعنی ہمیشہ جانتا ہے۔

مَا۔ سے مراد مخلوق کے تمام حالات ہیں

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ۔ سامنے کی چیز کو

خَلْف۔ پیچھے کی چیز کو۔

یعنی امور دنیا و آخرت۔ ماقبل و مابعد سب کا وہی جاننے والا ہے۔

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ۔ اور وہ احاطہ نہیں کرسکتے اس کی معلومات سے کسی چیز کا۔

بلاوجود یکہ اللہ تعالے کو ہر شے کا علم ہے لیکن مِنْ عِلْمِهٖ کی قید اس لیے لگائی تاکہ تنبیہ ہو جائے کہ وہ علم تام جو تمام اشیاء کی حقیقت کو محیط ہے اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کے سوا کسی کا علم کسی شے کی حقیقت کو محیط ہونا نہیں پایا جاتا۔

اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ مگر جتنا وہ چاہے۔

اس میں وہ لوگ ہیں جنہیں وہ مطلع فرماتا ہے اور وہ انبیاء و رسل ہیں جو بعطاء الٰہی غیب پر مطلع ہوتے ہیں اور ان کا غیب پر مطلع ہونا ان کی نبوت کی دلیل ہے۔ اسی لیے فرمایا عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ علم غیب پر مطلع ہونا رسول کرام ہی کا خاصہ ہے۔ (خازن)

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو۔

وَسِعَ۔ وُسْعَة سے ہے۔ اس کے معنی سما لینا۔ گھیر لینا ہے۔

كُرْسِیّ۔ کُرْس سے ہے۔ اس کے معنی ہیں ایک شے کے اجزاء کا اوپر نیچے ہونا۔ کرسی اس چھوٹے تخت کو بھی کہتے ہیں جو بیٹھنے والے سے نیچے۔ وہ بھی تختوں سے مرکب ہوتا ہے۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی عظمت کی تصویر اور محض ایک مثال ہے ورنہ حقیقتاً نہ کرسی ہے نہ کوئی بیٹھنے والا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ یہاں کرسی سے مراد اللہ کا علم ہے اسی وجہ سے علم کے صحیفہ کو کراسہ کہتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض کا قول ہے کہ کرسی سے مراد اس کا ملک اور سلطنت ہے۔
اہل عرب قدیمی بادشاہت کا نام کرسی رکھ لیتے تھے۔
محققین نے کرسی سے علم وقدرت مراد لیا ہے۔
بعض نے عرش بتایا اور بعض نے اس سے وہ مراد لیا جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے بعض نے اس سے وہی مراد لیا ہے جو فلک البروج کے نام سے موسوم ہے۔
ابن مردویہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو کرسی کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے کسی بڑے بیابان میں کوئی حوض ہوتا ہے اور عرش کو کرسی پر اسی قدر فضیلت ہے جیسی اس بیابان کو اس حوض پر فضیلت ہے۔
وَلَا يَئُودُهٗ۔ اور نہیں گراں گذرتی اس کو۔ یہ اوّد سے بنا ہے اس کے معنی بوجھ مشقت اس کا مرجع رب تبارک و تعالےٰ ہے۔
حِفْظُهُمَا حفظ کے معنی نگہبانی ہے۔ ان کی حفاظت یعنی آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وہ علم سلطنت غلبہ اور صفات میں سب سے اعلیٰ اور عظیم ہے۔
ان آیات میں الٰہیات کے باریک مسائل و نکات کا حل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ الٰہیت میں واحد ہے۔ حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود ہے اپنے ماسوا کا موجد ہے۔ تجدد و حلول سے منزہ اور تغیر و فتور سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی۔ ملک و ملکوت کا مالک۔ اصول و فروع کا مبدا و مبدع۔ قوی گرفت والا جس کے حضور اس کے ماذونین کے کوئی شفاعت کے لیے بھی لب نہ ہلا سکے۔ قدیم ازلی ایسا ہے کہ
لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِرَبِّيْ ۔ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ
میرے رب کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی شریک اور نہ ہی اس کی کوئی ضد رکھتا ہے وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا اسے کوئی زوال نہ آیا۔
موجودات کی ہر شے کا علم جلی اور خفی کلی اور جزئی کا وَاسِعُ الْمُلْكِ وَالْقُدْرَةِ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا عَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک جامع مانع صفات فرمائیں۔

فضائل آیۃ الکرسی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک کی زکوٰۃ کی حفاظت کرنے پر مقرر فرمایا۔ میں وہیں تھا کہ ایک شخص نے غلہ چرانا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ میں تجھ کو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اس نے کہا کہ میں محتاج غریب ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تمہارا رات کا قیدی کہاں گیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ اپنی عیالداری اور حاجتمندی ظاہر کرتا تھا میں نے اسے چھوڑ دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یاد رکھو وہ جھوٹا تھا اور وہ پھر بھی آئے گا۔

مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا میں انتظار کر رہا تھا کہ وہی شخص پھر آ گیا اور غلہ چرانے لگا۔ میں نے پکڑ لیا اور قید کر دیا تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کروں گا اس نے پھر اپنی عیالداری اور معذوری کا اظہار کیا میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔

تیسری دفعہ پھر آیا میں نے پکڑ لیا اور یہ فیصلہ کیا کہ اب اس کو ہرگز نہ چھوڑوں گا کیونکہ ہر دفعہ یہی بات کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ اس نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں چند کلمے تم کو ایسے بتاؤں گا جن سے خداوند تعالٰے تم کو محفوظ رکھے گا اور وہ یہ ہیں۔ آیۃ الکرسی پڑھی۔ اس نے کہا کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالٰے کی طرف سے تم پر محافظ مقرر کر دیئے جائیں گے اور شیطان پاس نہیں آئے گا۔

پس کر میں نے اسے چھوڑ دیا صبح میں دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ رات والا قیدی کہاں گیا؟

حضرت ابو ہریرہ نے عرض کی کہ وہ چند کلمات بتا کر چلا گیا میں نے اسے چھوڑ دیا

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تو جھوٹا تھا مگر یہ بات سچ کہہ گیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون تھا جو تین روز سے آ رہا تھا؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا وہ شیطان تھا (بخاری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو بہشت میں جانے سے سوائے موت کے اسے کوئی چیز مانع نہ ہوگی۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ ایک خبیث جن آپ کو تکلیف پہنچانے کی فکر میں ہے جب آپ بستر پر لیٹا کریں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

جبر و اکراہ نہیں دین میں بے شک روشن ہو گئی راہ رشد گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے تو بیشک اس نے تھامی محکم گرہ جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

لَا اِكْرَاهَ۔ کوئی جبر نہیں۔ یہ کرہ سے بنا ایسا کام جو اپنی مرضی سے نہ کیا جائے بلکہ اس میں زبردستی اور جبر کو دخل ہو اسے بجبر و اکراہ کہا جاتا ہے۔

الدِّيْنِ۔ مذہب۔ لفظ دین۔ جزا و سزا یعنی بدلہ

الرُّشْدُ۔ ہدایت۔ رَاشِد اس کا اسم فاعل ہے اس کے ہدایت یافتہ۔ رشد سے اسلام مراد ہے۔

الْغَيِّ۔ گمراہی۔ اس کا مادہ غوی ہے۔ اس کے معنی بہکانے۔ گمراہ کرنے کے ہیں۔ یہاں شرک و کفر مراد ہے۔

صفات الٰہیہ کے بیان کے بعد لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی جامع صفات سننے سمجھنے کے بعد عاقل کے لیے اب قبول حق میں تامل کی وجہ کوئی باقی نہیں رہتی لہٰذا دین میں رب تبارک و تعالے جبر و اکراہ کا حکم نہیں دیتا بلکہ دلائل لائحہ واضحہ اسے خود دین کی طرف مائل کریں گے اور جب سیدھی راہ کھلا سے واضح اور روشن ہوگئی تو ہر کافر کے لیے اول اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوگا جبکہ کفر و ضلالت ایمان و ہدایت میں روشنی میں واضح ہوگیا تو اسے اسلام و ایمان قبول کر کے محکم گرہ تھامنا لازم ہے۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ۔ تو جو نہ مانے بتوں کو۔

طَاغُوْت۔ طغیان سے ہے۔ اس کے معنی حد سے گذرنا۔ سرکش۔ گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تبارک و تعالے کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کریں۔ جن انسان کے شیاطین ہیں جو عبادت سے روکیں۔

وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ۔ اور ایمان لائے اللہ تعالے پر۔

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ۔ بے شک اس نے پکڑ لیا مضبوطی کے ساتھ۔

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ حلقہ مضبوط رسی سے۔ عروہ وہ چیز جس کو پکڑ کر لٹکا جائے یعنی رسی

وُثْقٰى۔ مضبوط۔ یہاں قوی دلائل کو مضبوط گرہ والی رسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ اِنْفِصَام فصم سے بنا اس کے معنی کھل کر ٹوٹنا۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ اللہ تعالے سنتا اور نیت کو جاننے والا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ تمہارے پاس رہنا چاہیں تو وہ تمہارے ہی ہیں اور اگر وہ ان کا ساتھ دیں تو ان کے ساتھ انہیں بھی نکال دو

شان نزول

انصار میں رواج تھا کہ جن عورتوں کے بچے نہیں جیتے تھے۔ وہ نذر مانتی تھیں کہ اگر یہ بچے زندہ رہیں تو ہم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں یہودیں شامل کردیں گے جب ان کی حاجت پوری ہوجاتی تو وہ نذر پوری کرتیں اور یہ یہودی ہی رہتے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلام کا آفتاب ہدایت چمکا اور وہاں سے قبیلہ بنی نضیر کو ملک بدر کیا گیا تو ان میں انصار کی اولاد بھی تھی۔ انصار نے چاہا کہ ان کو نہ جانے دیں کیونکہ یہ اولاد اور بھائی بھتیجے ہیں تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہیں تو ایمان لے آئیں اور مدینہ میں رہیں اور چاہیں تو اپنے کفر پر قائم رہیں اور نکل جائیں (خازن)

قبیلہ بنی سالم میں ایک صاحب تھے جن کا نام حصین تھا ان کے دو بیٹے عیسائی تھے وہ مدینہ منورہ میں تجارت کے لیے آئے حضرت حصین نے انکو پکڑ لیا اور فرمایا کہ میں تمہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا جب تک تم ایمان نہ لاؤ۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ میں یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا کہ میرے جگر کے ٹکڑے دوزخ میں جائیں اور میں دیکھوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (درمنثور)

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۠

اللہ والی ہے ایمان والوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے والی وحمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نکالتے ہیں نور سے اندھیریوں کی طرف یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

وَلِیٌّ ۔ مددگار۔ دوست۔ اس کی جمع اولیاء ہے۔ یہ لفظ رفیق۔ کارساز۔ دوست کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مومنین سے نومسلم یا جو علم الٰہی میں مومن تھے۔

الظُّلُمٰتِ۔ اندھیرے۔ اس کا واحد ظُلْمَۃٌ ہے۔ یہاں کفر و شرک کی تاریکیاں مراد ہیں۔ نور بمعنی روشنی جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔ ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے۔ اللہ تعالے نومسلموں کو ظلمت کفر سے نور ایمان کی طرف نکالتا ہے یا انہیں شبہات اور شکوک کی تاریکیوں سے نکال کر ان کو نور یقین عطا فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ۔ یہاں كَفَرُوْۤا سے مراد مرتدین یا وہ جو علم الٰہی میں کافر ہیں۔ طاغوت۔ سے شیاطین مراد ہیں۔ کاہن یا بت وغیرہ (روح البیان) جو کفار کے مددگار شیاطین ہیں جو انہیں کفر میں مدد دیتے ہیں۔

یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ۔ ان کو اجالے سے اندھیرے کی طرف نکالتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر کفار سے مرتدین مراد ہیں تو ان کا ایمان سے نکلنا ظاہر ہے اور اگر قدیمی کفار مراد ہیں تو نور ایمان مراد ہے جو میثاق کے دن حاصل ہوا تھا۔ جو اصل فطرت پر ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر لیتے ہیں۔

شان نزول:۔ ابن جریر نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے کچھ لوگ منکر تھے جب حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو جو لوگ حضرت عیسٰی کے منکر تھے وہ آپ پر ایمان لے آئے اور جو لوگ حضرت عیسٰی پر ایمان رکھتے تھے وہ آپ کے منکر ہو گئے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ یہی لوگ دوزخی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی کفار، مومن کیسا ہی گنہگار ہو نجات پائے گا۔

اس آیت کریمہ میں ظلمت و نور کا جو استعارہ فرمایا گیا وہ کفر سے ظلمت اور نور سے ایمان کی روشنی مراد ہے اور غرور و تکبر پر انکسار حاصل کرتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ مع تفسیر رکوع ۳ پ ۳ سورہ بقرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس غرور کے سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجئے (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا اور خدا بے انصافوں کو ہدایت دیا نہیں کرتا۔

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ

یا اسی طرح اس شخص کو نہیں دیکھا جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاق سے گذر ہوا تو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ
قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ
لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ
وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا
لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ۝

اس نے کہا کہ خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) پھر اس کو جلا اٹھایا اور پوچھا تم کتنا عرصہ (ٹھیرے) رہے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم خدا نے فرمایا (نہیں) بلکہ سو برس (ٹھیرے) رہے ہو اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق سڑی) بسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیونکر جوڑے دیتے ہیں اور ان پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ واقعات اس کے اپنے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ
كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ
لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ
قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ
عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ
ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

اور جب ابراہیم نے (خدا سے) کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) باور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن (میں دیکھنا) اس لیے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان حاصل کر لے۔ خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑ کر اپنے پاس منگا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرا دو) پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان لو کہ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

اَ ۔ کیا	لَمْ ۔ نہ	تَرَ ۔ دیکھا تو نے	اِلٰی ۔ طرف
الَّذِیْ ۔ اس کی جو	حَآجَّ ۔ جھگڑا	اِبْرٰھٖمَ ۔ ابراہیم سے	فِیْ ۔ بیچ
رَبِّہٖ ۔ اس کے رب کے	اَنْ ۔ یہ کر	اٰتٰہُ ۔ دی اسے	اللّٰہُ ۔ اللہ نے
الْمُلْکَ ۔ بادشاہی	اِذْ ۔ جب	قَالَ ۔ کہا	اِبْرٰھٖمُ ۔ ابراہیم نے
رَبِّیَ ۔ میرا رب	الَّذِیْ ۔ وہ ہے جو	یُحْیٖ ۔ زندہ کرتا	وَ ۔ اور
یُمِیْتُ ۔ مارتا ہے	قَالَ ۔ کہا		اَنَا ۔ میں بھی
اُحْیٖ ۔ زندہ کرتا	وَ ۔ اور	اُمِیْتُ ۔ مارتا ہوں	قَالَ ۔ کہا
اِبْرٰھٖمُ ۔ ابراہیم نے	فَاِنَّ ۔ بیشک	اللّٰہَ ۔ اللہ	یَاْتِیْ ۔ لاتا ہے
بِالشَّمْسِ ۔ سورج کو	مِنَ الْمَشْرِقِ ۔ پورب سے		فَاْتِ ۔ تو لا تو
بِھَا ۔ اسے	مِنَ الْمَغْرِبِ ۔ پچھم سے		فَبُھِتَ ۔ تو حیران رہ گیا
الَّذِیْ ۔ وہ جو	کَفَرَ ۔ کافر تھا	وَ ۔ اور	اللّٰہُ ۔ اللہ
لَا ۔ نہیں	یَھْدِی ۔ ہدایت دیتا	الْقَوْمَ ۔ قوم	الظّٰلِمِیْنَ ۔ ظالم کو
اَوْ ۔ یا	کَالَّذِیْ ۔ اسکی طرح جو	مَرَّ ۔ گزرا	عَلٰی ۔ اوپر
قَرْیَۃٍ ۔ ایک بستی کے	وَ ۔ اور	ھِیَ ۔ وہ	خَاوِیَۃٌ ۔ گری ہوئی تھی
عَلٰی ۔ اوپر	عُرُوْشِھَا ۔ اپنی چھتوں کے	قَالَ ۔ بولا	اَنّٰی ۔ کیونکر
یُحْیٖ ۔ زندہ کرے گا	ھٰذِہٖ ۔ اس کو	اللّٰہُ ۔ اللہ	بَعْدَ ۔ بعد
مَوْتِھَا ۔ اسکی موت کے	فَاَمَاتَہُ ۔ تو مار دیا اسے	اللّٰہُ ۔ اللہ نے	مِائَۃَ ۔ سو
عَامٍ ۔ سال	ثُمَّ ۔ پھر	بَعَثَہٗ ۔ اٹھایا اس کو	قَالَ ۔ کہا
کَمْ ۔ کتنا	لَبِثْتَ ۔ ٹھہرا تو	قَالَ ۔ کہا	لَبِثْتُ ۔ میں ٹھہرا
یَوْمًا ۔ ایک دن	اَوْ ۔ یا	بَعْضَ ۔ بعض حصہ	یَوْمٍ ۔ دن کا
قَالَ ۔ کہا	بَلْ ۔ بلکہ	لَبِثْتَ ۔ ٹھہرا تو	مِائَۃَ ۔ سو
عَامٍ ۔ سال	فَانْظُرْ ۔ سو دیکھ	اِلٰی ۔ طرف	طَعَامِکَ ۔ اپنے کھانے کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	شَرَابِكَ۔ اپنے پینے کی	لَمْ۔ نہیں	یَتَسَنَّہْ۔ بُسا
وَ۔ اور	اُنْظُرْ۔ دیکھ	اِلٰی۔ طرف	حِمَارِكَ۔ اپنے گدھے کی
وَ۔ اور	لِنَجْعَلَكَ۔ تاکہ بنائیں ہم تجھ کو		اٰیَۃً۔ نشان
لِلنَّاسِ۔ لوگوں کیلئے	وَ۔ اور	اُنْظُرْ۔ دیکھ	اِلٰی۔ طرف
الْعِظَامِ۔ ہڈیوں کے	کَیْفَ۔ کس طرح	نُنْشِزُھَا۔ کھڑا کرتے ہیں ان کو	
ثُمَّ۔ پھر	نَکْسُوْ۔ پہناتے ہیں	ھَا۔ ان کو	لَحْمًا۔ گوشت
فَلَمَّا۔ پھر جب	تَبَیَّنَ۔ ظاہر ہو گیا	لَہٗ۔ اس کو	قَالَ۔ کہا
اَعْلَمُ۔ میں خوب جانتا ہوں	اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر
کُلِّ۔ ہر ایک	شَیْءٍ۔ چیز کے	قَدِیْرٌ۔ قادر ہے	وَ۔ اور
اِذْ۔ جب	قَالَ۔ کہا	اِبْرٰھٖمُ۔ ابراہیم نے	رَبِّ۔ اے میرے رب
اَرِ۔ دکھا	نِیْ۔ مجھ کو	کَیْفَ۔ کس طرح	تُحْیِ۔ زندہ کرے گا تو
الْمَوْتٰی۔ مُردوں کو	قَالَ۔ فرمایا	اَوَ۔ کیا	لَمْ۔ نہیں
تُؤْمِنْ۔ ایمان لایا تو	قَالَ۔ عرض کیا	بَلٰی۔ کیوں نہیں	وَ۔ اور
لٰکِنْ۔ لیکن	لِیَطْمَئِنَّ۔ تاکہ اطمینان پائے	قَلْبِیْ۔ میرا دل	قَالَ۔ فرمایا
فَخُذْ۔ تو پکڑ	اَرْبَعَۃً۔ چار	مِّنَ الطَّیْرِ۔ پرند	فَصُرْ۔ تو ہلا
ھُنَّ۔ ان کو	اِلَیْکَ۔ اپنی طرف	ثُمَّ۔ پھر	اجْعَلْ۔ کر
عَلٰی۔ اوپر	کُلِّ۔ ہر	جَبَلٍ۔ پہاڑ کے	مِّنْھُنَّ۔ ان سے
جُزْءًا۔ ایک ٹکڑا	ثُمَّ۔ پھر	ادْعُھُنَّ۔ بلا انہیں	یَاْتِیْنَکَ۔ آئینگے تیرے پاس
سَعْیًا۔ دوڑتے	وَ۔ اور	اعْلَمْ۔ جان لے	اَنَّ۔ بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ	عَزِیْزٌ۔ غالب	حَکِیْمٌ۔ حکمت والا ہے۔	

مختصر تفسیر تیسرا رکوع پ ۳ سورہ بقرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ م اِذْ قَالَ
اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ لا قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ط

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا نہ دیکھا تم نے (اے محبوب) اسے جو جھگڑا ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں (غرور، تکبر، خود بینی خود سری کی بنا پر) اس لیے کہ اللہ نے سلطنت اسے بخشی۔

اَلَمْ تَرَ۔ یہ استفہام انکاری ہے اس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ اے محبوب کیا آپ نے نہ دیکھا۔

اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖ۔ جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں۔

اس وقت کا بادشاہ مراد ہے جس کا نام نمرود بن کنعان بن سنجاریب تھا۔ یا نمرود بن کنعان بن حام بن نوح تھا (روح البیان و روح المعانی)

علامہ بغوی کہتے ہیں کہ روئے زمین کے چار بادشاہ گذرے ہیں دو مسلمان حضرت سلیمان و ذوالقرنین اور دو کافر نمرود و بخت نصر۔

یہی پہلا بادشاہ تھا جسے اللہ تعالے نے روئے زمین کی سلطنت عطا فرمائی تھی اسی نے سب سے پہلے سر پر تاج رکھا اس کی عمر آٹھ سو اسی برس ہوئی چار سو برس اس کے عزت کے ساتھ گذرے اور بقایا چار سو برس مچھر کے عذاب کی وجہ سے ذلت و پریشانی سے گذرے۔ عطاء نعمت پر شکر و اطاعت کی بجائے تکبر و غرور کے ساتھ ربوبیت کا مدعی ہو گیا۔ اس نے رب و تعالے سے مقابلہ کرنے کے لیے نہایت اونچا قلعہ بنایا تھا۔ اس کا پایۂ تخت بابل تھا (خازن)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے اللہ تعالے کی اطاعت و عبودیت کی دعوت دی یہ دعوت آگ میں پھینکے جانے سے قبل دی یا بعد۔ اس کی اصل نہیں ملتی۔

بعض علماء نے کہا کہ یہ مناظرہ آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا جبکہ آپ نے بت شکنی فرمائی تھی۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مناظرہ آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا جب کہ آگ گلزار ہو گئی اور اس ملک پر مچھر اور قحط کا عذاب آیا تو لوگ بارش کے لیے نمرود کے پاس آئے۔ نمرود ان سے سوال کرتا کہ تیرا رب کون ہے؟ اگر اس نے کہہ دیا کہ تُو۔ تو وہ غلہ دیدیتا ورنہ نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی آئے اس نے پوچھا تمہارا رب کون ہے؟ آپ نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے۔

رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ۔ یہ دلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نہایت جامع تھی ایک ناخدا شناس کے لیے بہترین ہدایت بھی تھی۔ آپ نے بتایا تھا کہ تو خود اور تیرا وجود اور تیری حیات اس ذات حیّ و قیوم کے وجود کی شاہد ہے کہ تو اول بے جان نطفہ تھا اس نے تجھے انسانی صورت بخشی۔ حیات عطا کی اسی کو رب کہتے ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور زندگی کے بعد پھر زندہ جسم کو جو موت دے دیتا ہے وہ پروردگار عالم ہے اس کی قدرت کی شہادت خود تیری موت و حیات میں موجود ہے۔ اس کے وجود سے بے خبر رہنا انتہائی جہالت اور غایت سفاہت ہے۔

یہ دلیل بھی ایسی تھی کہ اس کا جواب نمرود سے نہ بن پڑا مگر اس خیال سے کہ بھرے مجمع میں ذلت و رسوائی نہ ہو کہنے لگا۔

قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ: میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔

دلیل کے لیے دو شخص بلائے ان میں سے ایک قتل کر ڈالا ایک چھوڑ دیا گویا اس سے یہ بتایا کہ جسے چھوڑا اسے زندہ کیا اور جسے قتل کرایا وہ مار دیا۔ حالانکہ یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا کہاں موت و حیات کا پیدا کرنا۔ قتل کیے ہوئے کو اگر زندہ کر دیتا اور چھوڑے ہوئے کو بلا قتل حکم سے مار دیتا تب بھی کوئی بات تھی۔ اس مظاہرے سے عقل پر تو اسی وقت ظاہر ہو گیا کہ یہ ہٹ دھرم ہے اس کے پاس جواب نہیں ہے حجت ابراہیم قاطع ہے۔ لیکن چونکہ نمرود نے اپنے جواب میں شان دعوی دکھائی تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت کی اور فرمایا کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور میں نہیں۔ پھر تیرا دعوی ربوبیت جھوٹا نہیں تو اور کیا ہے۔ اچھا چل اس سے آسان دوسرا کام کر کے دکھا دے اور وہ ایک متحرک جسم کا حرکت میں پہلی حرکت سے متبدل ہوتا ہے چنانچہ فرمایا۔

قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ سورج مشرق سے لاتا ہے تو اتنا ہی کر دے کہ اسے مغرب سے لا دے۔ اور اگر حرکت اجسام میں بھی تبدل و تغیر کی تجھ میں قوت نہیں تو دعوی ربوبیت و الوہیت کس منہ سے کرتا ہے۔ نتیجہ فرمایا گیا۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ تو مبہوت ہو گیا وہ جس نے کفر کیا اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

بُہِتَ۔ بُهْتٌ سے بنا اس کے معنی حیرانی و تہمت کے ہیں۔ بہتان اسی لیے کہتے ہیں کہ سننے والا حیران رہ جاتا ہے۔ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ کافر کفر کی وجہ سے حیران پریشان رہ گیا۔ ورنہ کج بحثی کر سکتا تھا اللہ تعالے کافروں کو آخرت میں جنت کے راستے کی ہدایت نہ دیگا۔ ظالم کو ہدایت نہیں دیتا۔

حضرت عزیر علیہ السلام کا سو برس کے بعد زندہ ہونا

اب دوسرا واقعہ بیان ہوتا ہے بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے۔ بیت المقدس میں بنی اسرائیل آباد تھے جب ان کا فسق و فجور، نافرمانی و طغیانی حد سے بڑھ گئی تو عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً چھ سو برس پہلے بادشاہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخت نصر بابلی نے بیت المقدس پر شدید حملہ کر دیا اس کے ساتھ چھ لاکھ جھنڈے تھے ہر جھنڈے کے ساتھ افواج تھیں جنہوں نے بیت المقدس کو ویران کر دیا۔ توریت کے نسخے جلا دیے بنی اسرائیل کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک کو قتل کر ڈالا۔ دوسرے کو ذلیل وخوار کر کے شام میں رکھا تیسرے کو قید کر دیا جن کی تعداد دس لاکھ تھی ان میں حضرت عزیر ودانیال علیہما السلام بھی تھے جو اس وقت بچے تھے۔

بہت عرصہ کے بعد ان میں سے بعض لوگوں نے قید سے رہائی پائی ان میں حضرت عزیر علیہ السلام بھی شامل تھے۔ یہ بستی اس وقت تک اجڑی پڑی تھی حضرت عزیر علیہ السلام جب وہاں سے گذرے آپ کے ساتھ کھجوریں اور ایک برتن میں انگور کا شیرہ تھا۔ آپ دراز گوش پر سوار تھے۔ آپ تمام بستی میں گھومے وہاں کسی کو نہ پایا۔ بستی کی عمارتیں منہدم دیکھیں تو آپ نے تعجب سے فرمایا۔

اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ اسے اللہ کیونکر جلائے گا اسے اس کی موت کے بعد۔

اس واقعہ سے پرہیزگاروں کو ہدایت کاملہ اور یقین کے بعد عین الیقین اور حق الیقین عطا فرمایا گیا ہے۔ اب ارشاد ہے کہ

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ یا اس کی طرح جو گذرا ایک بستی پر (یعنی عزیر علیہ السلام) اور وہ ڈھئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر (یعنی اس بستی کی ویرانی اس طرح ہوئی کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آ پڑیں) پھر آپ نے ایک جگہ اپنے گدھے کو باندھا اور آرام فرمانے کے لیے ایک جگہ قیام فرمایا۔ یہ صبح کا وقت تھا جب آپ لیٹے تو اللہ تعالےٰ نے آپ کی روح قبض کر لی اور گدھا بھی مر گیا اس کے ستر برس بعد اللہ تعالےٰ نے شاہان فارس سے ایک بادشاہ کو اس زمین پر مسلط کیا یہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا یہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانے میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گذر گئے تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی اور تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ یہ واقعہ شام کے وقت غروب کے قریب ہوا اس وقت اللہ تعالےٰ نے فرمایا

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

تو اللہ تعالےٰ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا (عزیر)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم گویا آپ صبح لیٹے تھے اور اب دیکھا تو شام قریب تھی تو آپ نے سمجھا کہ یہ شام اسی دن کی ہے جس میں سوئے تھے تو اس پر رب العزت کی طرف سے جواب ملا

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

فرمایا نہیں بلکہ تجھے یہاں سو برس گذر گئے ہیں تو اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بُو باس نہ لایا اور بُسا نہیں اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیوں کر ہم انھیں اٹھان دیتے ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ حال اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ اور ہر چیز کے قادر ہے۔

چنانچہ مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ کریم کی طرف سے جواب ملا کہ صبح سے شام کا حساب تم لگا رہے ہو حالانکہ تم سو برس یہاں ٹھہرے اب اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے شیرے کو دیکھو ویسے کا ویسا ہی ہے اس میں بُساؤ کا اثر تو کجا معمولی بو بھی باسی ہونے کی نہیں ہے اور اپنے گدھے کو دیکھو آپ نے دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ اور اتنا گل چکا تھا کہ تمام اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں پھر آپ کی نظر کے سامنے اس کے اجزاء جمع ہوئے اور تمام اعضاء اپنے اپنے موقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال چڑھی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور رینگنے لگا آپ نے یہ مشاہدۂ قدرت کر کے عرض کیا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد کا قصہ مفسرین نے یوں لکھا ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور اپنے محلہ میں تشریف لائے۔ سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے اور عمر وہی چالیس سال کی تھی۔ کوئی آپ کو اس وقت کی آبادی والوں میں سے پہچانتا نہ تھا آپ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک بڑھیا ملی جو ضعیف تھی پاؤں رہ گئے تھے نابینا ہو گئی تھی یہ آپ کے وقت کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ مکان عزیر کا ہے بڑھیا نے کہا ہاں مگر اب عزیر کہاں انہیں تو مفقود الخبر ہوئے سو برس گذر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں۔

بڑھیا یہ سن کر بولی سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا۔ پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے اگر آپ عزیر ہیں تو میرے لیے دعا کریں کہ میں بینا ہو جاؤں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی علی الفور وہ بینا ہو گئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا قُومِی بِاذْنِ اللّٰہِ۔ اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرمانا تھا کہ اس کے بیجان پیر درست ہو گئے۔ اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور بولی میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر ہیں۔

وہ بڑھیا آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی یہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے۔ بڑھیا نے مجلس میں پکارا لوگو یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے مبارک ہو۔ اہل مجلس نے جھٹلایا اس نے کہا دیکھو۔ آپ کی دعا سے میری ٹانگیں صحیح ہو گئی ہیں اور گئی ہوئی بینائی مل گئی۔

یہ سن کر لوگ اٹھے آپ کے قریب آئے آپ کے فرزند نے کہا حضرت میرے والد صاحب کے شانوں کے مابین کالے بالوں کا ایک ہلال تھا آپ نے پشت مبارک کھول کر دکھائی تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا اور کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا۔ آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ کر سنا دی۔ ایک شخص نے کہا مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاریوں کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے۔

چنانچہ اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا تو ایک ایک حرف مطابق نکلا (جمل) آگے ارشاد ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے میرے رب مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردوں کو جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر دل کا اطمینان حاصل کرنا چاہتا ہوں فرمایا تو اچھا چار پرندے کر انہیں ساتھ ملا پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی - اور یاد کرو جب کہا ابراہیم نے کہا کہ اے پروردگار مجھ کو دکھا دے تو کیونکر زندہ کرے گا مردے۔

حسن۔ قتادہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس سوال کے کرنے کا سبب یہ تھا کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا۔ مدوجزر جسے جوار بھاٹا کہتے ہیں اس سے سمندر کا پانی اترتا چڑھتا رہتا ہے چنانچہ پانی چڑھتا تو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مچھلیاں اس لاش تک آجاتیں اور اس سے کھاتیں جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے اس پر آتے اور کھاتے جب درندے ہٹ جاتے تو پرندے آکر اسے نوچتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو دیکھنے کا شوق ہوا کہ مردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہ حق میں عرض کیا کہ یارب مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو ضرور زندہ کرے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور پرندوں کے پیٹ اور پرندوں کی پوٹوں سے جمع فرمائے گا مگر میں یہ منظر عجیب دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔

ایک قول بعض مفسرین کا یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا۔ ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے انہوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالے آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (خازن)

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ۔ فرمایا کیا تجھ کو یقین نہیں۔ کہ مارنے کے بعد پھر اسی ترکیب سے میں مردوں کو زندہ کر سکوں گا۔

اَوَلَمْ میں ہمزہ استفہامیہ ہے۔ ایمان بمعنی یقین ہے۔ یقین کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین۔

علم الیقین جو سن کر حاصل ہو ایمان کے لیے علم یقین کافی ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے سے حاصل تھا۔

عین الیقین جو دیکھ کر ہو۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ۔ پھر تم ضرور اسے آنکھوں سے دیکھو گے۔

حق الیقین اس چیز میں فنا ہو کر ارشاد باری ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ۔ بے شک یہ ہے حق یقینی طور پر۔

ایک شبہ کا ازالہ

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالے عالم الغیب والشہادۃ ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم تھا لیکن باوجود اس کے یہ فرمانا اور بطور استفہام کہنا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تجھے یقین نہیں محض اس لیے تھا کہ سامعین واقعہ جان لیں کہ یہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا بلکہ یقین و ایمان سے آگے طمانیت قلب کا ایک درجہ اور ہے وہ حاصل کرنا مقصود تھا (بیضاوی، جمل)

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو جائے میرے دل کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی اے رب کریم میں ایمان تو لایا مگر علم الیقین سے ترقی کرکے عین الیقین چاہتا ہوں تاکہ مجھے حق الیقین کا اطمینان حاصل ہو جائے۔

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار پرندے پکڑ لو۔

فَخُذْ میں ف جزائیہ ہے طَیْرِ۔ طائرٌ کی جمع ہے۔ آپ کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہو چار لے لو۔ آپ نے مور مرغ۔ کبوتر۔ گدھ یا کوا پکڑ لیا۔

فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ۔ اس کا مادہ صَور یا صَیر ہے اس کے معنی کاٹنا اَیْ قَطِّعْهُنَّ یعنی مائل کر لو اور ہلا لو تاکہ تم پہچان سکو۔ اس کا ترجمہ ہلا لینا ہی کا عام طور پر کیا ہے۔ ہلا لینے کا فائدہ یہ ہے کہ ان پرندوں کو جنہیں قطع و برید کرکے چار پہاڑوں پر رکھنا ہے تاکہ ان کی روحیں پہچان سکیں۔

مفردات میں اس کی تصریح یہ ہے فَالْفِرْقَةُ الْجَمَاعَةُ الْمُنْضَمُّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ کَاَنَّهُمْ صَرُّوْا اَیْ جُمِعُوْا فِیْ وِعَاءٍ۔ تو اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا قیمہ کرکے ان کا گوشت ملایا جائے۔

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا۔ پھر رکھ دے ہر ایک پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا۔

ثُمَّ۔ تراخی کے لیے ہے۔

اِجْعَلْ۔ رکھ دو۔

جَبَل۔ ہر مضبوط چیز کو کہتے ہیں۔ پہاڑ کو بھی اسی لیے جبل کہتے ہیں۔ دنیا میں کل چھ ہزار چھ سو تہتر پہاڑ ہیں۔ یہاں چار پہاڑ مراد ہیں۔ مشرق۔ مغرب۔ شمال۔ جنوب (روح البیان)

مِنْهُنَّ کا مرجع طیر ہے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند۔ مور۔ مرغ۔ کبوتر۔ کوا لے کر انہیں ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کرکے ان کے اجزاء کو باہم خلط ملط کیا اور پھر اس مجموعہ کے کئی حصے کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔

ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا۔ پھر ان کو بلا تیرے پاس دوڑتے آئیں گے۔

پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے آپ کے اس فرمانے سے وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکل بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر آئے اور اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اٹھ گئے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا حکمت والا ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع پ۳ سورۃ بقرہ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ اپنا مال خدا کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگذر کرنا بہتر ہے اور خدا بے پروا اور بردبار ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

مومنو! اپنے صدقات (و خیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دو جو لوگوں کو دکھاوے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس (کے مال) کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے (اسی طرح) یہ (ریاکار) لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور خدا ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ

اور جو لوگ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو (جب) اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی سہی اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لیے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو ناگہاں اس باغ پر آگ کا بھرا ہوا بگولا چلے اور وہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو اور سمجھو۔

لفظی ترجمہ

مَثَلُ۔ مثال	اَلَّذِیْنَ۔ ان کی جو	یُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں	اَمْوَالَهُمْ۔ اپنے مال
فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راستے	اللّٰهِ۔ اللہ کے	كَمَثَلِ۔ اسکی سی ہے کہ
حَبَّةٍ۔ ایک دانہ	اَنْبَتَتْ۔ کہ اگائے	سَبْعَ۔ سات	سَنَابِلَ۔ بالیاں
فِیْ۔ بیچ	كُلِّ۔ ہر	سُنْبُلَةٍ۔ بالی کے	مِّائَةُ۔ سو
حَبَّةٍ۔ دانہ ہے	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	یُضٰعِفُ۔ بڑھاتا ہے
لِمَنْ۔ جس کے لیے	یَّشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
وَاسِعٌ۔ فراخی والا	عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے	اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	یُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمْ۔ اپنے مال	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ رستے	اللّٰهِ۔ اللہ کے
ثُمَّ۔ پھر	لَا۔ نہیں	یُتْبِعُوْنَ۔ پیچھے لگاتے	مَا۔ اسکے جو
اَنْفَقُوْا۔ خرچ کیا	مَنًّا۔ احسان	وَّ۔ اور	لَآ۔ نہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَذًى۔ تکلیف	لَّهُمْ۔ ان کے لیے ہے	اَجْرُهُمْ۔ ان کا اجر	عِنْدَ۔ نزدیک
رَبِّهِمْ۔ ان کے رب کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	خَوْفٌ۔ خوف ہوگا
عَلَيْهِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	هُمْ۔ وہ
يَحْزَنُوْنَ۔ غم کھائینگے	قَوْلٌ۔ بات	مَّعْرُوْفٌ۔ اچھی	وَّ۔ اور
مَغْفِرَةٌ۔ بخشش	خَيْرٌ۔ بہتر ہے	مِّنْ صَدَقَةٍ۔ اس صدقے سے کہ	
يَّتْبَعُهَآ۔ پیچھے لگے اسکے	اَذًى۔ تکلیف	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
غَنِيٌّ۔ بے نیاز ہے	حَلِيْمٌ۔ بردبار	يٰٓاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ لوگو جو
اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	لَا۔ نہ	تُبْطِلُوْا۔ ضائع کرو	صَدَقٰتِكُمْ۔ اپنے صدقے
بِالْمَنِّ۔ احسان جتا کر	وَ۔ اور	الْاَذٰى۔ تکلیف دے کر	كَالَّذِيْ۔ اس آدمی کی طرح
يُنْفِقُ۔ جو خرچ کرتا ہے	مَالَهٗ۔ مال اپنا	رِئَآءَ۔ دکھاوے	النَّاسِ۔ لوگوں کیلئے
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	يُؤْمِنُ۔ ایمان لاتا	بِاللّٰهِ۔ اللہ پر
وَ۔ اور	الْيَوْمِ۔ دن	الْاٰخِرِ۔ پچھلے پر	فَمَثَلُهٗ۔ تو اسکی مثال ہے
كَمَثَلِ۔ جیسے	صَفْوَانٍ۔ صاف چٹان	عَلَيْهِ۔ اس پر	تُرَابٌ۔ مٹی ہو
فَاَصَابَهٗ۔ پھر پہنچی اسے	وَابِلٌ۔ زور کی بارش	فَتَرَكَهٗ۔ تو چھوڑا اسے	صَلْدًا۔ صاف پتھر
لَا۔ نہیں	يَقْدِرُوْنَ۔ قادر ہیں	عَلٰى۔ اوپر	شَيْءٍ۔ کسی چیز کے
مِّمَّا۔ اس سے جو	كَسَبُوْا۔ کمایا انہوں نے	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
لَا۔ نہیں	يَهْدِي۔ ہدایت دیتا	الْقَوْمَ۔ قوم	الْكٰفِرِيْنَ۔ کفار کو
وَ۔ اور	مَثَلُ۔ مثال	الَّذِيْنَ۔ ان کی جو	يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمُ۔ اپنے مال	ابْتِغَآءَ۔ چاہتے ہوئے	مَرْضَاتِ۔ خوشنودی	اللّٰهِ۔ اللہ کی
وَ۔ اور	تَثْبِيْتًا۔ ثابت کرنے کو	مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ اپنا دل	كَمَثَلِ۔ مثل اسکے ہے کہ
جَنَّةٍ۔ باغ ہو	بِرَبْوَةٍ۔ ٹیلے پر	اَصَابَهَا۔ پہنچے اسے	وَابِلٌ۔ زور کی بارش
فَاٰتَتْ۔ تو دے وہ	اُكُلَهَا۔ اپنا پھل	ضِعْفَيْنِ۔ دگنا	فَاِنْ۔ پھر اگر
لَّمْ۔ نہ	يُصِبْهَا۔ پہنچے اسے	وَابِلٌ۔ زور کی بارش	فَطَلٌّ۔ تو شبنم
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	بِمَا۔ اس کو جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ۔ دیکھ رہا ہے	اَ۔ کیا	يَوَدُّ۔ پسند کرتا ہے	اَحَدُكُمْ۔ کوئی تم میں سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَنْ ۔ یہ کہ	تَکُوْنَ ۔ ہو	لَہٗ ۔ اس کا	جَنَّۃٌ ۔ باغ
مِّنْ نَّخِیْلٍ ۔ کھجوروں	وَّ ۔ اور	اَعْنَابٍ ۔ انگوروں کا	تَجْرِیْ ۔ چلتی ہوں
مِنْ تَحْتِہَا ۔ اس کے نیچے	الْاَنْہٰرُ ۔ نہریں	لَہٗ ۔ اسکے لیے ہوں	فِیْہَا ۔ اس میں
مِنْ کُلِّ ۔ ہر طرح کے	الثَّمَرٰتِ ۔ پھل	فَاَصَابَہَا ۔ پھر پہنچے اسکو	اِعْصَارٌ ۔ بگولا
فِیْہِ ۔ اس میں ہو	نَارٌ ۔ آگ	فَاحْتَرَقَتْ ۔ تو وہ باغ جل گیا	
کَذٰلِکَ ۔ اسی طرح	یُبَیِّنُ ۔ بیان کرتا ہے	اللّٰہُ ۔ اللہ	لَکُمُ ۔ تمہارے لیے
الْاٰیٰتِ ۔ آیتیں	لَعَلَّکُمْ ۔ تاکہ تم	تَتَفَکَّرُوْنَ ۔ غور کرو	

مختصر تفسیر چوتھا رکوع ۔ پ ۳ ۔ سورۃ بقرہ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

انکی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں مثل ایک دانہ کے ہے کہ اگائیں اس نے سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی دو چند کرے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

مَثَلُ ۔ اس کے معنی مثال اور کہاوت ہیں۔

یُنْفِقُوْنَ ۔ سے ہر خرچ جو کار خیر میں کیا جائے۔

اَنْۢبَتَتْ ۔ انبات جمع و مصدر ہے اس کے معنی اخراج ہے ۔ اصطلاح میں زمین سے نکالنے اگانے کو انبات کہتے ہیں اسی لیے گھاس کو نبات کہتے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ خواہ واجب ہو یا نفلی تمام ابواب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی یا کسی شفاخانہ میں دوائیں پہنچا دیں یا شفاخانہ بنوایا یا اموات کے ایصال ثواب میں تیجہ یا دسواں بیسواں چالیسواں کر دیا یا کسی طریقہ سے مساکین کو کھانا کھلایا یہ سب انفاق فی سبیل اللہ میں داخل ہیں اور اس کا ثواب كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ کے مطابق ہے ۔ یہاں دانہ کو اگانے والا بطور نسبت مجازی کے فرمایا ورنہ حقیقی اگانے والا خدا کے سوا کوئی نہیں اس نسبت کے ظاہر فرمانے سے یہ مسئلہ ضرور واضح ہو گیا کہ اسناد مجازی جائز ہے بشرطیکہ اسناد کنندہ غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو۔

اسی لئے تو یوں کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے یا مضر ہے یہ چیز درد کی دافع ہے ۔ ماں باپ نے اولاد کو پالا ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فلاں عالم نے فلاں کو گمراہی سے بچالیا۔ فلاں بزرگ نے فلاں کی حاجت برآری فرمائی۔ فلاں فلاں بلا دفع کی فلاں مشکل حل کی یہ سب اسناد مجازی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کے عقیدہ میں فاعل حقیقی اور متصرف تحقیقی صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے اور جس جس طرح تصرفات کا اسناد غیر اللہ کی طرف ہے وہ محض مجازاً ہے کہ یہ سب وسائل ہیں چنانچہ فرمایا۔

اَنۡبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ط یعنی ایک دانہ نے سات بال اگائیں ہر بال میں سو دانے آئے تو گویا ایک دانہ سے سات سو دانے ہو گئے اسی طرح راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے اور جس کے لیے اللہ چاہے تو اس کا بھی دو چند سہ چند بڑھا دے۔ یہ صدقہ و خیرات کی فضیلت میں ارشاد ہوا آگے فرمایا۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔

وہ جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور دینے کے بعد نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہے نہ کوئی غم۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ بمعہ سامان پیش کیے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے چار ہزار درہم بارگاہ رسالت میں صدقہ کیے اور عرض کی میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف میں نے اپنے لیے اور اہل و عیال کے واسطے رکھ لیے اور نصف راہ خدا میں حاضر ہیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیے اور جو رکھے دونوں میں اللہ برکت دے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جنگ تبوک کے موقع پر ایک ہزار اونٹ معہ ساز و سامان کے پیش کیے اس کے علاوہ اعلان فرمایا کہ جس غازی کے پاس سامان نہ ہو وہ آکر مجھ سے لے جائے۔ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کی کمی تھی تو آپ نے بیر رومہ خرید کر وقف کر دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائی حضور علیہ السلام عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اگر آج کے دن کے بعد عثمان غنی کچھ بھی عمل نہ کریں تب بھی ان کے اعمال میں کمی نہ آئے گی۔ تو ایسے مخلصانہ صدقات کی فضیلت میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی۔ اور

ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی جو فرمایا وہ یہ ہے کہ دے کر احسان رکھنا پھر اسے دوسروں کے سامنے اظہار کرنا کہ میں نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور یہ کہ کر اس کا دل ملول کرے جس پر احسان کیا او

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَذًی یہ کہہ کر اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا۔ مفلس و مجبور تھا میں نے تیری خبر گیری کی اور ایسے ہی باتیں کرنا جن سے دبا و پڑے اسے اسلام نے منع فرمایا۔ کیونکہ احسان نہ جتانے کا درجہ خیرات سے بہت اعلیٰ ہے اسی لیے ثُمَّ سے لایا گیا۔ یعنی خیرات کرنے کے بعد عمر میں کبھی بھی احسان نہ جتائیں۔

یُتْبِعُوْنَ: تَبِعَ سے بنا اس کے معنی پیچھے ہونا۔

مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی۔ مَنّ کے معنی انعام کا احسان جتانا۔ طعنہ دینا۔

اَذًی۔ ہر تکلیف دہ چیز کو کہتے ہیں نہ احسان جتائیں نہ حقارت کا برتاؤ کریں۔

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ سے معلوم ہوا کہ صدقات و زکوٰۃ کا حقیقی ثواب قیامت کے دن ملے گا اس کا ثواب و اجر ان کے رب کے پاس ہے۔

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ نہ انہیں دنیا اور آخرت میں کوئی اندیشہ ہے نہ محشر میں غم ہوگا۔ آگے اصلاحِ اخلاق مومن کے لیے ارشاد فرمایا۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا اور ایذا پہنچانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ۔ قول نرم بات کہنا

مَعْرُوْفٌ۔ یعنی دستور کے مطابق نرم و شیریں بات کہنا

مَغْفِرَةٌ۔ غفر سے بنا بمعنی درگزر کرنا یعنی سائل کو نرمی سے منع کر دینا اور جو سائل سختی کرے اس سے درگزر کرنا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى۔ آزار۔ ہر قسم کی ایذا رسانی۔ اس صدقہ سے اچھا ہے جس کے بعد عیب کی ایذا اور تکلیف ہو۔ سائل ایذا اور دینے والا عذاب الٰہی سے بچ جاتا ہے

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ۔ اور اللہ بے پروا اور حلم والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمام صدقات سے بے پرواہ ہے اور حلیم ہے

یعنی اگر تمہارے در پر سائل آئے اور اسے کچھ نہ دے سکو تو اس سے کم از کم اچھی بات کہنا خوش خلقی کے ساتھ جواب دے دینا اسے رنجیدہ نہ کرنا اور اگر وہ سوال میں اصرار کرتے ہوئے تشدد اختیار کرے تو اس سے درگزر کرنا یہ ایسے صدقہ و خیرات سے افضل ہے جس کے بعد لعن و طعن ہو۔

حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے فرمایا کہ میرے والد فرماتے تھے کہ جس وقت کسی کو تم کوئی چیز دے دو اور تم یہ محسوس کرو کہ اس پر تمہارا سلام بھی گراں گزرے گا تو اس کو سلام بھی نہ کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ○

اے ایمان والو! اپنے صدقے منائع نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسی ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے تو اس پر زور کا پانی آیا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

یہاں منّ واذی سے مراد وہی عار دلانا اور طعن وتشنیع کرنا ہے۔ اور منافق کا فر کا صدقہ اللہ اور آخرت پر ایمان لائے بغیر ہے۔

رِیَاء۔ کا مادہ رَاٰیَ ہے اس کے معنی ہیں ایک دوسرے کو دکھانا۔ ریاکار کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں اپنی خیرات لوگوں کو دکھاؤں تاکہ لوگ تعریف کریں۔

صَفْوَان۔ صاف پتھر کو کہتے ہیں

تُرَاب۔ خشک مٹی کو کہتے ہیں

وَابِلٌ۔ وہ بارش ہے جس کے قطرے بھاری ہوں

صَلْدٌ۔ وہ سخت اور چکنا پتھر جس پر غبار نہ ہو اسی لیے گنجے سر کو رَاْسٌ صَلْدٌ کہتے ہیں

کافر چٹان ہے۔ اس کی خیرات مٹی ہے۔ کفر تیز بارش اور عمل کی بربادی اس پتھر کا دھل جانا ہے۔

کَسَبُوْا سے اعمال مراد ہیں۔ یعنی وہ اپنے کسی عمل کا ثواب نہیں پاتے۔

وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔ اللہ کفار کو قیامت کے دن جنت کی راہ و ہدایت نہ دے گا۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

اور ان کی کہاوت جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اور اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو ٹیلے پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دو چند میوے لایا تو اگر نہ پہنچے زور کا پانی تو شبنم کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اسی لیے راہ خدا میں خرچ کرنے والے اور رضا الٰہی چاہنے والے مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہترین زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھولتا پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ ایسے ہی با

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخلاص مومن کا صدقہ و انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالےٰ اسے بڑھاتا ہے اور مومن کی نیت بااخلاص کو جانتا ہے۔

اِبْتِغَاءَ۔ اس کے معنی ہیں طلب وتلاش

مَرْضَاتِ۔ اس کا معنی رضا ہے یعنی اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لیے۔

وَتَثْبِيتًا۔ ثبات سے بنا۔ اس کے معنی تصدیق و یقین۔

جَنَّةٍ۔ جو باغ چار دیواری سے محفوظ کیا جائے۔ فراء نے کہا جس باغ میں کھجوریں ہوں وہ جنت اور جس میں انگور ہوں وہ فردوس کہلاتا ہے (خازن)

بِرَبْوَةٍ۔ ربو سے بنا اس کے معنی زیادتی ہے یا بلندی ہے۔ اصطلاح میں اونچی اور اعلیٰ درجہ کی ہموار زمین کو ربوہ کہتے ہیں جو دریا کے سیلابوں اور شہر کے گندے پانیوں سے محفوظ رہے جس کے درخت خوشنما اور پھل بے شمار ہوں خیرات اس باغ کی طرح ہے جو بلند اور اعلیٰ درجہ کی زمین میں لگا ہو۔

اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچی تیز بوندوں والی بارش

اُكُلَهَا۔ اس کے معنی لقمہ۔ اور سلارت کے معنی میں بھی آتا ہے۔

ضِعْفَيْنِ۔ ضعف کا تثنیہ ہے اس کے معنی دگنا۔ بعض نے کہا کثرت کے لیے آتا ہے جیسے اس نے بے شمار پھل دیے (کبیر)

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ۔ طل چھوٹی بوندوں والی ہلکی بارش یعنی شبنم کو کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ یہ خطاب سب کے لیے ہے۔ اللہ تمہارے تمام اعمال خوب دیکھنے والا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو احسان جتا کر جتا کر اپنے صدقات کو باطل کر دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اس آیت میں تحذیر اور ترغیب دونوں میں آگے ارشاد ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۝

کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا کہ اس کے پاس باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس کے لیے ہر قسم کے پھلوں سے ہے اور اسے بڑھاپا آیا اور اس کے ناتواں بچے ہیں تو آیا اس پر ایک بگولا جس میں آگ تھی تو جل گیا ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تعالےٰ اپنی آیتیں کہ کہیں تم دھیان لگاؤ۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ۔ یہ ایک قسم کا استفہام انکاری ہے یعنی کوئی تم میں سے پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی عقلمند کے گوارا کرنے کے قابل نہیں۔ باغ کا بیان کرکے کھجور اور انگور کا خصوصیت سے اس لیے ذکر فرمایا کہ یہ نفیس اور ستھرا میوہ ہے تو جب وہ باغ نفیس دلکشا اور نافع ہو تو اس عمر میں جب انسان دوسروں کا محتاج ہوتا ہے بڑھاپا اور اس کی اولاد ناتواں نو عمر یا بالغ ہو جو کمانے کے قابل نہیں۔ بلکہ پرورش کی محتاج ہوں اور ان کی گذر کا واحد دار و مدار صرف اس باغ پر ہو تو جب اس پر آتشیں بگولا آپڑے اور درختوں کو جلا ڈالے۔ تو اس وقت مالک باغ کے رنج اور غم وحسرت اور ناامیدی کا کیا حال ہوگا۔

ایسے ہی خیرات و صدقات کا باغ تو لگایا مگر ریاکاری کا بگولا اس کے پیچھے آگیا تو اس وقت وہ خیرات کرنے والا کس طرح پچھتائے گا کہ خیرات و صدقات کو میری طرف سے آج ریاکاری کے بگولے نے جلا ڈالا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں ہے کہ یہ آیت کس کے باب میں نازل ہوئی حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ایک ایسے دولتمند کی ہے جو نیک عمل کرتا ہو۔ پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیاں ضائع کر دے (مدارک و خازن)

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع۔ پ۳ سورۃ بقرہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔ اور جان رکھو کہ خدا بے پروا اور (قابل ستائش ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

(اور دیکھنا) شیطان (کا کہا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اور تم (خدا کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو، خدا اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

(اے محمدﷺ) تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے خدا کی خوشنودی کے لیے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْــَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

(اور ہاں تم جو خرچ کرو گے تو) ان حاجتمندوں کے لیے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے (اور مانگنے سے عار رکھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو (کہ حاجتمند ہیں اور شرم کے سبب) لوگوں سے (منہ پھوڑ کر اور لپٹ کر) نہیں مانگ سکتے اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

یَا اَیُّھَا۔ اے	اَلَّذِیْنَ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	اَنْفِقُوْا۔ خرچ کرو
مِنْ طَیِّبٰتِ۔ پاک چیزوں سے		مَا۔ جو	کَسَبْتُمْ۔ تم کماؤ
وَ۔ اور	مِمَّا۔ اس سے جو	اَخْرَجْنَا۔ ہم نے نکالا	لَکُمْ۔ تمہارے لیے
مِنَ الْاَرْضِ۔ زمین سے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَیَمَّمُوا۔ قصد کرو
اَلْخَبِیْثَ۔ نکمی چیز کا	مِنْہُ۔ اس سے	تُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہو تم	وَ۔ اور
لَسْتُمْ۔ نہیں ہو تم	بِاٰخِذِیْہِ۔ لینے والے اس کو		اِلَّا۔ مگر
اَنْ۔ یہ کہ	تُغْمِضُوْا۔ چشم پوشی کرو	فِیْہِ۔ اس میں	وَ۔ اور
اِعْلَمُوْا۔ جان لو	اَنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	غَنِیٌّ۔ بے پروا
حَمِیْدٌ۔ تعریف کیا گیا ہے	اَلشَّیْطٰنُ۔ شیطان	یَعِدُ۔ وعدہ دیتا ہے	کُمْ۔ تم کو
اَلْفَقْرَ۔ غربت کا	وَ۔ اور	یَاْمُرُ۔ حکم دیتا ہے	کُمْ۔ تم کو
بِالْفَحْشَآءِ۔ بیحیائی کا	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	یَعِدُ۔ وعدہ دیتا ہے
کُمْ۔ تم کو	مَّغْفِرَۃً۔ مغفرت کا	مِّنْہُ۔ اپنی طرف سے	وَ۔ اور
فَضْلًا۔ فضل کا	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	وَاسِعٌ۔ فراخی والا
عَلِیْمٌ۔ جاننے والا ہے	یُؤْتِی۔ دیتا ہے	اَلْحِکْمَۃَ۔ حکمت	مَنْ۔ جسے
یَّشَآءُ۔ چاہتا ہے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یُّؤْتَ۔ دیا گیا
اَلْحِکْمَۃَ۔ حکمت	فَقَدْ۔ تو بیشک	اُوْتِیَ۔ دیا گیا	خَیْرًا۔ بھلائی
کَثِیْرًا۔ بہت	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	یَذَّکَّرُ۔ نصیحت لیتے
اِلَّا۔ مگر	اُولُوا۔ صاحب	الْاَلْبَابِ۔ عقل لوگ	وَ۔ اور
مَا۔ جو	اَنْفَقْتُمْ۔ خرچ کرو تم	مِّنْ نَّفَقَۃٍ۔ کوئی خرچ	اَوْ۔ یا
نَذَرْتُمْ۔ نذر مانو تم	مِّنْ نَّذْرٍ۔ کوئی نذر	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
یَعْلَمُہٗ۔ اسے جانتا ہے	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	لِلظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کیلئے
مِنْ اَنْصَارٍ۔ کوئی مددگار	اِنْ۔ اگر	تُبْدُوا۔ تم ظاہر کرو	الصَّدَقٰتِ۔ صدقے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَنِعِمَّا۔ تو اچھا ہے	هِیَ۔ یہ بھی	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
تُخْفُوْ۔ تم چھپاؤ	هَا۔ اس کو	وَ۔ اور	تُؤْتُو۔ دیدو
هَا۔ وہ	الْفُقَرَآءَ۔ محتاجوں کو	فَهُوَ۔ تو وہ	خَیْرٌ۔ بہتر ہے
لَّکُمْ۔ تمہارے لیے	وَ۔ اور	یُکَفِّرُ۔ دور کرے گا	عَنْکُمْ۔ تم سے
مِّنْ سَیِّئَاتِکُمْ۔ تمہاری برائیاں		وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
بِمَا۔ اس سے	تَعْمَلُوْنَ۔ جو تم کرتے ہو	خَبِیْرٌ۔ خبردار ہے	لَیْسَ۔ نہیں
عَلَیْكَ۔ تجھ پر	هُدٰهُمْ۔ انکی ہدایت	وَ۔ اور	لٰکِنَّ۔ لیکن
اللّٰهَ۔ اللہ	یَهْدِیْ۔ ہدایت دیتا ہے	مَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	مَا۔ جو	تُنْفِقُوْا۔ خرچ کرو	مِنْ خَیْرٍ۔ مال
فَلِاَنْفُسِکُمْ۔ تو وہ تمہارے اپنے لیے ہے		وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
تُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے تم	اِلَّا۔ مگر	ابْتِغَآءَ۔ واسطے چاہنے	وَجْهِ۔ رضامندی
اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور	مَا۔ جو	تُنْفِقُوْا۔ تم خرچ کروگے
مِنْ خَیْرٍ۔ مال سے	یُّوَفَّ۔ پورا دیا جائیگا	اِلَیْکُمْ۔ تم کو	وَ۔ اور
اَنْتُمْ۔ تم	لَا۔ نہ	تُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جاؤگے	لِلْفُقَرَآءِ۔ واسطے فقیروں کے
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اُحْصِرُوْا۔ روکے گئے	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ
اللّٰهِ۔ اللہ کے	لَا۔ نہیں	یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ طاقت رکھتے	ضَرْبًا۔ چلنے کی
فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے	یَحْسَبُهُمُ۔ گمان کرتا ہے انکو	الْجَاهِلُ۔ ناواقف
اَغْنِیَآءَ۔ دولتمند	مِنَ التَّعَفُّفِ۔ سوال نہ کرنے کی وجہ سے		تَعْرِفُهُمْ۔ پہچانے گا تو [illegible]
ان کو	بِسِیْمٰهُمْ۔ انکی صورت سے	لَا۔ نہیں	یَسْئَلُوْنَ۔ مانگتے وہ
النَّاسَ۔ لوگوں سے	اِلْحَافًا۔ چمٹ کر	وَ۔ اور	مَا۔ جو
تُنْفِقُوْا۔ خرچ کروگے تم	مِنْ خَیْرٍ۔ مال	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
بِهٖ۔ اس کو	عَلِیْمٌ۔ جانتا ہے۔		

مختصر تفسیر پانچواں رکوع پ ۳ سورۃ بقرہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

اے ایمان والو! خرچ کرو پاک ستھری چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے کہ جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا اور اس میں سے گندی چیز کا قصد نہ کرو کہ اسے خرچ کرو۔ حالانکہ تم اسے کبھی نہ لوگے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا (خواہ وہ غلہ ہو یا پھل یا معادن وغیرہ) اس میں سے دو۔ یعنی خیرات کرو

اَنْفِقُوْا۔ خرچ سے صدقات واجبہ مراد ہیں جیسے زکوۃ وغیرہ یا امر استحبابی بھی ہو سکتا ہے نفلی صدقات وغیرہ لیکن صدقات واجبہ زیادہ قوی ہے۔

طَيِّبٰتِ۔ طیبۃ کی جمع ہے اس کے معنی حلال۔ کھرے ہیں۔

كَسَبْتُمْ۔ اس کے معنی ہیں ہر وہ کام جو نفع کی غرض سے کیا جائے اس میں سونا چاندی وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اے ایمان والو! اپنی کمائی سے پاک کھرا حلال مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

جہاں اموال تجارت جائز ہیں وہاں اس پر زکوۃ بھی لازم ہے (خازن۔ مدارک۔)

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور نہ پورا کرو ناقص و خبیث مال سے خیرات کو تو اس سے خرچ کرو

تَيَمَّمُوْا۔ اَمّ سے بنا اس کے معنی قصد ہیں

خَبِيْث۔ کے معنی ناپسندیدہ۔ گندی چیز مراد ہے۔ یعنی حرام اور ردّی مال سے خیرات کا ارادہ بھی نہ کرو

مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ۔ صرف ردّی مال سے خرچ کرو۔

وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ۔ اور نہیں ہو تم اس کو لینے والے مگر یہ کہ اس میں چشم پوشی کرو۔

وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ۔ مگر خود لینا گوارا نہیں کرتے۔

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ۔ تغمضوا۔ اغماض سے بنا۔ اس کے معنی ہیں آنکھ بند کرنا۔ یہاں درگذر کرنا اور چشم پوشی مراد ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ جان رکھو کہ اللہ تمہاری خیرات سے بے پروا اور مستحق حمد ہے۔

شان نزول:۔ بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اس سے فقہاء نے یہ حکم نکالا کہ مصدق یعنی صدقہ لینے والا جو وصول کرے اسے چاہئے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب ب سے اعلیٰ)

کچھ لوگ اپنے خرموں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے تھے اچھا کھرا مال علیحدہ کر دیتے تھے اور ردّی مال علیحدہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقہ دیتے وقت ردی مال دیتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (روح المعانی)
تفسیر درمنثور نے ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا تو بعض لوگ ردی خرموں کے خوشے لے کر حاضر ہونے اور مسجد نبوی میں لٹکا دیتے۔ حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ خوشے جھاڑ کر فرمایا کہ کیا ان کا خیرات کرنے والا ناقص ثواب چاہتا ہے (تفسیر کبیر۔ درمنثور)

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

شیطان تمہیں ڈراتا ہے محتاجی سے اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا (یعنی ایمان والے کسی مصیبت زدہ کی مدد کرنا چاہے یا کسی غریب کو خیرات دینا چاہے تو شیطان اسے خوف دلاتا ہے کہ تیرا اس وقت یہ خرچ کرنا تیرے مفلس ہو جانے کا پیش خیمہ ہے اگر ایسے ہی خرچ کرتا رہا تو نادار ہو جائے گا۔)

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ۔ شیطان تمہیں ڈراتا ہے تنگدستی سے۔

یَعِدُ۔ وَعد سے بنا۔ وعدہ ہر اس آئندہ کی خبر کو کہتے ہیں جس سے کسی کو خیر کا امیدوار بنایا جائے۔ وَعِید وہ خبر ہے جس سے شر کا اندیشہ ہو اکثر وعدہ خیر و شر پر بولا جاتا ہے۔

فَقْر۔ کے معنی جوڑ کے ہیں۔ ذوالفقار۔ جوڑوں والی تلوار۔ غریبی۔ تنگدستی کو فقر اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے ہمت و حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے (کبیر۔ روح المعانی)

وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ فحشاء۔ فحش سے بنا۔ اس کے معنی حد سے گذرنا۔ بدکار عورت کو فاحشہ کہتے ہیں کہ وہ بدکاری میں حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

اس سے یہاں وسوسہ شیطانی یا بخل مراد ہے۔ یعنی خیرات سے روکنا۔ بخل کی طرف مائل کرنا ہے۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ اس آیت کریمہ میں نہایت لطیف انداز سے اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ شیطان اگرچہ بخل کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر بخل کی خوبی ذہن نشین کرنے کی اس میں قوت نہیں تو اس کے کہ وہ خائف کرتا ہے۔ چنانچہ ہمیشہ ایسی شیطانی جماعت موجود رہی جو مسلمانوں کو صدقہ قربانی۔ زکوٰۃ وغیرہ میں خرچ کرنے سے روکنے کے لیے ایسے لایعنی حربے استعمال کرتے جن سے منفعل ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت بہشت میں ایک درخت ہے جو سخی ہوتا ہے اس کی شاخ کو پکڑ لیتا ہے پھر شاخ جب تک بہشت میں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں پہنچا دیتی اسے نہیں چھوڑتی اور بخل دوزخ میں ایک درخت ہے بخیل اس کی ٹہنی پکڑ لیتا ہے حتی کہ وہ دوزخ میں پہنچ جاتا ہے وہ ٹہنی ہاتھ سے نہیں چھٹتی۔

دوسری روایت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سخی اللہ سے اور بہشت سے ملا ہوا ہے دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ سے بہشت سے دور رہتا ہے۔ بے شک جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس سے بلا نہیں آتی۔

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا۔ اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے بخشش۔ عیب پوشی یا ثواب آخرت اور فضل کا۔ فضل سے دنیا میں وسعت رزق کی برکت۔ آخرت میں مغفرت و رحمت عطا فرمائے گا۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ۔ وہ جسے چاہے حکمت دیتا ہے۔

اَلْحِكْمَةَ۔ سمجھ و دانائی کو کہتے ہیں۔ حکمت کے متعلق انتیس قول ہیں۔ اس سے مراد نبوت ہے یا قرآن کریم و حدیث کا یا فقہ کا علم۔ تفقہ سے سمجھ مراد ہے یا تقویٰ (مدارک و خازن) جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی۔

حضرت مقاتل فرماتے ہیں قرآن کریم میں حکمت چار معنی میں استعمال ہوا ہے

(۱) وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ۔ (کتاب کی سمجھ)

(۲) وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔ (فہم و علم)

(۳) اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ (نبوت)

(۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ۔ (عقلمندی)

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ یذکر۔ تذکر سے بنا۔ اس کے معنی یاد کرنا۔ نصیحت لینا۔ اَلْبَاب۔ لُب کی جمع ہے۔ اس کے معنی مغز۔ خالص عقل مراد ہے۔ خالص عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ۔ انفاق سے مطلق خرچ کرنا مراد ہے

نَفَقَةٍ۔ اس سے حلال حرام۔ قلیل کثیر۔ ظاہر پوشیدہ تمام خرچ مراد ہیں (روح البیان)

اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ۔ نذر کے لغوی معنی خوف و ڈر ہیں۔ اور تم جو خرچ کرو (بھلے کام میں یا بہت کام میں) یا منت مانو (اطاعت الٰہی کی یا معصیت کی) تو اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نذر کی مفصل تعریف

نذر عرف میں ہدیہ پیشکش یا کسی چیز کو اپنے پر لازم کرنے کو کہتے ہیں۔
اصطلاح شرع میں نذر سے عبادت قربت کو لازم کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر مانی تو وہ صحیح نہیں۔ جو نذر اطاعت الٰہی میں خاص اللہ تعالٰی کے لیے ہو وہ جائز ہے۔
اگر نذر اللہ کے لیے ماننے کسی ولی کے مزار کے فقراء یا محتاجوں کو اس نذر کا محل صرف مقرر کرے تو جائز ہے مثلاً یوں نذر و منت ماننے کہ الٰہی میرا یہ کام پورا ہو جائے یا فلاں بیمار صحت یاب ہو جائے تو فلاں درگاہ و مزار پر فقراء کو کھلاؤں گا۔ یا نفل پڑھوں گا یا مسجد تعمیر کروں گا یا صفیں مسجد میں دوں گا یہ بالکل جائز ہے (در المختار)
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ بے شک اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔
ظٰلِمِيْنَ۔ ظلم کے معنی کسی چیز کو غیر محل میں استعمال کرنا۔
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔
اگر تم خیرات علانیہ دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اسی میں تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کی خبر رکھتا ہے۔
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ۔ تُبْدُوا۔ بدء سے بنا اس کے معنی ظہور ہے۔ یہاں اظہار سے مراد وہ ہے جس میں ریاکاری نہ ہو۔
صَدَقٰتِ۔ صَدَقَة کی جمع ہے صدقہ نفلی ہو یا فرضی۔ ہر خیرات مراد ہے۔
فَنِعِمَّا هِيَ۔ بہت ہی اچھا ہے۔
وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ اور اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ علانیہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔
فقیر غنی کی پہچان مشکل ہے۔ اس لیے فقیر کی قید لگا دی کہ فقیر کو دو۔ زکوٰۃ کے دیگر مصارف ہیں اس لیے اس میں فقیر کو مختص نہیں کیا (روح المعانی)
صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ تعالٰی کے لیے دیا جائے اور اس میں ریا اور دکھاوے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا تصور نہ ہو تو خواہ وہ علانیہ ہو یا خفیہ دونوں طرح بہتر ہے۔

فقہاء نے تصریح کی ہے کہ صدقہ فرض ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفلی پوشیدہ طور پر اور اگر نفلی صدقہ دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے ظاہر کر کے دیا جائے تو یہ افضل ہے (مدارک)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپا کر خیرات کرنا اللہ تعالے کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور صلہ رحمی کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالے محبت فرماتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے بغض رکھتا ہے۔

جن سے محبت رکھتا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) وہ شخص کہ جس کے پاس آکر کسی نے سوال کیا اور کوئی رشتہ داری بھی نہ تھی کسی نے کچھ نہ دیا کہ ایک شخص اٹھا اور اس نے اس طرح چھپا کر دیا کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

(۲) دوسرا وہ شخص کہ سفر میں تھے۔ نیند کا غلبہ ہوا تمام ساتھی سو گئے اور یہ شخص خضوع و خشوع سے عبادت میں مشغول ہو گیا۔

(۳) تیسرا وہ شخص کہ لشکر میں شامل تھا۔ دشمن سے مقابلہ ہوا سب بھاگ نکلے اس نے تن تنہا مقابلہ کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح حاصل کی۔

اور بغض والے یہ ہیں

(۱) بوڑھا جو زانی ہو (۲) متکبر فقیر (۳) ظالم امیر (ترمذی)

وَیُکَفِّرُ۔ اور دور کر دے گا۔ یہ کفر سے بنا اس کے معنی ڈھانپنا۔

مِنْ سَیِّاٰتِکُمْ۔ جمع سیئۃ بمعنی ناگوار چیز یہاں گناہ مراد ہیں یعنی اللہ تعالے تمہارے سارے گناہ ڈھانپ دے گا یا مٹا دے گا (کبیر)

وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اور اللہ تعالے تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۞ تمہارے ذمہ نہیں انہیں راہ دینا ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے اور تم جو خرچ کرو اچھی چیز تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا بہتر نہیں مگر اللہ کی رضا چاہنے کے لیے اور جو کچھ خرچ کرو گے بھلائی کے اندر تمہیں پورا پورا ملے گا اور تم ظلم دکیے جاؤ گے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بشیر ونذیر وداعی الی اللہ ہو کر مبعوث ہوئے حضور کا فرض منصب دعوت الی اللہ کے بعد تمام ہو جاتا ہے۔ اس سے زائد جدوجہد حضور پر لازم نہیں۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کرتے تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ جو کچھ تم اللہ کے واسطے خرچ کر رہے ہو وہ تمہارے لیے بھلا ہے (اس کا احسان تم دوسروں پر نہ جتاؤ۔ آگے ارشاد ہے

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○

ان فقیروں کے لیے جو راہ خدا میں روکے گئے (یعنی صدقات و خیرات جس کی تعریف ہم نے مذکورہ آیت وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ میں کی تھی اس کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنی جانیں جہاد و طاعت الٰہی کے لیے وقف کر دیں۔

شان نزول: یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے یہاں نہ ان کا کوئی مکان تھا نہ قبیلہ و کنبہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے رات میں قرآن کریم پڑھنا اور دن میں جہاد کے اندر رہنا۔ اس آیت میں ان کے بعض اوصاف بیان کیے گئے۔

اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ روکے گئے راہ خدا میں لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ زمین میں چل پھر نہیں سکتے اس لیے کہ انہیں دین کے کاموں میں اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں۔ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ نادان بے سمجھ لوگ انہیں تونگر سمجھتے ہیں کہ یہ سوال نہیں کرتے۔ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ۔ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا انہیں ان کی صورتوں سے پہچانا جا سکتا ہے (مزاج میں انکسار اور تواضع چہروں پر ضعف کے آثار بھوک سے رنگ زرد پڑے ہوتے ہیں۔

عطاء بن یسار بن اسد نے نقل کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے پاس بقدر کفایت کھانا ہو اور پھر سوال کرے تو یہ الحاف ہے (ابو داؤد و نسائی)

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے کام کی چیز تو اللہ تعالیٰ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو جانتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع پ ۳ سورۃ بقرہ

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۚ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝

خدا سود کو نابود کرتا (یعنی بے برکت) اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ

مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ
اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا
تُظْلَمُوْنَ ۝

سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔
اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے رہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝
وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو اسے کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (زرِ قرض) بخش دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔
اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم خدا کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

لفظی ترجمہ

الَّذِيْنَ۔ وہ جو	يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں	اَمْوَالَهُمْ۔ اپنے مال	بِالَّيْلِ۔ رات
وَ۔ اور	النَّهَارِ۔ دن	سِرًّا۔ پوشیدہ	وَ۔ اور
عَلَانِيَةً۔ ظاہر	فَلَهُمْ۔ تو ان کے لیے ہے	اَجْرُهُمْ۔ اجر	هُمْ۔ ان کا
عِنْدَ۔ نزدیک	رَبِّهِمْ۔ ان کے رب کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں
خَوْفٌ۔ خوف ہوگا	عَلَيْهِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
هُمْ۔ وہ	يَحْزَنُوْنَ۔ غمگین ہوں گے	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	يَاْكُلُوْنَ۔ کھاتے ہیں
الرِّبٰوا۔ سود	لَا۔ نہیں	يَقُوْمُوْنَ۔ کھڑے ہوں گے	اِلَّا۔ مگر
كَمَا۔ جیسے	يَقُوْمُ۔ کھڑا ہوتا ہے	الَّذِيْ۔ وہ	يَتَخَبَّطُهُ۔ جس کو بدحواس
کروے	الشَّيْطٰنُ۔ شیطان	مِنَ الْمَسِّ۔ چھو کر	ذٰلِكَ۔ یہ
بِاَنَّهُمْ۔ اس لیے کہ	قَالُوْا۔ وہ بولے	اِنَّمَا۔ سوا اس کے نہیں کہ	الْبَيْعُ۔ تجارت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِثْلُ۔ مثل	الرِّبٰوا۔ سود کے ہے	وَ۔ اور	اَحَلَّ۔ حلال کیا
اللّٰہُ۔ اللہ نے	الْبَیْعَ۔ تجارت کو	وَ۔ اور	حَرَّمَ۔ حرام کیا
الرِّبٰوا۔ سود کو	فَمَنْ۔ تو جسے	جَآءَهٗ۔ آئی	مَوْعِظَةٌ۔ نصیحت
مِّنْ رَّبِّهٖ۔ اس کے رب کی طرف سے		فَانْتَهٰى۔ تو باز آگیا	فَلَهٗ۔ تو اس کے لیے ہے
مَا۔ جو	سَلَفَ۔ گذر چکا	وَ۔ اور	اَمْرُهٗٓ۔ اس کا فیصلہ
اِلَى۔ طرف	اللّٰهِ۔ اللہ کے ہے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
عَادَ۔ پھر سود لے	فَاُولٰٓئِكَ۔ تو وہی ہے	اَصْحٰبُ۔ لائق	النَّارِ۔ آگ کے
هُمْ۔ وہ	فِيْهَا۔ اس میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں	يَمْحَقُ۔ مٹاتا ہے
اللّٰهُ۔ اللہ	الرِّبٰوا۔ سود کو	وَ۔ اور	يُرْبِي۔ بڑھاتا ہے
الصَّدَقٰتِ۔ خیرات کو	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	لَا۔ نہیں
يُحِبُّ۔ پسند کرتا	كُلَّ۔ ہر	كَفَّارٍ۔ ناشکرے	اَثِيْمٍ۔ گنہگار کو
اِنَّ۔ بیشک	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور
عَمِلُوا۔ عمل کیے	الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے	وَ۔ اور	اَقَامُوا۔ قائم کی
الصَّلٰوةَ۔ نماز	وَ۔ اور	اٰتَوُا۔ دی	الزَّكٰوةَ۔ زکوۃ
لَهُمْ۔ ان کے لیے	اَجْرُ۔ اجر ہے	هُمْ۔ ان کا	عِنْدَ۔ نزدیک
رَبِّهِمْ۔ ان کے رب کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	خَوْفٌ۔ خوف ہوگا
عَلَيْهِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	هُمْ۔ وہ
يَحْزَنُوْنَ۔ غمگین ہونگے	يٰٓاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو
اتَّقُوا۔ ڈرو	اللّٰهَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	ذَرُوْا۔ چھوڑ دو
مَا۔ جو	بَقِيَ۔ باقی ہے	مِنَ الرِّبٰوا۔ سود	اِنْ۔ اگر
كُنْتُمْ۔ ہو تم	مُّؤْمِنِيْنَ۔ مومن	فَاِنْ۔ پھر اگر	لَّمْ۔ نہ
تَفْعَلُوْا۔ کرو تم	فَاْذَنُوْا۔ تو تیار ہو جاؤ	بِحَرْبٍ۔ لڑائی کے لیے	مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ
وَ۔ اور	رَسُوْلِهٖ۔ اسکے رسول سے	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
تُبْتُمْ۔ تم توبہ کرو	فَلَكُمْ۔ تو تمہارے لیے ہیں	رُءُوْسُ۔ اصل	اَمْوَالِكُمْ۔ مال تمہارے
لَا۔ نہ	تَظْلِمُوْنَ۔ تم ظلم کرو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جاؤ	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	كَانَ۔ ہو مقروض
ذُوْ۔ صاحب	عُسْرَةٍ۔ تنگدستی	فَنَظِرَةٌ۔ تو مہلت دینا ہے	اِلٰى۔ طرف
مَيْسَرَةٍ۔ آسانی کے	وَ۔ اور	اَنْ۔ یہ کہ	تَصَدَّقُوْا۔ بخشش کرو تم
خَيْرٌ۔ بہتر ہے	لَكُمْ۔ تمہارے لیے	اِنْ۔ اگر	كُنْتُمْ۔ ہو تم
تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	وَ۔ اور	اتَّقُوْا۔ ڈرو	يَوْمًا۔ اس دن سے
تُرْجَعُوْنَ۔ کہ لوٹو گے	فِيْهِ۔ اس میں	اِلَى۔ طرف	اللّٰهِ۔ اللہ کے
ثُمَّ۔ پھر	تُوَفّٰى۔ پورا دیا جائیگا	كُلُّ۔ ہر	نَفْسٍ۔ آدمی
مَّا۔ جو	كَسَبَتْ۔ اس نے کمایا	وَ۔ اور	هُمْ۔ وہ
لَا۔ نہ	يُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جائیں گے۔		

مختصر تفسیر چھپار کوع۔ پ۳۔ سورۃ بقرہ

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ وہ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور علانیہ تو ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہیں کوئی خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ کسی قسم کا غم کھائیں گے۔

شانِ نزول

اس کا یہ ہے کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کر ڈالے اور اس طرح کہ دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار علانیہ۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ کے پاس صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے وہ چاروں خیرات کر دیے اور اس طرح سے کہ ایک درہم رات میں ایک دن میں ایک پوشیدہ ایک علانیہ۔ اس سے یا تو پوشیدہ حالات مراد ہیں یا عام احوال۔ یا یہ کہ وہ خیرات کرتے ہیں ہر حال میں۔

بیان آیت سے ایک فائدہ یہ بھی نکلتا ہے کہ آیۂ کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علانیہ پر مقدم کیا ہے اس میں اشارۃً یہ بتایا کہ پوشیدہ خیرات کرنا ظاہر کرکے خیرات کرنے سے افضل ہے اس کے بعد فرمایا۔

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

نیکی ہمیشہ جلدی کرنی چاہئے اگرچہ تھوڑی ہو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے خَيْرُ الْاُمُوْرِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهَا وَاِنْ قَلَّ ۔ دائمی عمل اچھا ہے اگرچہ تھوڑا ہو۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ پہ ایمان رکھنے اور اس کا وعدہ حق سمجھنے کے بعد راہ خدا میں لڑنے کے لیے گھوڑا دیدیا اس کا پیٹ بھر کر کھانا پانی دیا اس کا لید پیشاب بھی قیامت کے دن میزان عمل میں رکھے جائیں گے (بخاری)

پھر موضوع بدل کر حرمت سود پہ بیان فرمایا

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝

وہ جو کھاتے ہیں سود (بروز قیامت) نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے مخبوط الحواس بنا دیا ہو شیطان نے اپنے مس سے یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا بیع بھی تو سود کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے آئی اس کے رب کے پاس سے نصیحت اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کی طرف ہے اور جو پھر لوٹ کر ایسی حرکت کرے گا تو وہ جہنمی ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ نہیں پسند فرماتا ناشکرے گنہگار کو۔

اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی خواری اور شامت کا بیان ہے۔

اَلَّذِيْنَ ۔ سے امراء عرب مراد ہیں جو سودی کاروبار کرتے تھے مگر عموم سے تمام سود خوار مراد ہیں۔

يَاْكُلُوْنَ ۔ سے يُعَامِلُوْنَ مراد ہے یعنی جو سود کا معاملہ کرتے ہیں۔

رِبٰوا ۔ رَبُوٌ سے ہے اس کے معنی زیادتی اور اضافہ کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اصل قرضہ پہ زیادتی یا بلا معاوضہ اضافہ حاصل کرنا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا يَقُوْمُوْنَ ۔ اس سے میدان قیامت میں کھڑا ہونا مراد ہے (روح البیان)
يَتَخَبَّطُهُ ۔ خبط سے بنا اس کے معنی خلط ہیں جس کی رفتار اور گفتار میں ہمواری نہ ہو۔ اسے خبطی کہتے ہیں۔
شَيْطٰنُ ۔ سے ابلیس مراد ہے۔
مِنَ الْمَسِّ ۔ چھو کر۔ مجنون کو ممسوس کہا جاتا ہے۔ یعنی سود خوار اپنی قبروں سے گرتے پڑتے چلیں گے جیسے دیوانہ۔
ذٰلِكَ سے ان کے کھانے یا ان کے عذاب کی طرف اشارہ ہے (روح المعانی) البیع سے مراد حلال تجارتیں ہیں اس میں ان لوگوں نے سود کو جائز کہہ دیا
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ یہاں بیع مطلق ہے اور ربٰو مجمل۔ تجارت کو حلال اور سود کو حرام جو تجارت اور سود کو یکساں کرے وہ مجنون ہے۔
فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔ اس کے رب کی نصیحت جس کو اللہ تعالٰی کی نصیحت پہنچی
فَانْتَهٰى ۔ وہ فوراً ہی سود خواری سے باز آ گیا اور اس نے توبہ کر لی
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۔ سلف گزر گیا۔ ممانعت سے پہلے لے چکا وہ جائز ہے۔ اب اسے واپس کرنے کی ضرورت نہیں
وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ۔ امر سے مراد نیت ہے یا معاملہ۔ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے
شریعت مطہرہ میں سود کے حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں۔

۱۔ اول سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل وعوض کے لینا ہے جو صریح بے انصافی اور ظلم ہے۔

۲۔ سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے اس لیے کہ جب سود خوار کو بے محنت مال حاصل ہوتا ہے تو اسے کیا ضرورت ہے کہ تجارت کی مشقتوں میں اور تجارتی خطروں میں پڑے اور جب وہ تجارت کی بجائے سودی روپیہ کھانے کا خوگر ہو جائے گا تجارت کی طرف اس کا میلان ہی نہ ہو گا اس سے تجارت کی کمی انسانی معاشرہ کو ضرر پہنچاتی ہے۔

۳۔ سود خواری کا رواج باہم رواداری اور مودت و محبت سلوک و ہمدردی کو مفقود کر دیتا ہے سود خوار کسی ضرورت مند کو قرض حسن دینے کی طرف مائل ہی نہیں ہو سکتا۔

۴۔ سود خوار کی طبیعت میں درندگی اور حیوانیت پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ میں سود خوار میں سنگدلی لازمی پیدا ہو جاتی ہے وہ مدیون کی تباہی کے درپے رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے سلسلہ میں سات آدمی ملعون قرار دیے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز۔ دستاویز نویس اس کے گواہ سب پر لعنت فرمائی اور سب کو گناہ میں برابر شمار کیا۔

پھر لَا یَقُوْمُوْنَ میں جو نقشہ کھینچا اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار بھی ایسے ہی حال میں میدان حشر میں آئے گا۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے۔

پھر فَلَهٗ مَا سَلَفَ ط جو فرمایا یہ اس کے لیے ہے جو نزول حرمت سے قبل سود لے چکا تھا اس پر اس کا مواخذہ نہیں۔

وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ط اور یہ کام ہی جب خدا کے سپرد ہے تو یہ حکم بھی اسی کے سپرد ہے جو چاہے حکم فرمائے جس کے لیے چاہے ممانعت کرے بندے کا کام اطاعت امر ہے۔ اور

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ تا ابد فی النار اس کے لیے ہے جو عود کرے اپنے حرام میں اور سود خواری حلال سمجھے تو وہ کافر ہوگا اور کافر کے لیے ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور اسے محروم فرماتا ہے برکت سے

یَمْحَقُ۔ محق یا محاق سے بنا اس کے معنی ہیں گھسٹ کر فنا ہو جانا۔ نقصان اور محاق میں فرق یہ ہے کہ نقصان ہر کمی کو کہتے ہیں اور محاق تناقص کمی کو کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالے دنیا میں سود کو گھٹاتا ہے اور بے برکت فرماتا ہے۔

سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے اس سے نہ صدقہ نہ حج نہ جہاد نہ صلہ رحمی قبول کرے۔

وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ۔ اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ یُربی۔ رِباء سے بنا جس کا مادہ ربو ہے اس کے معنے بڑھانا ہے یعنی دنیاوی مال میں برکت دیتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اور اللہ جس کا چاہے اجر بڑھا دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ۔ اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔ کیونکہ محبت توبہ کرنے والوں سے خاص ہے (روح المعانی)

ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو صاع خراب و ردی خرمے دے کر ایک صاع اچھے کھرے خرمے حاصل کیے بحضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سود ہو گیا۔ یوں نہ کرو بلکہ پہلے ردی خراب خرمے فروخت کرو۔ اس کی قیمت روپے سے اچھے خرمے خریدو۔ اسی طرح گیہوں کے بدلے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیہوں۔ چاندی کے بدلے چاندی مت تبدیل کرو۔

رواج کے مطابق رہن حرام ہے۔ یہاں زمین رہن لے کر اس کا نفع قرض دینے والا کھاتا رہتا ہے پھر قرض ادا ہونے پر زمین واپس کرتا ہے یہ خالص سود ہے۔

اس کی تدبیر یہ ہے کہ زمین کی بیع بالوفا کردی جائے تو اس کا نفع حلال ہوگا یعنی بجائے رہن نامہ کے بیع نامہ لکھا جائے اور اس کے ساتھ ہی اقرار نامہ رجسٹری کردیا جائے جس وقت فروخت کرنے والا اپنی زمین اسی قیمت سے واپس کرنا چاہے اس طرح یہ نفع حلال ہوگا۔

اسی طرح کفار کے بینک جو غیر مسلم ہوں سے نفع حاصل کرنا یا بیمہ کرا کر نفع مال حاصل کرنا جائز و حلال ہے۔ وہ سود نہیں مگر یہ اس صورت میں ہے جبکہ دار الحرب ہو جیسے انڈیا لندن وغیرہ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے نماز قائم کی۔ زکوٰۃ دی ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کوئی غم۔

اس کے بعد ان لوگوں کے لیے احکام نافذ ہو رہے ہیں جو سود کی حرمت سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی کافی رقمیں تھیں جو دوسروں پر باقی تھیں اس میں انہیں خیال تھا کہ اب ہم اپنی رقم اور سود ان سے لیں یا نہ لیں اس پر حکم ہوا

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود سے اگر تم مسلمان ہو۔

اس آیت میں سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں اس کے بعد وعید شدید کے ساتھ مبالغہ تہدید ہے چنانچہ ارشاد ہے فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ۔ تو اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرنے کا۔

اور ظاہر ہے کہ کس کی مجال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان لوگوں نے اپنے سودی مطالبے چھوڑ دیے اور عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہم میں تاب نہیں ہے چنانچہ وہ تائب ہوگئے۔

اس حکم میں فرمایا گیا کہ ممانعت کے بعد مقروض سے اپنا اصل مال بھی نہ لے۔ اس آیت سے یہ خبر دی جا رہی ہے کہ اصل مال لے سکتا ہے پچھلے سود میں مال نہیں کٹے گا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شانِ نزول:- یہ ہے کہ کفارِ مکہ سود کے بہت عادی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لا کر جب سود کے احکام سنے تو ان کی یہ خواہش ہوئی کہ آئندہ تو ہم باز رہیں گے لیکن پچھلا تو وصول کر لیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
آگے حسنِ سلوک اور مراعاتِ انسانی کی طرف مائل کیا اور ارشاد ہوا۔

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور اگر تم توبہ کرو تو اصل مال لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہو اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور اگر قرض بالکل چھوڑ دو تو تمہارے لیے بھلا ہے اگر سمجھو۔

رأس المال سے اصل رقم مراد ہے وہ لے لی جائے اور اگر مقروض تنگدست ہے نادار ہے تو اسے مہلت دو تا کہ وہ آسانی سے ادا کر سکے یا قرض کا جزو کل سب معاف کر دیا جائے یہ اجرِ عظیم کا موجب ہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا اللہ اسے اپنے سایۂ رحمت میں رکھتا ہے اور اس دن اس پر سایۂ رحمت ہوگا جس دن اس کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ اخیر میں ارشاد ہے اور یہ آخری آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بدلہ پورے پورے طور پر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

یعنی انکی نیکیاں نہ گھٹائی جائیں نہ برائیاں بڑھائی جائیں۔ سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے اخیر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک روایت کے مطابق صرف نو شب اور ایک کے مطابق سات شب لیکن علامہ شبلی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے یہ بھی کہا کہ سب سے آخر آیت آیتِ ربوا ہے جو نازل ہوئی۔

قرض دینے کے فضائل

حاجتمند کو قرض دینا باعثِ ثواب ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کو اجازت ہوگی کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہیں داخل ہوں اور جو نعمت چاہیں حاصل کریں۔ (۱) قاتل کا خون مقتول کے ورثاء معاف کریں (۲) جو ہر فرض کے بعد گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھا کرے (۳) جو حاجت مند کو قرض دے (روح البیان)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع پ ۳ سورۃ بقرہ

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ
كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ؕ فَاِنْ كَانَ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا
اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ
يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ
تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا
الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا
دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ
اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ
وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا
يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ

مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے
قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے
والا تم میں (کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ) انصاف سے لکھے
نیز لکھنے والا جیسا خدا نے اسے سکھایا ہے لکھنے سے انکار
بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے اور جو شخص قرض لے
وہی (دستاویز کا) مضمون بول کر لکھوائے اور خدا سے کہ
اس کا مالک ہے خوف کرے اور زر قرض میں سے کچھ کم
نہ لکھوائے اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف
ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو
اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے
اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ
کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو
عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں) کہ اگر ان
میں ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا
دے گی اور جب گواہ (گواہی کے لیے) طلب کیے
جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض تھوڑا ہو یا بہت
اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں کاہلی نہ کرنا
یہ بات خدا کے نزدیک قرین انصاف ہے۔ اور
شہادت کے لیے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے۔
اس سے تم کو کوئی شک و شبہ بھی نہیں پڑے گا
ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے
دیتے ہو تو اگر (ایسے معاملے کی) دستاویز نہ لکھو تو تم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

پر کچھ گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو اور کاتب دستاویز اور گواہ (معاملہ کرنے والوں کا) کسی طرح کا نقصان نہ کریں اگر تم (لوگ) ایسا کرو تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہے اور خدا سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا نہ مل سکے تو (کوئی چیز) رہن با قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے اور (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

لفظی ترجمہ

يٰاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	اِذَا۔ جب
تَدَايَنْتُمْ۔ قرضے کا لین دین کرو		بِدَيْنٍ۔ کوئی قرضہ	اِلٰی۔ طرف
اَجَلٍ۔ مدت	مُّسَمًّى۔ مقرر کے	فَاكْتُبُوْهُ۔ تو اسے لکھ لو	وَ۔ اور
لْيَكْتُبْ۔ چاہئے کہ لکھے	بَّيْنَكُمْ۔ تمہارے درمیان	كَاتِبٌ۔ لکھنے والا	بِالْعَدْلِ۔ انصاف سے
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	يَاْبَ۔ انکار کرے	كَاتِبٌ۔ لکھنے والا
اَنْ۔ یہ کہ	يَّكْتُبَ۔ لکھے	كَمَا۔ جیسے	عَلَّمَهُ۔ سکھایا اسے
اللّٰهُ۔ اللہ نے	فَلْيَكْتُبْ۔ تو چاہئے کہ وہ لکھے		وَ۔ اور
لْيُمْلِلِ۔ چاہئے کہ املا کرائے	الَّذِيْ۔ وہ کہ	عَلَيْهِ۔ جس پر ذمہ	الْحَقُّ۔ حق ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	یَتَّقِ۔ چاہئے کہ ڈرے	اللّٰہَ۔ اللہ سے	رَبَّہٗ۔ جو اس کا رب ہے
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	یَبْخَسْ۔ کم کرے	مِنْہُ۔ اس سے
شَیْئًا۔ کوئی چیز	فَاِنْ۔ پھر اگر	کَانَ۔ ہو	الَّذِیْ۔ وہ
عَلَیْہِ۔ جس پر	الْحَقُّ۔ حق ہے	سَفِیْھًا۔ بیوقوف	اَوْ۔ یا وہ
ضَعِیْفًا۔ کمزور ہو	اَوْ۔ یا	لَا۔ نہ	یَسْتَطِیْعُ۔ طاقت رکھتا ہو
اَنْ۔ یہ کہ	یُّمِلَّ۔ لکھائے	ھُوَ۔ وہ	فَلْیُمْلِلْ۔ تو لکھائے
وَلِیُّہٗ۔ اس کا ولی	بِالْعَدْلِ۔ انصاف سے	وَ۔ اور	اسْتَشْهِدُوْا۔ گواہ رکھو
شَہِیْدَیْنِ۔ دو گواہ	مِنْ رِّجَالِکُمْ۔ اپنے مردوں میں سے		فَاِنْ۔ پھر اگر
لَّمْ۔ نہ	یَکُوْنَا۔ ہوں	رَجُلَیْنِ۔ دو مرد	فَرَجُلٌ۔ تو ایک مرد
وَّ۔ اور	امْرَاَتٰنِ۔ دو عورتیں	مِمَّنْ۔ ان سے کہ	تَرْضَوْنَ۔ تم پسند کرو
مِنَ۔ ان کو	الشُّھَدَآءِ۔ گواہوں سے	اَنْ۔ یہ کہ اگر	تَضِلَّ۔ بھول جائے گی
اِحْدٰىھُمَا۔ ایک ان دونوں میں سے		فَتُذَکِّرَ۔ تو یاد کرا دے گی	اِحْدٰىھُمَا۔ ایک ان دونوں
میں سے	الْاُخْرٰى۔ دوسری کو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
یَاْبَ۔ انکار کریں	الشُّھَدَآءُ۔ گواہ	اِذَا۔ جب	مَا۔ بھی
دُعُوْا۔ بلائے جائیں	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَسْـَٔمُوْٓا۔ سستی کرو
اَنْ۔ یہ کہ	تَکْتُبُوْہُ۔ اسے لکھو	صَغِیْرًا۔ چھوٹا ہو	اَوْ۔ یا
کَبِیْرًا۔ بڑا	اِلٰٓى۔ طرف	اَجَلِہٖ۔ اس کی مدت کے	ذٰلِکُمْ۔ یہ
اَقْسَطُ۔ بہت انصاف والا ہے	عِنْدَ۔ نزدیک	اللّٰہِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور
اَقْوَمُ۔ بہت قائم رکھنے والا	لِلشَّھَادَۃِ۔ گواہی کو	وَ۔ اور	اَدْنٰٓى۔ قریب ہے
اَلَّا۔ نہ	تَرْتَابُوْٓا۔ شک کرو	اِلَّآ۔ مگر	اَنْ۔ یہ کہ
تَکُوْنَ۔ ہو	تِجَارَۃً۔ بیع	حَاضِرَۃً۔ نقد بہ نقد	تُدِیْرُوْنَھَا۔ کہ لیتے دیتے
لو اس کو	بَیْنَکُمْ۔ آپس میں	فَلَیْسَ۔ تو نہیں	عَلَیْکُمْ۔ تم پر
جُنَاحٌ۔ کوئی گناہ	اَلَّا۔ یہ کہ نہ	تَکْتُبُوْ۔ لکھو	ھَا۔ اس کو
وَ۔ اور	اَشْهِدُوْٓا۔ گواہ رکھ لو	اِذَا۔ جب	تَبَایَعْتُمْ۔ آپس میں سودا کرو
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	یُضَآرَّ۔ نقصان کرے	کَاتِبٌ۔ لکھنے والا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	شَہِیْدٌ ۔ گواہ	وَ ۔ اور
اِنْ ۔ اگر	تَفْعَلُوْا ۔ تم کرو	فَاِنَّہٗ ۔ تو وہ	فُسُوْقٌ ۔ بے حکم ہیں
بِکُمْ ۔ تم سے	وَ ۔ اور	اتَّقُوا ۔ ڈرو	اللہَ ۔ اللہ سے
وَ ۔ اور	یُعَلِّمُکُمْ ۔ سکھاتا ہے تمہیں	اللہُ ۔ اللہ	وَ ۔ اور
اللہُ ۔ اللہ	بِکُلِّ ۔ ہر	شَیْءٍ ۔ چیز کو	عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے
وَ ۔ اور	اِنْ ۔ اگر	کُنْتُمْ ۔ ہو تم	عَلٰی ۔ اوپر
سَفَرٍ ۔ سفر کے	وَ ۔ اور	لَمْ ۔ نہ	تَجِدُوْا ۔ پاؤ تم
کَاتِبًا ۔ لکھنے والا	فَرِھٰنٌ ۔ تو گروی ہو	مَّقْبُوْضَۃٌ ۔ باقبضہ	فَاِنْ ۔ پھر اگر
اَمِنَ ۔ امین جانے	بَعْضُکُمْ ۔ بعض تمہارا	بَعْضًا ۔ بعض کو	فَلْیُؤَدِّ ۔ تو ادا کرے
الَّذِی ۔ وہ جسے	اؤْتُمِنَ ۔ امین سمجھا گیا	اَمَانَتَہٗ ۔ اپنی امانت	وَ ۔ اور
لْیَتَّقِ ۔ چاہئے کہ ڈرے	اللہَ ۔ اللہ سے جو	رَبَّہٗ ۔ اس کا رب ہے	وَ ۔ اور
لَا ۔ نہ	تَکْتُمُوا ۔ چھپاؤ	الشَّھَادَۃَ ۔ گواہی	وَ ۔ اور
مَنْ ۔ جو	یَّکْتُمْھَا ۔ چھپائے اسے	فَاِنَّہٗ ۔ تو بیشک وہ	اٰثِمٌ ۔ گنہگار ہے
قَلْبُہٗ ۔ اس کا دل	وَ ۔ اور	اللہُ ۔ اللہ	بِمَا ۔ اسے جو
تَعْمَلُوْنَ ۔ تم کرتے ہو	عَلِیْمٌ ۔ جاننے والا ہے		

مختصر تفسیر ساتواں رکوع پ۳ سورۃ بقرہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ ؕ وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ ۚ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْـًٔا اے ایمان والو جب تم قرض دو کسی قرض سے ایک مقرر مدت تک تو اسے لکھ لو یعنے قرض نقد روپیہ کا ہو یا بیع کا یعنے کسی چیز کے دینے لینے کا۔

دَیْن۔ ادھار۔ عربی زبان میں دَین ایسے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں بدلہ کی ادائیگی اسی وقت نہ ہو دَین جنسی ادھار کے خلاف کو کہتے ہیں مثلاً غلہ آج خریدا قیمت اس کی پھر دی جائے (تفسیر کبیر)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کے سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معیّن کر دی جائے۔

اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ ایک مقررہ مدت تک۔ علماء نے اس سے یہ اشارہ نکالا کہ قرض کے معاملہ میں مدت بالکل صاف مقرر ہونی چاہئے گول مول نہ رہے۔ اس بیع کے جواز کے لیے جنس سے نوع۔ صفت۔ مقدار۔ مدت۔ مکان اور مقدار رأس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔

فَاكْتُبُوْهُ۔ یہ حکم سب کو ہے خواہ قرض دینے والا یا لینے والا ہو یا۔ اس لکھائی کا فائدہ یہ ہے کہ کسی قسم کی بھول چوک کا احتمال نہیں رہتا اور مدیون و مقروض کے انکار کا اندیشہ اٹھ جاتا ہے۔

اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا منصفانہ لکھے (یعنی اپنی طرف سے کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رعایت کرے) اور چاہئے کہ لکھنے والا اس کی رقم کے لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے (حاصل معنی یہ ہیں کہ کوئی لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وثیقہ نویسی کا اسے علم دیا ہے بلا تغیر و تبدل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے۔

یہ کتابت ایک قول کے مطابق فرض کفایہ ہے اور ایک قول کے مطابق فرض عین بشرطیکہ فارغ کاتب ہو جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب ہے کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری اور نعمت علم کا شکریہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لا یضار کاتب سے منسوخ ہوئی اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

وَلْيُمْلِلِ۔ اس کا مصدر اِملال ہے اور اس کا مادہ ملل ہے اس کے معنی نقل ہے۔ اِملاء کا مادہ مَلأ ہے اس کے معنی بھرنا ہے اسی لیے دین کو ملّت کہتے ہیں اور جماعت کو ملأ کہتے ہیں۔

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ۔ یتقی وقی سے بنا اس کے معنی ڈرنا ہے۔ مقروض لکھاتے وقت اپنے رب سے ڈرے۔

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ط

تو جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل ہو یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے۔

سَفِيْهًا۔ سَفَهٌ یا سَفَاهَةٌ سے مشتق ہے اس کے معنی بے وقوف۔ احمق۔ بے عقل مراد ہے (روح المعانی وغیرہ)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضَعِیْفٌ۔ ضَعْفٌ سے بنا اس کے معنی کمزوری ہے۔

لَا یَسْتَطِیْعُ۔ استطاعت سے بنا اس کے معنی طاقت رکھنا ہے یعنی کوئی وجہ ایسی ہو کہ وہ مضمون نہ لکھا سکے۔

فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ۔ ولی بمعنی قریب بھی ہوتا ہے اور بمعنی متولی بھی۔ ان تمام صورتوں میں مقروض کا ولی اس کی طرف سے لکھوائے۔ عدل کے معنی انصاف ہیں (روح المعانی)

اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے تو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ۔ الاستشہاد طلب شہادت یا طلب شاہد وہ گواہ جن کی گواہی قاضی اسلام قبول کرتا ہو یعنی عادل متقی (روح المعانی)

یعنی اگر مدیون مجنون یا ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہو نے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کر سکتا ہو۔ اور شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اس لیے فرمایا کہ گواہ کے لیے حریت اور بلوغ اور اسلام شرط ہے کافر کی گواہی صرف کافر کے لیے ہی مقبول ہے۔ پھر

وَامْرَاَتٰنِ۔ اس لیے فرمایا کہ گواہ ایک عورت شہادت میں مقبول نہیں نہ ایک کی شہادت جائز۔ بلکہ مرد کی مشارکت بغیر بعض عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ چار ہی کیوں نہ ہوں۔ البتہ جن امور پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے مثلاً بچہ جننا۔ باکرہ ہونا۔ نسوانی عیوب وغیرہ اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے اور حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت اصلاً معتبر نہیں۔ ان امور میں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں دو عورت ایک مرد کی شہادت مقبول ہو گی (مدارک۔ تفسیر احمدی)

اور مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ سے یہ مراد ہے کہ ایسے گواہ لو جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔ لہٰذا شہادت میں یہ شرط بطریق اولےٰ ہے۔ عدالت سے مراد یہ ہے کہ واجبات ادا کرے۔ کبیرہ گناہوں سے بچے۔ صغیرہ گناہ پر اصرار ترک کر دے۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شریک کرنا۔ جادو کرنا۔ قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا جنگ سے پشت دے کر بھاگنا۔ مسلمان عورت پر تہمت لگانا یہ کبیرہ گناہ ہیں۔

وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

اور گواہ انکار نہ کریں جب بلائے جائیں اور اسے بھاری نہ جانو لکھنے میں قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف ہے اور گواہی کے لیے قوت اور قریب ہے اس سے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی بیع کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تجھ پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور تکلیف نہ دی جائے لکھنے والے کو نہ گواہ کو اور اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا۔ لَا يَاْبَ۔ اَبَاءٌ سے بنا اس کے معنی باز رہنا یا انکار کرنا شُهَدَآءُ سے وہ لوگ مراد ہیں جو گواہ بن چکے ہوں۔ اس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے۔ بلکہ اخفاء افضل ہے۔

حدیث میں ہے حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالے دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا۔ لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو۔ گواہ اتنی احتیاط کر سکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفاء کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ۔ تَسْـَٔمُوْا سَآمَةٌ۔ اس کے معنی ملال اور اکتانا ہے۔

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا۔ صغیر سے مراد تھوڑا اور کبیر سے مراد زیادہ قرض ہے۔

اِلٰٓى اَجَلِهٖ۔ یعنی قرض تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو مع مدت لکھو (مدارک)

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اَقْسَطُ قسط سے بنا اس کے معنی عدل کے بھی ہیں اور ظلم کے بھی اور جور کے بھی ہیں۔

ارشاد باری تعالے ہے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ اور ظالم لوگ تو وہی جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور باب افعال میں انصاف کے معنی میں آتا ہے جیسے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ بے شک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔ مجرد میں ظلم کے معنی میں آتا ہے (روح المعانی)

یعنی یہ تحریر اللہ کے نزدیک بہت ہی انصاف والی ہے اور انصاف یہ ہے کہ ایک کا حق کسی دوسرے کے پاس نہ جائے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ۔ میں لام صلہ کا ہے یعنی یہ تحریر گواہی کو درست رکھنے والی ہے جس سے گواہ غلطی سے بچیں گے۔

وَاَدْنٰی اَلَّا تَرْتَابُوْا۔ یعنی یہ تحریر اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم قرض اور اس کی مقدار اور اس کی مدت میں کسی قسم کا شک یا وہم نہ کرو۔

اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً۔ حاضر سے مراد قیمت اور مال کی موجودگی ہے۔

تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ۔ تُدِیْرُوْنَ اِدَارَۃ سے بنا جس کے معنی گھومنا ہے اس میں خطاب تاجر اور خریدار دونوں کو ہے۔

دوسرا حکم یہ تعلیم دیا کہ مال حاضر دست بدست لینے پر لکھنا ضروری نہیں لیکن اگر اس پر بھی گواہ کر لے تو مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔

وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ اور قراءت عمر میں معروف یعنی وَلَا یُضَارِرْ۔ پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو تنگ نہ کریں اپنے حق میں تائید کرنے پر جبر نہ کریں اور انہیں مجبور کر کے کام چھڑا کر لائیں پھر حق کتابت نہ دیں گواہ کو سفر خرچ نہ دیں۔

دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل یا زیادتی کمی نہ کریں۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ؕ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ ؕ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ۔ یعنی سفر میں قرض کی ضرورت پیش آئے اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ یعنی کوئی چیز راہن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت کے صریح حکم سے ثابت ہے اور غیر سفر میں رہن حدیث سے ثابت ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جو لیے اس لیے بذریعہ آیۂ کریمہ رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوا اور اگر قرض دینے والا جسے دے اسے امین سمجھتا ہے تو بلا رہن بھی جائز ہے۔

اس شرط کو محض اس لیے ظاہر فرمایا تاکہ صاحب حق کا ابطال حق نہ ہو جائے آخر میں گواہوں کو تاکید کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئی کہ شہادت کے قائم ہونے کے لیے اگر وہ طلب کیے جائیں تو حق نہ چھپائیں اور اگر وہ چھپائیں تو گنہگار دل والے ہیں چنانچہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور شہادت چھپانا ہے۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اولاد آدم کے جسم میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے جس وقت تک وہ درست رہے تمام بدن درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے (متفق علیہ)

اٰثِمٌ قَلْبُہٗ سے مراد دل کا مسخ ہونا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتا ہے۔ یہ تہدید اور سرزنش ہے۔

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع۔ پ ۳۔ سورۂ بقرہ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے تو اور چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ٭۫ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ؕ

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

لفظی ترجمہ

لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کا ہے	مَا۔ جو کچھ	فِیْ۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے
وَ۔ اور	مَا۔ جو کچھ	فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے
وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	تُبْدُوْا۔ ظاہر کرو تم	مَا۔ جو
فِیْ۔ بیچ	اَنْفُسِكُمْ۔ تمہاری جانوں کے ہے		اَوْ۔ یا
تُخْفُوْهُ۔ اسے چھپاؤ	يُحَاسِبْكُمْ۔ حساب لے گا تم سے		بِهٖ۔ اس کا
اللّٰهُ۔ اللہ	فَيَغْفِرُ۔ پھر بخشے گا	لِمَنْ۔ جسے	يَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	يُعَذِّبُ۔ سزا دے گا	مَنْ۔ جسے	يَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر	كُلِّ۔ ہر
شَیْءٍ۔ چیز کے	قَدِيْرٌ۔ قادر ہے	اٰمَنَ۔ ایمان لائے	الرَّسُوْلُ۔ رسول
بِمَآ۔ ساتھ اسکے جو	اُنْزِلَ۔ اتارا گیا	اِلَيْهِ۔ اسکی طرف	مِنْ رَّبِّهٖ۔ اس کے رب
وَ۔ اور	الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومن بھی	كُلٌّ۔ ہر ایک	اٰمَنَ۔ ایمان لایا
بِاللّٰهِ۔ ساتھ اللہ کے	وَ۔ اور	مَلٰٓئِكَتِهٖ۔ اس کے فرشتوں کے	وَ۔ اور
كُتُبِهٖ۔ اسکی کتابوں کے	وَ۔ اور	رُسُلِهٖ۔ اسکے رسولوں کے	لَا۔ نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

نُفَرِّقُ۔ فرق کرتے ہم | بَيْنَ۔ درمیان | اَحَدٍ۔ کسی کے | مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ اس کے
رسولوں میں | وَ۔ اور | قَالُوْا۔ بولے | سَمِعْنَا۔ ہم نے سنا
وَ۔ اور | اَطَعْنَا۔ ہم نے پیروی کی | غُفْرَانَكَ۔ معافی ہو تیری | رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
وَ۔ اور | اِلَيْكَ۔ تیری ہی طرف | الْمَصِيْرُ۔ لوٹنا ہے | لَا۔ نہیں
يُكَلِّفُ۔ تکلیف دیتا | اللّٰهُ۔ اللہ | نَفْسًا۔ کسی جان کو | اِلَّا۔ مگر
وُسْعَهَا۔ بقدر اس کی برداشت کے | لَهَا۔ اس کے لیے ہے | مَا۔ جو
كَسَبَتْ۔ اچھا کام کرے | وَ۔ اور | عَلَيْهَا۔ اس پر ہے | مَا۔ جو
اكْتَسَبَتْ۔ برا کام کرے | رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب | لَا۔ نہ
تُؤَاخِذْنَا۔ مواخذہ کر ہمارا | اِنْ۔ اگر | نَّسِيْنَا۔ ہم بھول کر کریں
اَوْ۔ یا | اَخْطَاْنَا۔ چوک جائیں | رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
وَ۔ اور | لَا۔ نہ | تَحْمِلْ۔ ڈال | عَلَيْنَا۔ ہم پر
اِصْرًا۔ بوجھ | كَمَا۔ جیساکہ | حَمَلْتَهٗ۔ بوجھ ڈالا تو نے | عَلَى۔ اوپر
الَّذِيْنَ۔ ان کے | مِنْ قَبْلِنَا۔ جو ہم سے پہلے تھے | رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
وَ۔ اور | لَا۔ نہ | تُحَمِّلْنَا۔ بوجھ ڈال ہم پر | مَا۔ ایسا کہ
لَا۔ نہ | طَاقَةَ۔ طاقت ہو | لَنَا۔ ہم میں | بِهٖ۔ اسکی
وَ۔ اور | اعْفُ۔ معاف کر | عَنَّا۔ ہم سے | وَ۔ اور
اغْفِرْ۔ بخش دے ہم کو | لَنَا۔ ہم کو | وَ۔ اور | ارْحَمْنَا۔ رحم کر ہم پر
اَنْتَ۔ تو ہی | مَوْلٰىنَا۔ ہمارا مولی ہے | فَانْصُرْنَا۔ تو فتح دے ہمیں | عَلَى۔ اوپر
الْقَوْمِ۔ قوم | الْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کے

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع۔ پ ۳ سورۃ بقرہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ اس آیت میں اس امر پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے متغیر ہے۔ اور ممکنات میں کوئی شے مجرد نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور مالکیت کے بیان میں نقص ہوگا۔ کیونکہ زیادہ اہتمام کے قابل مجردات ہی کی مالکیت ثابت کرنا ہے لیکن یہ بات صحیح نہیں کیونکہ بعض ممکن مجرد ہیں جیسے ارواح۔ فرشتہ۔ قلب۔ روح۔ امر خفی وغیرہ۔ باقی اپنی مخلوق کی اللہ کو خبر ہے یعنی آسمان زمین کی ساری چیزیں اللہ ہی کی ہیں کہ وہ ان کا مالک و خالق ہے۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ۔ تُبْدُوْ۔ بدا سے بنا اس کے معنی ظہور ہیں اس سے شے کا ظہور ہوتا ہے ما۔ سے یہاں مراد دل کی بری چیزیں ہیں۔

اَنْفُسْ۔ نفس کی جمع ہے یہاں نفس سے مراد دل یا جیسے نفس امارہ ہے جیسے حسد۔ غرور۔ تکبر افعال قبیحہ وغیرہ (روح المعانی)۔

انسان کے دل میں دو طرح کے خیال آتے ہیں ایک بطور وسوسہ یہ وہ خیال ہیں کہ ان سے دل خالی کرنا اس کی قدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کی بجائے ان سے نفرت کرتا ہے اسی کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مواخذہ نہیں۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جبتک وہ ان پر عمل نہ کرے یا ان وسوسوں کے ساتھ متفق نہ ہو۔ یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں۔

دوسرے وہ خیالات ہیں جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انہی کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے مثلاً کفر کا عزم کرنا جو قطعاً کفر ہے یا کسی گناہ کا ارادہ کرنا تو اگر اس پر قائم رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو نہ کر سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے پورا مواخذہ کیا جائے گا۔

شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ۔ اور حدیث صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عذاب ہے لیکن اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کر لیا تو اللہ اسے معاف فرمائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مومن کو بلا کر اس کا اعمال نامہ اس کے سامنے رکھ کر فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا وہ اقرار کرے گا اور دل میں یہ خیال کرے گا کہ بس اب میں ضرور ہلاک ہوں گا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی تو آج ہم تیری مغفرت کرتے ہیں پھر اس کی نیکیوں کا نامہ اعمال اسے عطا فرمائے گا۔ لیکن کافر منافقین کو سب کے سامنے پکار کر فرمایا جائے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے احکام کو جھٹلایا۔ سن لو ظالمین پر اللہ کی لعنت ہے۔ متفق علیہ

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ اللہ کا یہی منشا ہے کہ اپنے فضل سے ایمان والوں کو معاف فرمائیگا۔

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ۔ اور اپنے عدل سے عذاب دے جسے چاہے اور اللہ ہر چیز پر یعنی عذاب اور مغفرت پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ۔ رسول مکرم نے مان لیا۔ اپنی رسالت پر سب سے پہلے ایمان لانے والے پیغمبر ہی ہوتے ہیں۔

اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔ اللہ کو مانا۔ اللہ پر ایمان لانا مراد ہے کہ اس کی ذات وصفات دونوں کی تصدیق کی جائے۔

شانِ نزول:۔ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ہم تمام احکام کی اطاعت کی اور ہم وفادار رہیں گے لیکن دل کے وساوس وخطرات پر قابو نہیں اور اگر ان پر حساب ہوا تو نجات کی کیا راہ ہے۔؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تم بنی اسرائیل کی طرح کہنا چاہتے ہو سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ہم نے سن لیا مگر مانیں گے۔ صحابہ نے معذرت کی اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زجاج کا قول ہے کہ حبیب اللہ تعالےٰ نے اس سورۃ میں نماز وزکوٰۃ اور روزے اور حج کی فرضیت اور طلاق۔ ایلاء، حیض، جہاد کے احکام اور انبیاء کرام کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنین نے اس تمام مجموعۂ احکام کی تصدیق اور قرآن اور اس کے تمام شرائع واحکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی اور انہوں نے کہا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ نیز اس میں اصول اور ضروریات ایمان کے چاروں مراتب واضح فرمائے۔

وہ چار مرتبے جو ایمان کے لیے ضروری ہیں یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان لائے اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد و احد ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام اسماء حسنیٰ و صفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قادر ہے اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں دوسرے ملائکہ پر ایمان لائے یہ اس طرح کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے مابین احکام و پیام کے وسائط ہیں۔ تیسرے اللہ کی کتابوں پر ایمان لائے اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر و تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے چوتھے رسولوں پر ایمان لائے اس طرح کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا اس کی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔ ساری مخلوق سے افضل ہیں ان میں بعض بعض سے افضل ہیں اور یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کیا اور اللہ کے احکام سن کر اطاعت کی۔

صاحب روح البیان نے فرمایا کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضرت جبریل نے شافع محشر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی اور آپ کی امت کی تعریف کی ہے لہذا آپ اپنے رب سے مانگئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی جس کو اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں فرمایا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ اے ہمارے رب تیری بخشش چاہئے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

غُفْرَانَ۔ سبحان کی طرح مصدر ہے۔ اے اللہ ہم تیری اطاعت کا عہد کرتے ہیں تو بھی اپنے کرم سے ہماری خطاؤں کو بخش دے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی۔ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر اور ثواب اور عمل بد کا عذاب ہوگا۔

يُكَلِّفُ۔ تکلیف سے بنا اس کا مادہ کلف ہے اس کے معنی مشقت ہے یعنی وہ احکام مراد ہیں جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طاقت انسانی سے بالا ہوں۔

نَفْسًا۔ سے سارے مکلفین مراد ہیں خواہ مسلمان ہوں یا دوسرے ہوں یعنی اللہ کسی مسلمان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔ اس کا مادہ کسب ہے اس کے معنی ظاہری عمل کرنا اسی لیے کمائی کو کسب کہتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ کسب عام ہے اکتساب خاص ہے۔

اکتساب وہ فعل ہے جو انسان اپنے لیے کرے اور کسب عام ہے۔ نیکی کے لیے کسب ہے اور گناہ کے لیے اکتساب فرمایا۔

اس کے بعد اللہ تعالے نے اپنے مومن بندوں کو طریقۂ دعا تعلیم دیا تاکہ وہ اپنے پروردگار سے اس کے موافق عرض معروض کریں چنانچہ ارشاد ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں (یعنی تیرے حکم کی تعمیل میں بھول سے قاصر ہو جائیں) یا چوک جائیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر بوجھ وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

لَا تُؤَاخِذْ۔ مواخذہ سے بنا اس کے معنی ہیں پکڑنا یا عذاب دینا۔

نِسْيَان۔ بھولنا یا چھوڑنا یہاں ناسی یعنی تارک ہے (روح المعانی)

فقہاء کی اصطلاح میں نسیان یہ ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس میں ارادہ ہو اور مانع کا خیال نہ ہو جیسے روزہ میں بھول کر کھا لینا۔ اور

خطا یہ ہے کہ مانع تو یاد ہے مگر فعل بلا ارادہ ہو گیا جیسے روزے میں کلی کرتا تھا کہ پانی حلق سے نیچے اتر گیا۔ یہ دعا تعلیم کی گئی۔ اے اللہ اگر ہم کوئی نیکی بھول جائیں تو ہماری پکڑ نہ فرما

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا۔ قبل سے مراد پچھلی امتیں یہود و نصاریٰ ہیں۔ ان پر تین قسم کے بوجھ تھے۔ انہیں توبہ کے لیے خود کشی کرنا پڑتی تھی۔ ناپاک کپڑے اور گندی کھال کاٹنا پڑتی تھی۔ دن عات

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پچاس نمازیں فرض تھیں مسجد کے سوا اور کسی جگہ عبادت جائز نہ تھی۔ چوتھائی مال پر زکوٰۃ واجب تھی رات کے گناہ صبح دروازے پر لکھ دیئے جاتے تھے (روح البیان)

اللہ تعالےٰ نے نبی آخر الزمان رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں یہ تمام مصائب دور فرما دیں

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ تحمّل کے معنی لادنا۔ تحمیل اٹھوانا اگر سر پر بوجھ ہو تو اس کو حمل کہتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر ان احکام یا سزاؤں کا بوجھ نہ ڈال جن کے اٹھانے کی طاقت نہیں

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ اعف۔ عفو سے بنا اس کے معنی مٹانا۔ معافی کو اسی لیے عفو کہتے ہیں اس سے جرم مٹ جاتا ہے۔

اغفر۔ غفر سے بنا اس کے معنی چھپانا۔ اسی لیے چھلکا کو غفر کہتے ہیں وہ مغز کو چھپا لیتا ہے۔ اصطلاح میں بخشنے کو کہتے ہیں۔

اِرْحَمْنَا۔ رحم سے بنا اس کے معنی رقت قلب اس کے معنی رحمت کے ہیں۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا۔ مولیٰ۔ ولی۔ اس کے معنی ہیں مددگار

فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔ آمین ان دعاؤں پر قرآن عظیم کی سب سے طویل سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے۔

سورۂ بقرہ کے فضائل

سورۂ بقرہ جس گھر میں پڑھی جائے وہاں تین روز تک شیطان نہیں آتا (روح البیان)

اگر دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کا پہلا رکوع مفلحون تک اور قبر کی پائنتی آخری رکوع پڑھا جائے تو میت کو راحت ملتی ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِیَّۃٌ

وَھِیَ مِائَتَا اٰیَۃٍ وَّعِشْرُوْنَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ پ۳ سورہ آل عمران

الٓمّٓ ۚ

الٓمّٓ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا۔

نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَ
اَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝
مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ
الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۭ
وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

اس نے (اے محمدؐ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے توریت اور انجیل نازل کی۔
(یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے (توریت اور انجیل اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا ہے نازل کیا۔ جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی
الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝
ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ

خدا ایسا خبیر وبصیر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔
وہی تو ہے جو (ماں کے) پیٹ میں جیسی چاہتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

اے پروردگار تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کر لے گا بے شک خدا خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

لفظی ترجمہ

الٓمٓ	اَللّٰهُ۔ اللہ ہے	لَآ۔ نہیں	اِلٰہَ۔ کوئی معبود
اِلَّا۔ مگر	هُوَ۔ وہی	اَلْحَیُّ۔ جو آپ زندہ ہے	اَلْقَیُّوْمُ۔ عالم کا قائم
رکھنے والا	نَزَّلَ۔ اس نے نازل کی	عَلَیْكَ۔ تجھ پر	اَلْکِتٰبَ۔ کتاب
بِالْحَقِّ۔ سچی	مُصَدِّقًا۔ تصدیق کرنے والا		لِمَا۔ اس کی
بَیْنَ۔ جو درمیان	یَدَیْهِ۔ ہاتھوں کے ہے	وَ۔ اور	اَنْزَلَ۔ نازل کی
التَّوْرٰىةَ۔ توریت	وَ۔ اور	الْاِنْجِیْلَ۔ انجیل	مِنْ قَبْلُ۔ اس سے پہلے

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُدًى۔ ہدایت	لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے	وَ۔ اور	اَنْزَلَ۔ اتارا
فُرْقَانَ۔ فیصلہ کرنے والا	اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے
بِاٰیٰتِ۔ آیات	اللّٰہِ۔ اللہ سے	لَہُمْ۔ انکے لیے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے
شَدِیْدٌ۔ سخت	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	عَزِیْزٌ۔ غالب ہے
ذُو۔ صاحب	اِنْتِقَامٍ۔ انتقام ہے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
لَا۔ نہیں	یَخْفٰی۔ مخفی رہتی	عَلَیْہِ۔ اس پر	شَیْءٌ۔ کوئی چیز
فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
فِی۔ بیچ	السَّمَآءِ۔ آسمان کے	ھُوَ۔ وہ اللہ	الَّذِیْ۔ وہ ہے جو
یُصَوِّرُ۔ شکل بناتا ہے	کُمْ۔ تمہاری	فِی۔ بیچ	الْاَرْحَامِ۔ رحموں کے
کَیْفَ۔ جس طرح	یَشَآءُ۔ چاہے	لَا۔ نہیں	اِلٰہَ۔ کوئی معبود
اِلَّا۔ مگر	ھُوَ۔ وہی	الْعَزِیْزُ۔ غالب	الْحَکِیْمُ۔ حکمت والا
ھُوَ۔ وہ اللہ	الَّذِیْ۔ وہ ہے جس نے	اَنْزَلَ۔ اتاری	عَلَیْکَ۔ تجھ پر
الْکِتٰبَ۔ کتاب	مِنْہُ۔ اسکی کچھ	اٰیٰتٌ۔ آیتیں	مُّحْکَمٰتٌ۔ صاف معنے
والی ہیں	ھُنَّ۔ وہی	اُمُّ۔ اصل	الْکِتٰبِ۔ کتاب ہیں
وَ۔ اور	اُخَرُ۔ دوسری	مُتَشٰبِہٰتٌ۔ مشتبہ معنی والی ہیں	
فَاَمَّا۔ تو جو	الَّذِیْنَ۔ ایسے ہیں کہ	فِیْ۔ بیچ	قُلُوْبِہِمْ۔ انکے دلوں کے
زَیْغٌ۔ کجی ہے	فَیَتَّبِعُوْنَ۔ سو وہ پیچھے لگتے ہیں		مَا۔ اس کے جو
تَشَابَہَ۔ مشتبہ ہیں	مِنْہُ۔ ان سے	ابْتِغَآءَ۔ چاہتے ہیں	الْفِتْنَۃِ۔ فتنہ
وَ۔ اور	ابْتِغَآءَ۔ چاہتے ہیں	تَاْوِیْلِہٖ۔ اس کا مطلب	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	یَعْلَمُ۔ جانتا	تَاْوِیْلَہٗ۔ اس کا مطلب	اِلَّا۔ مگر
اللّٰہُ۔ اللہ	وَ۔ اور	الرّٰسِخُوْنَ۔ جو پختہ ہیں	فِی۔ بیچ
الْعِلْمِ۔ علم کے	یَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں	اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے	بِہٖ۔ اس کے ساتھ
کُلٌّ۔ سب ہے	مِّنْ عِنْدِ۔ طرف سے	رَبِّنَا۔ ہمارے رب کی	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	یَذَّکَّرُ۔ نصیحت پکڑتے	اِلَّا۔ مگر	اُولُوا۔ صاحب
الْاَلْبَابِ۔ عقل	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	لَا۔ نہ	تُزِغْ۔ ٹیڑھا کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قُلُوْبَنَا۔ ہمارے دلوں کو	بَعْدَ۔ بعد	اِذْ۔ اس کے کہ		هَدَيْتَنَا۔ تونے ہم کو	
ہدایت دی	وَ۔ اور	هَبْ دے		لَنَا۔ ہم کو	
مِنْ لَّدُنْكَ۔ اپنی جناب سے		رَحْمَةً۔ رحمت		اِنَّكَ۔ بیشک تو	
اَنْتَ۔ تو ہی ہے	اَلْوَهَّابُ دینے والا	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب		اِنَّكَ۔ بیشک تو	
جَامِعُ۔ جمع کرنیوالا ہے	النَّاسِ۔ لوگوں کو	لِيَوْمٍ۔ اسدن کے لیے کہ		لَا۔ نہیں	
رَيْبَ۔ شک	فِيْهِ۔ اس میں	اِنَّ۔ بیشک		اللّٰهَ۔ اللہ	
لَا۔ نہیں	يُخْلِفُ۔ بدلتا	الْمِيْعَادَ۔ وعدہ۔			

مختصر تفسیر پہلا رکوع۔ پ۳ سورہ آل عمران

اس سورۂ مبارکہ کا نام سورۂ آل عمران ہے اس کو مدنی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں دوسو آئیتں تین ہزار چار سو اسی کلمے چودہ ہزار پانچ سو بیس حرف ہیں (خازن)

توریت میں اس سورۂ مبارکہ کا نام طیبہ ہے اس کے علاوہ اس کا نام سورۂ کنز سورۂ مجادلہ اور سورۂ استغفار بھی ہے یہ تمام مضامین کی مناسبت سے ہیں۔

اس سورت میں حضرت عمران کی بیوی انکے بچوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں اس لیے اس کا نام سورۂ آل عمران رکھا گیا۔

حضرت مریم کے والد اور عیسٰی علیہ السلام کے نانا حضرت عمران تھے۔ اس سورۂ کی سورۂ بقرہ سے چندطرح کی مناسبت ہے۔

سورۂ بقرہ میں بنی اسرائیل کو خطاب تھا اس سورۂ میں عیسائیوں کو خطاب ہے سورۂ بقرہ میں حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ ہے اور اس سورۂ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا واقعہ۔

عیسائیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو صرف اس لیے خدا کا بیٹا مانا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اللہ تعالٰے نے حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ پہلے اس لیے بیان کیا کہ وہ بغیر ماں باپ کے تھے ان کی پیدائش عجیب تر ہے۔

حضور اکرم نبی محترم مدینہ منورہ میں جب تشریف لائے اور دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعیں اطراف عالم میں پھیلنے لگیں تو مدینہ کے آس پاس کے لوگ اس حق دین سے منکر ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

*اس سورۃ مبارکہ کا شان نزول یہ ہے کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا۔ اس وفد میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے مقتدا تھے ایک کا نام عاقب تھا جسے عبد المسیح کہتے تھے۔ یہ شخص امیر قوم تھا اور نجرانی عیسائی بغیر اس کی رائے کے کوئی کام نہیں کرتے تھے اور دوسرا سردار ایہم تھا یہ اپنی قوم کا معتمد اعظم تھا اور مالیات کا افسر اعلیٰ۔ خورد و نوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اسی کے حکم کے ماتحت تھے۔ تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا۔ یہ نجران کے نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطین روم اس کی دینی عظمت تسلیم کرتے تھے اور اس کا اکرام و ادب ملحوظ رکھتے تھے۔ یہ تمام لوگ نہایت تزک و احتشام سے قیمتی پوشاکوں میں زرق برق حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور بغرض مناظرہ آئے۔

جب یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کر رہے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آچکا تھا بنابریں انہوں نے بھی مسجد نبوی میں جانب مشرق متوجہ ہو کر اپنی نماز شروع کر دی جب یہ فارغ ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسلام لاؤ تو کہنے لگے ہم لوگ آپ سے پہلے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غلط ہے اور تمہارا دعوے جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا عقیدہ روکتا ہے۔

تمہارے اعتقاد میں اللہ کی اولاد ہے۔ تم صلیب کی پوجا ضروری سمجھتے ہو۔ تم خنزیر کو حلال جانتے اور کھاتے ہو۔

انہوں نے جواب دیا اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتلایئے کہ عیسیٰ کا باپ کون ہے۔ اس پر وفد کے تمام افراد نے بولنا شروع کر دیا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے ی کا انہوں نے اقرار کیا۔

پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حیّ لایموت ہے اس کے لیے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آنے والی ہے یعنی انی متوفیک میں اس کی خبر ہے اس کا بھی انہوں نے اقرار کیا

پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز ہے اور سب کا محافظ حقیقی اور رازق مطلق ہے انہوں نے کہا ہاں یہ بھی صحیح ہے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہی ہیں۔ سب بولے نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالےٰ پر زمین و آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا۔

تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیے گئے کھاتے پیتے تھے۔ عوارض بشری رکھتے تھے۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ کیسے اللہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب کے سب رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔

اس پر سورۂ آل عمران اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں (خازن)

اس مناظرے سے عاجز ہو کر وہ مباہلہ پر آمادہ ہوئے جس کا ذکر اسی سورت میں آئے گا۔ پھر مباہلہ کی بھی ہمت نہ رہی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور علیہ السلام سچے نبی ہیں۔

فائدہ

صفات الٰہیہ میں حیّ بمعنی دائم و باقی کے ہیں یعنی اس کی ہمیشگی ایسی ہے کہ جس پر موت نہیں۔

قیوّم وہ ہیں جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی و اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے۔ سورۂ کے شروع میں الٓمٓ آیا ہے اس میں مقطعات کے اشارات ہیں۔ الف۔ لام۔ میم کے ذریعہ فرمایا اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہٗ۔ ہم وہ اللہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے ہمارے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ یا یہ اشارہ ہے اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ غَیْرِیْ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ وَرَسُوْلِیْ۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ۝

اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ خود زندہ اور عالم کا رکھنے والا اس نے تجھ پر کتاب نازل فرمائی سچائی کے ساتھ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور دوسرے توریت اور انجیل اس نے پہلے نازل کی لوگوں کو ہدایت کرتی اور نازل کیا فیصلہ کرنے والا فرقان۔ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کے لیے سخت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عذاب ہے اور اللہ بدلہ لینے والا ہے۔

یعنی اے لوگو! اللہ وہ ذات ہے کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہی ہمیشہ زندہ ہے اور عالم کو قائم رکھنے والا ہے۔ اولاد سے پاک ہے اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نے آپ پر ایسی کتاب اتاری جو بالکل سچی ہے حق ہے پچھلی ساری کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے۔ اللہ تعالٰی نے ایسے احکام نازل فرمائے جو حق و باطل میں فرق کریں۔

اس میں آیات الٰہیہ کے انکار کرنے والوں میں وفد نجران کے نصاریٰ بھی داخل ہیں۔ باقی تمام مضمون واضح ہے۔ محتاج تفسیر نہیں۔ آگے ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

بے شک نہیں پوشیدہ اللہ پر کچھ زمین میں اور نہ آسمان میں وہی ہے وہ جو صورتیں بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔ (یعنی نقش و نگار و الوان انسانی مذکور و اناث کی صورت میں کالی گوری وجیہ کریہہ وغیرہ) چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے کہ

سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادہ منویہ جس سے تم پیدا ہوتے ہو شکم مادر میں چالیس روز جمع رہتا ہے اس کے بعد بصورت علقہ چالیس دن میں خون بستہ کی شکل اختیار کرتا ہے پھر چالیس دن مضغہ بن کر گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالٰی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق۔ اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار اس کی سعادت و شقاوت سب لکھتا ہے پھر اس میں نفخ روح ہوتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی تقرب الی اللہ میں بہت ہی بڑھ جاتا ہے تو کتاب تقدیر سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے تو وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اور اس پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بدی کرنے والے کا حال ہے کہ اخیر میں قضاؤ قدر کی مسابقت اس سے جنتیوں کے سے عمل کراتی ہے اور اس کا خاتمہ اس پہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ہے ۔ (اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے ہیں)

وہ ہے وہ ذات جس نے تم پہ کتاب اتاری۔ اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں (یعنی ان کے لفظی معنی ہی ایسے واضح ہوتے ہیں جن میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں) احکام میں ان پر عمل ہوتا ہے اور حلال و حرام پہ انہیں کے ماتحت عمل ہے۔

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے (وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں ان میں کسی وجہ کو ترجیح دینا ترجیح بلا وجہ ہے)

اس سے جو مراد الٰہی ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے (یا جسے اللہ تعالےٰ اس کا علم دے) تو وہ جن کے دلوں میں کجی ہے (یعنی گمراہ۔ آزاد منش۔ اقتدار پسند۔ بد مذہب آزاد اسلام سے۔ بے تعلق ہوا اپنے نفسانی کے مارے) وہ کجی کی وجہ میں اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں (اور ان کے ظاہر حکم پہ فتوے دے کر ظاہر پہ تنزیں مل جاتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ شک و شبہ میں لوگوں کو ڈالنے کے لیے (جمل)

اس کا پہلو تاویلی نکالتے ہیں اس کی تاویلیں ڈھونڈتے ہیں (اور اپنی خواہشوں کے مطابق نا اہل ہوتے ہوئے تاویلیں گھڑتے ہیں (خازن و جمل)

اور حقیقت حال یہ ہے کہ ان کی تاویل اللہ ہی جانتا ہے (یا جسے وہ اپنے کرم و عطا سے نواز دے (جمل) اور پختہ علم (جیسے حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما) آپ فرماتے ہیں میں رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ سے ہوں۔

اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ان سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو علم دین کا متبع ہو۔

ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا۔ تواضع لوگوں سے۔ زہد دین سے اور مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن)

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے (کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کے مراد ہیں حق ہیں۔ اور اس کا نازل فرمانا حق ہے۔ حکمت ہے) كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا سب ہمارے رب کے پاس سے ہے (محکم ہو یا متشابہ) اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (ظاہر ہے کہ تاویل رکیک ڈھونڈھ کر گمراہی پھیلانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے اقتدار پسند بے دین طبقہ کے لوگ ہی ہیں اور ایسے نفس پرست کج دل جو ہیں وہ ہلاک ہوں گے)
اس لیے آگے تعلیم دعا کی گئی کہ ہمارے حضور اس طرح توفیق خیر طلب کیا کرو۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○

اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔ اے رب ہمارے بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں (یعنی یوم قیامت یوم حساب) بیشک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب باری منافی الوہیت ہے۔ لہٰذا رب القدوس کا کذب محال اور اس کی طرف نسبت کذب کرنا سخت بے ادبی و ملارک۔ تفسیر ابوالسعود)

بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع پ۳ سورۃ آل عمران

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ○

جو لوگ کافر ہوئے (اس دن) نہ تو ان کا مال ہی خدا (کے عذاب) سے ان کو بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ہی (کچھ کام آئے گی) اور یہ لوگ آتش (جہنم) کا ایندھن ہوں گے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی تو خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

(اے محبوب!) کافروں سے کہہ دو کہ تم (دنیا میں بھی) عن قریب مغلوب ہو جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تمہارے لیے دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے (قدرت خدا کی عظیم الشان) نشانی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

تھی ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ (کافروں کا تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دوگنا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اور خدا اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔ جو اہل بصیرت ہیں ان کے لیے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝

لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

(اے پیغمبر ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لیے خدا کے ہاں باغات (بہشت) ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی اور خدا (اپنے نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

جو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا

خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ۝
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ۗ
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ
اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ
فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَ
اللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو (اس دین سے) اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔ اور جو شخص خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو خدا جلد حساب لینے والا اور سزا دینے والا ہے

اے پیغمبر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے۔ اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی (خدا کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پالیں اور اگر (تمہارا کہا) نہ مانیں تو تمہارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچا دینا ہے اور خدا اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

لفظی ترجمہ

إِنَّ۔ بیشک	الَّذِينَ۔ وہ جو	كَفَرُوا۔ کافر ہوئے	لَنْ۔ ہرگز نہ
تُغْنِيَ۔ بچا سکے گا	عَنْهُمْ۔ ان کو	أَمْوَالُهُمْ۔ ان کا مال	وَلَا۔ اور نہ
لَا۔ نہ	أَوْلَادُهُمْ۔ انکی اولاد	مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے	شَيْئًا۔ کچھ
وَ۔ اور	أُولٰئِكَ۔ یہی ہیں	هُمْ۔ وہ	وَقُودُ۔ ایندھن
النَّارِ۔ جہنم کا	كَدَأْبِ۔ مثل	آلِ۔ آل	فِرْعَوْنَ۔ فرعون کے
وَ۔ اور	الَّذِينَ۔ انکے جو	مِنْ قَبْلِهِمْ۔ ان سے پہلے تھے	
كَذَّبُوا۔ جھٹلایا	بِآيٰتِنَا۔ ہماری آیتوں کو	فَأَخَذَ۔ تو پکڑا	هُمْ۔ ان کو
اللّٰهُ۔ اللہ نے	بِذُنُوبِهِمْ۔ انکے گناہوں پر	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَدِیْدُ۔سخت اَلْعِقَابِ۔عذاب والا ہے قُلْ۔کہہ لِّلَّذِیْنَ۔ان کو جو
کَفَرُوْا۔کافر ہوئے سَتُغْلَبُوْنَ۔تم جلدی مغلوب ہو جاؤ گے وَ۔اور
تُحْشَرُوْنَ۔تم اکٹھے کیے جاؤ گے اِلٰی۔طرف جَهَنَّمَ۔جہنم کی
وَ۔اور بِئْسَ۔برا ہے اَلْمِهَادُ۔بچھونا قَدْ۔بیشک
کَانَ۔تھی لَکُمْ۔تمہارے لیے اٰیَۃٌ۔نشانی فِیْ۔بیچ
فِئَتَیْنِ۔دو جماعتوں کے جو الْتَقَتَا۔ٹکرائیں فِئَۃٌ۔ایک جماعت
تُقَاتِلُ۔لڑتی تھی فِیْ۔بیچ سَبِیْلِ۔راہ اللّٰهِ۔اللہ کے
وَ۔اور اُخْرٰی۔دوسری کَافِرَۃٌ۔کافر تھی یَّرَوْنَهُمْ۔وہ دیکھتے تھے
ان کو مِّثْلَیْهِمْ۔اپنے سے دُگنا رَاْیَ۔دیکھنا الْعَیْنِ۔ظاہر آنکھ کا
وَ۔اور اللّٰهُ۔اللہ یُؤَیِّدُ۔تائید کرتا ہے بِنَصْرِهٖ۔اپنی مدد سے
مَنْ۔جس کی یَّشَآءُ۔چاہے اِنَّ۔بیشک فِیْ۔بیچ
ذٰلِکَ۔اس کے لَعِبْرَۃً۔عبرت ہے لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۔آنکھ والوں کے لیے
زُیِّنَ۔زینت دی گئی لِلنَّاسِ۔لوگوں کے لیے حُبُّ۔محبت الشَّهَوٰتِ۔خواہشات کی
مِنَ النِّسَآءِ۔عورتوں سے وَ۔اور الْبَنِیْنَ۔اولاد بن وَ۔اور
الْقَنَاطِیْرِ۔ڈھیر الْمُقَنْطَرَۃِ۔جمع شدہ مِنَ الذَّهَبِ۔سونے وَ۔اور
الْفِضَّۃِ۔چاندی سے وَ۔اور الْخَیْلِ۔گھوڑے الْمُسَوَّمَۃِ۔نشان دار
وَ۔اور الْاَنْعَامِ۔چارپائے وَ۔اور الْحَرْثِ۔کھیتی
ذٰلِکَ۔یہ مَتَاعُ۔سامان ہے الْحَیٰوۃِ۔زندگی الدُّنْیَا۔دنیا کا
وَ۔اور اللّٰهُ۔اللہ عِنْدَهٗ۔اسکے پاس ہے حُسْنُ۔اچھا
الْمَاٰبِ۔ٹھکانہ قُلْ۔فرما ئیے اَؤُنَبِّئُکُمْ۔کیا میں تمہیں بتلاؤں
بِخَیْرٍ۔بہتر مِّنْ ذٰلِکُمْ۔اس سے لِلَّذِیْنَ۔انکے لیے اتَّقَوْا۔جو ڈرے
عِنْدَ۔نزدیک رَبِّهِمْ۔انکے رب کے جَنّٰتٌ۔باغ ہیں تَجْرِیْ۔رواں ہیں
مِنْ تَحْتِهَا۔انکے نیچے الْاَنْهٰرُ۔نہریں خٰلِدِیْنَ۔ہمیشہ رہیں گے فِیْهَا۔ان میں
وَ۔اور اَزْوَاجٌ۔بیویاں مُّطَهَّرَۃٌ۔پاک وَ۔اور
رِضْوَانٌ۔خوشنودی مِّنَ اللّٰهِ۔اللہ سے وَ۔اور اللّٰهُ۔اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَصِیْرٌ۔ دیکھنے والا ہے
رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
لَنَا۔ ہم کو
عَذَابَ۔ عذاب
الصّٰدِقِیْنَ۔ سچے
اَلْمُنْفِقِیْنَ۔ خرچ کرنے والے
مانگنے والے
اَنَّہٗ۔ اسکی کہ
وَ۔ اور
قَآئِمًا۔ جو قائم ہیں
اِلَّا۔ مگر
اِنَّ۔ بیشک
اَلْاِسْلَامُ۔ اسلام ہے
اَلَّذِیْنَ۔ ان لوگوں نے
مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد
اَلْعِلْمُ۔ علم
مَنْ۔ جو
فَاِنَّ۔ تو بیشک
فَاِنْ۔ پھر اگر
وَجْھِیَ۔ اپنا چہرہ
اتَّبَعَنِ۔ میرے پیرو ہیں
اُوْتُوا۔ دیے گئے
ءَ۔ کیا
فَقَدِ۔ تو بیشک
تَوَلَّوْا۔ منہ پھیریں

بِالْعِبَادِ۔ بندوں کو
اِنَّنَا۔ بیشک ہم
ذُنُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ
النَّارِ۔ آگ سے
وَ۔ اور
بِالْاَسْحَارِ۔ سحری کے وقت
لَا۔ نہیں
اَلْمَلٰٓئِکَۃُ۔ فرشتے
بِالْقِسْطِ۔ انصاف پر
ھُوَ۔ وہی
الدِّیْنَ۔ دین
وَ۔ اور
اُوْتُوا۔ جو دیے گئے
مَا۔ اسکے جو
بَغْیًا۔ سرکشی سے
یَّکْفُرْ۔ کفر کرے
اللّٰہَ۔ اللہ
حَآجُّوْکَ۔ جھگڑیں تجھ سے
لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے
وَ۔ اور
اَلْکِتَابَ۔ کتاب
اَسْلَمْتُمْ۔ تم مسلمان ہوئے
اھْتَدَوْا۔ ہدایت پا گئے
فَاِنَّمَا۔ تو صرف

اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو
اٰمَنَّا۔ ایمان لائے
وَ۔ اور
اَلصّٰبِرِیْنَ۔ صبر کرنیوالے
اَلْقٰنِتِیْنَ۔ فرمانبردار
وَ۔ اور
شَھِدَ۔ گواہی دیتا ہے
اِلٰہَ۔ کوئی معبود
وَ۔ اور
لَا۔ نہیں
اَلْعَزِیْزُ۔ غالب
عِنْدَ۔ نزدیک
مَا۔ نہ
اَلْکِتٰبَ۔ کتاب
جَآءَ۔ آیا
بَیْنَھُمْ۔ آپس میں
بِاٰیٰتِ۔ آیات
سَرِیْعُ۔ جلدی
فَقُلْ۔ تو کہہ
وَ۔ اور
قُلْ۔ کہہ
وَ۔ اور
فَاِنْ۔ پھر اگر
وَ۔ اور
عَلَیْکَ۔ آپ کے ذمہ

یَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں
فَاغْفِرْ۔ سو بخش دے
قِنَا۔ بچا ہم کو
وَ۔ اور
وَ۔ اور
اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ۔ بخشش
اللّٰہُ۔ اللہ
اِلَّا ھُوَ۔ مگر وہی
اُولُوا الْعِلْمِ۔ علم والے
اِلٰہَ۔ کوئی معبود
اَلْحَکِیْمُ۔ حکمت والا
اللّٰہِ۔ اللہ کے
اخْتَلَفَ۔ اختلاف کیا
اِلَّا۔ مگر
ھُمْ۔ انکے پاس
وَ۔ اور
اللّٰہِ۔ اللہ سے
اَلْحِسَابِ۔ حساب لینے والا ہے
اَسْلَمْتُ۔ میں نے جھکایا
مَنِ۔ جو
لِلَّذِیْنَ۔ ان کو جو
اَلْاُمِّیّٖنَ۔ ان پڑھوں کو
اَسْلَمُوْا۔ مسلمان ہو جائیں
اِنْ۔ اگر
اَلْبَلٰغُ۔ پہنچانا ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور اللّٰہُ۔ اللہ بَصِیْرٌ۔ دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ۔ بندوں کو

مختصر تفسیر دوسرا رکوع۔ پ۳۔ سورۃ آل عمران

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ ؕ وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس سے سارے کفار مراد ہیں خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین بعض نے کہا کہ اس سے فقط نجرانی عیسائی مراد ہیں جو اپنی آمدنی بند ہوجانے کے خوف سے اسلام قبول نہ کرتے تھے (روح المعانی)

لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ۔ تُغْنِیَ غِنًی سے بنا اس کے معنی کفایت اور بے پرواہی ہیں۔ جب اس کے بعد عَنْ آتا ہے تو اکثر دفع کرنے کے معنی دیتا ہے بغیر عَنْ کے اس کے معنی کفایت ہوتا ہے اس سے سارے جمع شدہ مال مراد ہیں۔

اَوْلَادُ۔ ولد کی جمع ہے یہاں بیٹے مراد ہیں۔ مصیبت میں آدمی پہلے مال خرچ کرتا ہے پھر اولاد اسی لیے پہلے مال کا ذکر ہوا پھر اولاد کا۔ یہاں مِنْ۔ عِنْدَ کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی ہوئے جنہوں نے رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کیا ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہوئے عذاب کو ان سے ہرگز دفع نہ کرسکیں گے اور وہ جہنم کے ایندھن بنیں گے جیسے کہ آگ لکڑی کے رگ و ریشہ میں سرایت کرجاتی ہے۔

کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ داب کے معنی کوشش کرنا۔ زور لگانا۔

اٰل۔ اصل میں اَہل تھا۔ اصطلاح میں بال بچوں کو کہتے ہیں اور متبعین کو بھی آل کہتے ہیں اس سے فرعون کے پیروکار مراد ہیں۔

کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ ان سب نے ہماری آیتوں کو یا ہمارے معجزات کو جھٹلایا تو اس کا انجام یہ ہوا

فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ۔ اخذ کے معنی پکڑنا یعنی ان سب کو اللہ نے انکے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔ عِقاب۔ عقب سے بنا اس کے معنے پیچھے کے ہیں

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ۝ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاُخْرٰی کَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

فرما دیجئے ان کو جو کافر ہیں عنقریب تم مغلوب ہو گے اور تمہارا حشر دوزخ جہنم کی طرف ہے اور وہ بہت ہی برا بچھونا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس آئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لے آؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر آئی تم جان چکے ہو کہ میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے ہو۔ اس پر یہود نے جواب دیا کہ قریش فن حرب سے ناآشنا تھے اس وجہ سے پٹ گئے اگر ہم سے مقابلہ ہو تو ہم بتائیں گے کہ مقابلہ اس کو کہتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا۔

سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ۝ تم عنقریب مغلوب ہو گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے

چنانچہ جب مقابلہ ہوا تو ایسا ہی ہوا کہ مغلوب ہوئے قید ہوئے ان پر جزیہ مقرر ہوا ایک روز میں چھ سو یہودی قتل ہوئے اور کافی گرفتار ہوئے۔ اہل خیبر کو جزیہ منظور کرنا پڑا ان سب کا دم خم ختم ہو گیا اور قرآن کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

بے شک تمہارے لیے یہ نشانی تھی (یعنی یہود کو مخاطب فرمایا کہ اب بھی ایمان لے آؤ) بعض مفسرین کے نزدیک تمام کفار اس کے مخاطب ہیں اور بعض نے کہا اس میں مومنین کو عبرت دلائی گئی ہے جن دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے (یعنی جب وہ میدان میں ہوں) ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑتا (یعنی حضور کا لشکر اور خود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قائد تھے ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ ستتر مہاجر تھے اور دو سو چھتیس آدمی انصار تھے۔ مہاجرین میں سے علمبردار حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس لشکر میں کل دو گھوڑے ستر اونٹ چند زرہ آٹھ تلواریں تھیں۔

بدر میں چودہ صحابہ شہید ہوئے۔ چھ مہاجر اور آٹھ انصار) اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا ان کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا ان کے پاس سو سواروں کا رسالہ تھا اور سات سو اونٹ اور کافی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زرہ اور ہتھیار تھے۔ جمل)

انہیں ان کی آنکھوں نے اپنے سے دونا دکھایا اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے (عام اس سے کہ اس کی تعداد قلیل ہو اور ساز و سامان میں وہ کتنے ہی کمزور ہوں) بے شک اس میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے لوگوں کے لیے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○

زُيِّنَ لِلنَّاسِ۔ زُيِّنَ۔ تزیین سے بنا۔ اس کے معنی ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ اصطلاح میں ہر ظاہری زیبائش کو بھی زینت کہتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں ان چیزوں کی محبت پیدا کی گئی

مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ اس سے بیٹے بیٹیاں مراد ہیں

مزین کی گئی ان کی خواہش نفسانی کی محبت عورتوں سے اور بیٹوں سے اور تلے اوپر ڈھیر سونے چاندی کے اور چھاپہ لگائے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے مابین فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔ دنیا کے ان ساز و سامان سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے آخر یہ فنا ہو جاتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ متاع دنیا سے وہ نفع حاصل کرے اور اسے ایسی جگہ خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت حاصل ہو) اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے (یعنی جنت تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی طرف ہی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کے فانی مرغوبات و لذائذ سے دل نہ لگایا جائے)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ۔ آپ فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتا دوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس باغیچے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں اور اللہ کی خوشنودی اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

اَؤُنَبِّئُكُمْ۔ کیا میں تمہیں بتلاؤں یہ لفظ نبأ سے ہے جس کے معنی ہیں عظیم الشان خبر یا غیب کی خبر۔ لفظی معنی ہیں خبر دینے والا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ ذٰلِکُمْ میں عورتوں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر اور اچھے گھوڑے سب کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں فرمایا کہ دنیا کے متاع فانی سے بہتر جو چیز ہے وہ جنت ہے جس میں زنانہ عوارض سے پاک بیبیاں اور ہر ناقابل پسند باتوں سے پاک ہیں اور اللہ اپنے بندوں کے اعمال و افعال کا دیکھنے والا ہے)

آگے ارشاد ہے

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ

وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ صبر والے اور سچے اور ادب والے اور (راہ خدا میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں معافیاں مانگنے والے ۔ یہ کہنے والے قول اور ارادے اور نیت میں سچے ہیں اور یہ پچھلے پہر آخر شب میں دعا و استغفار کرتے ہیں۔

اٰمَنَّا۔ ایمان سے بنا یعنی تصدیق کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب تجھ پہ۔ تیرے نبی پہ تیری کتابوں پر ایمان لائے ہیں

فَاغْفِرْ لَنَا۔ اِغْفِرْ۔ غفر بمعنی چھپانا۔ درگزر کرنا۔ ذُنُوب گناہ یعنی اے ہمارے رب ہمارے گناہ کو چھپا لے یا معاف کر دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

اَلصّٰبِرِیْنَ۔ صبر سے بنا۔ اس کے معنی روکنا۔ عبادت پہ صبر۔ گناہوں سے صبر۔ تکلیف پر صبر۔ جہاد میں صبر سب داخل ہیں۔

اَلصّٰدِقِیْنَ۔ صدق سے بنا۔ سچائی کلام میں جھوٹ سے بچنا۔ ہر کام پورا کرنا۔

قٰنِتِیْنَ۔ قنوت سے بنا اس کے معنی اطاعت اس میں جانی، مالی، بدنی ہر طرح کی اطاعت داخل ہے۔

امام زجاج فرماتے ہیں کہ اس سے اطاعت عبادت ہر پابندی کرنا مراد ہے (روح المعانی)

مُنْفِقِیْنَ۔ انفاق سے بنا اس کے معنی خرچ کرنا ہے

مُسْتَغْفِرِیْنَ۔ استغفار۔ مٹانا۔ چھپانا۔

اَسْحَار۔ سحر کی جمع ہے۔ سحر اس وقت کو کہتے ہیں جب رات کا اندھیرا صبح کے اجالے میں ملا ہوا ہو۔

(فائدہ) اس سے آخر شب میں نماز پڑھنے اور دعا و استغفار کا ثبوت اور فضیلت نکلتی ہے

اور بات بھی وہی ہے ؎

دلا بسوز کہ سوز تو کارہا بکند دعائے نیم شبی دفع صد بلا بکند

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ بیٹا مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ سحر سے ہی اپنے رب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی یاد کرتا ہے اور تو بچھونے پر سوتا رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالے ہر رات جبکہ تہائی حصہ باقی رہتا ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں قبول کروں کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں کوئی ہے جو گناہ بخشوائے اور میں بخش دوں (بخاری)

حضرت امام حسن فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز سحر تک پڑھتے اور پھر استغفار کرتے ہیں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ساری رات عبادت سے زندہ رکھتے پھر مجھ سے دریافت فرماتے اے نافع کیا سحر ہو گئی میں عرض کرتا نہیں پھر نماز میں مشغول ہو جاتے حتی کہ سحر ہو جاتی پھر تو با استغفار کرتے رہتے۔

مسئلہ:۔ جو شخص سنت فجر کے بعد ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور اول آخر درود شریف پڑھے وہ متقین کے درجہ میں ہو جائے گا۔

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ گواہی دی اللہ نے کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت و حکمت والا ہے۔

شَہِدَ - شہود - اس کے معنی گواہی کے ہیں۔ شہد فعل ماضی ہے اس کا فاعل تین ذات ہیں۔ اللہ تعالی فرشتے۔ علماء۔

اللہ تعالیٰ کی یہ گواہی آسمانی کتابوں میں برابر آتی رہی کائنات کا ایک ایک ذرہ شہادت دے رہا ہے کہ عبادت کے لائق رب العالمین کے سوا کوئی نہیں۔ کتب الٰہی کی شہادت نقلی دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور زمین آسمان کی تمام چیزیں عقلی دلیل کا کام دیتی ہیں۔

اَلْمَلٰٓئِکَۃُ - فرشتے بھی یہ گواہی دیتے ہیں۔

اُولُوا الْعِلْمِ - علم والے عالم علم حقائق اشیاء اور معرفت حق کا نام ہے۔ انبیاء اولیاء کرام مراد ہیں۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ شام کے احبار یعنی علماء یہود سے دو شخص حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو آپس میں بولے کہ نبی آخر الزمان کے شہر کی یہی صفت ہے جو مدینہ طیبہ میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر آئے تو انہوں نے حضور کے روئے زیبا کو دیکھ کر حلیۂ توریت کے مطابق دیکھ کر پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عرض کیا حضور ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے اس کا ٹھیک جواب دیدیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور نے فرمایا سوال کرو۔ انہوں نے عرض کیا کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے؟ اس پہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر دونوں حبر یعنی عالم مسلمان ہو گئے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب بتکدہ میں گر گئے۔

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔ قائماً قیام سے بنا اس کے معنی کھڑا ہونا ہے۔ سیدھا کرنا۔

بِالْقِسْطِ۔ قائم کرنے والا لغوی معنی ہیں حصہ۔ اصطلاح میں انصاف کو قسط کہتے ہیں۔ اس سے مراد انبیاء کرام اور اولیاء کرام ہیں۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۟ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۝ بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور نہیں اختلاف میں پڑے وہ جنہیں کتاب دی گئی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے

دِیْن۔ کے معنی بدلہ یا مذہب کے ہیں یعنی وہ طریقہ فکر و عمل جو ایک شخص یا قوم کے افکار و اعمال کی بنیاد ہو۔

اَلْاِسْلَامُ۔ حکم برداری۔ اسلام کے لفظی معنی سونپ دینے کے ہیں۔ مسلمان اپنے آپ کو ہمہ تن اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں اس کے احکام کے سامنے اپنی گردن جھکا کر اقرار کرتے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے جو طریقہ پسند فرمایا ہے وہ اسلام یعنی اطاعت گذاری اور فرمانبرداری ہے جس کی مکمل اور آخری صورت حضور پرنور صلی اللہ نے عطا فرمائی۔

ہر اصولی مذہب کو دین کہا جا سکتا ہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا مگر اسلام حق اور سچے دین ہی کو کہا جائے گا۔ اصول عقائد کو دین کہتے ہیں اور فروعی مسائل کو مذہب۔ عیسائی یہودیوں میں دینی اختلاف ہے اسی لیے یہاں دین ارشاد ہوا۔

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ۔ اوتوا الکتاب سے یا یہودی مراد ہیں یا عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے وصال کے وقت ستر آدمیوں کو چن کر انہیں توریت سپرد کی تھی۔ ان سے تبلیغ دین کا عہد لیا۔ یوشع علیہ السلام کو ان کا امیر مقرر کیا۔ تین پشت تک یہ سب لوگ ہدایت پر رہے پھر ان کی اولاد نے دنیاوی طمع سے دین کو بگاڑ دیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِلَّامِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ ۔ مگر اس کے بعد کہ آچکا انکے پاس علم اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی پسندیدہ دین ہے ۔

اس آیت میں واضح کیا کہ دین اسلام کے سوا کوئی اور دین اللہ کے یہاں مقبول نہیں ۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل اور مقبول کہتے ہیں وہ باطل ہے ۔ یہ آیت خصوصیت سے یہود و نصاریٰ کے ردمیں وارد ہوئی جنہوں نے اسلام کو قبول نہ کیا ۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے اختلاف کیا اور یہ واقعہ ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے تھے ۔ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ جس نبی کی صفت توریت اور انجیل میں ہے وہ نبی ہیں جس کی سابقہ کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں وہ یہی ذات اقدس ہے مگر انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف کا سبب محض حسد اور اقتدار پسندی اور منافع دنیویہ کی طمع ہے ۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۞

پھر اے محبوب ! اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرمادو میں نے اپنا منہ اللہ کے حضور جھکایا اور جو میرے پیرو ہیں اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرمادیں کیا تم نے گردن جھکائی تو اگر وہ گردن جھکائیں جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر یہی جز اس کے نہیں کہ آپ پر حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے ۔

حَآجُّوْا ۔ محاجہ سے بنا جس کا مادہ حجت ہے یعنی دلیل ۔ اصطلاح میں کج بحثی کو کہتے ہیں ۔ یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر کفار آپ سے اسلام میں کج بحثی کریں ۔

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ ۔ اَسْلَمْتُ ۔ اسلام سے بنا اس کے معنی اخلاص اطاعت ۔

وَجْه ۔ چہرے کو کہتے ہیں ۔ یعنی آپ اے محبوب فرمادیں کہ میں نے اپنی ذات کو یا اپنے عمل کو یا اپنے چہرے کو اللہ کے لیے خالص کر لیا ۔ اس کا مطیع بنا لیا اس عبارت سے کفار کو دعوت اسلام دینا مراد ہے ۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ۔ اس سے سارے اہل کتاب مراد ہیں اور امیین سے سارے مشرکین مراد ہیں ۔

اُمِّيّٖنَ ۔ امی کی جمع ہے بے پڑھے کو امی اسی لیے کہتے ہیں کہ جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ویسا ہی رہا ۔

ءَاَسْلَمْتُمْ ۔ یہاں بھی اسلام بمعنی اطاعت ہے ۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر خاص و عام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھے بے پڑھے چھوٹے بڑے سے فرمادیں کہ تم اسلام کی اتباع قبول کرتے ہو یا نہیں۔
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا۔ اسلام میں ہدایت ہے۔ اہتداء سے مراد گمراہی سے نکلتا ہے یا اپنے نفع کو پہچانتا ہے۔ (کبیر)
اس میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ حضور یہ اعلان فرمائیں کہ میں اور میرے متبعین اللہ کے فرمانبردار اور مطیع ہیں۔ ہمارا دین ہی خالص توحید ہے جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے اور جتنے کافر غیر کتابی ہیں انہیں اس حکم میں داخل فرما کر انہیں میں مشرکین عرب کو بھی شمار کیا۔ اخیر میں حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی اور فرمایا۔
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ۔ اور اگر وہ منہ پھیریں تو تم پر تو یہی ہے کہ حکم پہنچا دو۔ وہ تم نے پورا کر ہی دیا ہے اس سبب سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا وہ نقصان میں رہے آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنج نہ فرمائیں۔
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ عباد سے سارے مومن کافر مراد ہیں یعنی اللہ تعالے سب کو دیکھنے والا ہے مومنوں کو ثواب اور کافروں کو عذاب دے گا۔

بامحاورہ ترجمہ دسواں رکوع سورۃ آل عمران پ ۳

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں (ہوگا)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا (یعنی تورات) سے بہرہ دیا گیا اور وہ (اس) کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ (ان کے تنازعات کا) ان میں فیصلہ کردے تو ایک فریق ان میں سے کج ادائی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

یہ اس لیے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بہتان باندھتے رہے ہیں اس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

تو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ان کو جمع کریں گے (یعنی) اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں اور ہر نفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق بخشتا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

مومنوں کو چاہیئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہے ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ

(اے محبوب لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تُبْدُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ۚ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۚ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝

یا مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی دیکھ لے گا تو آرزو کرے گا اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

لفظی ترجمہ

اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	یَکْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے ہیں	بِاٰیٰتِ۔ آیتوں
اللّٰہِ۔ اللہ کی کا	وَ۔ اور	یَقْتُلُوْنَ۔ قتل کرتے ہیں	النَّبِیّٖنَ۔ نبیوں کو
بِغَیْرِ۔ بغیر	حَقٍّ۔ حق کے	وَ۔ اور	یَقْتُلُوْنَ۔ قتل کرتے ہیں
الَّذِیْنَ۔ ان کو	یَاْمُرُوْنَ۔ جو حکم کرتے ہیں		بِالْقِسْطِ۔ انصاف کا
مِنَ النَّاسِ۔ لوگوں سے	فَبَشِّرْ۔ تو بشارت دو	ھُمْ۔ ان کو	بِعَذَابٍ۔ عذاب
اَلِیْمٍ۔ دردناک کی	اُولٰٓئِکَ۔ یہ ہیں	الَّذِیْنَ۔ وہ	حَبِطَتْ۔ جو اکارت
ہوئے	اَعْمَالُھُمْ۔ عمل	فِی۔ بیچ	الدُّنْیَا۔ دنیا
وَ۔ اور	الْاٰخِرَۃِ۔ آخرت کے	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
لَھُمْ۔ ان کے لیے	مِنْ۔ کوئی	نّٰصِرِیْنَ۔ مددگار	اَ۔ کیا
لَمْ۔ نہیں	تَرَ۔ دیکھا تو نے	اِلَی۔ طرف	الَّذِیْنَ۔ ان کی
اُوْتُوْا۔ جو دیے گئے	نَصِیْبًا۔ کچھ حصہ	مِّنَ الْکِتٰبِ۔ کتاب سے	
یُدْعَوْنَ۔ وہ بلائے جاتے ہیں		اِلٰی۔ طرف	کِتٰبِ۔ کتاب
اللّٰہِ۔ اللہ کے	لِیَحْکُمَ۔ تاکہ فیصلہ کرے	بَیْنَھُمْ۔ ان کے درمیان	ثُمَّ۔ پھر
یَتَوَلّٰی۔ پھر جاتا ہے	فَرِیْقٌ۔ ایک فرقہ	مِّنْھُمْ۔ ان میں سے	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُم۔ وہ	مُعْرِضُوْنَ۔ منحرف تھے	ذٰلِكَ۔ یہ	بِاَنَّهُمْ۔ اس لیے کہ
قَالُوْا۔ وہ کہتے تھے	لَنْ۔ ہرگز نہ	تَمَسَّنَا۔ چھوئے گی ہمیں	النَّارُ۔ آگ
اِلَّا۔ مگر	اَيَّامًا۔ دن	مَعْدُوْدٰتٍ۔ گنتی کے	وَ۔ اور
غَرَّ۔ فریب دیا	هُمْ۔ انکو	فِیْ۔ بیچ	دِيْنِهِمْ۔ انکے دین کے
مَا۔ جو	كَانُوْا۔ تھے	يَفْتَرُوْنَ۔ افتراء کرتے	فَكَيْفَ۔ تو کیسا ہوگا
اِذَا۔ جب	جَمَعْنٰهُمْ۔ اکٹھا کریں گے ہم ان کو		لِيَوْمٍ۔ اس دن کہ
لَا۔ نہیں	رَيْبَ۔ شک	فِيْهِ۔ اس میں	وَ۔ اور
وُفِّيَتْ۔ پورا پورا دیا جائے گا		كُلُّ۔ ہر	نَفْسٍ۔ آدمی
مَا۔ جو	كَسَبَتْ۔ اس نے کمایا ہوگا		وَ۔ اور
هُمْ۔ وہ	لَا۔ نہ	يُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جائیں گے	
قُلِ۔ کہہ	اللّٰهُمَّ۔ اے اللہ	مٰلِكَ۔ مالک	الْمُلْكِ۔ ملکوں کے
تُؤْتِی۔ دیتا ہے تو	الْمُلْكَ۔ ملک	مَنْ۔ جسے	تَشَآءُ۔ چاہے ۔
وَ۔ اور	تَنْزِعُ۔ چھین لیتا ہے	الْمُلْكَ۔ ملک	مِمَّنْ۔ جس سے
تَشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور	تُعِزُّ۔ عزت دیتا ہے	مَنْ۔ جسے
تَشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور	تُذِلُّ۔ ذلیل کرتا ہے	مَنْ۔ جسے
تَشَآءُ۔ چاہے	بِيَدِكَ۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہے		الْخَيْرُ۔ بھلائی
اِنَّكَ۔ بیشک تو	عَلٰی۔ اوپر	كُلِّ۔ ہر	شَیْءٍ۔ چیز کے
قَدِيْرٌ۔ قادر ہے	تُوْلِجُ۔ ڈالتا ہے	الَّيْلَ۔ رات کو	فِی۔ بیچ
النَّهَارِ۔ دن کے	وَ۔ اور	تُوْلِجُ۔ ڈالتا ہے	النَّهَارَ۔ دن کو
فِی۔ بیچ	الَّيْلِ۔ رات کے	وَ۔ اور	تُخْرِجُ۔ نکالتا ہے
الْحَیَّ۔ زندہ کو	مِنَ الْمَيِّتِ۔ مردہ سے	وَ۔ اور	تُخْرِجُ۔ نکالتا ہے
الْمَيِّتَ۔ مردہ کو	مِنَ الْحَیِّ۔ زندہ سے	وَ۔ اور	تَرْزُقُ۔ تو رزق دیتا ہے
مَنْ۔ جسے	تَشَآءُ۔ چاہے	بِغَيْرِ۔ بغیر	حِسَابٍ۔ حساب کے
لَا۔ نہ	يَتَّخِذِ۔ پکڑیں	الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومن	الْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کو
اَوْلِيَآءَ۔ دوست	مِنْ دُوْنِ۔ سوائے	الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کے	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ ۔ جو	يَّفْعَلْ ۔ کرے	ذٰلِكَ ۔ ایسا	فَلَيْسَ ۔ تو نہیں ہے
مِنَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی طرف سے		فِیْ ۔ بیچ	شَیْءٍ ۔ کسی چیز کے
اِلَّآ ۔ مگر	اَنْ ۔ یہ کہ	تَتَّقُوْا ۔ ڈرو تم	مِنْهُمْ ۔ ان سے
تُقٰىةً ۔ ڈرنا	وَ ۔ اور	يُحَذِّرُ ۔ ڈراتا ہے	كُمُ ۔ تمکو
اللّٰهُ ۔ اللہ	نَفْسَهٗ ۔ اپنی ذات سے	وَ ۔ اور	اِلَى ۔ طرف
اللّٰهِ ۔ اللہ کی ہے	الْمَصِيْرُ ۔ پھرنا	قُلْ ۔ کہہ	اِنْ ۔ اگر
تُخْفُوْا ۔ چھپاؤ تم	مَا ۔ جو	فِیْ ۔ بیچ	صُدُوْرِكُمْ ۔ تمہارے
سینوں کے ہے	اَوْ ۔ یا	تُبْدُوْهُ ۔ ظاہر کرو اسے	يَعْلَمْهُ ۔ جانتا ہے اسکو
اللّٰهُ ۔ اللہ	وَ ۔ اور	يَعْلَمُ ۔ جانتا ہے	مَا ۔ جو
فِیْ ۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں کے ہے	وَ ۔ اور	مَا ۔ جو
فِیْ ۔ بیچ	الْاَرْضِ ۔ زمین کے ہے	وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ
عَلٰى ۔ اوپر	كُلِّ ۔ ہر	شَیْءٍ ۔ چیز کے	قَدِيْرٌ ۔ قادر ہے
يَوْمَ ۔ جس دن	تَجِدُ ۔ پائے گا	كُلُّ ۔ ہر	نَفْسٍ ۔ شخص
مَا ۔ جو	عَمِلَتْ ۔ عمل کیا ہوگا	مِنْ خَيْرٍ ۔ نیک	مُّحْضَرًا ۔ سامنے
وَ ۔ اور	مَا ۔ جو	عَمِلَتْ ۔ عمل کیے ہوں گے	مِنْ سُوْٓءٍ ۔ برے
تَوَدُّ ۔ چاہے گا	لَوْ ۔ کاش	اَنَّ ۔ یہ کہ	بَيْنَهَا ۔ اسکے کام کے
وَ ۔ اور	بَيْنَهٗ ۔ اس آدمی کے درمیان ہو		اَمَدًا ۔ فاصلہ
بَعِيْدًا ۔ لمبا	وَ ۔ اور	يُحَذِّرُ ۔ ڈراتا ہے	كُمُ ۔ تم کو
اللّٰهُ ۔ اللہ	نَفْسَهٗ ۔ اپنی ذات سے	وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ
رَءُوْفٌۢ ۔ مہربان ہے	بِالْعِبَادِ ۔ بندوں پر		

مختصر تفسیر تیسرا رکوع ۔ سورۃ آل عمران ۔ پ ۳

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۔ وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ ۔ سے سارے کفار مراد ہیں

اٰیٰتِ اللّٰہِ سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں یا چھپاتے ہیں

یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ ۔ یہ وہ پچھلے پیغمبر ہیں جو یہود کے ہاتھوں شہید ہوئے ۔

وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۫ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۔

اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کیا انہیں بشارت دو دردناک عذاب کی اور وہ ہیں جن کے عمل اکارت ہوگئے دنیا و آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۔

بنی اسرائیل نے ایک دن صبح کو ایک ساعت میں سنتالیس نبی شہید کر ڈالے اور جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے روکا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر ڈالا ۔

اس آیت کریمہ میں سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخاً بتایا گیا اس لیے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ اس بدترین فعل سے راضی تھے ۔

اس آیت سے یہ امر واضح ہوا کہ انبیاء کرام کی جناب میں بے ادبی کرنا کفر ہے اور کفر کرنے سے تمام اعمال صالحہ اکارت ہوجاتے ہیں اور مددگار و ناصر بروز قیامت اگر کسی کا نہیں ہوگا تو وہ صرف کافر اور بے دین و گمراہ لوگ ہی ہیں ۔ معصیت شعار گنہگار مسلمان صحیح الایمان جماعت کی طرف سے قیامت کے دن مددگار ہوں گے ۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے فرمایا کہ میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ یا حبیب اللہ قیامت کے دن سخت تر عذاب کسے ہوگا ۔ فرمایا اسے جو پیغمبر کو قتل کرے اور اسے جو نصیحت کہنے والے کو قتل کرے ۔ آگے ارشاد ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّھُمْ فِیْ دِیْنِھِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝

کیا تو نے نہ دیکھا انہیں جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بلائے جاتے ہیں کتاب اللہ کی طرف کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر انہیں کا ایک گروہ اس سے منحرف ہو کر پھر جاتا ہے یہ جرأت انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہمیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ان میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ اور افترا سے جو وہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باندھتے تھے۔

ہمزہ استفہامیہ ہے۔ سوال تعجب میں تمام مسلمانوں کو متعجب کرنا مقصود ہے۔

تَرَ۔ کا فاعل حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اَلَّذِیْنَ۔ میں بعض اہل کتاب مراد ہیں جنکا اللہ نے قرآن پاک میں ذکر کیا ہے۔

نَصِیْبًا۔ نصب سے بنا اس کے معنی ہیں رکھنا۔ اسی لیے گھڑے ہوئے بت کو نصب کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں مقرر حصہ کو نصیب کہتے ہیں۔

کِتَاب سے مراد توریت یا لوح محفوظ ہے (روح المعانی)

یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ۔ یعنی ان کو بلایا جاتا ہے۔ قرآن کریم یا توریت کے فیصلہ کی طرف

لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ یحکم۔ حکم سے بنا اس کے معنی ہیں فیصلہ اسی لیے قاضی کو حاکم اور پنچ کو حکم کہتے ہیں۔ یہاں فیصلہ سے مراد یا دین ابراہیمی کا فیصلہ ہے یا زنا کے حکم کا

ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ ثم ترتیب یا مہلت کے لیے آتا ہے یعنی وہ فوراً ہی توریت سے منہ موڑ گئے تھے۔

یَتَوَلّٰی۔ کے معنی ہیں منہ موڑنا۔ پیٹھ پھیرنا

فَرِیْقٌ۔ بمعنی گروہ۔ اس سے مراد اہل کتاب تھے تو سارے یا علماء ہیں جنہوں نے منہ موڑنے میں پیش قدمی کی تھی۔

مُعْرِضُوْنَ۔ ان کا دائمی منہ پھیرنا مراد ہے

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ قَالُوْا۔ قول سے مراد دلی اعتقاد یا زبانی بات کہنے یہ بات کہ انہوں نے کتاب اللہ سے انکو حق جاننے کے بعد منہ موڑا انہوں نے اپنے اوپر عذاب الٰہی کے ہونے کا اپنے برے اعتقاد کے سبب سہل سمجھ رکھا ہے۔

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ

تَمَسَّنَا۔ مَسٌّ سے بنا اس کے معنی چھونا۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سے تھوڑی مدت مراد ہے یعنی گنتی کے دن۔ یہود کا عقیدہ یہ تھا کہ ہم آگ میں ایک ہفتہ یا چالیس دن سے زیادہ نہیں رہیں گے کیونکہ ہمارے بزرگوں نے چالیس دن بچھڑا پوجا تھا اتنی ہی مدت میں جہنم میں ہم رہیں گے خواہ کچھ بھی کریں۔ اس کا رد فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ جھوٹا افترا ہے۔

وَغَرَّھُمْ فِیْ دِیْنِہِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غَرَّ۔ غرور سے بنا۔ اس کے معنی دھوکہ دینا ہے۔

یَفْتَرُوْنَ۔ فری سے بنا۔ اس کے معنی کاٹنا ہے۔ اصلاح کے لیے کاٹنے کو فری کہتے ہیں۔ ان کے گھڑے ہوئے عقیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈال دیا جس کو وہ دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ عیسائی کفارہ مسیح کے معتقد ہوئے اور یہودی شفاعت بزرگاں کے اعتماد میں کفر کر بیٹھے۔ (روح المعانی)

آیت کریمہ میں من الکتاب سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن کریم مراد ہے۔ یہود کو توریت کے علوم اور احکام نیک سکھائے گئے تھے جس میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور دین اسلام کی حقانیت کے احکام کی تعمیل بیان ہے لیکن ان میں سے بہت سے یہود منحرف ہوگئے اور ایسا نہیں کیا۔

اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے اس پر نعیم بن عمر اور حارث بن زید نے کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کس دین پر ہیں حضور نے فرمایا ملت ابراہیم پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم تو یہودی تھے۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ اس پر نہ جمے اور منکر ہوگئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں توریت ہی مراد ہے۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک یہ بھی روایت ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں اس جرم کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا تھی لیکن چونکہ یہ لوگ اونچے خاندان کے تھے اس لیے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس امید پر یہ معاملہ حضور کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگساری کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا۔ حضور نے فرمایا اچھا یہ فیصلہ توریت پر رکھو۔ کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے ہمیں منظور ہے۔

چنانچہ توریت لائی گئی اور عبد اللہ بن صوریا جو یہود کے بڑے عالم تھے انہیں پڑھنے کو کہا گیا انہوں نے پڑھا جب آیت رجم آئی جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا عبد اللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس آیت کو چھوڑ دیا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت عبد اللہ بن سلام کا نام پہلے حصین تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ ۴۳ھ میں وصال ہوا۔ آگے ارشاد ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ تف وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٥

تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک نہیں اور ہر جان کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

یہاں تو بیخًا انہیں یوم قیامت سے ڈرایا گیا۔ ظلم سے مراد نقصان ہے (روح المعانی)

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔ عرض کی اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے۔

مالک یعنی قادر مَالِكَ الْمُلْكِ کے معنی ہوئے قدرت دینے والا۔ اصطلاح میں کسی پر مضبوط قبضہ رکھنے کو ملک کہا جاتا ہے۔ مَالِكَ الْمُلْكِ بادشاہوں کا مالک (خازن)

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ۔ یہ جملہ مالک الملک کی وسعت کو بیان کر رہا ہے بعض کے ملک سے سلطنت مراد ہے۔ یعنی زمین پر حکومت مال، عزت، کھیتی، سامان کی زیادتی۔ بعض کے نزدیک ملک سے ساری ملکیتیں مراد ہیں

تَنْزِعُ۔ نَزْعٌ سے بنا اس کے معنی ہیں کسی چیز کو اس کی جگہ سے کھینچ لینا اس امارت سے یا سلطنت سے محروم کر دینا مراد ہے۔ یا دے کر چھین لینا ہے۔

شانِ نزول:۔ غزوۂ خندق یعنی احزاب کے موقعہ پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام مجاہدین اسلام کو حکم دیا کہ خندق کو کھودا جائے ہر دس صحابہ پر چالیس گز زمین تقسیم فرما دی) کہ وہ کھودیں۔ عمرو بن عوف فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سلمان فارسی اور حذیفہ بن یمان اور نعمان بن الانصاری ایک جگہ کھدائی کر رہے تھے کہ اچانک زمین میں ایک سخت پتھر نمودار ہوا وہ نہیں ٹوٹتا تھا۔ اس سے ہماری کدالیں بے کار ہوگئیں ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے اور تمام واقعہ عرض کیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کدال خود لی اور حضرت سلمان کے ساتھ خندق میں اتر گئے۔ اس پتھر پر جب چوٹ پڑی تو اس سے سفید روشنی نمودار ہوئی سب نے تکبیر کہی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس وقت حیرہ کے محل دکھائے گئے ہیں۔

پھر دوسری چوٹ پر پھر چمک پیدا ہوئی فرمایا مجھے شام کی زمین دکھائی گئی ہے۔ تیسری چوٹ پر پھر روشنی نمودار ہوئی اور پتھر ٹوٹ گیا۔ فرمایا مجھے صنعاء کے محل ظاہر کیے گئے ہیں اور جبریل امین نے خبر دی ہے کہ میری امت کی سلطنت ان سب پر ہوگی۔

صحابہ نے خوش ہو کر الحمد للہ کہا جس پر منافقین ہنسنے لگے اور انہوں نے کہا کہ مسلمان مدینہ میں بیٹھے ہوئے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حیرہ وصنعاء جیسے مضبوط ملکوں کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان میں باہر نکل کر کفار سے لڑنے کی طاقت نہیں چھپنے کے لیے خندق کھود رہے ہیں اور حیرہ وصنعاء و کسریٰ جیسے مضبوط ملکوں کی امید باندھ رہے ہیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (کبیر، روح المعانی)

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہاتھ ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

تُعِزُّ۔ عزت سے بنا اس کے معنی غلبہ ہیں۔

تُذِلُّ۔ ذل سے بنا۔ اس کے معنی مغلوبیت وحقارت ہے

عزت سے دینی عزت مراد ہے جیسے ایمان۔ تقویٰ۔ مخلوق کے دل میں ہیبت یا حکومت وسلطنت ساری چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔

تُذِلُّ۔ میں دنیوی ذلت ونکبت وغیرہ

بِيَدِكَ الْخَيْرُ۔ سے مراد۔ قدرت ہے یعنی دین دنیا کی تمام بھلائیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ ہدایت ایمان، عرفان کا صرف تو ہی مالک حقیقی ہے۔

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ خیر وشر کا وہی مالک ہے۔

فتح مکہ کے وقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس وروم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود ومنافقین نے اسے بہت مشکل سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس وروم کے ملک وہ بڑی قوت اور حفاظت والے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آخرکار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان بشارت پورا ہوا

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے۔ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور تو نکالتا ہے زندہ مردے سے اور نکالتا ہے مردہ زندے سے اور رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

تُوْلِجُ۔ ایلاج سے بنا اس کے معنی ہیں تنگ جگہ میں داخل ہونا۔

لَيْل۔ سے مراد رات ہے۔

نَهَار۔ سے مراد دن ہے۔

ان کے داخل کرنے سے مراد رات دن کا گھٹنا بڑھنا ہے۔ موسم گرما میں دن بندہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور رات نو گھنٹے کی ہو جاتی ہے۔

اور سردی میں اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے جناب باری تبارک و تعالیٰ نے اس میں رات کے بڑھانے اور دن کے گھٹانے کی تشبیہ جو دی اس سے یہ امر واضح کیا کہ جب رات دن میں گھٹاؤ بڑھاؤ اس کی قدرت کاملہ سے ہوتا ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامان مصطفیٰ کو عطا کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے۔

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اور تو نکالتا ہے زندہ مردے سے اور رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

حَيٌّ - حیات سے مشتق ہے اور

مَيِّتٌ - موت سے بنا

حیؔ سے جانور اور میت سے بے جان مراد ہے یعنی تو زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔

جب مردہ بچہ زندہ پیٹ سے اور زندہ بچہ مردہ کے شکم سے نکالنا اس کی قدرت میں ہے تو ایک ملک ایک سے لے کر کسی کو دے دینا کیا مستبعد ہے اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ زندہ انسان کو نطفہ بیجان سے اور پرندکے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالتا اس طرح جیسے زندہ انسان سے نطفہ بے جان نکالتا ہے۔

یونہی سبز گھاس کو خشک دانہ سے اور خشک دانہ کو سبز گھاس سے۔ ہرے بھرے درخت کو خشک بیج سے ایسے ہی مومن کو کافر اور کافر کو مومن سے نکالتا ہے۔

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ - جسے چاہتا ہے اسے بہت یا بلا حساب کتاب دیتا ہے۔ ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو۔

اس کے بعد انسانی تہذیب کے ساتھ مسلمان کی معاشرتی زندگی کا مذاکرہ اور تعلیم ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے

لَا يَتَّخِذِ - اس کا مادہ اَخْذ ہے اس کے معنی اختیار کرنا۔ بنانا اگر معنی اختیار ہو تو اولیاء کا فرین کا حال ہوگا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَوْلِيَاءَ۔ ولی کی جمع ہے۔ اس کے معنی قرب یا مدد۔ یعنی مسلمان کافروں کو دوست و مددگار نہ بنائیں
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ دُون کے معنی کوتاہ یا پیچھے رہنے والا ہیں یعنی مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ۔ جو کفار سے محبت کرے گا یا انہیں اپنا مددگار بنائے گا وہ اللہ کی دوستی کے کسی درجہ میں بھی نہیں کیونکہ دشمن کی بھی دشمنی ہے۔
اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً۔ اتقاء مصدر ہے۔ اس کا معنی بچانا۔ ڈرنا۔
مِنْهُمْ کا مرجع کفار ہیں۔ کفار کو کبھی کسی حال میں کسی غرض کے لیے دوست نہ بناؤ۔
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ۔ اللہ تم کو اپنے عذاب سے یا اپنے سے ڈراتا ہے۔ یعنی ان کافروں کو اپنا دوست بنانے سے۔

شان نزول:۔ حضرت عبادہ بن صامت نے جنگ احزاب کے دن حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچسو یہودی میرے حلیف ہیں میرا خیال ہے کہ میں دشمن کے مقابلہ میں ان سے مدد حاصل کروں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس میں اس امر سے استغناء تعلیم دیا گیا کہ اپنی کمی کا احساس کرکے کافروں سے موالات و استمداد تم کو جائز نہیں جو کرنا ہے اپنے ہی سپاہیوں کے ساتھ کرنا ہے اور کفار سے دوستی و محبت ممنوع اور حرام قرار دی۔ انہیں اپنا رازدار بنانا۔ ان سے موالات کرنا منع کیا۔ البتہ جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت ان سے صرف ظاہری رواداری اور برتاؤ جائز رکھا گیا۔ آگے ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ فرمادیجئے کہ اگر تم اپنے جی میں بات چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ۔ جس دن ہر جان نے جو بھلائی کرکے سامنے پالی اور جو برائی کی وہ امید کرے گا۔ کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تمہیں عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

اس میں قیامت کی جزا سزا کا تذکرہ ہے۔ رَءُوْفٌ۔ کے معنی انتہائی محبت و کرم ہے۔
اَلْعِبَادِ۔ سے تمام بندے مراد ہیں۔ قرآن کریم میں عِبَاد نیک بندوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع سورہ آل عمران پ ۳

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اے محبوب لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا۔ تو کہنے لگیں کہ اے پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کے لیے) لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے (آتا ہے) بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما۔ تو بے شک دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض (یعنی عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۗ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝

زکریا نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا کہ میں تو بڈھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۗ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

زکریا نے کہا کہ پروردگار میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما۔ خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح و شام اس کی تسبیح کرنا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

قُلْ۔ کہہ	اِنْ۔ اگر	کُنْتُمْ۔ ہو تم	تُحِبُّوْنَ۔ محبت رکھتے
اللّٰہَ۔ اللہ سے	فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ تو تم میری پیروی کرو		یُحْبِبْکُمُ۔ اللہ محبت رکھے
گا تم سے	اللّٰہُ۔ اللہ	وَ۔ اور	یَغْفِرْ۔ بخشے گا
لَکُمْ۔ تم کو	ذُنُوْبَکُمْ۔ تمہارے گناہ	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ
غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	رَّحِیْمٌ۔ مہربان ہے	قُلْ۔ کہہ	اَطِیْعُوا۔ کہا مانو
اللّٰہَ۔ اللہ کا	وَ۔ اور	الرَّسُوْلَ۔ رسول کا	فَاِنْ۔ پھر اگر
تَوَلَّوْا۔ منہ پھیریں	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	لَا۔ نہیں
یُحِبُّ۔ محبت رکھتا	الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں سے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ نے
اصْطَفٰی۔ چن لیا	اٰدَمَ۔ آدم کو	وَ۔ اور	نُوْحًا۔ نوح کو
وَ۔ اور	اٰلَ۔ آل	اِبْرٰهِیْمَ۔ ابراہیم کو	وَ۔ اور
اٰلَ۔ آل	عِمْرٰنَ۔ عمران کو	عَلَی۔ اوپر	الْعٰلَمِیْنَ۔ جہان والوں کے
ذُرِّیَّۃً۔ یہ ایک نسل ہے	بَعْضُهَا۔ بعض انکی	مِنْۢ بَعْضٍ۔ بعض سے	وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ	سَمِیْعٌ۔ سنتا	عَلِیْمٌ۔ جانتا ہے	اِذْ۔ جب
قَالَتِ۔ کہا	امْرَاَتُ۔ بیوی	عِمْرٰنَ۔ عمران کی نے	رَبِّ۔ اے رب
اِنِّیْ۔ میں نے	نَذَرْتُ۔ منت مانی ہے	لَكَ۔ تیرے لیے	مَا۔ جو
فِیْ۔ بیچ	بَطْنِیْ۔ میرے پیٹ کے ہے	مُحَرَّرًا۔ آزاد	فَتَقَبَّلْ۔ تو قبول کر
مِنِّیْ۔ مجھ سے	اِنَّكَ۔ بیشک تو	اَنْتَ۔ تو ہی ہے	السَّمِیْعُ۔ سنتا
الْعَلِیْمُ۔ جانتا	فَلَمَّا۔ پھر جب	وَضَعَتْهَا۔ اس کو جنا	قَالَتْ۔ تو کہا
رَبِّ۔ اے میرے رب	اِنِّیْ۔ بیشک میں نے	وَضَعْتُهَا۔ جنا اس کو	اُنْثٰی۔ لڑکی
وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	اَعْلَمُ۔ خوب جانتا ہے	بِمَا۔ جو
وَضَعَتْ۔ اس نے جنا	وَ۔ اور	لَیْسَ۔ نہیں	الذَّکَرُ۔ مرد
کَالْاُنْثٰی۔ مثل عورت کے	وَ۔ اور	اِنِّیْ۔ بیشک میں نے	سَمَّیْتُهَا۔ نام رکھا اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَرْيَمَ ۔ مریم   وَ ۔ اور   اِنِّيْ ۔ میں   اُعِيْذُهَا ۔ پناہ میں دیتی ہوں اسکو

بِكَ ۔ تیری   وَ ۔ اور   ذُرِّيَّتَهَا ۔ اسکی اولاد کو   مِنَ الشَّيْطٰنِ ۔ شیطان

الرَّجِيْمِ ۔ مردود سے   فَتَقَبَّلَهَا ۔ تو قبول کیا اس کو   رَبُّهَا ۔ اس کے رب نے

بِقَبُوْلٍ ۔ قبول کرنا   حَسَنٍ ۔ اچھا   وَّ ۔ اور   اَنْبَتَهَا ۔ پروان چڑھایا اسے

نَبَاتًا ۔ چڑھانا   حَسَنًا ۔ اچھا   وَّ ۔ اور   كَفَّلَهَا ۔ نگرانی میں دیا اسے

زَكَرِيَّا ۔ زکریا کی   كُلَّمَا ۔ جب بھی   دَخَلَ ۔ داخل ہوئے   عَلَيْهَا ۔ اس پر

زَكَرِيَّا ۔ زکریا   الْمِحْرَابَ ۔ عبادتخانہ میں   وَجَدَ ۔ پایا   عِنْدَهَا ۔ اس کے پاس

رِزْقًا ۔ رزق   قَالَ ۔ کہا   يٰمَرْيَمُ ۔ اے مریم   اَنّٰى ۔ کہاں سے ہے

لَكِ ۔ تیرے لیے   هٰذَا ۔ یہ   قَالَتْ ۔ بولی   هُوَ ۔ وہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی طرف سے ہے   اِنَّ ۔ بیشک   اللّٰهَ ۔ اللہ

يَرْزُقُ ۔ رزق دیتا ہے   مَنْ ۔ جسے   يَّشَآءُ ۔ چاہے   بِغَيْرِ ۔ بغیر

حِسَابٍ ۔ حساب کے   هُنَالِكَ ۔ یہاں   دَعَا ۔ دعا کی   زَكَرِيَّا ۔ زکریا نے

رَبَّهٗ ۔ اپنے رب سے   قَالَ ۔ کہا   رَبِّ ۔ اے رب   هَبْ ۔ عطا کر

لِيْ ۔ مجھے   مِنْ لَّدُنْكَ ۔ اپنی جناب سے   ذُرِّيَّةً ۔ اولاد

طَيِّبَةً ۔ پاک   اِنَّكَ ۔ بیشک تو   سَمِيْعُ ۔ سننے والا ہے   الدُّعَآءِ ۔ دعا

فَنَادَتْهُ ۔ تو پکارا اسے   الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ فرشتوں نے   وَ ۔ اور   هُوَ ۔ وہ

قَآئِمٌ ۔ کھڑا تھا   يُّصَلِّيْ ۔ نماز پڑھتا   فِي ۔ بیچ   الْمِحْرَابِ ۔ محراب کے

اَنَّ ۔ بیشک   اللّٰهَ ۔ اللہ   يُبَشِّرُكَ ۔ بشارت دیتا ہے تجھے

بِيَحْيٰى ۔ یحییٰ کی   مُصَدِّقًا ۔ تصدیق کرنیوالا   بِكَلِمَةٍ ۔ ایک کلمہ کی   مِّنَ اللّٰهِ ۔ اللہ سے

وَ ۔ اور   سَيِّدًا ۔ سردار   وَّ ۔ اور   حَصُوْرًا ۔ عورتوں سے پرہیز گا

وَّ ۔ اور   نَبِيًّا ۔ نبی   مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ نیک لوگوں سے

قَالَ ۔ کہا   رَبِّ ۔ اے رب   اَنّٰى ۔ کہاں سے   يَكُوْنُ ۔ ہوگا

لِيْ ۔ میرے لیے   غُلٰمٌ ۔ لڑکا   وَّ ۔ اور   قَدْ ۔ تحقیق

بَلَغَنِيَ ۔ پہنچا مجھے   الْكِبَرُ ۔ بڑھاپا   وَ ۔ اور   امْرَاَتِيْ ۔ میری بیوی

عَاقِرٌ ۔ بانجھ ہے   قَالَ ۔ فرمایا   كَذٰلِكَ ۔ اسی طرح   اللّٰهُ ۔ اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَفْعَلُ. کرتا ہے	مَا. جو	يَشَآءُ. چاہے	
قَالَ. کہا	رَبِّ. اے میرے رب	اجْعَلْ. بنا	لِّيْ. میرے لیے
اٰيَةً. نشانی	قَالَ. فرمایا	اٰيَتُكَ. تیری نشانی	اَلَّا. یہ ہے کہ نہ
تُكَلِّمَ. کلام کرسکے گا تو	النَّاسَ. لوگوں سے	ثَلٰثَةَ. تین	اَيَّامٍ. دن تک
اِلَّا. مگر	رَمْزًا. اشارے سے	وَ. اور	اذْكُرْ. یاد کر
رَبَّكَ. اپنے رب کو	كَثِيْرًا. بہت	وَ. اور	سَبِّحْ. تسبیح بیان کر
بِالْعَشِيِّ. پچھلے پہر	وَ. اور	الْاِبْكَارِ. صبح کے تڑکے	

مختصر تفسیر گیارہواں رکوع. سورۃ آل عمران. پ ۳

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ: میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے۔

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی ۔۔۔ اتنی ہے تیری گفتگو اللہ کو پسند اعلیحضرت

تُحِبُّوْنَ. حب سے بنا اس کے معنی پسند کرنا۔ طالب بننا۔ محبت کرنا۔

فَاتَّبِعُوْنِيْ. یہ اتباع سے بنا اس کے معنی ہیں پیچھے چلنا۔ اصطلاح میں مکمل اطاعت اور خالص پیروی کرنے کو اتباع کہتے ہیں۔

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. اللہ تعالےٰ تم کو اپنا محبوب بنائے گا۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. اللہ تعالےٰ تمہارے تمام اگلے پچھلے۔ چھوٹے بڑے اور ظاہری باطنی گناہ معاف کر دے گا۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ میں اس امر کا اظہار ہے کہ محبت الٰہی کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید الکل فی الکل صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سے متبع ہو اور حضور کی اطاعت قبول کرے۔

شان نزول: حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم قریش کے پاس تشریف لائے انہوں نے کعبۃ اللہ میں بت نصب کر رکھے تھے اور انہیں سجا سجا کر انہیں سجدے کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہو۔

قریش بولے ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کریں لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور بتایا کہ محبت الٰہی کا دعوی صرف اور صرف محبت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور اتباع اور فرمانبرداری میں صحیح ہے اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں جو اس بات کا مدعی ہے اسے چاہئے کہ حضور کی غلامی کرے۔ اور چونکہ حضور نے بت پرستی کو حرام اور شرک فرمایا ہے تو جو ایسا کرے گا وہ حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوی میں جھوٹا ہے حضور کی پیروی ہی محبت الٰہی کی نشانی ہے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فرما دیجئے کہ پیروی کرو اللہ اور رسول کے احکام کی تو اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو محبوب نہیں کافر۔

اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بلا اطاعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اللہ کی پیروی نہیں کرسکتا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ حضور نے فرمایا یعنی جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی اور جو حضور کا نافرمان ہوا اس کے کفر میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔

شان نزول: بعض روایتوں میں ہے کہ جب اتباع کی آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن ابی سلول منافقوں کے سردار نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فرمانبرداری کو رب کی فرمانبرداری کی طرح بنا دیا ہے اور ہمیں ایسی محبت کا حکم دیا ہے جیسے عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ کرتے تھے اور یہود نے بھی اعتراض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (مدارک)

اللہ کی اطاعت احکام میں ہوگی نہ کہ افعال میں۔

نبی محترم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت افعال میں ہوگی اور اس کا درجہ۔ درجہ اتباع کے بعد ہوگا (روح البیان)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۔ اگر وہ لوگ اطاعت سے بھی منہ موڑیں تو وہ کافر ہو جائیں گے اور اللہ تعالے کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۝ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارے جہان سے یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
اِصْطَفٰی۔ صَفْوٌ سے بنا اس کے معنی ہیں چھانٹنا۔ دیگر انسانوں سے افضل ظاہر کرنا۔
اٰدَمَ۔ آدم علیہ السلام اس طرح برگزیدہ ہیں کہ اللہ نے انکو فرشتوں کا مسجود بنایا۔ وسیع علم عطا فرمایا۔
نُوْحٌ۔ نوح علیہ السلام آدم علیہ السلام کے بعد پہلے نبی ہیں جنہوں نے کفار کو تبلیغ فرمائی۔ نافرمانی پر ان کی قوم پر عذاب آیا۔ نَوْحٌ۔ نوحہ سے بنا اس کے معنی ہیں گریہ زاری۔ آپ خوف الٰہی میں بہت روتے تھے اس لیئے آپ کا نام نوح رکھا گیا۔

شانِ نزول: یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کی اولاد سے ہیں اور انہی کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں بتایا کہ اللہ تعالے نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور اے یہودیو تم اسلام پر نہیں تمہارا دعویٰ اسلام غلط ہے اور ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ سے اس امر کا انکشاف کیا کہ ان میں نسلی تعلقات ہیں اور اسی وجہ میں وہ ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے خالص تیرے ہی لیے آزاد ہو تو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے تو جب اس نے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی جیسا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اسکی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا۔ جب زکریا اس کے پاس اس کے عبادت خانہ پر جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحقیق عمران

عمران دو ہیں۔ ایک عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب۔ یہ تو حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے والد ہیں۔

دوسرے عمران بن ماثان ہیں یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم کے والد ہیں۔
ان دونوں میں ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں جو عمران ہیں وہ دوسرے عمران بن ماثان ہیں ان کی بیوی صاحبہ کا نام حنّہ بنت فاقوذا ہے یہ حضرت مریم کی والدہ ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی نانی ہیں ان کا نام حضرت حنّہ بنت فاقوذا تھا۔ ان کی دوسری بہن حضرت ایشاع بنت فاقوذا حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی تھیں۔

عمران بن ماثان کی بیوی حنّہ بنت فاقوذا نے اللہ کے حضور منت مانی کہ جو حمل مجھے ہے وہ خالص تیرے نام پر آزاد کرتی ہوں تو اسے قبول فرمالے تاکہ تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو۔ بیت المقدس کی خدمت ہی اس کے ذمہ رہے۔

محققین علماء نے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے کہ حضرت زکریا اور عمران ہم زلف تھے فاقوفا کی بیٹی ایشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنّہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بیوی تھیں۔ ایک زمانہ تک حنّہ کی اولاد نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ بڑھاپا آگیا۔ مایوس ہوگئی یہ خاندان صالحین کا تھا یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے۔

ایک روز حنّہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچے کو چُگا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ کے دل میں بھی اولاد کا شوق پیدا ہوا بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اسے بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے اسے حاضر کروں۔

جب وہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے نذر مان لی ان کے شوہر نے کہا یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہوگئی تو وہ اس قابل کب ہوگی کہ بیت المقدس کے لیے وقف ہو۔ اس زمانہ میں عام طور پر لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسوانی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ میں اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں۔ اس لیے انہیں فکر لاحق ہوئی پھر حنّہ کے وضع حمل سے قبل ہی عمران کا انتقال ہوگیا۔

جب حنّہ کا وضع حمل ہوا تو بجائے لڑکا ہونے کے لڑکی ہوئی تو حنّہ نے اعتذار کے طور پر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا رَبِّ اِنِّی وَضَعْتُھَا اُنْثٰی اور آپ کو حسرت و غم بھی ہوا کہ لڑکی سے نذر کس طرح پوری ہو سکے گی۔ مگر ساتھ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی خیال ہوا کہ جس کی نذر ہیں نے مانی ہے اس نے ہی جب لڑکی عطا کی ہے کہ یہ لڑکی اسی کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہوگی۔ یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں انہیں اللہ تعالےٰ نے ان کے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل بنایا۔ پھر نام بھی مریم ہوا۔ مریم کے معنی عابدہ کے ہوتے ہیں۔

اور اپنی منت پوری کرنے کی غرض سے انہیں کو نذر میں پیش کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے انہیں لڑکے کی جگہ لڑکی کی نذر قبول فرما کر شرف بخشا۔

حضرت حنہ نے اس نذر کو اس طرح چڑھایا کہ ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا۔ یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کعبہ مکرمہ میں حجبہ کا۔ چونکہ حضرت مریم ان لوگوں کی امام اور ان کے صاحب قربان کی صاحبزادی تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم میں ممتاز مانا جاتا تھا اس لیے ان سب نے حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفل کرنے کی رغبت۔ یہ احبار ستائیس تھے۔

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا۔ پرورش کرنے والے مربی کو کافل کہتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم کے خالو تھے حضرت مریم کی نگہبانی کا ذمہ دار انہیں کو بنایا۔

حضرت زکریا نے فرمایا میں ان سب سے زیادہ حقدار ہوں۔ اس لیے کہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں آخر فیصلہ قرعہ اندازی پر ٹھہرا اور جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت زکریا کے نام پر ہی قرعہ نکلا۔

آپ کے متعلق یہ بھی ایک روایت ہے کہ آپ کے نشوو نما کی شان یہ تھی کہ آپ ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچہ ایک سال میں بڑھتے ہیں اسی کی طرف اشارہ قرآن کریم میں بھی ہے وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔

لغت میں نبات پھیلنے والی گھاس کو کہتے ہیں جس کا تنہ نہ ہو سر بڑھنے والی شے کو کہا جاتا ہے۔

حَسَن سے دینی و دنیوی خوبی مراد ہے۔

پھر من جانب اللہ آپ کی خورد و نوش جنت کے میوے سے ہوتی۔ آپ نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا۔

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا۔ رزق اگرچہ رب کے عطیہ کو کہا جاتا ہے لیکن جب مطلق بولا جائے تو اس سے کھانا مراد ہے۔

حضرت ربیع سے روایت ہے یہاں رزق سے مراد بے موسم پھل ہیں یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمیوں میں اور یہ جنت کے پھل تھے (روح المعانی)

حضرت مریم نے بچپن میں ہی کلام فرمایا۔ جس طرح آپ کے فرزند حضرت عیسٰی نے کلام کیا تھا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا۔ کہا اے مریم تمہارے پاس یہ کہاں سے آئے آج کل اس کا موسم نہیں تم تک کیسے پہنچے تم تو سات قفلوں میں بند تھیں

قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ اس سے مراد بغیر وسیلہ انسان آنا ہے میرے رب کے پاس سے آیا۔ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ کلام بچپن کا ہے۔ اللہ تعالے جسے چاہے بغیر حساب کے دے۔

فوائد

یہ کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے۔ کہ اللہ تعالے ان کے ہاتھوں پر اظہار خوارق فرماتا ہے۔

حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بلا سبب میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بلاشک اس پر بھی قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں انقطاع امید کے بعد فرزند عطا فرمائے۔ چنانچہ آپ نے باری تعالے سے دعا کی جس کا تذکرہ آگے کی آیتوں میں آرہا ہے۔

ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ ۚ قَالَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ہ یہاں زکریا نے دعا کی اپنے رب سے۔ بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے عطا فرما پاک اولاد بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے حضرت زکریا نے دعا کی۔ حضرت زکریا علیہ السلام بڑے زبردست عالم تھے۔ بارگاہ الٰہی میں قربانیاں پیش کرنے کی خدمت آپ ہی کے سپرد تھی۔ اور مسجد شریف میں آپ کی اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جب آپ محراب میں مشغول عبادت تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کے منتظر تھے۔ دروازہ بند تھا۔ اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو آگے اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی میں بیان ہوگا۔

اس دعا کے وقت حضرت مریم نوعمر تھیں حضرت یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش سے صرف چھ ماہ قبل ہے۔

فَنَادَتْہُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ تو فرشتوں نے اسے ندا دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ نماز پڑھ رہا تھا۔ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحیٰی کا جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار ہوگا اور عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے صالحین میں سے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يُصَلِّيْ سے معلوم ہوا کہ ان کے دین میں بھی نماز تھی۔ ان کی نماز بھی اسلامی نماز کی طرح اعمال و اقوال کا مجموعہ تھی۔ حالت قیام میں تھے۔

مِحْرَاب۔ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ فرشتوں نے اس حال میں آواز دی جب وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى۔ بشارت بمعنی خوشخبری کیونکہ بانجھ پن میں شفا کی بشارت دی۔ حضرت یحییٰ پیدائشی نبی تھے۔ حیوۃ بمعنی زندگی ہے۔

آپ کا نام حیا تھا۔ انجیل میں یوحنا اور قرآن پاک میں یحییٰ تھا (روح المعانی)

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ۔ کلمہ سے مراد حضرت عیسٰی ابن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کلمہ کُن سے پیدا فرمایا۔ اسی لیے آپ کا لقب کلمۃ اللہ ہوا۔

اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت یحییٰ ہیں۔ مصدقا سے یہی مراد ہے۔ حضرت یحییٰ نے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا۔ حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا۔ سید۔ سود یا سواد سے بنا۔ سود یعنی جماعت۔ سید جو بڑی جماعت کا سردار ہو۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں سید وہ ہے جو کسی پر حسد نہ کرے۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں سید وہ عالم ہے جو علم و تقویٰ میں اپنی قوم سے افضل ہو (روح المعانی)

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا میں سیدًا اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم۔ دین و دیانت میں ان کے رئیس تھے۔ کیونکہ یحییٰ علیہ السلام میں یہ تمام صفتیں موجود تھیں اسلیے ان کو سید فرمایا گیا۔ اللہ کے فرشتہ نے اس مبارک بچہ کی کچھ صفات بھی بیان کیں۔

(۱) وہ احکام الٰہی کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔

(۲) وہ پاک دامن و پاکباز ہوگا۔ عورت کے قریب نہ جائے گا۔

(۳) وہ اللہ کا نبی۔ نہایت صالح اور پاکیزہ انسان ہوگا۔

حصور وہ جو اپنے آپ کو ساری نفسانی خواہشات سے روکے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بچپن میں بچوں کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس سے گذرے وہ کھیل رہے تھے۔ بچوں نے کہا یحییٰ آؤ کھیلیں۔ آپ نے فرمایا میں اس لیے پیدا نہیں کیا گیا (روح المعانی)

وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ وہ اللہ کا نبی۔ صالح۔ پاکباز ہوگا۔

اگلی آیت میں حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب بیان کیا جارہا ہے جو بشارت یحییٰ پر آپ نے کیا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ کہا الٰہی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو بڑھاپا پہنچ گیا اور میری عورت بانجھ ہے فرمایا اللہ یونہی کرتا ہے جو چاہے۔ عرض کی الٰہی میرے لیے کوئی نشانی کر دے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے گا مگر اشارے سے اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور تسبیح کر کچھ دن رہے اور تڑکے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب بشارت فرزند سنی تو براہ تعجب عرض کی کہ دعا تو میری ضرور ہے مگر میرے اولاد کیسے ہوگی۔ میں تو ایک سو بیس سال کا بوڑھا ہو گیا اور میری بیوی اٹھانوے سال کی ہے بمقصود سوال سے صرف یہ تھا کہ میری جوانی لوٹائی جائے گی اور میری بیوی کا بانجھ پن دور ہوگا یا ہم دونوں بحالت موجودہ ہی رہیں گے اور اولاد ہوگی۔ اگرچہ اس میں شک نہیں وہ اس پر قادر ہے کہ بڑھاپے میں فرزند عطا کر دے مگر اسباب ظاہری کے اعتبار سے تعجب کی بات ہے تو جواب ملا كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ۔ اللہ یونہی کرتا ہے جو چاہے۔ تو حضرت زکریا نے عرض کی الٰہی میرے لیے کوئی نشانی ایسی کر دے جس سے میں سمجھ سکوں ارشاد ہوا تین دن تم لوگوں سے بات نہ کرو گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں سے گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رکھی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ تھا کہ جوارح صحیح و سالم ہوں زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں۔ مگر لوگوں سے گفتگو نہ ہو سکے۔ یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیم کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ۔ سَبِّحْ کا مصدر تسبیح ہے جیسے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ۔

عَشِيّ۔ سورج ڈھلنے سے صبح کے وقت تک کو کہتے ہیں۔

اِبْكَار۔ بکرہ سے بنا۔ اس کے معنی شروع ہیں۔ شروع پھل کو باکورہ کہتے ہیں۔ اصطلاح میں فجر سے چاشت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک کے وقت کو بکرہ کہتے ہیں یعنی صبح و شام اس کی پاکی بولو۔ تسبیح کرو۔

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۃ آل عمران پ۳

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

(اے محمد) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم کا کفیل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

(وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ ابن مریم ہوگا (اور جو) دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے تو مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○

اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہو کر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں اور وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○

اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ

جب عیسیٰ نے ان کی طرف سے نافرمانی (اور نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرفدار اور میرا مددگار ہو حواری بولے کہ ہم خدا کے (طرفدار اور آپ کے) مددگار

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

ہیں ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے پروردگار جو (کتاب) تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں) ایک چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لیے) اپنی تدبیر کی اور اللہ خوب تدبیر کرنیوالا ہے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔اور	اِذْ۔جب	قَالَتِ۔کہا	الْمَلٰٓئِكَةُ۔فرشتوں نے
يَا۔اے	مَرْيَمُ۔مریم	اِنَّ۔بیشک	اللّٰهَ۔اللہ نے
اصْطَفٰكِ۔چن لیا تجھے	وَ۔اور	طَهَّرَكِ۔پاک کیا	كِ۔تجھ کو
وَ۔اور	اصْطَفٰكِ۔چن لیا تجھ کو	عَلٰى۔اور	نِسَآءِ۔عورتوں
الْعٰلَمِيْنَ۔جہان کے	يَا۔اے	مَرْيَمُ۔مریم	اقْنُتِيْ۔ادب سے کھڑی ہو
لِرَبِّكِ۔اپنے رب کے حضور	وَ۔اور	اسْجُدِيْ۔سجدہ کر	وَ۔اور
ارْكَعِيْ۔رکوع کر	مَعَ۔ساتھ	الرّٰكِعِيْنَ۔رکوع کرنے والوں کے	
ذٰلِكَ۔یہ ہیں	مِنْ اَنْۢبَآءِ۔خبریں	الْغَيْبِ۔غیب کی	نُوْحِيْهِ۔کہ جس کو ہم نے
اِلَيْكَ۔تیری طرف	وَ۔اور	مَا۔نہیں	كُنْتَ۔تھا تو
لَدَيْهِمْ۔ان کے پاس	اِذْ۔جب	يُلْقُوْنَ۔ڈالتے تھے	اَقْلَامَهُمْ۔اپنی قلمیں
اَيُّهُمْ۔کہ کون ان میں سے	يَكْفُلُ۔کفالت کرے	مَرْيَمَ۔مریم کی	وَ۔اور
مَا۔نہیں	كُنْتَ۔تھا تو	لَدَيْهِمْ۔انکے پاس	اِذْ۔جب
يَخْتَصِمُوْنَ۔وہ جھگڑ رہے تھے		اِذْ۔جب	قَالَتِ۔کہا
الْمَلٰٓئِكَةُ۔فرشتوں نے	يَا۔اے	مَرْيَمُ۔مریم	اِنَّ۔بیشک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللهُ ۔ اللہ	يُبَشِّرُكِ ۔ خوشخبری دیتا ہے تجھ کو		بِكَلِمَةٍ ۔ ایک کلمے
مِّنْهُ ۔ اپنے کی	اسْمُهُ ۔ کہ نام اس کا ہے	الْمَسِيحُ ۔ مسیح	عِيسَى ۔ عیسیٰ
ابْنُ ۔ بیٹا	مَرْيَمَ ۔ مریم کا	وَجِيهًا ۔ عزت والا	فِي ۔ بیچ
الدُّنْيَا ۔ دنیا	وَ ۔ اور	الْآخِرَةِ ۔ آخرت کے	وَ ۔ اور
مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۔ ہوگا قرب والا		وَ ۔ اور	يُكَلِّمُ ۔ بولے گا
النَّاسَ ۔ لوگوں سے	فِي ۔ بیچ	الْمَهْدِ ۔ پالنے کے	وَ ۔ اور
كَهْلًا ۔ پکی عمر میں	وَ ۔ اور	مِنَ الصّٰلِحِينَ ۔ ہوگا نیک لوگوں سے	
قَالَتْ ۔ بولی	رَبِّ ۔ اے میرے رب	أَنّٰى ۔ کیونکر	يَكُونُ ۔ ہوگا
لِي ۔ میرے	وَلَدٌ ۔ لڑکا	وَ ۔ اور	لَمْ ۔ نہیں
يَمْسَسْنِي ۔ چھوا مجھے	بَشَرٌ ۔ کسی آدمی نے	قَالَ ۔ فرمایا	كَذٰلِكِ ۔ اسی طرح
اللهُ ۔ اللہ	يَخْلُقُ ۔ پیدا کرتا ہے	مَا ۔ جو	يَشَاءُ ۔ چاہے
إِذَا ۔ جب	قَضٰى ۔ فیصلہ کرتا ہے	أَمْرًا ۔ کسی کام کا	فَإِنَّمَا ۔ تو اس کے سوا نہیں
يَقُولُ ۔ کہتا ہے	لَهُ ۔ اس کو	كُنْ ۔ ہو جا	فَيَكُونُ ۔ تو وہ ہو جاتا ہے
وَ ۔ اور	يُعَلِّمُهُ ۔ سکھائیگا اس کو	الْكِتٰبَ ۔ کتاب	وَ ۔ اور
الْحِكْمَةَ ۔ حکمت	وَ ۔ اور	التَّوْرٰىةَ ۔ توریت	وَ ۔ اور
الْإِنْجِيلَ ۔ انجیل	وَ ۔ اور	رَسُولًا ۔ رسول ہوگا	إِلٰى ۔ طرف
بَنِي ۔ اولاد	إِسْرَائِيلَ ۔ یعقوب کے	أَنِّي ۔ بیشک میں	قَدْ ۔ یقینًا
جِئْتُكُمْ ۔ لایا تمہارے پاس	بِآيَةٍ ۔ نشانی	مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ تمہارے رب کی طرف سے	
أَنِّي ۔ بیشک میں	أَخْلُقُ ۔ بناتا ہوں	لَكُمْ ۔ تمہارے لیے	مِّنَ الطِّينِ ۔ مٹی سے
كَهَيْئَةِ ۔ شکل	الطَّيْرِ ۔ پرندے کی	فَأَنْفُخُ ۔ پھر پھونکتا ہوں	فِيهِ ۔ اس میں
فَيَكُونُ ۔ تو ہو جاتا ہے	طَيْرًا ۔ پرندہ	بِإِذْنِ ۔ اذن	اللهِ ۔ الٰہی سے
وَ ۔ اور	أُبْرِئُ ۔ میں شفا دیتا ہوں	الْأَكْمَهَ ۔ مادر زاد اندھے کو	
وَ ۔ اور	الْأَبْرَصَ ۔ پھلبہری والے کو	وَ ۔ اور	أُحْيِي ۔ زندہ کرتا ہوں
الْمَوْتٰى ۔ مُردوں کو	بِإِذْنِ ۔ حکم سے	اللهِ ۔ اللہ کے	وَ ۔ اور
أُنَبِّئُكُمْ ۔ میں خبر دیتا ہوں تم کو		بِمَا ۔ جو	تَأْكُلُونَ ۔ تم کھاتے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	مَا۔ جو	تَدَّخِرُوْنَ۔ جمع کرتے ہو	فِیْ۔ بیچ
بُیُوْتِکُمْ۔ اپنے گھروں کے	اِنَّ۔ بیشک	فِیْ۔ بیچ	ذٰلِکَ۔ اس کے
لَاٰیَۃً۔ نشانی ہے	لَّکُمْ۔ تمہارے لیے	اِنْ۔ اگر	کُنْتُمْ۔ ہو تم
مُّؤْمِنِیْنَ۔ ایمان والے	وَ۔ اور	مُصَدِّقًا۔ تصدیق کرتا	لِّمَا۔ اس کی
بَیْنَ۔ جو میرے	یَدَیَّ۔ آگے ہے	مِنَ التَّوْرٰىۃِ۔ توریت سے	وَ۔ اور
لِاُحِلَّ۔ حلال کروں میں	لَکُمْ۔ تمہارے لیے	بَعْضَ۔ بعض	الَّذِیْ۔ وہ جو
حُرِّمَ۔ حرام کی گئیں	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	جِئْتُکُمْ۔ لایا ہوں میں
بِاٰیَۃٍ۔ نشانی	مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ تمہارے رب سے	فَاتَّقُوا۔ تو ڈرو	اللّٰہَ۔ اللہ سے
وَ۔ اور	اَطِیْعُوْنِ۔ کہا مانو میرا	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
رَبِّیْ۔ میرا رب ہے	وَ۔ اور	رَبُّکُمْ۔ تمہارا رب ہے	فَاعْبُدُوْہُ۔ سو تم اسی
کی عبادت کرو	ھٰذَا۔ یہ ہے	صِرَاطٌ۔ رستہ	مُّسْتَقِیْمٌ۔ سیدھا
فَلَمَّا۔ پھر جب	اَحَسَّ۔ محسوس کیا	عِیْسٰی۔ عیسیٰ نے	مِنْھُمُ۔ ان سے
الْکُفْرَ۔ کفر	قَالَ۔ فرمایا	مَنْ۔ کون ہے	اَنْصَارِیْ۔ میرا مددگار
اِلَی۔ طرف	اللّٰہِ۔ اللہ کی	قَالَ۔ تو کہا	الْحَوَارِیُّوْنَ۔ حواریوں نے
نَحْنُ۔ ہم ہیں	اَنْصَارُ۔ مددگار	اللّٰہِ۔ اللہ کے	اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے
بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	اشْھَدْ۔ گواہ رہ	بِاَنَّا۔ کہ ہم
مُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان ہیں	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	اٰمَنَّا۔ ایمان لائے ہم	بِمَا۔ اس پر
اَنْزَلْتَ۔ جو نازل کیا تو نے	وَ۔ اور	اتَّبَعْنَا۔ پیروی کی ہم نے	الرَّسُوْلَ۔ رسول کی
فَاکْتُبْنَا۔ سو لکھ ہم کو	مَعَ۔ ساتھ	الشّٰھِدِیْنَ۔ گواہی دینے والوں کے	
وَ۔ اور	مَکَرُوْا۔ تدبیر انہوں نے	وَ۔ اور	مَکَرَ۔ تدبیر کی
اللّٰہُ۔ اللہ نے		وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ
خَیْرُ۔ بہتر ہے	الْمٰکِرِیْنَ۔ تدبیر کرنے والا۔		

مختصر تفسیر چوتھا رکوع سورۂ آل عمران پ ۳

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْعٰلَمِیْنَ ۝ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝

جب کہا فرشتوں نے اے مریم بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور پاک کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم وحی کے ذریعے تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

اِصْطَفٰكِ تجھے پسند کیا۔ پسند کے علاوہ اس کے معنی چننا بھی ہیں لفظ مصطفیٰ اسی سے ہے اس کے معنی بھی چنا ہوا برگزیدہ اور منتخب کے ہیں اس سے وہ چناؤ مراد ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہوا مثلاً حضرت مریم باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے انہیں نذر میں قبول کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی پرورش فرمائی انہیں جنت کا رزق دیا اور یہ شرف ان کے سوا کسی عورت کو نہ ملا اسی طرح ان کے لیے جنتی رزق کا آنا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو ان کا کفیل بنانا یہ تمام باتیں ان کی اصطفا اور برگزیدگی کی وجہ سے ہیں۔

وَطَهَّرَكِ۔ تطہیر سے بنا اس کے معنی خوب پاک صاف کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ گناہوں اور عوارضات نسوانی سے پاک تھیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی ہوئی تو بغیر خاوند کے اور صاحبزادے بغیر باپ کے متولد ہوئے جن کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے اور آپ کو ملائکہ کا کلام بھی پہنچا

عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ عالمین سے ساری عورتیں مراد ہیں۔

تمام جہان کی عورتوں پر تمہیں فوقیت فضیلت دی لہذا حضرت مریم کو

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ۔ کا حکم ملا اقْنُتِیْ قنوت سے بنا اس کے معنی اطاعت ہیں اس سے عام عبادت مراد ہے

وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ۔ فرشتوں نے آپ کو قیام ورکوع وسجود کے لیے کہا تو آپ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ پائے مبارک متورم ہو کر پھٹ گئے اور ان سے خون جاری ہو گیا۔

مَعَ الرّٰكِعِیْنَ۔ یعنی اے مریم اپنے رب کی اطاعت کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو۔

اس کے بعد حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ۔ ذٰلِكَ سے حضرت مریم اور ان کی والدہ کے سارے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔

اَنْۢبَآء ۔ نبائٌ سے بنا۔ اس کے معنی ہیں خبر یعنی یہ تمام واقعات غیب کی خبروں میں سے ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب کا انکشاف بذریعہ وحی خفیہ پیغام فرمایا اس سے یہ امر واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے۔ باآنکہ ان واقعات کا حضور علیہ السلام کو پہلے علم نہ تھا مگر بہ عطاء الٰہی سب منکشف ہوا۔

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۔ یہ انباء الغیب کی صفت ہے نُوْحِيْ وحی سے بنا۔ اس کے معنی خفیہ کے ہیں۔ اس کے چند معنی بیان ہوئے

(۱) رسالت کی وحی جیسے نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ۔

(۲) الہام جیسے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى ۔

(۳) بات دل میں ڈالنا۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا

(۴) قدرتی ہدایت جیسے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ ۔ (روح البیان)

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ ۔ وہ علماء جنہوں نے حضرت مریم کو حاصل کرنے کی خواہش کی

قلم کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں آہستہ کاٹنا۔ اس سے فال نکالنے کے تیر مراد ہیں جن سے اس

زمانہ میں قرعہ ڈالا جاتا ہے۔

سے دریا میں ڈالتا ہے انہوں نے آپس میں فیصلہ کیا کہ جس کا قلم پانی کے رخ کے خلاف بہے

یا تر جائے وہ حضرت مریم کا کفیل ہوگا۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان احبار کے پاس نہ تھے جب وہ مریم کے لیے

دریا میں قلم ڈالتے تھے تاکہ کفیل معلوم کریں۔

جب وہ حضرت مریم کے متعلق آپس میں جھگڑ رہے تھے آپ

ان کے پاس موجود نہ تھے آگے ارشاد ہے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ اِذْ قَالَتْ ۔ اُذْكُرْ فعل پوشیدہ کا ظرف یہ کلام ان کے زمانہ حمل میں تھا (روح المعانی وغیرہ)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۔ اے مریم بیشک اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو اپنے ایک کلمے کی
يُبَشِّرُكِ ۔ بشارت سے بنا۔
كَلِمَةٍ قرآن وحدیث میں کئی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ فرمایا گیا کیونکہ آپ بغیر باپ کے لفظ کُن سے پیدا ہوئے۔

اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۔ لغت میں ہر نشانی کو اسم کہتے ہیں۔ اصطلاح میں صرف نام کو کہتے ہیں مسیح عبرانی لفظ ہے۔ اس کو مشیخ یا مشیحا کہتے ہیں اس کے معنی مبارک کے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی سے یاد کیا جاتا ہے۔

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۔ عیسیٰ علم۔ ابن مریم کنیت ہے اس کے معنی سید کے ہیں۔ جس کا نام مسیح ابن مریم ہے وجیہ ہوگا دنیا و آخرت میں یعنی صاحب جاہ و منزلت اور قریب الا ہوگا بارگاہ الٰہی میں اور لوگوں سے بات کرے گا اپنے پالنے یا جھولنے میں اور یہ بات اس عمر میں ہوگی جو رضاعت کی عمر ہوگی۔ جوانی کی عمر کے بعد آسمان سے نزول کے بعد۔

یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر اتریں گے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے صلیب توڑیں گے جزیہ اٹھا دیویں گے اور وہ صالحین سے ہوں گے۔
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ آپ نہایت ہی خوب صورت تھے۔ بہت سے لوگ آپ کا چہرہ دیکھ کر ایمان لے آتے تھے۔

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ اور قرب والے ہوں گے۔ مقرب۔ تقریب سے بنا اس کے معنی قرب کے ہیں یعنی وہ اللہ کا قرب رکھنے والوں انبیاء کرام میں سے ہوں گے دیکھو روح المعانی)
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ اور وہ کلام کریں گے لوگوں سے پالنے میں اور کہولت میں اور نیک لوگوں سے ہوں گے۔
يُكَلِّمُ ۔ کلام سے بنا۔ اس کے معنی بات کے ہیں۔
النَّاسَ ۔ آپ نے لوگوں سے پیدا ہوتے ہی گفتگو فرمائی۔ آپ والدہ محترمہ کے پیٹ میں توریت پڑھتے تھے جسے حضرت مریم سنتی تھیں (خازن)۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے بعد صرف ایک بار لوگوں سے کلام فرمایا تھا (روح المعانی)
مَهْد ۔ کے معنی ابتداء کے ہیں۔ اصطلاح میں بچے کے جھولے اور گہوارے کو مہد کہتے ہیں۔ بعض نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہد ماں کی گود کو کہا ہے (تفسیر کبیر)
کہل ۔ کے لغوی معنی پختگی اور مضبوطی کے ہیں ، اصطلاح میں کہل جوانی اور بڑھاپے کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں ۔ آپ جوانی ہیں یعنی تینتیس سال ہیں آسمان پر اٹھائے گئے ۔ اب واپس آسمان سے آکر چالیس سال زندہ رہیں گے آپ کی کل عمر مبارک تہتر سال ہوگی (تفسیر کبیر)
علامہ آلوسی صاحب روح المعانی انسان کی عمر کے درجات حسب ذیل بیان کرتے ہیں ۔
رحم میں جب بچہ ہوتا ہے اس کا نام جنین ۔ پیدائش کے بعد ولید ۔ دودھ پینے کا زمانہ رضیع ۔ دودھ چھڑانے کے بعد فطیم ۔ جب چلنے لگے دارج ۔ دودھ کے دانت نکلے خماسی ۔ دانت نکل آئیں ثغور ۔ جب دودھ کے دانت جھڑ کر دوسرے نکل آئیں مثغر ۔ دس سال کی عمر مترعرع ۔ بلوغ کے قریب ہیں یافع یا مراہق جب بالغ ہو جائے تو حزور یا غلام ۔ مونچھ نکلنے پر فتا یا شارخ جب ڈاڑھی نکل آئے تو مجتمع ۔
تیس سے چالیس سال تک شباب ۔ چالیس سے ساٹھ تک کہل پھر کبر ۔ ہرم ۔ ولف ۔ خرف پھر میت یہ مرد کے نام تھے ۔ (روح المعانی)
وَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ صالح ۔ صلح سے بنا اس کے معنی نیکی ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام اس جماعت سے ہوں گے جو رب کی اطاعت کریں گے ۔
قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ بولی الٰہی میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ۔
حضرت مریم نے عرض کی اے رب میرے فرزند کیسے ہوگا نکاح کے ذریعہ یا کسی اور طرح (روح المعانی)
یَمْسَسْنِیْ ۔ مس سے بنا ۔ اس کے معنی چھونا ہے ۔
بَشَرٌ سے بنا اس کے معنی ظہور ہے ۔ انسان کو بشر اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی کھال ظاہر ہے یہاں بشر سے مراد مرد ہے کہ میرے فرزند کیسے ہوگا مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں ۔
قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اسے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے ۔
اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ ظاہری اسباب کا محتاج نہیں وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ حکم دیتا ہے کہ ہو جا وہ کام ہو جاتا ہے ۔
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ اور اللہ سکھائے گا اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یُعَلِّمُ۔ تعلیم سے بنا اس کے معنی سکھانا۔ کتاب سے مراد کتابت یعنی تحریر اور حکمت سے مراد علوم فقہیہ سارے علوم دینیہ اس صورت میں توریت و انجیل کا ذکر درست ہوا (روح المعانی)

کتاب سے مراد قرآن حکیم ہے۔ حکمت سے حدیث پاک کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر واپس آکر قرآن و حدیث کی تعلیم کے ماہر ہوں گے۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۟ۚ اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ پرند ہو جاتا ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم لوگ ایمان والے ہو۔

اس میں بنی اسرائیل سے خطاب ہے جو اس وقت حاضر تھے۔ آیت بمعنی نشانی ہے اگرچہ چار معجزات کا ذکر ہے کیونکہ سب کا منشا ایک ہے یعنی نبوت کا ثبوت اس لیے ان سب کو آیت فرمایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں الخ

عادت اللہ اس حال میں مستمر ہے کہ تولید و تناسل کے لیے عورت مرد کا اختلاط ہوتا ہے پھر استقرار حمل ہو کر نو دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے آپ نے بطور استعجاب اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ عرض کیا میرا نہ نکاح ہوا نہ کسی مرد سے میرا کوئی تعلق تو یہ بشارت کیوں کر پوری ہو گی تو جواب ملا ہم اس کے پابند نہیں ہم جیسے چاہیں پیدا کر سکتے ہیں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بغیر باپ ولادت ہوئی انہوں نے طفولیت میں کلام کیا بنی اسرائیل میں اعلان فرمایا کہ میں تم میں ایک نشانی لایا ہوں جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعوی نبوت کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔

چمگادڑ بنانے کی خصوصیت سے قوم نے اس لیے درخواست کی کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور کمال قدرت پر دلالت کرنے میں اور مخلوق سے ابلغ ہے۔ کیونکہ یہ بغیر پروں کے اڑتی ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دانت رکھتی ہے بنتی ہے اور اس کی مادہ کی چھاتیاں ہوتی ہیں اور طول کی بجائے بچہ جنتی ہے یا انڈا دینے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔

اور عہد عیسوی میں چونکہ فن طب انتہا عروج پر تھا اور اس کے ماہرین اس فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ مادر زاد اندھا تندرست نہیں ہو سکتا جس کا برص عام ہو گیا ہو سر سے پیر تک پھیل چکا ہو وہ نہیں جا سکتا جس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہو وہ زندہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے ان کے مقابلہ میں اعلان فرمایا اور معجزہ کے ذریعہ مادر زاد اندھے کی آنکھیں درست کیں مبروص تندرست فرمائے مردے جلاتے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ جو علاج کے ذریعہ صحیح ہونا ناممکن ہے وہ اگر صحیح اور تندرست ہو جائے تو یہ صدق نبوت کی قطعی دلیل ہے۔

وہب کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا اور آپ کی دعا سے سب تندرست ہو جاتے ان میں جو چل سکتا وہ چل کر آتا اور جو نہ آسکتا آپ اس کے پاس خود تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اسے تندرست فرماتے اور اس سے صرف ایمان لانے کی شرط کرتے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار مردے زندہ کیے۔

ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ عقیدت تھی جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کی خدمت میں عرض کی مگر وہ اتنی بُعد مسافت پر تھا کہ آپ تین روز سے قبل وہاں نہ پہنچ سکے جب پہنچے تو دفن کر دیا گیا تھا آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے دعا کی عازر زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اس کی اولاد ہوئی۔

دوسرا ایک بڑھیا کا لڑکا تھا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے اس کے لیے دعا کی وہ زندہ ہو کر جنازہ کی چارپائی سے اتر پڑا گھر آیا کپڑے پہنے اور اتنا زندہ رہا کہ اولاد ہوئی۔

تیسرا ایک عاشر تھا اس کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اسے زندہ کیا۔

چوتھا سام بن نوح اسے مرے ہزاروں سال گذر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی آپ نے فرمایا اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے قبر کی نشان دہی کی آپ قبر پر پہنچے دعا فرمائی۔ سام نے زندہ ہوتے ہوئے سنا کہ کوئی کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللّٰہِ یہ سنتے ہی وہ خوف زدہ ہوا اور اسے یہ گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اس ہول سے اس کا آدھا سر سفید ہو گیا۔ پھر اس نے حضرت روح اللہ سے عرض کی حضور دعا فرمائیں کہ اب مجھے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو موت آئے تو سکرات موت سے بھی محفوظ رہوں۔ اور آپ پر ایمان لایا اور اسی وقت ان کا پھر انتقال ہو گیا۔

آیۂ کریمہ میں اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ، فرمانے میں رد نصاری مقصود ہے کہ وہ حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں اور الوہیت کے قائل ہیں۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیماروں کو تندرست کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ جادو ہے اسے ہم نہیں مانتے اس کے علاوہ کوئی اور معجزہ دکھلائیے۔

تو آپ نے فرمایا جو تم کھاتے ہو اور جو جمع رکھتے ہو اس سے تمہیں مطلع کروں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ نبی کے سوا غیب کی خبر اور کسی کو نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ کا یہ معجزہ تھا کہ آدمی جو کل کھا چکا ہے اس کی بھی خبر دیتے جو شام کو کھائے گا اس سے بھی مطلع فرماتے جو دوسرے دن کھائے گا وہ بھی بتلاتے اور بلا وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا آگے فرمایا۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اس کو پوجو یہ ہے سیدھا راستہ۔

مُصَدِّقًا تصدیق سے بنا اس کے معنی ہیں سچا کرنا۔

مَا بَیْنَ یَدَیَّ کے معنی ہیں ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے آپ نے فرمایا کہ میں اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری یعنی توریت اس میں بعض احکام میں پہلے سختی تھی وہ اب اٹھا دی جائے گی جو چیزیں تمہارے کرتوتوں کی وجہ سے حرام کر دی تھیں وہ میں حلال کر دوں گا اللہ کی طرف سے اپنی نبوت اور رسالت کی نشانی لے کر آیا ہوں جو احکام تم کو دیتا ہوں ان کی تعمیل کرو اور جو ہدایات دیتا ہوں ان پر چلو۔

شریعت موسوی میں اونٹ مچھلی اور کچھ پرند حرام تھے ان کے حلال فرمانے کی بنی اسرائیل کو بشارت دی اور ان کے سابقہ اعتقاد کا رد کیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ۔ میرا تمہارا رب ایک ہے میرے متعلق ربوبیت کا عقیدہ باطل ہے میں تو اللہ کا ۔ اور رسول ہوں۔ اس کے بعد یہود کو آپ نے دیکھا کہ آیات باہرات اور معجزات سے بھی یہ اثر پذیر نہ ہوئے اور اپنے کفر پر قائم ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جان لیا تھا کہ آپ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہی مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ فرمانے والے ہیں تو یہ بات یہود کو شاق گذری اور وہ آپ کے ایذاء و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا۔ اس کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ۔ تو جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کفر محسوس کیا۔

اَحَسَّ۔ احساس سے بنا۔ اس کا مادہ حس ہے۔ اس کی جمع حواس ہے۔ احساس کے معنی ہیں حواس سے معلوم کرنا۔

قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔ کہا میرے مددگار کون ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔

مَنْ۔ استفہامیہ ہے۔

اَنْصَار۔ نصیر کی جمع ہے۔ اس طرح فرمایا مَنْ اَنْصَارِیْ مُلْتَجِیًا وَّذَاھِبًا اِلَی اللّٰہِ۔ جب رب کی طرف جانے لگوں تو اس وقت میرا مددگار کون ہوگا یعنی اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے جس کی نیت صرف رضائے الٰہی ہو (روح المعانی)

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار رہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

حواریوں کے متعلق محققین کے مختلف اقوال ہیں۔

بعض کا خیال ہے کہ سب سے پہلے دو اسرائیلی جو حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے وہ دھوبی تھے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تم کپڑے کیا صاف کرتے ہو آؤ میں تمہیں دل صاف کرنا سکھا دوں انہوں نے لبیک کہا اس طرح ان کا لقب حواری پڑ گیا۔

بعض کا خیال ہے کہ حوا ایک شہر تھا جو لوگ وہاں کے رہنے والے تھے ان کا لقب حواری ہو گیا۔

بعض کے نزدیک یہ لفظ حور سے بنا اس کے معنی لوٹنا ہے۔

بعض کے نزدیک حواری وہ جماعت مخلص ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کی مددگار رہی تھی اور آپ پر ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے جن میں یعقوب شمعون اور یوحنا بھی شامل ہیں۔

بعض نے کہا کہ انتیس تھے پہلی تعداد تحقیقی ہے۔

انصار اللہ میں یا تو دین یا نبی پوشیدہ ہے انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین کے یا اللہ کے نبی کے یا اللہ کے مددگار رہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ۔ ہم اللہ پر ایمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ اے عیسٰی علیہ السلام آپ اس پر گواہ رہیں کہ ہم آپ کے مطیع مسلمان ہیں۔ (خازن)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ٥۔ الٰہی ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پہ گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر والا ہے۔

اِتَّبَعْنَا۔ اتباع سے بنا اس سے عقائد و اعمال میں پیروی کرنا مراد ہے۔

الرَّسُوْلَ۔ میں الف لام عہدی ہے۔ اس سے حضرت عیسٰی علیہ السلام مراد ہیں۔

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ اکتب۔ کتابت سے بنا۔ اس کے معنی لکھنا ہے۔

شٰهِدِيْنَ۔ شاہد کی جمع ہے۔ اس کے معنی گواہ و حاضر ہیں۔ اس سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں قیامت کے دن مسلمان نبیوں کے گواہ ہوں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے گواہ ہوں گے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح فرمایا۔

مَكْر۔ کے لغوی معنی پوشیدگی ہیں اسی لیے اندھیرے کو مکر کہتے ہیں۔ مَكْرُ اللَّيْلِ رات کا اندھیرا۔ اصطلاح میں خفیہ تدبیر کو کہتے ہیں۔

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ میں اس امر کا اظہار ہے کہ مشرکین و کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ مکر کیا یعنی دھوکے سے خفیہ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک آدمی کو اس کام پر مقرر کیا اللہ تعالٰے نے اس مکر کے بدلہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور آپ کی مشابہت اس شخص پر ڈال دی جو قتل کرنے کے لیے مقرر ہوا تھا۔ چنانچہ یہود نے اس کو ہی قتل کر دیا اور سمجھے کہ ہم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو قتل کر ڈالا۔

لغت عرب میں مکر پوشیدہ تدبیر کے معنی میں آتا ہے عام اس سے کہ وہ تدبیر اچھے مقصد کے لیے ہو یا برے مقصد کے لیے اگر اچھے مقصد میں ہو تو محمود ہے ورنہ قبیح اور اردو محاورہ میں فریب کے معنی میں مکر کا استعمال ہوتا ہے اس بنا پر مکر کا مفہوم عربی زبان کا لینا ضروری ہے نہ کہ اردو کا۔ اور

وَمَكَرَ اللّٰهُ میں تو چونکہ شان الٰہی کا تذکرہ ہے اس لیے یہاں تو فریب کے معنی لینے کسی طرح روا نہ ہوں گے چونکہ عربی میں بھی مکر بمعنی خدع معروف ہو گیا ہے اس لیے یہ معنی شان الٰہی میں لینا کسی طرح جائز نہیں بلکہ دوسرے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معنی خفیہ تدبیر ہی لینے چاہئیں۔ (مفردات راغب)

یعنی جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کی مضبوط خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے انہیں بچانے کی اہم تدبیر کی۔ انہیں آسمان پر بلا لیا اور انہیں کا ہم شکل آدمی قتل کرا دیا

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ یہاں خیر سے بہتر تدبیر مراد ہے

حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ کیونکر ہوا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو تبلیغ حق فرمائی تو انہوں نے آپ کی مخالفت کی۔ مقابلہ کیا۔ والدہ ماجدہ پر تہمت لگانے کی کوشش کی۔ آپ نے ان کے لیے بارگاہ رب العزت میں بددعا کی وہ سب کے سب سور بنا دیے گئے۔ قوم پر ہیبت طاری ہوئی۔ یہ خبر بادشاہ یہودا کو پہنچی وہ گھبرایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اس قدر مستجاب الدعوات ہیں مجھ کو خطرہ ہوا کہ کہیں وہ بادشاہ کے حق میں بددعا دیدیں اس لیے ان کو قتل کرایا جائے۔

ایک شخص ططیانوس کو اس کام کے لیے منتخب کیا گیا یہ شخص منافق تھا بظاہر عیسی علیہ السلام سے محبت کرتا تھا بادشاہ نے انعام مقرر کر دیا یہ شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ رات کے وقت آپ کی قیام گاہ پر گیا سب نے مکان کو گھیر لیا۔ یہ شخص اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اچانک آسمان پر تشریف لیجا چکے ہیں۔

اللہ تعالٰی نے ططیانوس کو حضرت عیسی علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا تھا اب یہ باہر آیا تو اس کو دیکھ کر اس کے ہمراہیوں نے حضرت عیسی سمجھ کر پکڑ لیا اور صلیب پر چڑھا دیا۔ مصلوب ہو جانے کے بعد جب وہ شخص اپنی حالت میں آیا تو سب کو افسوس ہوا کہ اپنے ہاتھوں اپنے آدمی کو قتل کر دیا۔

حضرت عیسی علیہ السلام آسمان دوم پر ہیں اور زمین پر تشریف لاویں گے۔ امت محمدیہ میں شامل ہوں گے چالیس سال قیام فرما کر وصال ہوگا۔ روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم میں بپہلوئے مصطفی علیہ التحیۃ والثناء دفن ہوں گے۔ (خازن)

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورہ آل عمران پ ۳

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ — اور یاد کیجیے جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں تجھے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے پاک کر دوں گا کافروں سے اور کر دوں گا انہیں جو تیرے متبع ہیں غالب ان پر جو کافر ہیں قیامت تک پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں فیصلہ تم میں کروں گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝

تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی مددگار نہیں

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

اور وہ جو مومن ہیں اور نیکو کار انہیں پورا پورا بدلہ دوں گا اور اللہ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝

یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور نصیحت حکمت والی

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے اسے مٹی سے بنایا پھر کہا ہو جا وہ ہو گیا۔

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو اے سننے والے! تو شک والوں میں نہ ہونا۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝

تو جو تم سے اے محبوب (عیسیٰ کے بارے میں) حجت کرے بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

یہی بے شک سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝

تو اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

إِذْ۔ یاد کرو جب	قَالَ۔ فرمایا	اللّٰہُ۔ اللہ نے	یٰعِیْسٰی۔ اے عیسیٰ
إِنِّیْ۔ بیشک میں	مُتَوَفِّیْکَ۔ تجھے پوری عمر دوں گا		وَ۔ اور
رَافِعُکَ۔ تجھے اٹھالوں گا		اِلَیَّ۔ اپنی طرف	وَ۔ اور
مُطَهِّرُکَ۔ تجھے پاک کروں گا		مِنَ الَّذِیْنَ۔ ان سے	کَفَرُوْا۔ جو کافر ہیں
وَ۔ اور	جَاعِلُ۔ کروں گا	الَّذِیْنَ۔ انکو	اتَّبَعُوْکَ۔ جو تیرے پیرو ہیں
فَوْقَ۔ غالب	الَّذِیْنَ۔ ان پر	کَفَرُوْا۔ جو کافر ہیں	اِلٰی۔ یہاں تک کہ
یَوْمِ۔ دن	الْقِیٰمَةِ۔ قیامت ہو	ثُمَّ۔ پھر	اِلَیَّ۔ میری طرف ہے
مَرْجِعُکُمْ۔ تمہارا لوٹ کر آنا		فَاَحْکُمُ۔ تو میں فیصلہ کروں گا	
بَیْنَکُمْ۔ تم میں	فِیْمَا۔ اس سے	کُنْتُمْ۔ جو تھے تم	فِیْهِ۔ اس میں
تَخْتَلِفُوْنَ۔ اختلاف کرتے	فَاَمَّا۔ پھر وہ	الَّذِیْنَ۔ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہیں
فَاُعَذِّبُهُمْ۔ تو میں عذاب دوں گا انہیں		عَذَابًا۔ عذاب	شَدِیْدًا۔ سخت
فِی۔ بیچ	الدُّنْیَا۔ دنیا	وَ۔ اور	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے
وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	لَهُمْ۔ ان کا	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ۔ کوئی مددگار
وَ۔ اور	اَمَّا۔ لیکن	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے
وَ۔ اور	عَمِلُوا۔ عمل کیے	الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے	فَیُوَفِّیْهِمْ۔ تو پورا دیگا انکو
اُجُوْرَهُمْ۔ انکے اجر	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	لَا۔ نہیں
یُحِبُّ۔ پسند کرتا	الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کو	ذٰلِکَ۔ یہ	نَتْلُوْهُ۔ پڑھتے ہیں ہم اسے
عَلَیْکَ۔ تم پر	مِنَ الْاٰیٰتِ۔ آیتوں سے	وَ۔ اور	الذِّکْرِ۔ نصیحت
الْحَکِیْمِ۔ حکمت والی	اِنَّ۔ بے شک	مَثَلَ۔ مثال	عِیْسٰی۔ عیسیٰ کی
عِنْدَ۔ نزدیک	اللّٰہِ۔ اللہ کے	کَمَثَلِ۔ مثل	اٰدَمَ۔ آدم کی ہے
خَلَقَهٗ۔ پیدا کیا اسے	مِنْ تُرَابٍ۔ مٹی سے	ثُمَّ۔ پھر	قَالَ۔ کہا
لَهٗ۔ اسکو	کُنْ۔ ہو جا	فَیَکُوْنُ۔ تو ہو گیا	الْحَقُّ۔ حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ رَّبِّكَ ۔ تیرے رب سے ہے		فَلَا ۔ تو نہ	تَكُنْ ۔ ہو تو
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ شک کرنے والا		فَمَنْ ۔ تو جو	حَاجَّكَ ۔ جھگڑا کرے
تجھ سے	فِيْهِ ۔ اس میں	مِنْۢ بَعْدِ ۔ بعد	مَا ۔ اسکے کہ
جَاءَ ۔ آیا	كَ ۔ تیرے پاس	مِنَ الْعِلْمِ ۔ علم	فَقُلْ ۔ تو کہہ
تَعَالَوْا ۔ آؤ	نَدْعُ ۔ بلائیں ہم	اَبْنَاءَنَا ۔ اپنے بیٹوں کو	وَ ۔ اور
اَبْنَاءَكُمْ ۔ تمہارے بیٹوں کو		وَ ۔ اور	نِسَاءَنَا ۔ اپنی عورتوں کو
وَ ۔ اور	نِسَاءَكُمْ ۔ تمہاری عورتوں کو	وَ ۔ اور	اَنْفُسَنَا ۔ اپنی جانوں کو
وَ ۔ اور	اَنْفُسَكُمْ ۔ تمہاری جانوں کو	ثُمَّ ۔ پھر	نَبْتَهِلْ ۔ ہم مباہلہ کریں
فَنَجْعَلْ ۔ تو کرے	لَعْنَتَ ۔ لعنت	اللّٰهِ ۔ اللہ	عَلَى ۔ اوپر
الْكٰذِبِيْنَ ۔ جھوٹوں کے	اِنَّ ۔ بیشک	هٰذَا ۔ یہ	لَهُوَ ۔ وہ
الْقَصَصُ ۔ بیان ہے	الْحَقُّ ۔ سچا	وَ ۔ اور	مَا ۔ نہیں
مِنْ اِلٰهٍ ۔ کوئی معبود	اِلَّا ۔ مگر	اللّٰهُ ۔ اللہ	وَ ۔ اور
اِنَّ ۔ بیشک	اللّٰهَ ۔ اللہ	لَهُوَ ۔ وہی ہے	الْعَزِيْزُ ۔ غالب
الْحَكِيْمُ ۔ حکمت والا	فَاِنْ ۔ تو اگر	تَوَلَّوْا ۔ وہ منہ پھیریں	فَاِنَّ ۔ تو بیشک
اللّٰهَ ۔ اللہ	عَلِيْمٌ ۔ جاننے والا ہے۔	بِالْمُفْسِدِيْنَ ۔ فسادی لوگوں کو	

مختصر تفسیر پانچواں رکوع آل عمران ۔ پ ۳

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اور یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسٰی میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے متبعین کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ کردوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو۔

لفظ اِذْ مَگر اللہ فعل مضمر کا ظرف ہے جب اللہ نے تدبیر فرمائی اور ارشاد فرمایا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم وہ وقت یاد فرمائیے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُتَوَفِّیْ ۔ کا مادہ وَفَاءٌ ہے اس کے معنی پورا کرنا۔ موت کو وفات اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے عمر پوری ہو جاتی ہے۔ اصطلاح میں موت اور نیند پر بولا جاتا ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وہی سلاتا ہے تم کو رات میں۔ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں متوفیک کے معنی ہیں میں تجھ کو بغیر موت کے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہارے دشمن تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

ابن جریر نے کہا ربیع بن انس سے مروی ہے کہ توفی سے مراد نوم (نیند) ہے

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ ۔ اس کا مبدأ اشتقاق وفی ہے۔ راغب نے کہا۔ اَلْوَافِی الَّذِیْ بَلَغَ التَّمَامَ یُقَالُ دِرْهَمٌ وَافٍ وَكَيْلٌ وَافٍ وَاَوْفَيْتُ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ قَالَ تَعَالٰى وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ ۔ وَفٰى بِعَهْدِهٖ يَفِيْ وَفَاءً وَاَوْفٰى اِذَا تَمَّمَ الْعَهْدَ وَلَمْ يَنْقُضْ حِفْظَهٗ ۔

وافی وہ ہے جو پورا ہو جائے کہا جاتا ہے درہم پورے ہو گئے اور ناپ پورا ہو گیا اور میں نے تول اور ناپ پورا کیا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا اور جب تم ناپو تو ناپ پورا کرو۔ اور اس سے اپنے عہد کو پورا کیا اور اوفی اس وقت کہا جاتا ہے جب عہد کو پورا کرے اور اس کی حفاظت میں کمی نہ کرے۔

اخیر میں کہتے ہیں وَقَدْ قِيْلَ تُوُفِّيَ رِفْعَتُهٗ وَاخْتِصَاصُهٗ ۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا رفع اور خصوصیت پوری ہو گئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ وفی عام طور پر پورا کرنے کے معنی دیتا ہے آیۂ کریمہ میں اس امر کی تسلی دی گئی کہ اے عیسٰی تمہیں کفار یہود قتل کرنا چاہیں گے مگر میں قتل نہ ہونے دوں گا اور تمہاری پوری عمر تک تمہیں پہنچاؤں گا (کذا فی المدارک)

اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا یعنی آسمان پر جو محل کرامت اور مقر ملائکہ ہے وہاں بغیر موت کے تمہیں اٹھاؤں گا

وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ۔ رَافِعٌ ۔ رَفْعٌ سے بنا اس کے معنی اٹھانا۔ بلند کرنا۔ یہاں اِلَيَّ سے آسمان کی طرف اٹھا لینا مراد ہے۔

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ یہ تطہیر سے بنا اس کا مادہ طہر ہے اس کے معنی پاکی ہے یعنی میں تمہیں ان کافروں سے نکال کر آسمان پر بلا لوں گا اور دشمنوں سے نجات دوں گا (خازن)

وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ اے عیسٰی علیہ السلام آپ کی اتباع کرنے والوں کو آپ کے منکرین پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ ۔ ثم تاخیر کے لیے ہے مرجع بمعنی لوٹنا۔ اِلَيَّ کے مقدم کرنے سے حصر کا فائدہ ہوا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی قیامت کے بعد اے ایمان والو اور منکرو تم سب کا ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ۔ اس رجوع کے بعد فوراً ہی تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا
فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔ ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جس میں تم دنیا میں اختلاف کرتے تھے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام میری امت میں خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے۔ صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے۔ چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے۔ اولاد ہو گی پھر انتقال فرمائیں گے وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسٰی اور وسط میں میرے اہل بیت سے مہدی علیہم السلام۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام منارۂ مشرقی دمشق پر نازل ہوں گے۔ یہ بھی وارد ہے کہ حجرۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے اور کافروں پر ان مسلمانوں کو غلبہ دیا جائے گا۔ جو آپ کی تصدیق نبوت کرنے والے ہیں اور کافروں سے مراد یہودی ہیں۔

شانِ نزول: آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ نجران کے عیسائی اپنا وفد لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور کہنے لگے آپ کا خیال ہے کہ عیسٰی اللہ کے بندے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں وہ اس کے بندے ہیں اور رسول اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذرا کی طرف القا کیے گئے۔

نجرانی وفد یہ سن کر بہت غضبناک ہوا اور بولا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ عیسٰی خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صرف بغیر باپ کے ہوئے ہیں اور حضرت آدم تو ماں باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مخلوق اور خدا کا بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے اس کی تفصیل آگے کی آیتوں میں مذکور ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

تو وہ جو کافر ہوئے تو میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں پورا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کو ظالم محبوب نہیں یہ ہم تم پر پڑھتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت۔ بیشک عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی سی ہے اسے مٹی سے بنایا پھر کہا ہو جا وہ ہو گیا۔ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو (اے سننے والے) نہ ہو شک والوں میں۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کو یہ آیت پڑھ کر سنائی تو وہ لاجواب ہو گئے۔

مُمْتَرِیْنَ امتراء سے بنا اس کے معنی جذب کرنا یا کھینچنا۔ عربی محاورہ ہے مَرَیْتُ النَّاقَۃَ اونٹنی کا دودھ دوھ لیا۔ شک انسان کے قلب کو کھینچے پھرتا ہے اس لیے اس کو مُمتر کہا جاتا ہے یعنی اے مسلمان تو شک کرنے والوں کی جماعت سے نہ ہو۔

اس کے بعد اتمام حجت کے لیے آیات مباہلہ پیش کی گئیں جو آگے آتی ہیں۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝

تو جو (اے محبوب) تجھ سے (عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) حجت کرے بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں یہی بے شک سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب حکمت والا ہے تو اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ جانتا ہے فسادیوں کو۔

یہ دعوت مباہلہ جب حضور نے نجرانیوں کو دی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مشورہ کر کے کل اس کا جواب دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بڑے عالم اور صاحب الرائے شخص عاقب سے کہا جسے عبد المسیح کہتے تھے کہ اس معاملہ میں اپنی رائے دے۔ اس نے کہا اے نصرانیو! تم خوب جانتے اور پہچانتے ہو کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں بنابریں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو تم سب یقیناً ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور اپنے گھروں کو واپس لوٹ چلو۔

یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور دست اقدس میں حسن کا ہاتھ ہے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کے پیچھے ہیں اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب ہم دعا کریں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توتم سب آمین کہنا۔

نجران کے سب سے بڑے پادری نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے لوگو! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ ہٹانے کو کہیں گے تو اللہ ہٹا دے گا۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے حتیٰ کہ روئے زمین پر ایک عیسائی باقی نہ رہے گا۔

یہ سن کر نصاریٰ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور مباہلہ کے لیے ہم تیار نہیں البتہ جزیہ ہمیں منظور ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ید قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند نیست و نابود ہو جاتے۔ آخر میں فرمایا کہ سچا بیان ہم بیان کر چکے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہی شان ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع، سورۃ آل عمران۔ پ ۳

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

فرما دیجئے اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آ ؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ نہ پوجیں مگر اللہ تعالے کو اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور نہ پکڑے ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو رب پھر اگر وہ نہ مانیں تو تم کہہ دو کہ تم گواہ رہو اس بات کے کہ ہم مسلمان ہیں۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم کے معاملہ میں اور توریت اور انجیل نہ اتاری گئی مگر ان کے بعد تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا تو کس لیے جھگڑتے ہو اس میں جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا

ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ تھے وہ باطل سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

جدا مسلمان اور نہیں تھے مشرکوں سے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بیشک سب لوگوں سے زیادہ حقدار ابراہیم کے وہ ہیں جو ان کے پیرو ہوئے۔ اور یہ نبی اور ایمان لانے والے اور اللہ ایمان والوں کا والی ہے۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

دل سے چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا کہ تمہیں گمراہ کردے اور وہ گمراہ نہیں کر سکتے مگر اپنے آپ کو اور انہیں شعور نہیں۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

اے اہل کتاب کیوں کفر کرتے ہو اللہ کی آیتوں سے حالانکہ تم خود اس کے گواہ ہو۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے اہل کتاب کس لیے ملاتے ہو حق میں باطل اور چھپاتے ہو حق حالانکہ تم جانتے ہو۔

لفظی ترجمہ

قُلْ۔ فرمائیے	یٰٓا۔ اے	اَھْلَ۔ اہل	اَلْکِتٰبِ۔ کتاب
تَعَالَوْا۔ آؤ	اِلٰی۔ طرف	کَلِمَۃٍ۔ ایک کلمہ کی	سَوَآءٍ۔ جو یکساں ہے
بَیْنَنَا۔ ہمارے مابین	وَ۔ اور	بَیْنَکُمْ۔ تمہارے مابین	اَلَّا۔ یہ کہ نہ
نَعْبُدَ۔ پوجیں ہم	اِلَّا۔ مگر	اللّٰہَ۔ اللہ کو	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	نُشْرِکَ۔ شریک کریں ہم	بِہٖ۔ اسکے ساتھ	شَیْئًا۔ کسی کو
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	یَتَّخِذَ۔ پکڑے	بَعْضُنَا۔ بعض ہمارا
بَعْضًا۔ بعض	اَرْبَابًا۔ رب	مِّنْ دُوْنِ۔ سوائے	اللّٰہِ۔ اللہ کے
فَاِنْ۔ تو اگر	تَوَلَّوْا۔ منحرف ہوں	فَقُوْلُوا۔ تو کہدو	اشْھَدُوْا۔ گواہ رہو
بِاَنَّا۔ اس پر کہ ہم	مُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان ہیں	یٰٓا۔ اے	اَھْلَ۔ اہل
اَلْکِتٰبِ۔ کتاب	لِمَ۔ کیوں	تُحَآجُّوْنَ۔ جھگڑتے ہو	فِیْ۔ بیچ
اِبْرٰھِیْمَ۔ ابراہیم کے	وَ۔ اور	مَا۔ نہ	اُنْزِلَتْ۔ نازل ہوئی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلتَّوْرٰىةُ۔ توریت	وَ۔ اور	اَلْاِنْجِیْلُ۔ انجیل	اِلَّا۔ مگر
مِنْ۔ بعد	بَعْدِهٖ۔ اسکے	اَفَلَا۔ کیا نہیں	تَعْقِلُوْنَ۔ تمہیں عقل
هٰاَنْتُمْ۔ سنتے ہو	هٰؤُلَآءِ۔ یہ جو تم ہو	حَاجَجْتُمْ۔ جھگڑتے	فِیْمَا۔ اس میں
لَكُمْ۔ کہ تمہیں	بِهٖ۔ اس کا	عِلْمٌ۔ علم ہے	فَلِمَ۔ تو کیوں
تُحَآجُّوْنَ۔ جھگڑتے ہو	فِیْمَا۔ اس میں کہ	لَیْسَ۔ نہیں ہے	لَكُمْ۔ تمہیں
بِهٖ۔ اس کا	عِلْمٌ۔ علم	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
یَعْلَمُ۔ جانتا ہے	وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	لَا۔ نہیں
تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے	مَا۔ نہیں	كَانَ۔ تھا	اِبْرٰهِیْمُ۔ ابراہیم
یَهُوْدِیًّا۔ یہودی	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	نَصْرَانِیًّا۔ نصرانی
وَ۔ اور	لٰكِنْ۔ لیکن	كَانَ۔ تھا	حَنِیْفًا۔ سیدھا
مُسْلِمًا۔ مسلمان	وَ۔ اور	مَا۔ نہ	كَانَ۔ تھا
مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ مشرکوں سے		اِنَّ۔ بیشک	اَوْلَى۔ زیادہ قریب
النَّاسِ۔ لوگوں سے	بِاِبْرٰهِیْمَ۔ ابراہیم کے	لَلَّذِیْنَ۔ وہ ہیں جو	اتَّبَعُوْهُ۔ اسکے پیرو تھے
وَ۔ اور	هٰذَا۔ یہ	النَّبِیُّ۔ نبی	وَ۔ اور
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
وَلِیُّ۔ والی ہے	الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کا	وَدَّتْ۔ چاہتا ہے	طَّآئِفَةٌ۔ ایک گروہ
مِّنْ۔ سے	اَهْلِ۔ اہل	الْكِتٰبِ۔ کتاب سے	لَوْ۔ اگر
یُضِلُّوْنَكُمْ۔ گمراہ کردیں تم کو		وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
یُضِلُّوْنَ۔ گمراہ کرتے	اِلَّا۔ مگر	اَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جانوں کو	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	یَشْعُرُوْنَ۔ سمجھتے	یٰۤا۔ اے	اَهْلَ۔ اہل
الْكِتٰبِ۔ کتاب	لِمَ۔ کیوں	تَلْبِسُوْنَ۔ ملاتے ہو	الْحَقَّ۔ حق کو
بِالْبَاطِلِ۔ باطل سے	وَ۔ اور	تَكْتُمُوْنَ۔ چھپاتے ہو	الْحَقَّ۔ حق کو
وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	تَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہو۔	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر چھٹا رکوع۔ سورۂ آل عمران۔ پ ۳

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ-فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ آپ فرمائیے کہ اے کتابیو! آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ نہ پوجیں مگر ایک اللہ کو اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ کسی کو اور نہ پکڑیں ایک دوسرے کو رب اللہ کے سوا تو اگر وہ انحراف کریں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

تَعَالَوْا۔ اسماء افعال سے ہے بمعنی آؤ

كَلِمَةٍ۔ عرب میں پورے کلام کو کلمہ کہہ دیا جاتا ہے۔

سَوَآءٍ۔ کلمہ کی صفت ہے اس کے معنی عدل اور برابری کے ہیں۔ سوا اس کے معنی انصاف کیے ہیں۔

كَلِمَةٍ سَوَآءٍ سے عقائد حقہ اور اعمال اسلامی مراد ہیں

یہ وہ تعلیم ہے جو قرآن کریم، توریت اور انجیل میں مختلف نہیں اور خدا کے سوا کسی کو خدا کا شریک نہ ماننے میں حضرت عیسیٰ اور عزیر سب کے لیے یہ عہد لازم ہو گیا۔ چونکہ یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رہبان کو اپنا معبود بنا لیا اور انہیں سجدے کیے ان کی عبادت میں۔ اسی لیے اس معاہدہ پر یہود اور نصاریٰ کو بلایا۔ جمل

لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا۔ عملی شرک کی نفی کے بعد اعتقادی شرک کی نفی کی۔

نُشْرِكَ۔ اشراک سے بنا اس کے معنی شریک کرنا ہے

شَیْــٴًـا سے غیر خدا مراد ہے۔

لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ یَتَّخِذَ اتخاذ سے بنا اس کے اختیار کرنا یہود و نصاریٰ کے وہ علماء جنہوں نے عوام میں حلال حرام کا اختیار دے رکھا تھا۔ عوام ان سے گناہ معاف کرایا کرتے تھے ان کو بعض فرما کر اس جانب اشارہ فرمایا کہ جب وہ ہمارے ہی ہم جنس ہیں تو پھر ان میں یہ شان الوہیت کہاں سے آگئی۔

اَرْبَابًا۔ رب کی جمع ہے اس کے معنی ہیں پالنے والا۔ اپنے پیشواؤں کو اللہ کے سوا معبود یا مالک نہ بنائیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ اگر اہل کتاب تمہاری موافقت سے منہ موڑیں اے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانو! ان سے کہہ دو کہ گواہ بن جاؤ کہ ہم رب تعالے کے مطیع وفرمانبردار بندے ہیں۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اے اہل کتاب کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم کے معاملہ میں۔ توریت انجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد کیا تمہیں عقل نہیں۔

شان نزول: نجران کے عیسائی اور احبار یہود میں مباحثہ ہوا۔ یہودیوں کا دعوی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے۔ عیسائی کہتے تھے کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بڑا بڑھ گیا تو فریقین نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم مان کر آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علماء توریت و پران کا انتہائی جہل ظاہر ہو گیا۔ کہ ان کے باہمی جھگڑے انکی کمال جہل کی دلیل ہیں اس لیے کہ یہودیت ونصرانیت نزول توریت وانجیل کے بعد ظاہر ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ جن پر توریت اتری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس بعد ہے اس بنا پر واضح ہے کہ توریت اور انجیل کسی میں ہر دو نبیوں کے یہودی یا نصرانی ہونے کا ذکر نہیں۔ پھر ان کا دعوی جہل وحماقت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سنو یہ جو تم اس میں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہے تو اس میں کیوں الجھتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یعنی اس کا تو تمہیں علم ہے کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا ذکر اور آپ کی صفت ونعت توریت وانجیل میں موجود ہے تو جان بوجھ کر تم نے انحراف کیا اور ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا کہ ابراہیم یہودی یا نصرانی تھے یہ تمہاری خالص جہالت ہے۔ آخر فیصلہ کیا کہ

مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًاؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بنابرایں نہ کسی یہودی کو آپ کی طرف یہودیت کا الزام دینا صحیح ہے نہ کسی نصرانی کو نہ کسی مشرک کو۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی آخر الزمان اور ایمان والے اور ایمان والوں کا اللہ والی ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت کا مفہوم واضح ہے کہ اپنے متبوع کا تابع ہی حقدار ہے تو وہ ابراہیم کے پیرو اور ابراہیم کے حقدار ہیں جنہوں نے آپ کے عہد نبوت میں آپ پر ایمان لاکر آپ کی شریعت کا اتباع کیا نہ کہ یہودی و نصرانی جو دو ہزار برس بعد کی ذریت ہے۔

اور نبی آخر الزمان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے امتی اس لیے حقدار ہیں کہ آپ نے اور آپ کے تبعین نے سب نے نبی مانا۔ اور حنیف کو ہی مسلم کہا۔

شان نزول:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار سرداران یہود نے بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کی کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے نہایت قرب ہے کیونکہ وہ بھی یہودی تھے اور ہم بھی یہودی ہیں اور آپ محض حسد کی وجہ سے انکار فرما رہے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ چاہتا ہے ایک گروہ کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کریں اور وہ گمراہ نہیں کر سکتے مگر اپنے آپ کو اور انہیں شعور نہیں۔ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ اے کتابیو! حق میں باطل ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔

شان نزول:۔ یہ آیت حضرت معاذ بن جبل۔ حذیفہ بن یمان۔ عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور انہیں یہودیت کی دعوت دیتے اس آیت کریمہ میں بتایا کہ ان کی یہ ہوس خام پوری نہ ہوگی اس لیے کہ وہ توریت و انجیل کے عالم ہیں تم حق کو باطل میں جان بوجھ کر ملا رہے ہو یہ سب تمہاری تلبیس باطل ہے جیسے تم خوب جانتے ہو۔

بامحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع۔ آل عمران۔ پ ۳

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝

اور کہا ایک گروہ اہل کتاب نے وہ جو ایمان والوں پر اترا اس پر ایمان لاؤ صبح کو اور کافر ہو جاؤ دوسرے وقت شاید (اس حیلے سے مسلمان) پھر آئیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور نہ ایمان لاؤ مگر اس پر جو تمہارے دین کا پیرو ہو فرما دیجئے بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے جس کو عطا ہو۔ مثل اس کے جو تمہیں ملا یا حجت لاسکے تمہارے رب کے پاس فرما دیجئے بے شک فضل اللہ کے ہی ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور وسعت والا علم والا ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور بعض کتابی وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا اور بعض ان سے وہ ہیں کہ اگر ایک دینار اس کے پاس رکھے تو وہ تجھے واپس نہ دے مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم پر ان پڑھوں کا مواخذہ اور بولتے ہیں اللہ پر جھوٹ جان بوجھ کر۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ہاں کیوں نہیں جس نے پورا کیا اپنا عہد اور پرہیزگار رہا تو بے شک اللہ پسند کرتا ہے پرہیزگاروں کو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بیشک وہ جو لیتے ہیں اللہ کا عہد اور قسم کے بدلے ذلیل و قلیل رقم ان کا نہیں آخرت میں کچھ حصہ اور اللہ ان سے نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور بے شک ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں تاکہ تم سمجھو یہ بھی کتاب سے ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں وہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝
مَاکَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ
وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝

کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ دیدہ و دانستہ۔
کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم اور نبوت دے پھر کہے لوگوں سے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں لیکن یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم سکھاتے ہو کتاب اور اس سبب سے کہ تم درس کرتے ہو۔

وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ
اَرْبَابًا ط اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ۝

اور تمہیں نہیں حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب ٹھہرا لو کیا حکم دے گا تمہیں کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	قَالَتْ۔ کہا	طَآئِفَۃٌ۔ ایک گروہ نے	مِّنْ اَھْلِ۔ سے اہل
الْکِتٰبِ۔ کتاب سے	اٰمِنُوْا۔ ایمان لاؤ	بِالَّذِیْٓ۔ اس پر جو	اُنْزِلَ۔ اتارا گیا
عَلَی۔ اوپر	الَّذِیْنَ۔ انکے جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَجْہَ۔ شروع
النَّھَارِ۔ دن میں	وَ۔ اور	اکْفُرُوْا۔ انکار کرو	اٰخِرَہٗ۔ پچھلے وقت
لَعَلَّھُمْ۔ تاکہ وہ	یَرْجِعُوْنَ۔ لوٹ آئیں	وَ۔ اور	[illegible]
تُؤْمِنُوْا۔ ایمان لاؤ	اِلَّا۔ مگر	لِمَنْ۔ ساتھ ان کے جو	تَبِعَ۔ پیرو ہو
دِیْنَکُمْ۔ تمہارے دین کا	قُلْ۔ کہہ	اِنَّ۔ بیشک	الْھُدٰی۔ ہدایت
ھُدَی۔ ہدایت	اللّٰہِ۔ اللہ کی ہے	اَنْ۔ یہ کہ	یُّؤْتٰٓی۔ جو دیا جائے
اَحَدٌ۔ کوئی	مِّثْلَ۔ مثل	مَآ۔ اس کے	اُوْتِیْتُمْ۔ جو تم دیے گئے
اَوْ۔ یا	یُحَآجُّوْکُمْ۔ جھگڑا کریں تم سے		عِنْدَ۔ پاس
رَبِّکُمْ۔ تمہارے رب کے	قُلْ۔ کہہ	اِنَّ۔ بیشک	الْفَضْلَ۔ فضل
بِیَدِ۔ ہاتھ میں	اللّٰہِ۔ اللہ کے ہے	یُؤْتِیْہِ۔ دیتا ہے وہ	مَنْ۔ جسے
یَّشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	وَاسِعٌ۔ فراخی والا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلِيْمٌ ۔ جاننے والا ہے	يَخْتَصُّ ۔ خاص کرتا ہے	بِرَحْمَتِهٖ ۔ اپنی رحمت کے ساتھ	
مَنْ ۔ جسے	يَّشَآءُ ۔ چاہے	وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ
ذُو الْفَضْلِ ۔ صاحب فضل		الْعَظِيْمِ ۔ عظیم ہے	وَ ۔ اور
مِنْ اَهْلِ ۔ بعض اہل	الْكِتٰبِ ۔ کتاب	مَنْ ۔ وہ ہیں کہ	اِنْ ۔ اگر
تَاْمَنْهُ ۔ امانت دو اسکو	بِقِنْطَارٍ ۔ ایک خزانہ	يُؤَدِّهٖٓ ۔ ادا کرے گا اسکو	اِلَيْكَ ۔ تیری طرف
وَ ۔ اور	مِنْهُمْ ۔ بعض ان سے	مَنْ ۔ وہ ہیں کہ	اِنْ ۔ اگر
تَاْمَنْهُ ۔ امانت دے اسے	بِدِيْنَارٍ ۔ ایک دینار تو	لَّا ۔ نہ	يُؤَدِّهٖٓ ۔ ادا کرے اسے
اِلَيْكَ ۔ تیری طرف	اِلَّا ۔ مگر	مَا ۔ جب تک	دُمْتَ ۔ رہے تو
عَلَيْهِ ۔ اس پر	قَآئِمًا ۔ کھڑا	ذٰلِكَ ۔ یہ	بِاَنَّهُمْ ۔ اس لیے ہے کہ
قَالُوْا ۔ کہا انہوں نے	لَيْسَ ۔ نہیں ہے	عَلَيْنَا ۔ ہم پر	فِيْ ۔ بیچ
الْاُمِّيّٖنَ ۔ ان پڑھوں کے	سَبِيْلٌ ۔ کوئی راہ	وَ ۔ اور	يَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے ہیں
عَلَى ۔ اوپر	اللّٰهِ ۔ اللہ کے	الْكَذِبَ ۔ جھوٹ	وَ ۔ اور
هُمْ ۔ وہ	يَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے ہیں	بَلٰى ۔ ہاں کیوں نہیں	مَنْ ۔ جو
اَوْفٰى ۔ پورا کرے	بِعَهْدِهٖ ۔ اس کا عہد	وَ ۔ اور	اتَّقٰى ۔ ڈرے
فَاِنَّ ۔ تو بیشک	اللّٰهَ ۔ اللہ	يُحِبُّ ۔ پسند کرتا ہے	الْمُتَّقِيْنَ ۔ پرہیزگاروں کو
اِنَّ ۔ بیشک	الَّذِيْنَ ۔ وہ جو	يَشْتَرُوْنَ ۔ لیتے ہیں	بِعَهْدِ ۔ ساتھ عہد
اللّٰهِ ۔ اللہ کے	وَ ۔ اور	اَيْمَانِهِمْ ۔ اپنی قسموں کے	ثَمَنًا ۔ رقم
قَلِيْلًا ۔ تھوڑی	اُولٰٓئِكَ ۔ یہ لوگ	لَا ۔ نہیں ہے	خَلَاقَ ۔ حصہ
لَهُمْ ۔ ان کا	فِي ۔ بیچ	الْاٰخِرَةِ ۔ آخرت کے	وَ ۔ اور
لَا ۔ نہ	يُكَلِّمُهُمُ ۔ کلام کرے گا ان سے		اللّٰهُ ۔ اللہ
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	يَنْظُرُ ۔ دیکھے گا	اِلَيْهِمْ ۔ ان کی طرف
يَوْمَ ۔ دن	الْقِيٰمَةِ ۔ قیامت کے	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ
يُزَكِّيْهِمْ ۔ پاک کریگا انکو	وَ ۔ اور	لَهُمْ ۔ انکے لیے	عَذَابٌ ۔ عذاب ہے
اَلِيْمٌ ۔ دردناک	وَ ۔ اور	اِنَّ ۔ بیشک	مِنْهُمْ ۔ ان میں سے
لَفَرِيْقًا ۔ ایک فرقہ	يَلْوٗنَ ۔ پھیرتے ہیں	اَلْسِنَتَهُمْ ۔ اپنی زبانیں	بِالْكِتٰبِ ۔ ساتھ کتاب کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِتَحْسَبُوْهُ۔ تاکہ سمجھو تم اس کو		مِنَ الْكِتٰبِ۔ کتاب سے	وَ۔ حالانکہ
مَا۔ نہیں	هُوَ۔ وہ	مِنَ الْكِتٰبِ۔ کتاب سے	وَ۔ اور
یَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں	هُوَ۔ وہ ہے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اللہ سے	وَ۔ حالانکہ
مَا۔ نہیں	هُوَ۔ وہ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اللہ کی طرف سے	
وَ۔ اور	یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں	عَلَی۔ اوپر	اللّٰهِ۔ اللہ کے
اَلْكَذِبَ۔ جھوٹ	وَ۔ اور	هُمْ۔ وہ	یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہیں
مَا۔ نہیں ہے	كَانَ۔ حق	لِبَشَرٍ۔ کسی آدمی کا	اَنْ۔ یہ کہ
یُّؤْتِیَهُ۔ دے اسکو	اللّٰهُ۔ اللہ	اَلْكِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور
اَلْحُكْمَ۔ حکمت	وَ۔ اور	النُّبُوَّةَ۔ نبوت	ثُمَّ۔ پھر
یَقُوْلَ۔ کہے	لِلنَّاسِ۔ لوگوں سے	كُوْنُوْا۔ ہو جاؤ	عِبَادًا۔ بندے
لِیْ۔ میرے	مِنْ دُوْنِ۔ سوائے	اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور
لٰكِنْ۔ لیکن	كُوْنُوْا۔ ہو جاؤ	رَبّٰنِیّٖنَ۔ رب کے بندے	بِمَا۔ بسبب اسکے کہ
كُنْتُمْ۔ ہو تم	تُعَلِّمُوْنَ۔ سکھاتے	اَلْكِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور
بِمَا۔ بسبب اسکے کہ	كُنْتُمْ۔ ہو تم	تَدْرُسُوْنَ۔ پڑھتے	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	یَاْمُرَ۔ حکم دیگا	كُمْ۔ تم کو	اَنْ۔ یہ کہ
تَتَّخِذُوا۔ پکڑو تم	الْمَلٰٓئِكَةَ۔ فرشتوں کو	وَ۔ اور	النَّبِیّٖنَ۔ نبیوں کو
اَرْبَابًا۔ رب	اَ۔ کیا	یَاْمُرُ۔ حکم دیگا	كُمْ۔ تم کو
بِالْكُفْرِ۔ کفر کا	بَعْدَ۔ بعد اسکے	اِذْ۔ جبکہ	اَنْتُمْ۔ تم
مُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان ہو۔			

مختصر تفسیر ساتواں رکوع سورۂ آل عمران۔ پ ۳

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اہل کتاب کا ایک گروہ بولا کہ وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور دوسرے وقت منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے معنی جماعت ہے اہل کتاب سے عام کتابی مراد ہیں۔ علمائے اہل کتاب نے اپنے بعض لوگوں سے کہا مسلمانوں کو اس طرح بہکاؤ کہ تم صبح کے وقت اسلام لاکر مصنوعی مسلمان بن جاؤ شام کو اپنا کفر ظاہر کرو تاکہ مسلمان اسلام سے پھر جائیں۔

شانِ نزول: یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے منصوبے تیار کیا کرتے تھے چنانچہ خیبر کے یہودیوں سے بارہ علماء شخص یہ مکر کرتے کہ ہماری ایک جماعت صبح کو اسلام لائے اور شام کو پھر مرتد ہوجائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ نبی موعود محمد مصطفی نہیں جن کی خبر ہماری کتابوں میں ہے اس چالبازی سے مسلمانوں کو بھی دین اسلام میں شبہ ہوگا اور اس چال سے شاید مسلمان اسلام سے پھر جائیں اللہ تعالے نے ان کا راز فاش کردیا اور مسلمانوں کو پہلے سے ان کی بے ایمانی کا علم ہوگیا۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۚۙ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے جسے ملے (یقین کس چیز کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملا جیسے تمہیں ملا یا کوئی تم پر حجت لاسکے تمہارے رب کے پاس فرما دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا ہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

لَا تُؤْمِنُوْا - میں مسلمانوں سے خطاب ہے اے مسلمانو! تم علماء اسلام کے سوا کسی اور کی بات نہ مانو تم ہی بحترم کی امت ہو حق پر تم ہو باقی باطل پر ہیں (خازن)

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ - میں یہ مسئلہ واضح کیا گیا کہ نبوت جسے بھی ملی اللہ کے فضل سے ملی اس میں استحقاق کو دخل نہیں (خازن)

اگلی آیت میں اہل کتاب کے امانت داروں اور خائنوں کی کیفیت ظاہر فرمائی ہے۔

وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور بعض اہل کتاب سے وہ ہیں کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا اور بعض ان کے وہ ہیں کہ اگر ایک دینار بھی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے ہرگز نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پہ کھڑا رہے۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پڑھوں کے معاملہ میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں جان بوجھ کر۔

اہل کتاب سے تمام کتابی مراد ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے عیسائی مراد ہیں تَاْمَنْهُ۔ امانت۔ کسی کے پاس امانت رکھنے کے لیے ایتمان آتا ہے۔ امین جو امانت لے مؤتمن وہ جو کسی کی امانت رکھے (روح المعانی)

قِنْطَار۔ سے بہت سا مال مراد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بیل کی کھال بھر کر مال قنطار کہلاتا ہے (تفسیر کبیر)

شانِ نزول:۔ یہ آیت اہل کتاب کی حقیقت کے اظہار میں نازل ہوئی اس میں بتایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں امین اور خائن۔

بعض تو وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس مال کثیر بھی امانت رکھ جائے تو وہ بے کم و کاست بوقت مطالبہ ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا آپ نے اسے ویسا ہی ادا کیا۔

اور بعض وہ ہیں کہ کم مقدار مال پر بھی ان کی نیت صحیح نہیں رہتی جیسے فنحاص بن عازوراء اس کے پاس کسی نے ایک دینار امانت رکھا مانگنے کے وقت مکر گیا۔ گویا مطلب اس کے پاس سے ہٹا تو وہ مال ہضم کر جاتا ہے۔

اُمّیّین۔ سے مراد غیر کتابی ہیں اور اہل کتاب یہ جھوٹ بولتے تھے کہ ان کی کتاب میں ان پڑھ دین والوں کا مال ہضم کرنا جائز ہے۔ حالانکہ یہ افترا باطل ہے اور خلاص اللہ تعالٰی ...

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۝ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور تقوٰی اختیار کیا تو بیشک اللہ پرہیزگار متقیوں کو محبوب رکھتا ہے وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و قلیل رقم لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَلٰی اور نَعَمْ دونوں ہاں کے معنی میں آتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بلی منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے اور نعم نفی کے اثبات کے لیے آتا ہے یہود نے کہا کہ ہم پر مسلمانوں کا مال کھا لینا گناہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا رد فرما کر فرمایا کہ ہاں ضرور گناہ ہے۔

مَنْ اَوْفٰی۔ ایفاء سے بنا اس کے معنی ہیں خوب پورا کرنا۔ اس عہد سے سارے وعدے مراد ہیں خواہ بندے سے کیے جائیں یا اللہ تعالےٰ سے۔

اِتَّقٰی کے معنی ڈرنا ہے۔ جو رب تعالےٰ سے ڈرے یا گناہوں سے بچے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ وہ خدا کا پیارا ہے کیونکہ اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

يَشْتَرُوْنَ۔ اِشْتِرَاءٌ سے بنا اس کے معنی خریدنا یہاں بدلنا مراد ہے

بِعَهْدِ اللّٰهِ اس سے یا تو وہ عہد مراد ہے جو یہود سے توریت میں لیا گیا یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اطاعت کرنا

اَيْمَان۔ یمین کی جمع ہے اس سے وہ جھوٹی قسمیں مراد ہیں جو تجارت میں کھائی جاتی تھیں یا حضور علیہ السلام کے ایمان لانے کی قسم مراد ہے۔

ثمن سے رشوت یا تجارت کا نفع مراد ہیں (روح المعانی)

شان نزول: یہ آیت یہود کے احبار اور ان کے رؤساء ابو رافع۔ کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اللہ تعالےٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان کی توریت میں لیا گیا انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ ڈالا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور پیسے حاصل کرنے کے لیے کیا۔

حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالےٰ ان سے کلام نہ فرمائے گا اور ان کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہے۔ اس کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کو تین مرتبہ پڑھا (مسلم)

حضرت ابو ذر مذکورہ حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ وہ لوگ نقصان و خسران میں ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں۔ حضور نے فرمایا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابو امامہ کی حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے قسم کھائے اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کر دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ پیلو کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ آگے تعریف کرنے والوں کی مذمت اور ان کی خصلت کا بیان ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور ان (یہود و نصرانیوں میں) کچھ ایسا گروہ ہے جو زبان پھیر کر کتاب میں (اپنی طرف سے ملاتے بڑھاتے ہیں) تاکہ تم گمان کرو یہ بھی کتاب میں ہے اور حال یہ ہے کہ وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالے کے پاس سے ہے اور درحقیقت وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں دیدہ و دانستہ۔

اس آیت میں اہل کتاب کی دینی خیانت اور بددیانتی کا اظہار کیا گیا یہ لوگ دنیاوی معاملات میں دھوکہ دہی کے علاوہ لوگوں کو دینی امور میں بھی فریب دیتے ہیں وہ آسمانی کتابوں میں بھی تحریف کر دیتے ہیں معنی مفہوم کو بدل کر بیان کرتے انہوں نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹی باتیں توریت میں شامل کر دی تھیں اور اکثر وہ مسائل جو ان کے حق میں نہ ہوتے تھے آسمانی کتابوں سے خارج کر دیتے تھے۔ تلاوت کرتے وقت ایسے انداز میں زبان کو مروڑ مروڑ کر پڑھتے کہ سننے والا دھوکہ میں آجاتا اور اس کو بھی کتاب کا ہی حصہ سمجھتا۔

شان نزول: سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاری دونوں کے ان فرقوں کے متعلق نازل ہوئی جو توریت اور انجیل میں تحریف کر کے اپنی طرف سے بڑھا گھٹا کر لوگوں کو سناتے اور کہتے یہ خدا کی طرف سے حکم ہے۔ آگے انبیاء علیہم السلام کی شان اور ان کا عمل اور تبلیغ کا طریقہ بیان ہوا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ کسی آدمی کو یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم اور پیغمبری دے (یعنی علم و عمل کا کمال عطا فرمائے اور انہیں معصوم کرے) پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے سوا میرے بندے ہو جاؤ ہاں لیکن یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے اور اس سے درس کرتے ہو اور یہ حکم نہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا سمجھ لو کیا تمہیں وہ کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

بَشَرٍ۔ سے اس جانب اشارہ ہے کہ ایسی بکواس انسانیت کے خلاف ہے چہ جائیکہ نبوت و رسالت نبی اور رسول کا تو بہت بڑا مقام ہے۔ کسی عام انسان کو بھی خدائی کا دعوی زیبا نہیں۔

اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ۔

کِتاب سے آسمانی کتاب اور حکم سے فیصلہ یا علم مراد ہے۔ نبوت سے پیغمبری مراد ہے پہلے کتاب کا ذکر ہوا پھر حکم یعنی فہم پھر نبوت کا حکم فرمایا۔ کتاب سے علم کتاب مراد ہے۔ حکم سے حکومت مراد ہے نبوت سے نبوت کی روشنی و فیضان مراد ہے۔

ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔

عِباد۔ عبد سے بنا اس کے معنی خدمت۔ اطاعت (روح المعانی)

یہاں عباد بمعنی پجاری ہے یعنی اللہ سے تجاوز کرتے ہوئے خالص میرے پجاری بندے بن جاؤ۔

وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ رَبّانی بمعنی پرورش کرنے والا۔ سیبویہ نے کہا کہ ربانی وہ عالم ہے جو رب تبارک و تعالے کی ذات و صفات کا جاننے والا ہو اور اس کی اطاعت و عبادت کا پابند ہو۔

انبیاء فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو اللہ والے علم و عمل کے جامع بن جاؤ۔ یہ انبیاء کی شان سے ناممکن ہے ان کی طرف اسکی نسبت کرنا بہتان عظیم ہے۔

شان نزول: نجران کے نصاری نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسٰی علیہ السلام نے حکم دیا کہ انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالے نے ان کے اس دعوی کی تکذیب فرما دی۔

اس آیت کے شان نزول میں ایک قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ بخدا میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کیسے دے سکتا ہوں مجھے اللہ تعالے نے نہ اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لیے مبعوث فرمایا۔

کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ کے معنی عالم فقیہ با عمل دیندار کے بھی آتے ہیں اس معنی کی بنا پر کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ کا ترجمہ یہ ہوگا کہ تم عالم با عمل ہو جاؤ۔ دیندار بن جاؤ جیسے علم سے بے فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور رائیگاں ہے۔

بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ۔

تُعَلِّمُوْنَ۔ تعلیم سے بنا اس کے معنی سکھانا۔ کتاب سے مراد کتاب الٰہی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَدْرُسُوْنَ۔ درس سے بنا اس کے معنی ہیں تکرار سبق بھی بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے درس کہتے ہیں۔
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا۔
مشرکین ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور اہل کتاب بعض پیغمبروں کو خدا کا بیٹا کہتے تھے ان سب کی تردید کی گئی۔
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔
کفر سے غیر خدا کی عبادت مراد ہے۔ مسلم کے معنی مطیع وفرمانبردار اور دین کا مستحق ہے (روح المعانی) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک نبی جو ابتداء میں لوگوں کو ربانی اللہ والا اور مسلم وموحد بنانے کی کوشش کرے اور جب لوگ قبول کر لیں تو انہیں شرک وکفر کی طرف لے جا کر اپنی ساری محنت برباد کر دیں اس آیت میں اللہ تعالٰی نے انبیاء کرام کی معصومیت کو واضح کیا اور ان تمام الزامات کی تردید کی جو انہوں نے لگائے تھے۔

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع۔ آل عمران۔ پ ۳

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا اس پر کہ جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں پھر تشریف لائے تم میں وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے کے گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

تو جو کوئی اس کے بعد منحرف ہو تو وہی فاسق لوگوں سے ہے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہو حالانکہ اسی کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ خوشی سے اور مجبوری سے اور اسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی طرف پھریں گے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہمارے اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ لائے موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء اپنے رب سے ہم ان میں کسی پر (ایمان میں) فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان والوں سے ہے۔

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کیسے اللہ ایسی قوم کو ہدایت کرے جو کافر ہو بعد ایمان لانے کے اور گواہی دے چکے کہ بیشک رسول سچا ہے اور آچکی ہوں کھلی نشانیاں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

ان کا بدلہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کو مہلت ملے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی بعد اس کے اور درست ہو گئے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝

بے شک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں اور وہی گمراہ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

بیشک وہ جو کافر ہوئے اور کفر پر مرے ان میں سے کسی کی ہرگز خیرات قبول نہ ہوگی (خواہ) سونا زمین بھر کر دے اور اپنی خلاصی چاہے ان کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلِیْمٌ وَّمَا لَہُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	اِذْ۔ یاد کرو جب	اَخَذَ۔ لیا	اللّٰہُ۔ اللہ نے
مِیْثَاقَ۔ عہد	النَّبِیّٖنَ۔ نبیوں سے	لَمَا۔ اس پر	اٰتَیْتُکُمْ۔ جو میں تمہیں دوں
مِنْ کِتٰبٍ۔ کتاب	وَّ۔ اور	حِکْمَۃٍ۔ حکمت	ثُمَّ۔ پھر
جَآءَکُمْ۔ آئے تمہارے پاس	رَسُوْلٌ۔ ایک رسول	مُّصَدِّقٌ۔ جو تصدیق کرے	لِّمَا۔ انکی جو
مَعَکُمْ۔ تمہارے ساتھ ہے	لَتُؤْمِنُنَّ۔ تو ضرور ایمان لانا	بِہٖ۔ اس پر	وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ اور ضرور مدد کرنا اسکی
قَالَ۔ فرمایا	ءَاَقْرَرْتُمْ۔ کیا اقرار کیا تم نے	وَ۔ اور	اَخَذْتُمْ۔ پکڑا تم نے
عَلٰی۔ اوپر	ذٰلِکُمْ۔ اس کے	اِصْرِیْ۔ میرا ذمہ	قَالُوْا۔ بولے
اَقْرَرْنَا۔ ہم نے اقرار کیا	قَالَ۔ فرمایا	فَاشْہَدُوْا۔ تو گواہ رہو	وَ۔ اور
اَنَا۔ میں	مَعَکُمْ۔ تمہارے ساتھ	مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ۔ گواہوں سے ہوں	فَمَنْ۔ تو جو
تَوَلّٰی۔ منحرف ہو	بَعْدَ۔ بعد	ذٰلِکَ۔ اس کے	فَاُولٰٓئِکَ۔ تو وہی
ہُمُ۔ وہ ہیں	الْفٰسِقُوْنَ۔ فاسق	اَفَغَیْرَ۔ کیا سوائے	دِیْنِ۔ دین
اللّٰہِ۔ اللہ کے	یَبْغُوْنَ۔ چاہتے ہیں	وَ۔ اور	لَہٗٓ۔ اسی کے لیے
اَسْلَمَ۔ جھکے ہوئے ہیں	مَنْ۔ جو	فِی۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں
وَالْاَرْضِ۔ اور زمین کے ہے	طَوْعًا۔ خوشی سے	وَّ۔ اور	کَرْہًا۔ مجبوری سے
وَّ۔ اور	اِلَیْہِ۔ اسی کی طرف	یُرْجَعُوْنَ۔ واپس لوٹیں گے	قُلْ۔ کہو
اٰمَنَّا۔ ایمان لائے	بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	مَآ۔ اس پر جو
اُنْزِلَ۔ اتارا گیا	عَلَیْنَا۔ ہم پر	وَ۔ اور	مَآ۔ جو
اُنْزِلَ۔ اتارا گیا	عَلٰٓی۔ اوپر	اِبْرٰہِیْمَ۔ ابراہیم	وَ۔ اور
اِسْمٰعِیْلَ۔ اسمٰعیل	وَ۔ اور	اِسْحٰقَ۔ اسحٰق	وَ۔ اور
یَعْقُوْبَ۔ یعقوب	وَ۔ اور	الْاَسْبَاطِ۔ انکے بیٹوں پر	وَ۔ اور
مَآ۔ جو	اُوْتِیَ۔ دیے گئے	مُوْسٰی۔ موسٰی	وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النَّبِیُّوْنَ۔ نبی	مِنْ رَّبِّهِمْ۔ اپنے رب سے	لَا۔ نہیں	نُفَرِّقُ۔ فرق کرتے ہم
بَیْنَ۔ درمیان	اَحَدٍ۔ کسی کے	مِّنْهُمْ۔ ان سے	وَ۔ اور
نَحْنُ۔ ہم	لَهٗ۔ اس کے	مُسْلِمُوْنَ۔ فرمانبردار ہیں	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	یَّبْتَغِ۔ ڈھونڈے	غَیْرَ۔ سوائے	الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے
دِیْنًا۔ کوئی اور دین	فَلَنْ۔ تو ہرگز نہ	یُّقْبَلَ۔ قبول کیا جائیگا	مِنْهُ۔ اس سے
وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ	فِی۔ بیچ	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کے
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ نقصان میں ہے		كَیْفَ۔ کس طرح	یَهْدِی۔ ہدایت دے
اللّٰهُ۔ اللہ	قَوْمًا۔ اس قوم کو	كَفَرُوْا۔ جو کافر ہوئے	بَعْدَ۔ بعد
اِیْمَانِهِمْ۔ ایمان لانے کے وَ۔ اور		شَهِدُوْا۔ گواہی دی کر	اَنَّ۔ یقینًا
الرَّسُوْلَ۔ رسول	حَقٌّ۔ سچا ہے	وَ۔ اور	جَآءَهُمُ۔ آچکی انکے پاس
الْبَیِّنٰتُ۔ دلیلیں	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	لَا۔ نہیں
یَهْدِی۔ ہدایت دیتا	الْقَوْمَ۔ قوم	الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کو	اُولٰٓئِكَ۔ یہ لوگ
جَزَآؤُهُمْ۔ ان کا بدلہ	اَنَّ۔ یہ ہے کہ	عَلَیْهِمْ۔ ان پہ	لَعْنَةَ۔ لعنت ہے
اللّٰهِ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	الْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں کی	وَ۔ اور
النَّاسِ۔ لوگوں	اَجْمَعِیْنَ۔ سب کی	خٰلِدِیْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے	فِیْهَا۔ اس میں
لَا۔ نہ	یُخَفَّفُ۔ ہلکا کیا جائے گا	عَنْهُمُ۔ ان سے	الْعَذَابُ۔ عذاب
وَ۔ اور	لَا هُمْ۔ نہ وہ	یُنْظَرُوْنَ۔ مہلت دیے جائیں	اِلَّا۔ مگر
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	تَابُوْا۔ توبہ کریں	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	ذٰلِكَ۔ اس کے
وَ۔ اور	اَصْلَحُوْا۔ درست ہو جائیں	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
غَفُوْرٌ۔ بخشنے والا	رَّحِیْمٌ۔ مہربان ہے	اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو
كَفَرُوْا۔ کافر ہوئے	بَعْدَ۔ بعد	اِیْمَانِهِمْ۔ اپنے ایمان کے	ثُمَّ۔ پھر
ازْدَادُوْا۔ اور زیادہ ہو گئے	كُفْرًا۔ کفر میں	لَّنْ۔ ہرگز نہ	تُقْبَلَ۔ قبول کی جائیگی
تَوْبَتُهُمْ۔ انکی توبہ	وَ۔ اور	اُولٰٓئِكَ۔ یہ لوگ	هُمُ۔ وہی ہیں
الضَّآلُّوْنَ۔ گمراہ	اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	كَفَرُوْا۔ کافر ہوئے
وَ۔ اور	مَاتُوْا۔ مرگئے	وَ۔ اور	هُمْ۔ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

كُفَّارٌ۔ کافر ہوں	فَلَنْ۔ تو ہرگز نہ	يُّقْبَلَ۔ قبول کیا جائیگا	مِنْ اَحَدِهِمْ۔ ان سے
مِلْءُ۔ بھری	الْاَرْضِ۔ زمین	ذَهَبًا۔ سونا	وَّ۔ اور
لَوِ۔ اگرچہ	افْتَدٰى۔ وہ فدیہ دیں	بِهٖ۔ اس کا	اُولٰٓئِكَ۔ یہ لوگ
لَهُمْ۔ واسطے ان کے	عَذَابٌ۔ عذاب ہے	اَلِيْمٌ۔ دردناک	وَّ۔ اور
مَا۔ نہیں	لَهُمْ۔ ان کا	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔ کوئی مددگار	

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع۔ آل عمران۔ پ ۳

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور یاد کرو اے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب انبیاء نے عرض کی ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھر گیا تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

اِذْ۔ اُذْكُرْ پوشیدہ کا ظرف ہے اس میں نبی محترم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرو۔ یا اُذْكُرُوْا پوشیدہ کا ظرف ہے کہ اے محبوب انہیں یاد دلاؤ کیونکہ انجیل۔ توریت اور سابقہ کتابوں میں اس عہد کا ذکر ہو چکا ہے اس لیے ان کو وہ عہد یاد دلایا گیا۔

مِيْثَاق وثوق سے بنا بہت مضبوط عہد۔

آیہ جلیلہ میں اللہ تعالے اجتماع انبیاء کرام فرما کر گویا آل انبیاء کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔ اس کانفرنس میں از آدم تا ایں دم تمام انبیاء و مرسلین کا اجتماع ہے۔ لیکن اسود عنسی مسیلمہ کذّاب۔ اسحاق اخرس۔ طلیحہ۔ محمد بن تومرہ اور مرزا غلام احمد برطانوی وغیرہ بنے ہوئے نبیوں میں سے کوئی اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکا نہ ہو سکتا تھا اس لیے کہ وہ سچے نبیوں کا اجتماع تھا۔

چنانچہ امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا مِّنْ اٰدَمَ فَمَنْ دُوْنَهٗ اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِىْ مُحَمَّدٍ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بُعِثَ وَھُوَ حَیٌّ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ وَیَاْخُذُ الْعَھْدَ بِذٰلِکَ عَلٰی قَوْمِہٖ۔

اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد فرمائیں اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔ یہی تفسیر سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔

چنانچہ اس ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم السلام نشر مناقب اور ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین فرماتے رہے اور اپنی پاک مجالس و محافل کو حضور کی مدحت سے زینت دیتے رہے اور اپنے امتیوں سے حضور پر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے رہے حتی کہ وہ پچھلے مژدہ رساں ابن مریم علیہ السلام یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کہتے تشریف لائے۔

یہاں تک کہ تمام ستارے روشن مہ پارے پردۂ غیب میں تشریف لے گئے تو آفتاب عالمتاب ختمیت لے بہ ہزار جاہ و جلال طلوع اجلال فرمایا۔

چونکہ انبیاء کرام اپنی امتوں کو بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارتیں دیتے رہے حضور کے مناصب علیا بیان کرتے رہے تو ان کے دلوں میں عظمت ذات مصطفی علیہ التحیۃ والثناء ایسی مرکوز ہوئی کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اس نبی ابطحی کے ظہور سے قبل کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ۔ پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔ اس کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے تو دعا کرتے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ بِالنَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِیْ نَجِدُ صِفَتَہٗ فِی التَّوْرٰۃِ۔ "الٰہی ہمیں دے مدد ان پر صدقہ اس نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توریت میں پاتے ہیں" اور اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔

یہی سبب ہے کہ جب آخر زمانہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور سابقہ منصب نبوت و رسالت پر ہوں گے مگر اس وقت حضور انور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ انگریزی نبی کی طرح احکام جہاد کی مخالفت نہیں کریں گے حضور کے غلاموں کو کافر نہیں کہیں گے۔ حتی کہ حضور کے ایک امتی و نائب یعنی امام مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

جیسا کہ خود سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے حیث قال کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کیسا حال ہو گا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

اور اس عہد واثق کی پوری تائید اللہ تعالیٰ نے توراۃ مقدس میں فرمائی جیسے علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ مطالع المسرات میں نقل فرماتے ہیں۔ یَا مُوْسٰی مَنْ اٰمَنَ بِاَحْمَدَ وَصَدَّقَ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ وَمَنْ کَفَرَ بِاَحْمَدَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَكَذَّبَ بِهٖ فِيْ جَمِيْعِ خَلْقِيْ اُولٰٓئِكَ هُوَ الْخَاسِرُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ النَّادِمُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ۔ اے موسیٰ جو احمد پر ایمان لائے اور اسکی تصدیق کرے وہی ہے مراد کو پہنچا ہوا اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار کیا اس کی تکذیب کی وہی زیاں کار ہے وہی پشیمان اور وہی بے خبر ہے۔

یہ آیت توارت شریف لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کے مفہوم کو اچھی طرح واضح کر رہی ہے۔

اور علامہ سبکی عبدالکافی تقی الدین ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے آیۂ متلوہ پر ایک نفیس رسالہ تالیف فرمایا جس کا نام اَلتَّعْظِيْمُ وَالْمِنَّةُ فِيْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ رکھا۔ اس میں آیۂ مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور کے امتی تمام انبیاء ہیں اور حضور سب کے نبی۔ حضور کی نبوت و رسالت عہد سیدنا آدم ابوالبشر سے روز قیامت تک جمیع خلق کو عام اور شامل ہے اور حضور کا ارشاد كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اپنے معنی حقیقی پر ہے۔

مختصر یہ کہ مسلمان اگر بہ نظر ایمان اس آیۂ کریمہ کے مفاد عظیمہ پر غور کرے تو اسے صاف اور صریح واضح ہو جائے کہ درحقیقت مصطفی کی ذات ستودہ صفات ہی اصل الاصول ہے اور حضور ہی وہ رسول ہیں جنہیں رسول الرسل کہا جاسکے۔ بلکہ جو نسبت امتیوں کو انبیاء و رسل سے ہے وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سید الکل امام الکل فی الکل سے ہے سبحان اللہ کیا شان ہے یہ تو دیکھا تھا کہ امتیوں پر فرض ہوتا ہے کہ رسولوں پر ایمان لائیں یہاں رسولوں پر فرض کیا گیا کہ اس نبی امی قرشی البطحی پر ایمان لائیں۔ ان سے عہد و پیمان لیا گیا کہ میرے محبوب سے گرویدگی اختیار کرو گے
گویا صاف و صریح جتایا ہے کہ مقصود اصلی صرف ایک یہی ہیں۔ باقی سب تابع و طفیلی ع

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر اہتمام بالشان ٹھہرایا اور کس طرح سے موکد فرمایا

(۱) انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں ان سے زنہار حکم الٰہی کا خلاف ممکن ہی نہیں تھا۔ اندریں حال کافی و وافی شافی تھا کہ اللہ تعالٰی بطریق امر انہیں فرما دیتا کہ وہ نبی آخر الزمان جب تمہارے پاس آئے تو اس پر ایمان لانا اس کی مدد کرنا مگر اس پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا اور یہ پیمان پیمان ثانی ہے۔ پہلا پیمان اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ تھا۔ اسکے بعد دوسرا پیمان جیسے کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نے ظاہر کیا اس سے ظاہر ہے کہ تمام ماسوی اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے پھر اس کے بعد رسالت محمدیہ پر ایمان (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) اس عہد کو لام قسم سے موکد فرمایا لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ یہ ایسا ہی عہد ہے جو نوابوں سے بیعت سلاطین لیتے وقت حلف کے ذریعہ لیتے ہیں۔ علامہ امام سبکی فرماتے ہیں کہ حلف وفاداری اور سوگند بیعت کا طریقہ شاید اسی آیۂ کریمہ سے ماخوذ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) نون تاکید اور وہ بھی ثقیلہ لاکر نفس تاکید کو دوبالا فرمادیا۔

(۴) کمال اہتمام قابل غور ہے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرماکر پوچھتے ہیں ءَ اَقۡرَرۡتُمۡ کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو۔ گویا کمال تعجیل مقصود ہے۔

(۵) پھر اسی پر بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ خالی اقرار نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

(۶) عَلَیۡہِ یا عَلٰی ہٰذَا کی جگہ عَلٰی ذٰلِکُمۡ فرمایا تاکہ بُعد اشارہ دلیل عظمت ہو۔

(۷) پھر اہتمام میں اور ترقی کی اور فرمایا فَاشۡہَدُوۡا۔ اس معاہدہ میں ایک دوسرے کے گواہ ہو جاؤ حالانکہ بعد اقرار انبیاء کرام کا مکر جانا معاذ اللہ ان کی قدوسیت کے منافی اور انکی معصومیت کے خلاف تھا اور ایسا ممکن ہی نہ تھا۔

(۸) پھر کمال یہ کہ فقط انکی گواہیاں مکتفی نہ ہوئیں بلکہ ارشاد فرمایا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ۔ ہم خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہیں۔

(۹) پھر سب سے زیادہ اہمیت اور نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم و جلیل تاکیدوں کے بعد انکے ساتھ جنہیں عصمت عطا فرمائی۔ جنہیں معصوم قرار دیا یہ سخت تہدید بھی فرمادی گئی کہ فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ اب جو اس عہد و اقرار سے پھرے گا فاسق ٹھیرے گا۔

اللہ اللہ یہ اہتمام تمام اور اس قدر اعتناء تام توصرف اور صرف توحید کے بارے میں منظور ہوا تھا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد تھا وَمَنۡ یَّقُلۡ مِنۡہُمۡ اِنِّیۡۤ اِلٰہٌ مِّنۡ دُوۡنِہٖ فَذٰلِکَ نَجۡزِیۡہِ جَہَنَّمَ جو ان میں سے کہیگا کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزا دینگے۔ گویا اہمیت رسالت مصطفی پر اشارہ فرمایا گیا کہ جس طرح ایمان کے جزو اول لا الٰہ الا اللہ کا اہتمام ہے۔ یونہی جزو دوم محمد رسول اللہ سے اعتناء تام ہے۔

میں تمام جہان کا خدا اور ایسا خدا کہ ملائکہ بھی میری بندگی سے سرتابی نہیں کرسکتے۔ میرا محبوب بھی سارے عالم کا ایسا رسول و مقتدی ہے کہ انبیاء مرسلین بھی اس کی بیعت و خدمت سے منہ نہیں موڑ سکتے۔

پھر متنبی کذاب افتراء پرداز افراد کی کیا حیثیت جو اس میدان میں گامزن ہوسکیں بعدہ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انبیاء کرام کو اداءِ امانت و ابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے اس کی تھوڑی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) حلم تاکہ کفار کے گستاخانہ کلمات اور بے جا اتہامات سے تنگدل نہ ہوں کما قال تعالٰی وَدَعۡ اَذٰىہُمۡ وَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ

(۲) صبر کہ مخالفین و مشرکین کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں کما قال تعالٰی فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ

(۳) تواضع کہ انکی صحبت سے نفور نہ ہوں۔ انسے نفرت نہ کریں حیث قال وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

(۴) لینت کہ قلوب اغیار ان کی طرف راغب ہوں۔ حیث قال فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵) رحمت تاکہ افاضۂ خیر و برکت کے لیے واسطہ ہوں۔ کما قال رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ۔
(۶) شجاعت تاکہ دشمن کی کثرت کو بھی خطرہ میں نہ لائیں اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔
(۷) سخاوت تاکہ تالیف قلوب کا موجب ہو۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
(۸) عفو و بخشش تاکہ نادان جاہل مانوس ہوں اور فیض یاب ہو سکیں۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
(۹) قناعت و استغنا تاکہ جہاں تبلیغ دین و تنظیم مسلمین کو طلب دنیا پر محمول نہ کر سکیں لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ۔
(۱۰) جمال و عدل تاکہ تادیب و تربیت امت میں جس کی رعایت کر سکیں۔ وَاِنْ حَكَمْتَ بَيْنَهُمْ فَاحْكُمْ بِالْقِسْطِ
(۱۱) کمال عقل جو اصل فضائل اور منبع فواضل ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کبھی نبی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ اور دیہہ کے بدوی کو بھی نبی نہیں بنایا گیا۔ بلکہ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى یعنی آبادی کے شہری کو ہی نبی بنایا گیا۔

اسی طرح لطافت نسب و حسن سیرت و صورت تمام صفات جمیلہ کا ہونا بھی لازمی ہے تاکہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو سکے۔

غرضکہ یہ سب خصائل انہیں خزانوں کا ایک حصہ ہے جو ان سلاطین نبوت و حقیقت کو عطا ہوتے ہیں پھر جس کی سلطنت عظیم ہو اس کے خزائن بھی عظیم ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنْزِلُ الْمَعُوْنَةَ عَلٰى قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ۔

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان تمام اخلاق فاضلہ اور اوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل اعلیٰ و اجل ہوں۔ اسی لیئے خود ارشاد فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا (اخرجہ البخاری فی الآداب) آگے فیصلہ قطعی ہے فرمایا

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں اور اس کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے اور اسی کی طرف پھریں گے۔

یعنی جب عہد لے لیا گیا اور دلائل نبوت واضح کر دیے گئے ملائکہ اور جنات انسان سب نے دلائل میں نظر کر کے انصاف کی راہ سے یہ اطاعت پھر پہلو اختیار کیا پھر اس دین کے سوا کسی جدید دین کو بنانا سوائے نقصان و خسران میں پڑنے کے اور کوئی فائدہ نہ دے گا۔ خوشی سے ماننے والے تو عامۂ مومنین ہوئے اور مجبوری سے ماننے والے وہ ہیں جو کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جھکے جیسے کافر کہ ضغطہ موت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وقت ایمان کی طرف فرعون کی طرح رجوع ہوا اور ڈوبتے ہوئے بولا اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (میں ایمان لایا کہ یقیناً کوئی معبود نہیں ہے مگر وہ معبود جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل اور میں فرمانبرداروں سے ہوں) جس کا جواب من جانب اللہ ملا۔ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ (کیا اب ایمان لاتا ہے اور تو پہلے نافرمان تھا اور فساد کرنے والوں سے تھا) اس کے بعد مومنین کو عام ہدایت کی گئی اور ارشاد ہوا

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ۫ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر اترا اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ لائے موسیٰ اور عیسیٰ اور تمام انبیا اپنے رب سے ہم ان میں کسی پر (ایمان میں) فرق نہیں کرتے (جیسے یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کے منکر ہو گئے) اور ہم اسی کے لیے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد حضور کی تعلیم کے خلاف چلنے والوں پر تو بیخاً حکم فرمایا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان و خسران والوں سے ہے

شان نزول: حضرت سید المفسرین ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے لیے نازل ہوئی یہود حضور کی بعثت سے پہلے حضور کے وسیلہ سے دعا فتح کیا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اور آپ کی نبوت کے مقر تھے پھر جب حضور تشریف لے آئے تو حسد میں آکر آپ کا انکار کرنے لگے فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ (پھر جب آیا ان کے پاس جانا پہچانا تو منکر ہو گئے۔)

وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ کے فقرہ میں مسلمانوں کا موقف بتایا گیا کہ ایک مسلمان ان تمام نبیوں کو حق اور سچا مانتا ہے۔ چنانچہ آگے ارشاد ہے۔

کَیْفَ یَھْدِی اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَشَھِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ۠ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا۝ لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ۔ کیسے اللہ ایسی قوم کی ہدایت فرمائے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے (یعنی ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے جو جان پہچان کر دل سے مان کر منکر ہو گئی) اور گواہی دے چکے تھے کہ بے شک رسول سچا ہے (یعنی جناب محمد مصطفیٰ کی تصدیق کر چکے تھے) اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں (یعنی روشن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معجزات دیکھ چکے تھے) اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا انکی سزا یہی ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں انہیں رہنا ہے نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہوگا اور نہ اللہ نظر رحمت سے انہیں دیکھے گا۔

شان نزول :۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارہ شخص جن میں ابوعامر راہب۔ حارث بن سوید انصاری۔ طعمہ بن مبارک۔ جحوج بن اسلت مرتد ہوکر کفار سے جاملے پھر انہوں نے اہل مدینہ کے پاس خطوط لکھے کہ ہماری توبہ قبول ہوسکتی ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ان آیات میں تائبین کا استثناء فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہوا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی اسکے بعد اور اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شان نزول :۔ حارث بن سوید انصاری کو کفار کے ساتھ جاملنے سے ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کو پیام دیا کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرو کہ حارث شرمندہ ہے کیا اسکی توبہ قبول ہوسکتی ہے چنانچہ انکے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور وہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر تائب ہوئے اور حضور نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

تَابُوْا۔ توب سے بنا اس کے معنی رجوع کرنا ہے گناہوں سے رجوع توبہ ہے اَصْلَحُوْا اصلاح سے بنا اسکے معنی درستی یعنی توبہ کے ساتھ اپنے اعمال ٹھیک کرلیں۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مغفرت سے گناہوں کا معاف کرنا اور رحمت سے ان کی نیکیوں کا ثواب دینا مقصود ہے۔ آگے یہود کی بے ایمانیوں کو واضح کرکے اسکا انجام بیان فرمایا جارہا ہے ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بیشک وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے انکی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی بہکے ہوئے بیشک وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا زمین بھر کر سونا اگر وہ اپنی خلاصی کیلئے فدیہ کریں انکے لیے دردناک عذاب ہے اور انکا کوئی یار و مددگار نہیں۔

شان نزول :۔ یہ آیت یہود کیلیے نازل ہوئی جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل سے کفر کیا پھر کفر میں اور اتنے بڑھے کہ انجیل کے دشمن ہوگئے حتی کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کیساتھ کفر کر بیٹھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاری دونوں کے لیے نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں حضور کی نعت و توصیف دیکھ کر ایمان لائے تھے اور حضور کے ظہور کے بعد کافر و منکر ہوگئے حتی کہ کفر میں اور شدید ترین کافر ہوگئے یہ اگر اسی حال میں مرے اور اپنے کفر سے باز نہ آئے تو انکا زمین بھر کے سونا بھی خیرات کرنا مقبول نہ ہوگا یہ سخت عذاب کے مستحق ہیں اور میدان حشر میں ان کا کوئی یار و مددگار نہیں۔

الحمدللہ کہ تیسرا پارہ ختم ہوگیا اور چوتھا پارہ شروع کیا گیا۔ اللہ تعالی قبول فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین
خادم المفسرین فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری چشتی اشرفی۔ ترتیب اضافات فقیر قادری ابن الحسنات سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں لاہور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پارۂ چہارم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع۔ آل عمران پ ۴

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ

تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کر سکتے جبتک راہ خدا میں خرچ نہ کرو اپنی محبوب چیز۔

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ؕ

اور جو کچھ تم خرچ کرو تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىۃُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىۃِ فَاتۡلُوۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾

سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کیے تھے توریت کے نزول سے قبل فرما دیجئے توریت لاؤ اور پڑھو اگر تم سچے ہو۔

فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾

تو جو جھوٹ باندھے اللہ پر اس کے بعد تو وہی ظالم ہے۔

قُلۡ صَدَقَ اللّٰہُ ۟ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۹۵﴾

فرما دیجئے اللہ سچا ہے تو پیروی کرو دین ابراہیم کی جو ہر باطل سے جدا ہے اور نہیں تھے وہ مشرکوں سے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرر ہوا وہ ہے مکہ میں برکت والا اور راہنما سارے جہان کا۔

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَ

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں آئے امان پائے اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس راہ میں چلنے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کی طاقت رکھے۔ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝

فرما دیجئے اے کتاب والو کیوں کفر کرتے ہو اللہ کی آیتوں سے اور اللہ دیکھ رہا ہے تمہارے کام۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

فرما دیجئے اے کتاب والو! کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو اسے جو ایمان لائے چاہتے ہو ٹیڑھا پن اور تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ غافل نہیں تمہاری کرنیوں سے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اے ایمان والو! اگر تم پیروی کرو گے کسی فریق کی جسے کتاب دی گئی ہے تو وہ تمہیں لوٹا دیں گے ایمان کے بعد کفر پر۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور تم کیسے کفر کرو گے۔ حالانکہ تم پر پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور تم میں اس کا رسول ہے اور جو سہارا لے اللہ کا وہ ہدایت یافتہ ہے سیدھی راہ کی طرف

لفظی ترجمہ

لَنْ۔ ہرگز نہیں	تَنَالُوا۔ حاصل کر سکتے تم	الْبِرَّ۔ بھلائی	حَتّٰى۔ جبتک
تُنْفِقُوْا۔ خرچ کرو	مِمَّا۔ اسے جو	تُحِبُّوْنَ۔ تمہیں محبوب ہے	وَ۔ اور
مَا۔ جو	تُنْفِقُوْا۔ خرچ کرو تم	مِنْ شَيْءٍ۔ کچھ	فَاِنَّ۔ تو بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ	بِهٖ۔ اسے	عَلِيْمٌ۔ جانتا ہے	كُلُّ۔ سب
الطَّعَامِ۔ کھانے	كَانَ۔ تھے	حِلًّا۔ حلال	لِبَنِيْٓ۔ اولاد
اِسْرَآءِيْلَ۔ یعقوب کو	اِلَّا۔ مگر	مَا۔ وہ جو	حَرَّمَ۔ حرام کر لیے
اِسْرَآءِيْلُ۔ یعقوب نے	عَلٰى۔ اوپر	نَفْسِهٖ۔ اپنے نفس کے	مِنْ قَبْلِ۔ قبل اسکے کہ
اَنْ۔ وہ	تُنَزَّلَ۔ نازل ہو	التَّوْرٰىةُ۔ توریت	قُلْ۔ فرما دیجئے
فَاْتُوْا۔ لاؤ	بِالتَّوْرٰىةِ۔ توریت	فَاتْلُوْهَا۔ تو پڑھو اسے	اِنْ۔ اگر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كُنْتُمْ۔ ہوتم	صٰدِقِيْنَ۔ سچے	فَمَنِ۔ پھر جو	افْتَرٰى۔ باندھے
عَلَى۔ اوپر	اللّٰهِ۔ اللہ کے	الْكَذِبَ۔ جھوٹ	مِنْۢ بَعْدِ۔ بعد
ذٰلِكَ۔ اس کے	فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہی	هُمُ۔ وہ ہیں	الظّٰلِمُوْنَ۔ ظالم
قُلْ۔ کہو	صَدَقَ۔ سچ کہا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	فَاتَّبِعُوْا۔ تو پیروی کرو
مِلَّةَ۔ مذہب	اِبْرٰهِيْمَ۔ ابراہیم	حَنِيْفًا۔ حنیف کی	وَ۔ اور
مَا۔ نہ	كَانَ۔ تھا وہ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں سے	
اِنَّ۔ بیشک	اَوَّلَ۔ پہلا	بَيْتٍ۔ گھر	وُّضِعَ۔ جو بنایا گیا
لِلنَّاسِ۔ لوگوں کیلئے	لَلَّذِيْ۔ وہ ہے	بِبَكَّةَ۔ جو مکہ میں ہے	مُبٰرَكًا۔ برکت والا
وَّ۔ اور	هُدًى۔ ہدایت	لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ جہانوں کیلئے	فِيْهِ۔ اس میں
اٰيٰتٌۢ۔ نشان ہیں	بَيِّنٰتٌ۔ کھلے	مَّقَامُ۔ مقام	اِبْرٰهِيْمَ۔ ابراہیم ہے
وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	دَخَلَهٗ۔ داخل ہوا اس میں	كَانَ۔ ہے وہ
اٰمِنًا۔ امن والا	وَ۔ اور	لِلّٰهِ۔ اللہ کا حق ہے	عَلَى۔ اوپر
النَّاسِ۔ لوگوں کے	حِجُّ۔ حج کرنا	الْبَيْتِ۔ بیت اللہ کا	مَنِ۔ جو
اسْتَطَاعَ۔ طاقت رکھے	اِلَيْهِ۔ اس کی طرف	سَبِيْلًا۔ رستے کی	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	كَفَرَ۔ کفر کرے	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
غَنِيٌّ۔ بے پرواہ ہے	عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔ سارے جہان والوں سے		قُلْ۔ کہو
يٰٓ۔ اے	اَهْلَ۔ اہل	الْكِتٰبِ۔ کتاب	لِمَ۔ کیوں
تَكْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے ہو	بِاٰيٰتِ۔ آیات	اللّٰهِ۔ الٰہی کا	وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ	شَهِيْدٌ۔ گواہ ہے	عَلٰى۔ اوپر	مَا۔ اسکے جو
تَعْمَلُوْنَ۔ عمل کرتے ہو	قُلْ۔ کہو	يٰٓ۔ اے	اَهْلَ۔ اہل
الْكِتٰبِ۔ کتاب	لِمَ۔ کیوں	تَصُدُّوْنَ۔ روکتے ہو	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خدا کی
راہ سے	مَنْ۔ جو	اٰمَنَ۔ ایمان لائے	تَبْغُوْنَهَا۔ چاہتے ہو اس میں
عِوَجًا۔ ٹیڑھ	وَّ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	شُهَدَآءُ۔ گواہ ہو
وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	اللّٰهُ۔ اللہ	بِغَافِلٍ۔ بے خبر
عَمَّا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو	يٰٓاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ وہ جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	اِنْ۔ اگر	تُطِیْعُوْا۔ تابعداری کروگے	فَرِیْقًا۔ ایک فرقے کی		
مِّنَ الَّذِیْنَ۔ ان میں سے جو		اُوْتُوا۔ دیے گئے	اَلْکِتَابَ۔ کتاب		
یَرُدُّوْ۔ پھیر دینگے	کُمْ۔ تم کو	بَعْدَ۔ بعد	اِیْمَانِکُمْ۔ ایمان تمہارے کے		
کٰفِرِیْنَ۔ کافر	وَ۔ اور	کَیْفَ۔ کیسے	تَکْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے ہو تم		
وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم پر	تُتْلٰی۔ پڑھی جاتی ہیں	عَلَیْکُمْ۔ تم پر		
اٰیٰتُ۔ آیتیں	اللّٰہِ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	فِیْکُمْ۔ تم میں		
رَسُوْلُہٗ۔ اس کا رسول ہے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یَّعْتَصِمْ۔ تھام لے		
بِاللّٰہِ۔ اللہ کو	فَقَدْ۔ تو بیشک	ھُدِیَ	اِلٰی		
صِرَاطٍ	مُّسْتَقِیْمٍ				

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع سورۂ آل عمران پ ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ۔ تم ہرگز بھلائی کو حاصل نہیں کرسکتے۔

قاموس میں ہے اَلْبِرُّ الصِّلَۃُ وَ الْجَنَّۃُ وَ الْاِتِّسَاعُ فِی الْاِحْسَانِ۔ احسان عام ہے۔ جس بِرّ کی نسبت بندہ کی طرف ہو وہ طاعت صدق اور اتساع فی الخیر ہے اور جس بِرّ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو وہ رضا رحمت اور جنت ہے۔ حضرت ابن مسعود اور ابن عباس بِرّ سے جنت مراد لیتے ہیں۔

حضرت حسن اس کے معنی لَنْ تَکُوْنُوْا اَبْرَارًا فرماتے ہیں یعنی کثیر الخیر

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ بِرّ کی حقیقت وہ کمال خیر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچ بولنے کو لازم پکڑو کیونکہ وہ بِرّ کی راہ دکھاتا ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ کے یہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے کذاب لکھا جاتا ہے (مسلم)

حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک خرچ نہ کرو اپنی پیاری چیز (راہ خدا میں)

مَاتُحِبُّوْنَ سے مال کی تمام اقسام مراد ہیں۔ کیونکہ مال سے محبت ہوتی ہے جس شخص نے مال کا کچھ حصہ خرچ کیا حتی کہ زکوٰۃ بھی ادا نہ کی وہ بِرّ کے درجہ کو کیسے پہنچ سکتا ہے وہ فاسق و فاجر ہے۔

حسن کہتے ہیں کہ جو مال مسلمان کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی میں خرچ کرنے کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن)

حضرت عمر بن عبد العزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کیا کرتے تھے۔ ان سے دریافت ہوا کہ ایسا کیوں کرتے ہو اس کی بجائے پیسے ہی کیوں نہیں خرچ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب ہے اور تنفقوا مما تحبون کا مقتضا یہی ہے۔ تو میں وہ چیز صدقہ کرتا ہوں جو مجھے محبوب ہے (مدارک)۔

بخاری و مسلم میں ایک حدیث ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ انصاری مدینہ میں بڑے مقبول تھے۔ انہیں اپنے اموال میں بیرحا باغ بہت محبوب تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا حضور مجھے بیرحا میرے اموال میں سب سے زیادہ محبوب ہے میں اسے راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضور نے اس پر اظہار مسرت فرمایا۔ پھر اسے بایماء سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور بنی عم میں تقسیم کر دیا۔

علامہ بغوی حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیج دو۔ جب وہ آئی آپ کو بہت پسند ہوئی آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھ کر اسے اللہ کے لیے آزاد کر دیا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ تو اللہ اس کو جانتا ہے یعنی اس کا بدلہ عمل کے مطابق عطا فرمائے گا

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

سب کھانے حلال تھے بنی اسرائیل کو مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیے تھے توریت اترنے سے پہلے فرما دیجئے توریت لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو تو جو افترا باندھے اللہ پر جھوٹا اس کے بعد تو وہی ظالموں میں ہے فرما دیجئے اللہ سچا ہے تو تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو جو ہر باطل سے پاک ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

طعام کے معنی ہیں مزا۔ لام عہدی ہے یعنی ہر حلال کھانا۔

شان نزول:۔ یہود نے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ ملت ابراہیمی پر اپنے کو بتاتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے اور آپ کھاتے ہیں پھر آپ ملت ابراہیمی پر اپنے کو کیسے کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حلال تھیں۔ یہود بولے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام چلی آرہی ہیں۔

اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت کریمہ نازل فرما کر جواب دیا کہ یہود کا یہ دعویٰ باطل ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابراہیم ۔اسمٰعیل ۔اسحاق ۔یعقوب سب پر حلال تھیں ۔البتہ حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۔اور یہ حرمت ان کی اولاد تک ہے جسے بنی اسرائیل کہتے ہیں ۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونٹ کا گوشت اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے خیال سے حرام کر لیا تھا ۔پھر انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد پر بھی حرام کر دیا تھا ۔

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۔توریت نازل ہونے سے قبل

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔اے محبوب فرمادیجئے ان سے کہ لاؤ توریت اور پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حکم دیا ۔یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا توریت لاؤ وہ بھی اسی حکم کی ناطق ہے ۔تو یہود کو اپنی ذلت کا خوف ہوا اور توریت نہ لا سکے ۔ان کا جھوٹ اور افتراء ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندہ ہونا پڑا ۔

فائدہ :۔اس تصریح سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اور یہود نسخ کے قائل نہ تھے ۔دوسرے یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار تعلیم ظاہر امّی تھے لیکن باوجود امی ہونے کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور مضامین توریت سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور دلیل نبوت صادق ہے اس سے حضور کا علم وہبی اور آپ کا علوم غیبی پر عبور ثابت ہوا ۔

فَمَنِ افْتَرٰى ۔مَن سے مراد تمام کفار ہیں ۔

اَفْتَرٰى فری اور فریہ سے بنا ۔اس کے اصطلاحی معنی جھوٹ ۔تہمت اور فساد کے ہیں یعنی جھوٹ گھڑنا بنا لینا ہے (کبیرا) پھر اللہ پر جھوٹ باندھنا کہ اللہ نے حضرت نوح حضرت ابراہیم پر حرام کی تھی ۔

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اس کے بعد کہ توریت کی حجت لازم ہو گئی ۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔تو وہی ہیں ظالم بے انصاف ۔

اس آیت میں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس جواب کے بعد بھی اگر کوئی یہودی اپنے باطل خیال پر اڑا رہے تو اس کے ظالم ہونے میں کیا شک ہے آگے محاکمہ فرمادیا گیا ۔چنانچہ ارشاد ہے ۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔فرمادیجئے اللہ سچا ہے تو تم پیروی کرو دین ابراہیم کی ۔جو ہر باطل سے پاک ہے اور وہ مشرکوں سے نہ تھے ۔

بلکہ ان کا دین وہی ہے جو دین محمدی ہے اس کے بعد مکہ معظمہ اور بیت اللہ شریف کی فضیلت اور حج کے لیے اعلان ہوا ۔چنانچہ ارشاد ہے ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ - فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۔

بیشک پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے لیے وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ اور جو اس میں داخل ہوا امان میں ہوا۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو طاقت رکھے اس تک چلنے کی اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

شان نزول:- یہود نے مسلمانوں سے کہا کہ کعبہ افضل نہیں بلکہ بیت المقدس جو ہمارا قبلہ ہے وہ افضل ہے اور اس سے پہلا ہے۔ انبیاء کا مقام ہجرت ہے اور پرانا قبلہ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس میں بتایا کہ سب سے پہلا گھر جس کو اللہ تعالےٰ نے طاعت و عبادت کے لیے مقرر کیا۔ نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ میں واقع ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ بیت المقدس سے چالیس سال پہلے بنایا گیا۔

پھر اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ اس میں کتے ہوں یا ہرن یا پرندے وہاں شکار نہیں کرتے۔ عام دلوں کی کشش کعبہ کی طرف ہوتی ہے اس کی طرف دیکھنے سے دل میں رقت و ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ ہر شب جمعہ یہاں ارواح اولیاء حاضر ہو کر اس کے گرد طواف کرتی ہیں جس نے اس کی بے حرمتی کا قصد کیا وہ مثل ابرہۃ الاشرم تباہ و برباد ہوا۔ انہیں نشانیوں میں مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا بیان فرمایا گیا (مدارک۔ خازن۔ تفسیر احمدی)

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ۔ بیشک پہلا گھر جو مقرر کیا گیا لوگوں کے واسطے۔

یعنی گھر جو اللہ تعالےٰ نے انسانوں کے قبلہ مقرر فرمایا۔

امام حسن فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جو اللہ تعالےٰ نے عبادت کے لیے اول اول مقرر فرمائی جیسا کہ ارشاد ہے فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ یعنی وہ مسجد جن میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کیا جاتا ہے۔

بیت سے مراد مسجد ہے لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ بیشک وہی بیت ہے جو مکہ میں ہے عرب با کو میم اور میم کو با سے بدل لیتے ہیں جیسے نبیط کا نمیط۔ لازم کا لازب۔

بکہ بت سے وہ جگہ ہے جہاں بیت اللہ ہے جو طواف کی جگہ ہے۔ مکہ کو بکہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں انسانوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ بکت کے معنی ازدحام کے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ وہاں بڑے بڑے سرکش متکبروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ جو بُری نیت سے آیا اس کو اللہ تعالےٰ نے ذلیل وخوار کیا۔ حتیٰ کہ نیست ونابود کیا جیسے تبع اول حمیری اور ابرہۃ الاثرم وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ مکہ وبیت اللہ شریف

حضرت عبداللہ بن عمر سے مجاہد فرماتے ہیں زمین وآسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اس بیت کو پیدا کیا یہ پانی پر چمکتا ہوا جھاگ تھا پھر زمین نیچے بچھا دی گئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے عرش کے نیچے ایک بیت تھا جس کا نام بیت المعمور تھا فرشتوں کو اس بیت کے طواف کا حکم تھا پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ اسی نقشہ کا اتنا ہی بڑا ایک بیت زمین پر بنائیں فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار برس قبل بنایا اور فرشتے اس کا حج کرتے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتوں نے بشارت دی کہ آپ کا حج مبرور ومقبول ہے۔ ہم آپ سے دو ہزار سال پہلے حج کر چکے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اول ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو انبیاء میں پہلے پہل بنایا (تاریخ مکہ)

بعض نے شرافت کے اعتبار سے اول ہونا قرار دیا نہ کہ زمانہ کے لحاظ سے

بعض کا قول ہے یہی پہلا بیت ہے جو حضرت آدم نے بنایا اور طوفان نوح کے زمانہ میں اٹھا لیا گیا۔

بعض کہتے ہیں کہ بے نشان ہو گیا تھا پھر حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تعمیر کیا پھر قبیلہ جرہم اور عمالقہ نے پھر قریش نے تعمیر کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر کا ارادہ کر چکے تو اس کی بنیادوں کا پتہ نہیں چلتا تھا تو اللہ تعالےٰ نے ایک ہوا چلائی جس کو ریح الجحوج کہتے تھے اس کے دو پر تھے ایک سر تھا۔ اس ہوا نے چاروں طرف سے بنیادوں کو صاف کر دیا۔ اور بنیادیں معلوم ہو گئیں اسی پر حضرت ابراہیم نے تعمیر شروع کر دی۔

مُبارک ہوگا۔ برکت والا۔ ثواب کا زیادہ باعث ہے کیونکہ بعض عبادتیں بیت اللہ کے ساتھ خاص ہیں جیسے طواف۔ عمرہ۔ حج وغیرہ

حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ منت ملنے کہ دو رکعت مسجد حرام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ادا کرے گا تو اس کی منت دوسری جگہ پوری نہ ہو گی جب تک کہ وہ مسجد حرام میں ہی ادا نہ کرے۔

هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ سیدھا راستہ ہے تمام جہان والوں کے لیے۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ اس میں دو بڑی نشانیاں موجود ہیں۔

مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ۔ ایک پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ اس پتھر میں آپ کے قدم مبارک کے نشان ہیں۔ فقیر نے الحمدللہ زیارت کا شرف حاصل کیا۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ جو شخص اس بیت اللہ مبارک میں داخل ہو جائے اس کو امن ملا۔

جو قاتل قتل کرنے کے بعد حرم میں داخل ہو گا اس کو قتل نہ کیا جائے گا۔

حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم میں پاؤں تو اس سے ہاتھ نہ لگاؤں گا یہاں تک کہ وہ باہر آئے۔

حضرت امام ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حرم میں آگیا وہ امن میں آگیا اس کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی مفصل بحث لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ میں بیان ہو چکی ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں بھی عرب ایک دوسرے کو قتل کر کے حرم میں آجاتے تو اس کو بالکل نہ چھیڑتے اکثر مفسرین نے اس کا ذکر فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن ابوبکر و عمر کے درمیان اٹھوں گا پھر بقیع غرقد کی طرف جاؤں گا پھر وہاں کے دفن ہونے والے میرے ساتھ ہوں گے پھر مکہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ وہ مجھ سے آملیں گے۔ سبحان اللہ۔ اللہ مدینہ منورہ کی موت عطا کرے آمین۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر فرض ہے۔ ناس سے مراد، آزاد، عاقل بالغ۔ دولتمند ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نابالغ نے حج کیا اور حج کے بعد بالغ ہوا تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے۔

حِجُّ الْبَيْتِ۔ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا۔

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ٹھہرنے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا اور کعبۃ اللہ کے طواف کا اس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے۔

حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے۔ عمر میں ایک بار حج فرض ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ کی توحید اور معبود ہونے پر گواہی دینا اور اللہ کے آخری نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا۔ نماز کا ادا کرنا۔ زکوۃ کا ادا کرنا۔ حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص استطاعت کے باوجود حج ترک کر دے تو ہم اس سے جہاد کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا۔ لہذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال یا رسول اللہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے تین بار یہ کلمہ دہرایا تو ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلی امتیں انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئیں لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج اور عمرہ فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔

جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو کیونکہ مستطیع پر ہی حکم لگایا گیا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حج کے واجب ہونے کی شرط یہ بھی ہے کہ راستہ میں امن ہو۔ صحت کا ہونا بھی شرط ہے اگر کوئی شخص ضعیف یا اپاہج ہے تو وہ دوسرے کو اپنی طرف سے حج کے لیے بھیج سکتا ہے۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں عرب کی بول چال میں فُلَانٌ يَسْتَطِيْعُ بِنَاءَ دَارِهٖ۔ فلاں شخص کو اپنا گھر بنانے کی استطاعت ہے مستعمل ہے اگرچہ وہ خود نہیں بنا سکتا بلکہ مال اور مزدوروں سے بنائے گا تو اس دلیل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ثابت ہوا کہ اگر اپاہج صاحب مال ہو تو اس پر حج واجب ہے دوسرے سے کرالے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ جو منکر ہوا وجوب حج کا۔

حضرت سعید بن منصور نے عکرمہ سے نقل کیا کہ جب یہ آیت وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا ہم تو مسلمان ہیں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں پر تو حج بیت اللہ فرض ہے تو انہوں نے کہا ہم پر حج فرض نہیں تو یہ حکم ہوا۔

اور سعید بن منصور اور ابن جریر نے ضحاک سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مذاہب کو جمع فرما کر خطبہ دیا اور فرمایا تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے تمہیں حج کرنا چاہیے تو سوائے مسلمانوں کے۔ مشرکین۔ یہود۔ عیسائی۔ صابئین۔ مجوس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی محترم تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ مرض پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (ترمذی)

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ تو بے شک اللہ بے نیاز ہے جہان سے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ○ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ فرما دیجیے اے کتابیو۔ اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے فرما دیجیے اے اہل کتاب کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو اسے جو ایمان لائے چاہتے ہو اسے ٹیڑھا کرنا اور تم اس پر گواہ ہو اور اللہ تمہارے کرتوت سے بے خبر نہیں۔

بعض آیات لفظ قُلْ سے شروع فرمائی جاتی ہیں تاکہ ان کے مضامین کی اہمیت کا اظہار ہو جائے کہ اے محبوب یہ بات صرف آپ کو فرمانے کا حق ہے۔

لفظ یا پکارنے اور ندا کے لیے ہے۔ پکارنا کبھی اظہار کرم کے لیے ہوتا ہے اور کبھی غافلوں کو بیدار کرنے کے لیے اور کبھی اظہار غضب کے لیے۔

یہاں اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی یا ان گروہوں کے سمجھ بوجھ والے ہیں (خازن)

لِمَ تَكْفُرُوْنَ ۔ لِمَ حرف استفہام ہے۔ کفر کے معنی انکار کے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ۔ آیات۔ آیۃ کی جمع ہے۔ آیتوں سے مراد اللہ کی قائم کردہ نشانیاں ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔

یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ۔ یہاں علمائے اہل کتاب سے خطاب ہے

لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ صد بمعنے روکنا۔ اسلام سے پھیرنا۔ سبیل وہ رستہ ہے جو مسافروں کو اپنے میں لے لے۔ قرآن حکیم میں سبیل اللہ ان عقائد و اعمال کو کہا جاتا ہے جو نجات کا ذریعہ ہوں۔

مَنْ اٰمَنَ۔ اس سے مراد وہ نومسلم ہیں جن کے دلوں میں اسلام پختہ نہ تھا۔ یہودی ان کے دلوں میں شبہات ڈالتے تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہماری کتاب میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نعت نہیں اے کتابیو! تم ان لوگوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو مائل باسلام ہیں۔

تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا۔ تبغون۔ بغی سے بنا اس کے معنی تلاش کرنا ہے۔ عوجا اس کے معنی ٹیڑھا پن ہے (خازن) وہ ٹیڑھا پن جو آنکھوں سے دیکھا جائے جیسے دیوار وغیرہ۔ یعنی اے یہودیو تم ٹیڑھے رہ کر راہ حق ڈھونڈتے ہو۔ وَاَنْتُمْ شُھَدَآءُ۔ اور تم مشاہدہ کرنے والے ہو۔

وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ۔ اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ظاہری باطنی اعمال سے باخبر ہے۔

ایمان والوں کو اسلام سے روکنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے حضور کی نعت و صفت جو توریت و انجیل میں ہے اسے چھپا کر لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ توریت و انجیل میں صاف موجود ہے کہ اس کو جو دین پسند ہے وہ صرف دین اسلام ہے۔ اب آگے انہیں یہودیوں کی ساز باز اور سازشوں کا تذکرہ فرما کر مسلمانوں کو ان سے ہوشیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ ۝ وَکَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَفِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اے ایمان والو! اگر تم نے پیروی کر لی اس فریق کی جنہیں کتاب دی گئی تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کفر کی طرف لوٹا لیں گے۔ اور تم کیسے کفر کرو گے باآنکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم ہی میں اللہ کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو وہ ضرور سیدھی راہ دکھایا گیا

شانِ نزول:۔ قبیلہ اوس اور خزرج کے اندر اسلام سے قبل سخت دشمنی اور عداوت تھی حتیٰ کہ ان کی لڑائی جو نصف صدی تک رہی مشہور ہے۔ لیکن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی پاک تعلیم سے انہیں سرفراز کیا تو اس کی برکت سے یہ دونوں قبیلے آپس میں بعد از اسلام باہم شیر و شکر ہوئے کہ لوگ ان کے اتحاد

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے سبق حاصل کرتے تھے۔

ایک روز ایک مجلس میں دونوں قبیلوں کے لوگ بیٹھے ہوئے باہمی الفت و محبت کی باتیں کر رہے تھے کہ شماس بن قیس یہودی جو زبردست دشمن اسلام تھا اس طرف سے گذرا اور ان کے باہمی ربط و ضبط کو دیکھ کر جل گیا اور دل میں کہنے لگا جب یہ لوگ آپس میں خلا ملا رہیں گے تو ہماری گذر مشکل ہوگی۔ سوچ کر ایک فتنہ پرور جوان یہودی کو مقرر کیا۔ کہ وہ ان کی مجلس میں نشست و برخاست کر کے ان کی پچھلی جنگوں اور دشمنیوں کے تذکرے دہرائے اور گذشتہ شاعری کے اشعار سنائے جس میں ہر قبیلہ اپنی مدحت میں اور دوسروں کی مذمت میں سب کچھ کہہ گیا ہے۔

چنانچہ اس جوان یہودی نے ایسا ہی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس فتنہ انگیزی نے اثر کیا۔ دونوں قبیلے طیش میں آگئے حتیٰ کہ ہتھیار اٹھ گئے۔ قریب تھا کہ باہمی خونریز جنگ شروع ہو جائے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی۔ حضور مہاجرین کو ساتھ لے کر تشریف لائے اور فرمایا۔

اے مسلمانو! یہ کیا زمانۂ جہالت کی حرکات ہیں با آنکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں اللہ تعالےٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی اور جہالت کی بلا سے نجات بخشی۔ تم میں الفت و محبت اور نرمی پیدا فرمائی تم پھر زمانہ کفر کی جہالت کی طرف لوٹ رہے ہو۔ حضور کے اس ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور وہ سمجھ گئے کہ یہ کسی شیطان کی فریب کاری کا اثر تھا کسی خبیث نے اپنی خباثت سے یہ مکر گانٹھا تھا۔ انہوں نے علی الفور ہاتھوں سے ہتھیار ڈال دیے اور روتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے مل گئے۔ تو ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ مقاتل بن حیان کا قول ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں اوس اور خزرج باہمی جھگڑتے رہتے تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان میں صلح کرا دی۔ ان میں دو شخص ایسے تھے جنہوں نے فخریہ باتیں کرنی شروع کر دیں۔

قبیلہ اوس میں سے ثعلبہ بن غنم اور خزرج میں سے اسعد بن زرارہ۔ اوسی نے باہمی تکرار میں کہا ہم میں جلیل القدر ہوئے ہیں جیسے حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ۔ عاصم بن ثابت وغیرہ۔ خزرجی نے کہا ہم میں چار ایسے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو حفظ کیا۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ زید بن ثابت اور ابوزید۔ ان میں سعد بن عبادہ ہیں جو انصار کے خطیب ہیں۔

ان دونوں میں بات بڑھ گئی۔ اشعار میں جذبات بھڑک گئے اور ہتھیار نکل آئے۔ خونریزی ہونے والی تھی کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ان کے حق میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگلی آیات میں استقامت اور اعتصام بحبل اللہ کی ہدایت ہے جو رکوع نہم میں آتی ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع سورۃ آل عمران پ ۴

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے ڈرنے کا حق اور نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور فرقہ فرقہ نہ ہو اور یاد کرو اس نعمت الٰہی کو جو تم پر ہوئی۔ جب تھے تم آپس کی دشمنی میں تو ملاپ کر دیا تمہارے دلوں میں تو صبح تم نے کی اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو کر اور تھے تم اوپر ایک غار کے کنارے دوزخ کے تو بچا لیا تمہیں اس سے ایسے ہی ظاہر فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور ہونا چاہیے تم میں ایک گروہ کہ بلائے بھلائی کی طرف حکم کرے اچھی بات کا اور منع کرے بری سے اور یہی لوگ ہیں مراد کو پہنچے ہوئے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

اور نہ ہو ان جیسے جو بھٹک گئے اور آپس میں مختلف ہو گئے بعد اس کے کہ آ چکی تھیں ان کے پاس نشانیاں یہی وہ ہیں کہ ان کے لیے زبردست عذاب ہے۔

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

جس دن کچھ منہ اجلے ہوں اور کچھ کالے تو جن کے منہ کالے ہوئے کیا تم کافر ہوئے بعد ایمان کے تو چکھو عذاب اس کا جس میں تھے تم کافر۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور وہ جن کے اجلے ہوئے منہ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

یہ آیتیں اللہ کی ہیں کہ ہم پڑھتے ہیں تم پر صحیح اور اللہ ارادہ نہیں فرماتا تم پر ظلم کا
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا رجوع ہے۔

لفظی ترجمہ

يٰاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	اتَّقُوْا۔ ڈرو
اللّٰهَ۔ اللہ سے	حَقَّ۔ حق	تُقٰتِهٖ۔ اسکے ڈرنے کا	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	تَمُوْتُنَّ۔ مروتم	اِلَّا۔ مگر	وَ۔ اس حال میں کہ
اَنْتُمْ۔ تم	مُسْلِمُوْنَ۔ فرمانبردار ہو	وَ۔ اور	اعْتَصِمُوْا۔ تھام لو
بِحَبْلِ۔ رسّی	اللّٰهِ۔ اللہ کی	جَمِيْعًا۔ سب مل کر	وَّ۔ اور
لَا۔ نہ	تَفَرَّقُوْا۔ فرقے فرقے ہو	وَ۔ اور	اذْكُرُوْا۔ یاد کرو
نِعْمَتَ۔ نعمت	اللّٰهِ۔ اللہ کی	عَلَيْكُمْ۔ اوپر اپنے	اِذْ۔ جبکہ
كُنْتُمْ۔ تھے تم	اَعْدَآءً۔ دشمن	فَاَلَّفَ۔ تو ملا دیا اس نے	بَيْنَ۔ درمیان
قُلُوْبِكُمْ۔ تمہارے دلوں کے	فَاَصْبَحْتُمْ۔ تو صبح کی تم نے		بِنِعْمَتِهٖ۔ اسکے احسان سے
اِخْوَانًا۔ بھائی بھائی بنکر	وَ۔ اور	كُنْتُمْ۔ تھے تم	عَلٰى۔ اوپر
شَفَا۔ کنارے	حُفْرَةٍ۔ گڑھے	مِّنَ النَّارِ۔ آگ کے	فَاَنْقَذَكُمْ۔ تو بچا لیا اس
نے تم کو	مِّنْهَا۔ اس سے	كَذٰلِكَ۔ اسی طرح	يُبَيِّنُ۔ بیان کرتا ہے
اللّٰهُ۔ اللہ	لَكُمْ۔ تمہارے لیے	اٰيٰتِهٖ۔ اپنی آیتیں	لَعَلَّكُمْ۔ تاکہ تم
تَهْتَدُوْنَ۔ راہ پاؤ	وَ۔ اور	لْتَكُنْ۔ چاہیے کہ ہو	مِّنْكُمْ۔ تم میں سے
اُمَّةٌ۔ ایک جماعت	يَّدْعُوْنَ۔ جو بلائیں	اِلَى۔ طرف	الْخَيْرِ۔ بھلائی کی
وَ۔ اور	يَاْمُرُوْنَ۔ حکم دیں	بِالْمَعْرُوْفِ۔ بھلائی کا	وَ۔ اور
يَنْهَوْنَ۔ روکیں	عَنِ الْمُنْكَرِ۔ برائی سے	وَ۔ اور	اُولٰٓئِكَ۔ یہی ہیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُمُ۔ وہ جو	لِلْمُفْلِحُوْنَ۔ مراد کو پہنچے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَکُوْنُوْا۔ ہو جاؤ	کَالَّذِیْنَ۔ ان کی طرح جو	تَفَرَّقُوْا۔ فرقے فرقے ہوئے	وَ۔ اور
اِخْتَلَفُوْا۔ اختلاف کیا	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	مَا۔ اس کے کہ	جَآءَهُمُ۔ آئیں انکے پاس
الْبَیِّنٰتُ۔ نشانیاں	وَ۔ اور	اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ	لَهُمْ۔ ان کے لیے
عَذَابٌ۔ عذاب ہے	عَظِیْمٌ۔ بڑا	یَوْمَ۔ جس دن	تَبْیَضُّ۔ روشن ہونگے
وُجُوْهٌ۔ کئی چہرے	وَ۔ اور	تَسْوَدُّ۔ سیاہ ہوں گے	وُجُوْهٌ۔ کئی چہرے
فَاَمَّا۔ پھر وہ	الَّذِیْنَ۔ جنکے	اسْوَدَّتْ۔ سیاہ ہوں گے	وُجُوْهُهُمْ۔ چہرے
اَ۔ کیا	کَفَرْتُمْ۔ تم نے کفر کیا	بَعْدَ۔ بعد	اِیْمَانِکُمْ۔ اپنے ایمان کے
فَذُوْقُوا۔ تو چکھو	الْعَذَابَ۔ عذاب	بِمَا۔ بدلہ اس کا جو	کُنْتُمْ۔ تھے تم
تَکْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے	وَ۔ اور	اَمَّا۔ پھر	الَّذِیْنَ۔ وہ جو
ابْیَضَّتْ۔ سفید ہوں گے	وُجُوْهُهُمْ۔ انکے چہرے	فَفِیْ۔ تو وہ	رَحْمَةِ۔ رحمت
اللّٰهِ۔ خدا میں ہونگے	هُمْ۔ وہ	فِیْهَا۔ اس میں	خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہیں گے
تِلْکَ۔ یہ	اٰیٰتُ۔ آیتیں ہیں	اللّٰهِ۔ اللہ کی	نَتْلُوْهَا۔ پڑھتے ہیں ہم انکو
عَلَیْکَ۔ تجھ پر	بِالْحَقِّ۔ صحیح صحیح	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
اللّٰهُ۔ اللہ	یُرِیْدُ۔ چاہتا	ظُلْمًا۔ ظلم کرنا	لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ جہانوں پر
وَ۔ اور	لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کا ہے	مَا۔ جو کچھ	فِی۔ بیچ
السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے	وَ۔ اور	مَا۔ جو کچھ	فِی۔ بیچ
الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے	وَ۔ اور	اِلَی۔ طرف	اللّٰهِ۔ اللہ کی
تُرْجَعُ۔ پھیرے جاتے ہیں	الْاُمُوْرُ۔ سب کام		

مختصر تفسیر نواں رکوع سورۃ آل عمران۔ پ ۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ
جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ○

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو۔ آپس میں تفرقہ نہ کرو اور اللہ کا احسان یاد کرو جو اس نے تم پر کیا جب تم میں آپس میں دشمنی تھی اور تم میں الفت و محبت ڈالی تو اس کے فضل سے صبح کی تم نے آپس میں بھائی ہو کر اور تم ایک کنارے پر جہنم کے گڑھے کے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا یونہی اللہ تمہیں اپنی آیتیں فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اِتَّقُوۡا۔ وَقٰی سے بنا اس کے معنی ہیں بچنا۔ اِتَّقُوۡا کے معنی ہیں خوب بچو ایمان کے بغیر تقویٰ حاصل ہونا مشکل ہے جس طرح جڑ کے بغیر شاخیں پھل پھول مشکل ہے۔

حَقَّ تُقٰتِہٖ۔ جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیئے اللہ تعالےٰ سے اتنا ہی ڈرو۔

وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔ اور نہ مرنا مگر مسلمان یعنی موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ۔ عربی میں حبل رسی کو کہتے ہیں لیکن خاص رسی ہے جو موٹی اور مضبوط ہوتی ہے اِعۡتِصَام بِحَبۡلِ اللّٰہِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں

بعض نے کہا اس سے مراد قرآن کریم ہے چنانچہ مسلم شریف میں ہے کہ قرآن کریم حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پہ ہے جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے جماعت مراد ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔ تم جماعت کو لازم پکڑو وہ حبل اللہ یعنی خدا کی رسی ہے۔

اور فرقہ فرقہ ہونا ایسا کہ جس طرح کہ جس طرح یہود و نصاری پھٹ گئے۔

ان آیات میں ان افعال و معتقدات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقۂ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا تفرقہ ہے اور دین میں تفریق کرنا حرام ہے اور دین میں داخل ہونے سے وہ اختلاف و تفرقہ جو موجب بغض و عناد اور دشمنی کا سبب ہو وہ دور ہو جاتی ہے جیسا کہ اوس اور خزرج کی دشمنیاں ختم ہوئیں اور آپس میں دینی محبت پیدا ہو گئی۔

وَلَا تَفَرَّقُوۡا۔ یہ فرق سے بنا اس کے معنی جدا جدا ہونا ہے۔ صاحب تفسیر کبیر فرماتے ہیں یہاں تفرقہ سے مراد دینی علیحدگی ہے جن سے الفت و محبت جاتی رہتی فرمایا آپس میں بکھر نہ جاؤ۔

وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ۔ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پہ ہے۔ یہاں نعمت سے مراد اتفاق اور اتحاد ہے جو تم کو اسلام کے صدقہ میں محبت و الفت ملی یہ بھی احسان عظیم ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔ جبکہ تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔

اسلام سے قبل عرب اور پوری قوم جہالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ شرک۔ بت پرستی۔ کینہ عناد میں مبتلا تھے اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے ان میں ہدایت فرمائی اور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں تشریف فرمائے ان کے صدقہ میں ان کو نیکی وسعادت کی راہ دکھائی۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ اور تم دوزخ کے کنارے پر تھے یعنی آگ میں گرنے کے قریب تھے کہ کفر پر تمہاری موت ہو۔ عربی میں شفا کنارے کو کہتے ہیں جیسے دریا کا کنارہ۔ شفاءٌ بیماری سے صحت کا ہونا یہ بھی مرض کا کنارہ ہے۔

حُفْرَةٍ۔ دوزخ۔ کنویں کی طرح گہری ہوتی ہے۔

مِنَ النَّارِ۔ دوزخ میں داخل ہو جاتے۔

فَاَنْقَذَكُمْ۔ پس اللہ نے تم کو بچا لیا۔ یعنی ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ ہلاکت سے بچانے کو انقاذ کہتے ہیں۔ اللہ تعالے نے اپنے پیارے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو تم میں بھیجا اور ان کی برکت سے تم کو دوزخ سے بچا لیا۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ اسی طرح اللہ تعالے نے اپنی نشانیاں صاف صاف بیان کر دیں تاکہ تم سیدھے راستہ پر آجاؤ۔ ہدایت سے مراد ہدایت پر قائم رہنا۔ ترقی کرنا ہے

وہ لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور دن رات قتل وغارت کا بازار گرم تھا اللہ تعالے نے اپنے حبیب پاک کے ذریعہ سب مٹا دی اور انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور جو آگ عداوت کی بھڑک رہی تھی سرد کرا دی۔ جنگجو قبیلوں میں الفت ومحبت پیدا کر دی اور اگر یونہی اسلامی غیرت پر نہ آتے تو جہنم میں ہی جاتے اور کفر کی وجہ سے عذاب شدید کے مستحق ہوتے۔ اللہ تعالے نے انہیں دولت ایمانی عطا فرما کر ان پر احسان کیا۔ اور حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان میں محبت پیدا کر دی۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور اختلاف میں پڑ کر علیحدہ ہو گئے بعد اس کے کہ انہیں روشن نشانیاں آچکیں۔ ان کے لیے بڑا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عذاب ہے۔

وَلْتَكُنْ - كَانَ کا امر غائب ہے۔ کَانَ کَوْنٌ سے بنا اس کے معنی ہونا ہے۔

مِنْكُمْ میں مِنْ تبعیض کا ہے کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے اس لیے بھی من تبعیضیہ ہے کیونکہ ہر شخص اس کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے علم کا ہونا شرط ہے نہی عن المنکر ہر شخص کے ذمہ ہے اس کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ اگر زبان سے نہ منع کر سکے تو دل سے ہی برا سمجھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو کوئی فعل شریعت کے خلاف پائے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے مٹا دے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ اضعف ایمان ہے یعنی کمزوری ایمان ہے (مسلم)

اُمَّةٌ اصطلاح میں اس جماعت کو امت کہتے ہیں جو کسی نیک کام کا قصد کرے انبیاء علیہم السلام کی اتباع کرنے والوں کو امت کہتے ہیں۔

يَدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ - يَدْعُونَ ۔ دعو سے بنا۔ اس کے معنی بلانا۔ دعوت دینا ہے۔ ایسی جماعت کا وجود ہر زمانے میں رہا ہے جو حتی الامکان کوشش کر کے لوگوں کو برائیوں سے روکتی رہی ہے اور نیکی کی دعوت دیتی رہی ہے۔

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور اچھے کام کا حکم کریں اور برے کام سے روکیں۔ جن سے شریعت نے منع کیا ہے خواہ وہ حرام ہوں یا مکروہ۔ اس آیت کریمہ میں امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر کی فرضیت اور اجماع امت کے حجت ہونے کی دلیل ہے۔ اہل سنت نے اسی سے اجماع کا استدلال کیا ہے۔ دعوت الی الخیر بھلائی اور نیکی کی دعوت تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو کرنا۔

امر بالمعروف نیکی کا حکم پھیلانا۔ عوام و خواص کو ہدایت کے رستہ پر ڈالنا۔

نہی عن المنکر برائی سے روکنا اور معاشرہ کی غلط رسومات کو حکماً بند کرنا۔ محض زبانی تبلیغ ہی جماعت کا کام نہیں بلکہ مسلمان حکام کا بھی فرض ہے کہ وہ پوری قوت سے نیکی کی حمایت اور برائیوں کا قلع قمع کریں۔

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا۔ برائیوں سے لوگوں کو روکنا بہترین جہاد ہے۔

حضرت جانشین اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالے فرماتا ہے اے ایمان والو اپنے آپ کو سنبھالو جب تم سیدھے راستہ پر آجاؤ گے تو گمراہی تم کو نقصان نہ دے گی تم یہ آیت پڑھتے ہو مگر سمجھتے نہیں میں نے حضور اکرم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضور ارشاد فرماتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے کہ جب مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ بری باتیں دیکھ کر ان کو مٹانے کی فکر نہ کریں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان پر عام عذاب نازل فرمائے گا (ترمذی)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ مراد کو پانے والے یہی لوگ ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا۔ اور تم نہ بنو ان جیسے جو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود کے اکہتر فرقے ہو گئے تھے عیسائی بہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے ان میں ایک جنتی تھا۔

وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور وہ باہم اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ آ چکے ان کے پاس صاف روشن احکام۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ یہی لوگ ہیں جو پختہ دلائل کے بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے جن کو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ یہود و نصاریٰ کی طرح ایک دوسرے سے عناد و دشمنی کرنے کی ممانعت فرما کر اس کی سزا سنا دی اور زمانہ جاہلیت کے دَور تفریق سے روکا گیا اور فرمایا گیا کہ تمہیں ایسے لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے جنہوں نے آپس میں افتراق پیدا کیا۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

جس دن کچھ منہ اجلے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔ تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور وہ جن کے منہ اجلے ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر پڑھتے ہیں سچائی سے اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے۔

جن کے منہ کالے ہوں گے ان سے مراد یا تو تمام کفار ہیں یا بقول حسن منافقین مراد ہیں۔ منافقین وہ ہیں جو زبان سے اظہار ایمان کریں اور دل سے منکر ہوں۔

عکرمہ کے نزدیک اہل کتاب مراد ہیں جو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے ظہور کے بعد منکر ہو گئے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ مرتدین اسلام ہیں جو منحرف ہو گئے مسلمان ہو کر اور پھر گئے اور اجلے منہ والے اہل ایمان ہیں جو بفضلہ تعالےٰ فرحاں و شاداں ہوں گے اور کفار جو عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَفَرَۃُ الْفَجَرَۃُ۔ ہیں۔ اور بلا ثبوت جرم عذاب دینا ظلم ہے۔ اس کا آگے اظہار ہو گیا وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ مخلوق پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

یہاں ظلم کے معنی وہ نہیں ہیں جو ہمارے ہاں مستعمل ہیں۔ اس کا ہر معاملہ عین حکمت کے موافق ہوتا ہے۔

ظلم کے لغوی معنی تاریکی نور ہے اصطلاح میں ستانے یا کسی چیز کو بے محل استعمال کرنے کو کہتے ہیں۔

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ مَا غیر عقل والی چیزوں کے لیے آتا ہے اور مَنْ عقل والی چیزوں کے لیے آتا ہے۔

وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ اِلَی اللّٰہِ کا تُرْجَعُ پر مقدم کرنا بیان حصر کے لیے ہے۔ امور سے مراد حاجتیں ہیں۔ تمام عالم کا سارا نظام ہماری ہی طرف ہے۔

بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع سورہ آل عمران پ ۴

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکلیں بھلائی کا حکم دیتے ہوئے اور برائی سے منع کرتے ہوئے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا۔ ان میں کچھ مومن ہیں اور زیادہ بے حکمے کافر ہیں۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

وہ کچھ تمہیں تکلیف نہ دے سکیں گے مگر یہی ستانا۔ اور اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔ پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

مقرر کر دی گئی ان پر ذلت جہاں ہوں مگر اللہ کی رسی اور لوگوں کی رسی سے اور چھا گیا ان پر غضب اللہ سے اور مقرر ہو گئی ان پر محتاجی۔ یہ اس لیے کہ وہ تھے کفر کرتے اللہ کی آیتوں سے اور شہید کرتے نبیوں کو ناحق یہ اس لیے کہ نافرمان اور سرکش تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ

سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝

قائم ہیں پڑھتے ہیں آیات الٰہی رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ایمان لاتے ہیں اللہ اور آخر دن پر اور حکم کرتے ہیں بھلائی کا اور منع کرتے ہیں برائی سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں میں اور یہ لوگ نیک ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

اور جو بھلائی کریں تو ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

بے شک وہ جو کافر ہوئے ہرگز نہ بچائے گا انہیں ان کا مال اور نہ اولاد اللہ سے کچھ اور یہی لوگ جہنمی ہیں انہیں اسی میں ہمیشہ رہنا ہے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

ان کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ جا پہنچی کھیتی پر اس قوم کی جو اپنے اوپر ہی ظلم کرتی ہے تو مار گئی اور اللہ نے انہیں ظلم کیا لیکن انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

اے ایمان والو! نہ پکڑو اپنا راز دار اپنے علاوہ وہ تمہاری برائی میں کمی نہ کریں گے وہ چاہتے ہیں جتنی ایذا تمہیں دیں۔ ظاہر ہے بغض ان کی باتوں سے اور جو سینے میں مخفی ہے بہت بڑا ہے ہم ظاہر کر چکے ہیں نشانیاں اگر تمہیں عقل ہے۔

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

سنو۔ یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم ایمان لاتے ہو سب کتابوں پر اور جب وہ تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوں تو تم پر چباتے ہیں انگلیاں غصہ سے فرما دیجئے مر جاؤ اپنے غصہ کی جلن میں بے شک اللہ جانتا ہے تمہارے سینے کی بات۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

اگر تمہیں بھلائی پہنچے بری لگے انہیں اور اگر پہنچے تم کو تکلیف تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کیے رہو تو تمہیں نقصان نہ ہوگا اس کا مگر کچھ بے شک اللہ جو کچھ وہ گھیرے ہوئے ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

لفظی ترجمہ

كُنْتُمْ۔ ہو تم	خَيْرَ۔ بہتر	اُمَّةٍ۔ امت	اُخْرِجَتْ۔ جو نکلے
لِلنَّاسِ۔ لوگوں کیلئے	تَاْمُرُوْنَ۔ حکم کریں	بِالْمَعْرُوْفِ۔ بھلائی کا	وَ۔ اور
تَنْهَوْنَ۔ منع کریں	عَنِ الْمُنْكَرِ۔ برائی سے	وَ۔ اور	تُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان رکھتے ہیں
بِاللّٰهِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	اٰمَنَ۔ ایمان لاتے
اَهْلُ۔ اہل	الْكِتٰبِ۔ کتاب	لَكَانَ۔ تو ہوتا	خَيْرًا۔ بہتر
لَّهُمْ۔ ان کے لیے	مِنْهُمُ۔ ان میں سے	الْمُؤْمِنُوْنَ۔ کچھ ایماندار ہیں	وَ۔ اور
اَكْثَرُ۔ اکثر	هُمُ۔ ان کے	الْفٰسِقُوْنَ۔ فاسق ہیں	لَنْ۔ ہرگز نہ
يَّضُرُّوْ۔ نقصان دیں	كُمْ۔ تمہیں	اِلَّا۔ مگر	اَذًى۔ ستانا
وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	يُّقَاتِلُوْ۔ لڑائی کریں	كُمْ۔ تم سے
يُوَلُّوْ۔ تو پلٹ جائیں	كُمُ۔ تم سے	الْاَدْبَارَ۔ پیٹھوں پر	ثُمَّ۔ پھر
لَا۔ نہ	يُنْصَرُوْنَ۔ مدد دیے جائیں	ضُرِبَتْ۔ مقرر ہو گئی	عَلَيْهِمُ۔ ان پر
الذِّلَّةُ۔ ذلت	اَيْنَ۔ جہاں ہوں	مَا۔ نہ	ثُقِفُوْٓا۔ پائیں امان
اِلَّا۔ مگر	بِحَبْلٍ۔ رسی	مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ کی سے	وَ۔ اور
حَبْلٍ۔ رسی	مِّنَ النَّاسِ۔ لوگوں کی سے	وَ۔ اور	بَآءُوْ۔ چھا گیا ان پر
بِغَضَبٍ۔ غضب	مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ کا	وَ۔ اور	ضُرِبَتْ۔ مقرر ہو گیا
عَلَيْهِمُ۔ ان پر	الْمَسْكَنَةُ۔ فقر و فاقہ	ذٰلِكَ۔ یہ	بِاَنَّهُمْ۔ اس وجہ میں
كَانُوْا۔ کہ تھے وہ	يَكْفُرُوْنَ۔ کفر کرتے	بِاٰيٰتِ۔ آیات	اللّٰهِ۔ الٰہی کا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور   يَقْتُلُوْنَ۔ شہید کرتے   الْاَنْۢبِيَآءَ۔ انبیاء کو   بِغَيْرِ۔ بغیر

حَقٍّ۔ حق کے   ذٰلِكَ۔ یہ   بِمَا۔ اس لیے کہ   عَصَوْا۔ وہ نافرمان ہیں

وَّ۔ اور   كَانُوْا۔ تھے   يَعْتَدُوْنَ۔ سرکش   لَيْسُوْا۔ نہیں سب

سَوَآءً۔ برابر   مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ۔ کتاب والے   اُمَّةٌ۔ ایک جماعت

قَآئِمَةٌ۔ قائم ہے   يَّتْلُوْنَ۔ پڑھتے ہیں   اٰيٰتِ۔ آیات   اللّٰهِ۔ الٰہی

اٰنَآءَ۔ گہرائیوں   الَّيْلِ۔ رات میں   وَ۔ اور   هُمْ۔ وہ

يَسْجُدُوْنَ۔ سجدہ کرتے ہیں   يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں   بِاللّٰهِ۔ اللہ پر   وَ۔ اور

الْيَوْمِ۔ دن   الْاٰخِرِ۔ پچھلے پر   وَ۔ اور   يَاْمُرُوْنَ۔ حکم دیتے ہیں

بِالْمَعْرُوْفِ۔ بھلائی کا   وَ۔ اور   يَنْهَوْنَ۔ روکتے ہیں   عَنِ الْمُنْكَرِ۔ برائی سے

وَ۔ اور   يُسَارِعُوْنَ۔ دوڑتے ہیں   فِي۔ بیچ   الْخَيْرٰتِ۔ بھلائی کے

وَ۔ اور   اُولٰٓئِكَ۔ یہ ہیں   مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ نیکوں میں سے

وَ۔ اور   مَا۔ جو کچھ   يَفْعَلُوْا۔ کریں   مِنْ خَيْرٍ۔ بھلائی

فَلَنْ۔ تو ہرگز   يُّكْفَرُوْهُ۔ ضائع نہ ہو   وَ۔ اور   اللّٰهُ۔ اللہ

عَلِيْمٌ۔ جانتا ہے   بِالْمُتَّقِيْنَ۔ متقیوں کو   اِنَّ۔ بیشک   الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ جو

كَفَرُوْا۔ کفر کریں   لَنْ۔ ہرگز نہ   تُغْنِيَ۔ کام آئے   عَنْهُمْ۔ انکے

اَمْوَالُهُمْ۔ انکے مال   وَ۔ اور   لَآ۔ نہ   اَوْلَادُهُمْ۔ انکی اولاد

مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے   شَيْئًا۔ کچھ   وَ۔ اور   اُولٰٓئِكَ۔ یہی ہیں

اَصْحٰبُ النَّارِ۔ آگ والے   هُمْ۔ وہ   فِيْهَا۔ اس میں

خٰلِدُوْنَ۔ ہمیشہ رہیں   مَثَلُ۔ مثال   مَا۔ اسکی جو   يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کریں

فِيْ۔ بیچ   هٰذِهِ۔ اس   الْحَيٰوةِ۔ زندگی   الدُّنْيَا۔ دنیا کے

كَمَثَلِ۔ اسکی سی ہے کہ   رِيْحٍ۔ ہوا ہو   فِيْهَا۔ اس میں   صِرٌّ۔ پالا ہو

اَصَابَتْ۔ پہنچے   حَرْثَ۔ کھیتی   قَوْمٍ۔ اس قوم کو جنہوں نے   ظَلَمُوْٓا۔ ظلم کیا

اَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جان پر   فَاَهْلَكَتْهُ۔ تو اس کو ہلاک کردیا   وَ۔ اور

مَا۔ نہ   ظَلَمَهُمُ۔ ظلم کیا ان پر   اللّٰهُ۔ اللہ نے   وَ۔ اور

لٰكِنْ۔ لیکن   اَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جان پر   يَظْلِمُوْنَ۔ ظلم کرتے ہیں   يٰٓاَيُّهَا۔ اے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِيْنَ - وہ جو	اٰمَنُوْا - ایمان لائے ہو	لَا - نہ	تَتَّخِذُوْا - پکڑو
بِطَانَةً - رازدار	مِّنْ دُوْنِكُمْ - اپنے سوا	لَا - نہیں	يَاْلُوْنَكُمْ - کمی کرتے تمہاری
خَبَالًا - تباہی میں	وَ - اور	وَدُّوْا - پسند کرتے ہیں	مَا - جو
عَنِتُّمْ - تم تکلیف پاؤ	قَدْ - بیشک	بَدَتِ - ظاہر ہوگئی	الْبَغْضَاءُ - دشمنی
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ - انکے موہنوں سے		وَ - اور	مَا - جو
تُخْفِيْ - چھپاتے ہیں	صُدُوْرُهُمْ - انکے سینے	اَكْبَرُ - وہ بہت بڑا ہے	قَدْ - بیشک
بَيَّنَّا - ہم نے بیان کیں	لَكُمُ - تمہارے لیے	الْاٰيٰتِ - آیتیں	اِنْ - اگر
كُنْتُمْ - تم	تَعْقِلُوْنَ - سمجھو	هٰاَنْتُمْ - یہ تم	اُولَاءِ - جو ہو
تُحِبُّوْنَهُمْ - انکو چاہتے ہو	وَ - اور	لَا - نہیں	يُحِبُّوْنَكُمْ - چاہتے وہ تم کو
وَ - اور	تُؤْمِنُوْنَ - ایمان لاتے ہو تم	بِالْكِتٰبِ - کتابوں	كُلِّهٖ - سب پر
وَ - اور	اِذَا - جب	خَلَوْا - اکیلے ہوں	عَضُّوْا - تو چباتے ہیں
عَلَيْكُمُ - تم پر	الْاَنَامِلَ - انگلیاں	مِنَ الْغَيْظِ - غصہ سے	قُلْ - کہو
مُوْتُوْا - مرجاؤ	بِغَيْظِكُمْ - اپنے غصے میں	اِنَّ - بیشک	اللّٰهَ - اللہ
عَلِيْمٌ - جانتا ہے	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ - سینے کی باتیں		اِنْ - اگر
تَمْسَسْكُمْ - پہنچے تمہیں	حَسَنَةٌ - بھلائی تو	تَسُؤْ - بری لگتی ہے	هُمْ - ان کو
وَ - اور	اِنْ - اگر	تُصِبْكُمْ - پہنچے تم کو	سَيِّئَةٌ - برائی
يَّفْرَحُوْا - تو خوش ہوں	بِهَا - اس سے	وَ - اور	اِنْ - اگر
تَصْبِرُوْا - تم صبر کرو	وَ - اور	تَتَّقُوْا - پرہیزگاری کرو تو	لَا - نہ
يَضُرُّ - نقصان دیگا	كُمْ - تم کو	كَيْدُ - مکر	هُمْ - ان کا
شَيْـًٔا - کچھ بھی	اِنَّ - بیشک	اللّٰهَ - اللہ	بِمَا - جو کچھ
يَعْمَلُوْنَ - وہ کرتے ہیں اسکو	مُحِيْطٌ - گھیرنے والا ہے		

مختصر تفسیر نواں رکوع سورۃ آل عمران پ ۴

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِاللّٰہِ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ تم ہو بہترین امت جو لوگوں میں نکلے حکم کرے بھلائی کا اور منع کرے برائی سے اور ایمان رکھے اللہ پر اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا۔ ان میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ بے حکمے کافر۔

مسلمانوں کو اللہ تعالے نے تمام امتوں میں بہترین امت قرار دیا۔ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں اسی طرح آپ کی امت تمام امتوں میں افضل اور برتر ہے۔ ان کو جامع شریعت عطا فرمائی گئی۔

خَیْرَ اُمَّۃٍ ۔ تم سب امتوں سے بہتر ہو۔ خَیْرَ اُمَّۃٍ میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے

اُخْرِجَتْ ۔ جو پیدا کی گئی۔

لِلنَّاسِ ۔ لوگوں کے لیے ایسے لوگ بہترین امت ہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لیے وجود میں آئے۔

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص تم میں سے چاہتا ہے کہ اس امت خیر الامم میں شامل ہو اسے چاہئے کہ اس شرط کو پورا کرے یعنی امر بالمعروف نہی عن المنکر اور ایمان باللہ۔

شان نزول:۔ یہودیوں میں مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ سے کہا کہ ہم تم سے افضل ہیں اور ہم تمہارے دین سے باعتبار دین تم سے بہتر ہیں اس لیے کہ ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے تم ہمیں اپنے دین میں آنے کی دعوت کیوں دیتے ہو۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اور اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔

وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اور اگر ایمان لے آتے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ

لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ۔ ان کے لیے بہتر تھا۔

مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ بعض ان میں سے ایمان والے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام یا نجاشی وغیرہ۔ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان لے آتے تو تمہارے حق میں بہتر تھا اس طرح تم بھی خیر الامم میں شامل ہو سکتے تھے۔

وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔ حق واضح ہوجانے کے باوجود نافرمانی پر اڑے رہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگے مسلمانوں کو تسلی دی گئی کہ ان کی جماعت سے نہ گھبراؤ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے چنانچہ ارشاد ہے لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۔ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے مگر یہی کہ ستائیں اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے۔ پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔

یعنی زبانی طعن و تشنیع سے انواع و اقسام کی دھمکیوں سے ستالیں ورنہ اس سے زاید ان کو کچھ ہمت نہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ ہے بشرطیکہ تم اپنے کو صحیح معنوں میں خیر الامم ثابت کرو۔

شانِ نزول: یہود میں سے جو لوگ اسلام لے آئے تھے جیسے عبد اللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی تو رؤسائے یہود ان کے اسلام لانے کی وجہ سے دشمن ہو گئے انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور انہیں مطمئن کیا کہ زبانی بکواس کے سوا وہ کسی کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ آخر غلبہ مسلمانوں کو ہی رہے گا اور یہود کے لیے انجام کار ذلت و رسوائی ہے۔

قرآن کریم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف ثابت ہوئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں اہل کتاب کا برا حشر ہوا جہاں کہیں مقابلہ ہوا شکست کھا کے بھاگے۔ چنانچہ ارشاد ہے

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔

مقرر کر دی گئی ان پر ذلت و رسوائی جہاں ہوں امان نہ پائیں مگر اللہ کی ڈور اور آدمیوں کی ڈور سے اور سزاوار ہو گئے غضب الٰہی کے اور مقرر ہو گئی ان پر محتاجی یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے تھے یہ اس لیے کہ نافرمان اور سرکش ہیں۔

ضُرِبَتْ۔ ماری گئی۔ عربی میں یہ لفظ مارنے چلنے۔ مسلط کرنے۔ بیان کرنے کے معانی میں آتا ہے یہاں مسلط کر دینے کے معنی میں آیا ہے۔

ذِلَّۃٌ۔ ذلت، خواری و رسوائی کے معنی ہیں

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ کی رسی یا عہد یعنی جبتک یہ لوگ اللہ کے فرامین پر عمل پیرا نہ ہوں گے ذلت ان سے دور نہ ہوگی۔

حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ لوگوں کا عہد۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جب تک دوسری اقوام کی حمایت انہیں حاصل نہ ہوگی ذلت و خواری سے نجات نہ پائیں گے۔ حبل اللہ اور حبل الناس دونوں سے مراد ایک شے ہے۔

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ انہوں نے غضب کمایا یعنی اپنی غلط کاریوں بداعمالیوں کے سبب اللہ کے غضب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی لپیٹ میں آگئے قہر الٰہی ان پر مسلط ہو گیا۔

بخل حرص میں مبتلا ہونا۔ کیونکہ بخیل مال خرچ کرنا نہیں چاہتا اور حریص مال کی کلفت میں پھنسا رہتا ہے۔ یہود کا یہی حال تھا وہ اکثر ذلت و مسکنت کے گڑھے میں ہیں۔ گویا یہود ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے۔ اسی کا یہ اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں سلطنت میسر نہ آئی۔ فلسطین وغیرہ میں بھی اگر انگریز نے بسایا تو بہ حیثیت رعایا اور وہ بھی رات دن خوفزدہ۔

ان کی ذلت اٹھ سکتی ہے تو بحبل اللہ یعنی دین الٰہی کی رسی تھامنے سے یا مسلمانوں کی پناہ لینے سے اور جزیہ دے کر امن میں آ جانے سے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ یہودی دولت مند ہونے کے باوجود غنی بالقلب آج تک نہ ہو سکے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کرام کو قتل کرتے اپنے کفر کی وجہ سے ناحق وہ ظالم ہیں جان بوجھ کر۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا۔ یہ کفر اور قتل اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے نافرمانیاں کیں۔ جان بوجھ کر۔

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔ اور وہ حد سے بڑھ گئے۔ عدوان انہوں نے اختیار کیا یعنی انہوں نے حدود الٰہی کو توڑ کر تجاوز کیا۔

آگے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کو یہودیوں میں سے چھانٹا گیا اور انکی عبادت و تقویٰ کی تعریف فرمائی گئی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

سب یکساں نہیں۔ کتابیوں میں سے کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں۔ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہیں ایمان لاتے ہیں اللہ اور یوم آخرت پر اور بھلائی کا حکم کرتے ہیں۔ برائی سے منع کرتے ہیں اور سرعت سے دوڑتے ہیں نیک کاموں پر اور یہ لوگ نیک ہیں اور جو بھلائی کرے ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ جانتا ہے متقیوں کو۔

لَيْسُوْا سَوَآءً۔ ان سب کا حال یکساں نہیں۔ یہود ان برائیوں میں برابر نہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شانِ نزول: جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جل کر کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ۔ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کھڑے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ہدایت والا گروہ ہے جو اللہ کے احکام کی پیروی میں مستعد ہیں۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قائمۃ کے معنی عادلۃ کے لیتے ہیں۔ یعنی راہ راست پر ہیں جیسے عبداللہ بن سلام اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

عطا کا قول ہے کہ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ سے چالیس مرد اہل نجران کے اور بتیس حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے۔ پھر حضور پر ایمان لائے۔

حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے قبل اسعد بن زرارہ محمد بن سعد۔ عمرو بن سعد۔ ابو قیس بن حرمہ بن انس انصار میں سے تھے۔ یہ سب لوگ غسل جنابت کرتے تھے۔

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ۔ آیات الٰہی پڑھتے ہیں۔ آیات سے قرآن حکیم مراد ہے۔

اٰنَآءَ الَّيْلِ۔ رات کی تاریکی میں آیات تلاوت کرتے ہیں۔ اس سے مراد عشاء کی نماز ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے تھے یا نماز تہجد ہے وہ سجدے کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک رات عشاء کی نماز کے وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار ہو رہا تھا جب تہائی رات گذر گئی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت تک سوائے تمہارے اور کوئی اس کا منتظر نہیں اگر میری امت پر اس وقت نماز پڑھنا دشوار نہ ہوتا تو میں اسی وقت پڑھا کرتا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موذن کو حکم دیا تکبیر ہوئی پھر نماز پڑھائی (مسلم)

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔

وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ۔ اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ مرض اور مایوسی والی تاخیر سے قبل جو نیک کام ہو سکے وہ کر لیں۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سر ہلا دینے والے بڑھاپے اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اچک لینے والی موت سے قبل جو نیک کام کر سکو وہ کر لو۔

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ یہ لوگ۔ اس مبارک جماعت کی طرف اشارہ ہے جو ان صفات مذکورہ سے پورے متصف ہوں یعنی جن کے دل و جسم صالح ہو گئے۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۔ اور جس قسم کی وہ نیکی کریں گے ہم اس کو ضائع نہ کریں گے اور نہ ہی اس کا ثواب کم کریں گے ان لوگوں کو تسلی دی کہ تمہارے عملوں کے بدلے ضرور ملیں گے جو نیکیاں کرو گے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۔ اور اللہ پرہیزگاروں کے حال سے خوب واقف ہے۔

آگے یہود کے مالدار لوگوں کے انجام کی خبر دی کہ ان کا مال اولاد انہیں عذاب آخرت سے نہیں بچا سکتا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ جو لوگ منکر ہیں ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے یہاں ہرگز ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

كَفَرُوْا ۔ چونکہ کفار اپنے کاموں کو ذریعہ نجات اور بدکاریوں کو نیکی سمجھتے تھے اس لیے ان سے شروع کیا گیا۔ کفر کے معنی انکار ہے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔

ان کی مثال اس ہوا کی سی ہے جو اس حیات دنیا میں خرچ کرے جس میں پالا ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ ۔ اس کی مثال جو خرچ کرتے ہیں۔ کفار کا حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عداوت میں فخریہ خرچ کرنا جیسا کہ لڑائیوں میں خرچ کرتے تھے یا بتوں پر چڑھاتے تھے۔

فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ ۔ اس دنیا کی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں زیادتی سردی تھی صِرّ کے معنی سخت سردی کے ہیں (قاموس)

عربی میں صر کے معنی ہیں مضبوط باندھنا یا شدت سے پکڑنا۔ قرآن حکیم میں عذاب کی ہوا کو ریح کہتے ہیں اور رحمت کی ہوا کو ریاح کہتے ہیں۔ یہاں عذاب کی ہوا مراد ہے اس لیے ریح ارشاد ہوا۔

اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۔ وہ ان لوگوں کے کھیت میں جا لگی جنہوں نے اپنے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوپر ظلم کیا ہے آخرکار اس ہوا نے اس کھیت کو تباہ و برباد کر دیا ہو۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ اور اللہ تعالٰے نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کر رہے ہیں۔

شان نزول:- یہ آیت بنی قریظہ اور بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی۔ یہود کے رؤسا نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی۔ اللہ تعالے نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ان کے مال اور اولاد ان کے کچھ کام نہ آئیں گے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے معاملہ میں آئی۔ کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت اور مال پہ بڑا فخر تھا۔ اور ابوسفیان نے بدر و احد میں مشرکین پر کثیر مال خرچ کیا تھا۔ اس کا جواب دیا گیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے لیے نازل ہوئی۔ ان سب کو بتایا گیا کہ تمہارے مال اولاد میں کچھ بھی تمہارے کام آنے والا نہیں اور عذاب الٰہی سے تمہیں نہیں بچا سکتا۔

اور مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ میں جو مثیل ہے وہ یہود کا وہ خرچ ہے جو اپنے علماء کے اوپر خرچ کرتے تھے۔

ایک قول میں ہے کہ اس سے کفار و مشرکین کے تمام صدقات و نفقات مراد ہیں۔

ایک قول ہے کہ ریاکاری اور دکھاوے سے خرچ کرنے والوں کی مذمت ہے۔

گویا ان کے اخراجات کو اس مثال سے رائیگاں دکھایا جس طرح برفانی ہوا جسے ڈہا بھی کہتے ہیں جب کھیتی پر پڑتی ہے تو تمام کھیتی برباد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کفر و نفاق اور ریا کے لیے صدقات کرنا اپنی نیکیوں کی کھیتی کو برباد کر دینے کے مترادف ہے۔

اب مسلمانوں کو کفار سے علیحدہ رہنے کی تعلیم ہے تاکہ مسلمانوں کی تنظیم مستحکم رہے چنانچہ ارشاد ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ اے ایمان والو۔ غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے ان کی دلی خواہش ہے جتنی تمہیں ایذا دیں۔ بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو گیا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں وہ بڑا ہے تحقیق ہم نے ظاہر کیں تمہیں روشن نشانیاں اگر تمہیں عقل ہو۔

آیت کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ کفار سے دوستی نہ کرو۔ محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ تمہارا راز لے کر تمہیں نقصان ہی دیں گے۔

تَتَّخِذُوْا۔ اِتِّخَاذ سے بنا۔ اس کا مادہ اخذ ہے۔ اس کے معنی بنانا۔ پکڑ لینا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِطَانَۃً۔ بَطَنَ سے بنا۔ اس کے معنی پیٹ ہے۔ اصطلاح میں اندرون کو بطانہ کہا جاتا ہے۔
مِنْ دُوْنِکُمْ لَایَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا۔ یَاْلُوْنَ۔ اَلْوٌ سے بنا۔ اس کے معنی کوتاہی۔ خبال وہ فساد ہے جو کسی جاندار میں اضطراب اور بے چینی پیدا کر دے یعنی وہ تمہاری برائی اور فساد میں کوئی کمی ہرگز نہیں کرتے۔
وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ۔ وَدُّوْا۔ وَدٌّ سے بنا۔ بہت تمنا آرزو۔ عَنِتُّمْ۔ اس کے معنی سخت مشقت و تکلیف میں پڑنا بہت پسند ہے۔
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ بَدَتْ۔ بَدْوٌ سے بنا اس کے معنی ظاہر ہونا۔
بَغْضَآءُ۔ بُغْضٌ۔ دشمنی کے معنی میں ہے۔ جیسے ضَرٌّ سے ضَرَّاءُ
اَفْوَاہ۔ فَمٌ کی جمع۔ اس کی اصل فُوہٌ ہے اس کے معنی منہ دہان ہے۔
یہ یہود و منافقین کی دلی عداوت چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر قدرتی طور پر ان کے منہ سے ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جس سے ان کے دل کی جلن کا پتہ لگ جاتا ہے۔
وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ۔ تُخْفِیْ۔ اخفاء سے بنا اس کے معنی چھپانا۔ صُدُوْرٌ صدر کی جمع ہے۔ ان بدنصیبوں کے سینوں میں تمہاری عداوت کی آگ جل رہی ہے اس سے کہیں بہت زیادہ جو ان کے منہ سے ظاہر ہوتی ہے۔
بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ۔ بَیَّنَّا۔ تَبْیِیْنٌ سے بنا۔ اس کا معنی خوب ظاہر کرنا ہے یعنی اے مسلمانو ہم نے تمہارے دشمنوں کی علامتیں واضح طور پر صاف صاف بیان فرما دیں۔
اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ عقل بمعنی جاننا ہے اگر تمہیں عقل ہو ان کی باتوں میں نہ آؤ۔
شانِ نزول:۔ بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور ہمسائگی کے تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔
فائدہ:۔ کفار سے دوستی اور محبت کرنا انہیں اپنا رازدار بنانا شرعاً ممنوع ہے مثلاً ان کا بغض و عداوت ان کے بیانِ زبان سے جو ظاہر ہوا وہ تو ہوا لیکن جو ان کے سینوں میں ہے وہ بہت زیادہ ہے اس کی عداوت و مخاصمت کی بنا دین سے مخالفت ہے وہ تمہاری کتاب کے اندر تمہارے نبی کے بھی سخت دشمن ہیں لہذا اگر عقل رکھتے ہو تو دشمن کو رازدار نہ بناؤ۔ پھر انہی ہیں کے منافقین کا حال ظاہر کیا چنانچہ ارشاد ہے اور کس فصاحت کے ساتھ بیان ہوا۔
هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ط قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ سنو یہ جو تم ہو تو تم انہیں محبت سے چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہا ہوں تو تم پر انگلیاں چباتے ہیں غصہ سے فرما دیجئے کہ مرجاؤ اپنے غضب کی آگ میں اللہ تمہارے سینوں کی جلن خوب جانتا ہے۔

ہَا۔ حرف تنبیہ ہے جو غافل کو غفلت سے بیدار کرنے کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ مسلمان کفار و منافقین کی چالوں سے بے خبر تھے اس لیے ہَا فرمایا گیا۔ اَنْتُمْ سے صحابہ مخاطب ہیں۔

لَا یُحِبُّوْنَکُمْ۔ تم ان کی رشتہ داریوں کی وجہ سے محبت کرتے ہو مگر ان کو تم سے قطعًا محبت نہیں وہ تم کو دشمن سمجھتے ہیں۔

وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّہٖ۔ اس سے تمام آسمانی کتب مراد ہیں تم تو تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہو مگر وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے وہ قرآن پاک کا حکم نہیں مانتے جب یہود تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔

قَالُوْا اٰمَنَّا۔ ہم ایمان لائے یہ اقرار صرف زبان سے ہے دل سے نہیں۔

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا۔ خَلَوْا۔ خلو سے بنا اس کے معنی اکیلا ہونا

عَضُّوْا۔ عض سے بنا اس کے معنی دانت سے کاٹنا ہے۔

اَنَامِلَ۔ اَنْمِلَہ کی جمع ہے اس کے معنی ہیں پورے

غَیْظ۔ سخت غصہ کو کہتے ہیں جس سے خون کھول جائے اسلام کی ترقی و عروج کو دیکھ کر خون کے آنسو روتے ہیں اور غصہ میں اپنے ہاتھ کاٹتے ہیں۔

اس آیت کا خلاصہ اس ایک شعر سے واضح ہو جاتا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست   کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

منافقین مسلمانوں سے ملتے تو آمنا آمنا کہتے۔ مگر جب ان سے علیحدہ ہو کر سوچتے تو پیچ و تاب کھاتے انگلیاں چباتے اور مسلمانوں کے مٹانے کی تدبیریں سوچتے اور مسلمان اندر باہر یکساں ہونے کی وجہ سے ان سے محبت کے مظاہرے کرتے۔ ان کو جھک کر ملتے تو نرم نرم باتیں کرنے سے سمجھتے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ وہی محبت رکھتے ہیں۔ اور حقیقت وہی تھی جو قرآن پاک نے ظاہر فرمائی کہ ان کا جھک کر ملنا بخندہ پیشانی پیش آنا اس امر کی دلیل نہیں ہے اس لیے کہ

سنگیں دل است ہر کہ بظاہر ملائم است   پنہاں درون پنبہ نگر پنبہ دانہ را !

آگے ان کی دشمنی اور ظاہر داری کی دوستی کا اور بھانڈا پھوڑا اور صاف صاف فرمایا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ہ اگر تمہیں مس کرے کوئی بھلائی تو انہیں برا لگے۔ اور اگر پہنچے برائی تو اس سے خوش ہوں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگار ہو تو ان کی مکاری عیاری تمہارا کچھ نہ بگاڑے گی بے شک ان کے تمام کاموں پر اللہ محیط ہے۔

تَمْسَسْ۔ مَسٌّ سے بنا۔ اس کے معنی چھونا ہے۔ اصطلاح میں ہر قسم کے چھونے کو کہتے ہیں خواہ وہ بھلائی کا چھونا ہو یا برائی کا۔

حَسَنَةٌ۔ حُسْنٌ کی صفت مشبہ ہے۔ ہر دل خوش کرنے والی اور رغبت والی چیز کو حسنہ کہتے ہیں اس سے مراد اسلام کا پھیلانا۔ دشمنوں پر غلبہ اور مال غنیمت کا حصول ہے۔

تَسُؤْهُمْ۔ سُوْءٌ سے بنا۔ اس کے معنی قباحت۔ دلی صدمہ۔ کفار و منافقین کو بہت غم و صدمہ پہنچتا ہے ان کو برا لگتا ہے حسد کی وجہ سے۔

تُصِبْ۔ اَصَابَةٌ۔ اس کے معنی ہیں پورا پورا پہنچنا۔ سَيِّئَةٌ اگر تم کو چھوٹی سے بڑی مصیبت بھی پہنچے تو یہ منافقین کفار غم نہ کرینگے۔ يَفْرَحُوْا بِهَا۔ یہ فرح سے ہے اسکے معنی دلی خوشی ہے۔ یہ خوشیاں مناتے ہیں اس سے جو مسلمانوں کو پیش آئے۔

تَصْبِرُوْا اے مسلمانو! اگر تم صبر کرو ان کی ایذا اور مصیبت سے۔ صبر کے معنی روکنا۔ اپنے کو مصیبت میں گھبراہٹ سے روکنا۔ انتقام سے روکنا۔

وَتَتَّقُوْا۔ اِتِّقَاءٌ سے بنا۔ اس کے معنی بچنا۔ ڈرنا۔ اے مسلمانو! اطاعت الٰہی پر صبر کیے رہو اور گناہوں سے بچتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

لَا يَضُرُّكُمْ۔ ضَرَرٌ۔ اس کے معنی تکلیف۔ نقصان۔ تو تم کو نقصان نہیں دیگا۔

كَيْدُهُمْ۔ ان کا فریب۔ کید کے معنی خفیہ تدبیر۔ سازش ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں کید کے معنی عداوت ہے (کبیر) یعنی کفار کی عداوت ان کی چالیں نقصان نہ دیں گی۔

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ بے شک تمہارے تقوی صبر اور تمام نیک اعمال کو اللہ تعالے کا علم اور قدرت گھیرے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو ان کی ایذا سے محفوظ رکھے گا۔

بامحاورہ ترجمہ دسواں رکوع۔ آل عمران پ۴

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ اور یاد کرو (اے محبوب) جب تم صبح کو اپنے دولت سرا سے نکل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

سے نکلے قائم کرتے ہوئے مسلمانوں کو مورچوں پر لڑائی کے لیے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

جب تم میں کے دو گروہ کا ارادہ ہوا کہ ثابت قدم نہ رہے اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

اور تحقیق اللہ نے مدد کی بدر میں اور تم بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ○

جب تم فرما رہے تھے مومنین سے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں سے اتار کر۔

بَلَىٰ ۚ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○

کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور آپڑیں تم پر (کافر) تو مدد کرے گا تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے نشان والے بھیج کر۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○

اور نہیں کی اللہ نے (یہ فتح) مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اس لیے کہ اس سے تمہارے دل مطمئن ہوں اور مدد نہیں مگر اللہ کے پاس سے جو غالب حکمت والا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ○

اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ پلٹ جائیں نامراد۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○

یہ کام تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توفیق توبہ ہو یا ان پر عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے۔ اور عذاب دے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

وَ - اور	اِذْ - یاد کرو جب	غَدَوْتَ - صبح کو نکلے تم	مِنْ اَهْلِكَ - اپنے گھر
سے	تُبَوِّئُ - قائم کرتے ہوئے	الْمُؤْمِنِيْنَ - مومنوں کو	مَقَاعِدَ - مورچوں پر
لِلْقِتَالِ - لڑائی کیلئے	وَ - اور	اللّٰهُ - اللہ	سَمِيْعٌ - سنتا
عَلِيْمٌ - جانتا ہے	اِذْ - جب	هَمَّتْ - تیار ہوئے	طَّآئِفَتٰنِ - دو گروہ
مِنْكُمْ - تم میں سے	اَنْ - اس پر کہ	تَفْشَلَا - نامردی دکھائیں	وَ - اور
اللّٰهُ - اللہ	وَلِيُّهُمَا - ان دونوں کا والی ہے	وَ - اور	عَلَى - اوپر
اللّٰهِ - اللہ کے	فَلْيَتَوَكَّلِ - بھروسہ کریں	الْمُؤْمِنُوْنَ - مومن	وَ - اور
لَقَدْ - بیشک	نَصَرَ - مدد دی	كُمُ - تم کو	اللّٰهُ - اللہ نے
بِبَدْرٍ - بدر میں	وَ - اور	اَنْتُمْ - تم	اَذِلَّةٌ - بے سروسامان تھے
فَاتَّقُوا - تو ڈرو	اللّٰهَ - اللہ سے	لَعَلَّكُمْ - تاکہ تم	تَشْكُرُوْنَ - شکر کرو
اِذْ - جب	تَقُوْلُ - تو کہہ رہا تھا	لِلْمُؤْمِنِيْنَ - مومنوں کو	اَ - کیا
لَنْ - نہیں	يَّكْفِيَكُمْ - کافی تم کو	اَنْ - یہ کہ	يُّمِدَّ - مدد کرے
كُمْ - تمہاری	رَبُّكُمْ - تمہارا رب	بِثَلٰثَةِ - تین	اٰلٰفٍ - ہزار
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں سے		مُنْزَلِيْنَ - اتار کر	بَلٰٓى - کیوں نہیں
اِنْ - اگر	تَصْبِرُوْا - صبر کرو	وَ - اور	تَتَّقُوْا - ڈرو
وَ - اور	يَاْتُوْ - آجائیں	كُمْ - تم پر	مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا - فوراً
هٰذَا - یہ	يُمْدِدْ - مدد کرے	كُمْ - تمہاری	رَبُّكُمْ - تمہارا رب
بِخَمْسَةِ - پانچ	اٰلٰفٍ - ہزار	مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں	مُسَوِّمِيْنَ - نشان
والوں سے	وَ - اور	مَا - نہیں	جَعَلَهُ - کیا اسے
اللّٰهُ - اللہ نے	اِلَّا - مگر	بُشْرٰى - خوشخبری	لَكُمْ - تمہارے لیے
وَ - اور	لِتَطْمَئِنَّ - اطمینان دینے کیلئے	قُلُوْبُكُمْ - تمہارے دلوں کو	بِهٖ - اس سے
وَ - اور	مَا - نہیں	النَّصْرُ - مدد	اِلَّا - مگر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے جو		الْعَزِيْزِ - غالب	الْحَكِيْمِ - حکمت والا ہے
لِيَقْطَعَ - تاکہ کاٹے	طَرَفًا - ایک حصہ	مِّنَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں سے جو	
كَفَرُوْا - کافر ہوئے	اَوْ - یا	يَكْبِتَهُمْ - ذلیل کرے انکو	فَيَنْقَلِبُوْا - تو پلٹ جائیں
خَآئِبِيْنَ - نامراد	لَيْسَ - نہیں	لَكَ - تمہارے ہاتھ	مِنَ الْاَمْرِ - اس کام سے
شَيْءٌ - کچھ	اَوْ - یا	يَتُوْبَ - توبہ کی توفیق ہو	عَلَيْهِمْ - ان پہ
اَوْ - یا	يُعَذِّبَهُمْ - عذاب ہو ان پر	فَاِنَّهُمْ - تو وہ	ظٰلِمُوْنَ - ظالم ہیں
وَ - اور	لِلّٰهِ - اللہ ہی کا ہے	مَا - جو	فِي - بیچ
السَّمٰوٰتِ - آسمانوں کے ہے	وَ - اور	مَا - جو	فِي - بیچ
الْاَرْضِ - زمین کے ہے	يَغْفِرُ - بخشے	لِمَنْ - جسے	يَّشَآءُ - چاہے
وَ - اور	يُعَذِّبُ - عذاب کرے	مَنْ - جسے	يَّشَآءُ - چاہے
وَ - اور	اللّٰهُ - اللہ	غَفُوْرٌ - بخشنے والا	رَّحِيْمٌ - مہربان ہے۔

مختصر تفسیر دسواں رکوع سورۃ آل عمران پ ۴

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اور یاد کیجئے اس واقعہ کو جب آپ صبح اپنے دولت خانہ سے باہر تشریف لائے مومنین کو مورچوں پر قائم کرتے ہوئے لڑائی کے لیے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ جب تم میں کے دو گروہ کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا نگہبان ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے۔

اِذْ ظرفیہ ہے اس کا فعل اُذْكُرْ پوشیدہ ہے۔

غَدَوْتَ غُدُوٌّ سے بنا اس کے معنی صبح سویرے روانہ ہونا ہے۔ صبح صادق سے زوال کے وقت تک کو غدا کہتے ہیں اس کے بعد کے وقت کو عشا کہتے ہیں۔

اَهْل سے مراد گھر والے۔ یہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے روانہ ہوئے۔

تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تُبَوِّئُ۔ بَوْأٌ سے بنا۔ اس کے معنی ہموار جگہ۔ یعنی آپ مسلمانوں کو مناسب جگہ بٹھاتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔مومنین سے مراد مجاہدین اسلام ہیں۔

مَقَاعِدَ۔مَقْعَدٌ کی جمع ہے۔اس کے معنی بیٹھنے کی جگہ

لِلْقِتَالِ۔یعنی جنگی مورچے۔مجاہدین کو جنگی مورچوں میں قرینے سے بٹھارہے تھے تاکہ وہ مورچے سنبھال لیں

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔اللہ تعالے سنتا اور جانتا ہے۔

حضرت ابن عباس۔سدی بن اسحاق۔ربیع وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں غزوۂ احد کی طرف اشارہ ہے جمہور مفسرین بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ غزوہ احد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ یوم چہارشنبہ بارہ شوال ۳ھ میں قریش مکہ تین ہزار نامی گرامی سورماؤں کا لشکر لے کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کی غرض سے آگئے کیونکہ اس سے ایک سال قبل وہ بدر میں بری طرح شکست کھا چکے تھے اس کا ان کے دلوں میں سخت رنج وملال تھا اس لیے انہوں نے بغرض انتقام لشکر گراں مرتب کرکے فوج کشی کی۔

مشرکین احد میں بدھ یا جمعرات کو پہنچے تھے۔ان میں عرب کے چرب زبان خطیب شاعر عمرو بن عاص شامل تھے جو مقتولین بدر کے نوحہ کے قصیدے گانے والی عورتوں کو حفظ کرا کر جوش دلاتے تھے۔ان کی قیادت ابوسفیان کی بیوی ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ نے کی۔

تین ہزار سورما مردوں کا لشکر تھا جن میں سات سو زرہ پوش تھے تین ہزار اونٹ اور دو سو گھوڑے تھے اس لشکر میں پندرہ سو عورتیں تھیں۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے خفیہ طور پر کفار کی تیاریوں کی اطلاع دی حضرت خباب بن منذر کو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ وہ اس خبر کی تحقیق کریں۔حضرت خباب نے خبر دی کہ کفار کا لشکر ذوالحلیفہ جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچ چکا ہے۔

جب سرکار ابد قرار رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ نے بموجب حکم الٰہی وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ اپنے صحابہ کو جمع کیا اور مشورہ فرمایا۔اس مشورہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے پہلے کبھی مشورہ میں نہیں بلایا گیا تھا۔

عبداللہ بن سلول اور اکثر انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مدینہ میں قیام فرمائیں قسم بخدا ہمارا تجربہ ہے کہ جو ہمارا دشمن مدینہ میں چڑھائی کرکے آیا ہم اس پر غالب آگئے اور اگر ہم مدینہ سے باہر گئے تو وہ ہم پر غالب آیا۔اس وقت حضور ہم میں موجود ہیں کوئی کیسے غالب آسکتا ہے۔لہٰذا حضور ان کی پرواہ نہ کریں۔اگر وہ مدینہ میں داخل ہوں گے تو مردان کا مقابلہ کریں گے عورتیں بچے اوپر سے پتھر برسائیں گے اس طرح مدینہ منورہ میں رہ کر دشمن کا مدافعانہ جواب دیں گے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ رائے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند آئی۔ لیکن حضرت حمزہ بن عبد المطلب۔ سعد بن عبادہ مالک بن سنان۔ ابو سعید خدری کے والد اور بہت سے جوشیلے نوجوانوں کی رائے باہر نکل کر جنگ کرنے کی ہوئی چونکہ کثرت رائے یہی تھی اس لیے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قبول کیا اور فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا جو بدر میں مال غنیمت میں آئی تھی خواب میں دیکھا کہ تلوار ٹوٹ گئی ہے مگر بعد میں پہلے سے بہتر ہوگئی ہے۔ دوسرا خواب دیکھا کہ زرہ مضبوط ہے۔ یہی تلوار حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی۔ اس کا نام ذوالفقار رکھا گیا تھا اس کے معنی جوڑ۔

مدینہ منورہ میں تین میل کے فاصلہ پر جانب شمال ایک پہاڑ ہے جس کا نام اُحد ہے یعنی اکیلا۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بشارت دی کہ تم اگر ثابت قدم رہے تو فتح ان شاء اللہ تمہاری ہوگی۔ بعد نماز عصر دولت سرا میں تشریف لے گئے۔ حضرت صدیق اکبر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہمراہ تھے۔ سر اقدس پر عمامہ باندھا۔ زرہ پہنائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تلوار حمائل کیے برچھا ہاتھ میں لیے۔ دو زرہیں زیب تن کیے چمڑے کی پیٹی کمر سے کسے ہوئے مجاہدانہ شان سے باہر تشریف لائے۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت انتظار میں تھی صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کو اس لباس میں دیکھا تو حیران رہ گئے۔

حضرت سعد بن معاذ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گستاخی ہوگئی ہم نے اپنی رائے حضور علیہ السلام کی پسندیدہ رائے کے خلاف دی ہماری رائے اب وہی ہے جو حضور کی رائے ہوگی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم ارشاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ کے نبی کی یہ شان نہیں کہ ہتھیار جنگ پہننے کے بعد بغیر جنگ کیے کھول دے چلو اللہ پر بھروسہ کریں۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل (کبیرا)

جمعہ کے بعد حضرت مالک بن عمرو انصاری کے انتقال کی خبر ملی نماز جنازہ حضور علیہ السلام نے پڑھائی پھر حضور علیہ السلام اپنی سواری سکب نامی گھوڑے پر سوار ہوئے۔ شانہ مبارک پر کمان لٹکی ہوئی تھی۔ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ زرہ پہنے ہوئے کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ پندرہ شوال ۳ھ یک شنبہ ثنیہ گھاٹی پر پہنچے اور مورچے قائم فرمائے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین پرچم بنائے۔

مہاجرین کا پرچم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یا مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا۔

انصار میں اوس کا پرچم سعد بن معاذ کو عطا کیا۔

اور خزرج کا پرچم حباب بن منذر کو عطا کیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ منورہ کا خلیفہ مقرر کیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ کوعینین پہاڑ کا ایک درہ تھا جو لشکر کے پیچھے پڑتا تھا اور اس طرف سے دشمن کے حملہ کا خطرہ تھا مامور فرمایا اور ہدایت کی کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر اندازی سے ان کو زیر کریں اور کسی حال میں بھی یہاں سے نہ ہٹیں خواہ فتح ہو یا شکست جب تک ہم تمہیں نہ بلائیں۔

عکاشہ بن محصن اسدی کو میمنہ پر دائیں طرف اور ابو سعد بن عبد الاسد کو میسرہ پر بائیں جانب ابو عبیدہ بن جراح سعد بن ابی وقاص کو مقدمہ پر اور مقداد بن عمرو کو ساقہ پر مقرر کیا۔

اس دن سرکار مدینہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں جو تلوار تھی اس پر یہ شعر کندہ تھا

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَّ فِی الْاِقْبَالِ مَکْرُمَۃٌ ۔۔۔ وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُوْ مِنَ الْقَدَرِ

بزدلی میں شرم ہے۔ بہادری میں عزت ہے۔ انسان بزدلی کر کے تقدیر سے نہیں بچ سکتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا کیا حق ہے؟ فرمایا لڑتے لڑتے اس کو ٹیڑھا کر دینا۔ آپ نے تلوار لی اور حق ادا کیا اور آپ ابو سفیان کی بیوی ہندہ تک پہنچ گئے۔ وہ پکار اٹھی میں عورت ہوں۔ اسلام عورتوں پر تلوار کا حکم نہیں دیتا آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

منافقین کی غداری

عبداللہ بن سلول منافق جس نے مدینہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف میدان میں آجانے سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام نے میری بات نہیں مانی اور نو عمر لڑکوں کا کہنا مانا جب دشمنان اسلام مقابلہ میں آئے تو اس نے اپنے تین سو منافقین کو وہاں سے بھاگ جانے کا حکم دیا تاکہ مسلمانوں میں انتشار پیدا ہو جائے اور ان کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر مسلمانوں کے بھی پاؤں اکھڑ جائیں منافقین کے علیحدہ ہونے سے اب مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو باقی تھی۔ اللہ تعالے نے انکے ثبات کو متزلزل نہ ہونے دیا۔

جنگ احد کا اجمالی خاکہ۔

ابو عامر راہب جسے فاسق کہا جاتا ہے پچاس سورماؤں کے ساتھ آگے بڑھا اور بکواس کے ساتھ پتھر برسانے لگا۔ مجاہدین اسلام کی طرف سے پتھروں کا جواب دیا گیا اس کے مقابلے کے لیے حضرت حنظلہ جو اس کے بیٹے تھے نے اجازت طلب کی لیکن دربار رسالت پناہ سے اجازت نہیں ملی۔

ابن طلحہ جو قریش کا علمبردار تھا۔ میدان میں حضرت مولائے کائنات شیر خدا نے ایک ہی وار میں اس کا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سر پھر کے واپس تشریف لائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے طلحہ کو قتل کیوں نہیں کیا صرف زخمی کر کے آپ آ گئے۔ حضرت مولائے کائنات نے فرمایا کہ وہ بچتا نہیں مر جائے گا۔ زخمی حالت میں وہ عریاں ہو گیا تھا مجھے اس کا ستر دیکھ کر شرم محسوس ہوئی اس لیے اسے چھوڑ دیا آخر وہ مر گیا۔

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے عثمان بن طلحہ کو قتل کیا۔

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابو شیبہ جو کفار کا چوٹی کا بہادر تھا ٹکڑے کر دیا غضب کا رن پڑا بڑے بڑے کفار کے سردار مارے گئے۔ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اور صحابہ کرام نے بھاگتے ہوئے مشرکین کا تعاقب کیا۔

جنگ کا رخ بدل گیا

عبداللہ بن جبیر کے پچاس ساتھیوں نے جو درہ پر متعین تھے اور جن کو حضور علیہ السلام نے ہر حال میں قائم رہنے کا حکم فرمایا تھا وہ وہاں قائم نہ رہے جب کفار کو بھاگتے دیکھا تو یہ بھی درے سے نکل کھڑے ہوئے حضرت عبداللہ بن جبیر نے سمجھایا لیکن صرف سات صحابہ اس درہ پر رہ گئے تھے۔

خالد بن ولید جو کفار کے لشکر کے امیر تھے نے درہ خالی دیکھا تو دھاوا بول دیا جو صحابہ باقی تھے وہ اس درہ پر شہید ہو گئے۔ مسلمانوں میں سراسیمگی اور بھگدڑ کا یہ عالم تھا کہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے حضرت حذیفہ کے والد یمان کو اس گھمسان میں مسلمانوں نے ہی شہید کر دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آٹھ مہاجر اور سات انصار باقی رہے جو اپنے مقام پر جمے رہے مہاجرین میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص۔ زبیر بن عوام طلحہ بن عبداللہ اور ابو عبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

انصار میں خباب بن منذر۔ ابو دجانہ۔ عاصم بن ثابت۔ سہل بن حنیف۔ اسید بن حضیر۔ سعد بن معاذ اور حارث بن صمہ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

کچھ مسلمان تو ثابت قدم رہے کچھ شہید ہو گئے۔ کچھ پہاڑوں میں چھپ گئے کچھ واپس مدینہ منورہ آ گئے ایک بدبخت کے پتھر سے دندان مبارک کا شہید ہونا۔ سر اقدس پر خود کا بیٹھ جانا۔ خود کی کڑیوں کا دوش اقدس میں بیٹھنا۔ کفار نے شور مچا دیا اَلَا قَدْ قُتِلَ مُحَمَّدٌ (آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیے گئے) اس خبر وحشت اثر سے مدینہ منورہ میں کہرام مچ گیا ایک آواز پر مسلمان جمع ہوئے اور شکست فتح سے تبدیل ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار اور عتبہ کو جو ہندہ کا باپ تھا قتل کر دیا تھا۔ مطعم جو طعیمہ کا بھتیجا تھا نے اپنے غلام وحشی سے کہا اگر تو میرے چچا کا بدلہ لے لے تو میں منہ مانگا انعام دوں گا اور تجھے آزاد کر دوں گا۔ ادھر عتبہ کی بیٹی ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے انعام واکرام کا لالچ دیا وحشی دامن کوہ میں ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھا تھا حضرت حمزہ کا گذر ہوا تو وحشی نے نیزہ کا وار کیا جو زیر ناف آکر لگا اور پار ہو گیا۔ آپ نے وحشی کا تعاقب کیا لیکن آپ نے ایک خندق گر کر جام شہادت نوش کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وحشی نے آپ کا کلیجہ نکال کر ہندہ کو دیا اس نے چبایا۔ گردے۔ کان۔ ناک اعضاء کا ہار بنا کر ہندہ کے گلے میں ڈالا فتح مکہ کے موقعہ پر یہ مسلمان ہوئی۔ اور عہد فاروقی میں لشکر اسلام کے ساتھ بڑا کام کیا۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت اور (مثلہ) اعضاء کٹ جانے کا بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے ہر شہید کے جنازے کے ساتھ ان کی نماز پڑھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو احد کے میدان میں ہی دامن کوہ میں دفن کیا گیا۔ خوش نصیب زائر مدینہ جب حاضر ہوتے ہیں تو بارگاہ حمزہ میں سلام پیش کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالے نے انہیں دکھا دیا کہ بدر میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی۔ یہاں حضور کے حکم کے خلاف جانے کا یہ نتیجہ ہوا اور مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور ہو گیا حتی کہ وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت صدیق اکبر حضرت علی اور حضرت مصعب وطلحہ وسعد تھے۔ اسی جنگ میں دندانِ مبارک شہید ہوئے اور چہرہ زیبا پر زخم آیا۔ اور اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِذْ ھَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔ میں جو دو گروہوں کا ذکر ہے یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے۔ جب عبد اللہ بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا۔ اللہ تعالے نے کرم کیا اور انہیں اس ہزیمت سے محفوظ رکھا۔ آخر ش وہ ثابت قدم رہے۔

وَاللّٰہُ وَلِیُّھُمَا۔ اور اللہ ان کا مددگار ہے۔

وَلِیٌّ کے معنی دوست کے ہیں یعنی اللہ ان دونوں گروہوں کو دوست رکھتا ہے۔ ولی کے معنی عاصم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہیں یعنی اللہ تعالے نے ان کو اس بری حرکت سے محفوظ رکھا یا ولی کے معنی ناصر کے ہیں یعنے اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے۔

آگے چل کر اللہ تعالے اس نعمت اور احسان کا ذکر فرماتا ہے۔ جو اس موقعہ پر مسلمانوں پر ہوا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ اور بیشک مدد کی تمہاری اللہ نے بدر میں اور تم اس وقت بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گذار رہو۔

لَقَدْ نَصَرَ۔ نصرت سے اس کے معنی امداد۔ بدر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک میدان کا نام ہے اس میدان میں ایک کنواں ہے جسے بدر بن عامر نے کھدوایا تھا۔ اس نسبت سے اس کا نام بدر مشہور ہوا۔ اور جنگ بدر اسلام و کفر کے درمیان سب سے پہلا معرکہ ہے جو ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ میں ہوا۔ بدر کے میدان میں مٹھی بھر ۳۱۳ مسلمانوں نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ کفر کی کمر ٹوٹ گئی۔

اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ تم کمزور تھے۔ اَذِلَّةٌ ذلیل کی جمع ہے جس کا مادہ ذِل ہے۔ اس کے معنی کمزوری۔ بے سروسامانی پوری فوج میں ستر اونٹ دو گھوڑے چند تلواریں تھیں۔ بعض کے ہاتھوں میں تو صرف کھجور کے ڈنڈے تھے۔

کفار میں ایک ہزار قریشی۔ ابوجہل۔ عتبہ بن ربیعہ جیسے تجربہ کار سپہ سالار تھے اکثریت سواروں۔ زرہ پوش اور ہر قسم کے جنگی سازوسامان سے لیس تھے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس اللہ سے ڈرو۔ ف جزائیہ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ڈرنا جب اللہ تعالے نے تم پر کرم فرمایا تو تم اللہ سے ڈرتے رہو۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ لعل امید کے لیے ہے تاکہ تم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ۔

حبیب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں کو اتار کر۔

تَقُوْلُ میں خطاب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مومنین سے مراد مجاہدین بدر ہیں جبکہ اے محبوب آپ ایمان والوں سے کہہ رہے تھے

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار آسمان سے تین ہزار فرشتہ بھیج کر تمہاری مدد کرے۔

یہ استفہام انکاری ہے۔ لفظ لَنْ کے تاکید کی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یکفی۔ کفایت سے بنا اس کے معنی حاجت پوری کرنا۔

یُمدّ۔ امداد۔ اس کے معنی مسلسل مدد دینا۔ مفسرین فرماتے ہیں۔ امداد بھلائی میں مدد دینے کو کہتے ہیں (روح البیان)

تین ہزار فرشتوں سے۔ ملائکہ۔ ملک کی جمع ہے۔

مُنزلین۔ آسمان سے اتارے ہوئے جو مسلمانوں کے دلوں میں طمانیت اور کفار پر رعب طاری کرتے ہیں

بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر اور تقوی کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں۔ تو تمہارا رب تمہاری مدد کرے گا پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیج کر۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہارے لیے بشارت اور اطمینان قلب کیلئے اور مدد نہیں مگر اللہ کے پاس ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

بَلٰی۔ ہاں۔ بلیٰ بالعدکن کے ایجاب کے لیے ہے یعنی یہ مقدار ضرور کافی ہوگی پھر زیادہ کرنے کا وعدہ فرمایا

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا۔ اگر تم مصیبتوں میں صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ اور دشمن بھی اسی دم تم پر چڑھائی کر دے۔

فَوْرِهِمْ اَیْ مِنْ سَاعَتِهِمْ۔ فوراً اسی وقت کافر آپہنچیں تو اللہ تعالے مدد میں اضافہ فرمائے گا

چنانچہ مومنین نے صبر و تقوی سے کام لیا۔ اللہ تعالے نے پانچ ہزار فرشتوں سے حسب وعدہ مدد فرمائی جس سے مسلمانوں کو فتح اور مشرکین کو شکست ہوئی۔

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ۔ مسومین کے مختلف معنی ہیں۔ چھوڑنا۔ طلب کرنا۔ عذاب چکھانا۔ یہاں نشانی والے یعنی وہ فرشتے جو اپنے اور گھوڑے پر نشان لگائے ہوئے تھے۔ بدر میں سیاہ پگڑیوں والے اور احد میں سرخ پگڑیوں والے دیکھے گئے۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں ایک مشرک کے مقابلہ میں تھا میرے وار سے پہلے وہ گھوڑے سے نیچے گرا اور آواز آئی اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ حیزوم حضرت جبریل کے گھوڑے کا نام ہے اور تمہاری مدد روح الامین نے کی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنگ بدر کے اسباب اور کفار و مشرکین کا جذبۂ انتقام

مشرکین مکہ نے صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سے سخت اذیت پہنچائی اور مسلمانوں کے نیست ونابود کرنے اور اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ تو مسلمان ہجرت پر مجبور ہو گئے اور مدینہ منورہ میں ایک سال ہی سکون سے گذرا تو مشرکین نے طرح طرح کے منصوبے بنانے شروع کر دیے انہوں نے ابوسفیان کو تجارتی مال دے کر شام کی طرف روانہ کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ مال کے نفع سے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار خریدے جائیں گے۔

اس تجارت میں ان کو بہت فائدہ ہوا۔ ابوسفیان کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ مدینہ کے راستہ میں مسلمان اس قافلہ کو لوٹ نہ لیں۔ اس نے قبل از مرگ مفاجات ضمضم بن عمرو غفاری کو ابوجہل کے پاس مکہ روانہ کر دیا اس نے اپنی قمیص پھاڑ دی اونٹ کی ناک کاٹ دی۔ یہ علامت اس زمانہ کی انتہائی خوفناک ہوتی تھی اور چیختا ہوا مکہ میں گھومنے لگا۔

ابوجہل نے مکہ میں اعلان کرایا کہ کوئی شخص مکہ میں نہ رہے سب جنگ کے لیے چلیں۔ ابولہب نے عاص بن ہشام کو بھیج دیا۔ امیہ بن خلف چھپتا پھرتا تھا۔ کفار جن کی تعداد ایک ہزار تھی سو گھوڑے تھے سات سو اونٹ لاتعداد زرہ اور ہتھیار تھے۔ اس کے علاوہ شراب کے مٹکے حسین عورتیں تھیں ان کا خیال تھا کہ کچھ عیش طرب کا جشن کر کے واپس لوٹ آئیں گے۔

ابوسفیان راستہ تبدیل کر کے صحیح سلامت مکہ پہنچ گیا اور ابوجہل کو رلٹے دی کہ ابھی جنگ نہ کرے۔ لیکن ابوجہل نہ مانا اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا تو صحابہ کرام میں حضرت مقداد حضرت صدیق اکبر بعدہ صحابہ کرام تھے سب نے یک زبان ہو کر کہا یا رسول اللہ اگر دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور سامان حرب بھی ہے مگر ہم سب اپنی جانیں حضور پر نثار کر دیں گے ہمیں آپ جو حکم دیں گے ہم دل وجان سے بجا لائیں گے ہم حضرت موسیٰ کی قوم نہیں جنہوں نے کہہ دیا تھا کہ موسیٰ تم اور تمہارا خدا دشمنوں سے لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ یا رسول اللہ ہم تو اللہ کی راہ میں شہادت کے مشتاق ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے حق میں دعا دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

غزوۂ جنگ بدر

بارہ رمضان المبارک ۲ھ حضور علیہ الصلوۃ والسلام صحابہ کرام کی مختصر جمعیت کے ساتھ مدینہ منورہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ حق و باطل کا مقابلہ سترہ رمضان المبارک جمعہ کے دن ہوا انیس رمضان المبارک کو اس جنگ کا فیصلہ ہو گیا۔

مجاہدین بدر میں کل تین سو تیرہ صحابہ کرام تھے۔ ان میں ستتر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار تھے۔ مہاجرین کے علمبردار حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ سامان حرب میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہیں آٹھ شمشیریں ۵

پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں

اس جنگ میں آٹھ حضرات عذر کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ تین مہاجرین حضرت عثمان بن عفان جو حضور علیہ السلام کے حکم سے اپنی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ کی علالت کی وجہ سے رک گئے۔ دوسرے حضرت طلحہ تیسرے سعید بن زید ان دونوں کو حضور علیہ السلام نے مشرکین کی تلاش میں بھیجا تھا۔ پانچ انصاری تھے ان کا حضور نے مال غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا۔

حضرت علی المرتضیٰ اور زید بن حارث حضور علیہ السلام کی سواری کے ساتھ باری باری سے سواری کرتے۔ جب سرکار مدینہ کے پیدل چلنے کی باری آتی تو حضور فوراً سواری چھوڑ دیتے۔ ان حضرات نے عرض کیا حضور سوار رہیں ہماری طرف سے رضامندی ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تم سے زیادہ مکزور نہیں اور نہ ثواب سے مستغنی ہوں۔

صحابہ کا جذبہ جہاد و شوق شہادت

مدینہ منورہ کے تمام نوجوان جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے اس جہاد میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض کو مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے مقرر فرمایا۔ بعض کو جہاد میں شامل ہونے کی اجازت دی۔

حضرت سعد اور ان کے والد حضرت خیثمہ میں بحث چھڑ گئی۔ حضرت خیثمہ اپنے جواں سال بیٹے کو فرماتے تم مدینہ میں رہ کر عورتوں بچوں کی حفاظت کرو مجھے اس جہاد میں شریک ہونے دو۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ ابا جان شہادت کے لیے اور حضور علیہ السلام کے دشمنوں سے انتقام کے لیے بے چین ہوں مجھے اجازت دیجئے آخر کش باپ بیٹے میں قرعہ اندازی ہوئی اور اس میں حضرت سعد کا نام نکل آیا۔

مقام بدر میں مجاہدین کی صف آرائی

بدر کا وہ مقام جو مدینہ منورہ سے تین منزل پر ہے جب مجاہدین اسلام کا یہ قافلہ پہنچا تو مسلمانوں کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حصہ میں ریگستان آیا جس میں چلنا بھی مشکل تھا۔ پانی بھی نہ تھا۔ کفار کے حصہ میں پختہ تھیر یلا مقام آیا۔ پانی بھی موجود تھا۔ مسلمان رات میں سربسجود تھے محبوب خدا بارگاہ ربی میں نورانی ہاتھوں سے دعا فرما رہے تھے صبح آسمان سے پانی برسا سب نے غسل کیا۔ وضو کیا۔ پیٹ بھر کر پانی پیا۔ دوسری طرف کفار نشہ میں چور اور عیش و طرب میں مخمور تھے۔

جمعہ کی صبح صف آرائی فرمائی گئی۔ کفار میں زیادہ تر مسلمانوں کے قرابت دار آئے مثلاً عبدالرحمن اپنے باپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آئے۔ حضرت علی اور حمزہ نے ربیعہ کے بیٹوں کو قتل کیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے اپنے باپ جراح کو قتل کیا۔

اس جنگ میں چودہ صحابی شہید ہوئے اور ستر کفار کے نامی گرامی سردار مارے گئے ان کی لاشیں چاہ بدر یعنی اس کنوئیں میں ڈال دی گئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح بدر کے بعد اس کنوئیں پر تشریف لائے اور تین دن قیام فرمایا۔

واپسی پر اس کنوئیں کے کنارے پر کھڑے ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک کا نام لے کر آواز دی اور فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کو سچا پا لیا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مردہ بے جان جسموں سے کلام فرماتے ہیں؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ید قدرت میں میری تمہاری جان ہے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بخاری)

مسئلہ :- جب مشرک مرنے کے بعد سنتا ہے۔ تو مومن نبی ولی کا مقام بہت بلند و بالا ہے وہ بدرجۂ اعلیٰ سن سکتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے میدان بدر میں نشان لگا دیے تھے کہ فلاں مشرک فلاں جگہ مارا جائے گا بالکل اسی مقام پر مارے گئے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ۔ اور اللہ نے اس امداد کو نہیں کیا مگر تمہاری ہی خوشی کے لیے تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں یعنی ہم ان واقعات کو اس لیے سنا رہے ہیں تاکہ تم دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشان نہ ہو۔ بندہ اپنے مسبب حقیقی پر نظر رکھے اور اپنے علل و اسباب پر نظر رکھ کر ان پر بھروسا نہ کرے۔

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔ اور در حقیقت مدد تو اللہ کی ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگے کفار کی ہمت ٹوٹنے اور ان کی ہزیمت کے اسباب ظاہر فرمائے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ۝ تاکہ کاٹ دے کافروں کا ایک حصہ یا انہیں ذلیل کرے تاکہ پھر جائیں نامراد
جیسے کہ ہوا کہ بدر کے کفار کے بڑے بڑے سردار ابو جہل جیسے مارے گئے اور گرفتار ہوئے۔ آخر میں بتایا کہ بالذات کسی کے ہاتھ میں کوئی طاقت نہیں خواہ نبی ہو یا ولی۔ اگر کسی میں کوئی طاقت ہے تو وہ صرف لعطائے الٰہی ہے۔ چنانچہ فرمایا
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بخشے جسے چاہے اور عذاب دے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
کفار کو توبہ کی توفیق ملنا یا ان پر عذاب آنا یہ اس دعا کی طرف اشارہ ہے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ کی صورت میں فرمائی۔
بعض کا خیال ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تھا کہ کفار کے حق میں بددعا فرمائیں تاکہ وہ نیست و نابود ہو جائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بامحاورہ ترجمہ گیارھواں رکوع۔ آل عمران پ۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	اے ایمان والو سود نہ کھاؤ دوگنا بڑھتا اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں کامیابی ہو۔
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝	اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی ہے
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝	اور پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔
وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ	اور جلدی کرو بخشش کی طرف اپنے رب سے اور اس جنت کی طرف جس کا چوڑان آسمانوں اور زمین

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِلْمُتَّقِينَ ۝

ہے پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے

الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

وہ جو خرچ کریں خوشی اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور درگزر کرنے والے لوگوں سے اور اللہ محبوب رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا ظلم کریں اپنی جانوں پر یاد کرتے ہیں اللہ کو تو معافی چاہیں گناہوں کی اور کون بخشے گناہ مگر اللہ تعالے اور ہرگز اصرار نہ کریں اپنے کیے پر جان بوجھ کر

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

یہ ہیں جن کا بدلہ بخشش ہے ان کے رب سے اور جنت جس کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور اچھا ہے بدلہ عمل کرنے والوں کا۔

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

بے شک گزر چکے ہیں تم سے پہلے کچھ طریقے۔ تو زمین میں چل کر دیکھو کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝

یہ بیان ہے لوگوں کے لیے اور ہدایت و نصیحت پرہیزگاروں کو۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

اور نہ سستی کرو اور نہ غم میں پڑو تمہیں غالب آؤ گے اگر مومن ہو۔

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

اور اگر تمہیں کوئی تکلیف ہو تو وہ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کی باریاں رکھی ہیں اور جان لیں وہ جو ایمان لائیں اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝

اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔ اور یقیناً تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے۔

لفظی ترجمہ

یاایھا۔ اے	الذین۔ وہ جو	امنوا۔ ایمان لائے ہو	لا۔ نہ
تاکلوا۔ کھاؤ	الربوا۔ سود	اضعافا۔ دگنا	مضاعفۃ۔ چوگنا
و۔ اور	اتقوا۔ ڈرو	اللہ۔ اللہ سے	لعلکم۔ تاکہ تم
تفلحون۔ مراد پاؤ	و۔ اور	اتقوا۔ ڈرو	النار۔ آگ سے
التی۔ وہ جو	اعدت۔ تیار کی گئی ہے	للکافرین۔ کافروں کیلئے	و۔ اور
اطیعوا۔ پیروی کرو	اللہ۔ اللہ کی	و۔ اور	الرسول۔ رسول کی
لعلکم۔ تاکہ تم	ترحمون۔ رحمت کیے جاؤ		وسارعوا۔ اور جلدی کرو
الی۔ طرف	مغفرۃ۔ بخشش کی	من ربکم۔ اپنے رب سے	و۔ اور
جنۃ۔ جنت کی	عرضھا۔ جسکی چوڑائی	السموات۔ آسمان ہیں	و۔ اور
الارض۔ زمین	اعدت۔ تیار کی گئی ہے	للمتقین۔ پرہیزگاروں کیلئے	الذین۔ وہ جو
ینفقون۔ خرچ کرتے ہیں	فی۔ بیچ	السراء۔ خوشی کے	و۔ اور
الضراء۔ تکلیف کے	و۔ اور	الکاظمین۔ پینے والے	الغیظ۔ غصہ کو
و۔ اور	العافین۔ معاف کردینے والے		عن الناس۔ لوگوں کو
و۔ اور	اللہ۔ اللہ	یحب۔ پسند کرتا ہے	المحسنین۔ نیک لوگوں کو
و۔ اور	الذین۔ وہ کہ	اذا۔ جب	فعلوا۔ کرلے ہیں
فاحشۃ۔ کوئی بےحیائی	او۔ یا	ظلموا۔ ظلم کرتے ہیں	انفسھم۔ اپنی جان پہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذَکَرُوا ۔ یاد کریں	اللّٰہَ ۔ اللہ کو	فَاسْتَغْفَرُوْا ۔ تو معافی مانگیں	
لِذُنُوْبِھِمْ اپنے گناہوں کی		وَ ۔ اور	مَنْ ۔ کون
یَغْفِرُ بخشے	الذُّنُوْبَ ۔ گناہوں کو	اِلَّا ۔ مگر	اللّٰہُ ۔ اللہ
وَ ۔ اور	لَمْ ۔ نہ	یُصِرُّوْا ۔ اصرار کریں	عَلٰی ۔ اوپر
مَا ۔ اسکے کہ	فَعَلُوْا ۔ کیا انہوں نے	وَ ۔ اور	ھُمْ ۔ وہ
یَعْلَمُوْنَ ۔ جانتے ہیں	اُولٰٓئِکَ ۔ یہ لوگ	جَزَآؤُھُمْ ۔ ان کا بدلہ	مَّغْفِرَۃٌ ۔ بخشش ہے
مِّنْ رَّبِّھِمْ ۔ انکے رب سے	وَ ۔ اور	جَنّٰتٌ ۔ جنت	تَجْرِیْ ۔ چلتی ہیں
مِنْ تَحْتِھَا ۔ ان کے نیچے	الْاَنْھٰرُ ۔ نہریں	خٰلِدِیْنَ ۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں	فِیْھَا ۔ اس میں
وَ ۔ اور	نِعْمَ ۔ اچھا ہے	اَجْرُ ۔ اجر	الْعٰمِلِیْنَ ۔ عمل کرنے والوں کا
قَدْ ۔ بیشک	خَلَتْ ۔ گذر چکے	مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ تم سے پہلے	سُنَنٌ ۔ طریقے
فَسِیْرُوْا ۔ تو چلو	فِی ۔ بیچ	الْاَرْضِ ۔ زمین کے	فَانْظُرُوْا ۔ تو دیکھو
کَیْفَ ۔ کیسا ہوا	کَانَ ۔ ہوا	عَاقِبَۃُ ۔ انجام	الْمُکَذِّبِیْنَ ۔ جھٹلانے والوں کا
ھٰذَا ۔ یہ	بَیَانٌ ۔ بیان ہے	لِّلنَّاسِ ۔ لوگوں کے لیے	وَ ۔ اور
ھُدًی ۔ ہدایت	وَّ ۔ اور	مَوْعِظَۃٌ ۔ نصیحت	لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ پرہیزگاروں کیلئے
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَھِنُوْا ۔ سستی کرو	وَ ۔ اور
لَا ۔ نہ	تَحْزَنُوْا ۔ غم کھاؤ	وَ ۔ اور	اَنْتُمُ ۔ تم ہی
الْاَعْلَوْنَ ۔ غالب رہوگے	اِنْ ۔ اگر	کُنْتُمْ ۔ ہو تم	مُّؤْمِنِیْنَ ۔ مومن
اِنْ ۔ اگر	یَّمْسَسْکُمْ ۔ پہنچے تم کو	قَرْحٌ ۔ زخم	فَقَدْ ۔ تو بیشک
مَسَّ ۔ پہنچا	الْقَوْمَ ۔ اس قوم کو بھی	قَرْحٌ ۔ زخم	مِّثْلُہٗ ۔ اسی جیسا
وَ ۔ اور	تِلْکَ ۔ یہ	الْاَیَّامُ ۔ دن ہیں	نُدَاوِلُھَا ۔ جن کو ہم بدلتے ہیں
بَیْنَ ۔ درمیان	النَّاسِ ۔ لوگوں کے	وَ ۔ اور	لِیَعْلَمَ ۔ تاکہ ظاہر کرے
اللّٰہُ ۔ اللہ	الَّذِیْنَ ۔ ان کو جو	اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے	وَ ۔ اور
یَتَّخِذَ ۔ بنائے	مِنْکُمْ ۔ تم میں سے	شُھَدَآءَ ۔ شہید	وَ ۔ اور
اللّٰہُ ۔ اللہ	لَا ۔ نہیں	یُحِبُّ ۔ پسند کرتا	الظّٰلِمِیْنَ ۔ ظالموں کو
وَ ۔ اور	لِیُمَحِّصَ ۔ تاکہ خالص کرے	اللّٰہُ ۔ اللہ	الَّذِیْنَ ۔ ان کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰمَنُوْا۔ جو ایمان لائے	وَ۔ اور	یَمْحَقَ۔ مٹا دے	الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کو
اَمْ۔ کیا	حَسِبْتُمْ۔ گمان کرتے ہو تم	اَنْ۔ یہ کہ	تَدْخُلُوا۔ داخل ہو گے
الْجَنَّۃَ۔ جنت میں	وَ۔ اور	لَمَّا۔ ابھی تک نہ	یَعْلَمِ۔ جانا
اللّٰہُ۔ اللہ نے	الَّذِیْنَ۔ ان کو	جَاھَدُوْا۔ جو مجاہد ہیں	مِنْکُمْ۔ تم میں سے
وَ۔ اور	یَعْلَمَ۔ آزمائش کرے	الصّٰبِرِیْنَ۔ صبر والوں کی	وَ۔ اور
لَقَدْ۔ یقیناً	کُنْتُمْ۔ تھے تم	تَمَنَّوْنَ۔ تمنا کرتے	الْمَوْتَ۔ موت کی
مِنْ قَبْلِ۔ پہلے	اَنْ۔ اس سے کہ	تَلْقَوْہُ۔ ملو اس کو	فَقَدْ۔ تو بیشک
رَاَیْتُمُوْہُ۔ دیکھ لیا تم نے اسکو	وَ۔ اور	اَنْتُمْ۔ تم	تَنْظُرُوْنَ۔ دیکھ رہے ہو

مختصر تفسیر گیارہواں رکوع۔ آل عمران پ۴

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ہ اے ایمان والو سود دو چند سہ چند نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے۔

اس آیت کریمہ میں سود کھانے کی ممانعت ہے اور جو کھائے اسے توبیخ ہے اور اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں عام طور پر مروج تھی کہ جب میعاد ختم ہوتی اور قرضدار کے پاس ادا کرنے کی کوئی سبیل نہ ہوتی تو اصل پر جو سود چڑھا تھا اسے اصل میں شمار کر کے اس وقت سے اس رقم پر مع رقم سود کے اور سود شروع کر دیا جاتا اور اس ملک میں بھی سود خور ایسا ہی کرتے ہیں اسے سود در سود کہتے ہیں۔

کفار کا یہ دستور تھا کہ جب ان کے قرض کی مدت پوری ہوتی اور وہ مقروض سے تقاضا کرتے تو مقروض مجبور ہوتا تو قرض بڑھا دیتے تھے۔ مقروض اپنے اوپر دوگنا قرض قبول کر لیتا اور وہ اسے مہلت دے دیتے تھے اسی طرح وصولیابی تک دگنا بلکہ کئی گنا قرض ہو جاتا تھا اس ظلم کو روکنے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن ومدارک)

سود کھانے سے بے مروتی، قلبی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ حرام مال کھانے سے اطاعت اور تابعداری کی طاقت نہیں رہتی۔ سود سے انسان میں بخل پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت یہودیوں سے مسلمانوں کے اکثر سودی کاروبار و معاملات رہتے تھے اور اس میں بعض منافقین کو بہت دخل تھا اس لیے مسلمانوں کو سختی سے منع

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا گیا کہ یہ کاروبار بالکل ختم کردیں۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت میں ایمان والوں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے اور اس آیت سے بھی واضح ہو گیا کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ اور دوزخ کی آگ سے ڈرتے رہو جو کافروں کے لیے تیار کی ہے ان امور میں جنکی اس نے ممانعت کی ہے (بیضاوی) اور دوزخ کی آگ بالذات کافروں کے لیے ہے۔

آگے ارشاد ہے

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور سرعت کرو طرف بخشش کے اپنے رب کی طرف سے اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان اور زمین آجائیں وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، خوشی میں اور رنج میں اور کظم غیظ کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی خالص اللہ کی پیروی ہے اور حضور کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا۔ اور مسارعت الی المغفرت توبہ و ادائے طاعات و فرائض و اخلاص عمل اختیار کرنا مسارعت الی المغفرت ہے اور جنت کی وسعت کا بیان آسمان و زمین سے تشبیہ دے کر ظاہر کرنا اس لیے ہے کہ لوگ سمجھ سکیں۔ کیونکہ سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہوئی ہے وہ آسمان و زمین ہے اس سے بہ آسانی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر آسمان اور زمین کے طبقے بنا کر جوڑ دیے جائیں اور سب کا ایک پرت کر دیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے۔

ہرقل نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے؟

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تجھے سمجھنا چاہیئے کہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے معنی نہایت دقیق ہیں۔ ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کی جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہت پستی ہیں۔

یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے۔

خلاصہ معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس چیز کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہو کر پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں آپ نے فرمایا کونسی زمین اور کونسا آسمان جس میں جنت سما سکے۔ عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر اور عرش کے نیچے۔

اس سے پہلی آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ سے ثابت ہوا کہ جنت دوزخ پیدا ہو چکیں اور وہ موجود ہیں

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ جو لوگ خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں خدا کے نام پر۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سخی اللہ سے قریب۔ جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں جو شخص اس درخت کی شاخ کو پکڑ لے گا یعنی سخاوت اختیار کرے گا وہ شاخ اس کو جنت میں کھینچ لے گی ایسے ہی دوزخ کے درختوں میں بخل ایک درخت ہے اس کی شاخیں بھی دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں جو اس کو پکڑ لے گا یعنی بخل کی عادت اختیار کریگا وہ شاخ جہنم میں لے جائیگی۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی راہ خدا میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملیگا۔

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ اور دبا لیتے ہیں غصہ کو۔

کظم لغت میں سانس کی نالی کو کہتے ہیں۔ کظوم سانس روکنا۔ کظم کے معنی ہیں غصہ میں آدمی کا بھرا ہونا كَظَمَتِ الْقِرْبَةُ جبکہ مشکیزہ بھرا ہو اور اس کا منہ بند کر دیا جائے۔ ناگوار واقعہ پر دل میں رنج ہوتا ہے اور غصہ کا آنا آنا فطری بات ہے لیکن نیک لوگ غصہ پی جاتے ہیں۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ قادر تھا اللہ تعالے اس کے دل میں امن و امان بھر دیگا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا غصہ روکا حالانکہ وہ اپنا غصہ پورا کر سکتا تھا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو تمام مخلوق کے سامنے لاکر اختیار دیگا کہ جو حور یا چیز پسند کرے لے لے۔

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ عفو اس کا مادہ ہے اس کے معنی درگذر کرنا کسی کی غلطی کو نظر انداز کر دینا یہ نیک انسانوں کی خوبی ہے۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے آدمی میری امت میں بہت کم ہوں گے مگر جسے اللہ توفیق دے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضرت جبرائیل نے دریافت کیا کہ احسان کیا ہے؟ تو حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کی ایسی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ تم سے نہیں ہو سکتا تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

امام ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احسان یہ ہے کہ جو شخص تم سے برائی کرے اس کے ساتھ تم سلوک اور بھلائی کرو کیونکہ اگر تم نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا تو یہ عوض اور معاوضہ ہو جائے گا۔

امام زین العابدین کی لونڈی وضو کے لیے پانی لائی پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے گر گیا آپ پر پڑا۔ آپ نے اس کی طرف غصہ میں دیکھا اس نے کہا وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ آپ نے غصہ ضبط فرما لیا پھر اس نے کہا وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ آپ نے اس کو معاف فرما دیا۔ اس نے کہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ آپ نے اس کو آزاد کر دیا۔ (روح المعانی۔ مدارک)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اور وہ جب کر لیں کوئی بےحیائی یا ظلم کر لیں اپنی جانوں پر تو یاد کریں اللہ کو تو اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور کون ہے بخشنے والا گناہوں کا سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر اصرار نہ کریں جان بوجھ کر یہ وہ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور اچھا بدلہ ہے عمل (صالح) کرنے والوں کا۔

فَاحِشَةً کھلا گناہ فحش سے نکلا یعنی ایسی خرابی یا گناہ جو ڈھکا چھپا نہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاحشہ سے مراد کبیرہ وصغیرہ گناہ ہیں دونوں قسم کے۔ اگر یہ سرزد ہوں اور توبہ کر لی جائے آئندہ اس سے باز آجائیں تو ان کی توبہ قبول ہے اور اس کا اجر جنت ہے۔

ان آیات کے شان نزول کی تین روایات ہیں۔

اوّل تو یہ کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ بنی اسرائیل کا اللہ کے یہاں ہم سے زیادہ مرتبہ تھا کیونکہ ان میں سے جب کوئی گناہ کرتا تو صبح اس کے دروازے کی چوکھٹ پر اس گناہ کا کفارہ لکھا ہوا ملتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ خوش قسمت تم ہو کہ سچی توبہ سے معافی مل جاتی ہے۔

دوسرا شان نزول یہ ہے کہ سفیان خرما فروش کے ساتھ ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی تو اس نے کہا کہ اس سے اعلیٰ خرمے مکان میں ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور اسے لپٹا لیا اس کا منہ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈر۔ یہ سنتے ہی وہ لرز گیا اور اسے چھوڑ دیا اپنے کیے پر نادم ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر آیا اور تمام ماجرا عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور قبیلہ بنی ثقیف کے ایک آدمی میں محبت تھی ہر ایک نے دوسرے کو بھائی بنا رکھا تھا۔ اتفاق سے جہاد میں ثقفی کو جانا پڑا اس نے اپنے منہ بولے بھائی انصاری کو نگرانی مکان پر مقرر کر دیا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی بیوی نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا۔ یہ فعل تو سرزد ہو گیا لیکن معاً اسے سخت شرمندگی ہوئی وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور منہ پر طمانچے مارے۔

جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اپنی بیوی کو تنہا پایا۔ پوچھا وہ میرا بھائی انصاری کہاں ہے؟ اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بنائے اور واقعہ بیان کیا۔ انصاری پہاڑوں میں روتا، استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اسکو تلاش کر کے حضور کی خدمت میں لایا۔ گذشتہ ماجرا سنایا اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اگرچہ مورد خاص ہے لیکن یہ بشارت عام ہے۔

تیسرے یہ کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص تمار تھا اس کی کھجوروں کی دوکان تھی اس کی دوکان پر ایک حسین عورت آئی انہوں نے اس سے کہا کہ اچھی کھجوریں اندر ہیں وہ گھر میں داخل ہوئی تو انہوں نے اسے لپٹا لیا اس عورت نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈر کل قیامت میں کیا منہ دکھائے گا۔ اللہ کا نام سنتے ہی اسے پسینہ آگیا شرمندہ ہو کر دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْعٰمِلِیْنَ ۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے خوب بدلہ ہے نیک کام والوں کے لیئے۔

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت ابن سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کا متقین تائبین کے لیے بطور جزا کے بنائے جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہوں نے گناہ پر اصرار کیا ہو وہ داخل نہ ہوں جیسا کہ دوزخ کا کافروں کے لیے بنانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے سوا اس میں کوئی اور داخل نہ ہو وہ گنہگار جو کبائر گناہ پر اصرار کرتے ہیں اللہ تعالے ان کو جنت میں گناہوں سے پاک صاف کرکے داخل کرے گا ہو سکتا ہے کہ گناہوں سے پاک صاف دوزخ کے عذاب سے ہو۔

کیونکہ دوزخ گنہگار کے لیے بھٹی کے مثل ہوگی. بھٹی لوہے کا میل کچیل صاف کر دیتی ہے ایسے مومن کے گناہ کو دوزخ صاف کر دے گی یا رحمت و مغفرت سے بغیر عذاب بخشش ہو جائے. حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اس کے بعد ان ظالموں کی حالت کا اجمالا ذکر ہے جنہوں نے انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اور اللہ تعالے نے انہیں مہلتیں دیں اور وہ راہ راست پر نہ آئے آخر انہیں ہلاک کر دیا تاکہ پچھلوں کو عبرت ہو چنانچہ ارشاد ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝
هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں تو زمین میں چل کر دیکھو ان کا کیسا انجام ہوا جو جھٹلانے والے تھے یہ لوگوں کو سنانا ہے اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

قَدْ ۔ قد تقرب کے لیے یا تحقیق کے لیے ہے۔

خَلَتْ ۔ خلو سے بنا. اس کے معنی ہیں اکیلا یا علیحدہ ہونا جب یہ لفظ زمانہ کے لیے بولا جائے تو گزرنے کے معنی ہوں گے دیکھو بے شک تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت سی قومیں امتیں گزر چکی ہیں. گذشتہ امتوں میں سے جن لوگوں نے انبیاء مرسلین کی دشمنی میں ان کی تکذیب پر کمر باندھی اور بدکاری سرکشی کرتے رہے ان کا کیسا برا انجام ہوا۔

سُنَنٌ وہ طریقہ ہے جس کا اتباع کیا جائے چاہے وہ اچھا طریقہ ہو یا برا طریقہ. سرکار عالم صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً جس نے نیک طریقہ جاری کیا تو اس کا ثواب اس پہ ہے جو عمل کرے اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس کا گناہ اس پر ہے جو اس پر عمل کرے۔

مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ سُنَّۃ کی جمع ہے اس کا مادہ سنن ہے اس کے معنی ایک زد پہ پانی بہانا۔ تیر تلوار تیز کرنا۔ اصطلاح میں سنت یہ ہے کہ سیدھے راستے کو کہتے ہیں۔ شرعی احکام کو بھی کہتے ہیں۔ تم سے پہلے امتیں یا شریعتیں گذر چکیں۔ روح المعانی

فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ سِیْرُوْا سیر سے بنا اس کے معنی چلنا ہے۔

اَلْاَرْض سے مراد وہ زمین ہے جہاں گذشتہ قومیں آباد تھیں۔

فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ۔ فا تعقیبیہ ہے

اُنْظُرُوْا۔ نَظَرٌ سے بنا اس کے معنی دیکھنا۔ غور کرنا ہے۔ عبرت پکڑنا

کَیْفَ عَاقِبَۃٌ عقب سے اس کے معنی پیچھے ہیں۔ یہاں بمعنی انجام ہے۔

مُکَذِّبِیْنَ سے مراد نبیوں اور علماء کو جھوٹے کہنے والے کفار ہیں

زمین میں چلو پھرو سیر کرو تاکہ تم دیکھو ان کفار کا انجام جنہوں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا۔

ھٰذَا۔ یہ قرآن کریم۔

بَیَانٌ۔ بیان۔ نطق سے عام ہے۔ نطق انسان کے بولنے کو کہتے ہیں۔ بیان ہر اظہار کو کہتے ہیں

لِلنَّاسِ یہ آیتیں سارے ہی لوگوں کے لیے ہیں مومن ہو یا کافر

وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ قرآن مجید کی حیثیت عالمگیر ہدایت کی ہے یہ ہر زمانے میں ہر قوم کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے۔

مَوْعِظَۃٌ۔ وعظ سے بنا اس کے معنی نصیحت خیر خواہی۔

مُتَّقِیْن سے مراد تمام مسلمان ہیں۔ ہدایت نصیحت صرف پرہیزگاروں کے لیے ہے

اگلی آیات میں مسلمانوں کو غلبہ کی بشارت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ ایمان میں صحیح رہیں۔

وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور سستی کرو اور نہ غمگین ہو تمہیں غالب ہو گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

وَلَا تَھِنُوْا سست نہ ہو۔ وھن اس کا مادہ ہے اس کے معنی سستی و اضمحلال ہیں یعنی شکستہ خاطر و افسردہ طبیعت نہ ہو پورے یقین کے ساتھ راہ حق میں گامزن رہو۔

وَلَا تَحْزَنُوْا۔ غم نہ کھاؤ۔ حزن اس کا مادہ ہے۔ حزن خاص طور پر ماضی کی کوتاہیوں کے بارہ میں ہوا کرتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْاَعْلَوْنَ ۔ غالب۔ علوّ۔ عالی ہر قسم کا غلبہ مادی ہو یا روحانی ہو۔

یہ آیت جنگ احد کے حالات کے ضمن میں نازل ہوئی۔ جب مسلمان مجاہدین زخموں سے چور چور ہو رہے تھے کئی بہادروں اور نوجوانوں کی لاشیں سامنے پڑی تھیں۔ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم تک زخمی ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغام امید نازل فرمایا۔ اور مسلمانوں کو بشارت دی کہ اے ایمان والو سختیوں سے گھبرا کر ناامید نہ ہونا۔ آخری فتح تمہاری ہے غلبہ تم کو ہی حاصل ہوگا بشرطیکہ ایمان یقین پر قائم رہو۔

اس بشارت سے مسلمانوں کی مایوسی دور ہوئی۔ ارادوں میں استقلال آیا آخر کفار کو شکست ہوئی۔ اور مسلمان غالب آئے۔ اور فتحیابی حاصل کی۔

اگلی آیات میں اس امر کا اظہار فرمایا گیا کہ اگر کوئی کسی موقعہ پر تمہیں بھی نقصان پہنچے تو تمہیں شکوہ نہیں کرنا چاہیئے کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔ ہمت ہار جانا مومن کا کام نہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے (جیسی غزوۂ احد میں) تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں (جنگ بدر میں مگر ان کی طرف سے پست ہمتی نہ ہوئی بلکہ نہایت ہمت سے مقابلہ میں ڈٹے رہے) اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں (کبھی کسی کو غلبہ کبھی کسی کو) اور یہ اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی (کہ جو اخلاص سے اعلائے کلمۃ الحق میں پیش پیش ہوں گے۔ ناکامی و مشقت انہیں اپنے جزم اور استقلال سے نہیں ہٹا سکتی) اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

اور اس لیے کہ اللہ نکھار دے مسلمانوں کو (یعنی کافروں و مرتدوں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچی ہیں وہ مسلمانوں کے لیے تطہیر و شہادت کے مرتبہ تک پہنچا دینے والی ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا استیصال ہے) اور کافروں کو مٹا دے۔

کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارا مجاہدوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی آزمائش کی۔
اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے تو اب وہ تمہیں آنکھوں کے سامنے نظر آئی۔
جنگ احد میں مسلمانوں کو جو شدید نقصان اٹھانا پڑا اس سے وہ سخت پریشان تھے پھر انہیں منافقوں اور دشمنوں کے طعنوں سے اذیت پہنچی تھی۔
زخم سے مراد وہ عظیم جانی و مالی نقصان ہے جو غزوۂ احد میں ذراسی غلطی سے مسلمانوں کو اٹھانا پڑا کئی بہادر شہید ہوئے اور اکثر زخمی ہوئے۔ اس آیت میں اللہ تعالے نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ اگر اس مقابلہ میں تمہیں زخم پہنچا ہے یا تمہیں تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔
حضور پرنور نے حضرت عبد اللہ بن جبیر کو احد کے ایک درے پر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ اپنی جگہ پر ہر حال میں جمے رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آدمی بھیجوں اگر تم یہ دیکھو کہ ہم کو جانوروں نے اچک لیا ہم پر غالب آگئے ہیں جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔
راوی فرماتے ہیں کہ کفار کو شکست ہوئی اس درہ کے صحابہ نے سمجھا کہ اب فتح حاصل ہو گئی لہذا مال غنیمت حاصل کیا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن جبیر نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو کیا اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھول گئے ہو لیکن ان کی بات نہ سنی اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کل بارہ صحابہ رہ گئے۔
اس معرکہ میں مسلمانوں کے ستر مجاہد شہید ہوئے۔ ابو سفیان نے تین بار آواز دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ حضور نے منع فرما دیا کہ جواب نہ دیں۔ پھر ابو سفیان نے سیدنا حضرت صدیق اکبر سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم کو آواز دی۔ پھر کہنے لگا کہ شاید یہ سب مقتول ہو گئے۔ پھر ابو سفیان نے خوشی میں اُعْلُ ھُبَل کی آواز بلند کی۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ با آواز بلند کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اللہ تعالے ہی کا بول بالا ہے۔
پھر ابو سفیان نے کہا اِنَّ لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ ہمارے لیے عزّٰی ہے تمہارے لیے عزّٰی نہیں (یہ انکے بت کا نام ہے)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ اللہ ہمارا والی ہے تمہارا والی کوئی بھی نہیں۔
اَیَّام ۔ دن ۔ یوم اس کا واحد ہے۔ یہاں ایام سے مراد گردش لیل و نہار۔
نُدَاوِلُ ۔ دَوْل سے بنا۔ اس کے معنی گھومنا۔ کبھی فتح کبھی شکست مراد ہے اللہ تعالے دکھ سکھ کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دن اقوام میں بدلتا رہتا ہے۔

اس آخری آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام واحسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی۔ انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے احد پر جانے کے لیے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

گویا بتا دیا کہ تمہاری تمنا کے مطابق تم احد میں پہنچے پھر اگر کچھ شہید ہوئے تو رنج کیوں۔ اس کے بعد نبی کی بعثت کا مقصود بیان ہوتا ہے جو آئندہ رکوع میں ہے۔

بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع۔ آل عمران پ ۴

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے قبل اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں لوٹ جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا تو ہرگز نقصان نہ کرے گا اللہ کا کچھ اور عنقریب بدلہ دیگا اللہ شکر والوں کو۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝

اور نہیں کوئی جان مر نہیں سکتی حکم خدا بغیر سب کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو چاہے دنیا کا ثواب ہم اس میں سے اسے دیں گے اور جو چاہے ثواب آخرت ہم اس میں سے اسے دیں گے اور قریب ہے کہ ہم بدلہ دیں شکر والوں کو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور کتنے انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت اللہ والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو انہیں پہنچیں اللہ کی راہ میں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر والوں کو۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا

اور کچھ نہ تھا ان کا کہنا سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

رب بخش دے ہمارے گناہ اور ہماری زیادتیاں جو ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر مدد دے۔ تو دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا اور بہتریاں ثواب آخرت کی اور اللہ کو نیکوکار محبوب ہیں۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	مُحَمَّدٌ۔ محمد	اِلَّا۔ مگر
رَسُوْلٌ۔ ایک رسول	قَدْ۔ بیشک	خَلَتْ۔ گزر چکے	مِنْ قَبْلِهٖ۔ ان سے پہلے
الرُّسُلُ۔ کئی رسول	اَفَاۡئِنْ۔ کیا اگر	مَّاتَ۔ وفات پائیں	اَوْ۔ یا
قُتِلَ۔ شہید ہوں تو	انْقَلَبْتُمْ۔ پھر جاؤ گے تم	عَلٰٓی۔ اوپر	اَعْقَابِکُمْ۔ اپنی ایڑیوں کے
وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یَّنْقَلِبْ۔ پھر جائے	عَلٰی۔ اوپر
عَقِبَیْهِ۔ اپنی ایڑیوں کے	فَلَنْ۔ تو ہرگز نہ	یَّضُرَّ۔ نقصان دیگا	اللّٰهَ۔ اللہ کو
شَیْئًا۔ کچھ	وَ۔ اور	سَیَجْزِی۔ جلدی بدلہ دے گا	
اللّٰهُ۔ اللہ	الشّٰکِرِیْنَ۔ شکر کرنے والوں کو		وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	کَانَ۔ ہے	لِنَفْسٍ۔ کسی جان کا اختیار	اَنْ۔ یہ کہ
تَمُوْتَ۔ مرجائے	اِلَّا۔ مگر	بِاِذْنِ۔ ساتھ حکم	اللّٰهِ۔ خدا کے
کِتٰبًا۔ لکھا ہوا ہے	مُّؤَجَّلًا۔ مقررہ وقت	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
یُّرِدْ۔ چاہے گا	ثَوَابَ۔ ثواب	الدُّنْیَا۔ دنیا کا	نُؤْتِهٖ۔ دینگے ہم اس کو
مِنْهَا۔ اس سے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یُّرِدْ۔ چاہے
ثَوَابَ۔ ثواب	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کا	نُؤْتِهٖ۔ دینگے ہم اسے	مِنْهَا۔ اس سے
وَ۔ اور	سَنَجْزِی۔ جلدی بدلہ دیں گے ہم		الشّٰکِرِیْنَ۔ شکر کرنے والوں کو
وَ۔ اور	کَاَیِّنْ۔ کتنے ہی	مِّنْ نَّبِیٍّ۔ نبی تھے	قٰتَلَ۔ کہ لڑائی کی
مَعَهٗ۔ اس کے ساتھ ہو کر	رِبِّیُّوْنَ۔ اللہ والوں	کَثِیْرٌ۔ بہت نے	فَمَا۔ تو نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَهَنُوْا۔ سست پڑے	لِمَا۔ جو	اَصَابَهُمْ۔ پہنچا انہیں	فِیْ۔ بیچ
سَبِیْلِ۔ راہ	اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور	مَا۔ نہ
ضَعُفُوْا۔ کمزور ہوئے	وَ۔ اور	مَا۔ نہ	اسْتَكَانُوْا۔ دبے
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	يُحِبُّ۔ پسند کرتا ہے	الصّٰبِرِيْنَ۔ صبر والوں کو
وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	كَانَ۔ تھی	قَوْلَهُمْ۔ ان کی بات
اِلَّا۔ مگر	اَنْ۔ یہ کہ	قَالُوْا۔ بولے	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
اغْفِرْ۔ بخش دے	لَنَا۔ ہم کو	ذُنُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ	وَ۔ اور
اِسْرَافَنَا۔ ہماری زیادتیاں	فِیْ۔ بیچ	اَمْرِنَا۔ ہمارے کام	وَ۔ اور
ثَبِّتْ۔ مضبوط رکھ	اَقْدَامَنَا۔ ہمارے قدم	وَ۔ اور	انْصُرْنَا۔ مدد دے ہمیں
عَلَی۔ اوپر	الْقَوْمِ۔ قوم	الْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کے	فَاٰتٰهُمُ۔ تو دیا انکو
اللّٰهُ۔ اللہ نے	ثَوَابَ۔ ثواب	الدُّنْيَا۔ دنیا کا	وَ۔ اور
حُسْنَ۔ اچھا	ثَوَابِ۔ ثواب	الْاٰخِرَةِ۔ آخرت کا	وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ	يُحِبُّ۔ پسند کرتا ہے	الْمُحْسِنِيْنَ۔ نیکوں کو۔	

مختصر تفسیر بارہواں رکوع۔ آل عمران۔ پ ۴

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ہیں تو کیا اگر وہ انتقال کر جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھر گیا وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام محمد اور احمد ہیں۔ باقی صفاتی نام ہیں
قاموس میں حمد۔ شکر۔ رضا۔ جزا اور حق ادا کر دینا ہے۔ تحمید اللہ تعالے کی بار بار حمد کرنا۔ اسی سے لفظ مشتق ہے یعنی بار بار تعریف کیے ہوئے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ بغوی لفظ محمد کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام تعریفوں کے احاطہ کرنے والے کا نام ہے۔ کیونکہ حمد کا مستحق وہی ہوتا ہے جو کمال کی انتہا کو حاوی ہو۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَ عَبْدَہٗ ۔۔۔ بِبُرْھَانِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ
وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ ۔۔۔ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ کو برہان ودلیل دے کر بھیجا اور اللہ تو برتر و بزرگ ہے اور ان کے نام کو ان کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے نکالا پس عرش والا اللہ تعالےٰ تو محمود ہے اور یہ محمد ہیں

اِلَّا رَسُوْلٌ۔ پہلی امتوں نے اپنے مصلح یا رسول کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھ لیا۔ اسلام نے کلمہ شہادت میں رسول فرمایا۔ رسول خالق و مخلوق کے درمیان برزخ کبریٰ ہیں۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ۔ رسل سے مراد سارے نبی ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سارے رسول گزر چکے ہیں۔

اَعْقَابِ۔ عقب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ایڑی۔ انسان جہاں سے آیا ہو ایڑیوں پر لوٹ جانا کہا جاتا ہے۔

اِنْقِلَابْ سے مراد دین اسلام سے پھر کر مرتد ہو جانا ہے۔

اگرچہ یہ حضرات احد میں صرف گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے سختی سے روکنے کے لیے فرمایا کہ اگر تم لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر سن کر اس قدر گھبرا گئے تو کیا شہادت کی خبر سن کر اسلام چھوڑ دو گے یا جہاد بند کر دو گے۔

انبیاء ورسل کی بعثت کا مقصد تبلیغ رسالت ہے اور قیام حجت ہے نہ کہ قوم میں انکا ہمیشہ موجود رہنا۔ آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جنگ احد میں جب کافروں نے مشہور کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور شیطان نے اس جھوٹی افواہ کو عام کر دیا تو صحابہ کرام میں سخت اضطراب پیدا ہوا حتی کہ بعض تو نکل کھڑے ہوئے اس خیال سے کہ جب حضور ہی نہ رہے تو اب جنگ بیکار ہے۔

پھر جب ندا کی گئی کہ یہ خبر غلط ہے بلکہ حضور تشریف فرما ہیں تو گئے ہوئے صحابہ کی جماعت واپس آ گئی۔ حضور نے انہیں ملامت فرمائی تو سب نے عرض کی کہ حضور ہمارے ماں باپ حضور پر فدا ہوں۔ آپ کی شہادت کی خبر نے ہمارے دل توڑ دیئے اور ہم سے نہ ٹھہرا گیا۔ مایوسی نے زمانہ تاریک کر دیا اس پر آیہ متلوہ نازل ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں فرمایا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی کہ حضور شہید ہو جاتے یا وفات پا جاتے تو پھر بھی حمایت و حفاظت دین لازم تھی۔

چنانچہ جن کے پائے ثبات قائم رہے ان کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ وہ امیر الشاکرین ہیں۔ انہی ثابت قدم رہنے والوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور انہی کو حضرت علی نے امیر الشاکرین فرمایا اور انہی کی تعریف میں

وَسَيَجْزِي الشَّاكِرِينَ۔ شاکرین سے مراد دین پر قائم رہنے والے جہاد کرنے والے مسلمان ہیں۔ ہر نیک کام اللہ تعالے کی نعمتوں کا شکریہ ہے۔

آگے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ موت کسی پر بغیر حکم الٰہی نہیں آسکتی لہٰذا جہاد میں خوف موت سے بھاگنا اطاعت حکم کے منافی اور گناہ ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ۔

اور کوئی جان بغیر حکم الٰہی مر نہیں سکتی موت کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو دنیا کا ثواب چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے اور جو آخرت کا انعام ہم چاہے اس میں سے اسے دیں گے اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو بدلہ عطا کریں

اس آیت کریمہ میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا ہے۔ چنانچہ اطمینان دلایا گیا کہ کوئی بغیر حکم الٰہی مر نہیں سکتا چاہے وہ کیسے ہی مہالک و معارک میں پھنسا ہوا ہو یا خود ان میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آنا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی۔ وقت سے آگے پیچھے کچھ نہیں ہوتا۔

رائی گھٹے نہ تل بڑھے یہ سائیں کی چاہ   لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ

پھر بتایا کہ جو اپنے عمل و طاعت سے دنیا حاصل کرنا چاہے اسے وہ ملے گی اور جسے آخرت مطلوب ہو تو اسے وہ ملے گی۔ اس آیت کریمہ میں یہ امر واضح کر دیا کہ عمل کا بدلہ نیت پر ہے جیسا کہ احادیث بخاری و مسلم میں مذکور ہے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى۔

تیر اندازوں کا دستہ جنگ احد میں مال غنیمت کیلئے مشغول ہوا اس خیال سے کہ مشرکین کو مار کر کمزور بنا دیا گیا ہے۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے مشرکین علمبردار طلحہ بن طلحہ کو جہنم رسید کیا۔ حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں میں نے ہندہ اور اس کی ساتھیوں کو بے تحاشا بھاگتے دیکھا۔

مسلمان جو اس درے پر متعین تھے فتح دیکھ کر مال غنیمت کیطرف متوجہ ہوئے۔ ان میں سے حضرت عبداللہ بن جبیر اور ان کے گیارہ ساتھی جمے رہے۔ خالد بن ولید۔ عکرمہ جو اس وقت تک لشکر کفار کے ساتھ تھے نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حملہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیر اور ان کے گیارہ ساتھیوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور فرمانبرداری میں ثابت قدم رہے۔ ان لوگوں کے لیے آخرت کا بدلہ ہے جو لوگ دین پر قائم رہیں گے ان کو دین بھی ملے گا اور دنیا بھی۔ اللہ تعالےٰ احسان ماننے والوں کو بدلہ دیگا۔

آگے آیت کریمہ میں اس امر کو ظاہر کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں امتی ہی نہیں ہوتے بلکہ بنفس نفیس انبیاء کرام بھی جہاد میں ہوتے تھے تو وہ اور ان کے امتی تنگی۔ فراخی۔ عسرت۔ عشرت کرب و بلا اور فتح و ظفر سب ہی میں مضبوط رہتے تھے۔ مصائب میں کمزور نہ ہوتے تھے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور کتنے ہی نبیوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور اللہ کو صبر والے محبوب ہیں۔

كَاَيِّنْ۔ میں اہل لغت کے دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ لفظ مفرد ہے جس کا نون اصلی ہے خاص اپنے معنے کے لیے وضع ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ لفظ كَاَنْ تشبیہ لو اور اَيٌّ۔ ابہامیہ سے مرکب ہے۔ اَيٍّ کی تنوین نے نون کی شکل اختیار کر لی اس کے معنی کم یا کتنے یا بہت سے۔

مِنْ نَّبِيٍّ۔ نبی سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بعد والے وہ پیغمبر ہیں جن کی شریعت میں جہاد تھا۔ آپ ہی پہلے مجاہد ہیں آپ کے بعد بعض کی شریعت میں جہاد تھا اور بعض کے یہاں نہ تھا۔

قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔ بہت سے نبی وہ ہیں جن کے بہت سے ساتھیوں نے جہاد کیا اور بہت سے اللہ والے شہید کر دیے گئے۔

امام راغب فرماتے ہیں ربیون۔ ربانیون کے معنی میں ہے لہٰذا ربی کے معنی اللہ والا۔

فَمَا وَهَنُوْا۔ ما سے مراد تکالیف۔ مصیبتیں جو جہاد میں آتی ہیں یعنی ان مصیبتوں کی وجہ سے جو انہیں جہاد میں پہنچیں کمزور نہ ہوتے۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا۔ سکون۔ اس کے معنی عاجزی بعض نے کہا دلی کمزوری استکانت ہے بعض کے نزدیک دشمن کے دین کی طرف منتقل ہو جانا استکانت ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۔ آفات میں گھبراہٹ سے رکنا یعنی اللہ تعالیٰ مصیبتوں میں نہ گھبرانے والوں اور استقامت والوں کو دوست رکھتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

انبیاء کے ساتھ راہ حق میں ان کا ساتھ دینے والوں کا ذکر ہو رہا ہے وہ تن من دھن لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ اللہ کے سامنے عجز و نیاز سے سر جھکائے رکھتے ہیں اور بڑی عاجزی و خلوص سے عرض کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی کر اپنی رحمت کے پردے ہماری لغزشوں اور خطاؤں پر ڈال دے۔ ہماری کمزوریوں سے درگذر فرما اور ہمیں معاف فرما دے۔

اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا۔ ہمارے کام میں ہم سے جو زیادتی ہو اس پر بھی پردہ ڈال دے اور اسے معاف فرما دے اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ کسی مشکل اور آڑے وقت میں ہمارے قدم نہ ڈگمگا جائیں

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔ ہمیں کافروں کی قوم پر کامیابی عطا فرما جو تیرے ماننے والے نہیں۔ تیرے نبی کے مخالف اور تیرے دین کے دشمن ہیں۔ ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اس دعا کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ایسے بندوں کو دنیا اور آخرت میں بدلہ دیا اور آخرت کے بدلہ کے کیا کہنے ہیں اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

عموماً حرب و ضرب و مجاہدت میں جب تکالیف پہنچتی ہیں تو فطرتاً کلمات شکایت زبان پر آجاتے ہیں مگر صابر یقیناً شاکر برضا رہنے والے اپنی زبان پر کوئی ایسا کلمہ لانا بھی گوارا نہیں کرتے جس میں گھبراہٹ اور پریشانی کا یا تزلزل و اضطراب کا شائبہ بھی ہو بلکہ وہ ہر حال میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہتے ہیں اور استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہیں۔

آگے مشرکین و منافقین سے علیحدہ رہنے کا حکم ہے۔

بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع۔ آل عمران پ۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝	اے ایمان والو! اگر تم نے پیروی کی کافروں کی تو وہ تمہیں لوٹا دیں گے تمہارے الٹے پاؤں تو تم پلٹ جاؤ گے نقصان کھا کے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○

بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور سب سے بہتر مددگار ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○

عنقریب ہم ڈالیں گے دلوں میں کافروں کے رعب اس سبب سے کہ وہ مشرک ہیں ایسی طرح کہ اللہ نے ان پر کوئی دلیل نہ آتاری اور انکا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے ظالموں کا۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور بے شک سچ کر دیا اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے مقاتلہ کر رہے تھے حتی کہ جب تم نے بزدلی کی اور جھگڑا ڈالا حکم میں اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ دکھا چکا تھا وہ جو تم پسند کرتے تھے تم میں کوئی چاہتا تھا دنیا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ اس نے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزماوے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ ہے بڑا فضل والا مومنین پر۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

جب تم منہ اٹھائے جا رہے تھے اور پلٹ کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تمہیں پکار رہے تھے تمہاری دوسری جماعت میں تو تمہیں غم کا بدلہ غم پہنچایا تاکہ غمگین ہو اس پر جو ہاتھ سے گیا اور نہ اس پر جو افتاد پڑی رنج کرو اور اللہ خبردار ہے تمہارے کاموں سے

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۗ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۗ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

پھر نازل کی تم پر بعد غم کے چین کی نیند کہ گھیرے ہوئے تھی ایک جماعت کو اور ایک جماعت کو اپنی جان کی پڑی تھی گمان کرتا انہیں اللہ پر بے جا ناحق جہالت کے گمان کہتے تھے کیا اس معاملہ میں ہمارا بھی اختیار ہے فرما دیجئے بے شک اختیار تو سارا اللہ کا ہے چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں وہ جو نہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہتے ہوئے اگر ہوتا ہمارا اختیار کچھ تو ہم یہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

نہ مارے جاتے۔ فرما دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو ضرور باہر آتے وہ جن کا قتل مقدر تھا اپنی خوابگاہوں کی سمت اور اس لیے کہ آزما دے اللہ اسے جو بیچ سینوں کے ہے تمہارے اور کھول دے اسے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

بے شک وہ جو پلٹ گئے تم میں سے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اس کے سوا نہیں کہ لغزش دی انہیں شیطان نے ان کے بعض عملوں کی وجہ سے اور یقینا اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

لفظی ترجمہ

یٰۤاَیُّهَا۔ اے	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْۤا۔ ایمان لائے ہو	اِنْ۔ اگر
تُطِیْعُوا۔ پیروی کرو گے	الَّذِیْنَ۔ ان کی جو	كَفَرُوْا۔ کافر ہیں	یَرُدُّوْ۔ تو پھیر دیں گے
كُمْ۔ تم کو	عَلٰۤى۔ اوپر	اَعْقَابِكُمْ۔ تمہاری ایڑیوں کے	فَتَنْقَلِبُوْا۔ تو پھرو گے
خٰسِرِیْنَ۔ نقصان میں	بَلِ۔ بلکہ	اللّٰهُ۔ اللہ	مَوْلٰىكُمْ۔ تمہارا مولا ہے
وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ	خَیْرُ۔ بہترین	النّٰصِرِیْنَ۔ مدد دینے والا ہے
سَنُلْقِیْ۔ جلدی ڈالیں گے ہم		فِیْ۔ بیچ	قُلُوْبِ۔ دلوں
الَّذِیْنَ۔ ان کے جو	كَفَرُوا۔ کافر ہیں	الرُّعْبَ۔ رعب	بِمَاۤ۔ بوجہ اسکے جو
اَشْرَكُوْا۔ شریک کیا	بِاللّٰهِ۔ اللہ کے ساتھ	مَا۔ ان کو جو	لَمْ۔ نہیں
یُنَزِّلْ۔ اتاری	بِهٖ۔ اس کی	سُلْطٰنًا۔ کوئی دلیل	وَ۔ اور
مَاْوٰى۔ جگہ	هُمُ۔ ان کی	النَّارُ۔ آگ ہے	وَ۔ اور
بِئْسَ۔ بری	مَثْوَى۔ جگہ ہے	الظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کی	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَقَدْ۔ بیشک	صَدَقَکُمْ۔ سچا کر دیا تم سے	اللّٰہُ۔ اللہ نے	وَعْدَہٗ۔ اپنا وعدہ
اِذْ۔ جب	تَحُسُّوْنَھُمْ۔ قتل کرتے تھے تم ان کو		بِاِذْنِہٖ۔ اس کے حکم سے
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	اِذَا۔ جب	فَشِلْتُمْ۔ تم بزدل ہوئے	وَ۔ اور
تَنَازَعْتُمْ۔ جھگڑا کیا تم نے	فِی۔ بیچ	الْاَمْرِ۔ کام کے	وَ۔ اور
عَصَیْتُمْ۔ نافرمانی کی تم نے	مِّنْ بَعْدِ۔ بعد اس کے	مَا۔ جو	اَرٰکُمْ۔ دکھایا تم کو
مَا۔ جو	تُحِبُّوْنَ۔ تم پسند کرتے تھے	مِنْکُمْ۔ تم میں سے	مَّنْ۔ وہ بھی ہیں جو
یُرِیْدُ۔ چاہتے ہیں	الدُّنْیَا۔ دنیا	وَ۔ اور	مِنْکُمْ۔ تم میں سے
مَّنْ۔ وہ بھی ہیں جو	یُّرِیْدُ۔ چاہتے ہیں	الْاٰخِرَۃَ۔ آخرت	ثُمَّ۔ پھر
صَرَفَکُمْ۔ پھیر دیا تم کو	عَنْھُمْ۔ ان سے	لِیَبْتَلِیَکُمْ۔ تاکہ آزمائش کرے تمہاری	
وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بیشک	عَفَا۔ معاف کیا	عَنْکُمْ۔ تم کو
وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	ذُوْ۔ صاحب	فَضْلٍ۔ فضل ہے
عَلَی۔ اوپر	الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کے	اِذْ۔ جب	تُصْعِدُوْنَ۔ تم اوپر چڑھے
جا رہے تھے	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	تَلْوٗنَ۔ متوجہ ہوتے تھے
عَلٰی۔ اوپر	اَحَدٍ۔ کسی کے	وَ۔ اور	الرَّسُوْلُ۔ رسول
یَدْعُوْ۔ بلا رہے تھے	کُمْ۔ تم کو	فِیْ۔ بیچ	اُخْرٰی۔ دوسری جماعت
کُمْ۔ تمہاری کے	فَاَثَابَکُمْ۔ تو پہنچا تم کو	غَمًّا۔ غم	بِغَمٍّ۔ غم کے بدلے
لِکَیْلَا۔ تاکہ نہ	تَحْزَنُوْا۔ غم کھاؤ	عَلٰی۔ اوپر	مَا۔ اس کے جو
فَاتَکُمْ۔ گذر چکی	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	مَا۔ اس پر جو
اَصَابَکُمْ۔ تمہیں پہنچی	وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	خَبِیْرٌ۔ خبردار ہے
بِمَا۔ اس سے	تَعْمَلُوْنَ۔ جو تم کرتے ہو	ثُمَّ۔ پھر	اَنْزَلَ۔ اتاری
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	الْغَمِّ۔ غم کے	اَمَنَۃً۔ امن کی
نُّعَاسًا۔ اونگھ	یَّغْشٰی۔ ڈھانپتی تھی	طَآئِفَۃً۔ ایک جماعت کو	مِّنْکُمْ۔ تم میں سے
وَ۔ اور	طَآئِفَۃٌ۔ ایک جماعت کو	قَدْ۔ بیشک	اَھَمَّتْھُمْ۔ ان کو اپنی جان
کی پڑی تھی	اَنْفُسُھُمْ۔ انکی جانوں نے	یَظُنُّوْنَ۔ گمان کرتے تھے	بِاللّٰہِ۔ اللہ کے ساتھ
غَیْرَ۔ بغیر	الْحَقِّ۔ حق کے	ظَنَّ۔ گمان	الْجَاھِلِیَّۃِ۔ جاہلیت کا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے تھے	هَلْ ۔ کیا	لَنَا ۔ ہے ہمارے لیے	مِنَ الْاَمْرِ ۔ کام سے
مِنْ شَيْءٍ ۔ کچھ	قُلْ ۔ کہو	اِنَّ ۔ بیشک	اَلْاَمْرَ ۔ کام
كُلَّهٗ ۔ سارا	لِلّٰهِ ۔ اللہ کے لیے ہے	يُخْفُوْنَ ۔ چھپاتے ہیں	فِيْ ۔ بیچ
اَنْفُسِهِمْ ۔ اپنی جانوں کے	مَا ۔ جو	لَا ۔ نہیں	يُبْدُوْنَ ۔ ظاہر کرتے
لَكَ ۔ تیرے لیے	يَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے ہیں	لَوْ ۔ اگر	كَانَ ۔ ہوتا
لَنَا ۔ ہمارے لیے	مِنَ الْاَمْرِ ۔ کام سے	شَيْءٌ ۔ کچھ چیز تو	مَا ۔ نہ
قُتِلْنَا ۔ مارے جاتے	هٰهُنَا ۔ اس جگہ	قُلْ ۔ کہہ	لَوْ ۔ اگر
كُنْتُمْ ۔ ہوتے تم	فِيْ ۔ بیچ	بُيُوْتِكُمْ ۔ اپنے گھروں کے	لَبَرَزَ ۔ تو نکلتے
الَّذِيْنَ ۔ وہ جو	كُتِبَ ۔ لکھا گیا	عَلَيْهِمُ ۔ ان پر	الْقَتْلُ ۔ قتل ہونا
اِلٰى ۔ طرف	مَضَاجِعِهِمْ ۔ اپنی خوابگاہ کے	وَ ۔ اور	لِيَبْتَلِيَ ۔ تاکہ آزمائے
اللّٰهُ ۔ اللہ	مَا ۔ جو	فِيْ ۔ بیچ	صُدُوْرِكُمْ ۔ تمہارے
سینوں کے ہے	وَ ۔ اور	لِيُمَحِّصَ ۔ تاکہ خالص کرے	مَا ۔ جو
فِيْ ۔ بیچ	قُلُوْبِكُمْ ۔ تمہارے دلوں کے ہے	وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ
عَلِيْمٌ ۔ جانتا ہے	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ سینے کی باتیں		اِنَّ ۔ بیشک
الَّذِيْنَ ۔ وہ جو	تَوَلَّوْا ۔ پھر گئے	مِنْكُمْ ۔ تم میں سے	يَوْمَ ۔ جس دن
الْتَقَى ۔ ملیں	الْجَمْعٰنِ ۔ دو جماعتیں	اِنَّمَا ۔ اسکے سوا نہیں کہ	اسْتَزَلَّهُمُ ۔ لغزش دی انکو
الشَّيْطٰنُ ۔ شیطان نے	بِبَعْضِ ۔ بعض	مَا ۔ کئے	كَسَبُوْا ۔ اعمال کے
وَ ۔ اور	لَقَدْ ۔ بیشک	عَفَا ۔ معاف کیا	اللّٰهُ ۔ اللہ نے
عَنْهُمْ ۔ ان کو	اِنَّ ۔ بیشک	اللّٰهَ ۔ اللہ	غَفُوْرٌ ۔ بخشنے والا
حَلِيْمٌ ۔ حلم والا ہے۔			

مختصر تفسیر بارہواں رکوع آل عمران پ ۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۔ اے ایمان والو اگر تم نے کافروں کے کہنے پر عمل کر لیا ۔ تو وہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے تو تم نقصان میں لوٹ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اس امر کا اظہار فرمایا گیا کہ یہودی ہوں یا نصرانی۔ مشرک ہوں یا منافق۔ مرزائی ہوں یا کوئی بے دین مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے علیحدہ رہیں اور ان کے مشورہ اور ان کی رائے پر ہرگز عمل نہ کریں۔ ان کے کہنے پر نہ چلیں۔ مسلمان کا مشیر بھی مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔

احد کے میدان میں عارضی شکست کی وجہ سے کچھ مسلمان بد دل ہو گئے تھے۔ منافقین و کفار نے اس موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر الزامات اور طعن و تشنیع کی بوچھاڑ کر دی تھی کہ اگر مسلمان سچے ہوتے تو ان سے نہ ہار جاتے۔ مال غنیمت کے پیچھے اپنے نبی کی اطاعت کو چھوڑ دیا۔ بعض نے کہا کہ کفار سے لڑنا دانشمندی نہیں ہے تم آئندہ اس قسم کی دلیری نہ کرنا۔

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو خبردار کر دیا کہ ان کے فریب میں نہ آنا ورنہ یہ تم کو دوبارہ کفر کی طرف لوٹا دیں گے جس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے طلبگار رہیں کیونکہ وہی

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ۔ بل۔ پھیرنے یا منتقل کرنے کے لیے آتا ہے۔ ماقبل کی نفی کرتا ہے۔

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ۔ اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔

آگے احد کے بعد کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ۔ قریب ہے کہ ہم کافروں کے دل میں رعب ڈالیں گے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا بلا دلیل اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا برا ٹھکانہ ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ احد سے پٹ پٹا کر جب مشرکین مکہ واپس ہوئے تو ابوسفیان وغیرہ کو اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے اس موقعہ پر بھی مسلمانوں کو ختم کر دینے میں کامیابی حاصل نہ کی۔ آپس میں مشورہ کر کے پھر تیار ہوئے کہ ایک دفعہ اور حملہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا اور وہ حملے کی جرأت نہ کر سکے اور یہ رعب بفضلہ تعالےٰ دنیا کے تمام کفار پر قیامت تک رہے گا اور مسلمان بشرطیکہ صحیح مسلمان ہوں کبھی کسی کافر و مشرک سے مغلوب نہ ہوں گے۔

شان نزول :۔ ابوسفیان اور مشرکین مکہ میدان احد سے واپس مکہ روانہ ہوئے تو راستہ میں ابوسفیان نے اپنے کفار ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے بڑی غلطی کی کہ ناکام واپس لوٹے۔ لہذا ایک اعرابی کو حضور کی خدمت میں بھیجا کہ ہم پھر آ رہے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میدان میں دوبارہ چلو۔ مجاہدین اسلام اسی حالت میں زخموں پر پٹیاں باندھے مقابلہ کے لیے نکل کھڑے ہوئے حتی کہ حمراء الاسد تک پہنچ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت و رعب ڈال دیں گے وہ تمہارے زخمی اور کمزور ہونے کے باوجود تم پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابوسفیان اپنے لشکر کو لے کر بھاگ نکلا اس کے دل میں اس قدر ہیبت اور اسلام کا رعب تھا کہ ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد احد کا واقعہ بیان فرمایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں پر کچھ مصیبت آئی حتی کہ حضور کا دندان مبارک بھی شہید ہوا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی بات تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے بیشک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے۔

لَقَدْ ۔ میں دو تاکیدیں ہیں لام اور قد شبہ دفع کرنے کے لیے ہوتی ہے۔

صَدَقَ ۔ سچا ہونا سچا کر دکھانا۔

وَعْدَهٗ سے مراد ہے جو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ میں ہے

بعض مفسرین نے کہا کہ وعدہ الٰہی، وعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد سے پہلے ایک خواب دیکھا کہ ایک بکرا ذبح کر رہے ہیں اور تعبیر دی کہ ہم جنگ احد میں کافروں کو ذبح کریں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب سچی کر دکھائی۔

کفار مکہ کا علمبردار طلحہ بن عثمان معہ اپنے نو ساتھیوں کے پہلے ہی حملہ میں مارا گیا

ابی بن خلف احد کی گھاٹی پر یہ کہتا ہوا آیا کہ اگر آپ بچ گئے ہیں تو میں نہیں بچ سکتا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس مردود کا فیصلہ کر دیں حضور نے فرمایا اس کو آگے آنے دو جب وہ بکتا ہوا قریب آیا تو حضور نے حارث بن صمہ کے ہاتھ سے نیزہ لے کر اس پر مارا۔ نیزہ اس کی گردن میں لگا وہ گھوڑے سے نیچے گر گیا اور بیل کی طرح ڈکرانے لگا اور موضع سرف میں جا کر واصل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہنم ہو گیا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ اس شخص پر ہوتا ہے جو نبی کے دست حق پرست سے قتل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ جنگ کے شروع میں سچا کر دکھایا تھا۔ مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے کفار کے کشتوں کے پشتے لگا دیے تھے۔ مشرکین بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ مسلمانوں کو اپنی فتح و کامرانی نظر آئی تو وہ مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اس اثناء میں تیر اندازوں میں اختلاف ہوا اور بعض نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی جس سے خالد بن ولید نے فائدہ اٹھا کر اس درہ پر حملہ کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جنگ کا نقشہ بدل گیا۔

تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ آپس میں جھگڑ پڑے اور مال غنیمت حاصل کرنے لگے حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ صرف سات صحابہ رہ گئے تھے جو بعد میں شہید ہو گئے تھے باقی مال غنیمت لوٹنے میں مشغول تھے۔ خالد بن ولید نے فائدہ اٹھایا اور دیکھتے دیکھتے لڑائی کا نقشہ بدل دیا مسلمان تین حصوں میں ہو گئے ایک تہائی زخمی ایک تہائی مقتول اور باقی بھاگ نکلے۔

حضرت مقداد سے روایت ہے کہ قسم اس ذات کی جس نے پیدا کیا حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے حق دے کر بھیجا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے ایک بالشت نہیں ہٹے اور دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کل پندرہ صحابہ رہ گئے تھے ان میں آٹھ مہاجر اور سات انصار تھے۔ مہاجرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت طلحہ حضرت زبیر۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم تھے۔

اور انصار میں سے حضرت حباب بن منذر حضرت ابو دجانہ حضرت عاصم بن ثابت۔ حضرت حارث بن صمہ حضرت سہل بن حنیف۔ حضرت سعد بن معاذ یا سعد بن عبادہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس دوران میں ستر حملے تلوار کے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ عتبہ بن ابی وقاص نے چار بار پتھر برسائے جس سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دندان مبارک شہید ہوئے عبداللہ بن شہاب زہری کے ہاتھ سے سر اقدس زخمی ہوا۔ اس زخم سے اس قدر خون بہا کہ ڈاڑھی مبارک خون آلود

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گئی تھی عبد اللہ بن قمیہ لیثی کے تیر سے رخسار مبارک زخمی ہوا۔ خود کے دو حلقے گھس گئے وہ قتل کی غرض سے آگے بڑھا تو حضرت مصعب بن عمیر جو علمبردار لشکر تھے نے مقابلہ کیا۔ اور حضرت مصعب بن عمیر شہید ہو گئے۔ وہ یہ سمجھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس نے اپنے لشکر میں جا کر کہا کہ میں نے معاذ اللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کی افواہ نے مسلمانوں کو سخت بددل اور پریشان کر دیا اور مسلمان ہمت ہار کر بیٹھ گئے۔

منافقین میں سے بعض نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بعد اپنا پہلا دین اختیار کریں حضرت انس بن نضر نے جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے فرمایا اگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو ان کا رب تو حی وقیوم ہے جس بات پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تم بھی جہاد کرو اور اسی طرح تم بھی شہید ہو جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ تلوار لے کر میدان میں نکلے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند پتھر پر چڑھ کر مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ سب سے پہلے کعب بن مالک تھے وہ فرماتے ہیں کہ خود کے نیچے مجھے حضور کے چشم مبارک چمکتے ہوئے نظر آئے تو میں بلند آواز سے پکارا اور مسلمانوں کو بشارت دی کہ اے مسلمانو! مبارک ہو یہ اللہ کے رسول موجود ہیں۔ مسلمان حضور علیہ السلام کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کو جہاد سے بھاگنے پر ملامت کی اور پھر جم کر مقابلہ کیا اور فتح ونصرت حاصل ہوئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابن قمیہ کے حق میں بد دعا کی فرمایا اللہ تعالے تجھے غارت کرے اسی سال ایک پہاڑی بکرے نے اسے ہلاک کر کے واصل جہنم کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو زرہ زیب تن فرما رکھی تھیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے اپنا ہاتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ڈھال بنا رکھا تھا جو تیر حضور کی طرف آتا وہ اسے ہاتھوں پر روک لیتے ان کا ہاتھ خشک شل ہو گیا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن معرکہ احد تمام طلحہ کے حصہ میں آیا انہوں نے نہایت جانبازی کا ثبوت دیا۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ کے سر میں ایسا زخم آیا کہ اس سے خون اس قدر بہا کہ بے ہوش ہو گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے منہ میں پانی ڈالا۔ ہوش میں آئے تو پہلا سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خیریت کے بارے میں کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں مجھے تمہاری خبر گیری کے لیے بھیجا ہے تو حضرت طلحہ نے بارگاہ ایزدی میں شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور سلامت رہیں تو کیسی ہی بڑی مصیبت کیوں نہ ہو وہ سب آسان ہے۔

حضرت طلحہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا اس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا اَوْجَبَ طَلْحَۃُ۔ طلحہ نے بہشت واجب کر لی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے اس دن تیر اندازی کے خوب جوہر دکھائے یہاں تک کہ کچھ کمانیں ٹوٹ گئیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکش الٹ دیا اور فرمایا تیر چلاتے جاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن جبیر کے تیر انداز ساتھیوں میں اختلاف رائے ہوا ایک کہنے لگا کہ اب کفار کو ہزیمت ہو چکی ہے لہٰذا اب یہاں ٹھہرے رہنا فضول ہے۔ اب ہمیں بھی چلنا چاہیئے تاکہ ہم بھی مال غنیمت اکٹھا کرنے میں مدد دیں۔

دوسرا کہنے لگا ہمیں مرکز چھوڑنا نہیں چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید ہمیں فرمایا تھا کہ تم اس جگہ قائم رہنا کسی حال میں یہ جگہ نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے۔

مگر تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ تم آپس میں جھگڑ پڑے اور غنیمت حاصل کرنے کے لیے چل دیے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر نے فرمایا میں تو یہاں سے بلا حصول حکم ثانی نہ ہٹوں گا چنانچہ عبداللہ کے ساتھ دس سے بھی کم صحابہ رہ گئے۔ باقی نے مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت لوٹنے میں مشغول ہو گئے اسی طرف وَعَصَیْتُمْ میں اشارہ فرمایا۔ اور مِنْ بَعْدِ مَا اَرٰکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ میں اس فتح عظیم کو ظاہر کیا جیسے مسلمان جا رہے تھے۔ آگے ارشاد ہے۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا۔ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا (آخرت چاہنے والے وہ تھے جو حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ رہے اور وہیں شہید ہو گئے) پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں مبتلائے بلا کیا جائے (اور عین مصیبت میں صابر و ثابت رکھ کر امتحان کیا جائے) وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مومنین کے لیے صاحب فضل ہے۔ آگے ارشاد ہے

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ۔ وہ وقت یاد کرو جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مڑ کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور دوسری جماعت (جو ہمارے حبیب کے ساتھ تھی اس میں) وہ رسول تمہیں پکار رہے تھے (کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ) تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا یعنی تم نے جو ہمارے رسول کے حکم کی مخالفت کر کے انہیں غمگین کیا۔ تو اس کے بدلے ہم نے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا) تاکہ جو تمہارے ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس پر تم غم نہ کرو اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ۔ جب تم چڑھے جاتے تھے۔ یہ صعود سے بنا۔ اس کے معنی اوپر کو چڑھنا۔ یہاں غزوۂ احد کے ایک خاص منظر کی طرف اشارہ ہے جبکہ تیراندازوں کی غلطی سے فائدہ اٹھا کر مشرکین مکہ نے حملہ کیا اور مسلمان بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھے جا رہے تھے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اس وقت رحمت مجسم تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستور اپنی جگہ رونق افروز تھے اور مسلمانوں کو بزدلی سے روک رہے تھے اور اپنی طرف بلا رہے تھے آخرش حضرت کعب بن مالک نے چلا کر بلایا تو وہ واپس لوٹ کر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے۔

غَمًّا بِغَمٍّ۔ غم کے عوض غم۔ یا یہ معنی ہوں گے غم پر غم۔ اس جملہ میں اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ جب فتح کے بعد شکست کے آثار دکھائی دے رہے تھے مسلمانوں کو فتح و کامیابی کے بعد ناکامی کا غم اور دوسرے مجاہدین اسلام کے شہید ہونے کا غم۔ تیسرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا غم۔ اور پھر مال غنیمت کا ہاتھ سے چلے جانے کا غم۔

وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ اس میں سارے مسلمانوں کو خطاب ہے اور عمل سے نیت مراد ہے بدنی اعمال بعض کا ڈر کر بھاگنا اور بعض کا ڈٹ کر رہنا مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے وہ جانتا ہے کہ بھاگنے مسلمانوں کی نیت خراب نہ تھی۔ آگے ارشاد ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ۔ پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تمہاری جماعت کو گھیرے تھی (یعنی جو رعب و خوف دلوں میں تھا اسے اللہ تعالےٰ نے دور کر دیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا۔ اس آیت میں مسلمانوں پر اللہ تعالےٰ کے ایک احسان کا ذکر ہے۔ جن لوگوں کے حصہ میں شہادت کی سعادت تھی وہ شہید ہو گئے جو میدان میں باقی تھے ان پر اللہ تعالےٰ نے غنودگی کی کیفیت طاری کر دی۔

چنانچہ حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ روز احد ہم پر نیند چھا گئی۔ ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے یہ نیند اس جماعت پر آئی تھی جو صادق الایمان تھی۔

اس کیفیت کے بعد ان کے دل سے دشمنوں کا تمام خوف ختم ہو گیا۔ غنودگی عین اس وقت آئی جب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غازیان اسلام زخموں سے چور تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرقت کی افواہ نے ان کے ہوش وحواس گم کر دیئے تھے۔

یَغْشٰی۔ ڈھانپ لیا غشی سے یہ لفظ بنا۔ غشاوہ اسی سے ہے اس کے معنی پردہ ہیں یہاں اونگھ مراد ہے اللہ تعالےٰ نے یہ کیفیت طاری کر کے ان کی تمام تکان دور کر دی۔ یہ فتح ونصرت کی علامت تھی۔ میدان جہاد میں اصل طاقت ایمان۔ دل کے اطمینان۔ عزم اور حوصلکی ہے جو مومن کو ایمان وایقان سے حاصل ہوتا ہے۔

اور دوسرے طبقہ کے متعلق جو منافق تھا اس کے لیے ارشاد ہے۔

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ ۔ اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی۔ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے۔ جاہلیت کے گمان کہتے ہیں کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے (یعنی جو منافق تھے۔ ان پر اپنی ہی جانوں کی پڑی تھی اور خوف سے سخت پریشان تھی۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا کہ مومنین پر اطمینان کا اور نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف وہراس میں پریشان تھے۔

ان کو اپنی جان عزیز تھی وہ اس فکر میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جان کیوں کر بچائی جائے اس فکر میں ان کو نیند کیونکر آسکتی تھی۔ ان کے دلوں میں چور تھا۔ ان کے دلوں میں باطل خیالات آرہے تھے کہتے تھے کہ اللہ کا وعدہ کہاں گیا۔ غیبی نصرت کہاں ہے؟ منافقین کو خوف وہراس میں یہ گمان بھی ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ دین الٰہی والوں کی کچھ مدد نہ فرمائے گا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اب یہ دین بھی باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۔ فرما دیجئے اختیار تو سارا اللہ کا ہے (یعنی فتح وظفر قضا وقدر سب اس کے ہاتھ میں ہے مگر تم جو اپنے دلوں میں چھپاتے ہو اور ظاہر نہیں کرتے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں وہ تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم نہ مارے جاتے یہاں (منافقین اپنا کفر اور وعدہ الٰہی میں اپنا تردد اور مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر تاسف کر رہے تھے اور کہتے تھے اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم گھر سے نہ نکلتے اور مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی نہ لڑتے اور نہ ہمارے سردار مارے جاتے۔

منافقین نے یہ باتیں مدینہ میں کی کیونکہ عبد اللہ بن ابی بن سلول جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھیوں کو لے کر مدینہ کو واپس چلا گیا تھا۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منافق لوگوں نے میدان جنگ میں ہی الفاظ کہے تھے۔ یہ فقرہ پر در مقولہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کا تھا۔ اور یہی معتب بن قشیر نے کہا) اس کے جواب میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

فرما دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جس کا مارا جانا لکھا جا چکا ہے اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے (اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا۔ اس لیے کہ قضا وقدر کے سامنے فیصلہ اور تدبیر کی کچھ نہیں چلتی) اور اس لیے کہ اللہ تعالے سینوں کی بات آزما دے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (خواہ وہ منافقانہ ہو یا مخلصانہ اور اس سے کچھ مخفی نہیں اور یہ آزمائش درحقیقت دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے تھی۔

اس کے بعد ان لوگوں کا حال بیان ہو رہا ہے جو غزوۂ احد میں بھاگ گئے اور حضور کے ساتھ صرف تیرہ یا چودہ اصحاب باقی رہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ وہ شیطان کے بہکانے سے ایسا کر گذرے ہم نے انہیں معاف کر دیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

بیشک وہ جو تم میں سے پیٹھ پھیر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں۔ انہیں شیطان نے لغزش دی ان کے بعض عملوں کے سبب (یعنی جنگ احد میں جو بھاگ گئے اور انہوں نے حضور کے حکم کے خلاف مرکز چھوڑا) یہ شیطانی توسوس کی بنا پر ہوا لہذا ہم نے انہیں معاف کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں سے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد سے بھاگ گئے۔ جنگ بدر میں غائب رہے بیعت رضوان میں حاضر نہ تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر نے ان کو اس کے جواب میں فرمایا کہ جنگ احد کے متعلق اللہ تعالے نے ان سب کو معاف فرما دیا پھر تم اعتراض کرنے والے کون؟ رہا بدر میں شریک نہ ہونا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ جو حضرت عثمان کے عقد میں تھیں سخت بیمار تھیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان کو حکم دیا تھا کہ تم ان کے پاس رہو تمہیں بدر میں شریک ہونے کا ثواب مل جائے گا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی مقام ہے۔

رہا بیعت رضوان میں موجود نہ ہونا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ میں سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ان کے جانے کے بعد ان کی شہادت کی خبر پر یہ بیعت لی گئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے اپنا ہاتھ عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا یہ بیعت عثمان کی جانب سے ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا ان باتوں کو مضبوطی سے پکڑ لے۔

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ تیرھواں رکوع آل عمران پ ۴

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

اے ایمان والو! ان کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کفر کیا اور کہا اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کو نکلے یا جہاد میں گئے اگر ہوتے ہمارے پاس تم تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں یہ حسرت رکھے اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

اور اگر تم قتل کیے جاؤ اللہ کی راہ میں یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش یقینی ہے اور رحمت بہتر ہے ان سب سے جو وہ دھن دولت جمع کریں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ○

اور اگر مرو یا قتل ہو تو یقیناً اللہ ہی کی طرف پلٹو گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

تو کیسی اللہ کی رحمت ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معافی دو ان کے لیے استغفار کرو اور مشورہ لو ان سے کام میں اور جب پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر توکل

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْمُتَوَكِّلِينَ ۝

کرو۔ بیشک اللہ کو توکل والے پیارے ہیں۔

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو نہیں غالب آسکتا تم پر کوئی اور اگر وہ تمہیں ذلیل کرے تو کون ہے جو تمہاری مدد کرے اس کے بعد اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور جو چھپا رکھے وہ آئے گا قیامت کے دن چھپائی ہوئی چیز کے ساتھ پھر پوری دی جائے گی ہر جان کو ان کی کمائی اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

تو کیا جو پیرو ہوا اللہ کی مرضی کا وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب لے لیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ یقیناً بری جگہ ہے لوٹنے کی۔

هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

وہ درجہ درجہ ہیں اللہ کے پاس اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ ان میں انہی میں سے بھیجا ایک رسول جو پڑھتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور انہیں پاک کرتا ہے اور سکھاتا ہے انہیں کتاب و حکمت اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

کیا تمہیں پہنچی کوئی مصیبت تو اس سے دو چند تم پہنچا چکے ہو تو کہنے لگو یہ کہاں سے آئی فرما دیجئے کہ وہ تمہاری طرف سے ہی آئی بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور جو مصیبت تم پر آئی جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرادے ایمان والوں کی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝

اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہیں اور ان سے کہا گیا کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ میں یا دشمن کو دفع کرو بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے وہ کفر کے لیے اس دن زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کی کہتے ہیں اپنے منہ سے جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ جانتا ہے جو چھپائے ہوئے ہیں۔

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور بیٹھ گئے کہ وہ ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے فرما دیجئے کہ تم اپنی موت ہی ٹال دو اگر تم سچے ہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

اور نہ گمان کرو انہیں جو قتل ہوئے راہ خدا میں مرا ہوا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہیں۔

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

شاد ہیں اس پر جو دیا انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشیاں منا رہے ہیں ان کی جو ابھی ان سے نہ ملے پچھلے لوگ کہ نہیں خوف ان پر اور نہ کچھ غم۔

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت کی اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مومنین کا۔

لفظی ترجمہ

یَا۔ اے	اَیُّہَا۔ وہ	اَلَّذِیْنَ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو
لَا۔ نہ	تَکُوْنُوْا۔ ہو جاؤ	کَالَّذِیْنَ۔ انکی طرح	کَفَرُوْا۔ جو کافر ہوئے
وَ۔ اور	قَالُوْا۔ بولے	لِاِخْوَانِہِمْ۔ اپنے بھائیوں سے	اِذَا۔ جب
خَرَجُوْا۔ وہ نکلے	فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے	اَوْ۔ یا
کَانُوْا۔ تھے	غُزًّی۔ لڑتے	لَوْ۔ اگر	کَانُوْا۔ ہوتے تم
عِنْدَ۔ پاس	نَا۔ ہمارے تو	مَا۔ نہ	مَاتُوْا۔ مرتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور   مَا۔ نہ   قُتِلُوْا۔ قتل ہوتے   لِیَجْعَلَ۔ تاکہ کرے

اللّٰہُ۔ اللہ   ذٰلِکَ۔ یہ   حَسْرَۃً۔ حسرت   فِیْ۔ بیچ

قُلُوْبِہِمْ۔ انکے دلوں کے   وَ۔ اور   اللّٰہُ۔ اللہ   یُحْیٖ۔ زندہ کرتا

وَ۔ اور   یُمِیْتُ۔ مارتا ہے   وَ۔ اور   اللّٰہُ۔ اللہ

بِمَا۔ اس کو جو   تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو   بَصِیْرٌ۔ دیکھنے والا ہے   وَ۔ اور

لَئِنْ۔ اگر   قُتِلْتُمْ۔ تم مارے جاؤ   فِیْ۔ بیچ   سَبِیْلِ۔ راہ

اللّٰہِ۔ اللہ کے   اَوْ۔ یا   مُتُّمْ۔ مرو تم   لَمَغْفِرَۃٌ۔ تو بخشش ہے

مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ کی   وَ۔ اور   رَحْمَۃٌ۔ اسکی رحمت   خَیْرٌ۔ بہتر ہے

مِمَّا۔ اس سے جو وہ   یَجْمَعُوْنَ۔ جمع کرتے ہیں   وَ۔ اور   لَئِنْ۔ اگر

مُتُّمْ۔ مر جاؤ تم   اَوْ۔ یا   قُتِلْتُمْ۔ قتل ہو جاؤ   لَاْ۔ تو یقیناً

اِلَی۔ طرف   اللّٰہِ۔ اللہ کی   تُحْشَرُوْنَ۔ اکٹھے کیے جاؤ گے   فَبِمَا۔ تو کتنی

رَحْمَۃٍ۔ رحمت ہے   مِّنَ اللّٰہِ۔ اللہ کی کہ   لِنْتَ۔ آپ نرم ہیں   لَہُمْ۔ انکے لیے

وَ۔ اور   لَوْ۔ اگر   کُنْتَ۔ آپ ہوتے   فَظًّا۔ تند مزاج

غَلِیْظَ۔ سخت   الْقَلْبِ۔ دل   لَانْفَضُّوْا۔ تو وہ دوڑ جاتے سب

مِنْ حَوْلِکَ۔ آپ کے ارد گرد سے   فَاعْفُ۔ تو معاف کرو   عَنْہُمْ۔ ان کو

وَ۔ اور   اسْتَغْفِرْ۔ بخشش مانگو   لَہُمْ۔ ان کے لیے   وَ۔ اور

شَاوِرْ۔ مشورہ کرو   ھُمْ۔ ان سے   فِی۔ بیچ   الْاَمْرِ۔ کام کے

فَاِذَا۔ پھر جب   عَزَمْتَ۔ پختہ ارادہ کر لو   فَتَوَکَّلْ۔ تو بھروسہ کرو   عَلَی۔ اوپر

اللّٰہِ۔ اللہ کے   اِنَّ۔ بیشک   اللّٰہَ۔ اللہ   یُحِبُّ۔ پسند کرتا ہے

الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ بھروسہ کرنے والوں کو   اِنْ۔ اگر   یَّنْصُرْکُمُ۔ مدد کرے تمہاری

اللّٰہُ۔ اللہ   فَلَا۔ تو نہیں کوئی   غَالِبَ۔ غالب آنے والا   لَکُمْ۔ تم پر

وَ۔ اور   اِنْ۔ اگر   یَّخْذُلْکُمْ۔ ذلیل کرے تم کو   فَمَنْ۔ تو کون ہے

ذَا الَّذِیْ۔ وہ جو   یَنْصُرُ۔ مدد دے   کُمْ۔ تم کو   مِّنْ بَعْدِہٖ۔ اس کے بعد

وَ۔ اور   عَلَی۔ اوپر   اللّٰہِ۔ اللہ کے   فَلْیَتَوَکَّلِ۔ بھروسہ کرنا چاہیے

الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومنوں کو   وَ۔ اور   مَا۔ نہیں   کَانَ۔ ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِنَبِیٍّ ۔ کسی نبی کو زیبا
مَنۡ ۔ جو
غَلَّ ۔ اس نے چھپایا
تُوَفّٰی ۔ پورا دیا جائیگا
کَسَبَتۡ ۔ اس نے کمایا
یُظۡلَمُوۡنَ ۔ ظلم کیے جائینگے
اللّٰہِ ۔ اللہ کی
مِّنَ اللّٰہِ ۔ اللہ کی لے کر
وَ ۔ اور
دَرَجٰتٌ ۔ درجے ہیں
اللّٰہُ ۔ اللہ
لَقَدۡ ۔ بیشک
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۔ مومنوں کے
رَسُوۡلًا ۔ رسول
عَلَیۡہِمۡ ۔ ان پہ
وَ ۔ اور
الۡحِکۡمَۃَ ۔ حکمت
مِنۡ قَبۡلُ ۔ اس سے پہلے
اَوَ ۔ کیا
قَدۡ ۔ کہ بیشک
اَنّٰی ۔ کہاں سے ہے
مِنۡ عِنۡدِ ۔ پاس سے
عَلٰی ۔ اوپر
وَ ۔ اور
الۡتَقَی ۔ ملاقات

اَنۡ ۔ یہ کہ
یَغۡلُلۡ ۔ چھپائے گا
یَوۡمَ ۔ دن
کُلُّ ۔ ہر
وَ ۔ اور
اَفَمَنِ ۔ تو کیا جو
کَمَنۡ ۔ وہ اس کی طرح بنے
وَ ۔ اور
بِئۡسَ ۔ برا ہے
عِنۡدَ ۔ پاس
بَصِیۡرٌ ۔ دیکھتا ہے
مَنَّ ۔ احسان کیا
اِذۡ ۔ جبکہ
مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ ۔ انہیں میں سے جو
اٰیٰتِہٖ ۔ اسکی آئتیں
یُعَلِّمُہُمُ ۔ سکھاتا ہے ان کو
وَ ۔ اور
لَفِیۡ ۔ بیچ
لَمَّا ۔ جب
اَصَبۡتُمۡ ۔ پہنچا چکے تھے تم
ھٰذَا ۔ یہ
اَنۡفُسِکُمۡ ۔ تمہاری جانوں کے
کُلِّ ۔ ہر
مَا ۔ جو
الۡجَمۡعٰنِ ۔ دو جماعتوں کے تو

یَغُلَّ ۔ چھپائے
یَاۡتِ ۔ لائے گا
الۡقِیٰمَۃِ ۔ قیامت کے
نَفۡسٍ ۔ آدمی کو
ھُمۡ ۔ وہ
اتَّبَعَ ۔ پیروی کرے
بَآءَ ۔ پھرا
مَاۡوٰىہُ ۔ اس کا ٹھکانا
الۡمَصِیۡرُ ۔ ٹھکانہ
اللّٰہِ ۔ اللہ کے
بِمَا ۔ جو وہ
اللّٰہُ ۔ اللہ نے
بَعَثَ ۔ بھیجا
وَ ۔ اور
الۡکِتٰبَ ۔ کتاب
اِنۡ ۔ بیشک
ضَلٰلٍ ۔ گمراہی
اَصَابَتۡکُمۡ ۔ پہنچی تم کو
مِّثۡلَیۡہَا ۔ اس سے دگنی
قُلۡ ۔ کہو
اِنَّ ۔ بیشک
شَیۡءٍ ۔ چیز کے
اَصَابَکُمۡ ۔ پہنچے تم کو
فَبِاِذۡنِ ۔ حکم

وَ ۔ اور
بِمَا ۔ جو کچھ
ثُمَّ ۔ پھر
مَّا ۔ جو
لَا ۔ نہ
رِضۡوَانَ ۔ رضامندی
بِسَخَطٍ ۔ ناراضگی
جَہَنَّمُ ۔ جہنم ہے
ھُمۡ ۔ ان کے
وَ ۔ اور
یَعۡمَلُوۡنَ ۔ کرتے ہیں
عَلَی ۔ اوپر
فِیۡہِمۡ ۔ ان میں
یَتۡلُوۡا ۔ پڑھتا ہے
یُزَکِّیۡہِمۡ ۔ پاک کرتا ہے انکو
وَ ۔ اور
کَانُوۡا ۔ تھے وہ
مُّبِیۡنٍ ۔ ظاہر کے
مُّصِیۡبَۃٌ ۔ مصیبت
قُلۡتُمۡ ۔ تم نے کہا
ھُوَ ۔ وہ
اللّٰہَ ۔ اللہ
قَدِیۡرٌ ۔ قادر ہے
یَوۡمَ ۔ دن
اللّٰہِ ۔ اللہ کی سے ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور　لِيَعْلَمَ۔ تاکہ ظاہر کرے　الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کو　وَ۔ اور

لِيَعْلَمَ۔ تاکہ ظاہر کرے　الَّذِيْنَ۔ ان کو جو　نَافَقُوْا۔ منافق ہیں　وَ۔ اور

قِيْلَ۔ کہا گیا　لَهُمْ۔ ان کو　تَعَالَوْا۔ آؤ　قَاتِلُوْا۔ لڑائی کرو

فِيْ۔ بیچ　سَبِيْلِ۔ راہ　اللّٰهِ۔ اللہ کے　اَوِ۔ یا

ادْفَعُوْا۔ مدافعت کرو　قَالُوْا۔ کہتے ہیں　لَوْ۔ اگر　نَعْلَمُ۔ ہم جانتے

قِتَالًا۔ لڑائی کرنا　لَاتَّبَعْنٰكُمْ۔ تو ہم تمہاری پیروی کرتے　هُمْ۔ وہ

لِلْكُفْرِ۔ کفر کے　يَوْمَئِذٍ۔ اس دن　اَقْرَبُ۔ زیادہ قریب تھے　مِنْهُمْ۔ ان کے

لِلْاِيْمَانِ۔ ایمان سے　يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں　بِاَفْوَاهِهِمْ۔ اپنے مونہوں سے　مَّا۔ جو

لَيْسَ۔ نہیں　فِيْ۔ بیچ　قُلُوْبِهِمْ۔ انکے دلوں کے　وَ۔ اور

اللّٰهُ۔ اللہ　اَعْلَمُ۔ خوب جانتا ہے　بِمَا۔ جو کچھ　يَكْتُمُوْنَ۔ وہ چھپاتے ہیں

اَلَّذِيْنَ۔ وہ جنہوں نے　قَالُوْا۔ کہا　لِاِخْوَانِهِمْ۔ اپنے بھائیوں کو

وَ۔ اور　قَعَدُوْا۔ بیٹھ رہے　لَوْ۔ اگر　اَطَاعُوْنَا۔ کہا مانتے ہمارا

مَا۔ تو نہ　قُتِلُوْا۔ مارے جاتے　قُلْ۔ کہہ　فَادْرَءُوْا۔ ہٹا لو

عَنْ اَنْفُسِكُمُ۔ اپنی جانوں سے　الْمَوْتَ۔ موت　اِنْ۔ اگر

كُنْتُمْ۔ ہو تم　صٰدِقِيْنَ۔ سچے　وَ۔ اور　لَا۔ نہ

تَحْسَبَنَّ۔ خیال کر　الَّذِيْنَ۔ ان لوگوں کو جو　قُتِلُوْا۔ مارے گئے　فِيْ۔ بیچ

سَبِيْلِ۔ راہ　اللّٰهِ۔ خدا کے　اَمْوَاتًا۔ مردے　بَلْ۔ بلکہ

اَحْيَآءٌ۔ زندہ ہیں　عِنْدَ۔ پاس　رَبِّهِمْ۔ اپنے رب کے　يُرْزَقُوْنَ۔ کھاتے ہیں

فَرِحِيْنَ۔ خوش ہیں　بِمَا۔ اس پر جو　اٰتٰهُمُ۔ دیا ان کو　اللّٰهُ۔ اللہ نے

مِنْ فَضْلِهٖ۔ اپنے فضل سے　وَ۔ اور　يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ خوشیاں

مناتے ہیں　بِالَّذِيْنَ۔ ان پر　لَمْ۔ جو نہیں　يَلْحَقُوْا۔ ملے

بِهِمْ۔ انہیں　مِنْ خَلْفِهِمْ۔ پیچھے سے کہ　اَلَّا۔ یہ کہ نہیں

خَوْفٌ۔ خوف　عَلَيْهِمْ۔ ان پر　وَ۔ اور　لَا۔ نہ

هُمْ۔ وہ　يَحْزَنُوْنَ۔ غم کھاتے ہیں　يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ خوشیاں مناتے ہیں

بِنِعْمَةٍ۔ نعمتوں کے　مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے　وَ۔ اور　فَضْلٍ۔ فضل کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ - اور | اِنَّ - بیشک | اللّٰہَ - اللہ | لَا - نہیں
یُضِیْعُ - ضائع کرتا | اَجْرَ - اجر | الْمُؤْمِنِیْنَ - مومنوں کا۔

مختصر تفسیر بارھواں رکوع۔ آل عمران۔ پ۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وَ لَىٕنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَ لَىٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے ایمان والو نہ ہونا ان جیسے جنہوں نے کفر کیا اور کہا اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر میں گئے یا جہاد کو گئے کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ان کے جمع کیے ہوئے مال سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے۔

ابوداؤد نے مرفوعاً حضرت ابن عمر اور طبرانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ ان ہی میں شمار ہو جاتا ہے جبکہ وہ مشابہت باعث کفر ہو کیونکہ جو واقعہ آگے آ رہا ہے اس میں تقدیر کا انکار ہے جو صریح کفر ہے۔

ان آیات کریمہ میں ان لوگوں کا حال بیان فرمایا گیا جو سفر میں یا جہاد میں مر گئے اور شہید ہوئے مشرکین نے ملامت کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم ہمارے کہنے پر چلتے تو ایسا نہ ہوتا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ موت و حیات اللہ کے اختیار میں ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت رکھے اور اس کے گھر بخیریت واپس لائے اور گھر میں محفوظ بیٹھے ہوؤں کو ان کے بستروں پر ایڑیاں رگڑوا کر موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے موت لازم نہیں البتہ اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ مرنا گھر کی موت سے بدرجہا بہتر و افضل ہے۔ لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل ہے بلکہ فریب دہی کے مترادف ہے کہ یہاں ہوتے تو نہ مرتے۔ ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے۔
جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلائی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِیَجْعَلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ حَسْرَۃً فِیْ قُلُوْبِہِمْ۔ تاکہ اس گمان سے اللہ تعالےٰ ان کے دلوں میں افسوس ڈالے۔ اس کے معنی بعض مفسرین نے اس طرح کیے کہ منافقین کی زبان اور دل میں ایسی باتیں اللہ تعالےٰ نے اس لیے جاری کیں کہ ان میں ہمیشہ حسرت و افسوس ہی رہے وہ آخرت میں بھی حسرت و افسوس ہی کرتے رہیں کہ مسلمان ہماری مانند نہ ہوئے بعض شہید بعض فاتح۔

وَاللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مارنا اور زندہ کرنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اس میں کسی کا دخل نہیں اللہ تعالےٰ سب کی نیت کو جانتا ہے وہ جو کام کرتے ہیں اللہ انہیں دیکھتا ہے ہر ایک کے مناسب حال بدلہ دے گا۔ آگے فرماتا ہے اگر تم میری راہ میں مر جاؤ یا مارے جاؤ تو۔

لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ۔ تو تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے تم پر رحمتیں ہوں گی۔

اللہ کی راہ میں مرجانا اس کے عوض اللہ کا دیا ہوا صلہ ملنا اس چیز سے کہیں زیادہ بہتر ہے جسے حاصل کرنے کے لیے منافقین اور کفار موت سے بچنے کے لیے زور لگا رہے ہیں۔ اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلو اور کچھ دیر کے لیے بچ بھی جاؤ تو کیا تم کبھی نہ مرو گے یا نہ مارے جاؤ گے مرنا تو ہر حالت میں ہے پھر تم سب اللہ کے حضور جمع ہو گے اس وقت پتہ چل جائے گا کہ جو خوش قسمت اللہ کی راہ میں مرے یا مارے گئے ان پر اللہ تعالےٰ کی کیسی کیسی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

راہ خدا میں مرنے سے جو درجات ملتے ہیں وہ گھر کے مرنے سے بدرجہا افضل و بہتر ہیں اور بہر صورت سب کو اللہ تعالےٰ کی طرف اٹھنا ہے جیسا کہ فرمایا لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ۔ اس میں مقام عبدیت کے تین مقام بیان فرمائے گئے۔

پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ اللہ کی عبادت بخوف دوزخ کرے تو اسے عذاب نار سے امن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا مَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ۔

دوسرا مقام یہ ہے کہ بندہ شوق جنت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اسکی طرف وَرَحْمَۃٌ میں اشارہ فرمایا کیونکہ رحمت بھی جنت کا نام ہے۔

تیسرا مقام یہ ہے کہ بندہ مخلصانہ طور پر عشق الٰہی میں ذات واحد کی محبت میں عبادت کرے اسکا مقصد اس عبادت میں اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہ ہو تو اسے اللہ تعالےٰ اپنے دائرہ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا۔ اس کی طرف اشارہ لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ میں فرمایا گیا۔

پھر تم سب حضور خدا میں جمع ہو گے اس وقت پتہ چل جائے گا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے یا قتل کیے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے ان پر اللہ تعالٰی کی کیسی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جو کفر کی موت مرے ان پر کیا عذاب ہوتا ہے۔
آگے کی آیت کریمہ میں حضور کے خلق عظیم اور رحمت و شفقت کا تذکرہ فرمایا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

تو کیسی اللہ کی رحمت ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہو (اور آپ کے مزاج اقدس میں اس درجہ لطف و کرم ہے کہ روز احد میں بھی ان لوگوں پر غضب نہ فرمایا جو خلاف حکم اپنی مرضی سے درۂ احد چھوڑ کر مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے تھے) اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے (اور ہر بات میں ان پر شدت و غلظت فرماتے) تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو کر بکھر جاتے تو آپ انہیں معاف فرمائیں اور ان کے استغفار کریں (تاکہ اللہ آپ کی طلب بخشش کی بدولت انہیں معاف فرما دے) اور کاموں میں ان سے مشورہ لیں (اس لیے کہ اس استشارہ کرنے میں ان کی دلداری اور دلجوئی بھی ہے اور ان کی عزت افزائی بھی اور آپ کی طرف سے یہ سنت فعلی بھی عام ہو جائے گی کہ مشورہ کرنا مسنون ہے اس سے آئندہ امت نفع اٹھاتی رہے گی)۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ جو بات ہم کتاب و سنت میں نہ پائیں اس میں کیا طریق اختیار کریں؟ آپ نے فرمایا سمجھدار اور اہل ذکر سے مشورہ کرو۔ اس حدیث سے باہمی مشوروں کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

تعریف مشورہ

مشورے کے معنی ہیں کسی امر میں رائے لینا۔ اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا بھی ثابت ہوتا ہے (مدارک۔ خازن)
اور پھر جب کسی کام کا ارادہ پختہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو (توکل کہتے ہیں اللہ پر اعتماد کرنا اور اپنے تمام کام اس کے سپرد کر دینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندہ اللہ پر اتنا اعتماد کرلے کہ تمام کام اسی کی رضا پر موقوف کر دے اور اس سے مشورہ کا خلاف نہیں۔ اس لیے کہ مشورہ کر کے توکل برخدا ممنوع نہیں) بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے توکل والوں کو۔

شان نزول: غزوہ احد کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ دربار اقدس میں حاضر آئیں اور اپنے شوہر پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ عفان کے فرزند نے یہ کیا کیا وہ آئندہ کسی کلیدی ذمہ داری کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قابل نہیں رہے۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے ہتھیار دہور ہے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ نے ان کی بیوی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آج عثمان نے ہم کو رسوا کر دیا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو منع فرمایا اور فرمایا بس بس آگے کچھ نہ کہنا۔ حضرت عثمان غنی اور ان کے ساتھی مدینہ منورہ پہنچے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان اور ان کے رفقاء کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا لَقَدْ ذَهَبْتُمْ فِيهَا عَرِيضَةً ۔ بھائی تم اس دن ہم سے بہت دور چلے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خلق کریمانہ کی تعریف فرمائی اس اخلاق کو رحمت قرار دیا۔ (تفسیر کبیر)

اس کے بعد واضح کیا گیا کہ اللہ کی اعانت و نصرت کے مقابل دنیا کی طاقت ہیچ ہے اور اگر وہ غضب فرمائے تو دنیا کی اعانت اسے نہیں روک سکتی کما قال تعالے۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اگر اللہ مدد فرمائے تمہاری تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور یہ حقیقت ہے کہ اعانت الٰہی وہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اور رحمت الٰہی کا امیدوار رہتا ہے) اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیئے یعنی اپنے تمام کام اللہ کے حوالے کر کے اس پر اعتماد کرو۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی شان تھی۔ غزوۂ احد میں مسلح ہو کر تشریف لائے بعض صحابہ نے عرض کی حضور ہمارا منشاء ہرگز نہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کی یہ شان نہیں کہ ہتھیار باندھ کر بغیر مقابلہ کے ہتھیار کھول دے بلکہ اللہ پر بھروسا کرو۔ مشورہ تو محض چند آراء کا علم ہے اور بھروسا اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔

تعریف توکل

اللہ تعالے سے التجا کرنا۔ بعض نے کہا کہ توکل یہ ہے کہ روزی کی خواہش نفسانی کی وجہ سے اللہ تعالے کی نافرمانی نہ کی جائے۔

بعض نے کہا کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی کو معین حقیقی نہ جانو اسی پر بھروسہ کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول وہ کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو نہ داغ لگوتے ہیں نہ منتر کراتے ہیں نہ فال بد لیتے ہیں بلکہ اللہ تعالے پر بھروسہ کرتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منتر سے مراد وہ علوم ہیں جو غیر مسلموں نے ایجاد کیے۔
حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تم اللہ تعالےٰ پر پورا توکل کرو تو اللہ تعالےٰ تم کو بلا محنت اسی طرح روزی دے گا جیسے پرندوں کو کہ وہ صبح بھوکے جاتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔
اس کے بعد نبی کا دامن پاک ظاہر فرماتے ہوئے بتایا کہ انبیاء الٰہی معصوم ہیں کہ ان کے متعلق کسی چیز کے چھپانے کا الزام بھی توہین انبیاء ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے۔ اس لیے کہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء کرام سب معصوم ہیں ایسا ممکن نہیں وہ وحی اور غیر وحی میں غلول نہیں کر سکتے اور جو ایسا کرے اور من گھڑت چیزیں اللہ تعالےٰ کی طرف مثل غلام احمد قادیانی منسوب کر کے پیش کرے اس کا حکم یہ ہے کہ جو چھپائے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو اس کی کمائی پوری پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم ہرگز نہ ہوگا۔

يَغُلَّ۔ مضارع ہے اس کے معنی چھپانا ہے اس لفظ کے تین معنی ہوں گے۔
الف۔ کسی نبی کے متعلق یہ جائز نہیں کہ انہیں خیانت کا اتہام لگایا جائے۔
ب۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی نبی خائن ہو۔
ج۔ قیامت تک جہاد کی غنیمتیں نبی کے تصرف میں ہیں ان میں خیانت کرنے والا نبی کا مجرم ہوگا۔

تفسیر کبیر
وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ مَا غَلَّ سے مراد خیانت کیا ہوا سارا مال ہے جو بہت ہی زیادہ وزنی ہو کر خائن کی گردن پر رکھا جائے گا جس سے وہ رسوا ہوگا۔
یوم قیامت سے مراد مخلوق کا قبروں سے اٹھ کر جنت دوزخ میں پہنچنے تک کا وقت ہے یہ پچاس ہزار سال کا زمانہ ہوگا۔
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر والے سال حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اس وقت سوائے مال غنیمت۔ اسباب چاندی سونے کے کچھ نہ تھا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رفاعہ بن زید نے ایک حبشی غلام پیش کیا اس کا مدعم تھا وہ غلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا کجاوہ اونٹ سے اتار رہا تھا کہ دفعۃً ایک تیر اس کے لگا اور وہ جاں بحق ہوگیا۔ حاضرین نے کہا هَنِيْئًا لَّهُ الْجَنَّةُ جنت اسے مبارک ہو۔ شافع محشر نبیّ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں میں نے اس کو کمبل کے بدلے دوزخ میں دیکھا ہے۔ اس واقعہ کی خبر جب لوگوں کو ہوئی تو کوئی ایک تسمہ کوئی دو تسمہ لیے ہوئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ آگ ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ کے یہاں بڑی بھاری خیانت ایک گز زمین ہے۔ دو آدمی پڑوسی ہوں اور ایک دوسرے کی زمین سے گز بھر کاٹ کر اپنی زمین میں ملالے۔ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر کرکرہ نامی ایک شخص نگراں تھا اس کا انتقال ہوگیا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ دوزخ میں ہے صحابہ کرام نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں ایک عبا جو اس نے خیانت کر کے دبا لی تھی نکلی (بخاری)

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جنگ بدر میں ایک سرخ چادر جو غنیمت میں آئی تھی گم ہوگئی۔ تلاش کرنے پر نہ ملی۔ بعض منافقین نے کہا کہ وہ چادر علیہ الصلوۃ والسلام نے لے لی ہوگی اس کی تردید فرمائی گئی کہ غنیمت میں سے چھپا کر لینا نبی کے لیے حلال نہیں اس آیت میں نہایت اعلیٰ شان سے صفائی پیش کی گئی۔

جنگ احد میں وہ پچاس تیر انداز حفاظت کے لیے مامور تھے انھوں نے مسلمانوں کی کامیابی و فتحیابی دیکھی تو یہ حضرات صرف غنیمت کے لالچ میں ہٹ گئے اس خیال سے درہ کو خالی چھوڑ دیا کہ شاید حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ اعلان فرمادیں کہ جو جس نے مال غنیمت حاصل کر لیا ہے وہ اسی کا ہے شاید ہم وہ مال حاصل نہ کرسکیں اس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی۔ (روح المعانی)

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا اور اس کی نافرمانی سے مجتنب رہا۔ جیسے کہ مہاجرین وانصار اور صالحین امت) وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب سر لیا اور خالص نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

مَن سے مراد سارے انسان ہیں فرشتے جن داخل نہیں اتباع کے معنی ہیں کسی کے پیچھے پیچھے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چلنا۔ یہاں اس کا مفعول رضوان ہے اس لیے یہاں اتباع سے مراد حصول کے لیے سعی کرنا ہے۔ یہ کامیابی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے۔

رِضْوَان۔ بمعنی رضا و خوشنودی کے ہیں۔ اچھا وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا تلاش کرے۔ رضائے الٰہی سے مراد یا تو ایمان لے آنا ہے یا نیک عمل کرنا ہے۔ یہ دونوں چیزیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں موجود ہیں

كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ میں کفار و منافقین ہیں جنہوں نے اللہ کا غضب سر لیا اور خالص نافرمان ہوا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۔ وہ اللہ تعالےٰ کے یہاں بڑے درجوں پر ہیں (ان کے لیے ہر ایک کی منزلت اور مقام جدا جدا ہے) اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے۔

اس کے بعد مومنین پر احسان اور انہیں تعلیم کتاب و حکمت دین کا مذاکرہ فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

بے شک اللہ نے بڑا احسان فرمایا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ یقیناً تھے اس سے پہلے کھلی گمراہی میں۔

مَنَّ صیغہ ماضی ہے مَنّت سے ماخوذ ہے۔ منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سید عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت ہمارے لیے نعمت عظیمہ ہے اس لیے کہ مخلوق کی پیدائش جہل و عدم درایت اور قلت فہم اور نقصان عقل کے ساتھ ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے حضور پر نور سرور عالم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور اس ذات ستودہ صفات کی بدولت انہیں بصارت و بصیرت عطا کی۔ انہیں جہل سے نکالا اور انہیں راہ راست کی ہدایت کی اور حضور کے طفیل میں بیشمار نعمتوں سے نوازا اور ایسے کریم رؤف و رحیم کو بھیجا جو ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا ان کے لیے موجب فخر و شرف ہے جس کے احوال زہد و ورع۔ راستبازی و دیانتداری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ خود واقف ہیں۔ اس لیے کہ انہی میں سے آپ کا ظہور ہوا۔

اور کتاب و حکمت سکھانے سے مراد قرآن کریم سنانا پڑھانا ہے جس سے ان کے کان اس سے پہلے کبھی آشنا نہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم کے لیے انبیاء آئے۔ اور قرآن کو سمجھنے کے لیے فرامین رسول کی ضرورت ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یُزَکِّیْہِمْ فرما کر اس امر کو واضح کیا کہ انہیں کفر و ضلالت اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ اور ملکات رذیلہ و ظلمات نفس سے وہ پاک کیے گئے اور ایسے پاک کیے گئے کہ جن دماغوں میں نخوت و غرور سری تھی وہ سودائے محبت کا خزانہ بن گئے جن دلوں میں بغض و حسد و عناد اور انتقام کے جذبات ابھرے ہوئے تھے ان میں اخلاص و محبت و وداد و رقت بھر گئی۔ سب بھائی بھائی ہو گئے اور نفس کی قوت علمیہ و عملیہ دونوں کی تکمیل ہو گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے کھلی گمراہی کے شکار تھے حق و باطل نیک و بد میں قطعی امتیاز نہ کر سکتے تھے جہالت کی نابینائی میں مبتلا تھے۔ پھر نور مجسم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم محبت نے اس قوم کو ہادی و معلم بنا دیا ؎

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہی اک مدینہ کے چاند ہیں سب انہی کے دم کی بہار ہے

اس کے بعد تسلی دی گئی کہ مصائب و آلام سے گھبرانا مومن کا کام نہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْہَا قُلْتُمْ اَنّٰی ھٰذَا قُلْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچی (جیسی کہ جنگ احد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہو گئے) تو اس سے دو چند گو کہ تم انہیں پہنچا چکے ہو (چنانچہ بدر میں تم نے ان کے ستر کو قتل کیا اور ستر گرفتار کیے) پھر تمہارا یہ پوچھنا کہ اَنّٰی ھٰذَا کہتے ہو یہ کہاں سے آئی (اور یہ مصیبت کیوں آئی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں) تو فرما دیجئے کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی (اس لیے کہ تم نے ہمارے حبیب کی مرضی کے خلاف اول تو مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچ کر حضور کی شدید مخالفت کی۔ تم غنیمت حاصل کرنے کے لیے مرکز کو چھوڑ کر نکل پڑے یہ سب نقائص کی وجہ سے تمہارے اوپر قتل و ہزیمت کی مصیبت آئی۔) بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ چاہتا تو تمہیں امتحان میں نہ ڈالتا آگے اسی کی اور وضاحت فرمائی جا رہی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَآ اَصَابَکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا وَقِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰکُمْ ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْہُمْ لِلْاِیْمَانِ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِہِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دو مصیبت جو تم پر آئی (یعنی احد میں) جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں (یعنی مومنین و مشرکین کی) وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی۔

اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہوئے اور ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمن کو دفع کرو (یعنی عبد اللہ بن ابی بن سلول وغیرہ منافقین کو شریک کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں یا اسے دفع کریں۔ مسلمانوں کی تعداد بڑھا کر حفاظت دین کرلیں مگر ان سے حفاظت تو کیا ہو سکتی تھی وہ ظاہر کر دیے گئے کہ یہ مسلمان نہیں بلکہ درحقیقت منافق ہیں اگرچہ) بولے اگر ہم لڑائی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب تھے اپنے منہ سے کہتے ہیں (یعنی ظاہرداری کرتے ہیں مگر) ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں (یعنی ان کی بے ایمانی نفاق پر وری کا خدا کو علم ہے)

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے (یعنی ہم قبیلہ برادری کے) بارے میں کہا اور آپ بیٹھے رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے (یعنی جہاد میں حضور کے ساتھ نہ جاتے) تو نہ مارے جاتے۔ فرمادیجئے تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر سچے ہو (اسی دن ستر منافق گھر میں رہتے ہوئے مرگئے اور وہ اپنی جان نہ بچا سکے)

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جس دن دو فوجیں ملیں اور آپس میں مڈبھیڑ ہوئی جنگ شروع ہونے سے پہلے منافقوں کا سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول تین سو آدمیوں کو ساتھ لے کر آیا اور واپس جانے لگا تو اس نے کہا کہ کہاں جاتے ہو۔ اگر مسلمان ہو تو اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا کم از کم دشمن کے دفع کرنے میں شریک رہو تاکہ دشمن کے دلوں میں رعب رہے لیکن ان کے دل کا نفاق ظاہر ہو گیا۔

اس کے بعد شہداء احد کے حق میں مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کا نزول ہوا۔ اس اعتبار سے اس کا مورد خاص ہے لیکن حکم اس کا عام ہے اس لیے کہ یہ اصول ہے کہ مورد اگر خاص ہو تو جب تک کوئی مخصص نہ ہو اس کا حکم عام ہوتا ہے بنابریں یہ فضیلت عام شہداء کے حق میں ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور نہ گمان کرو انہیں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مرا ہوا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا بدلہ مسلمانوں کا۔

شانِ نزول:۔ اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت فضائل شہداء احد میں نازل ہوئی۔

امام ترمذی نے روایت کی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دل شکستہ دیکھ کر فرمایا کیوں پریشان ہو؟ حضرت جابر نے عرض کی یا رسول اللہ میرے والد احد میں شہید ہو گئے وہ بہت مقروض اور بال بچے والے تھے جس کا بوجھ مجھ پر ہے۔

فرمایا کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے آج تک کسی کو بے حجاب کلام نہ فرمایا سوائے تمہارے والد کے ان کو اپنا دیدار بھی کرایا اور کلام بھی فرمایا۔ کہ اے میرے بندے مانگ۔ انہوں نے عرض کی کہ اے میرے رب مجھے دوبارہ زندہ کر اور دنیا میں بھیج تاکہ میں پھر تیری راہ میں جہاد کروں اور شہادت حاصل کروں۔

ارشاد ہوا کہ بعد موت ہم واپس دنیا میں نہیں بھیجتے۔ انہوں نے عرض کی کہ پھر ہماری راحت و سکون کی خبر دنیا والوں کو بھیج اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالٰی نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے اور وہ جنت کی نہروں پر پرواز کرتے ہیں اور جنتی میوے کھاتے ہیں۔ طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں۔

جب انہوں نے کھانے پینے اور رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ و جہاد سے بیٹھ نہ رہیں۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ابوداؤد)

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں اور زندوں کی طرح ان کی خورد و نوش ہے وہ عیش کرتے ہیں۔

سیاق آیت کریمہ اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ آیت حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے۔

علماء نے فرمایا شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی انہیں خراب نہیں کرتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد سے اب تک بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے (خازن وغیرہ)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فضل وکرامت ورحمت واحسان یہ ہے کہ موت کے بعد حیات دی۔ اپنا مقرب کیا جنت
کا رزق دیا۔ نعمتیں عطا فرمائیں اور پچھلے لوگ جن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ وہ ہیں جو ایمان وتقوے پر ہیں۔
جب شہید ہوں گے ان سے ملیں گے اور قیامت کے دن امن وچین واطمینان سے محشور ہوں گے۔
ترمذی، نسائی میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر اتنی جتنی کسی کو خراش لگے۔
بخاری ومسلم میں ہے کہ حضور نے فرمایا جس کسی کو راہ خدا میں زخم لگا وہ قیامت کے دن ایسا ہی آئے
گا جیسے زخم لگنے کے وقت تھا اور اس کے خون میں مشک کی خوشبو ہوگی اور رنگ خون کا۔
مسلم شریف میں ہے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے حقوق العباد
قرض وغیرہ کے۔
حضرت طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غابہ (ایک جگہ کا نام ہے) کے لیے روانہ ہوا راستہ
میں رات ہوگئی۔ میں نے عبداللہ بن عمرو کے مزار اقدس پہ قیام کیا۔ رات کے حصہ میں میں نے قرآن کریم کی تلاوت
کی آواز سنی اس آواز سے دلکش اور مؤثر میں نے آواز کبھی نہیں سنی۔ میں نے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا تو حضور نے فرمایا وہ عبداللہ ہی تھے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کی ارواح کو قبض کر کے زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھ کر جنت میں رکھ دیا ہے جب رات ہوتی ہے
تو ان کی ارواح ان کے جسموں میں آ کر اسی طرح تلاوت وذکر کرتی ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو اپنے مکانوں
میں چلی جاتی ہیں۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے جب نہر نکالی تو وہاں شہدائے احد کی قبریں تھیں
جب ان کی قبروں کو کھولا گیا تو بالکل اسی طرح تر وتازہ تھیں
حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر کے والد کو انہوں نے اسی حال میں پایا کہ ان کا ہاتھ زخم
پر تھا جب ہاتھ ہٹایا تو خون کا فوارہ جاری ہو گیا پھر ہاتھ رکھا گیا تو خون بند ہو گیا۔
حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو قبر میں دیکھا کہ گویا وہ سو رہے ہیں اور کفن کی چادر تک اپنی
اصلی حالت میں تھی پاؤں پہ جو گھاس رکھی تھی وہ بھی ویسی ہی تھی۔ حالانکہ ان کو چھیالیس سال ہو چکے تھے
ان شہداء میں سے ایک صاحب کے پیر میں بعد شہادت پھاوڑا لگا اور وہ حضرت حمزہ تھے۔ پھاوڑا
لگتے ہی خون جاری ہو گیا۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کی قبر سے جو مٹی نکلتی تھی اس میں سے خوشبو مہکتی تھی
حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس ہوئے تو مصعب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن عمیر جو شہید ہو چکے تھے ان کی قبر سے گذرے وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے اور ان کے واسطے دعا فرمائی پھر یہ آیت پڑھی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ اس کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ تعالے کے ہاں شہیدوں میں ہوں گے۔ دیکھو ان کی قبروں پر آکر ان کی زیارت کیا کرو اور سلام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قیامت تک جو شخص بھی ان کو آکر سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیا کریں گے۔

بامحاورہ ترجمہ تیرھواں ۱۳ رکوع آل عمران پ ۴

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کی نکوکاریوں اور پرہیزگاریوں کا بڑا ثواب ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ بیشک لوگوں نے اجتماع کیا ہے تمہارے لیے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا اور کہا ہم کو اللہ کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے نہ پہنچی انہیں کوئی تکلیف اور اللہ کی رضا پر چلے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے تو نہ ڈرو ان سے اور مجھ سے ڈرو اگر تم ہو ایمان والے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور (اے محبوب) نہ غمگین کرے تمہیں ان کا کفر میں دوڑنا بے شک وہ اللہ کا نہ بگاڑ سکیں گے کچھ اللہ چاہتا ہے کہ نہ کرے ان کا آخرت میں کوئی حصہ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

وہ جنہوں نے خریدا ایمان کے بدلے کفر ہرگز نہ بگاڑ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

سکیں گے اللہ کا کچھ۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور نہ گمان میں رہیں کافر جو ہم نے انہیں ڈھیل دی بہتر ہے ان کے لیے ہم نے تو اسی لیے انہیں ڈھیل دی کہ گناہوں میں اور برائیوں میں بڑھیں اور ان کیلئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

نہیں ہے اللہ کہ چھوڑے مومنین کو اس حال پر جس پر تم ہو حتی کہ جدا کر دے گندے کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ تمہیں سب کو مطلع کر دے غیب پر ہاں لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اور نہ گمان کریں جو بخل کرتے ہیں اس سے جو اللہ نے دی انہیں اپنے فضل سے بہتر ہے ان کے لیے بلکہ وہ برا ہے ان کے لیے بہت جلد ہی ان کے گلے میں طوق ہوگا جس میں وہ بخل کیا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔

لفظی ترجمہ

اَلَّذِيْنَ ۔ وہ جو	اِسْتَجَابُوْا ۔ بلانے پر آئے	لِلّٰهِ ۔ اللہ	وَ ۔ اور
اَلرَّسُوْلِ ۔ رسول کے	مِنْۢ بَعْدِ ۔ بعد اسکے	مَا ۔ جو	اَصَابَهُمُ ۔ پہنچا انہیں
اَلْقَرْحُ ۔ زخم	لِلَّذِيْنَ ۔ انکے لیے جو	اَحْسَنُوْا ۔ اچھے ہوئے	مِنْهُمْ ۔ ان سے
وَ ۔ اور	اتَّقَوْا ۔ پرہیزگار ہوئے	اَجْرٌ ۔ اجر	عَظِيْمٌ ۔ بڑا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِیْنَ۔ وہ جن کو
قَالَ۔ کہا
لَھُمُ۔ ان کو
النَّاسُ۔ لوگوں نے
اِنَّ۔ بیشک
النَّاسَ۔ لوگ
قَدْ۔ یقیناً
جَمَعُوْا۔ اکٹھے ہو چکے
لَکُمْ۔ تمہارے لیے
فَاخْشَوْ۔ تو ڈرو
ھُمْ۔ ان سے
فَزَادَ۔ تو زیادہ ہوا
ھُمْ۔ ان کا
اِیْمَانًا۔ ایمان
وَ۔ اور
قَالُوْا۔ بولے
حَسْبُنَا۔ کافی ہے ہم کو
اللّٰہُ۔ اللہ
وَ۔ اور
نِعْمَ۔ اچھا ہے
الْوَکِیْلُ۔ کارساز
فَانْقَلَبُوْا۔ تو پلٹے وہ
بِنِعْمَۃٍ۔ نعمت
مِّنَ اللّٰہِ۔ اللہ سے
وَ۔ اور
فَضْلٍ۔ فضل کے ساتھ
لَمْ۔ نہ
یَمْسَسْھُمْ۔ پہنچی ان کو
سُوْٓءٌ۔ کوئی تکلیف
وَ۔ اور
اتَّبَعُوْا۔ پیروی کی
رِضْوَانَ۔ رضامندی
اللّٰہِ۔ اللہ کی
وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ
ذُوْ۔ صاحب
فَضْلٍ۔ فضل
عَظِیْمٍ۔ بڑے کا ہے
اِنَّمَا۔ اسکے سوا نہیں
ذٰلِکُمُ۔ یہ
الشَّیْطٰنُ۔ شیطان ہے
یُخَوِّفُ۔ ڈراتا ہے
اَوْلِیَآءَہٗ۔ اپنے دوستوں کو
فَلَا۔ تو نہ
تَخَافُوْھُمْ۔ خوف کرو تم ان سے
وَ۔ اور
خَافُوْنِ۔ مجھ سے ڈرو
اِنْ۔ اگر
کُنْتُمْ۔ ہو تم
مُّؤْمِنِیْنَ۔ ایمان والے
وَ۔ اور
لَا۔ نہ
یَحْزُنْکَ۔ غمگین کریں تم کو
الَّذِیْنَ۔ وہ جو
یُسَارِعُوْنَ۔ دوڑے
فِیْ۔ بیچ
الْکُفْرِ۔ کفر کے
اِنَّھُمْ۔ بیشک وہ
لَنْ۔ ہرگز نہ
یَّضُرُّوا۔ نقصان پہنچا سکیں گے
اللّٰہَ۔ اللہ کو
شَیْئًا۔ کچھ
یُرِیْدُ۔ چاہتا ہے
اللّٰہُ۔ اللہ
اَلَّا۔ یہ کہ نہ
یَجْعَلَ۔ بنائے
لَھُمْ۔ ان کا
حَظًّا۔ حصہ
فِی۔ بیچ
الْاٰخِرَۃِ۔ آخرت کے
وَ۔ اور
لَھُمْ۔ ان کے لیے
عَذَابٌ۔ عذاب ہے
عَظِیْمٌ۔ بڑا
اِنَّ۔ بیشک
الَّذِیْنَ۔ وہ جو
اشْتَرَوُا۔ خریدیں
الْکُفْرَ۔ کفر کو
بِالْاِیْمَانِ۔ ایمان کے بدلے
لَنْ۔ ہرگز نہ
یَّضُرُّوا۔ تکلیف دیں گے
اللّٰہَ۔ اللہ کو
شَیْئًا۔ کچھ بھی
وَ۔ اور
لَھُمْ۔ ان کے لیے
عَذَابٌ۔ عذاب ہے
اَلِیْمٌ۔ دردناک
وَ۔ اور
لَا۔ نہ
یَحْسَبَنَّ۔ خیال کریں
الَّذِیْنَ۔ وہ جو
کَفَرُوْٓا۔ کافر ہیں
اِنَّمَا۔ کہ جو
نُمْلِیْ۔ مہلت دی ہے ہم نے
لَھُمْ۔ ان کو
خَیْرٌ۔ بہتر ہے
لِّاَنْفُسِھِمْ۔ ان کے لیے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّمَا۔اس کے سوا نہیں	نُمْلِيْ۔ہم مہلت دیتے ہیں	لَهُمْ۔ان کو	لِيَزْدَادُوْا۔تاکہ بڑھالیں
اِثْمًا۔گناہ	وَ۔اور	لَهُمْ۔ان کے لیے	عَذَابٌ۔عذاب ہے
مُّهِيْنٌ۔رسوا کرنے والا	مَا۔نہیں	كَانَ۔ہے	اللّٰهُ۔اللہ
لِيَذَرَ۔کہ چھوڑ دے	الْمُؤْمِنِيْنَ۔مومنوں کو	عَلٰى۔اوپر	مَآ۔اسکے جو
اَنْتُمْ۔تم ہو	عَلَيْهِ۔اس پر	حَتّٰى۔یہاں تک کہ	يَمِيْزَ۔الگ کردے
الْخَبِيْثَ۔پلید کو	مِنَ الطَّيِّبِ۔پاک سے	وَ۔اور	مَا۔نہیں
كَانَ۔ہے	اللّٰهُ۔اللہ	لِيُطْلِعَكُمْ۔کہ خبردار کرے تم کو	
عَلٰى۔اوپر	الْغَيْبِ۔غیب کے	وَ۔اور	لٰكِنَّ۔لیکن
اللّٰهَ۔اللہ	يَجْتَبِيْ۔چن لیتا ہے	مِنْ رُّسُلِهٖ۔اپنے رسولوں میں سے	
مَنْ۔جسے	يَشَآءُ۔چاہے	فَاٰمِنُوْا۔تو ایمان لاؤ	بِاللّٰهِ۔اللہ پر
وَ۔اور	رُسُلِهٖ۔اسکے رسولوں پر	وَ۔اور	اِنْ۔اگر
تُؤْمِنُوْا۔تم ایمان لاؤ	وَ۔اور	تَتَّقُوْا۔پرہیزگاری کرو	فَلَكُمْ۔تو تمہارے لیے
اَجْرٌ۔اجر ہے	عَظِيْمٌ۔بڑا	وَ۔اور	لَا۔نہ
يَحْسَبَنَّ۔خیال کریں	الَّذِيْنَ۔وہ جو	يَبْخَلُوْنَ۔بخل کرتے ہیں	بِمَآ۔اس سے جو
اٰتٰهُمُ۔دیا ان کو	اللّٰهُ۔اللہ نے	مِنْ فَضْلِهٖ۔اپنے فضل سے	
هُوَ۔وہ	خَيْرًا۔بہتر ہے	لَّهُمْ۔ان کے لیے	بَلْ۔بلکہ
هُوَ۔وہ	شَرٌّ۔برا ہے	لَّهُمْ۔ان کے لیے	سَيُطَوَّقُوْنَ۔جلد طوق
ڈالے جائیں گے	مَا۔جو	بَخِلُوْا۔بخل کیا	بِهٖ۔اسکے ساتھ
يَوْمَ۔دن	الْقِيٰمَةِ۔قیامت کے	وَ۔اور	لِلّٰهِ۔اللہ ہی کی
مِيْرَاثُ۔ملکیت ہے	السَّمٰوٰتِ۔آسمانوں	وَ۔اور	الْاَرْضِ۔زمین میں
وَ۔اور	اللّٰهُ۔اللہ	بِمَا۔اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ۔خبردار ہے۔			

مختصر تفسیر تیرھواں رکوع سورۃ آل عمران پ۴

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر آئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا۔ ان کے نیک لوگوں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے اجتماع کیا ہے تمہارے لیے تو ڈرو ان سے تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا اور کہنے لگے ہم کو کافی ہے اللہ اور وہ بہترین وکیل ہے تو لوٹے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی رضا پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں کو خوف دلاتا ہے تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

شان نزول

اس آیت کریمہ میں مختلف روایات ہیں۔ صحیح اور قوی روایت یہ ہے کہ پندرہ شوال کو احد کی جنگ ختم ہوئی۔ ابو سفیان اپنے رفقاء کے ساتھ جب مقام روحاء پر پہنچا تو حسرت سے کہنے لگا کہ ہم نے جیتا ہوا میدان چھوڑ دیا اور ان قیدیوں کو بھی ہمراہ نہ لائے جو ہمارے قبضہ میں تھے یہ بڑی غلطی کی۔

یہ سوچ کر انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صرف وہی مجاہد جو غزوۂ احد میں تھے ابو سفیان اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لیے نکلیں۔

یہ حکم ملتے ہی غازیان اسلام بپھرے شیروں کی طرح میدان کے لیے نکل آئے۔ ان میں اکثر صحابہ کرام زخمی حالت میں تھے بعض اپنے زخموں پر مرہم پٹی بھی نہ کر سکے تھے ایک زخمی دوسرے زخمی کا سہارا لے کر چلتے بعض اس قدر کمزور اور زخمی تھے کہ پیدل نہ چل سکتے تھے ان کو لوگ کندھوں پر اٹھا کر میدان میں لائے ان کی تعداد ستر کے قریب تھی جن میں حضرت ابو بکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد۔ سعید۔ عبد الرحمن بن عوف۔ حذیفہ بن یمان۔ ابو عبیدہ بن جراح اور عبد اللہ بن مسعود بھی تھے۔

جو حضرات رہ گئے تھے وہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہے تھے جیسے حضرت جابر کو حکم فرمایا تھا کہ تمہارے والد کل شہید ہو چکے ہیں اور تمہاری سات یتیم بہنیں ہیں انہیں سنبھالو۔

جانثاران اسلام کا یہ قافلہ مدینہ سے روانہ ہوا اور شام تک منزل حمراء الاسد تک پہنچ گیا یہ منزل مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بعض نے کہا کہ تین میل ہے۔ اصل میں یہ دونوں مختلف راستے ہیں ایک طرف سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آٹھ میل دوسرے سے تین میل۔ ان جاں نثاروں کو معبد بن ابی معبد خزاعی نے دیکھا تو ابوسفیان کو کہا کہ میں نے اس شان کے مجاہد اور جاں نثار آج تک نہیں دیکھے اگر تیرا مقابلہ ہو گیا تو تجھ کو نیست و نابود کر دیں گے۔ صفوان بن امیہ نے ابوسفیان سے کہا کہ مکہ واپس چلو تمام کفار صفوان کے ہمزبان ہو گئے اور مکہ کو واپس چلے گئے۔

سرکار دو عالم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک منزل حمراء الاسد میں قیام کیا جب کوئی مقابل نہ آیا تو بخیریت فاتحانہ شان سے مدینہ واپس تشریف لے آئے اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس غزوہ کا نام غزوۂ حمراء الاسد رکھا گیا۔ روح المعانی

دوسری روایت یہ ہے۔ عکرمہ مجاہد کا قول ہے کہ آیت کریمہ غزوہ بدر صغریٰ کے موقع پر نازل ہوئی۔

غزوہ احد سے واپسی پر ابوسفیان نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آئندہ سال بدر میں تم سے ملیں گے۔ حضرت فاروق اعظم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ابوسفیان کو جواب دیا تھا کہ ان شاء اللہ ضرور دو دو ہاتھ ہوں گے چنانچہ دوسرے سال ابوسفیان سامان جنگ فراہم کرنے میں مصروف ہو گیا۔ قریش مکہ کو مکہ سے نکلنے کی ترغیب دینے لگا۔

نعیم بن مسعود اشجعی نے جو مدینہ سے مکہ پہنچا تھا ابوسفیان اور قریش کو شوکت اسلام اور سامان حرب کے متعلق بتایا کہ لشکر اسلام سے مدینہ اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے انار دانوں سے بھرا ہوتا ہے۔

ابوسفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم نے غزوہ احد کے بعد وعدہ کیا تھا لیکن اس سال قحط اور خشک سالی نے ہمارے جانوروں کو چارہ سے محروم کر دیا لہٰذا تم مدینہ منورہ جا کر جاں نثاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ کر دو تاکہ وہ جنگ کا ارادہ ملتوی کر دیں اگر تو نے یہ کام کر دیا تو ہم تجھے سہ سالہ بیس اونٹ دے دیں گے۔

نعیم مدینہ پہنچا اور اپنے سر کو منڈا کر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ عمرہ کر کے آیا ہے اس نے جاں نثاران اسلام کو قریش کی تیاریوں اور ان کی شان و شوکت کے بارے میں بتایا اور مشورہ دیا کہ وہ مدینہ سے نہ نکلیں بعض حضرات نے نعیم کی اس بات سے گرانی محسوس کی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ شاید اب مسلمان مدینہ سے باہر قدم نہ رکھیں گے حضور نے مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خلیفہ مقرر فرمایا علم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمایا پندرہ سو مجاہدین کو ساتھ لے کر تشریف لے چلے۔ اس لشکر میں دس گھوڑے اور بہت سامان غنیمت تھا وہاں آٹھ روز تک قیام فرمایا

ابوسفیان دو ہزار اشقیاء لے کر مکہ سے چلا تھا جس میں پچاس گھوڑے تھے جب منزل مر الظہران جو کہ مکہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچ کر یہ بہانہ کرتا ہوا واپس ہوا کہ جنگل خشک ہیں جانوروں کے لیے چارہ اور لوگوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے دودھ میسر نہیں ہے۔ حقیقتاً اس پر اسلام کا رعب طاری ہو گیا تھا کہ بھاگتے ہوئے ستو راستے میں پھینک گئے تھے۔ اس کا تذکرہ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ میں کیا گیا۔

یہ حال دربار رسالت تک پہنچا۔ حضور نے فرمایا قسم بخدا میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ ایک بھی نہ ہو چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ستر سوار لے کر حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھتے روانہ ہوئے۔ بدر میں پہنچ کر آٹھ شب قیام فرمایا۔ مال تجارت ساتھ تھا اسے فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم و غانم مدینہ طیبہ واپس تشریف لے آئے جنگ نہیں ہوئی۔

چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ کو واپس ہو چکے تھے اس وجہ سے کوئی مقابلہ میں آیا ہی نہیں اس واقعہ کو اس آیۂ کریمہ میں ظاہر فرمایا گیا کہ اللہ کی نعمتوں سے متمتع ہونے والے تجارت کا نفع حاصل کرنیوالے وہی ہیں جو خدا اور رسول کی آواز پر لبیک کہیں۔ دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلیں اور فضل الٰہی سے بلا جنگ جہاد کا اجر لے کر واپس ہوں۔

اور یہ سب کچھ اسی صاحب فضل عظیم رب کریم کا کرم تھا جس نے انہیں اطاعت کی توفیق دی اور مشرکوں کے دلوں میں خوف دہراس ڈال دیا۔ رہا منافق نعیم بن مسعود بن اشجعی یہ مسلمانوں کو خوف دلاتا ہی رہا۔ مگر منافق و مشرکین جو اولیاء الشیطان تھے وہی پسپا ہوئے اس لیے کہ انہیں خوف علل و اسباب کا ہوتا ہے اور مسلمان کو خدا کا ہی خوف ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے کہا تھا۔ اَلَّذِيْنَ سے مراد صحابہ کرام مجاہدین اسلام ہیں اَلنَّاس سے نعیم بن مسعود اشجعی ہیں۔ اگرچہ کہنے والا ایک شخص تھا لیکن راضی تمام کفار و مشرکین تھے اس لیے الناس ارشاد فرمایا اس سے ابوسفیان وغیرہ مراد ہیں۔

جَمَعُوْا۔ اکٹھا کرنا۔

فَاخْشَوْهُمْ خشیت۔ خوف۔ خشیت اس ڈر کو کہتے ہیں جس میں خشوع خضوع ہو۔

لَا تَخَافُوْهُمْ۔ ان سے بالکل نہ ڈرو۔

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا نعیم کی یہ خبر صحابہ کرام کے لیے زیادتی ایمان کا باعث بنی۔ یہ کمال ایمان ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ حسب کے معنی کافی ہونا۔ وکیل کے معنی سپرد کرنا صحابہ نے کہا کہ کفار کی ہم کو پرواہ نہیں۔ ہمارا رب ہمیں کافی ہے۔ وہ بہترین کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ۔ وہ حضرات روانہ ہوگئے۔ میدان میں پہنچ گئے۔ قیام کیا پھر لوٹے اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ۔ نعمت سے مراد عافیت اور فضل سے مراد تجارتی نفع۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ۔ کوئی تکلیف ان کے قریب نہ آئی۔

وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ۔ اتباع۔ پیچھے چلنا۔ رضوان۔ رضاء کا مصدر ہے۔ یہ حضرات مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ تک جانے آنے۔ کھانے پینے۔ تجارت کرنے نفع کمانے ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی رضاء کے تابع رہے اور اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوا۔

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ۔ اللہ تعالےٰ سب پر بڑے ہی فضل وکرم والا ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ۔ ذٰلکم اسم اشارہ ہے یعنی کفار مکہ ہیں۔ شیطان سے مراد ابلیس ہے یہ لوگ ڈرانے والے یا کہلا کر بھیجنے والے سرداران قریش۔

یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ۔ یخوف بمعنی ڈرانا۔ تم کو اپنے کفار سے ڈراتا ہے۔

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ اے صحابہ کرام۔ ایمان والو تم مجھ سے ہی ڈرنا۔ ان کے ڈرانے سے مطلقاً خوف نہ کرنا میں تمہارے لیے کافی ہوں یہ تمام خطاب اپنے صحابہ کرام سے ہے جو بدر صغریٰ میں شریک ہوئے۔

اس کے بعد سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ مشرکین وکفار کتنی ہی تیاریاں کریں آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا۔ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝

اور اے محبوب تمہیں غمگین نہ کرے (ان کا رویہ) جو دوڑ رہے ہیں کفر کی طرف وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے (خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا روساء یہود یا مرتدین یا مرزائی وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے) اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہو سکے (اس میں قدریہ معتزلہ فرقہ کا رد ہے اور یہ آیت اس امر پر دلیل ہے کہ خیر وشر بارادہ الٰہی ہے مشیت بغیر کچھ نہیں ہوتا) اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

حُزْن۔ کے معنی غمگین ہونا یا کرنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی حرکات سے سخت رنج اور غم ہوتا تھا

اَلَّذِیْنَ سے مراد منافقین مرتدین کفار ہیں

یُسَارِعُوْنَ۔ دوڑتے ہیں۔ سُرعت۔ تیزی کے معنی میں آتا ہے یعنی جلدی کرتے ہیں یعنی اے محبوب وہ لوگ آپ کو غمگین نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں اور اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرمایا اور اپنے محبوب مومنین مراد لیے یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام۔ شَيْئًا۔ نکرہ فرما کر تمام نقصانات کی نفی فرمادی کہ یہ کبھی بھی کچھ نقصان نہ دے سکیں گے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ۔ يَجْعَلَ اس کے معنی پیدا کرنا۔ حَظّ کے معنی ہیں حصہ آخرۃ سے مراد دنیاوی زندگی کے بعد کا عالم برزخ یعنی اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ انہیں قبر حشر میں اللہ کی رحمت سے کوئی حصہ نہ ملے گا۔ کیونکہ ایمان سے یہ حصہ ملتا ہے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ انہیں اس قدر بڑا عذاب ملے گا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکے۔ امام قفال فرماتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول۔

منافقین مرتدین ہیں جو وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو پریشان کرتے تھے اور کفر میں جلدی کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ کے بارے میں ہوا۔ (روح المعانی)

آگے مرتدین کے متعلق ارشاد ہے۔ بعض جو مسلمان ہو کر کفر خرید کر بے ایمان ہوئے۔ وہ دردناک عذاب کے مستحق ہیں اور انہیں جو ڈھیل دی گئی ہے اسے وہ اپنی کامیابی نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے ذخیرہ معاصی کو بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے تاکہ عذاب الٰہی سے کسی طرح نہ بچ سکیں چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا یعنی منافقین جو کلمہ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ جو باوجود قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے) وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور نہ گمان کریں کافر کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اس کے لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں (حق سے عناد اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کر کے اپنا نامہ عمل اور سیاہ کر رہے ہیں۔

اِشْتَرَوْا۔ انہوں نے مول لیا اس کے معنی خریدنا انہوں نے ایمان و یقین کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا۔ علماء یہود حضور نبی آخر الزمان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی لوگوں کو بشارتیں دیتے تھے مصیبتوں میں آپ کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے۔ جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو انھوں نے حسد و عناد سے مخالفت کی (تفسیر کبیر)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث میں ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضور کون شخص اچھا ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور اعمال صالح۔ عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور اعمال ظالم اس کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ یہاں چند باتیں واضح فرمائی گئیں۔

اول یہ کہ مومن کافر کے مابین اللہ تعالے امتیاز کرے گا۔ اور ملاجلا نہ رہنے دیگا۔

دوسرے یہ کہ علم تمیز کے لیے رسولوں میں ذات مصطفی علیہ التحیہ والثناء بالخصوص مختص ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

نہیں اللہ کہ چھوڑ دے مومنین کو اس حال میں جس پر تم ہو جب تک تمیز نہ کرا دے خبیث لوگوں کی پاک لوگوں سے اور نہیں ہے اللہ کہ تم کو مطلع کر دے غیب پر لیکن چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ تعالے اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگار بنو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اہل ایمان اور منافقین اسلام کے مابین امتیاز کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ ہم نے مومن مخلص کے احوال پر حضور کو مطلع فرما کر منافق کی اندرونی حالت ظاہر فرمادی اور دونوں میں امتیاز فرمانے کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادیا۔

شانِ نزول:۔ آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے خلقت وآفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی صورتوں میں تھی میرے آگے پیش کی گئی جس طرح آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا ہر اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لائے گا اور جو کفر کرے گا۔

یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے استہزاء کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں حتی کہ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے اس کو بھی پہچانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا حالانکہ ہم ان کے سامنے ہیں وہ ہمیں نہیں جانتے کہ ہم میں کون ان پر صحیح ایمان والا ہے۔

اس پر سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر قیام فرمایا اور حمد وثنا کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس سے کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پر عبداللہ بن حذافہ سہمی اٹھا اور بولا حضور میرا باپ کون ہے؟ حضور نے فرمایا حذافہ۔
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے عرض کیا حضور ہم اللہ کی ربوبیت اور آپ کی رسالت اور دین اسلام پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔ کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر حضور منبر سے اتر آئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا گیا اور حضور کے علم میں طعن کرنا وسعت علم پر نقص نکالنا یہ شیوۂ منافقین ہے اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ اگرچہ علم بقدر مرتبہ تمام انبیاء کو ملا مگر جو رسولوں میں مجتبیٰ ہے جو انبیاء میں برگزیدہ رسول ہے اسے اللہ تعالیٰ علم غیب عطا فرماتا ہے۔ پھر سید انبیاء حبیب خدا تو تمام رسولوں میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ و افضل و اعلم ہیں انہیں جتنا بھی علم عطا ہو وہ کم ہے۔

اور پھر علم غیب بذاتہ خود ایک معجزہ ہے اور معجزات انبیاء مسلّم ہیں۔ اس کے بعد آیتوں میں بخل کی مذمت اور بخیل کے لیے وعید شدید کا بیان ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اور نہ گمان کریں وہ جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی۔ کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے بری ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن انکے گلے کا طوق ہوگا۔ اور اللہ وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ کا فاعل یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یا قرآن پاک کا قاری ہے یعنی اے محبوب یا اے قاری قرآن ان لوگوں کے بخل کو ان کے حق میں بہتر نہ سمجھو۔

بخل کے معنی

بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اس لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت کریمہ میں بھی ایک وعید ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں (ترمذی)

اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو طوق کی طرح پہنے گا اور ڈسے گا اور کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اور جبکہ سب کچھ اللہ کا ہے اور باقی کی ملک باطل ہے تو سخت نادانی ہے کہ اس مال ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے۔

سَیُطَوَّقُوْنَ۔ طوق سے بنا۔ طوق ہر وہ چیز جو گلے میں ڈالی جائے خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی۔

مَا بَخِلُوْا سے وہ مال مراد ہے جس میں بخل کیا گیا

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے دن بخیل کی پردہ پوشی نہ ہوگی بلکہ اس طوق کے ذریعہ اسے رسوا کیا جائے گا۔

وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث۔ وارث کی چیز کا دوسرے کی طرف بغیر کسی عقد کے منتقل ہوجانا ورثہ کہلاتا ہے۔ آسمان اور زمین کی تمام چیزیں اللہ کی ملک ہیں۔

وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ جو کچھ تم سخاوت کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع سورۃ آل عمران ۳

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ہ	بے شک اللہ نے سنا انہیں جنہوں نے کہا اللہ محتاج ہے اور ہم غنی اب ہم لکھ رکھیں گے جو انہوں نے کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا اور کہیں گے ہم چکھو عذاب جلانے والا۔
ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ہ	یہ جو بدلا ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔
اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ	وہ جو کہتے ہیں کہ بے شک اللہ نے ہم سے اقرار لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھائے فرما دیجئے بیشک آچکے ہیں مجھ سے پہلے بہت رسول کھلی نشانیاں لے کر اور اس کے ساتھ جو تم کہتے ہو تو کیوں قتل کیا تم نے انہیں اگر تم سچے ہو۔
فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَ	تو اگر وہ جھٹلائیں تو تم سے پہلے رسول بھی جھٹلائے گئے تم سے پہلے جو آئے تھے صاف نشانیاں اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○

صحیفے اور روشن کتاب لے کر۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

ہر جان کو ذائقہ موت چکھنا ہے اور تم کو تو پورا بدلہ قیامت کے دن ملے گا تو جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی نہیں مگر یہی دھوکہ کا مال ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہو گی تمہارے مال اور جان سے اور بیشک تم ان کی سنو گے جنہیں کتاب دی گئی تم سے پہلے اور مشرکوں سے برائیاں بہت کچھ اور اگر صبر کرو اور تقویٰ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۟ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○

اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور بیان کر دینا لوگوں سے اور نہ اسے چھپانا تو انہوں نے ڈال دیا اسے پس پشت اور خرید لیا اس کے بدلے ذلیل مال تو برا ہے جو انہوں نے خریدا۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

نہ گمان کریں وہ جو خوش ہو رہے ہیں اس پر جو حاصل کیا اور پسند کرتے ہیں یہ کہ تعریف کیے جائیں جو نہیں کیا تو نہ سمجھو انہیں دور عذاب سے اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اور اللہ کے لیے ہے ملکیت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لفظی ترجمہ

لَقَدْ۔ بیشک　سَمِعَ۔ سنی　اللّٰهُ۔ اللہ نے　قَوْلَ۔ بات

الَّذِيْنَ۔ ان کی جو　قَالُوْا۔ بولے　اِنَّ۔ بیشک　اللّٰهَ۔ اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَقِیْرٌ۔ محتاج ہے	وَّ۔ اور	نَحْنُ۔ ہم	اَغْنِیَآءُ۔ غنی ہیں
سَنَکْتُبُ۔ جلدی لکھیں گے ہم		مَا۔ جو	قَالُوْا۔ انہوں نے کہا
وَ۔ اور	قَتْلَہُمُ۔ قتل کرنا ان کا	الْاَنْبِیَآءَ۔ نبیوں کو	بِغَیْرِ۔ بغیر
حَقٍّ۔ حق کے	وَّ۔ اور	نَقُوْلُ۔ ہم کہیں گے	ذُوْقُوْا۔ چکھو
عَذَابَ۔ عذاب	الْحَرِیْقِ۔ جلنے کا	ذٰلِکَ۔ یہ	بِمَا۔ بدلہ ہے اس کا جو
قَدَّمَتْ۔ آگے بھیجا	اَیْدِیْکُمْ۔ تمہارے ہاتھوں نے		وَ۔ اور
اَنَّ۔ بے شک	اللّٰہَ۔ اللہ	لَیْسَ۔ نہیں ہے	بِظَلَّامٍ۔ ظلم کرنے والا
لِّلْعَبِیْدِ۔ بندوں پر	اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	قَالُوْا۔ بولے	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ نے	عَہِدَ۔ عہد لیا	اِلَیْنَآ۔ ہم سے	اَلَّا۔ یہ کہ نہ
نُؤْمِنَ۔ ایمان لائیں ہم	لِرَسُوْلٍ۔ کسی رسول پر	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَاْتِیَنَا۔ لائے ہمارے پاس
بِقُرْبَانٍ۔ قربانی	تَاْکُلُہُ۔ کہ کھائے اس کو	النَّارُ۔ آگ	قُلْ۔ کہہ دیجئے
قَدْ۔ بیشک	جَآءَ۔ آئے	کُمْ۔ تمہارے پاس	رُسُلٌ۔ رسول
مِّنْ قَبْلِیْ۔ اس سے پہلے	بِالْبَیِّنٰتِ۔ دلائل کے ساتھ	وَ۔ اور	بِالَّذِیْ۔ وہ لے کر جو
قُلْتُمْ۔ تم نے کہا	فَلِمَ۔ پھر کیوں	قَتَلْتُمُوْ۔ قتل کیا تم نے	ھُمْ۔ ان کو
اِنْ۔ اگر	کُنْتُمْ۔ ہو تم	صٰدِقِیْنَ۔ سچے	فَاِنْ۔ پھر اگر
کَذَّبُوْ۔ جھٹلائیں	کَ۔ تجھ کو	فَقَدْ۔ تو بیشک	کُذِّبَ۔ جھٹلائے گئے
رُسُلٌ۔ رسول	مِّنْ قَبْلِکَ۔ آپ سے پہلے	جَآءُوْ۔ لائے وہ	بِالْبَیِّنٰتِ۔ دلائل
وَ۔ اور	الزُّبُرِ۔ صحیفے	وَ۔ اور	الْکِتٰبِ۔ کتاب
الْمُنِیْرِ۔ روشن	کُلُّ۔ ہر	نَفْسٍ۔ جی	ذَآئِقَۃُ۔ چکھنے والا ہے
الْمَوْتِ۔ موت کو	وَ۔ اور	اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں کہ	تُوَفَّوْنَ۔ پورا دیئے جاؤ گے تم
اُجُوْرَکُمْ۔ اپنا بدلہ	یَوْمَ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے	فَمَنْ۔ پھر جو
زُحْزِحَ۔ بچایا گیا	عَنِ النَّارِ۔ آگ سے	وَ۔ اور	اُدْخِلَ۔ داخل کیا گیا
الْجَنَّۃَ۔ جنت میں	فَقَدْ۔ تو بیشک	فَازَ۔ وہ کامیاب ہوا	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	الْحَیٰوۃُ۔ زندگی	الدُّنْیَا۔ دنیا کی	اِلَّا۔ مگر
مَتَاعُ۔ سامان	الْغُرُوْرِ۔ دھوکے کا	لَتُبْلَوُنَّ۔ ضرور آزمائے جاؤ گے تم	فِیْ۔ بیچ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمْوَالِكُمْ۔ اپنے مالوں کے	وَ۔ اور	اَنْفُسِكُمْ۔ اپنی جانوں کے	وَ۔ اور
لَتُسْمَعُنَّ۔ ضرور سنو گے تم	مِنَ الَّذِيْنَ۔ ان سے جو	اُوْتُوا۔ دیے گئے	الْكِتٰبَ۔ کتاب
مِنْ قَبْلِكُمْ۔ تم سے پہلے	وَ۔ اور	مِنَ الَّذِيْنَ۔ ان سے جو	اَشْرَكُوْا۔ مشرک ہیں
اَذًى۔ تکلیف	كَثِيْرًا۔ بہت	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
تَصْبِرُوْا۔ تم صبر کرو	وَ۔ اور	تَتَّقُوْا۔ پرہیزگاری کرو	فَاِنَّ۔ تو بیشک
ذٰلِكَ۔ یہ	مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ ہمت کے کاموں سے ہے		وَ۔ اور
اِذْ۔ جب	اَخَذَ۔ پکڑا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	مِيْثَاقَ۔ وعدہ
الَّذِيْنَ۔ ان سے جو	اُوْتُوا۔ دیے گئے	الْكِتٰبَ۔ کتاب	لَتُبَيِّنُنَّهٗ۔ ضرور بیان کرنا
تم اس کو	لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَكْتُمُوْنَهٗ۔ چھپانا اس کو	فَنَبَذُوْهُ۔ تو ڈال دیا اسکو	وَرَآءَ۔ پیچھے	ظُهُوْرِ۔ پیٹھوں
هِمْ۔ اپنی کے	وَ۔ اور	اشْتَرَوْا۔ خریدی انھوں نے	بِهٖ۔ اس کے ساتھ
ثَمَنًا۔ قیمت	قَلِيْلًا۔ تھوڑی	فَبِئْسَ۔ تو برا ہے	مَا۔ جو
يَشْتَرُوْنَ۔ وہ خریدتے ہیں	لَا۔ نہ	تَحْسَبَنَّ۔ خیال کر تو	الَّذِيْنَ۔ ان کو جو
يَفْرَحُوْنَ۔ خوش ہوتے ہیں	بِمَا۔ اس سے جو	اَتَوْا۔ وہ لائے	وَ۔ اور
يُحِبُّوْنَ۔ پسند کرتے ہیں	اَنْ۔ یہ کہ	يُحْمَدُوْا۔ تعریف کیے جائیں	بِمَا۔ اس سے جو
لَمْ۔ نہ	يَفْعَلُوْا۔ کیا انہوں نے	فَلَا۔ تو نہ	تَحْسَبَنَّهُمْ۔ خیال کر تو ان کو
بِمَفَازَةٍ۔ بچنے والے	مِنَ الْعَذَابِ۔ عذاب سے	وَ۔ اور	لَهُمْ۔ ان کے لیے
عَذَابٌ۔ عذاب ہے	اَلِيْمٌ۔ دردناک	وَ۔ اور	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے ہے
مُلْكُ۔ بادشاہی	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں	وَ۔ اور	الْاَرْضِ۔ زمین کی
وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	عَلٰى۔ اوپر	كُلِّ۔ ہر
شَيْءٍ۔ چیز کے	قَدِيْرٌ۔ قادر ہے۔		

مختصر تفسیر چودھواں رکوع۔ آل عمران۔ پ۴

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝ بے شک اللہ نے سنا ان کا کہنا جنہوں نے کہا بیشک اللہ محتاج ہے اور ہم غنی عنقریب ہم لکھ لیں گے جو انہوں نے کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا اور کہیں گے ہم انہیں چکھو عذاب جلانے والا یہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ابن اسحاق۔ ابن جریر۔ ابن ابی حاتم۔ عکرمہ عن ابن عباس سے روایت کیا۔

شان نزول: کہ ایک روز حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہود کے بیت المدراس میں گئے وہاں قبیلہ بنی قینقاع کے لوگ جمع تھے ان کے علماء حیی بن اخطب۔ کعب بن اشرف۔ اشلع بھی موجود تھے اور فنحاص بن عازوراء بھی تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فنحاص کو خطاب کر کے فرمایا

"اے فنحاص اللہ سے ڈر۔ اسلام لے آ۔ قسم خدا کی تو جانتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں جن کا ذکر توریت میں بھی ہے لہٰذا ایمان اختیار کر۔ نماز قائم کر۔ زکوٰۃ ادا کر۔ اللہ تعالےٰ کو قرض دے اجر پائے گا"۔ آپ نے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا تلاوت کی۔

فنحاص نے کہا کہ جب اللہ ہی ہم سے قرض طلب کرتا ہے اور معبود ہو کر ہمارا مقروض بنتا ہے تو ہم غنی ہوئے اور جو قرض طلب کرے وہ محتاج۔

حضرت صدیق اکبر نے جوش میں آ کر اس کے طمانچہ مار دیا اور فرمایا کہ اگر تو ہمارا ذمی نہ ہوتا تو ہم تجھے قتل کر دیتے فنحاص نے بارگاہ رسالت پناہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر کو طلب کیا اور واقعہ دریافت فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر نے تمام واقعہ عرض کیا۔ فنحاص نے ان واقعات کی تصدیق سے انکار کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ روح المعانی

ارشاد ہوا ہم بے خبر نہیں جو کچھ یہود نے کہا اور ان کے اعمال ناموں میں یہ بات بھی لکھی جائے گی اور یہ جرم ایسا عظیم ہے جیسا قتل انبیاء۔ گویا یہ بتایا کہ نبی کی گستاخی اور اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخی کرنا دونوں ہی یکساں جرم ہیں۔

وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ اور کہیں گے ہم کہ اب جلتی آگ کا عذاب چکھو۔ حریق بمعنی حرق۔ بھلس دینے والی آگ کا مزہ یہ فرشتے کہیں گے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ۔ یہ اس کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا ہے اور اللہ یقیناً بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد یہود کی دوسری بکواس کا رد ہے جس کا تذکرہ مندرجہ ذیل ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے۔ فرما دیجئے مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو۔ تو (اے محبوب) اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم سے پہلے رسولوں کو بھی جھٹلا چکے ہیں جو صاف نشانیاں اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

شان نزول:۔ یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ مدعی رسالت کی یہی خاص علامت ہے کہ وہ ہر قربانی کے لیے آسمان سے سفید آگ اتارے جو اس قربانی کو کھا جاوے اور جو ایسا نہ کرے ہم اس پر ہرگز ایمان نہ لائیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا۔

کیونکہ توریت میں اس شرط کا نام ونشان بھی نہیں اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزات ہوتے ہیں کوئی معجزہ ہو جب نبی نے معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی۔ پھر اس کی تصدیق کرنا اس کی نبوت کو ماننا ہر فرد پر لازم ہو گیا۔ اب کسی خاص معجزہ کا مطالبہ اور اس مطالبہ پر اصرار یہ حجت قائم ہونے کے بعد نبی کا انکار ہے پھر الزامی جواب دیا گیا کہ تم نے تمام انبیاء کو بھی قتل کیا جو قربانی پر آسمان سے سفید آگ لائے اور ان پر تم ایمان نہ لائے بنا بریں یہ ثابت ہوا کہ تمہارا دعوی محض باطل اور حیلہ ہے۔

اور اگر اس پر بھی وہ تکذیب سے مکریں تو یہ تکذیب نئی بات نہیں آپ سے پہلے جو نبی بینات یعنی معجزات اور زبر یعنی صحیفے لائے اور روشن کتاب یعنی توریت انجیل ان کی تکذیب کرنے سے بھی یہ نہ چوکے اس کے بعد حقیقت دنیا اور متاع دنیا پر روشنی ڈال کر ہدایت فرمائی جاتی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

ہر جان کو ذائقہ موت چکھنا ہے اور تمہارے عملوں کے بدلے تو پورے ملیں گے قیامت کے دن تو جو آگ سے بچا اور جنت میں داخل ہوا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ مبتدا ہے۔ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ خبر ہے۔ کل میں نفس کا ہر فرد شامل ہے۔ ذات۔ دل۔ روح جان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والابدان۔ جیسے فرشتہ۔ جن حیوانات۔ یہاں نفس کے معنی روح کے ہیں۔
ذَائِقَۃ۔ ذوق کے معنی چکھنا۔ مَوت۔ روح کا بدن سے نکل جانا۔
یہ جہان رفیق فنا یہ دنیا گنج بخش رنج وعنا ہے۔ یہاں جو آیا ہے اس کو جانا ہے جس نے دروازہ عدم سے فضاء وجود میں قدم رکھا اس کو رخنۂ فنا نے نکالا جس نے رخت آمال وامانی عرصہ زندگانی میں لاکر رکھا اس کو لا محی فریب دے کر رہزن اجل نے لوٹا عربی کا مقولہ ہے۔
اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْھَا۔ وَالْقَبْرُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْھَا۔ موت ایک پیالہ ہے ہر جان کو اسے پینا ہے اور قبر ایک دروازہ ہے کہ ہر نفس نے اس میں داخل ہونا ہے۔
کُلُّ مَخْلُوْقٍ سَیَمُوْتُ وَکُلُّ مَرْزُوْقٍ سَیَفُوْتُ۔ ہر مخلوق مرنے کے لیے ہے اور ہر رزق دیا گیا فوت ہونے والے کے لیے ہے۔ اگر بقا ہے تو اس ہی وجہ کریم کو جو ذی الجلال والاکرام ہے ورنہ خاقان امیر بندگی۔ مذیر دبیر غنی وفقیر۔ صغیر وکبیر۔ جوان وپیر قوی وضعیف سب کو پنجۂ موت میں آتا ہے۔
اگر کسی کو اس جہان میں حیات ابدی اور بقائے سرمدی زیبا ہوتی تو وہ محض انبیاء مرسلین کے شایان شان ہوتی اس لیے کہ وہ عظیم ہستیاں ہادی اور سالک راہ استقامت تھیں اگر کسی کو موت مہلت دیتی اور اس کے لیے دروازۂ بقا ہوتا تو وہ سید الانبیاء وامام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے زیبا تھی کیونکہ آپ نے فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ۔ ہم اولادِ آدم کے سردار ہیں۔
مگر انتقال جسمانی بہ سرائے جاودانی ان کے لیے بھی لازمی ہوا۔ ارشاد باری ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ اے حبیب آپ بھی دنیا سے جانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں کسی نے خوب کہا ہے

وَلَوْ کَانَ اِنْسَانٌ یَدُوْمُ بَقَاءُہٗ   لَمَا مَاتَ خَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٗ

اگر انسان ہمیشہ باقی رہنے والا ہوتا تو خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال جسمانی بھی نہ ہوتا

وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

اِنَّمَا۔ حصر کے لیے ہے
تُوَفَّوْنَ۔ وَفَاءٌ سے بنا۔ تَوَفِّیْ کے معنی پورا پورا دینا
اُجُوْرَکُمْ۔ اجر کی جمع ہے۔ اس کے معنی جزاء عمل۔ یہاں اجر جزا وسزا دونوں کو شامل ہے کُم۔ تمام روئے زمین کے انسانوں سے خطاب ہے
یَوْم کے معنی وقت۔ قیامت۔ حساب کا وقت کیونکہ قیامت میں دن رات نہ ہوں گے سب اپنی قبروں سے نکل کر کھڑے ہوں گے۔ اسی لیے اس کو قیامت کہتے ہیں یعنی اٹھنے کا دن۔ بدلہ کا دن۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔

مَنْ سے صرف انسان مراد ہیں۔ کیونکہ جنت میں ثواب و اجر صرف انسان کو ہی ملے گا۔

زُحْزِحَ۔ اس کے معنی دور رکھنا۔ نار دوزخ کے تمام طبقات گرم ہوں یا سرد ہوں

اُدْخِلَ۔ جنت میں داخل ہونا۔ جنت کے معنی گھنا باغ

فَازَ۔ کامیابی ہر قسم کی یعنی جو انسان اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے اس دن آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

حَیٰوۃ۔ روح کا جسم میں رہنا ہے۔

مَتَاع۔ وہ سامان جو برت کر چھوڑ دیا جائے جیسے برتن مکان کہ دنیا والے برت کر چھوڑ جاتے ہیں اور وہ ویسے ہی رہتے ہیں

غُرُوْر۔ غر سے بنا۔ اس کے معنی غفلت۔ دھوکہ دینے والے غفلت پیدا کرنے والے۔ دنیا کی زندگی جو غفلت میں گزرے وہ دھوکہ کا سامان ہے۔ حضرت مولائے کائنات علی مرتضٰی فرماتے ہیں۔ دنیا اس خوشنما سانپ کی طرح ہے جو دیکھنے میں حسین اور چھونے میں نرم ہے۔ مگر اس کا زہر قاتل ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کا طالب دنیا کے لیے جو کچھ حاصل کرتا ہے یقیناً وہ متاع غرور اور دھوکہ کا سرمایہ ہے اور طلب آخرت کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذکر سرمایۂ آخرت نفع دینے والا اور باقی رہنے والا ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور ضرور تم ان کتاب والوں سے جو تم سے پہلے گزرے اور مشرکوں سے بہت کچھ تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

اس مبارک طرز بیان نے دنیا کی حقیقت بے حجاب کر دی اور اس انسان کو سبق عبرت دیا جو دنیا کی زندگی پر مفتون و شیدا ہے اور اسی کو سرمایۂ زندگی سمجھتا ہے اور زندگی کی اس مہلت کو اسی کے حاصل کرنے میں ضائع کر دیتا ہے۔ آخر دم بوقت رحلت اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دھوکہ ہی دھوکہ تھا اس میں لگا نہ تھی اس کے ساتھ دل لگانا حیات اخروی اور ابدی زندگی کے لیے سخت نقصان دہ تھا۔

لَتُبْلَوُنَّ۔ بلاء سے بنا اس کا معنی آزمائش و امتحان ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمْوَال - اس میں ہر قسم کا مال داخل ہے۔
اَنْفُسْ - کے معنی جان ہے۔

شانِ نزول:- حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ قبیلہ بنی قینقاع کے سردار فنحاص کے پاس ایک نامۂ عالی بھیجا جس میں مشرکین کے مقابلہ کے لیے تعاون کے لیے فرمایا اور حضرت صدیق کو یہ بھی حکم دیا کہ اگر کوئی سخت جواب ملے تو برداشت کرنا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ نامہ لے کر فنحاص کے پاس گئے۔ فنحاص نے کہا کہ کیا تمہارا رب تھک گیا جو تم ہم سے مدد مانگ رہے ہو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس جواب پر قتل کرنا چاہا لیکن حضور کا ارشاد یاد آگیا اور وہ واپس آگئے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ خازن

اور یہ مضمون اس آیت کریمہ کے اوپر کے جملوں سے باشارۃ النص مستفاد بھی ہوتا ہے لہٰذا مسلمان کا یہ طریقہ بھی ہونا چاہیئے کہ دشمنانِ اسلام سے اذیت رساں باتیں سن کر صبر کرے حقوق و فرائض اور نقصان فی مصائب امراض و خطرات قتل و رنج۔ الم و غم وغیرہ کے مواقع جب پیش آئیں تو صبر اور تقویٰ سے برداشت کرے مسلمان اور غیر مسلم میں یہی عمل امتیاز کرنے والا ہے۔

مسلمانوں کو بالخصوص یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے اور یہود و نصاریٰ مشرکین کے طعن و تشنیع انہیں بد دل نہ کردے اور ہر تکلیف و اکراہ میں مصیبت پر برداشت اور نیکی کی طرف رجحان عام رہے۔ اس کے بعد احبار یہود اور علمائے نصاریٰ کا حال بیان ہو رہا ہے۔ اس کی تصریح فرمائی جاتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور اسے لوگوں پر بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے وہ عہد پس پشت ڈال دیا اور اس کے بدلے ذلیل و قلیل رقم خریدی تو بری ہے وہ چیز جو انہوں نے خریدی۔

اِذْ - ظرفیہ ہے جس کا مظروف فعل اُذْکُرْ ہے۔ یعنی اے محبوب یاد کرو۔

مِیْثَاق - وُثُوْق کے معنی مضبوطی۔ اصطلاح میں مضبوط وعدہ۔

حضرت عکرمہ ابن عباس سے فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ سے مراد صرف یہودیوں کے پوپ ہیں۔

حضرت علقمہ فرماتے ہیں یہودیوں کے علاوہ عیسائیوں کے پادری مراد ہیں۔

یعنی اے محبوب یاد کرو جبکہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے مضبوط عہد لیا تھا جنہیں توریت یا انجیل ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم دیا گیا۔ کتاب سے مراد توریت یا انجیل ہے۔

لَتُبَيِّنُنَّهٗ ۔ لَتُبَيِّنُنَّ۔ تَبْيِيْنٌ سے بنا اس کے معنی اظہار ہے یعنی آہستہ آہستہ سمجھا کر بیان کرنا تاکہ سننے والے کے دل میں اتر جائے۔

لِلنَّاسِ سے مراد عوام یہود و نصاریٰ ہیں

لَا تَكْتُمُوْنَ۔ کتم سے بنا اس کے معنی ہیں چھپانا۔ کسی قسم کی تاویل نہ کریں صاف بتا دیں کہ یہی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ۔

نَبَذُوْا۔ نَبْذٌ سے بنا اس کے معنی پھینکنا دور کرنا۔

وَرَآءَ۔ پیچھے کو کہتے ہیں

ظُهُوْرِ۔ ظہر کی جمع ہے۔ اس کے معنی پشت۔ یعنی ان لوگوں نے کتاب اللہ یا اس عہد کو پس پشت ڈال دیا۔ اللہ تعالےٰ نے علماء توریت و انجیل پر واجب فرمایا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں جو حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر مدح و نعت کا مذاکرہ ہے اور جو بیان کہ حضور کی نبوت پر دلالت کرنے والے ہیں وہ لوگوں کو اچھی طرح مشرح طور پر سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں۔ انہوں نے اس معاہدہ کو پس پشت ڈال دیا اور رشوتیں لے کر حضور کے اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے تو انہوں نے یہ سودا غلط اور بہت برا کیا۔

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۔ ان کی یہ خریداری بری ہے جو دین کے عوض خریدا۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ نہ گمان کریں وہ جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان کی تعریف ہو تو نہ سمجھنا چاہئے انہیں کہ عذاب سے دور ہو گئے ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی ملکیت اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ۔ میں خطاب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

الَّذِيْنَ۔ سے مراد سرداران یہود و منافقین ہیں۔

يَفْرَحُوْنَ۔ فرح سے بنا اس کے معنی شیخی کے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ۔ ترجمہ: شیخی نہ مار اللہ شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔ دوسری جگہ فرمایا وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشیاں مناؤ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا۔

يُحِبُّوْنَ۔ حُبٌّ سے بنا اس کے معنی چاہنا۔ پسند کرنا۔ منافقین اور یہود کے سردار بغیر کام کرکے خوش ہوتے ہیں اور اپنی تعریفیں چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ۔

بِمَفَازَةٍ۔ مَفَازَةٌ۔ اس کے معنی فوز و کامیابی۔ نجات۔ فوز کے لغوی معنی آفتوں سے دوری ہے۔ کامیاب انسان ناکامی سے دور رہتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور اللہ تعالےٰ آسمان و زمین کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جاوے۔ اس سے یہ حکم بھی نکل آیا کہ خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے ان کے لیے یہ وعید سبق عبرت ہے اور آخر میں انہیں تنبیہ ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی جواب میں فرمایا آسمانوں اور زمین کا سب کچھ اللہ کا ہے۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منافقین غزوات میں شریک نہ ہوتے اور وہ خوش ہوتے کہ ہم شریک نہیں ہوتے۔ عذر خواہی کرکے اپنی تعریف کے خواہشمند ہوتے تھے۔

شانِ نزول: حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود سے توریت کے بارے میں کوئی بات دریافت فرمائی۔ انہوں نے دانستہ طور پر غلط بیانی کی اور یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ سچ بول رہے ہیں اور اس بات کے آرزومند تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی تعریف فرمائیں۔ ان کی مذمت میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بامحاورہ ترجمہ بیسواں رکوع۔ آل عمران پ۴

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝	بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور اختلاف لیل اور نہار کی تبدیلیوں میں نشانیاں ہیں اہل عقل کے لیے۔
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر اور غور کرتے ہیں بیچ تخلیق آسمانوں اور زمین کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے کار پاکی ہے تجھے تو ہمیں بچا لے عذاب دوزخ سے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ہمارے رب بے شک تو جسے داخل کرے جہنم میں اسے یقیناً تو نے رسوائی دی اور نہیں ظالموں کے لیے کوئی مددگار۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے رب ہمارے ہم نے سنا ایک ندا دینے والا جو پکارتا تھا ایمان کے لیے کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے اور ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور مٹا دے ہماری برائیاں اور موت دے ہمیں اچھوں کے ساتھ۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا وعدہ کیا تو نے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں نہ رسوا کر قیامت کے دن بیشک تو نہیں خلاف کرتا وعدہ۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

تو سن لی ان کی ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عمل والے کا مرد ہو یا عورت آپس میں تم ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ مٹا دوں گا اور ضرور داخل کروں گا ان باغیچوں میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اللہ کے پاس ثواب ہے اور اللہ ہی وہ ہے کہ اس کے پاس اچھا ثواب ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

(اے سننے والے) نہ دھوکہ دے تجھے کافروں کا کھلم کھلا پھرنا شہروں میں بہت کم رہنا ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور برا بچھونا ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ

لیکن وہ جو پرہیزگار ہوتے اپنے رب سے ان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ

یہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان میں رہنا ہے اللہ کی طرف سے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ سب سے بہتر ہے نیکوں کے لیے۔

وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

اور بے شک کچھ کتاب والے ایسے ہیں کہ جو ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا جھکے ہوئے ہیں اللہ کے لیے نہیں خریدتے اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل رقم یہ وہ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے اور بے شک اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد اسلامی میں باہم مل کر نگرانی کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

لفظی ترجمہ

اِنَّ ۔ بیشک	فِیْ ۔ بیچ	خَلْقِ ۔ پیدائش	السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں
وَ ۔ اور	الْاَرْضِ ۔ زمین کے	وَ ۔ اور	اخْتِلَافِ ۔ اختلاف
الَّیْلِ ۔ رات	وَ ۔ اور	النَّهَارِ ۔ دن میں	لَاٰیٰتٍ ۔ یقیناً نشانیاں ہیں
لِّاُولِی ۔ صاحب	الْاَلْبَابِ ۔ عقل کے لیے	الَّذِیْنَ ۔ وہ جو	یَذْكُرُوْنَ ۔ یاد کرتے ہیں
اللّٰهَ ۔ اللہ کو	قِیٰمًا ۔ کھڑے	وَّ ۔ اور	قُعُوْدًا ۔ بیٹھے
وَّ ۔ اور	عَلٰی ۔ اوپر	جُنُوْبِهِمْ ۔ اپنی کروٹوں کے	وَ ۔ اور
یَتَفَكَّرُوْنَ ۔ غور کرتے ہیں	فِیْ ۔ بیچ	خَلْقِ ۔ پیدائش	السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں
وَ ۔ اور	الْاَرْضِ ۔ زمین کے	رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب	مَا ۔ نہیں
خَلَقْتَ ۔ پیدا کیا تونے	هٰذَا ۔ یہ	بَاطِلًا ۔ بیکار	سُبْحٰنَكَ ۔ تو پاک ہے
فَقِنَا ۔ تو بچا ہم کو	عَذَابَ ۔ عذاب	النَّارِ ۔ آگ سے	رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّکَ۔ بیشک تونے	مَنْ۔ جسے	تُدْخِلِ۔ داخل کیا	النَّارَ۔ آگ میں
فَقَدْ۔ تو بیشک	اَخْزَیْتَہٗ۔ تونے اسے رسوا کیا		وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	لِلظّٰلِمِیْنَ۔ ظالموں کیلئے	مِنْ اَنْصَارٍ۔ کوئی مدد کرنے والا	
رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	اِنَّنَا۔ بیشک ہم نے	سَمِعْنَا۔ سنا	مُنَادِیًا۔ ایک آواز دینے والا
یُّنَادِیْ۔ جو آواز دیتا ہے	لِلْاِیْمَانِ۔ ایمان کی	اَنْ۔ یہ کہ	اٰمِنُوْا۔ ایمان لاؤ
بِرَبِّکُمْ۔ اپنے رب پر	فَاٰمَنَّا۔ تو ہم ایمان لائے	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	فَاغْفِرْ۔ بخش دے
لَنَا۔ ہم کو	ذُنُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ	وَ۔ اور	کَفِّرْ۔ دور کر
عَنَّا۔ ہم سے	سَیِّاٰتِنَا۔ ہماری برائیاں	وَ۔ اور	تَوَفَّنَا۔ فوت کر ہم کو
مَعَ۔ ساتھ	الْاَبْرَارِ۔ نیکوں کے	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	وَ۔ اور
اٰتِنَا۔ دے ہم کو	مَا۔ جو	وَعَدْتَّنَا۔ وعدہ کیا تونے ہم سے	
عَلٰی۔ بواسطہ	رُسُلِکَ۔ اپنے رسولوں کے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تُخْزِنَا۔ رسوا کر ہم کو	یَوْمَ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے	اِنَّکَ۔ بیشک تو
لَا۔ نہیں	تُخْلِفُ۔ خلاف کرتا	الْمِیْعَادَ۔ وعدہ	فَاسْتَجَابَ۔ تو سن لی
لَہُمْ۔ ان کی	رَبُّہُمْ۔ ان کے رب نے	اَنِّیْ۔ کہ بیشک میں	لَا۔ نہیں
اُضِیْعُ۔ ضائع کرتا	عَمَلَ۔ عمل	عَامِلٍ۔ کسی عمل کرنیوالے کا	مِّنْکُمْ۔ تم میں سے
مِّنْ ذَکَرٍ۔ مرد ہو	اَوْ۔ یا	اُنْثٰی۔ عورت	بَعْضُکُمْ۔ بعض تمہارا
مِّنْ بَعْضٍ۔ بعض سے ہے	فَالَّذِیْنَ۔ تو وہ جنہوں نے	ھَاجَرُوْا۔ ہجرت کی	وَ۔ اور
اُخْرِجُوْا۔ نکالے گئے	مِنْ دِیَارِہِمْ۔ اپنے گھروں سے		وَ۔ اور
اُوْذُوْا۔ تکلیف دیئے گئے	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِیْ۔ میری راہ کے	وَ۔ اور
قٰتَلُوْا۔ لڑے	وَ۔ اور	قُتِلُوْا۔ مارے گئے	لَاُکَفِّرَنَّ۔ تو دور کرونگا میں
عَنْہُمْ۔ ان سے	سَیِّاٰتِہِمْ۔ انکی برائیاں	وَ۔ اور	لَاُدْخِلَنَّہُمْ۔ ضرور داخل کروں
گا میں ان کو	جَنّٰتٍ۔ باغوں میں کہ	تَجْرِیْ۔ چلتی ہیں	مِنْ تَحْتِہَا۔ ان کے نیچے
الْاَنْہٰرُ۔ نہریں	ثَوَابًا۔ بدلہ ہے	مِّنْ عِنْدِ۔ نزدیک	اللّٰہِ۔ اللہ کے
وَ۔ اور	اللّٰہُ۔ اللہ	عِنْدَہٗ۔ اس کے پاس	حُسْنُ۔ اچھا
الثَّوَابِ۔ بدلہ ہے	لَا۔ نہ	یَغُرَّنَّکَ۔ دھوکہ دے تجھے	تَقَلُّبُ۔ پھرنا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ۔ ان کا جو
مَتَاعٌ۔ برتنا ہے
جَھَنَّمُ۔ جہنم ہے
لٰکِنِ۔ لیکن
لَھُمْ۔ ان کے لیے
الْاَنْھٰرُ۔ نہریں
مِّنْ عِنْدِ۔ پاس
عِنْدَ۔ پاس
وَ۔ اور
لَمَنْ۔ ایسے ہیں جو
مَا۔ جو
مَا۔ جو
لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے
اللّٰہِ۔ الٰہی پر
لَھُمْ۔ ان کے لیے
اِنَّ۔ بیشک
والا ہے
اِصْبِرُوْا۔ صبر کرو
رَابِطُوْا۔ نگرانی کرو
لَعَلَّکُمْ۔ تاکہ تم

کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے
قَلِیْلٌ۔ تھوڑا سا
وَ۔ اور
الَّذِیْنَ۔ وہ جو
جَنّٰتٌ۔ باغ ہیں
خٰلِدِیْنَ۔ ہمیشہ رہیں
اللّٰہِ۔ اللہ کے
اللّٰہِ۔ اللہ کے ہے
اِنَّ۔ بیشک
یُّؤْمِنُ۔ ایمان لاتا ہے
اُنْزِلَ۔ اتارا گیا
مَآ اُنْزِلَ۔ اتارا گیا
لَا۔ نہیں
ثَمَنًا۔ قیمت
اَجْرُھُمْ۔ ان کا اجر ہے
اللّٰہَ۔ اللہ
یٰٓاَیُّھَا۔ اے
وَ۔ اور
وَ۔ اور
تُفْلِحُوْنَ۔ کامیاب ہو۔

فِیْ۔ بیچ
ثُمَّ۔ پھر
بِئْسَ۔ برا ہے
اتَّقَوْا۔ ڈرے
تَجْرِیْ۔ چلتی ہیں
فِیْھَا۔ اس میں
وَ۔ اور
خَیْرٌ۔ بہتر ہے
مِنْ اَھْلِ۔ بعض اہل
بِاللّٰہِ۔ اللہ پر
اِلَیْکُمْ۔ تمہاری طرف
اِلَیْھِمْ۔ ان کی طرف
یَشْتَرُوْنَ۔ خریدتے
قَلِیْلًا۔ تھوڑی
عِنْدَ۔ نزدیک
سَرِیْعُ۔ جلدی
الَّذِیْنَ۔ وہ جو
صَابِرُوْا۔ صبر کی تلقین کرو
اتَّقُوْا۔ ڈرو

الْبِلَادِ۔ شہروں کے
مَاْوٰھُمْ۔ انکا ٹھکانا
الْمِھَادُ۔ بچھونا
رَبَّھُمْ۔ اپنے رب سے
مِنْ تَحْتِھَا۔ ان کے نیچے
نُزُلًا۔ مہمانی ہے
مَا۔ جو
لِلْاَبْرَارِ۔ نیکوں کے لیے
الْکِتٰبِ۔ کتاب
وَ۔ اور
وَ۔ اور
خٰشِعِیْنَ۔ جھکنے والے
بِاٰیٰتِ۔ آیات
اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ
رَبِّھِمْ۔ انکے رب کے
الْحِسَابِ۔ حساب لینے
اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو
وَ۔ اور
[illegible]

مختصر تفسیر پندرھواں رکوع۔ آل عمران۔ پ۴

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں نشانیاں عقلمندوں کے لیے وہ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور فکر و غور کرتے ہیں پیدائش آسمان اور زمین میں اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا

ایک ذی فہم انسان جب آسمان اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے نظام قدرت پر غور کرتا ہے تو اسے یقین آجاتا ہے کہ اس کائنات کا خالق ایک ذات ہے جو قادر مطلق ہے ایسے یقین رکھنے والے صبح و شام ہر حال میں اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اس کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔

وہ ذات رب العالمین صانع کائنات قدیم و علیم حکیم و علیم ہے۔ قادر علی الاطلاق ہے اس کے وجود پر دلالت کرنے والی چیزوں میں سے آسمان و زمین ہے جن لوگوں کی عقل کدورت سے پاک ہے اور جو عجائب و غرائب خلق کو بنظر اعتبار و استدلال دیکھتے ہیں ان کے لیے عالم کے موجودات میں بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں وہ وجود ازلی، ابدی سرمدی کو مان کر رات دن اس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو اولو الالباب فرمایا گیا۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔

وہ سمجھ والے جو اولو الالباب موصوف۔ الذین صفت ہے۔ کیونکہ عقل کا مقتضی یہی ہے کہ بندہ ذکر و فکر استغفار اور دعا اور عاجزی کے اوصاف سے متصف ہو۔

اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے لیٹے۔ حضرت مولائے کائنات اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ نماز کا حکم ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ مجھے سخت بواسیر تھی میں نے رسول مکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ مریض کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر۔ اگر سجدہ کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھو (ترمذی بخاری سلنسائی)

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مریض بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کر کے نماز ادا کرے اگر چت نہ لیٹ سکتا ہو تو داہنی کروٹ نماز ادا کرے۔

ان آیتوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر دوام و استمرار ہو کوئی وقت اس کے ذکر سے خالی نہ ہو۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور آسمان و زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں۔
تاکہ ان اشیاء سے اللہ تعالےٰ کے وجود پر دلیل قائم کر سکیں۔
فکر کے معنی ہیں معلوم باتوں کو مجہول شے کے حاصل کرنے کے لیے ترتیب دینا۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے تاروں اور آسمان کو دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اے آسمان تیرا خالق رب ہے پھر اس کا دل خدا کی محبت میں بھر آیا اور کہا اے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے گناہ بخش دیئے۔
فکر وہ علمی قوت ہے جو معلوم تک پہنچانے والی ہو۔ یہ قوت انسان کے لیے مخصوص ہے حیوانات میں یہ قوت نہیں ہوتی۔
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ اور بول اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس کارخانۂ عالم کو بیکار نہیں بنایا ہے۔
رَبَّنَا دعائیہ الفاظ ہیں هٰذَا سے مذکورہ بالا چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔ آسمان، زمین، مخلوقات۔
بَاطِلًا حق کی ضد ہے۔ باطل کے معنی عبث لغو حکمتوں سے خالی۔
ہم اقرار کرتے ہیں کہ ان چیزوں کو بے فائدہ نہ بنایا۔ ان میں لاکھوں حکمتیں ہیں۔
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔
سُبْحٰنَكَ۔ پاک ہے تو۔ حال مؤکدہ بنانے کی صورت میں یہ معنی ہوں گے اللہ تعالےٰ بری اور عبث باتوں سے منزہ و پاک ہے۔
فَقِنَا میں فَ جزائیہ ہے۔ اس کی شرط پوشیدہ ہے۔
نَار۔ سے مراد دوزخ ہے یعنی بچا ہم کو اے پروردگار دوزخ کے عذاب سے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قیام کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول شب میں آرام فرمایا۔ پچھلی نصف شب میں بیدار ہوئے۔ مسواک کی پھر وضو فرمایا اور اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تلاوت فرمائی پھر دو رکعت پڑھی جن میں قیام۔ رکوع۔ سجدہ بہت ہی طویل فرمایا پھر سلام پھیر کر آرام فرمایا۔

شانِ نزول

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیام کی باری میرے یہاں تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے بستر پر آرام فرما ہو گئے کچھ عرصہ بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عائشہ آج میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے رب کی خوب عبادت کروں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کا قرب بھی چاہتی ہوں اور رضا بھی۔ آپ عبادت میرے گھر میں کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو فرمایا۔ قیام کیا پھر سجدے میں اس قدر روئے کہ مصلیٰ آنسوؤں سے بھیگ گیا حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا اور حضرت بلال نے دستک دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لے گئے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا آج شب مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

پھر فرمایا خرابی ہے ان کی جو یہ آیات پڑھیں اور صناعت قدرت پر غور نہ کریں (روح المعانی)

اِخْتِلَافِ خلف سے بنا اس کے معنی پیچھے کے ہیں۔ یہاں اختلاف سے مراد رات دن کا بڑھنا گھٹنا ہے موسم سرما میں راتیں بڑی دن چھوٹا موسم گرما میں دن بڑا رات چھوٹی بعض مقامات میں دن دس گھنٹہ کا کہیں چودہ گھنٹہ کہیں چھ ماہ دن چھ ماہ رات۔ رات کیونکہ پہلے آئی ہے اس لیے لیل فرمایا۔ رات دن کے آنے جانے بڑھنے گھٹنے ٹھنڈے گرم ہونے کا ذکر فرمایا۔ کفار خالص عقل نہیں رکھتے اس لیے وہ محروم ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے رب تو جسے دوزخ میں داخل کرے اسے ضرور تو نے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی دینے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا دیتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہمیں یار نیکوں کے ساتھ اٹھا اے رب ہمارے اور ہمیں وہ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسول کے ذریعہ وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ۔ اے پروردگار ہمارے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو بہت ہی رسوا کیا۔

رَبَّنَا۔ کو مکرر ذکر کرنا عاجزی میں مبالغہ کے لیے ہے اس امر پر یقین ہے کہ وہ ذات اپنی ربوبیت کی صفت کو پورا کرے گی وہی ذات اپنے بندوں کی پرورش فرمانے والا ہے۔

اَخْزَيْتَهٗ۔ خِزْیٌ سے بنا اس کے معنی رسوا کرنا۔ ذلیل کرنا۔ ہلاک کرنا۔ تحقیر کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے کہ مومن کا جہنم میں جانا محض تنبیہ کے لیے ہوگا [illegible] رسوائی کے لیے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ۔ انہیں دوزخ میں داخل کرنے کا سبب ان کا ظلم ہوگا۔ اور ظالمین سے مراد کفار اور مشرکین ہیں۔

مِنْ اَنْصَارٍ۔ کوئی مددگار۔ اَنْصَار ناصر کی جمع ہے اس کے معنی مددگار ہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ کفار کے لیے کوئی مددگار نہیں جو عذاب سے بچا سکے۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا۔

حضرت ابن مسعود۔ ابن عباس اور اکثر علماء نے منادی سے سید الانبیاء رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے ہیں جن کی شان میں شاہد اور مبشر ونذیر وداعیا الی اللہ باذنہ بھی قرآن عظیم میں وارد ہے۔ اور بعض نے قرآن مجید مراد لیا ہے۔

یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ۔ جو ایمان کی منادی کر رہا تھا۔ ندا کیونکہ انتہا اور اختصاص کے معنی کو متضمن ہوتی ہے جس کو پکارا جائے وہی گویا منتہی اور مخصوص ہوتا ہے۔

یُّنَادِیْ بمعنی حال۔ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم اب بھی ندا دے رہے ہیں اور تاقیامت دیتے رہیں گے۔

اے اللہ ہم نے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نداء ایمان سن لی

فَاٰمَنَّا۔ تو ہم ایمان لے آئے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ فَ سببیہ ہے۔ کیونکہ ایمان مغفرت کا سبب ہے بغیر ایمان کے مغفرت [illegible] ہے۔

وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا۔ اور ہماری برائیاں ہم سے دور فرما دے سیئات سے مراد گناہ صغیرہ ہیں جو بھی گناہ کثرت سے ہوتے رہتے ہیں۔ پردہ پوشی فرما۔

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ اور نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ بَر کے معنی سچا۔ کثرت سے نیک [illegible] والا۔ ابرار سے مراد انبیاء وصالحین ہیں۔

دعا کرتے ہیں اے اللہ ہمارے بڑے گناہ بخش دے چھوٹی موٹی برائیوں پر پردہ ڈال دے جب ہمیں موت آئے تو نیک بندوں کے ساتھ آئے ہمیں انہیں کے ساتھ اٹھا انہی میں شامل رکھ۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا۔ اے ہمارے رب جو وعدے تو نے فرمائے ہم کو نصیب کر۔

اٰتِنَا۔ اٰتِ اِیْتَاءٌ۔ اس کے معنی دینا۔ نَا سے مراد تمام ایمان والے۔

مَا۔ دینی۔ دنیاوی تمام نعمتیں ہیں۔

وَعَدْتَّ۔ وَعْدٌ سے بنا اس کے معنی امیدوار اچھی بات کا وعدہ کرنا۔ جنت میں انعام۔ اپنا دیدار۔ قرب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مراتب۔ دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

عَلٰی رُسُلِكَ ۔ رسولوں کی معیت جس کا وعدہ فرمایا۔

رُسُل سے مراد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مرسلین ہیں کیونکہ آپ کی اطاعت تمام رسولوں کی اطاعت ہے۔ آپ کا وعدہ تمام رسولوں کا وعدہ ہے۔

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ ہمیں دوزخ میں داخل کر کے رسوا نہ فرما قیامت کے دن۔ ہمیں محفوظ رکھ اور ہمارے گناہ معاف کر ہماری پردہ پوشی کر۔

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ بے شک تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ دعا قبول کرنے کا وعدہ ہے اس کے خلاف تو نہیں کرتا۔

اس کے بعد اجابت دعا کی شان کا اظہار ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل والے کا مرد ہو یا عورت۔ تم آپس میں ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے گناہ مٹادوں گا اور ضرور انہیں ان باغوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں بدلہ اللہ کے پاس سے ہے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اس امر کو واضح کیا گیا کہ اعمال اور جزائے اعمال میں عورت مرد کے مابین کوئی فرق نہیں شان نزول بھی یہی بتا رہا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر نہیں پاتی۔ مردوں کے فضائل تو معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ اجر ملے گا یا نہیں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور عورتوں کو مطمئن کیا گیا کہ ثواب میں عورت مرد کا کوئی امتیاز نہیں بلکہ سب مساوی ہیں۔

استجابت اور اجابت کے ایک معنی ہیں اس کے معنی ہیں قبول کرنا۔ نحوی کہتے ہیں اجابت مطلقاً جواب دینے کو کہتے ہیں خواہ قبولیت ہو یا نہ ہو مگر استجابت صرف قبولیت کے جواب کو کہتے ہیں۔

لَهُمْ کا مرجع مومنین ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَبُّهُمْ۔ یہ قبولیت حق تعالیٰ کی ربوبیت کی بنا پر ہے۔ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی۔

اِنِّیْ۔ الف کسرہ سے ہے زیر سے۔

اُضِیْعُ۔ ضِیَاعٌ اس کے معنی برباد و ہلاک کرنے کے ہیں۔

عَمِلَ سے مراد نیک عمل۔

مِّنْكُمْ سے مراد مسلمان ہیں۔ ہم کسی نیک مسلمان کے عمل ضائع و برباد نہیں کرتے اسے بدلہ ضرور دیتے ہیں

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی۔ ذکر سے مسلمان مرد اور اُنثیٰ سے مسلمان عورت مراد ہے۔ ہم کسی مرد یا عورت کے نیک اعمال برباد نہیں کرتے۔

بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔ تم سب ایک دوسرے سے ہو دینی محبت ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ نسب اور انسانیت میں کیونکہ تمام انسانوں کی ابتدا حضرت آدم و حوّا سے ہے عورت کے پیٹ سے مرد اور مرد کے نطفہ سے عورت لہذا جیسے مردوں کو ان کے نیک عمل کا ثواب ملے گا عورتوں کو بھی ان کے نیک عمل کا ثواب ملے گا۔ اس کے بعد عاملین کے عمل کا ذکر کیا گیا۔

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑا اور عزیز و اقربا چھوڑے۔ مال و متاع لٹایا۔

هَاجَرُوْا ہجر سے بنا۔ اس کے اس کے معنی چھوڑنا ہے۔ اصطلاح میں وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں جو رضاء الٰہی کے لیے کیا۔

اُخْرِجُوْا۔ اخراج سے بنا اس کے معنی نکلنے کے ہیں۔

دِیَار۔ دار کی جمع ہے اس کے معنی گھر یا وطن ہے۔

هَاجَرُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اور گناہ چھوڑا۔

اُخْرِجُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے وطن چھوڑا۔ روح المعانی

وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ۔ ایذاء کے معنی ہیں ستانا۔ ظلم کرنا۔ ہجرت سے پہلے کفار نے بہت ظلم و ستم کیے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیں۔

وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا۔ لڑے اور شہید کیے گئے۔ بعض صرف شہید اور بعض غازی ہوتے انہیں تین جزائیں ملیں گی۔ پہلی جزا۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے تمام گناہ معاف کیے گئے اُكَفِّرَنَّ تکفیر سے بنا اس کا مادہ کفر ہے اس کے معنی چھپانا۔ مٹانا ہے یعنی بالکل معاف فرما دے گا۔ دوسری جزا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ اول ہی جنت میں داخل فرمانا جسکے نیچے نہریں رواں ہیں۔ تیسری جزا۔ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ ثواب سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو بطور ثواب دی جائیں گی۔

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔ اللہ کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کے ایک واہمہ رد کیا گیا جو عام طور پر دلوں میں پیدا ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن ہیں اور عیش و آرام میں ہیں اور اللہ کے دوست ہونے کے باوجود تنگی و مشقت میں ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی چنانچہ شان نزول بھی اسی کا موید ہے۔ ارشاد ہے۔

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ۔ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۔

(اے سننے والے) نہ دھوکہ دے تجھے کافروں کا شہروں میں کھلا پھرنا تھوڑا برتنا ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور برا بچھونا۔ لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ہمیش اس میں رہیں۔ یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے بہت بہتر ہے۔

لَا یَغُرَّنَّكَ۔ غرور سے بنا اس کے معنی دھوکہ ہے۔ دھوکہ کو غرور کہتے ہیں۔ انسان دھوکہ سے کفر کرتا ہے اس میں خطاب ہر مسلمان کو ہے۔

تَقَلُّبُ۔ قلب سے بنا اس کے معنی پھرنا۔ دل کو اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک حال میں نہیں ہوتا۔

كَفَرُوْا سے تمام کفار مراد ہیں

بِلَادِ۔ بَلَدْ کی جمع ہے شہر کو کہتے ہیں۔ کفار کا تجارت کے لیے منڈیوں شہروں میں پھرنا دھوکہ میں ڈال دینے کے لیے ہے

قَلِیْلٌ۔ تھوڑا۔ فرمایا آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مدت بہت تھوڑی ہے اسی لیے قلیل فرمایا۔ حضور معید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا آخرت کے مقابلہ میں صرف ایسی ہے جیسے سمندر میں تم اپنی انگلی ڈالو اور اس میں تری محسوس ہو۔ بلکہ سمندر کے مقابلہ میں وہ انگلی کی تری کس قدر قلیل ہے۔

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ۔ ماویٰ کے معنی پناہ اور جہنم کے معنی گہرا کنواں ہے۔

وَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ مہاد۔ مہد سے بنا اس کے معنی گہوارہ ہے۔ آخر کار ٹھکانہ دوزخ ہے۔

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا۔ یعنی جو لوگ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

نحویوں کے نزدیک لکنِ استدراک کے لیے ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ پہلے کلام سے جو وہم پیدا ہوا اس کو لکن سے دفع کر دیا جائے یہاں یہ وہم تھا کہ کافر لوگ جو دنیا میں طرح طرح کے عیش و آرام میں ہیں وہ قلیل متاع ہیں تو متقی جو دنیا کی لذات کو چھوڑنے والے ہیں بہت ہی قلیل متاع ہوں گے اس وہم کو دفع کرنے کے لیے اس آیت میں فرمایا کہ متقیوں کے لیے دنیا میں وہ چیز حاصل کر دی جو آخرت میں نعمتوں کا ذریعہ و وسیلہ ہے (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی)

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ - نُزُل - وہ کھانا جو نووارد مہمان کے لیے تیار کیا جائے جنت میں جنتیوں کے لیے بہت پر تکلف نعمتیں ہوں گی۔ اصل رضائے الٰہی ہوگی (روح المعانی)

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ - اور جو اللہ کے یہاں ہے وہ نیکوں کے لیے بہت بہتر ہے۔

اَبْرار۔ بَارّ کی جمع ہے بمعنی نیکوکار۔ مسلمان تاجر جو تقوے والے ہیں وہ ابرار ہیں۔ متقیوں کی مدح اور عظمت بیان کی جاتی ہے۔

شانِ نزول: مسلمان لوگوں کی ایک جماعت کو اس وسوسہ نے گھیرا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم مسلمان جو اللہ کے دوست ہیں تنگی و مشقت میں ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی چنانچہ بخاری و مسلم میں ایک حدیث ہے کہ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چٹائی پر رونق افروز ہیں اور سر اقدس کے نیچے چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے اور پیروں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر تھا۔ میں نے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر بوریے کے نشان دیکھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عمر کیوں روتے ہو؟

میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیصر و کسریٰ حالانکہ کافر ہیں مگر عیش و آرام میں ہیں اور حضور تو اللہ کے رسول ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے عمر کیا یہ تمہیں پسند نہیں کہ ان کے حصہ میں دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

دوسری روایت یہ ہے کہ ان لوگوں کو (کفار کو) دنیا کی نعمتیں دنیا میں دے دی گئیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب اہل کتاب میں جو ایمان والے ہیں ان کے اجر و ثواب کا مذاکرہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

اور بے شک جو اہل کتاب ایسے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا۔ ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اللہ کی آیتوں کے بدلے نہیں خریدتے ذلیل و قلیل رقم یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

ان آیات میں اہل کتاب کا جو متقی اور پرہیزگار ہیں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو اللہ پر ایمان لائے جنہوں نے کتاب اللہ کو مانا۔ اللہ کے آگے خشیت اور عاجزی سے سجدہ کرتے ہیں جنہوں نے اللہ کے احکام کو نہ چھپایا نہ ان کے احکام کو بدلا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا اجر ہے۔ حساب کا دن جلد آنے والا ہے۔

شان نزول: حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت نجاشی شاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی۔ ان کی وفات کے دن سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا آؤ اپنے بھائی نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو۔ اس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے۔ حضور بقیع میں تشریف لائے اور زمین حبشہ حضور کے سامنے کی گئی اور حضور نے نجاشی تاجدار حبشہ کا جنازہ ملاحظہ فرمایا۔ اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی اور اس کے حق میں استغفار فرمائی۔

اس پر منافقین نے طعن کی اور کہا حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھائی جاتی ہے جسے کبھی آپ نے دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

یہ ہے وسعت نظر مصطفیٰ کہ سرزمین حبشہ حجاز میں پیش نظر ہے۔ اسی بنا پر فقہاء احناف نے کہا نماز جنازہ غائب کی جائز نہیں البتہ اگر اس طرح کسی پر اللہ منکشف فرما دے جیسے حضور پر منکشف ہوا تو اسے جائز ہے اور یہ وہ حق نوش و حق نیوش تھا کہ اپنے عجز و انکسار کے ساتھ اسلام قبول کیا اور کبھی ذلیل و قلیل رقم سے دین نہ بیچا جیسا کہ رؤسائے یہود کرتے رہے ہیں۔

اس کے بعد اب عام خطبہ ہے اور مسلمانوں کو مربوط و متحد ہونے کی تعلیم ہے اور سورت ختم ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد اسلامی پر ملک کی نگہبانی، باہمی ربط و ضبط سے کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو یعنی کسی شدت و تکلیف کی وجہ سے اپنے دین کو نہ چھوڑو اور صبر سے کام لو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورت کے خاتمہ پر چار نصیحتیں فرمائی ہیں جن میں کامیابی ہے۔

۱:۔ صبر کرو ثابت قدم رہو گے

۲:۔ صَابِرُوا۔ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ مقابلہ میں مضبوط رہو۔

۳:۔ رَابِطُوا۔ باہم متحد ہو جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالےٰ تمہاری خطائیں مٹا دے۔ اور درجے بڑھا دے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا وضو اچھا کرنا۔ سردیوں میں مسجد کی طرف جانا نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ فرمایا یہ بھی رباط ہے (خازن)

۴:۔ اِتَّقُوا اللہَ۔ اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرو

صبر کے معنے

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نام ہے ناگوار امور پر اپنے نفس کو بغیر جزع و فزع کے روک کر رکھنا۔

بعض حکماء نے صبر کی تین قسمیں کی ہیں۔

(۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا و قدر (۳) صدق رضا

فضائل آل عمران

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ سورت آل عمران پڑھنے والے کو ہر آیت کے عوض پل صراط پر امان ملے گی۔ جو جمعہ کے روز اس کی تلاوت کرے اس کے غروب آفتاب تک ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (تفسیر بیضاوی)

اور فرمایا دو چمکدار سورتیں پڑھا کرو۔ سورۃ البقرہ اور آل عمران قیامت کے دن یہ دونوں سورتیں بدلی بن کر سایہ کریں گی اور تلاوت کرنے والے کے لیے اللہ تعالےٰ سے جھگڑ جھگڑ کر شفاعت کریں گی۔

۲۲ رجولائی ۱۹۵۳ء سکھر جیل یوم چہار شنبہ بوقت صبح سورۃ آل عمران کی تفسیر مکمل ہوئی وللہ الحمد رب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العلمین۔

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں۔
صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان

اضافات

یکم دسمبر ۱۹۷۶ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

ابن الحسنات سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

۱۷۶ آیات۔ ۲۴ رکوع۔ ۳۰۴۵ کلمات۔ ۱۶۰۳۰ حروف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

بامحاورہ ترجمہ پہلا رکوع۔ سورۃ نساء پ ۴

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے اور بنایا اس سے جوڑا اور پھیلائے انہیں سے مرد و عورت بہت سے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ○

اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر مانگتے ہو اور صلہ رحمی رکھو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے۔

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ

اور دو یتیموں کو ان کے مال اور نہ بدلو خبیث مال

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝

پاک مال سے اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر بیشک یہ گناہ بڑا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

اور اگر خوف ہو تمہیں یہ کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو جو تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار اور اگر خوف ہو تمہیں یہ کہ ان میں عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝

اور دو عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے تو اگر وہ اپنی خوشی سے تمہیں مہر سے کچھ دیدیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

[illegible] سفیہوں کو ان کے وہ مال جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہارے لیے بسر اوقات کیا ہے اور انہیں کھلاؤ اس میں سے اور پہناؤ اور ان سے اچھا کلام کرو۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

اور یتیموں کو آزماتے رہو حتیٰ کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں دے دو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جو ہو غنی وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے تو جب تم انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ کر لو ان پر اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا

ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے والدین اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ مقرر کیا ہوا۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

اور جب بانٹا جائے حصہ رشتہ دار یا یتیموں میں یا مساکین کو تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی طرح بولو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

اور ڈریں وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا انہیں خطرہ ہوتا تو ڈریں اللہ سے اور نرم بات کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

بیشک وہ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ظلم سے جز ایں نیست کہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ اور قریب ہے کہ پہنچیں دھکتی آگ کو۔

لفظی ترجمہ

يٰاَيُّهَا۔ اے	النَّاسُ۔ لوگو	اتَّقُوْا۔ ڈرو	رَبَّكُمْ۔ اپنے رب سے
الَّذِيْ۔ جس نے	خَلَقَكُمْ۔ پیدا کیا تم کو	مِّنْ نَّفْسٍ۔ جان	وَّاحِدَةٍ۔ ایک سے
وَّ۔ اور	خَلَقَ۔ پیدا کیا	مِنْهَا۔ اس سے	زَوْجَهَا۔ اس کی بیوی
وَ۔ اور	بَثَّ۔ پھیلائے	مِنْهُمَا۔ ان سے	رِجَالًا۔ مرد
كَثِيْرًا۔ بہت	وَّ۔ اور	نِسَآءً۔ عورتیں	وَّ۔ اور
اتَّقُوا۔ ڈرو	اللّٰهَ۔ اللہ سے	الَّذِيْ۔ وہ کہ	تَسَآءَلُوْنَ۔ سوال کرتے ہو
بِهٖ۔ اس کے نام سے	وَ۔ اور	الْاَرْحَامَ۔ رحموں سے	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ ہے	كَانَ ہے	عَلَيْكُمْ۔ تم پر	رَقِيْبًا۔ نگران
وَ۔ اور	اٰتُوا۔ دو	الْيَتٰمٰى۔ یتیموں کو	اَمْوَالَهُمْ۔ ان کے مال
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَتَبَدَّلُوا۔ بدلو	الْخَبِيْثَ۔ ردی کو
بِالطَّيِّبِ۔ اچھی سے	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَاْكُلُوْا۔ کھاؤ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَمْوَالَهُمْ۔ ان کے مال	اِلٰی۔ طرف	اَمْوَالِكُمْ۔ اپنے مالوں کے ملا کر	
اِنَّهٗ۔ بیشک وہ	کَانَ ہے	حُوْبًا۔ گناہ	کَبِیْرًا۔ بڑا
وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	خِفْتُمْ۔ تم ڈرو	اَلَّا۔ یہ کہ نہ
تُقْسِطُوْا۔ انصاف کرسکو	فِیْ۔ بیچ	الْیَتٰمٰی۔ یتیموں کے	فَانْكِحُوْا۔ تو نکاح کرو
مَا۔ جو	طَابَ۔ پسند ہو	لَكُمْ۔ تم کو	مِنَ النِّسَآءِ۔ عورتوں سے
مَثْنٰی۔ دو دو	وَ۔ اور	ثُلٰثَ۔ تین تین	وَ۔ اور
رُبٰعَ۔ چار چار	فَاِنْ۔ تو اگر	خِفْتُمْ۔ تم ڈرو	اَلَّا۔ یہ کہ نہ
تَعْدِلُوْا۔ انصاف کرسکو	فَوَاحِدَةً۔ تو ایک ہی	اَوْ۔ یا	مَا۔ جو
مَلَكَتْ۔ مالک ہوئے	اَیْمَانُكُمْ۔ تمہارے دائیں ہاتھ	ذٰلِكَ۔ یہ	اَدْنٰی۔ بہت قریب ہے
اَلَّا۔ یہ کہ نہ	تَعُوْلُوْا۔ ظلم کرو	وَ۔ اور	اٰتُوا۔ دو
النِّسَآءَ۔ عورتوں کو	صَدُقٰتِهِنَّ۔ ان کے حق مہر	نِحْلَةً۔ خوشی سے	فَاِنْ۔ پھر اگر
طِبْنَ۔ خوشی سے دیں	لَكُمْ۔ تم کو	عَنْ شَیْءٍ۔ کوئی چیز	مِّنْهُ۔ اس سے
نَفْسًا۔ اپنے آپ	فَكُلُوْهُ۔ تو کھاؤ اسے	هَنِیْٓئًا۔ رچتا	مَّرِیْٓئًا۔ پچتا
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُؤْتُوا۔ دو تم	السُّفَهَآءَ۔ بیوقوفوں کو
اَمْوَالَكُمُ۔ اپنے مال	الَّتِیْ۔ وہ کہ	جَعَلَ۔ بنایا	اللّٰهُ۔ اللہ نے
لَكُمْ۔ تم کو	قِیٰمًا۔ نگران	وَّ۔ اور	ارْزُقُوْا۔ کھلاؤ
هُمْ۔ ان کو	فِیْهَا۔ اس میں	وَ۔ اور	اكْسُوْا۔ پہناؤ
هُمْ۔ ان کو	وَ۔ اور	قُوْلُوْا۔ کہو	لَهُمْ۔ ان کے لیے
قَوْلًا۔ بات	مَّعْرُوْفًا۔ اچھی	وَ۔ اور	ابْتَلُوا۔ آزماؤ
الْیَتٰمٰی۔ یتیموں کو	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	اِذَا۔ جب	بَلَغُوا۔ پہنچ جائیں
النِّكَاحَ۔ بلوغت کو	فَاِنْ۔ تو اگر	اٰنَسْتُمْ۔ معلوم کرو تم	مِّنْهُمْ۔ ان سے
رُشْدًا۔ بھلائی	فَادْفَعُوْٓا۔ تو دیدو	اِلَیْهِمْ۔ ان کو	اَمْوَالَهُمْ۔ ان کے مال
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَاْكُلُوْ۔ کھاؤ	هَآ۔ اس کو
اِسْرَافًا۔ حد سے زیادہ	وَّ۔ اور	بِدَارًا۔ جلدی سے	اَنْ۔ یہ کہ
یَّكْبَرُوْا۔ بڑے ہوں	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	كَانَ۔ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غَنِيًّا۔ غنی	فَلْيَسْتَعْفِفْ۔ تو وہ بچے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
كَانَ۔ ہو	فَقِيْرًا۔ فقیر	فَلْيَاْكُلْ۔ تو وہ کھائے	بِالْمَعْرُوْفِ۔ مناسب
فَاِذَا۔ تو جب	دَفَعْتُمْ۔ دو تم	اِلَيْهِمْ۔ ان کو	اَمْوَالَهُمْ۔ ان کے مال
فَاَشْهِدُوْا۔ تو گواہ کر لو	عَلَيْهِمْ۔ ان پر	وَ۔ اور	كَفٰى۔ کافی ہے
بِاللّٰهِ۔ اللہ	حَسِيْبًا۔ حساب لینے والا	لِلرِّجَالِ۔ مردوں کیلئے	نَصِيْبٌ۔ حصہ ہے
مِّمَّا۔ اس سے جو	تَرَكَ۔ چھوڑ جائیں	الْوَالِدٰنِ۔ ماں باپ	وَ۔ اور
الْاَقْرَبُوْنَ۔ قریبی	مِمَّا۔ اس سے جو	قَلَّ۔ کم ہو	مِنْهُ۔ اس سے
اَوْ۔ یا	كَثُرَ۔ زیادہ	نَصِيْبًا۔ حصہ ہے	مَّفْرُوْضًا۔ مقرر
وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	حَضَرَ۔ حاضر ہوں	الْقِسْمَةَ۔ تقسیم کو
اُولُوا۔ صاحب	الْقُرْبٰى۔ قرابت	وَ۔ اور	الْيَتٰمٰى۔ یتیم
وَ۔ اور	الْمَسٰكِيْنُ۔ مسکین	فَارْزُقُوْ۔ تو دو	هُمْ۔ ان کو
مِّنْهُ۔ اس سے	وَ۔ اور	قُوْلُوْا۔ کہو	لَهُمْ۔ ان سے
قَوْلًا۔ بات	مَّعْرُوْفًا۔ اچھی	وَ۔ اور	لْيَخْشَ۔ ڈریں
الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ کہ	لَوْ۔ اگر	تَرَكُوْا۔ چھوڑ جائیں	مِنْ خَلْفِهِمْ۔ اپنے پیچھے
ذُرِّيَّةً۔ اولاد	ضِعٰفًا۔ کمزور تو	خَافُوْا۔ ڈریں	عَلَيْهِمْ۔ ان پر
فَلْيَتَّقُوا۔ تو ڈرو	اللّٰهَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	لْيَقُوْلُوْا۔ کہو
قَوْلًا۔ بات	سَدِيْدًا۔ نرم	اِنَّ۔ بیشک	الَّذِيْنَ۔ وہ جو
يَاْكُلُوْنَ۔ کھاتے ہیں	اَمْوَالَ۔ مال	الْيَتٰمٰى۔ یتیموں کا	ظُلْمًا۔ ظلم سے
اِنَّمَا۔ سوا اسکے نہیں	يَاْكُلُوْنَ۔ وہ کھاتے ہیں	فِيْ۔ بیچ	بُطُوْنِهِمْ۔ اپنے پیٹوں کے
نَارًا۔ آگ	وَ۔ اور	سَيَصْلَوْنَ۔ جلدی داخل ہوں گے	
سَعِيْرًا۔ دھکتی آگ میں۔			

مختصر تفسیر پہلا رکوع سورۃ نساء پ۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے پھیلا دیے بہت مرد عورت اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ خطاب تمام بنی آدم کو عام ہے۔ نفس واحدہ سے پیدا کرنے کا یہ مفہوم ہے کہ ابو البشر حضرت آدم صفی علیہ السلام جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا۔ انسان کی ابتداء پیدائش کا بیان کرکے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا۔ اگرچہ دنیا کے بے دین بے عقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم ہے اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم۔ تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہئے کہ قبائل کی کثیر تعداد صرف ایک شخص کی طرف منتہی ہوتی ہے۔

مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے۔ مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی۔ اور بنی اسرائیل کتنے ہی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی۔

اسی طرح اور اوپر چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات آدم علیہ السلام پر ہوگی اور ممکن نہیں کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے عام طریقہ سے پیدا ہو سکے اس لیے کہ اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں نہ ہوگی تو لازمی طور پر ماننا پڑے گا کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے اس کی پیدائش مانی جائے گی تو یقیناً تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ انہیں عناصر سے پیدا ہو جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں۔

پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے۔ لازمی ہے کہ وہی اس میں غالب ہو اس لیے نسبت پیدائش اس عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا عام طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو تاکہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اس کے جسم سے پیدا ہو۔ کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی۔ مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے معمولی توالد کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ عام توالد بغیر دو کے ممکن نہیں اور یہاں صرف اور صرف ایک ہے اور حکمت الٰہیہ نے حضرت آدم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کی ایک بائیں پسلی ان کی خواب کے وقت نکالی اور اس سے ان کی بیوی حضرت حوا کو پیدا کیا۔ چونکہ حوا بطریق توالد عام پیدا نہیں ہوئیں اس لیے انہیں اولاد نہیں کہہ سکتے جیسے اس طریقہ تولید کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اس کی اولاد نہیں ہوتے۔ اسی طرح حوا کو بھی اولاد نہیں کہا جا سکتا۔

خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے دیکھا کہ ان کے پاس ایک اور انسانی شبیہ موجود ہے اور ان کے ساتھ موانست جنس دل میں موجزن ہے۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے عرض کیا اور تم کون ہو؟ حضرت حوا نے جواب دیا عورت فرمایا کس لیے پیدا کی گئی ہو؟ عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کے لیے تو آپ ان سے مانوس ہوئے یہ ہے خلاصہ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا کا۔

زَوْج۔ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی حضرت حوا علیہا السلام ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام تنہائی سے گھبراتے تھے آپ اپنی جنس دیکھ کر بہت خوش ہوئے آپ نے ہاتھ لگانا چاہا حکم ہوا پہلے مہر ادا کرو عرض کیا مہر کیا ہے؟ فرمایا ہمارے نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو آپ نے درود بھیجا۔ حضرت حوا سے دو بچے پیدا ہوتے تھے وصال تک چالیس بچے پیدا ہوئے (تفسیر صاوی) ان سے کثیر مرد و عورتیں پیدا ہوئیں۔

بَثَّ۔ بَثٌّ سے بنا اس کے معنی پھیلانا یعنی آدم و حوا سے۔

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً۔ بہت سے مرد و عورتیں۔

نساء کو کثیرۃ کے ساتھ وصف کرنے سے۔ رِجَالًا کا کثرت کے ساتھ وصف کر دینا کافی ہے رِجَالًا كَثِيْرًا کے قرینہ سے نِسَآءً كَثِيْرًا سمجھا جاتا ہے کیونکہ عورتیں مردوں سے زیادہ ہوتی رہی ہیں اس لیے ایک مرد کو چار عورتیں نکاح میں جائز رکھیں۔

اور تقوی کا حکم اس واقعہ پر اس لیے مرتب فرمایا کہ کمال قدرت پر دلالت کرے۔ صلہ رحمی اور حقوق العباد میں تقوی لازمی ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اللہ متصف ہو اس ذات سے جو اللہ ہے وہ جمیع صفات کمال کا جامع ہے۔

الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ۔ وہ اللہ جس کے واسطے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ اَرْحَام۔ رحم کی جمع ہے۔ رحم بچہ دانی کو کہتے ہیں یہاں رحم سے مراد آپس کے رشتہ ہیں یعنی اللہ سے ڈرو اور قرابت داریاں قائم رکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ بے شک اللہ تعالے تمہارے اوپر نگہبان ہے یعنی تمہارا محافظ و خبردار ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگے جو ارشاد ہے وَالْاَرْحَامَ اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ صلہ رحمی لازمی ہے لہذا اسے قطع نہ کرو۔ چنانچہ حدیث میں بھی ارشاد ہے جو رزق کی کشائش چاہے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔

آگے یتیم کے حقوق پر احکام ہیں۔ نکاح کی تعداد۔ مہر وغیرہ کے حقوق کا ذکر ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا۔ اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے مال کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔

یَتٰمٰی۔ یتیم کی جمع ہے۔ یتیم۔ یُتم سے بنا اس کے معنی علیحدہ ہونا۔ اصطلاح میں وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو یتیم کہلاتا ہے

اَمْوَال۔ جمع مال۔ یتیموں کا ہر قسم کا مال۔ بدلہ نہ کرو کہ اپنا ردی مال تو یتیموں کے مال میں رکھ دو اور ان کا مال خود کھا جاؤ ان کا مال تمہارے لیے حرام ہے۔

حُوْبًا۔ وبال۔ ایسے گناہ جس کا انجام تکلیف ہو۔

حُوْبًا كَبِیْرًا فرما کر جرم کی حقیقت واضح فرمادی کہ یہ حق العباد ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔

شانِ نزول:- ایک شخص کی نگرانی میں اس کے یتیم بھتیجے کا بہت سا مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اس نے اپنا مال طلب کیا چچا نے اسے دینے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حکم الٰہی سن کر اس شخص نے وہ مال یتیم کے حوالہ کر دیا اور کہا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد حکم فرمایا کہ اپنے حلال مال کو گندہ نہ کرو یعنی یتیم کا مال جو تمہیں کھانا بلا ضرورت کے حرام ہے اسے اچھا سمجھ کر اپنے مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ مال جو تمہارا ہے تمہارے لیے حلال و طیب ہے اور یہ مال جو یتیم کا ہے تم پر حرام ہے۔ یہ اختلاط کرنا تم پر سخت گناہ ہے۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آپ کو حرص اور حرام مال سے بچا لیا اور اس نے اپنے رب کی اطاعت کی تو بیشک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں پائے گا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ۵

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو تمہیں پسند آئیں نکاح میں لاؤ دو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو۔ تین تین۔ چار چار۔ تو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ متعدد بیویوں میں عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی کر دیا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو تو اگر وہ اپنی خوشی سے مہر میں سے کچھ تمہیں دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

یتیم عورتوں لڑکیوں میں اگر تم ان کے حقوق کی رعایت نہ کر سکو تو انہیں اپنے نکاح میں لا کر پریشان نہ کرو۔
اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی۔ اس میں خطاب ورثاء یتیم کو ہے۔
لَا تُقْسِطُوْا۔ اس کا مادہ قِسط بمعنی حصہ ہے۔ اصطلاح میں ظلم کو قسط کہتے ہیں
اور اس کے بعد فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ کے معنی میں چند قول ہیں۔

حسن فرماتے ہیں پہلے زمانہ میں اہل مدینہ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے بعد اس سے معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لیے اس کی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے اس وجہ میں گھبراتے تھے کہ کہیں بے انصافی نہ ہو جائے اور ویسے زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے اس آیت کریمہ میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی دولت سے گھبراتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔

ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ پرواہ نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حقوق میں ناانصافی کرنے سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتیں نکاح میں لاؤ جن کے حقوق عدل و انصاف سے پورے کر سکو۔

ایک قول عکرمہ کا ہے وہ حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قریشی دس دس بلکہ اس سے زیادہ نکاح کر لیا کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں انکی زیر سرپرستی ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے۔

اس آیت میں تنبیہ کی گئی کہ استطاعت و قوت دیکھ کر نکاح کرو اور چار سے زائد نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کے مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتیں نکاح میں رکھنا جائز ہیں خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی لونڈیاں۔

یہ بھی مستفاد ہوا کہ امت کا اجماع اسی پر ہے کہ ایک وقت میں چار سے زیادہ عورتیں رکھنا کسی کو جائز نہیں سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو داؤد میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور نے انہیں فرمایا ان میں سے چار رکھ لو۔

ترمذی میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیویاں تھیں وہ بھی ساتھ ہی مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔

مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ جن لوگوں نے اس آیت سے چار سے زائد کو جائز قرار دیا وہ اہل بدعت ہیں (تفسیر روح المعانی)

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔ پس اگر ڈرو تم اس سے کہ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک عورت ہی سے نکاح کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیویوں کے مابین عدل فرض ہے۔ نئی، پرانی، باکرہ، ثیبہ سب استحقاق میں مساوی ہیں یہ عدل لباس، خورد و نوش، سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں لازم ہے اور اسی طرح شب باشی میں بھی عدل و مساوات فرض ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کر دو

مہر کی ادائیگی بہ خندہ پیشانی لازم فرمائی گئی یہ اس لیے کہ ہر ایک سمجھ جائے کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء یہی وجہ ہے کہ مہر اگر کسی عورت کے ولی نے وصول کر لیا اور عورت نے ایسے وصول نہ کیا تو وہ مہر اس سے لے کر عورت کو دینا ضروری ہے۔

یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مہر کا کوئی حصہ یا تمام مہر اگر معاف کر سکتی ہے تو بیوی کر سکتی ہے اگر ولی نے یا [illegible] اپنے اختیار سے مہر کی مقدار میں سے کچھ معاف کر دیں یا سب چھوڑ دیں اور بیوی کو [illegible] تو یہ معافی کالعدم ہے۔ عورتوں کو ہی اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی حصہ ہبہ کر دیں یا کل مہر مگر مہر کا بخشنا بجبر جائز نہیں۔ اس لیے کہ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ فرمایا گیا ہے جس کے معنی دل کی خوشی سے معاف کرنے کے ہیں [illegible] وصول کر کے خاوند کو واپس کر دے تو اس میں کچھ حرج نہیں خاوند اسے خوشی سے لے سکتا ہے۔

هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا۔ ایسے ذوق و شوق سے کھاؤ۔

اس کے بعد ان یتیموں کی تولیت کے مسائل ہیں۔ جو بے سمجھ بے عقل ہیں اور ان کے مال میں تصرف کرنے کے احکام کا تذکرہ ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے کیا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی طرح بات کہو۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔

اور یتیموں کو آزماتے رہو حتیٰ کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں واپس کر دو اور اس مال کو تم نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور خرچ جلدی سے نہ کرو کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جو مستغنی ہو اسے چاہیئے کہ اس مال سے بچتا رہے اور جو ضرورت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے تو جب انہیں انکے مال سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو۔

سفیہ کہتے ہیں عربی زبان میں ایسے بے سمجھ کو جو مال کا مصرف نہ پہچان سکے اور اسے بے محل خرچ کر دے۔ اور اس حال میں مال اس کے سپرد کرنے کی ممانعت کی گئی تا کہ وہ متروکہ آباء کو ضائع نہ کر دے اور ان سے اچھی بات کرنے کے یہ معنی ہیں کہ انہیں تسلی دی جائے اور ان کی پریشانی دفع کریں انہیں بتائیں کہ اتنا مال تمہارا میرے پاس ہے جب تم ہوشیار ہو جاؤ گے تمہیں سپرد کر دیا جائے گا۔

اور وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى سے ان کا وہ امتحان مراد ہے جس سے متولی اطمینان کر سکے کہ اب یہ معاملہ فہم ہوا یا نہیں۔ اس میں اپنے بھلے برے کی سمجھ آئی یا نہیں اور امین مال اگر غریب اور تنگدست ہے تو بقدر حاجت اس مال سے اپنے خرچ میں لا سکتا ہے اور اگر مالدار کھاتا پیتا ہے تو اسے چاہیئے کہ مال یتیم سے پرہیز کرے پھر جب مال واپس کیا جائے تو اس پر گواہ کر لیے جائیں تا کہ بعد میں کسی قسم کے اتہام و الزام کا موقع ہی نہ پیدا ہو سکے۔

شان نزول:- حضرت رفاعہ کا انتقال ہو گیا ان کے ایک بچہ ثابت بن رفاعہ تھا مرحوم اپنا متروکہ مال اپنے بھائی کے سپرد کر گئے تھے۔ مرحوم کے بھائی حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ثابت کے مال کا متولی بنایا گیا ہے کیا میں بحق خدمت اس مال سے کچھ اپنے تصرف میں لا سکتا ہوں؟ اور یہ مال ثابت کو کب واپس کروں اور کس طرح کروں اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور مفصل جواب دیا گیا (خازن)

اس کے بعد عورت مرد کا حصہ متروکہ میں ظاہر کیا گیا اور اس رسم جہالت کی مخالفت کی گئی جو زمانہ جہالت میں تھی کہ عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس کا ابطال اس آیۂ کریمہ میں فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ
فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے والدین اور قرابت والے تھوڑا ہو یا زیادہ حصہ ہے مقرر کیا ہوا اور جب آ جائیں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مساکین تو دو انہیں بھی اس میں سے کچھ اور ان سے گفتگو کرو خوشگوار اور ڈریں وہ لوگ اگر چھوڑیں اپنے بعد اولاد کمزور تو ان کا خطرہ ان پر ہوتا تو ڈریں اللہ سے اور چاہیئے کہ گفتگو نرم کریں بیشک وہ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا بطور ظلم کے تو وہ سوا اس کے نہیں کہ کھاتے ہیں اپنے شکموں میں آگ اور عنقریب پہنچیں گے بھڑکتے ہوئے آوا میں۔

شان نزول: حضرت اوس بن ثابت کا انتقال ہو گیا وہ بہت سا مال چھوڑ گئے تھے ان کی بیوی اُم کتہ اور تین لڑکیاں تھیں۔ چچا کے دو لڑکے سوید اور عرفجہ نے ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا حضرت اوس کی بیوی اور بچیوں کو کچھ نہ دیا اس زمانہ میں عورتوں کو میراث نہیں دی جاتی تھی ان کا کہنا تھا کہ جو میراث پائے وہ جنگ میں جائے۔ حضرت اوس کی بیوی نے سوید اور عرفجہ سے کہا کہ اگر تم ان یتیم بچیوں کا مال لیتے ہو تو ان کو اپنے عقد میں لے لو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ یہ بچیاں خوبصورت نہ تھیں۔

حضرت ام سلمہ اوس کی بیوی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر آئیں اور تمام واقعہ عرض کیا اور فریاد کی کہ ان بچیوں کی پرورش کیوں کر کروں۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے سوید اور عرفجہ کو طلب فرمایا اور اس ظلم کی وجہ دریافت کی انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں عورتوں اور نابالغوں کو میراث نہیں دیا جاتا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور وہ مال محفوظ کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ پر یُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ کا حکم آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اوس کے مال کی اس طرح تقسیم فرمائی۔

حضرت اوس کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو تہائی اور باقی جو بچا وہ سوید اور عرفجہ کو تقسیم کیا۔ گویا زمانہ جاہلیت میں کفار عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو غلط قرار دیا۔ پھر مزید مراعات بطور امر استحبابی یہ اور دی کہ اگر تقسیم ترکہ کے موقع پر برادری کا غریب یتیم ایسا آ جائے جس کا حصہ متروکہ میں نہ ہو تو اسے بھی کچھ دے دیا جائے تو یہ مستحب ہے۔

اور قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا فرما کر طرز تکلم مہذب بنایا اور اخلاق مسلمین کو حسین کیا۔ آیات بالا میں عذر جمیل، وعدہ حسنہ، دعائے خیر کی بھی تعلیم دی گئی اور میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ والے اور یتیم مسکین کو بطور صدقہ دینے اور قول معروف سے تکلم کرنے کا حکم امر تادیبی کی شکل میں دیا گیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ صحابہ کرام میں اس پر عمل تھا۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور قریبی بعیدی رشتہ والوں کو کھلایا اور مساکین اور یتیموں کو بھی دیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

ابن سیرین نے یہی مضمون عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کیا اس میں یہ اور ہے کہ آپ نے فرمایا اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ چنانچہ تیجا جسے سوم کہتے ہیں اور عام مسلمین میں مروج ہے وہ بھی اس آیت کریمہ کے اتباع میں ہے کہ اس تیجا میں بھی رشتہ دار یتامیٰ۔ مساکین ہی شرکت کرتے ہیں۔ کلمہ کا ختم دیتے ہیں تلاوت قرآن مجید کر کے دعا قول معروف کی تعمیل میں کی جاتی ہے۔

اس کے بعد وصی اور یتیم کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں انہیں ہدایت کی کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم پر بھی ایسا وقت آنا ہے۔ پھر یتیموں کا مال کھا جانے کے خوگر لوگوں کو توبیخاً فرمایا کہ وہ مال نہیں کھاتے بلکہ خالص آگ سے اپنے شکم پر کرتے ہیں۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ یتیموں کا مال کھانے والے بروز قیامت اسی طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے ان کے منہ اور کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا۔ لوگ انہیں جان لیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ دوسرا رکوع سورۃ نساء پ۴

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ

حکم دیتا ہے تمہیں اللہ تمہاری اولاد میں بیٹے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے تو اگر نری لڑکیاں ہوں دو سے اوپر تو انہیں متروکہ سے دو تہائی ہے اور اگر ہو ایک لڑکی تو اسے آدھا اور (میت کے) والدین کو ہر ایک کو ان میں سے چھٹا اس سے جو میت نے چھوڑا) اگر ہو (میت کی) اولاد تو اگر نہ ہو میت کی اولاد اور وارث صرف ماں باپ ہوں تو ماں کا تہائی تو اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو ماں کا چھٹا بعد ادا کرنے وصیت کے جو میت نے کی یا قرضہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے نہیں جانتے تم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

کہ کون ان میں سے قریب تر ہو نفع دینے میں مقرر کردہ حصہ ہے اللہ کی طرف سے بے شک علم والا اور حکمت والا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

اور تمہیں آدھا متروکہ کا ہے بیویوں کے ترکہ سے اگر نہ ہو ان کی اولاد تو اگر ہو ان کی اولاد تو تمہارے لیے چوتھائی ہے متروکہ سے بعد اس کے جو وصیت کریں وصیت والے کو یا قرضہ اور ان عورتوں کے لیے تمہارے متروکہ سے چوتھائی ہے اگر نہ ہو تمہاری اولاد تو اگر ہو تمہاری اولاد تو انہیں آٹھواں اس سے جو تم چھوڑ گئے بعد وصیت پوری کرنے کے جو تم کر جاؤ یا قرضہ اور اگر ہو کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ جس کے ماں باپ اور اولاد کوئی بھی نہ ہو اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی ہو یا بہن تو ہر ایک کے لیے ان میں سے چھٹا تو اگر ہوں زیادہ بہن بھائی تو وہ سب تہائی میں شریک ہیں بعد ادائے وصیت کے جو کر گیا یا ایسے قرضہ کی جس میں سے نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور علم والا حلم والا ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو پیروی کرے اللہ اور اس کے رسول کی داخل کرے گا اللہ اسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی اور بڑھ جائے اللہ کی حدوں سے داخل کرے گا اسے آگ میں اسے ہمیشہ رہنا ہوگا اس میں اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

يُوْصِيْكُمْ. حکم دیتا ہے تم کو		اللّٰهُ. اللہ	فِیْ. بیچ
اَوْلَادِ. اولاد	كُمْ. تمہاری کے	لِلذَّكَرِ. واسطے مرد کے	مِثْلُ. مثل
حَظِّ. حصے	الْاُنْثَيَيْنِ. دو عورتوں کے	فَاِنْ. تو اگر	كُنَّ. ہوں
نِسَآءً. عورتیں	فَوْقَ. زیادہ	اثْنَتَيْنِ. دو سے	فَلَهُنَّ. تو ان کے لیے
ثُلُثَا. دو تہائی ہے	مَا. اس کی جو	تَرَكَ. چھوڑ گیا	وَ. اور
اِنْ. اگر	كَانَتْ. ہو	وَاحِدَةً. ایک	فَلَهَا. تو اس کے لیے
النِّصْفُ. آدھا ہے	وَ. اور	لِاَبَوَيْهِ. اسکے ماں باپ کیلئے	لِكُلِّ. واسطے ہر
وَاحِدٍ. ایک کے	مِّنْهُمَا. ان سے	السُّدُسُ. چھٹا حصہ ہے	مِمَّا. اس سے جو
تَرَكَ. چھوڑ گیا	اِنْ. اگر	كَانَ. ہو	لَهٗ. اس کی
وَلَدٌ. اولاد	فَاِنْ. پھر اگر	لَّمْ. نہ	يَكُنْ. ہو
لَّهٗ. اسکی	وَلَدٌ. اولاد	وَّ. اور	وَرِثَهٗ. وارث ہوں اسکے
اَبَوٰهُ. اسکے ماں باپ	فَلِاُمِّهِ. تو اس کی ماں کا	الثُّلُثُ. تیسرا حصہ ہے	فَاِنْ. پھر اگر
كَانَ. ہوں	لَهٗ. اسکے	اِخْوَةٌ. بھائی بہن	فَلِاُمِّهِ. تو اسکی ماں کا
السُّدُسُ. چھٹا حصہ ہے	مِنْۢ بَعْدِ. بعد	وَصِيَّةٍ. پوری کرنے وصیت کے	
يُّوْصِيْ. جو کر گیا ہو	بِهَآ. اسکی	اَوْ. یا	دَيْنٍ. قرضہ
اٰبَآؤُ. باپ	كُمْ. تمہارے	وَ. اور	اَبْنَآؤُ. بیٹے
كُمْ. تمہارے	لَا. نہیں	تَدْرُوْنَ. جانتے تم	اَيُّهُمْ. کون ان میں سے
اَقْرَبُ. زیادہ قریب ہے	لَكُمْ. تمہارے لیے	نَفْعًا. نفع میں	فَرِيْضَةً. مقرر ہے
مِّنَ اللّٰهِ. اللہ سے	اِنَّ. بیشک	اللّٰهَ. اللہ	كَانَ. ہے
عَلِيْمًا. جاننے والا	حَكِيْمًا. حکمت والا	وَ. اور	لَكُمْ. تمہارے لیے
نِصْفُ. آدھا ہے	مَا. جو	تَرَكَ. چھوڑ جائیں	اَزْوَاجُكُمْ. تمہاری بیویاں
اِنْ. اگر	لَّمْ. نہ	يَكُنْ. ہو	لَّهُنَّ. انکی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَدٌ۔ اولاد	فَلَكُمُ۔ تو تمہارے لیے	الرُّبُعُ۔ چوتھائی ہے	مِمَّا۔ اس سے جو
تَرَكْنَ۔ چھوڑیں	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	وَصِيَّةٍ۔ وصیت کے	يُّوْصِيْنَ۔ جو وصیت کریں
بِهَا۔ اس کی	اَوْ۔ یا	دَيْنٍ۔ قرضہ	وَ۔ اور
لَهُنَّ۔ انکے لیے	الرُّبُعُ۔ چوتھائی ہے	مِمَّا۔ اس سے جو	تَرَكْتُمْ۔ تم چھوڑو
اِنْ۔ اگر	لَّمْ۔ نہ	يَكُنْ۔ ہو	لَّكُمْ۔ تمہاری
وَلَدٌ۔ اولاد	فَاِنْ۔ پھر اگر	كَانَ۔ ہو	لَكُمْ۔ تمہاری
وَلَدٌ۔ اولاد	فَلَهُنَّ۔ تو انکے لیے	الثُّمُنُ۔ آٹھواں حصہ ہے	مِمَّا۔ اس سے جو
تَرَكْتُمْ۔ تم چھوڑو	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	وَصِيَّةٍ۔ وصیت کے	تُوْصُوْنَ۔ جو تم وصیت کرو
بِهَا۔ اس کی	اَوْ۔ یا	دَيْنٍ۔ قرضہ	وَ۔ اور
اِنْ۔ اگر	كَانَ۔ ہو	رَجُلٌ۔ ایسا آدمی یا عورت جو	
يُّوْرَثُ۔ ترکہ بنتا ہو	كَلٰلَةً۔ وہ جس کا ماں باپ نہ ہو		اَوِ۔ یا
امْرَاَةٌ۔ عورت	وَّ۔ اور	لَهٗ۔ اس کے	اَخٌ۔ بھائی
اَوْ۔ یا	اُخْتٌ۔ بہن ہے	فَلِكُلِّ۔ تو واسطے ہر	وَاحِدٍ۔ ایک کے
مِّنْهُمَا۔ ان میں سے	السُّدُسُ۔ چھٹا حصہ ہے	فَاِنْ۔ پھر اگر	كَانُوْٓا۔ ہوں
اَكْثَرَ۔ زیادہ	مِنْ ذٰلِكَ۔ اس سے	فَهُمْ۔ تو وہ	شُرَكَآءُ۔ شریک ہیں
فِي۔ بیچ	الثُّلُثِ۔ تیسرے حصہ کے	مِنْ بَعْدِ۔ بعد	وَصِيَّةٍ۔ وصیت کے
يُّوْصٰى۔ کہ وصیت کی جائے		بِهَا۔ اس کی	اَوْ۔ یا
دَيْنٍ۔ قرضہ	غَيْرَ۔ غیر	مُضَآرٍّ۔ نقصان کے	وَصِيَّةً۔ حکم ہے
مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ کی طرف سے		وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ
عَلِيْمٌ۔ جاننے والا	حَلِيْمٌ۔ حلم والا ہے	تِلْكَ۔ یہ	حُدُوْدُ۔ حدیں ہیں
اللّٰهِ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	يُّطِعِ۔ اطاعت کرے
اللّٰهَ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	رَسُوْلَهٗ۔ اسکے رسول کی	يُدْخِلْهُ۔ داخل کریگا اسے
جَنّٰتٍ۔ باغوں میں جو	تَجْرِيْ۔ چلتی ہیں	مِنْ تَحْتِهَا۔ اس کے نیچے	الْاَنْهٰرُ۔ نہریں
خٰلِدِيْنَ۔ ہمیشہ رہیں	فِيْهَا۔ اس میں	وَ۔ اور	ذٰلِكَ۔ یہ ہے
الْفَوْزُ۔ کامیابی	الْعَظِيْمُ۔ بڑی	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَعْصِ ۔ نافرمانی کرے	اللّٰہَ ۔ اللہ کی	وَ ۔ اور	رَسُوْلَہٗ ۔ اسکے رسول کی
وَ ۔ اور	یَتَعَدَّ ۔ گذر جائے	حُدُوْدَہٗ ۔ اس کی حدوں سے	
یُدْخِلْہُ ۔ داخل کریگا اسے	نَارًا ۔ آگ میں	خَالِدًا ۔ ہمیشہ رہے	فِیْھَا ۔ اس میں
وَ ۔ اور	لَہٗ ۔ اس کے لیے	عَذَابٌ ۔ عذاب ہے	مُّھِیْنٌ ۔ ذلیل کرنے والا

مختصر تفسیر دوسرا رکوع ۔ سورۃ نساء پ ۴

یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے ۔ تو اگر ہوں لڑکیاں دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی ہے ۔

اصطلاح میں وصیت وہ حکم ہے جو وفات کے بعد کے متعلق کیا جائے ۔ ایصاء پہنچانا اہل عرب وصیت کا احترام کرتے تھے اور وصیت ضرور پوری کرتے تھے ۔

فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ ۔ بیٹے بیٹیاں مراد ہیں ۔ اللہ تعالے لڑکے اور لڑکیوں کے متعلق حکم دیتا ہے ارشاد ہے لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے ۔

ذَکَر سے مراد لڑکا ہے ۔ لڑکے کا دوگنا ۔ لڑکی کا ایک گنا کل مال کے تین حصہ کرو دو حصہ لڑکے کے لیے ایک حصہ لڑکی کے لیے ۔

فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۔

شان نزول : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں سخت بیمار ہوا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے مجھے بے ہوش پایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو فرمایا غسالہ شریف مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا تو میں نے دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں میرے انتقال کے بعد یہ مال کیسے تقسیم ہوگا ؟ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی (روح المعانی)

حضرت سعد بن ربیعہ شہید ہوئے تو ان کی بیوی نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ سعد کے بھائی نے سارا مال لے لیا اور انکی یتیم بچیاں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے بھائی کو حکم بھیجا کہ سعد کے مال کا آٹھواں حصہ ان کی بیوی کو دو ۔ دو تہائی ان کی لڑکیوں کو اور جو باقی بچے وہ تم رکھو (خازن)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس رکوع میں وراثت کے احکام ہیں

پہلا حکم:۔ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑے ہوں تو لڑکے کا لڑکی کے حصہ سے دوچند دیکر سب متروکہ تقسیم ہوگا۔ اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور دو سے اوپر ہوں تو وہ ترکہ کی دو تہائی لیں گی۔

اور اگر ایک لڑکی ہو تو وہ متروکہ سے آدھا لے گی جیسا کہ آگے ارشاد ہے۔

وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ۔ اور میت کے والدین میں ہر ایک کو متروکہ میت سے چھٹا ملے گا۔ بشرطیکہ میت کے اولاد بھی ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ پہلے بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دگنا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی ہوگی تو نصف اور تنہا لڑکا ہوگا تو اس سے دوچند اور وہ کل ہے۔

آگے میت کے والدین کو متروکہ میت سے چھٹا حصہ دیا۔ ایسی صورت میں جبکہ میت نے ولد چھوڑا ہو اور ولد کا اطلاق لڑکا لڑکی دونوں پر ہوتا ہے جیسے اولاد کا اطلاق لڑکا لڑکی دونوں پر ہوتا ہے۔

آگے اور صورت ترکہ بیان فرمائی اور کہا

فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ۔ تو اگر میت کے اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی ہوں تو ایسی صورت میں ماں کا حصہ تہائی ہوگا۔

یعنی اگر میت صرف ماں باپ چھوڑے اور ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ چھوڑ دے تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکال لینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ہے نہ کہ کل متروکہ کا تہائی اور آگے فرمایا

فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ تو اگر میت کے بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا دیا جائے گا۔ عام اس سے کہ وہ بھائی سوتیلا ہو۔ خواہ ایک ہی ہو ماں کا حصہ بہر حال چھٹا رہے گا مگر وصیت اور دین یعنی قرضہ تقسیم وراثت سے مقدم ہے اور دین تو وصیت پر بھی مقدم ہے چنانچہ حدیث میں ہے الدَّيْنُ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ آگے تعیین حصص کی حکمت ظاہر فرمائی اور کہا۔

آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے نفع پہنچانے میں قریب تر ہے (اس لیے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی) یہ حصہ مقرر کردہ ہے اللہ سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

پھر آگے بقیہ حصص پر نفاذ حکم ہوا چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔ تو اگر ہو ان کی اولاد تو ان کے متروکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے بعد اس کے جو وصیت کر گئیں یا قرضہ کے کر اس کے بعد بیویوں کے حصہ کا تقاسمہ فرمایا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔ اور عورتوں کو تمہارے ترکہ سے چوتھائی ہے (خواہ ایک بیوی ہو یا کئی۔ ایک ہو گی تو وہ تنہا چوتھائی پائے گی۔ کئی ہوں گی تو سب اس چوتھائی میں برابر کی شریک ہوں گی) بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو۔ تو اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ہے خواہ بیوی ایک ہو یا ایک سے زائد) بعد اس کے جو وصیت تم کر جاؤ یا قرضہ۔ اس کے بعد کلالہ کے لیے حکم فرمایا۔

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ۔ اور اگر ہو مرد کلالہ یا عورت اور اس کے بھائی یا بہن ہوں تو ہر ایک کو دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے۔

فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۔ تو اگر (وہ بہن بھائی) ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب شریک ہیں تہائی میں میت کی وصیت اور ایسا دین نکال کر جس میں مرنے والے نے وارث کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

تعریف کلالہ

کلالہ وہ مرد اور عورت ہے جس کا ترکہ ایسے حال میں تقسیم ہو کہ اس نے مرتے وقت ماں باپ اولاد نہ چھوڑی ہوں۔ تو آیہ مذکورہ میں وَلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فرمایا گیا۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ اب جو وارث ہیں وہ ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو اس میں اس کے متروکہ سے میراث کا تقاسمہ یوں ہو گا کہ ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا جائے گا۔

اور اگر ویسے بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو تہائی حصہ متروکہ میت سے نکال کر سب میں بحصّہ مساوی تقاسمہ ہو گا۔

کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی وجہ سے مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں لے سکتی۔ اس لیے ان میں مرد کا حصہ عورت کے حصہ سے زیادہ نہیں ہے۔

اور آخر آیت میں وصیت اور دَین کی تشریح میں غیر مضار جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وصیت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر عمل کیا جائے اور دَین بھی ادا ہو لیکن وہ مرنے والے کے وارث یا وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت نہ ہو اگر وہ ایسا کہہ گیا ہے تو یہ مضار ہے اور مضار پر عمل نہ ہو گا۔

مختصر خلاصہ مسائل فرائض

وارث تین قسم کے ہیں۔

اصحاب فرائض۔ عصبات۔ ذوی الارحام۔

اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ تعالٰی کی طرف سے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی حقدار ہے ایک سے زائد ہوں تو سب کے لیے دو تہائی۔ پوتی پر پوتی اور اس کے نیچے کی ہو۔ پوتی اگر میت کی اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے۔ اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی تو پوتی پر پوتیاں چھٹا لیں گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائیں گی اور کچھ نہ لے سکیں گی۔

اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی پوتیاں ساقط ہیں اور اگر نیچے کے درجہ میں کوئی لڑکا ہو گا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔

سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔

علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی اور حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے۔ پوتے اور اس کے نیچے کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط ہو جاتے ہیں۔

اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔

سوتیلے بھائی بہنیں جو حصہ ماں میں شریک ہوں۔ ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا ہوتے ساقط ہیں اور باپ کا چھٹا حصہ اس حال میں ہے جب کہ میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑ ہوں ورنہ نہیں۔

اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا حصہ لے کر وہ باقی بھی لے گا جو اصحاب فروض کو دے کر بچے۔

دادا یعنی میت کے باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوا اس کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ماں کو ثلث مابقی کی طرف رد نہ کرسکے گا۔

ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے کی اولاد یا بہن بھائی ہیں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان ہیں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی۔

اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جس کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی ہو یا باپ کی طرف سے یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ۔ البتہ قریب والی دور والی کی حاجب ہوتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف سے جو دادیاں ہیں وہ باپ کی موجودگی ہیں محجوب ہوتی ہے اس صورت ہیں کچھ نہ ملے گا۔

زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو۔ اور اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو زوج یعنی شوہر نصف پائے گا۔

میت کی زوجہ بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت ہیں آٹھواں لے گی اور نہ ہونے کی صورت ہیں چوتھائی۔

عصبات

عصبات وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی حصہ معین نہیں بلکہ ذوی الفروض سے جو بچا ہو وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولی بیٹا ہے پھر پوتا نیچے تک پھر باپ پھر دادا۔ پھر آبائی سلسلہ ہیں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی۔ پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی۔ پھر سگے بھائی کا بیٹا۔ پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کا چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا یعنی اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں

ذوالارحام

اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوالارحام میں داخل ہیں ان کی ترتیب عصبات کے مثل ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے بعد آخر میں تنبیہاً فرما دیا گیا کہ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم ماننے سے ان باغوں میں داخل کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا۔ اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

اس لیے کہ حدود اللہ سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اور مومن کتنا بھی گنہگار ہو حد ایمان سے پھر بھی متجاوز نہیں ہو سکتا۔

بامحاورہ ترجمہ تیسرا رکوع سورۃ نساء پ ۴

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور وہ جو بدکاری کریں تمہاری عورتوں میں سے اس پر گواہی کر لو اپنوں میں سے چار گواہ تو اگر وہ گواہی دے دیں تو بند کرو انہیں گھروں میں حتیٰ کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راہ بنائے۔ اور جو مرد و عورت ایسا کام کریں تم میں سے ان کو ایذا دو تو اگر وہ توبہ کر لیں اور درست ہو جائیں تو ان دونوں کا پیچھا چھوڑ دو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ

توبہ تو وہ ہے جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے اور انہی کی توبہ ہے جو نادانی سے برائی کریں پھر جلدی توبہ کر لیں تو انہیں پر اللہ اپنی رحمت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○
وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ
حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ
الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ
اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا
النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا
بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ
كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ
يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ
وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ
شَيْئًا ۚ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○
وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى
بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا
وَسَآءَ سَبِيْلًا ○

سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔
اور وہ توبہ نہیں جو کرتے رہیں گناہ حتیٰ کہ جب ان
میں سے کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے
توبہ کی اور نہ ان کی توبہ جو کافر مریں ان کے لیے ہم
نے تیار کر رکھا ہے دردناک عذاب
اے ایمان والو نہیں حلال تمہیں کہ عورتوں کے وارث
بن جاؤ زبردستی اور نہ روکو عورتوں کو تاکہ لو بعض
اس کا جو مہر سے انہیں دے چکے ہو مگر یہ کہ کریں وہ
علانیہ بے حیائی اور ان سے اچھا برتاؤ کرو تو اگر تم
کو کراہت ہو ان سے تو قریب ہے کوئی چیز ایسی
ہو کہ کراہت کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ
دے۔
اور اگر بدلنا چاہو بیوی بیوی کی جگہ اور اسے کافی
مال دے چکے ہو تو نہ لو اس سے کچھ کیا وہ واپس لیتے
ہو جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے۔
اور کیسے لو گے اس سے حالانکہ تم میں ایک دوسرا بے
تعلق ہو گیا اور وہ لے چکیں تم سے پختہ عہد۔
اور نہ نکاح کرو ان سے جن سے نکاح کیا تمہارے
باپ دادا نے عورتوں سے مگر جو ہو گزرا بے شک
وہ بے حیائی ہے اور غضب والا کام اور بری راہ۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور　　الّٰتِیْ۔ وہ جو　　یَاْتِیْنَ۔ آئیں　　اَلْفَاحِشَۃَ۔ بےحیائی کو
مِنْ نِّسَآئِکُمْ۔ تمہاری عورتوں سے　　فَاسْتَشْهِدُوْا۔ تو گواہ کرلو تم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَیْہِنَّ۔ ان پر	اَرْبَعَۃً۔ چار آدمی	مِّنْکُمْ۔ اپنے میں سے	فَاِنْ۔ تو اگر
شَہِدُوْا۔ وہ گواہی دیں	فَاَمْسِکُوْ۔ تو روکو	ھُنَّ۔ ان کو	فِی۔ بیچ
الْبُیُوْتِ۔ گھروں کے	حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	یَتَوَفّٰھُنَّ۔ اٹھالے انکو	الْمَوْتُ۔ موت
اَوْ۔ یا	یَجْعَلَ۔ بنائے	اللّٰہُ۔ اللہ	لَھُنَّ۔ ان کے لیے
سَبِیْلًا۔ کوئی راہ	وَ۔ اور	الَّذٰنِ۔ وہ دو	یَاْتِیٰنِھَا۔ جو آئیں اسکو
مِنْکُمْ۔ تم میں سے	فَاٰذُوْ۔ تو سزا دو	ھُمَا۔ ان کو	فَاِنْ۔ تو اگر
تَابَا۔ وہ توبہ کریں	وَ۔ اور	اَصْلَحَا۔ درست ہو جائیں	فَاَعْرِضُوْا۔ تو درگزر کرو
عَنْھُمَا۔ ان سے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	کَانَ۔ ہے
تَوَّابًا۔ توبہ قبول کرنے والا	رَّحِیْمًا۔ مہربان	اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں کہ	التَّوْبَۃُ۔ توبہ
عَلَی۔ ذمہ	اللّٰہِ۔ اللہ کے	لِلَّذِیْنَ۔ انکے لیے ہے جو	یَعْمَلُوْنَ۔ کام کرتے ہیں
السُّوْٓءَ۔ برے	بِجَہَالَۃٍ۔ نادانی سے	ثُمَّ۔ پھر	یَتُوْبُوْنَ۔ توبہ کرتے ہیں
مِنْ قَرِیْبٍ۔ جلدی سے	فَاُولٰٓئِکَ۔ تو یہی ہیں کہ	یَتُوْبُ۔ توبہ قبول کرتا ہے	اللّٰہُ۔ اللہ
عَلَیْہِمْ۔ ان کی	وَ۔ اور	کَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ
عَلِیْمًا۔ جاننے والا	حَکِیْمًا۔ حکمت والا	وَ۔ اور	لَیْسَتِ۔ نہیں
التَّوْبَۃُ۔ توبہ	لِلَّذِیْنَ۔ انکی جو	یَعْمَلُوْنَ۔ کام کریں	السَّیِّاٰتِ۔ برے
حَتّٰی۔ یہاں تک کہ	اِذَا۔ جب	حَضَرَ۔ حاضر ہو	اَحَدَ۔ ایک
ھُمُ۔ ان کے کو	الْمَوْتُ۔ موت تو	قَالَ۔ کہے	اِنِّیْ۔ بیشک میں
تُبْتُ۔ توبہ کرتا ہوں	الْاٰنَ۔ اب	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
الَّذِیْنَ۔ انکی جو	یَمُوْتُوْنَ۔ مریں	وَ۔ اور	ھُمْ۔ وہ
کُفَّارٌ۔ کافر ہوں	اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ ہیں کہ	اَعْتَدْنَا۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے	
لَھُمْ۔ ان کے لیے	عَذَابًا۔ عذاب	اَلِیْمًا۔ دردناک	یٰٓاَیُّھَا۔ اے
الَّذِیْنَ۔ وہ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	لَا۔ نہیں	یَحِلُّ۔ حلال
لَکُمْ۔ تم کو	اَنْ۔ یہ کہ	تَرِثُوْا۔ وارث بنو	النِّسَآءَ۔ عورتوں کے
کَرْھًا۔ زبردستی	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَعْضُلُوْ۔ روکو
ھُنَّ۔ ان کو	لِتَذْھَبُوْا۔ تاکہ لے لو تم	بِبَعْضِ۔ بعض حصہ	مَا۔ اس کا جو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ۔ دیا ہے ان کو		اِلَّا۔ مگر	اَنْ۔ یہ کہ
یَّاْتِیْنَ۔ وہ آئیں		بِفَاحِشَۃٍ۔ بے حیائی کی طرف	مُّبَیِّنَۃٍ۔ کھلم کھلا
وَ۔ اور		عَاشِرُوْهُنَّ۔ برتاؤ کرو ان سے	بِالْمَعْرُوْفِ۔ اچھا
فَاِنْ۔ پھر اگر	کَرِهْتُمُوْ۔ ناپسند کرو تم	هُنَّ۔ ان کو	فَعَسٰی۔ تو قریب ہے
اَنْ۔ یہ کہ	تَکْرَهُوْا۔ ناپسند کرو تم	شَیْئًا۔ کسی چیز کو	وَّ۔ اور
یَجْعَلَ۔ کرے	اللّٰهُ۔ اللہ	فِیْهِ۔ اس میں	خَیْرًا۔ بھلائی
کَثِیْرًا۔ بہت	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	اَرَدْتُّمُ۔ ارادہ کرو تم
اسْتِبْدَالَ۔ بدلنے کا	زَوْجٍ۔ بیوی	مَّکَانَ۔ جگہ	زَوْجٍ۔ بیوی کے
وَّ۔ اور	اٰتَیْتُمْ۔ دیا تم نے	اِحْدٰا۔ ایک	هُنَّ۔ انکی کو
قِنْطَارًا۔ ڈھیر مال کا	فَلَا۔ تو نہ	تَاْخُذُوْا۔ لو	مِنْهُ۔ اس سے
شَیْئًا۔ کچھ	اَ۔ کیا	تَاْخُذُوْنَهٗ۔ لیتے ہو	بُهْتَانًا۔ جھوٹ باندھ کر
وَّ۔ اور	اِثْمًا۔ گناہ	مُّبِیْنًا۔ کھلے ہوئے سے	وَ۔ اور
کَیْفَ۔ کیونکر		تَاْخُذُوْنَهٗ۔ لیتے ہو اس سے	وَ۔ اور
قَدْ۔ بیشک	اَفْضٰی۔ مل چکے ہیں بے پردہ	بَعْضُکُمْ۔ بعض تمہارا	اِلٰی۔ طرف
بَعْضٍ۔ بعض کے	وَّ۔ اور	اَخَذْنَ۔ لے چکیں	مِنْکُمْ۔ تم سے
مِّیْثَاقًا۔ عہد	غَلِیْظًا۔ مضبوط	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَنْکِحُوْا۔ نکاح کرو	مَا۔ اس سے	نَکَحَ۔ جس سے نکاح کر چکے	اٰبَآؤُ۔ باپ
کُمْ۔ تمہارے		مِّنَ النِّسَآءِ۔ عورتوں سے	اِلَّا۔ مگر
مَا۔ وہ جو	قَدْ۔ ہو	سَلَفَ۔ گذرا	اِنَّهٗ۔ بیشک وہ
کَانَ۔ ہے	فَاحِشَۃً۔ بے حیائی	وَ۔ اور	مَقْتًا۔ غضب کی بات
وَ۔ اور	سَآءَ۔ بری	سَبِیْلًا۔ راہ	

مختصر تفسیر تیسرا رکوع۔ سورۃ نساء۔ پ ۴

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَامْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا۔ اور وہ عورتیں جو فحش کاری کریں تمہاری عورتوں میں سے ان پر چار مردوں کی گواہی لو جو تم میں سے ہوں تو اگر وہ گواہی دیدیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو حتی کہ انہیں اٹھا لے موت یا اللہ ان کے لیے بنائے کوئی راہ۔

الفاحشۃ۔ بدکاری۔ فحش اس کا مادہ ہے بے حیائی اور بدکاری دونوں معنی ہیں۔ لغت میں ایسے قول و فعل کو فحش کہتے ہیں جو برا ہو جس کا ذکر کرنا یا سننا ناگوار ہو۔

اِسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ۔ ان پر چار گواہ لاؤ عام معاملات میں صرف دو گواہ ہوتے ہیں لیکن اس کی سزا میں سخت احتیاط لازم قرار دی گئی اور چار گواہ رکھے گئے۔

آیت کا مفہوم واضح ہے کہ بدکاری اگر مسلمان کی ظاہر ہو تو چار گواہ لیے جائیں گے اور وہ گواہ بھی تم میں سے یعنی مسلمان ہوں گے گھروں میں بند رکھنا اس لیے فرمایا تاکہ وہ آئندہ بدکاری نہ کر سکیں۔

اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا کے یہ معنی ہیں کہ مستقبل قریب میں یا تو اللہ تعالے ان کی سزا کے لیے کوئی حد مقرر فرما دے یا وہ نکاح کر لیں۔ الفاحشۃ میں مفسرین نے زنا مراد لیا ہے اور ان کا بیان ہے کہ حبس فی البیت کا حکم حدود زنا نازل ہونے سے پہلے تھا جب حدود نازل ہو گئیں اس آیت کریمہ کا حکم منسوخ ہو گیا اور اس قسم کی آیتیں منسوخ الحکم باقی التلاوت کہلاتی ہیں (خازن، جلالین، تفسیر احمدی) آگے مزید توضیح فرمائی گئی اور کہا۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

اور تم میں جو مرد و عورت ایسا کام کریں انہیں ایذا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بیشک اللہ بڑا توبہ کرنے والا مہربان ہے۔

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا۔ تم میں سے تو ان کو تکلیف دو

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ زبان سے عار دلانے اور ہاتھ سے جوتے مار کر ایذا دو۔

یعنی انہیں جھڑک کر برا کہہ کر شرمندہ کیجئے جوتیاں مار کر ایذا دو (جلالین، مدارک۔ خازن)

حسن کہتے ہیں زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی۔ پھر گھروں میں بند کیا گیا پھر زنا خواہ کوڑے یا خواہ سنگساری ابن بحر کہتے ہیں کہ پہلی آیت وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ میں ان عورتوں کے لیے حکم ہے جو عورتوں کے ساتھ مساحقت یعنی چپٹی کرتی ہیں اور دوسری آیت وَالَّذٰنِ سے لواطت کرنے والے مردوں کا حکم ہے اور زانی اور زانیہ کا مفصل حکم سورۂ نور میں بیان فرمایا گیا۔

اس تقدیر پر یہ آیتیں منسوخ الحکم ہیں۔ اور ان میں امام ہمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دلیل ظاہر ہے کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ بیشک توبہ۔ اِنَّمَا حصر کے لیے توبہ کے قبول کی خبر دی گئی۔ توبہ کے لفظی معنے ہیں لوٹنا۔ پلٹ کر آجانا۔ جب کوئی گناہ کرے تو اللہ کے حضور اپنی غلطی کا اقرار کرے اور سچے دل سے عہد کرے کہ وہ باز رہے گا۔

لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَہَالَۃٍ ۔ اللہ توبہ انہیں لوگوں کی قبول کرتا ہے جو کام جہالت سے کرتے ہیں جو لوگ نادانی و حماقت سے گناہ کرتے ہیں پھر موت سے پہلے توبہ کر لیں تو ان کی توبہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے

ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا پھر جلدی سے توبہ کرتے ہیں تو انہیں اللہ معاف کر دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ شیطان نے بارگاہ رب العزت میں کہا تیری عزت و جلال کی قسم میں ابن آدم کو جب تک ان میں جان رہے گی بہکاتا رہوں گا اللہ تعالےٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے بھی روایت کیا۔

اس کے بعد اس امر کی وضاحت کی گئی کہ توبہ کس کی مقبول ہے اور کس کی مردود تاکہ توبہ ایک رسمی فعل نہ ہو جائے۔

وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ اور توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہیں حتی کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہہ دے اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان کی توبہ مقبول ہے جو کافر مریں اس کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ضحاک کہتے ہیں کہ جو توبہ قبل از موت ہو وہ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ کے اعتبار سے مقبول ہے اور جو موت کا وقت آنے کا انتظار کر کے توبہ میں تاخیر کرتے جائیں وہ توبہ مِنْ قَرِیْبٍ کے موافق نہیں۔

اور قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں فرمایا وہ اس قسم کے لوگوں کے لیے نہیں جو توبہ کو ایک رسم بنا لیتے ہیں اس میں مرضی مولیٰ ہے قبول فرمائے یا نہ فرمائے بخشے یا عذاب کرے (تفسیر احمدی)

اور موت کے قریب تو کافر بھی توبہ کر لیتا ہے جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ (میں اب توبہ کرتا ہوں) کہنے لگتا ہے اس کی توبہ اس کا ایمان مقبول نہیں۔ جیسے فرعون بھی غرق کے گرداب میں آکر پکارنے لگا تھا اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دیں اس پر ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس اللہ کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں سے ہوں) تو یہ ایمان الٹا اس کے منہ پر مار دیا گیا اور فرمایا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو فسادی تھا)

توبہ کی قبولیت پر دو شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ گناہ نادانی کی بنا پر کیا گیا ہو دوم یہ کہ توبہ کی طرف جلد رجوع کیا گیا ہو دانستہ یا نادانستہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا جائے بندہ ایک قدم اس کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی رحمت دس قدم بڑھتی ہے۔

اس کے بعد زمانۂ جاہلیت کی رسم کا رد کیا گیا جو ان میں مروج تھی چنانچہ ارشاد ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور انہیں نہ روکو اس سبب سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو تو اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو بہت قریب ہے کہ کوئی چیز تم ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے اور اگر تم ارادہ کرو بیوی کے بدلے دوسری بیوی کا اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے اور کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔

شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بیبیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے۔ گویا انہیں بھی ایک قسم کا جاندار مال خیال کرتے گھوڑے اونٹ کی طرح ... اگر چاہتے بغیر مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کی بیوی بنا دیتے تھے اور خود مہر پر قبضہ کر لیتے یا انہیں اپنے پاس روکے رکھتے حتی کہ جو ورثہ انہوں نے پایا تھا وہ انہیں دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں اور یہ لوگ ... ان کے وارث بن جائیں۔

مختصر یہ کہ وہ مظلوم عورتیں ان کے ہاتھوں مظلوم و مجبور ہوتی تھیں۔ اس رسم کے مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح فرماتے ہوئے ان کے لیے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

https://ataunnabi.blogspot.com/
marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس آیت میں اس کے متعلق حکم ہے جو اپنی بیوی سے نفرت رکھتا ہو اور اس وجہ سے اس سے بدسلوکی کرتا ہو تاکہ عورت مجبور ہو کر مہر واپس دیدے۔ اس فعل ظالمانہ سے روکنے کے لیے لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ فرمایا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ جاہل زمانہ جاہلیت میں عورت کو طلاق دیتے پھر رجوع کر لیتے پھر طلاق دے دیتے اس طرح اسے معلق رکھتے تاکہ وہ ان کے پاس آرام نہ پا سکیں اور دوسری جگہ بھی ٹھکانا نہ بنا سکے۔

ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بیوی کو نہ روکیں۔

اور اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں شوہر کی نافرمانی اور بدزبانی یا حرامکاری ایسی چیزوں کے ہونے خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔ اور وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ میں کھلانے پہنانے بات چیت کرنے اور حقوق زوجیت پورے کرنے کا حکم ہے۔

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ میں عورت کی بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ اس حالت میں صبر کرو اور اسے اپنے سے جدا نہ کرو۔

وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا میں ولد صالح اس سے پیدا ہونے کی امید ظاہر فرمائی۔

اور وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ میں اس امر کو ظاہر فرمایا کہ ایک کو طلاق دینا۔ دوسری سے نکاح کرنا جائز فرمایا گیا۔

وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا۔ مہر گراں ہونے کا جواز دکھایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر حکم فرمایا کہ عورتوں کے مہر گراں نہ باندھو ایک عورت نے کھڑے ہو کر یہی آیت سنائی اور عرض کیا ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور آپ منع کرتے ہیں یہ سنتے ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھدار ہے اور اعلان فرمایا میں اپنا اعلان واپس لیتا ہوں جتنا چاہو مہر مقرر کرو۔

لیکن یہاں مہر کی گرانی کی آزادی ہے۔ وہاں دیے ہوئے مہر سے واپس لینے کی ممانعت بھی ہے۔

آیت کے آخر میں اس عادت قبیحہ کا رد ہے جو جاہلیت میں تھا کہ جب کوئی اور عورت پسند آئے۔ تو پہلی عورت پر الزام لگاتے۔ انواع و اقسام تہمتیں لگاتے تاکہ وہ پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے کر اپنا استخلاص کر لے اسکی ممانعت فرمائی اور اسے اثم عظیم کہا۔ اس کے بعد منکوحۃ الاب کی حرمت کا قانون نافذ ہوا۔ اور فرمایا

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گذرا وہ بے شک بے حیائی ہے اور غضب کا کام اور بہت ہی برا چلن۔

اٰبَآؤُكُمْ۔ تمہارے باپ۔ دادا نانا سب شامل۔

مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ۔ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لائے ہوں۔

زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا کرتے تھے یہاں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے اس لیے کہ باپ کی بیوی بمنزلہ ماں کے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں حقیقی ماں کے سوا باپ کی منکوحہ کو مفروشہ بنانا جائز سمجھتے تھے اور باپ کے بعد بیٹا بیاہ لیتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ موطوئۃ الاب بمنزلہ ماں ہے اس سے بیٹے کو نکاح کرنا حرام ہے۔

پھر یہ امر بھی آخر کو واضح ہو جاتا ہے کہ باپ نے جس سے وطی کر لی خواہ بعد نکاح یا بلا نکاح بطریق زنا وہ بہر صورت بیٹے پر حرام ہے اس لیے کہ نکاح کے معنی ہی وطی ہیں اور وہ نکاح جو عرف میں نکاح کہلاتا ہے وہ عقد کہلاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اس قسم کے واقعات جو ہو چکے ہیں فَاحِشَةً بے حیائی ہے۔

وَمَقْتًا۔ غضب۔ یہ لفظ ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں طبیعت میں گھن پیدا ہو۔

سَآءَ سَبِيْلًا۔ برا چلن۔ برا راستہ مراد ہے۔

اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان ہوتا ہے۔ ان میں سات نسب سے حرام ہیں اور باقی دوسرے تعلق سے حرام ہیں کل چودہ محرمات ہوئی ہیں جن کا تعلق نسب سے رکھا گیا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ چوتھا رکوع سورۃ النساء پ ۴

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَ
اَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ
وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ
الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور خالائیں تمہاری اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور رضاعی مائیں تمہاری اور رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور ربیبہ جو تمہاری گود میں ہیں ان عورتوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو اگر تم نے صحبت نہ کی ہو تو کوئی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

حرج نہیں تم پر اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیویاں اور حرام ہے یہ کہ جمع کرو دو بہنیں بیک وقت مگر وہ جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لفظی ترجمہ

حُرِّمَتْ۔ حرام ہوئیں	عَلَيْكُمْ۔ تم پر	اُمَّهٰتُكُمْ۔ تمہاری مائیں	وَ۔ اور
بَنٰتُكُمْ۔ تمہاری بیٹیاں	وَ۔ اور	اَخَوٰتُكُمْ۔ تمہاری بہنیں	وَ۔ اور
عَمّٰتُكُمْ۔ تمہاری پھوپھیاں	وَ۔ اور	خٰلٰتُكُمْ۔ تمہاری خالائیں	وَ۔ اور
بَنٰتُ۔ بیٹیاں	الْاَخِ۔ بھائی کی	وَ۔ اور	بَنٰتُ۔ بیٹیاں
الْاُخْتِ۔ بہن کی	وَ۔ اور	اُمَّهٰتُكُمْ۔ تمہاری مائیں	الّٰتِیْ۔ وہ جو
اَرْضَعْنَكُمْ۔ دودھ پلائیں تم کو		وَ۔ اور	اَخَوٰتُكُمْ۔ تمہاری بہنیں
مِّنَ الرَّضَاعَةِ۔ دودھ پلانے کے ذریعہ		وَ۔ اور	اُمَّهٰتُ۔ مائیں
نِسَآئِكُمْ۔ تمہاری بیویوں کی		وَ۔ اور	رَبَآئِبُكُمْ۔ ربیبہ تمہاری
الّٰتِیْ۔ وہ جو	فِیْ۔ بیچ	حُجُوْرِ۔ گودوں	كُمْ۔ تمہارے ہیں
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ۔ تمہاری عورتوں سے		الّٰتِیْ۔ وہ جو	دَخَلْتُمْ۔ صحبت کی ہو تم
نے	بِهِنَّ۔ ان سے	فَاِنْ۔ پھر اگر	لَّمْ۔ نہ
تَكُوْنُوْا۔ ہو تم کر	دَخَلْتُمْ۔ صحبت کی تم نے	بِهِنَّ۔ ان سے	فَلَا۔ تو نہیں
جُنَاحَ۔ گناہ	عَلَيْكُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	حَلَآئِلُ۔ بیویاں
اَبْنَآئِكُمُ۔ تمہارے بیٹوں کی		الَّذِيْنَ۔ وہ جو	مِنْ اَصْلَابِكُمْ۔ تمہاری
نسل سے ہوں	وَ۔ اور	اَنْ۔ یہ کہ	تَجْمَعُوْا۔ اکٹھا کرو تم
بَيْنَ۔ درمیان	الْاُخْتَيْنِ۔ دو بہنوں کے	اِلَّا۔ مگر	مَا۔ جو
قَدْ۔ پہلے	سَلَفَ۔ گزر چکا	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ
كَانَ۔ ہے	غَفُوْرًا۔ بخشنے والا	رَّحِيْمًا۔ مہربان	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر چوتھا رکوع ۔ سورۃ النساء پ ۴

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَرَبَآىٕبُكُمُ
الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَیْكُمْ٘ وَحَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

حرام ہوئیں تم پر مائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ شریکی بہنیں اور تمہاری بیویوں مائیں اور تمہاری بیویوں کے ساتھ آئی ہوئی وہ بیٹیاں جو تمہاری گودمیں ہیں ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی (پہلے خاوندوں سے بیٹیاں) تمہیں حلال ہیں ان میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گذرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قابل حرمت ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جن سے نکاح جائز نہ ہو اسی لیے حُرِّمَتْ ارشاد فرمایا گیا وہ نسبی رشتے جو حرام ہیں سات ہیں۔ ماں۔ بیٹی۔ بہن۔ پھوپھی۔ خالہ۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ ان سب سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

اول قاعدہ کلیہ

ہر وہ عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی۔ سب مائیں ہیں اور اپنی حقیقی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔

دوسرا قاعدہ کلیہ

پوتیاں نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔

تیسرا قاعدہ کلیہ

بھانجہ بھانجی۔ بھتیجا بھتیجی سگے ہوں یا سوتیلے یہ سب حرام ہیں۔

یہ تمام رشتے نسبی ہیں۔ اس کے بعد ان رشتوں کا ذکر ہے جو سبب سے حرام ہو جاتے ہیں۔

اس میں سب سے پہلے دودھ پلانے والی کا ذکر ہے اس لیے کہ یہ اگر غیر تھی تو دودھ پلانے سے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حلال تھی اس میں سبب حرمت دودھ پلانا ہے دودھ کے رشتے کے لیے شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پینا یا کثیر دودھ پینا دونوں برابر ہیں۔

مدت شیر خواری حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیس مہینہ تھے مگر صاحبین کے نزدیک دو سال ہوتے۔ اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ شیر خواری دو سال کے بعد اگر ہو گی تو حرمت رضاعت کو مستلزم نہیں۔

شیر خواری سے جو حرمت ہے اسے اللہ تعالیٰ نے نسب کے قائم مقام رکھا یَحْرُمُ بِالرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ بِالنَّسَبِ قاعدہ کلیہ ہو گیا۔

یہی وجہ ہے کہ دودھ پلانے والی کی ماں اور اسکی لڑکی کو شیر خوار کی بہن کہا گیا اسی طرح رضاعی ماں کا شوہر شیر خوار کا باپ ہے اور اس کا باپ اس کا دادا ہو گا۔ رضاعی ماں کی بہن شیر خوار کی خالہ ہو گی۔

اور رضاعی ماں کا ہر بچہ جو دودھ پلانے والی کے سوا اور کسی سے ہو خواہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا ہو یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلانے والے کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کی رضاعی بھائی بہن ہیں اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن۔

کیونکہ حدیث میں صاف حکم آچکا کہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔

اب محرمات بالصہر کا بیان ہے۔ وہ تین ہیں

بیویوں کی مائیں بیویوں کی بیٹیاں یعنی ربیبہ ربیبہ وہ ہے جو پہلے خاوند سے یہ عورت لڑکی لائے اور بیٹوں کی بیویاں۔ بیویوں کی مائیں یعنی ساس صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیویاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ یعنی ان سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

اور لڑکی کا گود میں ہونا غالب حال کے لیے بیان ہوا نہ کہ حرمت کے لیے شرط۔ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ کا مطلب یہ ہے کہ ان ربیبہ لڑکیوں کی ماؤں سے طلاق یا موت کے ذریعہ سے قبل از صحبت اگر جدائی ہو گئی ہو تو ایسی صورت میں ان لڑکیوں سے نکاح جائز ہے اور حلائل ابنائکم میں اس امر کی تصریح ہے کہ حقیقی بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں نہ کہ منہ بولے بیٹوں کی بیویاں جیسے متبنی کہتے ہیں اور جبکہ نسلی طور پر یہ حرمت ہے تو رضاعی بیٹے کی بیوی بھی حرام ہو گی کیونکہ نسبی کے حکم میں داخل ہے اور پوتے پر پوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمع بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ تو حرام ہی ہے کہ نص صریح موجود ہے اور اگر جہاد میں دو بہنیں باندی صورت میں آئیں کہ دونوں ایک ہی کے ملک ہوں تو ان سے وطی جائز نہ ہوگی اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی۔ خالہ بھانجی کا بھی نکاح میں جمع کرنا حرام فرمایا گیا اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ

نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن سے ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو وہ چچا بنا اور چچا پر بھتیجی حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو دوسری پھوپھی ہوگی۔ تو پھوپھی اس پر حرام ہوگی گویا کہ حرمت دونوں طرف سے ہے۔

اگر یہ حرمت صرف ایک طرف ہو تو جمع حرام نہیں جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بیوی تو حرام ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بیوی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگی اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔

الحمد للہ چوتھا پارہ ختم ہوگیا۔ اور پانچواں پارہ شروع ہوا۔

اظہار تشکر

حضرت مولانا عبد الغنی عثمانی اور پروفیسر علامہ قاری مشتاق احمد صاحب ایم۔ اے کا فقیر بے حد ممنون ہے کہ انہوں نے تفسیر کی تصحیح میں تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ان کی محنت کو قبول کرے۔ آمین

فقیر قادری امین الحسنات حنفی قادری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پارہ ۵

بامحاورہ ترجمہ رکوع سورۃ نساء پ۵

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ
مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور حرام ہیں شوہر والیاں مگر کافروں کی عورتیں (جن پر تم جنگ میں قبضہ کرو) یہ اللہ کا قانون ہے تم پر اور حلال تمہیں اس کے ماسوا کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پاک دامن نہ بطور زناکاری تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہا ہو انہیں ان کے مہر مقررہ ادا کرو اور نہیں گناہ (مہر سے) برضامندی لینے میں بعد مقدار مقرر ہونے کے بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ
فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ
بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى
الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جو نہ طاقت رکھے آزاد عورت کو نکاح میں لانے کی وہ نکاح کرے لونڈیوں سے جو مومنہ ہوگئی ہیں کنیزیں ایمان والیاں اور اللہ جانتا ہے تمہارے ایمان کو بعض تمہارے بعض سے ہیں تو نکاح کرو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے اور دو مہر ان کا حسب دستور جو نیک ہیں نہ کہ آوارہ اور نہ یار بنانے والیاں جب وہ قید میں آجائیں تو اگر برا کام کریں تو ان پر آدھی سزا ہے اس سے جو آزاد کی ہے سزا سے یہ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہو اور صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	اَلْمُحْصَنٰتُ۔ خاوند والیاں		مِنَ النِّسَآءِ۔ عورتوں
میں سے	اِلَّا۔ مگر	مَا۔ جو	مَلَکَتْ۔ مالک ہوئے
اَیْمَانُکُمْ۔ تمہارے ہاتھ	کِتٰبَ۔ نوشتہ ہے	اللّٰہِ۔ اللہ کا	عَلَیْکُمْ۔ تم پر
وَ۔ اور	اُحِلَّ۔ حلال ہیں	لَکُمْ۔ تمہارے لیے	مَا۔ جو
وَرَآءَ۔ سوا	ذٰلِکُمْ۔ اس کے ہیں	اَنْ۔ یہ کہ	تَبْتَغُوْا۔ ڈھونڈو
بِاَمْوَالِکُمْ۔ اپنے مال سے	مُّحْصِنِیْنَ۔ نیک چلن	غَیْرَ۔ نہ کہ	مُسٰفِحِیْنَ۔ شہوت رانی کو
فَمَا۔ تو جو	اسْتَمْتَعْتُمْ۔ نکاح کرو	بِہٖ۔ ان سے	مِنْھُنَّ۔ ان میں سے
فَاٰتُوْ۔ تو دو	ھُنَّ۔ ان کو	اُجُوْرَ۔ حق مہر	ھُنَّ۔ ان کے
فَرِیْضَۃً۔ مقرر شدہ	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	جُنَاحَ۔ گناہ
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	فِیْمَا۔ اس میں جو	تَرَاضَیْتُمْ۔ رضامند ہو	بِہٖ۔ اس پر
مِنْ بَعْدِ۔ بعد	الْفَرِیْضَۃِ۔ مقرر کر لینے	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
کَانَ۔ ہے	عَلِیْمًا۔ جاننے والا	حَکِیْمًا۔ حکمت والا	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	لَّمْ۔ نہ	یَسْتَطِعْ۔ طاقت رکھے	مِنْکُمْ۔ تم میں سے
طَوْلًا۔ فراخی کی	اَنْ۔ یہ کہ	یَّنْکِحَ۔ نکاح کرے	الْمُحْصَنٰتِ۔ آزاد
الْمُؤْمِنٰتِ۔ مومنہ سے	فَمِنْ۔ تو ان سے	مَّا۔ جو	مَلَکَتْ۔ مالک ہوئے
اَیْمَانُکُمْ۔ تمہارے ہاتھ	مِنْ فَتَیٰتِکُمْ۔ کنیزیں	الْمُؤْمِنٰتِ۔ مومنہ	وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ	اَعْلَمُ۔ خوب جانتا ہے	بِاِیْمَانِکُمْ۔ تمہارے ایمان	بَعْضُکُمْ۔ بعض تمہارا
مِّنْ بَعْضٍ۔ بعض سے ہے	فَانْکِحُوْ۔ تو نکاح کرو	ھُنَّ۔ ان سے	بِاِذْنِ۔ اجازت
اَھْلِھِنَّ۔ انکے مالکوں سے	وَ۔ اور	اٰتُوْ۔ دو	ھُنَّ۔ ان کو
اُجُوْرَ۔ حق مہر	ھُنَّ۔ ان کے	بِالْمَعْرُوْفِ۔ دستور کے مطابق	مُحْصَنٰتٍ۔ پاک دامنوں کو
غَیْرَ۔ نہ کہ	مُسٰفِحٰتٍ۔ بدچلن	وَّ۔ اور	لَا۔ نہ
مُتَّخِذٰتِ۔ پکڑنے والیاں	اَخْدَانٍ۔ یاروں کو	فَاِذَا۔ تو جب	اُحْصِنَّ۔ قبضہ میں آجائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَإِنْ ۔ تو اگر	أَتَيْنَ ۔ آئیں	بِفَاحِشَةٍ ۔ بےحیائی کی طرف	فَعَلَيْهِنَّ ۔ تو ان پر
نِصْفُ ۔ آدھا ہے	مَا ۔ جو	عَلَى ۔ اوپر	الْمُحْصَنَاتِ ۔ آزاد عورتوں
کے ہے	مِنَ الْعَذَابِ ۔ سزا سے	ذٰلِكَ ۔ یہ	لِمَنْ ۔ اس کے لیے ہے
خَشِيَ ۔ جو ڈرے	الْعَنَتَ ۔ زنا سے	مِنْكُمْ ۔ تم میں سے	وَ ۔ اور
إِنْ ۔ اگر	تَصْبِرُوا ۔ صبر کرو تو	خَيْرٌ ۔ بہتر ہے	لَكُمْ ۔ تمہارے لیے
وَ ۔ اور	اللّٰهُ ۔ اللہ	غَفُورٌ ۔ بخشنے والا	رَحِيمٌ ۔ مہربان ہے۔

مختصر تفسیر اردو — رکوع ۴ سورۃ نساء پ ۵

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۔ اور خاوندوں والی عورتیں۔

مُحْصَنَاتٌ ۔ احصان سے ہے جس کا مادہ حصن ہے۔ حصن کے معنی حفاظت یا قلعہ ہے۔ اہل عرب کا مقولہ ہے حصن حصین [illegible] پھر یہ لفظ ہر قسم کی حفاظت پر استعمال ہونے لگا چنانچہ زرہ کو حصنۃ کہتے ہیں۔ بدن کی حفاظت کرنے والا لباس۔

مُحْصَنَاتٌ ۔ محصنۃ کی جمع یعنی وہ عورت جو باقاعدہ کسی کی بیوی ہو اور اس کا خاوند موجود ہو ان کے بعد [illegible] کیا گیا۔

إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۔ مگر جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملکیت ہے۔

دائیں ہاتھ کی ملکیت سے مراد وہ غلام عورتیں ہیں جو جہاد میں گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے تمہارے ہاتھ آئیں وہ تمہارے لیے بعد استبراء رحم حلال ہیں اگر حاملہ ہوں تو وضع حمل کے بعد غیر حاملہ ہوں تو ایک حیض گزر جانے کے بعد اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں۔ کیونکہ دین اور دیار کا اختلاف ان کے شوہروں سے جدائی کا موجب ہو گیا۔

شان نزول: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس میں جو فوج بھیجی تو وہاں [illegible] کے مقابل ہوئی اسلامی لشکر بھیجا وہاں کے کفار شکست کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور پہاڑوں گھاٹیوں میں چھپ گئے۔ ان کی بہت سی عورتیں گرفتار ہو کر مسلمانوں کے پاس آئیں۔

مجاہدین اسلام نے خیال کیا کہ ان کے خاوند زندہ ہیں یا مرد انہوں نے ان کو طلاق بھی نہیں دی اس

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیے ان سے صحبت حرام ہوگی۔ ان مجاہدین نے بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر آکر دریافت کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لونڈیوں کے ساتھ جماع کی اجازت دی گئی۔ کیونکہ لونڈی بعض احکام میں مثل جانور کے مانی گئی ہے اسی لیے مَا فرمایا جو غیر عاقلوں کے لیے آتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ جب ہوگا کہ صرف عورتیں ہی قید ہو کر آئیں خاوند نہ آئیں۔

اس کے بعد حلال عورتوں کے لیے کلیۃً حکم ہوا اور ارشاد ہوا۔

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔ اور حلال ہیں تم پر ان کے ماسوا جن کا ذکر ہو گیا۔ اور یہ حلت نکاح اور ملک یمین دونوں پر حاوی ہے۔

اُحِلَّ۔ کا مادہ حل ہے اس کے معنی کھلنا۔ کیونکہ جائز چیز سے پابندی دور کر دی جاتی ہیں اسی لیے اسے حلال کہتے ہیں۔ اس سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) نکاح میں مہر ضروری ہے۔ اس لیے کہ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ فرمایا گیا جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو اور اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی مہر واجب ہے

(۲) مہر مال سے ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت سے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں تھا جس کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ۔ میرا ارادہ ہے کہ میں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہارے نکاح میں دے دوں اس مہر پر کہ آٹھ سال تک تم میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو یہ تمہارا احسان ہے۔ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شریعت موسوی منسوخ ہوگئی اور خدمت سے مہر پورا تسلیم نہ ہوا بلکہ مہر کے لیے مال ہی شرط ہے۔

(۳) اتنا قلیل مہر جسے مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت علی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں۔ ایک درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے اس حساب سے ۳۵ ماشہ چاندی کی قیمت لگائی جائے اس سے زیادہ جتنا بھی مقرر ہو جو طرفین وہ جائز ہے۔

اور ساڑھے بتیس روپیہ مہر شرعی رکھنا محض رواج ہے یا شاہان مغلیہ کے عہد کا ایک تعین ہے شرعی کہنا صحیح نہیں آگے ارشاد ہے۔

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ۔ نیک چلن نہ کہ شہوت رانی کے لیے۔

مُحْصِنِيْنَ۔ احصان سے بنا اس کے معنی پرہیزگاری و عفت ہیں یعنی نفس کو ان چیزوں سے محفوظ رکھنا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ملامت کا موجب بنے۔

مُسٰفِحِیْنَ۔ سَفَحٌ سے بنا اس کے معنی بہانا۔ اصطلاح میں سفاح کے معنی زنا کے ہیں کیونکہ زانی صرف مادہ بہاتا ہے۔ نسل یا اولاد کا مقصد نہیں ہوتا اس لیے زنا کو سفاح کہتے ہیں۔

اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا ہے اور اس کا یہ فعل قبیح غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہے اسے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا منظور ہے وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا میں خسارہ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کرتا آگے مہر معین میں سے تراضی طرفین واپس لینے کی اجازت دی گئی چنانچہ فرمایا۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔ تو جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر سے انہیں دو اور مقرر ہو جانے کے بعد اگر تمہارے آپس میں رضا مندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

اِسْتَمْتَعْتُمْ۔ اِسْتِمْتَاع مصدر ہے اس کے معنی حاصل کرنا ہے۔

اُجُوْرَهُنَّ۔ ان کے حقوق۔ اجور کا واحد اجر ہے اس کے معنی بدلہ اس سے مہر مراد ہے۔ نکاح کے بعد اگر خلوت صحیحہ ہو جائے تو شوہر پورا مہر ادا کرے گا اور اگر صرف نکاح ہوا اور رخصتی نہ ہوئی نہ خلوت ہوا تو اس صورت میں مہر نصف ہوگا۔

اس میں اجازت ہے کہ عورت اگر مہر مقررہ میں سے کچھ کم کر دے یا بالکل بخش دے اسی طرح مرد مقررہ مہر کی مقدار زیادہ کر دے دونوں جائز ہیں۔

اس کے بعد کنیزیں جو جہاد میں آئیں ان کا حکم ہے اور کم استطاعت لوگوں کے لیے ایک آسانی کا پہلو بتایا گیا۔

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

اور جو تم میں استطاعت نہ رکھے نکاح کی مالدار عورتوں ایمان والیوں سے تو ان سے نکاح کرے جو تمہاری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملک ہیں ایمان والیاں کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے کو تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو پاک دامنی سے نہ کہ زانیہ آوارہ اور نہ یار بنانے والیاں جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یَسْتَطِعْ۔ اِسْتِطَاعَت سے بنا۔ اس کے معنی طاقت رکھنا۔

مِنْکُمْ۔ میں خطاب تمام مسلمانوں سے ہے

طَوْلًا۔ طُول سے بنا اس کے معنی لمبائی درازی۔ دراز آدمی کو طویل کہتے ہیں اور پستہ قد کو حقیر۔ یہاں قدرت کے معنی ہیں

اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ۔ نکاح کے لغوی معنی ملنا ہے۔ یہاں صحبت کے معنی ہیں۔

چونکہ مسلمان کا اپنی کنیز سے نکاح نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح مولیٰ کے لیے حلال ہے۔ آیۂ کریمہ میں اس امر کو واضح فرمایا کہ جو شخص حرہ مومنہ سے نکاح کی مقدرت و وسعت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ ایماندار کنیز کسی سے نکاح کر لے اور یہ عار کی بات نہیں لیکن چونکہ وہ کسی کی کنیز ہے اس لیے اس کے مولیٰ سے اس نکاح کی اجازت حاصل کرنی چاہیے اس سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) اس آیت میں اگرچہ نہیں مگر اوپر کی آیت میں وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ ہے کہ حرام نکاح بیان کر دیے گئے اس کے ماسوا سب حلال ہیں۔

(۲) کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومنہ سے افضل۔

(۳) وہ باندی جو جہاد میں ملک یمین آئے وہ اگر اپنی لونڈی ہے تو بلا نکاح اور اگر دوسرے کی ہے تو باذن اہلہا جائز ہے۔

(۴) اور بلا اذن اہلہا باندی کو باختیار خود نکاح کا حق نہیں یہی حکم غلام کے لیے ہے اگر وہ نکاح کرے گا تو بر اجازت اپنے مولیٰ کے کر سکتا ہے۔

(۵) مہر کے مالک اگرچہ کنیز کے مولیٰ ہوتے ہیں لیکن وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ سے واضح ہوتا ہے کہ مہر دینا کنیز کو ہی چاہیے اور کنیز کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے اس لیے کہ وہ خود اور جو کچھ اس کے قبضہ میں ہے سب اس کے مولیٰ کی ملک ہے۔

مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ۔ یہ نیک چلنی کی صفت بیان کی گئی ہے کہ علانیہ خفیہ کسی طرح بدکاری نہ کرنے والی اور اگر وہ بدکاری کر بیٹھیں تو ان کی سزا آزاد حرہ سے آدھی ہے تو چونکہ حرہ کے لیے سو درے ہیں تو اس کے لیے پچاس درے ہوں گے اور باندیوں کے لیے چونکہ رجم نہیں ہے اس لیے یہاں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سزا کی تخفیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور باندی سے نکاح کی اجازت اس لیے ہے کہ کہیں زنا کی طرف ہی میلان نہ ہو جائے۔

کنیز اور لونڈیوں سے نکاح کی اجازت دے کر اسلام نے ایک طرف تو بدکاری کا سدِ باب کیا۔ لونڈیوں سے نکاح کے لیے مندرجہ شرائط قرار دیے۔

(۱) ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کی جائے۔ (۲) مہر ادا کیا جائے (۳) لونڈیاں نیکوکاری پاک دامنی کو پسند کرنے والی ہوں (۴) شہوت ومستی میں مبتلا نہ ہوں (۵) آوارہ نہ ہوں۔

اور اگر صبر کریں تو ان کے لیے بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ باندی سے جو اولاد ہوگی وہ حرہ نہیں کہلائے گی بلکہ مملوک کہلائے گی اس بنا پر مملوک حاصل کرنے کے بجائے صبر بہتر ہے۔

اِنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اے لوگو اگر تم صبر کرو چاہے شہوت کا غلبہ کتنا ہو مگر لونڈیوں سے نکاح نہ کرو کیونکہ لونڈی سے نکاح میں جو اولاد ہوگی وہ غلام ہوگی اور اپنی اولاد کو غلام بنانا کوئی پسند نہ کرے گا۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ پانچواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اللہ چاہتا ہے تمہارے لیے ظاہر فرمانا اپنے احکام اور تمہیں ہدایت کرنا پہلوں کی روش بتا کر اور رجوع کرنا تم پر اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝

اور اللہ چاہتا ہے یہ کہ رجوع فرمائے تم پر توبہ قبول کر کے اور چاہتے ہیں وہ جو اپنی خواہشات کے متبع ہیں یہ کہ تم پلٹ جاؤ زبردست پلٹنا۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے اور آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَـ

اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال دوسرے کے مال میں ناحق مگر یہ کہ ہو تجارت دونوں کی رضا سے تم میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○

اور نہ ہلاک کرو اپنی جانیں بے شک اللہ ہی تم پر مہربان ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○

اور جو کرے ایسا زیادتی اور ظلم سے تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت ہی آسان ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○

اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں داخل کریں گے عزت کی جگہ۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

اور نہ آرزو کرو اس کی جس سے اللہ نے تم میں ایک دوسرے کو افضل کیا مردوں کے لیے حصہ ہے ان کے عمل کا اور عورتوں کے لیے حصہ ہے ان کے عمل کا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ○

اور ہر ایک کے لیے کیا ہے ہم نے مستحق جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے بندھا گیا عہد قسم سے انہیں دو ان کا حصہ بے شک اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

لفظی ترجمہ

يُرِيْدُ۔ چاہتا ہے
اللّٰهُ۔ اللہ
لِيُبَيِّنَ۔ کہ ظاہر کرے
لَكُمْ۔ تمہارے لیے
وَ۔ اور
يَهْدِيَكُمْ۔ دکھائے تم کو
سُنَنَ۔ طریقے
الَّذِيْنَ۔ ان کا
مِنْ قَبْلِكُمْ۔ جو تم سے پہلے تھے
وَ۔ اور
يَتُوْبَ۔ رجوع کرے
عَلَيْكُمْ۔ تم پر
وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ علم والا حکمت والا ہے
وَ۔ اور
اللّٰهُ۔ اللہ
يُرِيْدُ۔ چاہتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَنْ ۔ یہ کہ	یَتُوْبَ ۔ رجوع کرے	عَلَیْکُمْ ۔ تم پہ	وَ ۔ اور
یُرِیْدُ ۔ چاہتے ہیں	الَّذِیْنَ ۔ وہ جو	یَتَّبِعُوْنَ ۔ پیروی کرتے ہیں	الشَّھَوٰتِ ۔ خواہشوں کی
اَنْ ۔ یہ کہ	تَمِیْلُوْا ۔ جھکو تم	مَیْلًا ۔ جھکنا	عَظِیْمًا ۔ بہت
یُرِیْدُ ۔ چاہتا ہے	اللّٰہُ ۔ اللہ	اَنْ ۔ یہ کہ	یُّخَفِّفَ ۔ ہلکا کرے
عَنْکُمْ ۔ تم سے	وَ ۔ اور	خُلِقَ ۔ پیدا کیا گیا	الْاِنْسَانُ ۔ انسان
ضَعِیْفًا ۔ کمزور	یٰٓاَیُّھَا ۔ اے	الَّذِیْنَ ۔ لوگو جو	اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے ہو
لَا ۔ نہ	تَاْکُلُوْٓا ۔ کھاؤ	اَمْوَالَکُمْ ۔ اپنے مال	بَیْنَکُمْ ۔ آپس میں
بِالْبَاطِلِ ۔ ناحق	اِلَّآ ۔ مگر	اَنْ ۔ یہ کہ	تَکُوْنَ ۔ ہو
تِجَارَۃً ۔ تجارت	عَنْ تَرَاضٍ ۔ رضامندی سے		مِّنْکُمْ ۔ تم میں
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَقْتُلُوْٓا ۔ ہلاک کرو	اَنْفُسَکُمْ ۔ اپنی جانوں کو
اِنَّ ۔ بیشک	اللّٰہَ ۔ اللہ	کَانَ ۔ ہے	بِکُمْ ۔ تم پہ
رَحِیْمًا ۔ مہربان	وَ ۔ اور	مَنْ ۔ جو	یَّفْعَلْ ۔ کرے
ذٰلِکَ ۔ ایسا	عُدْوَانًا ۔ زیادتی	وَّ ۔ اور	ظُلْمًا ۔ ظلم سے
فَسَوْفَ ۔ تو جلدی	نُصْلِیْہِ ۔ داخل کریں گے ہم اسے		نَارًا ۔ آگ میں
وَ ۔ اور	کَانَ ۔ ہے	ذٰلِکَ ۔ یہ	عَلَی ۔ اوپر
اللّٰہِ ۔ اللہ کے	یَسِیْرًا ۔ آسان	اِنْ ۔ اگر	تَجْتَنِبُوْا ۔ پرہیز کرو تم
کَبَآئِرَ ۔ بڑے گناہوں سے	مَا ۔ جو	تُنْھَوْنَ ۔ روکے گئے ہو تم	عَنْہُ ۔ اس سے
نُکَفِّرْ ۔ دور کر دینگے ہم	عَنْکُمْ ۔ تم سے	سَیِّاٰتِکُمْ ۔ تمہاری برائیاں	وَ ۔ اور
نُدْخِلْکُمْ ۔ داخل کریں گے ہم تم کو		مُّدْخَلًا ۔ جگہ	کَرِیْمًا ۔ اچھی میں
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَتَمَنَّوْا ۔ آرزو کرو	مَا ۔ اسکی جو
فَضَّلَ ۔ بزرگی دی	اللّٰہُ ۔ اللہ نے	بِہٖ ۔ اس سے	بَعْضَکُمْ ۔ بعض کو
عَلٰی ۔ اوپر	بَعْضٍ ۔ بعض کے	لِلرِّجَالِ ۔ مردوں کیلئے	نَصِیْبٌ ۔ حصہ ہے
مِّمَّا ۔ اس سے جو	اکْتَسَبُوْا ۔ کمائیں وہ	وَ ۔ اور	لِلنِّسَآءِ ۔ عورتوں کے لیے
نَصِیْبٌ ۔ حصہ ہے	مِّمَّا ۔ اس سے جو	اکْتَسَبْنَ ۔ وہ کمائیں	وَ ۔ اور
اسْئَلُوا ۔ مانگو	اللّٰہَ ۔ اللہ سے	مِنْ فَضْلِہٖ ۔ اس کے فضل سے	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ۔ بے شک	اللّٰہ کَانَ۔ اللہ ہے	بِکُلِّ۔ ہر	شَیۡءٍ۔ چیز کو
عَلِیۡمًا۔ جاننے والا	وَ۔ اور	لِکُلٍّ۔ ہر ایک کیلئے	جَعَلۡنَا۔ بنائے ہم نے
مَوَالِیَ۔ حقدار	مِمَّا۔ اس سے جو	تَرَکَ۔ چھوڑ جائیں	اَلۡوَالِدَانِ۔ ماں باپ
وَ۔ اور	اَلۡاَقۡرَبُوۡنَ۔ رشتہ دار قریبی		وَ۔ اور
اَلَّذِیۡنَ۔ وہ جن سے	عَقَدَتۡ۔ عہد ہوا	اَیۡمَانُکُمۡ قسموں سے	فَاٰتُوۡا۔ تو دو
هُمۡ۔ ان کو	نَصِیۡبَهُمۡ۔ ان کا حصہ	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
کَانَ۔ ہے	عَلٰی۔ اوپر	کُلِّ۔ ہر	شَیۡءٍ۔ چیز کے
شَهِیۡدًا۔ نگران۔			

مختصر تفسیر پانچواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمۡ وَیَهۡدِیَکُمۡ سُنَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَیَتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝ وَاللّٰہُ یُرِیۡدُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ ۟ وَیُرِیۡدُ الَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِیۡلُوۡا مَیۡلًا عَظِیۡمًا ۝ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکُمۡ ۚ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا ۝

اللہ چاہتا ہے کہ ظاہر کرے تمہارے لیے (احکام اپنے) اور بتا دے تمہیں ان کی روشیں جو تم سے پہلے تھے اور رجوع فرمائے تم پر اپنی رحمت سے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور چاہتے ہیں وہ جو اپنی خواہشات کے پیرو ہیں کہ تم کو پلٹ دیں (سیدھے راستہ سے) پلٹنا زبردست اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف فرمائے اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ اللہ کی مرضی یہ ہے کہ احکام واضح کرے اور انبیاء و صالحین جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کی روشوں سے مطلع کرے اور جو خواہشات کے پیرو ہیں وہ تمہیں حرام میں مبتلا کر کے گمراہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ تم ان کی طرح خراب ہو جاؤ لیکن اللہ تعالے اپنے احکام تم پر بعض امتوں سے ہلکے نافذ فرمانا چاہتا ہے۔ اس لیے کہ انسان ضعیف البنیان ہے اس کو عورتوں سے صبر مشکل ہے۔

حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں اور بد ان پر غالب آتا ہے۔

انسانی زندگی کے اہم مسئلے مثلاً رشتہ ازدواج وغیرہ کے احکام ارشاد فرمائے مثلاً زنا کی مذمت اسی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ۔ عورتوں کے احکام۔ محرمات کا ذکر۔ نکاح کا مہر۔
انسان کو اپنی کمزوریوں کے باعث ان احکام کی اطاعت ناگوار ہوتی ہے اس لیے ان احکام پر زور دیا گیا۔

شانِ نزول

یہود اپنی علاتی بہنوں اور بھتیجیوں، بھانجیوں سے نکاح جائز سمجھتے تھے۔ اسلام نے ان عورتوں کو حرام کیا تو یہود نے کہا کہ اسلام نے خالہ، پھوپھی کو حرام کیا ہے لیکن ان کی بیٹیاں حلال ہیں۔ ایسے ہی وہ بھائی بہن حرام ہیں ان کی بیٹیاں حلال ہونی چاہیئے تھیں۔ اس کا رد فرمایا گیا کیونکہ یہ حکم توریت میں نہ تھا بلکہ یہ محض ان کی نفسانی خواہشات تھیں اس لیے فرمایا کہ یہ خواہشات کی اتباع کرتے ہیں۔
اس کے بعد غیر کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھانے کی ممانعت اور بہ تراضی طرفین تجارت میں شارکت کی اجازت کا قانون ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا۝

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقہ سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت رضامندی سے ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں ایمان والوں کو مکرر خطاب فرمایا گیا کیونکہ ایمان سے ایمان مقدم ہے
لَا تَاْكُلُوْۤا۔ حرام مال کا استعمال مطلقاً حرام ہے ہر قسم کے حرام مال سے بچو کیونکہ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی وہ جلد فنا ہو جاتا ہے اس لیے کہ وہ باطل ہے۔
آپس میں مال بطریقہ حرام کھانا یہی ہے کہ جوا کھیل کر ہارنا جیتنا چوری خیانت غصب سود یہ سب ناحق اور باطل ہیں۔ اس آیت میں سب کی ممانعت کی گئی اور تجارت کا استثناء کر دیا اس لیے کہ وہ حلال ہے۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیع وہی ہے جو آپس میں رضامندی سے ہو۔
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تجارت کا قصد کرو کیونکہ تجارت زبان اور ہاتھ سے لین دین کا نام ہے۔ اور
لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ میں دنیا اور آخرت کی ہلاکت اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا۔ خودکشی اتباع نفس میں حرام کا ارتکاب پھر کبائر گناہ سے اجتناب کا حکم دے کر صغائر کی معافی کی بشارت دی گئی۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پہاڑ سے خود گر کر اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں گرتا رہے گا اور اگر کسی ہتھیار

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ہلاک کرے تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ دوزخ میں ہمیشہ مارتا رہے گا۔ (مسلم)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ پہلی امت میں ایک شخص کا عضو زخمی ہو گیا اس نے گھبرا کر چھری نکال کر اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس سے خون نہ رکا یہاں تک کہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بندے نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔

بعض نے کہا کہ اس آیت کے معنی ناجائز طریق سے مال کھا کر اپنی جانوں کو ہلاک کرنا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا۔ اس نے اپنی غایت رحمت سے تم کو اچھی باتوں کا حکم کیا اور بری باتوں سے منع فرمایا۔ ندامت و استغفار کو تمہارے لیے توبہ قرار دیا۔

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا۔

اور جو ظلم اور زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں پہنچائیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ۔ جو کرے گا ناحق غیر کے مال کو کھائے گا یا اپنے تئیں مار ڈالے گا
عُدْوَانًا۔ بوجہ زیادتی کے۔

وَظُلْمًا۔ اور ظلم سے۔

فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ۔ اس کو ہم داخل کریں گے دوزخ کی آگ میں۔ چونکہ اس قسم کے لوگ مرتے ہی ٹھکانے عذاب پاتے ہیں اس لیے سَوْفَ ارشاد فرمایا۔

وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا۔ آگ میں داخل کرنا اللہ کو آسان ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں یہ وعید مال حرام کو حلال جاننے والوں کے حق میں یہ وعید ہے۔

اس کے بعد حسد و بغض و کینہ سے مجتنب رہنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔
اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ۔ اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچو گے
تَجْتَنِبُوْا۔ کا مادہ جنب ہے۔ اس کے معنی پرہیز کرنا۔ گریز کرنا۔ جنب پہلو کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں بچنے پرہیز کرنے کو کہتے ہیں۔ کبائر کبیرہ سے ہے جس گناہ پر دنیا میں سزا یا آخرت میں عذاب ہو وہ گناہ کبیرہ ہے اس کے برعکس معمولی لغزشوں کو صغیرہ کہتے ہیں۔

حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جس گناہ کے عذاب کو اللہ تعالیٰ نے آگ یا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غصہ یا لعنت یا عذاب کے ساتھ تمام کیا وہ کبیرہ گناہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان سے بچو۔ صحابہ نے عرض کی وہ کیا ہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا اللہ تعالے کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا۔ قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ جہاد میں پیٹھ موڑ کر آنا۔ ایماندار پاک دامن عورت پر تہمت لگانا (بخاری)

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ نُكَفِّرْ۔ تَكْفِيْر سے بنا اس کے معنی چھپانا۔ مٹانا۔

سَيِّئَات۔ سَيِّئَة کی جمع ہے۔ ناپسند چیز۔ یہاں گناہ صغیرہ مراد ہے۔

نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۔ کریم سے مراد اعلی۔ عزت والی۔ ہم تمہارے گناہ صغیرہ مٹا دیں گے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کا نگہبان ہے۔

لَا تَتَمَنَّوْا اصطلاح میں آرزو کرنے کو تمنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالے اگر کسی کو کسی بات میں برتری و فضیلت عطا فرمائے اور اسے اس میں ممتاز کر دے تو اس کی ہوس نہ کرو حرص و حسد اللہ کو پسند نہیں۔

کسی کی عزت و ترقی پر پچھتانا خواہ دنیا کی جہت سے ہو یا دین کی جس سے آپس میں حسد و بغض پیدا ہو یہ ممنوع ہے اور کسی کی ترقی دیکھ کر یہ آرزو کرنا کہ جو اللہ نے اسے دیا اسے سلامت رہے اور مجھے بھی ایسا ہی دے خواہ وہ دنیا کی جہت سے ہو یا دین کے وہ غبطہ کہلاتا ہے یہ منع نہیں جو بری صفت ہے اس میں حاسد اپنے لیے وہ نعمت چاہتا ہے جو دوسرے میں دیکھے اور اس سے اس کے زوال کا متمنی ہوتا ہے۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب آیہ کریمہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ نازل ہوئی۔ تو مردوں نے کہا ہمیں امید ہے کہ آخرت میں ثواب بھی عورتوں سے دگنا ملے گا تو عورتوں نے کہا ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہو گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا۔ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

شان نزول:۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر ہم بھی مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح ثواب پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور عورتوں کو تسلی دی گئی اور فرمایا عورتیں اپنے شوہروں کی اطاعت اور پاک دامنی سے اتنا ثواب حاصل کرتی ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا بے شک ہر چیز کو جانتا ہے۔

اس کے بعد والدین کے ترکہ کا حکم نافذ ہوا چنانچہ ارشاد ہوا۔

وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ط وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا ۵ اور ہر ایک کے لیے ہم نے کیے ہیں حقدار جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر حاضر ہے۔

جَعَلْنَا۔ جعل سے مشتق ہے اس کے معنی بنانا۔ پیدا کرنا۔

مَوَالِیَ۔ مولیٰ کی جمع ہے اس کے معنی قرب ہیں یعنے ہم نے ہر مسلمان یا ہر مال یا ہر قوم یا ترکہ کے لیے وارث مقرر فرمائے جو اس کے وارث ہوتے ہیں۔

مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ مبتدا محذوف کی صفت ہے تو اس کی تقدیر یوں ہوئی۔

بِکُلِّ جَمَاعَۃٍ مِّنْ وَّرَثَۃٍ جَعَلْنَا ھُمْ مَوَالِیَ یُؤْتَوْنَ حَظَّھُمْ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔

ہر ایک وارثوں کی جماعت کے لیے جن کو ہم نے اس کا وارث ٹھہرایا جو اپنے ماں باپ اور قرابت والوں کے ترکہ سے حصہ لیتی ہے۔

وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا [illegible] کا وارث ہوگا اور میں اگر کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی اور دونوں میں یہ معاہدہ ہو جائے تو [illegible] صحیح کہا جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور اس پر بصورت جنایت دیت بھی آ جاتی ہے [illegible] قرار دے کر اس کا حکم فرمایا۔

بامحاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورۃ النساء ۵

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ط وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ

مرد افسر ہیں عورتوں پر بایں وجہ کہ اللہ نے فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر اور اس وجہ میں کہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنے مال تو نیک عورتیں ادب والیاں ہیں حفاظت کرنے والیاں خاوندوں کی پس غیب جیسا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

کہ اللہ نے انہیں حفاظت کا حکم دیا اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ شب گزارو اور انہیں مارو تو اگر وہ پیرو ہو جائیں تو ان پر زیادتی کی راہ نہ تلاش کرو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

اور اگر تمہیں دونوں میں جھگڑے کا خوف ہو تو ایک حکم مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک حکم عورت کی طرف سے اگر ارادہ کریں دونوں صلح کا تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا اور خبردار ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

اور اللہ کو پوجو اور اس کا شریک نہ بناؤ قطعاً۔ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریب کے ہمسایوں اور دور کے ہمسایوں اور ان کے ہمسایوں اور مسافروں اور باندی غلاموں کے ساتھ بے شک اللہ نہیں پسند کرتا اسے جو ہو بڑائی مارنے والا اترانے والا۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

جو آپ بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم کریں اور چھپائیں اسے جو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

اور وہ لوگ جو خرچ کریں اپنا مال دکھاوے کو اور نہ ایمان لائیں اللہ پر اور نہ قیامت کے دن پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو وہ بہت ہی برا مصاحب ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور کیا تھا ان پر بوجھ اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

قیامت پر اور خرچ کرتے اللہ کے دیے ہوئے سے اور اللہ انہیں جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

بے شک اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور اگر ہو نیکی تو دو چند کرتا ہے اور دیتا ہے اپنی طرف سے بڑا ثواب۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝

تو کیسی ہوگی جب ہم لائیں ہر امت سے ایک گواہ اور (اے محبوب) تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں ملا کر برابر کر دیا جاتا اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات۔

لفظی ترجمہ

اَلرِّجَالُ۔ مرد	قَوّٰمُوْنَ۔ افسر ہیں	عَلَی۔ اوپر	النِّسَآءِ۔ عورتوں کے
بِمَا۔ اس وجہ سے کہ	فَضَّلَ۔ بزرگی دی	اللّٰهُ۔ اللہ نے	بَعْضَهُمْ۔ انکے بعض کو
عَلٰی۔ اوپر	بَعْضٍ۔ بعض کے	وَ۔ اور	بِمَا۔ اس لیے کہ
اَنْفَقُوْا۔ خرچ کرتے ہیں	مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ اپنے مالوں سے		فَالصّٰلِحٰتُ۔ تو نیک عورتیں
قٰنِتٰتٌ۔ ادب والیاں	حٰفِظٰتٌ۔ حفاظت کرنے والیاں		لِّلْغَيْبِ۔ غائبانہ
بِمَا۔ جیسی کہ	حَفِظَ۔ حفاظت کرائی	اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور
الّٰتِیْ۔ وہ عورتیں	تَخَافُوْنَ۔ کہ تم ڈرو	نُشُوْزَ۔ نافرمانی	هُنَّ۔ انکی سے
فَعِظُوْ۔ تو نصیحت کرو	هُنَّ۔ ان کو	وَ۔ اور	اهْجُرُوْ۔ علیحدہ رکھو
هُنَّ۔ ان کو	فِی۔ بیچ	الْمَضَاجِعِ۔ بستروں کے	وَ۔ اور
اضْرِبُوْ۔ مارو	هُنَّ۔ ان کو	فَاِنْ۔ تو اگر	اَطَعْنَكُمْ۔ کہا مانیں تمہارا
فَلَا۔ تو نہ	تَبْغُوْا۔ ڈھونڈو	عَلَيْهِنَّ۔ ان پر	سَبِيْلًا۔ کوئی راستہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِنَّ۔ بے شک	اللّٰهَ۔ اللہ	كَانَ۔ ہے	عَلِيًّا۔ بلند
كَبِيْرًا۔ بڑا	وَ۔ اور	إِنْ۔ اگر	خِفْتُمْ۔ تم ڈرو
شِقَاقَ۔ بے اتفاقی	بَيْنِهِمَا۔ ان کی سے	فَابْعَثُوْا۔ تو مقرر کرو	حَكَمًا۔ ایک پنچ
مِّنْ أَهْلِهٖ۔ مرد کے لواحقین سے		وَ۔ اور	حَكَمًا۔ ایک پنچ
مِّنْ أَهْلِهَا۔ عورت کے لواحقین سے		إِنْ۔ اگر	يُّرِيْدَآ۔ ارادہ کریں وہ
إِصْلَاحًا۔ درستی کا	يُّوَفِّقِ۔ تو اتفاق ڈالے گا	اللّٰهُ۔ اللہ	بَيْنَهُمَا۔ انکے درمیان
إِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	كَانَ۔ ہے	عَلِيْمًا۔ جاننے والا
خَبِيْرًا۔ خبردار	وَ۔ اور	اعْبُدُوا۔ عبادت کرو	اللّٰهَ۔ اللہ کی
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُشْرِكُوْا۔ شریک ٹھہراؤ	بِهٖ۔ اس کا
شَيْئًا۔ کسی کو	وَّ۔ اور	بِالْوَالِدَيْنِ۔ ماں باپ کے ساتھ	
إِحْسَانًا۔ احسان کرنا	وَّ۔ اور	بِذِي الْقُرْبٰى۔ قرابت والوں سے	
وَ۔ اور	الْيَتٰمٰى۔ یتیموں	وَ۔ اور	الْمَسٰكِيْنِ۔ مسکینوں
وَ۔ اور	الْجَارِ۔ ہمسائے	ذِي الْقُرْبٰى۔ قریب والے سے	
وَ۔ اور	الْجَارِ۔ ہمسائے	الْجُنُبِ۔ دور کے سے	وَ۔ اور
الصَّاحِبِ۔ ساتھی	بِالْجَنْبِ۔ لگے پاس کے	وَ۔ اور	ابْنِ السَّبِيْلِ۔ مسافروں سے
وَ۔ اور	مَا۔ جن کے	مَلَكَتْ۔ مالک ہوئے	أَيْمَانُكُمْ۔ تمہارے ہاتھ
إِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	لَا۔ نہیں	يُحِبُّ۔ پسند کرتا
مَنْ۔ اسکو جو	كَانَ۔ ہو	مُخْتَالًا۔ اترانے والا	فَخُوْرًا۔ فخر کرنے والا
الَّذِيْنَ۔ وہ جو	يَبْخَلُوْنَ۔ بخل کرتے ہیں	وَ۔ اور	يَأْمُرُوْنَ۔ حکم دیتے ہیں
النَّاسَ۔ لوگوں کو	بِالْبُخْلِ۔ بخل کا	وَ۔ اور	يَكْتُمُوْنَ۔ چھپاتے ہیں
مَآ۔ جو	اٰتٰهُمُ۔ دیا ان کو	اللّٰهُ۔ اللہ نے	مِنْ فَضْلِهٖ۔ اپنے فضل سے
وَ۔ اور	أَعْتَدْنَا۔ تیار کیا ہم نے	لِلْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کے لیے	عَذَابًا۔ عذاب
مُّهِيْنًا۔ ذلت کا	وَ۔ اور	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے ہیں
أَمْوَالَهُمْ۔ اپنے مال	رِئَآءَ۔ دکھاوے کو	النَّاسِ۔ لوگوں کے	وَ۔ اور
لَا۔ نہیں	يُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے	بِاللّٰهِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا۔ نہ	بِالْيَوْمِ۔ ساتھ دن	الْاٰخِرِ۔ پچھلے کے	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	يَّكُنِ۔ ہو	الشَّيْطٰنُ۔ شیطان	لَهٗ۔ اس کا
قَرِيْنًا۔ ساتھی	فَسَآءَ۔ تو برا ہے	قَرِيْنًا۔ ساتھی	وَ۔ اور
مَا۔ کیا ہے	ذَا۔ انہیں	عَلَيْهِمْ۔ ان پر	لَوْ۔ اگر
اٰمَنُوْا۔ ایمان لاتے	بِاللّٰهِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	الْيَوْمِ۔ دن
الْاٰخِرِ۔ قیامت پر	وَ۔ اور	اَنْفَقُوْا۔ خرچ کرتے	مِمَّا۔ اس سے جو
رَزَقَهُمُ۔ دیا ان کو	اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے
اللّٰهُ۔ اللہ	بِهِمْ۔ ان کو	عَلِيْمًا۔ جاننے والا	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ	لَا۔ نہیں	يَظْلِمُ۔ ظلم کرتا	مِثْقَالَ۔ مقدار
ذَرَّةٍ۔ ذرہ کے	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	تَكُ۔ ہو
حَسَنَةً۔ نیکی	يُّضٰعِفْهَا۔ تو دو چند کرتا ہے اسے		وَ۔ اور
يُؤْتِ۔ دیتا ہے	مِنْ لَّدُنْهُ۔ اسے اپنے پاس سے		اَجْرًا۔ اجر
عَظِيْمًا۔ بڑا	فَكَيْفَ۔ تو کیسی ہوگی	اِذَا۔ جب	جِئْنَا۔ لائیں ہم
مِنْ۔ ہر	كُلِّ۔ ایک	اُمَّةٍ۔ امت سے	بِشَهِيْدٍ۔ گواہ
وَ۔ اور	جِئْنَا۔ لائیں ہم	بِكَ۔ تجھ کو	عَلٰى۔ اوپر
هٰٓؤُلَآءِ۔ ان کے	شَهِيْدًا۔ گواہ	يَوْمَئِذٍ۔ اس دن	يَوَدُّ۔ چاہیں گے
الَّذِيْنَ۔ وہ جو	كَفَرُوْا۔ کافر ہوئے	وَ۔ اور	عَصَوُا۔ نافرمانی کی
الرَّسُوْلَ۔ رسول کی	لَوْ۔ کاش کہ	تُسَوّٰى۔ برابر کردی جائے	بِهِمُ۔ ان سے
الْاَرْضُ۔ زمین	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	يَكْتُمُوْنَ۔ چھپا سکیں گے
اللّٰهَ۔ اللہ سے	حَدِيْثًا۔ کوئی بات		

مختصر تفسیر چھٹا رکوع سورۃ نساء پ۵

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ مرد افسر ہیں عورتوں پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر مال خرچ کیے تو نیک عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کی پس غیبت محافظت کرتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔

اَلرِّجَال اور اَلنِّسَاء میں الف لام جنسی ہے رِجَال۔ رَجُل کی جمع ہے۔ اس کے معنی مرد ہیں۔

قَوَّامُوْنَ۔ اس کا واحد قوّام ہے اس کے معنی حاکم اور نگران ہیں۔ مرد عورتوں کی کفالت کرنے والے اور حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں مرد اور عورت کے درجات بتائے گئے ہیں۔ مرد کا درجہ عورت پر زیادہ ہے۔ اس میں مرد کی حکومت ہے۔ اللہ تعالے نے مردوں کو عورتوں پر حاکم اور ان کا کفیل بنایا ہے۔ مرد کو عورت پر فضیلت عطا کی گئی یہ فضیلت جسمانی اور روحانی لحاظ سے ہے اس کی تشریح احادیث مبارکہ میں تفصیل سے موجود ہے۔

جب مرد عورتوں پر حاکم ہیں تو انہیں لازم ہوا کہ ان کی اطاعت کریں اور مردوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں۔ ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت میں ساعی ہوں۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول۔

حضرت سعد بن ربیع نے کسی موقع پر اپنی بیوی حبیبہ کو طمانچہ مار دیا ان کے والد انہیں دربار رسالت میں لائے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس پر یہ حکم نافذ ہوا۔

اور دوسری فضیلت بھی ظاہر فرمائی گئی کہ مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد، نبوت و خلافت امامت، اذان، خطبہ، جماعت، جمعہ، تکبیر و تشریق، حدود و قصاص کی شہادت میں ممتاز فرمایا۔ پھر ورثہ میں دو چند حصہ کا حقدار بنایا۔ تعصیب و نکاح و طلاق کا مالک کیا۔ نسبوں میں انہیں یہ امتیاز بخشا کہ اَلْاُمَّهَاتُ وِعَاءٌ وَالْاٰبَاءُ اٰبَاءٌ تمام نسب کی نسبت باپ کی طرف قائم کی۔ نماز روزہ میں کامل طور پر مرد کو ہی حق ملا عورت کی نماز روزہ ایام حیض میں نہیں۔ پھر داڑھی عمامہ کے ساتھ بھی مرد ہی کو فضیلت ہے۔

اور بِمَا اَنْفَقُوْا فرما کر یہ بتا دیا کہ عورتوں کے نفقات جو مردوں پر واجب ہیں وہ ادا کرتے ہیں تو نیک منصب عورتوں کی علامت یہ بتائی جا رہی ہے کہ وہ محافظت عصمت کے ساتھ حفاظت عفت بھی کریں اور اپنے شوہر کے مال اور ان کے راز بھی محفوظ رکھیں۔ یہ نیک خصلت عورتوں کی ذمہ داریاں بیان کی۔

اس کے بعد نا چاقی کے پہلوؤں پر درجہ بدرجہ تادیب۔ توبیخ۔ مفاہمت بابین کا حکم نافذ کیا اور ارشاد ہوا

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلِیْمًا خَبِیْرًا۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں نافرمانی کا اندیشہ ہو تو انہیں اول سمجھاؤ اور ان سے الگ سونا اختیار کرو اور انہیں ہلکی ضرب مارو تو اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بیشک اللہ بلند اور بڑا ہے اور اگر تمہیں میاں بیوی کے مابین جھگڑے کا اندیشہ ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل ملاپ کر دے گا بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

تَخَافُوْنَ کے معنی تَعْلَمُوْنَ کے ہیں یعنی ان کی سرکشی کو تم جانتے ہو۔

نُشُوْز کے معنی اونچے ہونے کے ہیں۔ اونچی جگہ کو نشز کہتے ہیں۔ تکبر ضد ہٹ دھرمی مراد ہے۔

عورت کو سمجھانا یہی ہے کہ شوہر کی نافرمانی اور اطاعت نہ کرنے کے نتائج۔ خاوند کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے عواقب سمجھائے جائیں۔ اللہ کے عذاب کا خوف دلایا جائے اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو اپنے پاس سونے بلانے کا رشتہ ترک کیا جائے پھر بھی نہ ملنے تو ضرب غیر شدید سے تنبیہ کی جائے۔

قرآن حکیم نے ضرب مار کی حد بتا دی ہے کہ سخت تکلیف دہ مار نہ مارے بلکہ صرف اصلاح کے لیے تنبیہ کرے۔ سخت مار ہرگز نہ مارے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عورتوں کی مار پیٹ صرف بدخو اور نافرمان کے لیے ہے۔

اور جب دیکھو کہ سمجھانا۔ علیحدہ سونا۔ مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا تو دو حاکم مقرر کرو جو اقارب سے ہوں اس لیے کہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات وعادات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے مابین موافقت بھی چاہتے ہیں پھر فریقین کو اپنے دل کی بات ان سے کہنے میں حجاب بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے ارادۂ موافقت میں مدد فرمائے گا اور میل ملاپ کر دے گا کیونکہ وہ دلوں کا حال تو لی سے خبردار ہے ان حکموں کو زوجین میں تفریق کا مجاز نہیں۔ جب وہ نافرمانی چھوڑ دیں تو ظلم نہ کرو اللہ سب پر غالب اور حاکم ہے۔

اب عبادت الٰہی کا حکم اور اشراک باللہ کی ممانعت فرماتے ہوئے حقوق والدین اور حقوق ذوی القربیٰ وہمسایہ کا حکم فرمایا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اللہ کی پرستش کرو اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسایوں اور دور کے ہمسایوں اور کروٹ کے ساتھیوں اور راہ گیر مسافروں اور باندی غلام سے بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا شیخی مارنے والا جو آپ بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دے اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا اسے چھپائیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب۔

عبودیت کا معنی نہایت درجہ کا عجز و انکساری ظاہر کرنا ہے اور اس کا وہی شخص مستحق ہے جو نہایت درجہ کا اعلیٰ فضیلت رکھنے والا ہے

وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا۔ شرک کرنے والے جاندار اور بے جان دونوں کو ہی خدا کا شریک بناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا فرما کر دونوں کا رد کیا اور بتایا کہ ربوبیت الٰہی میں جاندار اور بے جان دونوں شریک نہیں اور اسی طرح اس کی عبادت میں۔

لَا تُشْرِكُوا۔ اشراک سے بنا۔ اس کا مادہ شرک ہے۔ چاہے کسی مخلوق کو خدا کی طرح مستقل خالق مانے جیسے مجوسی یزدان کو خالق خیر مانتے ہیں اور خالق شر اہرمن کو کہتے ہیں یا جیسے یہودی حضرت عزیر کو یا مشرکین فرشتوں کو خدا کا بیٹا یا بیٹیاں مانتے تھے۔ ان کی تردید فرمائی گئی۔

شَيْئًا سے مراد بے جان چیزیں ہیں جیسے چاند سورج وغیرہ۔

پھر والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا یعنی ادب اور تعظیم کے ساتھ ان کی خدمت میں مستعد رہنا ان پر خرچ کرنے میں کسی قسم کا دریغ نہ کرنا۔

حدیث میں آیا حضور سید یوم النشور نے فرمایا اور تین بار فرمایا رَغِمَ اَنْفُهٗ یعنی اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہو گیا۔ (مسلم)

احسان سے مراد بھلائی ہے۔ علماء فرماتے ہیں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک یہ ہے کہ اپنے ہاتھ پاؤں سے ان کی خدمت کرے اور ان کے سامنے جھڑک کر نہ بولے ان کا ہر حکم مانے ماں باپ کی وفات کے بعد ان کا قرض ادا کرے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت حنظلہ بن عامر مسلمان ہو چکے تھے۔ ان کے والد مشرک تھے حضرت حنظلہ نے انہیں قتل کرنا چاہا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا (تفسیر کبیر)

وَبِذِي الْقُرْبٰى۔ اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا۔ قربیٰ مصدر ہے قرابت والوں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں قرابت سے ماں باپ کے سوا تمام دوسرے رشتہ دار ہیں۔
حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔
رشتہ داروں کے لیے ارشاد فرمایا۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والا کی عمر دراز ہوتی ہے اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری)
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ۔ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ۔ یَتَامٰی۔ یتیم کی جمع ہے وہ نابالغ بچہ جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔
مساکین سے غریب فقیر مراد ہے۔
حضرت ابو امامہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اس کو ہر بال کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اور جو یتیم لڑکی یا لڑکے کی پرورش کرے تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اس حدیث کو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ کہ میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپ نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ اور مسکین کی خبرگیری کرنے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ سے تشبیہ دی۔
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى۔ اور نزدیک والے ہمسایہ کے ساتھ۔
وہ پڑوسی جس کا پڑوسی دور ہو یا وہ پڑوسی جو قرابت دینی میں شریک نہ ہو۔
حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ پڑوسی جس کے تین حق ہوتے ہیں۔ پڑوس کا حق۔ قرابت کا حق اور اسلام کا حق۔
اور ایک وہ پڑوسی جس کے دو حق ہوتے ہیں پڑوس کا حق۔ قرابت کا حق۔
اور ایک وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہوتا ہے۔ پڑوس کا حق اور وہ وہ ہمسایہ ہے جو اہل کتاب میں سے ہو مسلمان نہ ہو۔
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں کس کو تحفہ دوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تیرے قریب ہو۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو سالن پکائے تو اس میں پانی زیادہ کر لیا کر اور اپنے ہمسائے کا خیال رکھا کر (مسلم)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک حدیث میں فرمایا مجھے جبریل نے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید فرمائی حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ وارث قرار پا جائیں گے۔ (بخاری)

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ۔ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ

حضرت ابن عباس مجاہد اور عکرمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ اس سے رفیق سفر مراد ہے۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ صاحب بالجنب سے بیوی یا جو زیادہ صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھنے والا یا مجلس و مسجد میں ساتھ رہنے والا مراد ہو سکتا ہے۔
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔ مسافر اور مہمان ہے چنانچہ حدیث میں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھے اسے چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ بخاری و مسلم)
اور شرعی غلام یا عام بانہ (؟) انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے سخت کلامی سے پرہیز رکھا جائے کھانا کپڑا بقدر حاجت ضرور دیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اور اپنے مملوکوں کے ساتھ۔ اس سے مراد لونڈی و غلام۔ مملوکہ جانور ہیں ان میں ہر ایک کے ساتھ وہ سلوک کرے جو اس کے لائق ہے (تفسیر کبیر)
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ ۔ بیشک اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ جو اپنے اقارب اور بھائیوں سے تکبر کرتا ہو سان پر فخر کرتا ہو۔ بدخلق شیخی بگھارنے والا مراد ہے۔ حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بدخلق داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی)
فخور خود بین یا ایسا شخص جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلت کی نظر سے دیکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص دو چادریں پہن کر اترا رہا تھا تکبر و غرور کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ فرمایا وہ شخص زمین میں دھنسایا گیا اور قیامت تک اسی میں اترتا جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے آتی ہے۔ ماں باپ کا نافرمان قطع رحمی کرنے والا بڑھاپے میں زنا کرنے والا۔ تہبند کو تکبر سے لٹکانے والا اس کی خوشبو سے بھی محروم ہوں گے۔ بے شک بڑائی اللہ کے لیے ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ۔ جو کنجوسی کرتے ہیں۔ یہ آیت ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کام سے روکنا چاہتے ہیں۔

وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ۔ اور لوگوں کو بخل کا حکم کرتے ہیں۔

بخل کی تعریف یہ ہے کہ خود کھائے پہنے اور دوسرے حاجتمند کو نہ دے اور اس سے بھی سخت درجہ ہے شحّ کا وہ یہ کہ نہ کھائے نہ کھلائے۔

اس کا عکس سخاوت ہے اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی کھلائے۔

شان نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور نعت چھپاتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت کردم بن زید اور حیی بن اخطب رفاعہ بن زید بن تابوت اور اسامہ بن حبیب اور نافع بن ابی نافع وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جو یہودی تھے اور انصار کے پاس آکر مال خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور نبی آخر الزمان سید عالم کے متعلق بشارتوں کو چھپانے کی کوشش کی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بخل ہو سکتا ہے

وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ اور جو اللہ تعالے نے ان کو اپنے فضل سے دیا اس کو چھپاتے ہیں یعنی مال۔ یا علم۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ۔ اور تیار کیا ہم نے منکروں کے لیے عَذَابًا مُّهِیْنًا۔ رسوا کرنے والا عذاب۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے بخل اور علم کے چھپانے سے اللہ کی نعمت کو رسوا کیا۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت میں دغا باز اور احسان جتانے والا ہرگز نہ داخل ہو گا (ترمذی)

وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کے بیان سے یہ مقصود ہے کہ ہوتے ہوئے نعمت کو نہ ظاہر کرنا تنگ دستی دکھانا اللہ کو ناپسند ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ پسند فرماتا ہے کہ بندہ پر اس کی نعمت ظاہر ہو۔ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر نعمت ہے۔ اس کے بعد صرف بے جا کی مذمت بیان فرمائی اور ارشاد ہوا۔

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ٭ وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝ اور وہ جو اپنے مال دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو وہ کتنا برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیے ہوئے سے اس کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور اللہ ان کو جانتا ہے۔

یعنی جو لوگ نام و نمود کو خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی جیسے مشرکین و منافقین یہ بھی وہی ہیں جن کا مشیر و مصاحب شیطان ہے۔ اگر وہ ایمان لاتے اور آخرت کا خوف دل میں رکھتے تو ان کا نفع ہی تھا۔ آگے ارشاد ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اللہ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دو چند کرتا ہے اور اپنے خزانۂ غیب سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

ذَرَّة۔ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں۔ اللہ ذرہ بھر ظلم نہ کرے گا۔ یعنی رسوا کرنے والا عذاب کفار کے لیے مقرر کیا ہے اور وہ عین انصاف ہے ظلم بالکل نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قسم بخدا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بے شک اللہ تعالےٰ ایک نیکی کو بڑھا کر بیس لاکھ نیکیاں کر دے گا۔

اس کے بعد حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف و شاہد ہونے پر خاص اہتمام سے مہر تصدیق کی اور فرمایا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ۝ تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور (اے محبوب) آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں برابر کر دیا جاتا اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

اس آیت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تمام اقوام امتوں پر گواہی دینے والا بیان فرمایا۔ ہٰؤلاء کے مفہوم میں دنیا کے تمام نبی۔ رسول۔ امتیں شامل ہیں خواہ انہوں نے ان کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

حضرت سعید بن مسیب سے ابن مبارک نے نقل کیا ہے کہ ہر روز صبح و شام حضور نبی کریم صلی اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم پر آپ کی امت پیش ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام ان کے عملوں سے ان کو پہچانتے ہیں۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ارشاد فرمایا مجھے پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن عظیم آپ پر اترا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر فرمایا میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی۔ جب میں اس آیت پر آیا تو آپ نے فرمایا اب مجھ کو اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

یہ گواہی ہر امت کے نبی کے ذمہ ہوگی کہ اس کا امتی ان کے بعد کیسا رہا کیا عمل کیے اور جناب مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا ان سب پر گواہ لائے جائیں گے۔ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں زیراکہ وے صلی اللہ علیہ وسلم بنور نبوت بر جمیع خلائق مطلع است۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کی امتوں کے کفر و نفاق اور تمام افعال پر شاہد ہوں گے۔ اس لیے کہ وہ مطلقاً اپنی امتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں اور نبی الانبیاء حضور ہیں تو تمام امتی حضور کی امت ہیں۔
تو جب مشرک اپنی خطاؤں سے انکار کریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے کوئی غلط کاری نہیں کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے کتاب اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضا خود ان کے خلاف بول پڑیں گے اور اس سے وہ خجل و منفعل ہو کر یہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی میں ملا دیے جاتے وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا

بامحاورہ ترجمہ اول رکوع سورۃ النساء پ ۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس [illegible]
نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو
اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری
میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی
قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے
ملامست کی اور پانی نہ پایا تو تیمم کرو پاک مٹی سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝

کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝

اور اللہ جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے اللہ مددگار۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کچھ یہودی ایسے ہیں کہ کلام کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان میں بل ڈال کر اور دین میں طعنہ کے لیے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور دین میں پختہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ایمان نہیں لاسکتے مگر تھوڑے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

اے کتاب والو! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا تصدیق کرنے والا اس کا جو تمہارے ساتھ ہے قبل اس کے کہ ہم بگاڑیں منہ تو انہیں پھیر دیں ان کی پشتوں کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسے لعنت کی ہم نے ہفتہ والوں پر اور امر الٰہی پورا ہونے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور بخشتا ہے اس کے سوا جسے چاہے اور جو شرک کرے وہ گناہ کا بڑا طوفان باندھنے والا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝
انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝

کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جو خود ستھرائی بیان کرتے ہیں بلکہ جسے اللہ چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا خرما کے ڈورے برابر
دیکھئے کیسا افتراء کرتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور ان کے لیے یہی کافی ہے گناہ۔

لفظی ترجمہ

يَا أَيُّهَا۔ اے	الَّذِينَ۔ وہ لوگو جو	آمَنُوا۔ ایمان لائے ہو	لَا۔ نہ
تَقْرَبُوا۔ قریب جاؤ	الصَّلٰوةَ۔ نماز کے	وَ۔ اس حال میں کہ	أَنتُمْ۔ تم
سُكَارٰى۔ نشہ میں ہو	حَتّٰى۔ یہاں تک کہ	تَعْلَمُوا۔ جانو تم	مَا۔ جو
تَقُولُونَ۔ کہتے ہو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ	جُنُبًا۔ ناپاک
إِلَّا۔ مگر	عَابِرِي۔ مسافر	سَبِيلٍ۔ راستہ کا	حَتّٰى۔ یہاں تک کہ
تَغْتَسِلُوا۔ غسل کرے	وَ۔ اور	إِنْ۔ اگر	كُنتُمْ۔ ہو تم
مَّرْضٰى۔ بیمار	أَوْ۔ یا	عَلٰى۔ اوپر	سَفَرٍ۔ سفر کے
أَوْ۔ یا	جَاءَ۔ آئے	أَحَدٌ۔ کوئی	مِّنكُم۔ تم میں سے
مِّنَ الْغَائِطِ۔ قضائے حاجت سے		أَوْ۔ یا	لَامَسْتُمُ۔ ہاتھ لگاؤ تم
النِّسَاءَ۔ عورتوں کو	فَلَمْ۔ پھر نہ	تَجِدُوا۔ پاؤ	مَاءً۔ پانی
فَتَيَمَّمُوا۔ تو تیمم کرو	صَعِيدًا۔ مٹی	طَيِّبًا۔ پاک سے	فَامْسَحُوا۔ مسح کرو
بِوُجُوهِكُمْ۔ اپنے منہ کا	وَ۔ اور	أَيْدِيكُمْ۔ اپنے ہاتھوں کا	إِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ	كَانَ۔ ہے	عَفُوًّا۔ معاف کرنے والا	غَفُورًا۔ بخشنے والا
أَ۔ کیا	لَمْ۔ نہ	تَرَ۔ دیکھا تو نے	إِلَى۔ طرف
الَّذِينَ۔ ان کی جو	أُوتُوا۔ دیے گئے	نَصِيبًا۔ ایک حصہ	مِّنَ الْكِتَابِ۔ کتاب کا
يَشْتَرُونَ۔ خریدتے ہیں	الضَّلٰلَةَ۔ گمراہی	وَ۔ اور	يُرِيدُونَ۔ چاہتے ہیں
أَن۔ یہ کہ	تَضِلُّوا۔ گمراہ ہو جاؤ تم	السَّبِيلَ۔ راہ سے	وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰهُ ۔ اللہ   اَعْلَمُ ۔ خوب جانتا ہے   بِاَعْدَائِكُمْ ۔ تمہارے دشمنوں کو

وَ ۔ اور   كَفٰى ۔ کافی ہے   بِاللّٰهِ ۔ اللہ   وَلِيًّا ۔ والی

وَ ۔ اور   كَفٰى ۔ کافی ہے   بِاللّٰهِ ۔ اللہ   نَصِيْرًا ۔ مددگار

مِنَ الَّذِيْنَ ۔ کچھ وہ ہیں   هَادُوْا ۔ یہودی ہے جو   يُحَرِّفُوْنَ ۔ بدل ڈالتے

ہیں   اَلْكَلِمَ ۔ کلمات کو   عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۔ اس کی جگہ سے

وَ ۔ اور   يَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے ہیں   سَمِعْنَا ۔ ہم نے سنا   وَ ۔ اور

عَصَيْنَا ۔ نہ مانا   وَ ۔ اور   اسْمَعْ ۔ سن   غَيْرَ ۔ نہ

مُسْمَعٍ ۔ سنایا جائے تو   وَ ۔ اور   رَاعِنَا ۔ راعنا کہتے ہیں   لَيًّا ۔ پیچ دے کر

بِاَلْسِنَتِهِمْ ۔ اپنی زبانوں کو   وَ ۔ اور   طَعْنًا ۔ طعن کرتے ہیں   فِي ۔ بیچ

الدِّيْنِ ۔ دین کے   وَ ۔ اور   لَوْ ۔ اگر   اَنَّهُمْ ۔ وہ

قَالُوْا ۔ کہتے   سَمِعْنَا ۔ ہم نے سنا   وَ ۔ اور   اَطَعْنَا ۔ ہم نے مانا

وَ ۔ اور   اسْمَعْ ۔ سن   وَ ۔ اور   انْظُرْنَا ۔ دیکھ ہماری طرف

لَكَانَ ۔ تو ہوتا   خَيْرًا ۔ بہتر   لَّهُمْ ۔ ان کے لیے   وَ ۔ اور

اَقْوَمَ ۔ قوی تر   وَ ۔ اور   لٰكِنْ ۔ لیکن   لَّعَنَهُمُ ۔ ان کو لعنت کی

اللّٰهُ ۔ اللہ نے   بِكُفْرِ ۔ بوجہ کفر   هِمْ ۔ ان کے   فَلَا ۔ تو نہیں

يُؤْمِنُوْنَ ۔ ایمان لائیں گے   اِلَّا ۔ مگر   قَلِيْلًا ۔ تھوڑے   يٰۤاَيُّهَا ۔ اے

الَّذِيْنَ ۔ وہ جو   اُوْتُوا ۔ دیے گئے ہو   الْكِتٰبَ ۔ کتاب   اٰمِنُوْا ۔ ایمان لاؤ

بِمَا ۔ اس پر جو   نَزَّلْنَا ۔ ہم نے اتارا   مُصَدِّقًا ۔ تصدیق کرتا   لِّمَا ۔ اسکی جو

مَعَكُمْ ۔ تمہارے ساتھ ہے   مِنْ قَبْلِ ۔ پہلے   اَنْ ۔ اس سے کہ   نَّطْمِسَ ۔ مٹائیں ہم

وُجُوْهًا ۔ چہرے   فَنَرُدَّ ۔ تو پھیر دیں   هَا ۔ ان کو   عَلٰۤى ۔ اوپر

اَدْبَارِ ۔ پیٹھوں   هَا ۔ انکی کے   اَوْ ۔ یا   نَلْعَنَهُمْ ۔ لعنت کریں ہم

ان پر   كَمَا ۔ جیسے   لَعَنَّا ۔ لعنت کی ہم نے   اَصْحٰبَ ۔ اصحاب

السَّبْتِ ۔ ہفتہ کو   وَ ۔ اور   كَانَ ۔ ہے   اَمْرُ ۔ حکم

اللّٰهِ ۔ اللہ کا   مَفْعُوْلًا ۔ پورا ہونے والا   اِنَّ ۔ بیشک   اللّٰهَ ۔ اللہ

لَا ۔ نہیں   يَغْفِرُ ۔ بخشتا   اَنْ ۔ یہ کہ   يُّشْرَكَ ۔ شرک کیا جائے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِہٖ۔ اس کے ساتھ	وَ۔ اور	یَغْفِرُ۔ بخشیگا	مَا۔ جو
دُوْنَ۔ کم ہے	ذٰلِکَ۔ اس سے	لِمَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یُّشْرِکْ۔ شرک کرے	بِاللّٰہِ۔ اللہ کے ساتھ
فَقَدِ۔ تو بیشک	افْتَرٰی۔ باندھا اس نے	اِثْمًا۔ گناہ	عَظِیْمًا۔ بڑا
اَ۔ کیا	لَمْ۔ نہ	تَرَ۔ دیکھا تو نے	اِلَی۔ طرف
الَّذِیْنَ۔ ان کی جو	یُزَکُّوْنَ۔ پاک بناتے ہیں	اَنْفُسَھُمْ۔ اپنے آپ کو	بَلِ۔ بلکہ
اللّٰہُ۔ اللہ	یُزَکِّیْ۔ پاک کرتا ہے	مَنْ۔ جسے	یَّشَآءُ۔ چاہے
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	یُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جائینگے	فَتِیْلًا۔ دانہ خرما کے ڈورے
کے برابر	اُنْظُرْ۔ دیکھ	کَیْفَ۔ کیسے	یَفْتَرُوْنَ۔ افترا کرتے ہیں
عَلَی۔ اوپر	اللّٰہِ۔ اللہ کے	الْکَذِبَ۔ جھوٹا	وَ۔ اور
کَفٰی۔ کافی ہے	بِہٖ۔ ان کے لیے	اِثْمًا۔ گناہ	مُّبِیْنًا۔ صریح

مختصر تفسیر ساتواں رکوع سورۃ نساء پ۵

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْہِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بغیر نہائے مگر مسافری میں جب تک غسل نہ کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے ملامست کی اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک صلوۃ سے مراد نماز ہے تاکیداً فرمایا گیا کہ نماز کی حالت میں قریب بھی مت جاؤ۔

سُکَارٰی۔ سُکر نشہ کو کہتے ہیں یعنی وہ دماغی کیفیت کہ انسان کے حواس میں خلل آجائے اور عقل توازن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح نہ رہے یہ کیفیت نشہ کے علاوہ غضب شدید کے غلبہ سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نماز کی حالت میں نیند کا غلبہ ہو جائے تو وہ سو جائے حتیٰ کہ نیند جاتی رہے تاکہ بدحواسی میں غلط بات منہ سے نہ نکل جائے

شان نزول: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب بھی لائی گئی اس لیے کہ ابھی حرمت شراب کا حکم نہیں آیا تھا۔ بعض نے پی لی۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ امام نشہ میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی کہ معنی الٹ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ چنانچہ مسلمانوں نے اوقات نمازیں شراب نوشی ترک کر دی اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ بحالت نشہ اگر مسلمان کی زبان سے کلمہ کفر نکل جائے تو اس پر کفر لازم نہ آئے گا اگرچہ نشہ کرنے کے جرم کا مجرم ضرور ہوگا۔

وَلَا جُنُبًا۔ غسل کی ضرورت ایسی حالت جبکہ غسل فرض ہو جائے چاہے مرد ہو یا عورت اس کو جنبی کہتے ہیں ان کو غسل کا حکم ہے۔

تیسرا یہ حکم آیا کہ جب پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو عام اس سے کہ پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال سے خوف ضرر ہو اور غائط فرما کر کنایہ بے وضو ہونے سے کیا لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ سے جماع مراد لیا گیا۔

عدم وجدان ماء کی صورتوں میں فقہاء نے تصریح کی۔

کہ پانی نہ پانے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اس کا وجود ہی اس جگہ نہ ہو جہاں اسے ضرورت ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پانی ہے مگر استعمال مضر کرتا ہے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ کنواں ہے لیکن ڈول یا رسی یا کوئی ایسا آلہ نہیں جس سے پانی لیا جا سکے۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ پانی ہے مگر سانپ یا درندہ یا دشمن وہاں ہے اور قدرت نہیں رکھتا۔

چھٹی صورت یہ کہ جس کے پاس پانی ہے وہ دینا نہیں چاہتا۔

ان تمام صورتوں میں مریض۔ جنابت و حدث کی حالت میں تیمم کرے (مدارک)

حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی بصورت عدم استطاعت علی الماء وہی تیمم ہے۔

طریقہ تیمم

دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے اس لیے کہ تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے۔

پھر مٹی یا مٹی کی جنس گرد۔ ریتا۔ پتھر پر دو ضربیں ماری جائیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلی ضرب مار کر چہرہ پر پھیر لیں۔ دوسری ضرب مار کر ہاتھوں پر کہنیوں تک ہاتھ پھیریں۔

چند مسائل متعلق تیمم

پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتیٰ کہ ایک تیمم سے جتنے فرائض و نوافل چاہیں پڑھ سکتے ہیں یعنی جیسے وضو سے ویسے ہی تیمم سے اداء الصلوۃ ہو گی۔

تیمم کرنے والے کی اقتداء میں غسل و وضو کرنے والے کی نماز ہو جائے گی۔

آیۂ کریمہ کا شان نزول۔

غزوہ بنی مصطلق میں لشکر اسلام ایسے بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا صبح وہاں سے کوچ تھا۔ اُمّ المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ اس کی تلاش میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ میں تاخیر فرمائی۔ صبح ہو گئی پانی نہ تھا وضو کی فکر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اس کے بعد یہود کے اخلاق اور کتمان حق کی مذمت فرمائی گئی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَۃَ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ۝ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۫ وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا ۝

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے کچھ حصہ ملا کہ گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بہک جاؤ راہ سے اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے والی اور اللہ کافی ہے مددگار۔

مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِہِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّہُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰکِنْ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِہِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

کچھ یہودی تحریف کرتے ہیں کلمات الٰہی میں، اور بدلتے ہیں اس کی جگہ اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سنئے آپ سنائی نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لیے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی تھی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

کتاب سے کچھ حصہ یہ کہ انہوں نے توریت سے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو جانا اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو اس میں نعت اور صفت تھی اس کے جاننے اور سمجھنے سے محروم رہے اور کھلا حضور کے منکر ہو گئے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ رفاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہ دونوں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے جب گفتگو کرتے تو زبان لپیٹ کر باتیں کرتے تو اللہ تعالے نے ان پر لعنت فرمائی۔ یہ یہودی تھے۔

اور وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ سے یہ مطلب ہے کہ یہودی سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہتے ہیں یہ کلمہ ذوجہتین ہے مدح وذم دونوں پہلو رکھتا ہے۔ مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ ہے کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو۔ یا آنکہ رَاعِنَا کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرنے کی ممانعت کی جا چکی ہے پہلے پارہ میں لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا گذر چکا ہے اس لیے کہ یہ لفظ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے مفصل تشریح پہلے گذر چکی ہے۔

پھر طعنہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اپنے رفیقوں میں بیٹھ کر کہ ہم رَاعِنَا کہہ کر حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے۔ اللہ تعالے نے ان کے خبث باطن کو ظاہر فرما دیا پھر لفظ راعنا کی بجائے اُنْظُرْنَا تعلیم فرما دیا کہ یہ اہل ادب کی زبان پر ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ کتاب (یعنی توریت) کی تصدیق کرتا ہوا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ منہ تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت ہفتہ والوں پر کی اور خدا کا حکم ہو کر رہے گا۔

اللہ تعالے نے یہودیوں سے فرمایا کہ قرآن پاک پر ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ دیں شکلیں مسخ کر دیں جس طرح سبت والوں کو بندر بنا دیا تھا اس کا مفصل واقعہ سورۂ اعراف میں ہے۔

منہ بگاڑنے سے یہ مراد ہے کہ آنکھ کان ناک کا نقشہ بگاڑ دیا جائے اور لعنت اصحاب سبت کی طرح کرنے سے یہ مراد ہے کہ مسخ صورت یا لعنت دو میں سے ایک ہو پھر یہ لعنت دنیا میں تو یوں کہ زمانہ انہیں ملعون کہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔

بعض اس طرف گئے ہیں کہ اس وعید کا وقوع دنیا میں ہوا بعض نے کہا آخرت میں ہوگا۔ بعض کہتے ہیں اگر یہود میں سے ایمان نہ لاتے تو اس کا وقوع ہوتا چونکہ ایمان بھی لائے اس وجہ میں اب نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن سلام جو اعلم و اعظم علماء یہود سے تھے انہوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لاکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا حضور مجھے امید نہ تھی کہ مسخ صورت اور لعنت سے پہلے میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں گا اسی خوف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے میں نے قبول ایمان میں عجلت کی۔ توریت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کی میں تصدیق کر چکا ہوں۔

حضرت کعب احبار بھی علماء یہود کے سردار تھے یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سنتے ہی ایمان لے آئے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ کی لعنت سے ڈرایا گیا اور آگاہ کیا گیا کہ اللہ کا ہر حکم پورا ہو کر رہے گا لہٰذا نافرمانی نہ کرو۔

اس کے بعد مشرک کے لیے وعید ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۚ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

بے شک اللہ بخشے گا نہیں اسے جو شرک کرے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے اور جس نے خدا کا شریک کیا اس نے سخت افتراء عظیم اور گناہ کیا۔ کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ جسے اللہ چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر۔ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ کافی ہے کھلا گناہ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شرک و کفر پر مر گیا اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ابدی عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو اگرچہ سیہ کار ہو مرتکب کبائر بھی ہو اور بغیر توبہ بھی مر جائے تو اس کے لیے خلود عذاب نہیں اس کی مغفرت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے معاف فرما دے یا اس کی عصیاں کاری کی سزا دے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے۔

دوسری آیت جس میں يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ فرمایا یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ کہہ کر سب سے ستھرا ظاہر کرتے ہیں اور ان کا دعوے ہے کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى۔ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو۔ یہ خود ستائی ہے اور مومن کی یہ شان نہیں ہوتی۔

بامحاورہ ترجمہ آٹھواں رکوع سورۃ نساء پ۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ — کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جنہیں دیا گیا ایک حصہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

کتاب سے ایمان لاتے ہیں بت پر اور شیطان پر اور کہتے ہیں انہیں جو کافر ہوئے کہ یہ لوگ زیادہ ہدایت پر ہیں ایمان والوں سے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝

یہ ہیں وہ کہ لعنت کی اللہ نے جن پر اور جن پر اللہ لعنت کرے تو ہرگز نہ پائے گا تو اس کا کوئی بھی مددگار۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝

کیا ان کے لیے حصہ ہے ملک میں تو ایسا ہو تو نہ ملے لوگوں کو تل برابر۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝

کیا حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو دیا اللہ نے انہیں اپنے فضل سے تو بیشک دیا ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت سے اور دیا انہیں بڑا ملک۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا اور ان میں سے کسی نے منہ پھیرا اس سے اور کافی ہے اسے جہنم کی دھکتی آگ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

جو ہماری آیتوں سے کفر کرے عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے جب سڑ جائیں ان کی کھالیں بدلائیں گے ہم اور کھالیں ان کے علاوہ تاکہ عذاب چکھیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے عنقریب داخل کریں گے ان کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے ان کے لیے ان باغوں میں بیویاں ہوں پاک ستھری اور ہم داخل کریں گے انہیں جہاں سایہ ہی سایہ ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ○

بے شک اللہ حکم کرتا ہے تمہیں کہ ادا کرو امانتیں ان کے اہل کی طرف اور جب تم لوگوں میں فیصلہ دو تو انصاف سے فیصلہ دو بے شک اللہ اچھی نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو رسول کی اور جو تم میں حکومت والے ہیں۔ تو اگر جھگڑا ہو تم میں تو لوٹاؤ اسے اللہ اور رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لائے ہوئے اللہ پر اور دن آخرت پر یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

لفظی ترجمہ

اَ ۔ کیا	لَمْ ۔ نہ	تَرَ ۔ دیکھا تو نے	اِلَی ۔ طرف
الَّذِیْنَ ۔ ان کی جو	اُوْتُوْا ۔ دیے گئے	نَصِیْبًا ۔ ایک حصہ	مِّنَ الْکِتٰبِ ۔ کتاب کا
یُؤْمِنُوْنَ ۔ ایمان لاتے ہیں	بِالْجِبْتِ ۔ بت پر	وَ ۔ اور	الطَّاغُوْتِ ۔ شیطان پر
وَ ۔ اور	یَقُوْلُوْنَ ۔ کہتے ہیں	لِلَّذِیْنَ ۔ ان کے متعلق	کَفَرُوْا ۔ جو کافر ہیں
هٰٓؤُلَآءِ ۔ یہ	اَهْدٰی ۔ زیادہ ہدایت والے ہیں		مِنَ الَّذِیْنَ ۔ ان سے جو
اٰمَنُوْا ۔ ایمان لائے	سَبِیْلًا ۔ راہ سے	اُولٰٓئِکَ ۔ یہ	الَّذِیْنَ ۔ وہ ہیں کہ
لَعَنَهُمُ ۔ لعنت کی ان پر	اللّٰهُ ۔ اللہ نے	وَ ۔ اور	مَنْ ۔ جس پر
یَّلْعَنِ ۔ لعنت کرے	اللّٰهُ ۔ اللہ	فَلَنْ ۔ تو ہرگز نہ	تَجِدَ ۔ پائے گا تو
لَهٗ ۔ اس کے لیے	نَصِیْرًا ۔ کوئی مددگار	اَمْ ۔ کیا	لَهُمْ ۔ ہے ان کا
نَصِیْبٌ ۔ کوئی حصہ	مِّنَ الْمُلْکِ ۔ ملک میں سے		فَاِذًا ۔ تو اس وقت
لَّا ۔ نہ	یُؤْتُوْنَ ۔ دیں	النَّاسَ ۔ لوگوں کو	نَقِیْرًا ۔ تل بھر
اَمْ ۔ کیا	یَحْسُدُوْنَ ۔ حسد کرتے ہیں	النَّاسَ ۔ لوگوں کا	عَلٰی ۔ اوپر
مَآ ۔ اس کے جو	اٰتٰهُمُ ۔ دیا ان کو	اللّٰهُ ۔ اللہ نے	مِنْ ۔ اپنے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنْ فَضْلِهٖ۔ فضل سے	فَقَدْ۔ تو بیشک	اٰتَیْنَآ۔ دی ہم نے	اٰلَ۔ آل
اِبْرٰھِیْمَ۔ ابراہیم کو	الْکِتٰبَ۔ کتاب	وَ۔ اور	الْحِکْمَۃَ۔ حکمت
وَ۔ اور	اٰتَیْنٰھُمْ۔ دیا ہم نے ان کو	مُّلْکًا۔ ملک	عَظِیْمًا۔ بڑا
فَمِنْھُمْ۔ تو بعض ان سے	مَّنْ۔ وہ ہیں جو	اٰمَنَ۔ ایمان لائے	بِهٖ۔ اس پر
وَ۔ اور	مِنْھُمْ۔ بعض	مَّنْ۔ وہ ہیں جو	صَدَّ۔ رک گئے
عَنْہُ۔ اس سے	وَ۔ اور	کَفٰی۔ کافی ہے	بِجَھَنَّمَ۔ دوزخ
سَعِیْرًا۔ بھڑکتا ہوا	اِنَّ۔ بے شک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہوئے
بِاٰیٰتِنَا۔ ہماری آیتوں سے	سَوْفَ۔ جلدی	نُصْلِیْهِمْ۔ داخل کریں گے ہم ان کو	
نَارًا۔ آگ میں	کُلَّمَا۔ جب بھی	نَضِجَتْ۔ پک جائیں گے	جُلُوْدُ۔ چمڑے
ھُمْ۔ ان کے	بَدَّلْنٰھُمْ۔ بدل دینگے ہم انکو	جُلُوْدًا۔ چمڑے	غَیْرَھَا۔ ان کے سوا
لِیَذُوْقُوا۔ تاکہ چکھیں	الْعَذَابَ۔ عذاب	اِنَّ۔ بے شک	اللّٰہَ۔ اللہ
کَانَ۔ ہے	عَزِیْزًا۔ غالب	حَکِیْمًا۔ حکمت والا	وَ۔ اور
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	وَ۔ اور	عَمِلُوا۔ عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ۔ نیک	سَنُدْخِلُھُمْ۔ داخل کرینگے ہم ان کو		جَنّٰتٍ۔ باغوں میں کہ
تَجْرِیْ۔ چلتی ہیں	مِنْ تَحْتِھَا۔ ان کے نیچے	الْاَنْھٰرُ۔ نہریں	خٰلِدِیْنَ۔ ہمیشہ رہیں گے
فِیْھَآ۔ اس میں	اَبَدًا۔ دوام	لَھُمْ۔ ان کے لیے	فِیْھَآ۔ ان میں
اَزْوَاجٌ۔ بیویاں ہیں	مُّطَھَّرَۃٌ۔ پاک	وَ۔ اور	نُدْخِلُھُمْ۔ داخل کرینگے انکو
ظِلًّا۔ سایہ ہی	ظَلِیْلًا۔ سایہ میں	اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ
یَاْمُرُ۔ حکم دیتا ہے	کُمْ۔ تم کو	اَنْ۔ یہ کہ	تُؤَدُّوا۔ ادا کرو تم
الْاَمٰنٰتِ۔ امانتیں	اِلٰٓی۔ طرف	اَھْلِھَا۔ انکے اہل کی	وَ۔ اور
اِذَا۔ جب	حَکَمْتُمْ۔ فیصلہ کرو تم	بَیْنَ۔ درمیان	النَّاسِ۔ لوگوں کے
اَنْ۔ یہ کہ	تَحْکُمُوْا۔ فیصلہ کرو تم	بِالْعَدْلِ۔ انصاف سے	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ	نِعِمَّا۔ اچھی	یَعِظُکُمْ۔ نصیحت کرتا ہے	بِهٖ۔ اس میں
اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ ہے	کَانَ۔ ہے	سَمِیْعًا۔ سننے والا
بَصِیْرًا۔ دیکھنے والا	یٰٓاَیُّھَا۔ اے	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَطِیْعُوا۔ پیروی کرو	اللّٰہَ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	اَطِیْعُوا۔ پیروی کرو
الرَّسُوْلَ۔ رسول کی	وَ۔ اور	اُولِی۔ صاحب	الْاَمْرِ۔ حکومت کی
مِنْکُمْ۔ جو تم میں سے ہو	فَاِنْ۔ تو اگر	تَنَازَعْتُمْ۔ جھگڑا ہو تمہارا	فِیْ۔ بیچ
شَیْءٍ۔ کسی چیز کے	فَرُدُّوْهُ۔ تو لوٹاؤ اسے	اِلَی۔ طرف	اللّٰہِ۔ اللہ
وَ۔ اور	الرَّسُوْلِ۔ رسول کی	اِنْ۔ اگر	کُنْتُمْ۔ ہو تم
تُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان رکھتے	بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	الْیَوْمِ۔ دن
الْاٰخِرِ۔ قیامت پر	ذٰلِکَ۔ یہ	خَیْرٌ۔ بہتر ہے	وَ۔ اور
اَحْسَنُ۔ اچھا	تَاْوِیْلًا۔ طریقہ۔		

مختصر تفسیر آٹھواں رکوع سورۃ نساء۔ پ۵

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا ۝

کیا تو نے انہیں نہ دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ ملا وہ بتوں اور طاغوت کو مانتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں ایمان والوں سے۔ یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ تعالے لعنت کرے تو تو ہرگز اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

طاغوت۔ سرکش۔ حد سے بڑھنے والا۔ مفسرینؒ نے بعض جگہ طاغوت سے شیطان اس لیے مراد لیا کہ اس نے حدود سے تجاوز کیا۔

جن لوگوں نے صرف اغراض کی وجہ سے بتوں کی تعظیم کی اور کفر کو اسلام سے افضل جانا ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا ۝ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا ۝

کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر ایسا ہو تو یہ لوگوں کو ایک تل برابر بھی نہ دیں گے یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب و حکمت عطا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائی اور ان کو بڑا ملک دیا۔

یہود کا یہ گمان تھا کہ پیغمبری ہماری میراث ہے جو ہر زمانہ میں ہمیں ہی ملنی چاہیئے اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کو عار سمجھتے تھے وہ کہتے تھے کہ آخر کار حکومت ہم کو ہی مل کر رہیگی ان کے اس دعوی کا رد فرمایا گیا کہ یہ ایسے بخیل ہیں کہ اگر یہ حاکم ہو جائیں تو یہ لوگوں کو تل برابر بھی خیرات نہ کریں گے۔

حضرت ابراہیم کے گھرانے میں کتاب، علم اور عظیم ملک عطا فرمایا وہ حسد و بغض کرتے ہیں جو جائز نہیں۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا۔ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کسی نے اس سے منہ پھیرا اور دوزخ بھڑکتی آگ کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ بے شک جو ہماری آیتوں سے منکر ہوئے انہیں ہم آگ میں ڈالیں گے جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم انہیں اور کھال بدل دیں گے تاکہ عذاب چکھتے رہیں بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

یہ آیتیں یہود و نصاری کے حق میں نازل ہوئیں جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتلاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہمارے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا۔ آیت کریمہ کا

شان نزول: کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے۔ قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کرتے ہوئے نہیں مل رہے ہو البتہ اگر تم ہمارے بتوں کو سجدہ کرلو تو ہم مطمئن ہو سکتے ہیں انہوں نے شیطان کی پیروی کرتے ہوئے بتوں کو سجدہ کرلیا۔

پھر ابو سفیان نے پوچھا کہ یہ بھی واضح کردو کہ تمہارے نزدیک ہم راہ پر ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم؟ تو کعب بن اشرف نے کہا تم ہی راہ راست پر ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت میں اللہ تعالے نے ان پر لعنت فرمائی اس وجہ میں کہ انہوں نے محض حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں کو پوجا۔ دوسری آیت میں ان کے اس دعوی کا رد کیا کہ جب تمہارا یہ دعوی تھا کہ ملک و نبوت میں تم ہی سب سے زیادہ ہو اور اسی وجہ میں تم عربوں کی پیروی نہیں کرتے تھے اور اب عربوں کی خوشامد میں بت پرستی تک کر گذرے۔ درحقیقت اگر تمہارا کچھ ہوتا تو تمہارے بخل کا مقتضی تو یہ تھا کہ اپنے سوا لوگوں کو ایک تل بھی نہ دیتے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم نے لوگوں سے حسد کرتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی حسد کیا اور ان مومنین سے بھی حسد کیا جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے نبوت و نصرت و عزت عطا فرمائی۔

اور آل ابراہیم میں حضرت یوسف حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام کو بھی سب کچھ دیا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر فضل ہونے سے کیوں جلتے ہو۔ آخر تم میں بھی منصف مزاج تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی کہ دلائل حسنہ سنتے ہی ایمان لے آئے اور وہ بھی تم ہی میں ہیں جنہوں نے حق سے منہ پھیرا اور ایمان سے محروم رہے اور جو محروم ایمان ہیں ان کے لیے بھڑکتا ہوا جہنم ہے۔ پھر کافروں کی سزا کی کیفیت ظاہر کی کہ۔

ان کی کھالیں جلنے پکنے کے بعد بدل دی جائیں گی اور ہمیشہ وہ عذاب میں ہی رہیں گے اس کے بعد بموجب اسلوب بیان قرآن کہ اگر اول جہنمی لوگوں کا ذکر کیا جائے تو بعد میں جنتیوں کا تذکرہ ضروری کیا جاتا ہے اور اگر اول جنتیوں کا ذکر ہو جائے تو بعد میں جہنمیوں کا ذکر لازمی کیا جاتا ہے اس میں لف و نشر مرتب رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اب جہنمیوں کے بعد جنتیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے ستھری بیویاں ہیں اور وہاں رہیں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہے۔ جن کا ایمان درست ہوگا اس کے اعمال بھی درست ہوں گے۔

جَنّٰتٍ ایسے باغ جن میں گھنے درخت ہوں یہ ابدی نعمت ہے کبھی اس کو زوال نہ ہوگا۔

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ یعنی ایسی پاک بیویاں جو ہر نجاست گندگی اور نفرت والی چیزوں سے پاک ہیں۔ اور سایہ ہی سایہ ایسا کہ جس کی راحت و آسائش فہم و ادراک کے احاطہ سے بالاتر ہے۔

ظِلًّا ظَلِیْلًا۔ وہاں سورج کی تپش نہ ہوگی۔ ایمان والے چین و آرام کی زندگی پائیں گے۔

اب اس کے بعد امانتوں کے متعلق حکم نافذ ہوا۔ اور حکم الٰہی کی صورت میں عدل کی تاکید چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا۝ بے شک اللہ حکم فرماتا ہے تمہیں کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں ادا کرو اور یہ کہ جب تم فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تمہیں اچھی نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

اس آیت میں اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانتداری کے ساتھ حقدار کو ادا کرنے کا حکم ہے۔ بعض مفسرین کی یہ رائے ہے کہ اس آیت میں فرائض بھی اللہ تعالے کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے اور عدل کا مقتضی یہ ہے کہ فریقین میں سے قطعاً کسی کی رعایت نہ ہو۔ علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر کا سلوک کرے۔

۱:۔ اپنے پاس آنے میں یا تو دونوں کو موقعہ دے یا کسی کو نہ دے۔

۲:۔ نشست دونوں کی مساوی ہو۔

۳:۔ دونوں کی طرف یکساں متوجہ ہو۔

۴:۔ بات سننے میں دونوں کی طرف یکساں توجہ رکھے۔

۵:۔ فیصلہ دینے میں حق کی رعایت رکھے۔

حدیث میں ہے انصاف کرنے والے کو قرب الٰہی میں نوری ممبر عطا ہوگا۔

شان نزول:۔ آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فاتحانہ شان سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو عثمان بن طلحہ حجی جو قبیلہ بنی عبدالدار سے تھے اور کعبہ کے چابی بردار تھے۔ انہوں نے کعبہ کے دروازہ میں قفل لگا دیا اور خود چھت پر چڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے چابی طلب فرمائی۔ عثمان نے انکار کر دیا اور کہا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول سمجھتا تو ضرور چابی دے دیتا۔ حضرت مولائے کائنات علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے ان کی گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے چابی چھین لی اور فرمایا عثمان ہوش کر تمہاری کیا طاقت ہے کہ ہمارے حضور علیہ السلام کو چابی نہ دو۔ اور چابی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دی۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے دروازے کو کھولا۔ داخل کعبہ ہوئے اور وہاں سے بت نکلوا کر پاک کیا اور دو نفل ادا کئے۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ شریف سے باہر تشریف لائے تو حضرت عباس نے عرض کی کہ حضور حاجیوں کو پانی میں پلاتا ہوں بیت اللہ شریف کی چابی بھی مجھ کو عطا فرمائی جائے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ چابی عثمان کو واپس دے آؤ۔ حضرت علی المرتضی عثمان بن طلحہ کے گھر پہنچے اور معذرت سے انہیں چابی واپس کر دی۔

عثمان بن طلحہ نے کہا پہلے تو آپ بہت گرم تھے اب نرم ہیں کیا وجہ ہے؟ حضرت مولائے کائنات

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے یہ آیت پڑھ کر سنائی اور حضرت عثمان کو بشارت دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اب کنجی ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی۔ اس پہ عثمان بن طلحہ حجمی شرف اسلام سے مشرف ہوگئے۔

اس واقعہ کو محدثین نے تھوڑے تھوڑے تغیر سے بیان کیا ہے۔ مگر ارباب نقد و نظر نے اس واقعہ کو موثوق نہیں مانا کیونکہ ابن عبداللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روائیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے اور یہاں مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ اور انھوں نے کنجی فتح مکہ کے روز اپنی خوشی سے پیش کی تھی اور بخاری و مسلم کی احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ اس کے بعد اطاعت الٰہی و اطاعت رسالت پناہی کی تعلیم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ اے ایمان والو پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور بہترین طریقہ۔

اَطِیْعُوْا۔ اِطَاعَتٌ سے بنا۔ طَوع بمعنی خوشی۔ اصطلاح میں بخوشی کسی حکم کا ماننا اور قبول کرنا اطاعت کہلاتا ہے۔

آیہ کریمہ کا مفہوم واضح ہے۔ اللہ و رسول کی اطاعت ہی اطاعت ہے۔

بخاری مسلم کی حدیث ہے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اسی حدیث میں ارشاد ہے جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جبتک کہ وہ حق کے خلاف حکم نہ کریں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن کریم سے ثابت ہوں۔

دوسرے وہ جو ظاہر حدیث سے۔

تیسرے وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرنے سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُولِی الْاَمْرِ میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی سب داخل ہیں خلافت کاملہ علی منہاج النبوۃ تو زمانہ رسالت کے تیس سال بعد تک رہی۔ اب خلافت ناقصہ رہی وہ خلفاء عباسیہ میں تھی اور اب تو امامت بھی مفقود ہے اس لیے کہ امام کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور یہ اکثر مقامات میں معدوم ہے۔ البتہ سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لیے ان کی اطاعت بھی بحد شریعت لازم ہے۔

شان نزول: حضرت خالد بن ولید ایک لشکر کے امیر بنائے گئے۔ اسی لشکر کے ایک سپاہی حضرت عمار بن یاسر تھے جس مقام پر حملہ ہونا تھا وہاں حملہ کی خبر مل گئی اور وہ لوگ اپنا مال لے کر راتوں رات بھاگ گئے اور وہ علاقہ خالی کر گئے۔ صرف ایک شخص باقی رہ گیا تھا جو رات کے اندھیرے میں حضرت یاسر سے ملا۔ اس نے حضرت یاسر کو بتایا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اس کی قوم بھاگ گئی ہے اور وہ صرف تنہا رہ گیا ہے کیا اس کا اسلام لانا مفید ہو گا یا نہیں؟

حضرت یاسر نے فرمایا کہ تیرا اسلام تجھ کو نفع دے گا۔ لہٰذا تو اطمینان سے رہ میں ضمانت دیتا ہوں۔ وہ شخص مطمئن ہو گیا صبح جب لشکر اسلام نے اس بستی پر حملہ کیا تو سوائے اس شخص کے کسی کو نہ پایا۔ حضرت خالد نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس کا مال اپنے قبضہ میں کر لیا۔

جب حضرت عمار کو خبر ملی تو انھوں نے حضرت خالد کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ امیر لشکر میں ہوں امان کا حق مجھے ہے اس پر حضرت خالد اور عمار میں اختلاف ہو گیا۔ جب یہ دونوں حضرات مدینہ پہنچے تو معاملہ دربار رسالت پناہ میں پیش ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمار کے حق میں فیصلہ دیا اور اس شخص کو چھوڑ دیا اور حضرت خالد کو ہدایت فرمائی کہ آئندہ بغیر اجازت امیر کسی کو امان نہ دیا کریں حضرت خالد نے عرض کی یا رسول اللہ عمار جیسے غلام کو میرے مقابلہ کی اجازت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو عمار کو برا کہے اللہ تعالےٰ اس کو برا کرے جو عمار سے بغض رکھے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہو حضرت عمار بارگاہ نبوت سے فیصلہ لے کر چلے تو حضرت خالد ان کے پیچھے پیچھے چلے اور دامن پکڑ کر لپٹ گئے اور ان کو راضی کر لیا (روح المعانی، خازن)

بامحاورہ ترجمہ نواں رکوع سورہ نساء پ۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا — کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو گمان کرتے تھے کہ وہ ایمان

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝

لائے اس پر جو نازل ہوا تمہاری طرف اور وہ جو نازل ہوا تم سے پہلے ارادہ رکھتے تھے یہ کہ پنچ بنائیں شیطان کو اور انہیں تو یہ حکم تھا کہ اس کو ہرگز نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں گمراہ کر دے دور کی گمراہی۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اس طرف جو اللہ کی طرف سے اترا اور رسول کی طرف نازل ہوا دیکھو گے منافقین کو کہ منہ پھیر کر تم سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝

کیسی ہوگی جب پہنچے گی انہیں مصیبت بدلہ ان کی پہلی کرتوت کا پھر (اے محبوب) تمہارے پاس آئیں گے قسم کھاتے یہ کہتے کہ ہمارا ارادہ تو یہ تھا کہ بھلائی اور میل کریں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۝

ان کے دلوں کی بات اللہ جانتا ہے تو آپ ان سے اعراض فرمائیں اور انہیں نصیحت کریں اور انہیں رسالت کی بات پہنچائیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور ہم نے تو کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اس کی پیروی کی جائے خدا کے حکم سے اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب) تیرے حضور حاضر ہوں تو اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کے لیے معافی چاہے تو ضرور اللہ کو پائیں گے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا

تو تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک تمہیں پنچ نہ مانیں اپنے آپس کے جھگڑوں میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں ذرہ بھر رکاوٹ اس سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَسْلِيْمًا ۝ — جو تم حکم سناؤ اور جی سے مان لیں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝

اور اگر ہم فرض کرتے ان پر یہ کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو نہ کرتے وہ سب مگر تھوڑے ان سے اور اگر وہ کرتے وہی جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے لیے بھلا تھا اور ایمان کا مضبوط ہونا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور جب وہ ایسے ہوتے تو ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور ضرور انہیں راہ دکھاتے سیدھی راہ۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا مطیع ہو تو یہ ہیں جو معیت میں ہوں گے ان کی جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ مبارک ہیں ساتھی۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔

لفظی ترجمہ

اَ۔ کیا	لَمْ۔ نہ	تَرَ۔ دیکھا تو نے	اِلٰی۔ طرف
الَّذِیْنَ۔ ان کی جو	یَزْعُمُوْنَ۔ گمان کرتے تھے کہ		اَنَّھُمْ۔ وہ
اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	بِمَا۔ اس پر جو	اُنْزِلَ۔ اترا	اِلَیْکَ۔ تمہاری طرف
وَ۔ اور	مَا۔ جو	اُنْزِلَ۔ اترا	مِنْ قَبْلِکَ۔ تم سے پہلے
یُرِیْدُوْنَ۔ چاہتے ہیں	اَنْ۔ یہ کہ	یَّتَحَاکَمُوْٓا۔ پنچ بنائیں	اِلَی۔ طرف
الطَّاغُوْتِ۔ شیطان کی	وَ۔ اور	قَدْ۔ بیشک	اُمِرُوْٓا۔ حکم ملا تھا انہیں
اَنْ۔ یہ کہ	یَّکْفُرُوْا۔ انکار کریں	بِہٖ۔ اس کا	وَ۔ اور
یُرِیْدُ۔ چاہتا ہے	الشَّیْطٰنُ۔ شیطان	اَنْ۔ یہ کہ	یُّضِلَّھُمْ۔ گمراہ کرے ان کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضَلٰلًا۔ گمراہ	بَعِيْدًا۔ بعید	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب
قِيْلَ۔ کہا جاتا ہے	لَهُمْ۔ ان کو	تَعَالَوْا۔ آؤ	اِلٰى۔ طرف
مَا۔ اس کے جو	اَنْزَلَ۔ اتارا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور
اِلَى۔ طرف	الرَّسُوْلِ۔ رسول کی تو	رَاَيْتَ۔ دیکھتا ہے تو	الْمُنٰفِقِيْنَ۔ منافقوں کو
يَصُدُّوْنَ۔ منہ موڑے ہوئے	عَنْكَ۔ تم سے	صُدُوْدًا۔ پھرنا	فَكَيْفَ۔ تو کیسا ہوگا
اِذَا۔ جب	اَصَابَتْهُمْ۔ پہنچے گی انکو	مُّصِيْبَةٌ۔ مصیبت	بِمَا۔ بہ سبب اسکے جو
قَدَّمَتْ۔ پہلے کر چکے	اَيْدِيْهِمْ۔ ان کے ہاتھ	ثُمَّ۔ پھر	جَآءُوْكَ۔ پھر آئیں وہ
تمہارے پاس	يَحْلِفُوْنَ۔ قسم کھاتے ہوئے	بِاللّٰهِ۔ اللہ کی	اِنْ۔ کہ نہیں
اَرَدْنَا۔ ارادہ کیا ہم نے	اِلَّآ۔ مگر	اِحْسَانًا۔ بھلائی	وَّ۔ اور
تَوْفِيْقًا۔ [illegible] کا	اُولٰٓئِكَ۔ یہ	الَّذِيْنَ۔ وہ ہیں کہ	يَعْلَمُ اللّٰهُ۔ جانتا ہے اللہ
مَا۔ جو	فِيْ [illegible]	قُلُوْبِهِمْ۔ انکے دلوں کے ہے	فَاَعْرِضْ۔ تو منہ پھیرو
عَنْهُمْ۔ ان سے	وَ۔ اور	عِظْهُمْ۔ نصیحت کرو ان کو	
وَ۔ اور	قُلْ۔ کہو	لَّهُمْ۔ انکے لیے	فِيْ۔ بیچ
اَنْفُسِهِمْ۔ انکے	قَوْلًا۔ بات	بَلِيْغًا۔ رسائی کی	وَ۔ اور
مَا۔ نہیں	اَرْسَلْنَا۔ بھیجا ہم نے	مِنْ رَّسُوْلٍ۔ کوئی رسول	اِلَّا۔ مگر
لِيُطَاعَ۔ اس لیے کہ پیروی ہو اس کی		بِاِذْنِ۔ حکم سے	اللّٰهِ۔ اللہ کے
وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	اَنَّهُمْ۔ وہ	اِذْ۔ جب
ظَّلَمُوْٓا۔ ظلم کر بیٹھیں	اَنْفُسَهُمْ۔ اپنی جانوں پر	جَآءُوْكَ۔ آئیں	لَكَ۔ آپکے پاس
فَاسْتَغْفَرُوا۔ تو بخشش چاہیں		اللّٰهَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور
اسْتَغْفَرَ۔ بخشش چاہے	لَهُمُ۔ ان کے لیے	الرَّسُوْلُ۔ رسول	لَوَجَدُوا۔ تو پائیں
اللّٰهَ۔ اللہ کو	تَوَّابًا۔ توبہ قبول کرنے والا		رَّحِيْمًا۔ مہربان
فَلَا۔ تو نہیں	وَ۔ اور قسم ہے	رَبِّكَ۔ تیرے رب کی	لَا۔ نہیں
يُؤْمِنُوْنَ۔ مومن ہوں گے	حَتّٰى۔ جب تک	يُحَكِّمُوْكَ۔ حکم نہ مانیں	كَ۔ آپ کا
فِيْ۔ بیچ	مَا۔ اس کے جو	شَجَرَ۔ جھگڑا ہو	بَيْنَهُمْ۔ ان کے درمیان
ثُمَّ۔ پھر	لَا۔ نہ	يَجِدُوْا۔ پائیں	فِيْ۔ بیچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَنْفُسِهِمْ ۔ اپنی جانوں کے	حَرَجًا ۔ کوئی تنگی	مِّمَّا ۔ اس سے جو	قَضَيْتَ ۔ تو فیصلہ کرے ان
میں	وَ ۔ اور	يُسَلِّمُوا ۔ مان لیں	تَسْلِيمًا ۔ پورا ماننا
وَ ۔ اور	لَوْ ۔ اگر	أَنَّا ۔ ہم	كَتَبْنَا ۔ فرض کریں
عَلَيْهِمْ ۔ ان پر	أَنِ ۔ یہ کہ	اقْتُلُوا ۔ قتل کرو	أَنْفُسَكُمْ ۔ اپنی جانوں کو
أَوِ ۔ یا	اخْرُجُوا ۔ نکل جاؤ	مِنْ دِيَارِكُمْ ۔ اپنے گھروں سے تو	
مَّا ۔ نہ	فَعَلُوهُ ۔ کرتے ایسا	إِلَّا ۔ مگر	قَلِيلٌ ۔ تھوڑے
مِّنْهُمْ ۔ ان میں سے	وَ ۔ اور	لَوْ ۔ اگر	أَنَّهُمْ ۔ وہ
فَعَلُوا ۔ کرتے	مَا ۔ جو	يُوعَظُونَ ۔ نصیحت دیے جاتے	
بِهِ ۔ اس کی	لَكَانَ ۔ تو ہوتا	خَيْرًا ۔ بہتر	لَهُمْ ۔ ان کے لیے
وَ ۔ اور	أَشَدَّ ۔ مضبوطی سے	تَثْبِيتًا ۔ جمنا	وَ ۔ اور
إِذًا ۔ ایسا کریں گے تو	لَآتَيْنَاهُمْ ۔ دیں گے ہم انہیں		مِنْ لَدُنَّا ۔ اپنے پاس سے
أَجْرًا ۔ اجر	عَظِيمًا ۔ بڑا	وَ ۔ اور	لَهَدَيْنَاهُمْ ۔ ہدایت کریں
گے ہم انکو	صِرَاطًا ۔ راہ	مُسْتَقِيمًا ۔ سیدھی کی	وَ ۔ اور
مَنْ ۔ جو	يُطِعِ ۔ پیروی کرے	اللّٰهَ ۔ اللہ کی	وَ ۔ اور
الرَّسُولَ ۔ رسول کی	فَأُولٰئِكَ ۔ تو یہ وہ ہیں	مَعَ ۔ جو ساتھ ہوں	الَّذِينَ ۔ ان کے
أَنْعَمَ ۔ جن پر انعام کیا	اللّٰهُ ۔ اللہ نے	عَلَيْهِمْ ۔ ان پر	مِنَ النَّبِيِّينَ ۔ نبیوں
سے	وَ ۔ اور	الصِّدِّيقِينَ ۔ صدیقوں سے	وَ ۔ اور
الشُّهَدَاءِ ۔ شہیدوں سے	وَ ۔ اور	الصّٰلِحِينَ ۔ نیکوں سے	وَ ۔ اور
حَسُنَ ۔ اچھی ہے	أُولٰئِكَ ۔ یہ	رَفِيقًا ۔ رفاقت	ذٰلِكَ ۔ یہ
الْفَضْلُ ۔ فضل	مِنَ اللّٰهِ ۔ اللہ کا ہے	وَ ۔ اور	كَفٰى ۔ کافی ہے
بِاللّٰهِ ۔ اللہ	عَلِيمًا ۔ جاننے والا ۔		

مختصر تفسیر نواں رکوع سورۃ نساء پ۵

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُرِيدُونَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ہ کیا تم نے نہ دیکھا جن کا دعوی تھا کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف نازل ہوا اور اس پر جو تم سے پہلے نازل ہوا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تقیناً حکم تھا کہ اسے ہرگز نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں گمراہ کر دے گمراہی دور کی۔

شان نزول :۔ ایک منافق تھا جس کا نام بشیر تھا اس کا ایک یہودی سے جھگڑا ہوا یہودی نے کہا چلو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرائیں۔ منافق سمجھتا تھا کہ حضور بلا رعایت حق کا فیصلہ کریں گے اور اس طرح یہودی کا منشا پورا ہو گا۔ اس منافق نے کہا چلو کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرائیں۔ قرآن کریم نے طاغوت فرما کر کعب بن اشرف مراد لیا ہے۔

یہودی جانتا تھا کہ کعب بن اشرف رشوت خور ہے اور حضور کی ذات مقدسہ ان عیوب سے مبرا و منزہ ہے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے کعب کو پنچ تسلیم نہ کیا۔ مجبورًا منافق کو بھی حضور کے فیصلہ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ حضور نے فیصلہ دیا اور وہ یہودی کے موافق تھا۔

بشر منافق نے فیصلہ سن کر یہودی کو مجبور کیا کہ حضرت صدیق اکبر کے پاس چلو یہ فیصلہ ان سے کرائیں یہ دونوں بارگاہ صدیق میں آئے صدیق اکبر نے بھی یہودی کے حق میں فیصلہ دیدیا۔

بشر منافق بولا کہ میری تسلی اب بھی نہیں ہوئی چلو حضرت عمر کے پاس چل کر فیصلہ کرائیں۔ یہودی نے کہا اچھا چل۔ چنانچہ یہودی آیا اور اس نے حضرت عمر سے عرض کر دیا کہ میرا فیصلہ حضور اور صدیق طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلہ پر راضی نہیں اسی وجہ میں آپ کے پاس مجھے لایا۔

آپ نے ان کو فرمایا اچھا میں ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں آپ مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس منافق کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کے لیے میرا یہ فیصلہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کے ان نفاق کے مریضوں کا نقشہ دکھایا جاتا ہے کہ وہ جس طرح حق سے بھاگتے ہیں چنانچہ ارشاد باری ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ہ اور جب ان سے کہا جائے اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اتری ہوئی کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں جس طرح بشر منافق پھرا۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَرَدْنَا اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا۔ تو کیسی ہوگی جب ان پر کوئی مصیبت پڑے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو پھر آئیں آپ کے حضور اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصد تو بھلائی اور میل جول ہی تھا۔

جیسے بشر منافق کہ آخر اسے اپنے نفاق سے جا بنر ہونے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ غیرت فاروق سے مارا گیا اس کے رشتہ دار عذر و ندامت کا اظہار کرتے ہوئے آئے اور اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی معذرتیں منظور نہ کیں اور ان کے خون کا بدلہ نہیں دیا اس لیے کہ وہ حضور کے فیصلہ سے خوش نہ ہونے کی وجہ ہیں کشتنی ہی تھا۔ اس کے بعد طریقۂ ہدایت تعلیم دیا جاتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا۔ ان کے دلوں کی باتیں تو اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھاؤ اور ان کے معاملہ میں ان سے رسائی کی بات کہو۔

تاکہ وہ نصیحت ان کے دلوں میں گھر کر جائے ورنہ حشر تو وہی ہے جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا یعنی انہیں دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت کر دیا۔ آگے اطاعت رسول پر حکم کا نفاذ ہے اور رسالت رسول کی اہمیت کا اظہار ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے۔

اس آیت سے ظاہر ہوا کہ جب رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مطاع بنا۔ جب ایسی اور ان ان کے بھیجنے کی علت کو حصر انفراد کے ساتھ بالشان کیا تو واضح ہوا کہ رسل کرام کی اطاعت فرض ہے اور جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے حقیقتاً تسلیم رسالت رسول نہیں کیا اور ایسا شخص واجب القتل اور کافر ہے۔

حضرت ابو بکر عاصم فرماتے ہیں کہ کچھ منافقوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی نیت کی جب یہ لوگ بری نیت سے حاضر ہوئے تو دیار رسالت پناہ میں مہاجرین و انصار کا مجمع تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ اس مجلس میں بری نیت سے آئے ہیں جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکیں گے وہ کھڑے ہو کر اخلاص سے اپنے رب کے حضور توبہ کریں ہم بھی دعاء مغفرت کریں گے۔ پھر دوبارہ ارشاد فرمایا یہ لوگ نہ اٹھے حضور علیہ السلام نے نام لے کر محفل سے نکل جانے کا حکم دیا۔ یہ بارہ تھے انہوں نے معذرت چاہی لیکن ان کی توبہ قبول نہ ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

پھر علی الخصوص ذات مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کے منصب کو ظاہر کیا گیا اور فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب) وہ تمہارے حضور حاضر ہوں پھر بخشش مانگیں اللہ سے اور رسول ان کی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو پائیں توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ تو (اے محبوب) تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جبتک اپنے آپس کے جھگڑے میں تجھے حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تو حکم دے اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اِذْ ظَّلَمُوْٓا۔ یعنی نافرمانی و معصیت کر کے اپنے کو مجرم بنالیں تو آپ ہی کا ذریعہ وہ ذریعہ ہے جس سے وہ نجات پا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ احدیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت ہی کار برآری کا ذریعہ ہے۔

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک اعرابی روضۂ اطہر پر حاضر ہوا اور قبر مبارک کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے بخشش مانگنے حاضر ہوا ہوں تو اب آپ میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرا دیجئے۔ اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ اے اعرابی جا تیری بخشش کی گئی۔

اس سے چند مسائل مستنبط ہوئے۔

۱:۔ بارگاہ الٰہی میں عرض حاجت کے لیے مقبولان بارگاہ کا وسیلہ لینا ذریعہ کامیابی ہے۔

۲:۔ قبر پر حاجت روائی کے لیے جانا بھی جاؤک میں داخل ہے اور خیر القرون کا معمول رہا ہے۔

۳:۔ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

۴:۔ مقبولان الٰہی مدد فرماتے ہیں ان کی دعا سے حاجتمندوں کی حاجتیں بر آتی ہیں۔

پھر ذات مصطفی کی قسم کے بعد آپ کا دوسرا منصب ظاہر فرمایا کہ آپ کا حکم ہی حکم ہے اور آپ کا فیصلہ جب تک بصدق دل نہ مانا جائے کوئی مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

شان نزول:۔ آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری کا تنازعہ ہو گیا۔ مقدمہ بارگاہ رسالت پناہ میں آیا حضور نے فیصلہ دیا کہ زبیر اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے ہمسایہ کی طرف وہ پانی چھوڑ دے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ فیصلہ انصاری کو گراں گذرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ زبیر حضور کے پھوپھی زاد بھائی ہیں بائنکہ حضور نے حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی حضور نے دوبارہ حکم دے دیا کہ زبیر اپنا باغ سیراب کر کے پانی روک لو انصاف تم ہی بوجہ قرب کے مستحق ہو اس پر آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ خازن۔ روح المعانی۔

اس کے بعد نظیر میں گذشتہ واقعہ پیش فرما کر جو بنی اسرائیل میں پیش آیا ایک صحابی کے دعوی کا رد کیا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۔

اور اگر ہم فرض کرتے ان پر یہ کہ اپنے آپ کو قتل کریں یا اپنے گھروں سے نکل جائیں تو نہ کرتے وہ مگر ان میں سے تھوڑے پھر اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان کی مضبوطی اور اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ضرور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کرتے۔

شان نزول: ثابت بن قیس بن شماس۔ ابن مسعود عمار بن یاسر وغیرہ کا کچھ یہود سے مناظرہ ہوا۔ یہودی بولے کہ ہم اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے ایسے مطیع ہیں کہ انہوں نے ہم کو ایک خطا کی معافی کے لیے جان دینے کو کہا تو ہم نے بلا عذر اپنے آپ کو قتل کے لیے پیش کر دیا اور ستر ہزار قتل ہو گئے تمہارا یہ حال ہے کہ تمہارے نبی برحق تم کو جہاد کا حکم دیتے ہیں جس میں تمہارا ہی بھلا ہے تو تم میں سے بعض لوگ لیت و لعل کرتے ہیں۔

صحابہ کرام نے جواباً فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ہماری جانیں ہیں اگر ہم کو ہمارے آقا جان دینے اور گھر بار چھوڑنے کا حکم دیں تو بلا تامل تعمیل کریں گے۔ یہ آیت ان کی تائید اور منافقین کے رد میں نازل ہوئی۔ روح المعانی۔

اس کے بعد اطاعت الٰہی و اطاعت رسالت پناہی کا حکم ظاہر فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۚ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا ہے نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور یہ اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت الٰہی اور اطاعت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ظاہر فرمایا اور بتایا کہ ہمارے رسول کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان لوگوں کی معیت وصحبت اور دیدار سے متمتع ہوں گے۔

اَلنَّبِيِّيْن۔ نبیؑ کی جمع ہے غیب کی خبر دینے والے۔ یہ اللہ کے پیغام بندوں تک کما حقہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے بعد منعم علیہم کا پہلا درجہ صدیق کا ہے۔

صدیق انبیاء کے سچے متبع کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہے لیکن یہاں صرف افاضل اصحاب نبی کریم مراد ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

شہید وہ ہیں جنہوں نے راہ خدا میں جانیں دیں اور شہادت حق اپنے خون سے پیش کر دی۔

صالح وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور انکے احوال واعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ یہ ایک سلسلے نیک ہو۔

شان نزول:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدرجہ اتم محبت تھی حتی کہ ایک ساعت حضور کی جدائی گوارہ نہ تھی۔ ایک روز غمگین حاضر آئے اور حضور نے دیکھا کہ چہرہ کا رنگ متغیر ہے حضور نے وجہ دریافت کی۔ عرض کیا حضور مجھے نہ کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو درجہ آخر تک وحشت و پریشانی ہوتی ہے اسی نقشہ کو جب آخرت کے ساتھ دیکھتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا اس لیے کہ وہاں حضور کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ میری وہاں کس طرح رسائی ہوگی۔

اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضرت ثوبان کو تسلی دی گئی کہ باوجود فرق مراتب کے منازل فرمانبرداروں کو معیت کا شرف حاصل ہوگا۔ اور حضور نے بھی انہیں بشارت دی اور فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (رضائی) آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

امام مقاتل فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ گھر میں تشریف لے جاتے ہیں تو مجبوراً ہم کو بھی گھر جانا پڑتا ہے دیکھے ہمیں اچھے لگتے ہیں نہ گھر بار جب تک حضور کی زیارت نہ کر لیں ہم کو قرار و سکون حاصل نہیں ہوتا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

با محاورہ ترجمہ دسواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ○

اے ایمان والو اپنی حفاظت کرو اور دشمن کی گھات سے بچو تو نکلو جمع ہو کر یا تھوڑے یا نکلو تم سب جمع ہو کر۔

وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ○

اور تم میں سے وہ بھی ہیں جو دیر لگائیں تو اگر کوئی پہنچے تمہیں مصیبت تو کہے کہ خدا نے مجھ پر انعام کیا کہ میں نہ تھا ان میں موجود۔

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ○

اور اگر تمہیں پہنچا اللہ کا فضل تو ضرور کہیں گویا کہ نہ تھی تم میں اور اس میں دوستی کاش کہ میں ہوتا ان کے ساتھ تو پہنچتا زبردست مراد کو۔

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

تو انہیں چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں جو بیچ چکے ہیں زندگی دنیا کو آخرت کے بدلے اور جو لڑے اللہ کی راہ میں تو قتل ہو جائے یا غالب آئے تو عنقریب دیں گے ہم اسے بڑا ثواب۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ○

اور کیا ہوا تمہیں کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں سے اور عورتوں سے اور ان بچوں سے جو یہ دعا کر رہے ہیں اے ہمارے رب نکال ہمیں اس بستی سے جس کے لوگ ظالم ہیں اور کر ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار اور کر ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ

وہ جو ایمان لائے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور وہ جو کفر کریں لڑتے ہیں شیطان کی راہ میں تو لڑو حمائیوں سے شیطان کے بیشک شیطان کا مکر کمزور ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ہ

لفظی ترجمہ

یٰاَیُّھَا۔اے	الَّذِیْنَ۔وہ جو	اٰمَنُوْا۔ایمان لائے ہو	خُذُوْا۔پکڑو
حِذْرَ۔بچاؤ	کُمْ۔اپنا	فَانْفِرُوْا۔تو نکلو	ثُبَاتٍ۔تھوڑے
اَوِ۔یا	انْفِرُوْا۔نکلو	جَمِیْعًا۔جمع ہوکر	وَ۔اور
اِنَّ۔بیشک	مِنْکُمْ۔تم میں سے	لَمَنْ۔وہ بھی ہے جو	لَیُبَطِّئَنَّ۔دیر کرتا ہے
فَاِنْ۔تو اگر	اَصَابَتْکُمْ۔پہنچے تم کو	مُّصِیْبَۃٌ۔کوئی مصیبت	قَالَ۔کہتا ہے
قَدْ۔بیشک	اَنْعَمَ۔انعام کیا	اللّٰہُ۔اللہ نے	عَلَیَّ۔مجھ پر
اِذْ۔جبھی تو	لَمْ۔نہیں	اَکُنْ۔ہوا میں	مَّعَھُمْ۔ان کے ساتھ
شَھِیْدًا۔حاضر	وَ۔اور	لَئِنْ۔اگر	اَصَابَکُمْ۔پہنچے تم کو
فَضْلٌ۔فضل	مِّنَ اللّٰہِ۔اللہ سے	لَیَقُوْلَنَّ۔تو کہے	کَاَنْ۔گویا کہ
لَّمْ۔نہیں	تَکُنْ۔ہے	بَیْنَکُمْ۔تم میں	وَ۔اور
بَیْنَہٗ۔اس میں	مَوَدَّۃٌ۔محبت	یٰلَیْتَنِیْ۔کاش کہ	کُنْتُ۔ہوتا میں
مَعَھُمْ۔انکے ساتھ	فَاَفُوْزَ۔تو پہنچتا میں	فَوْزًا۔مراد	عَظِیْمًا۔بڑی کو
فَلْیُقَاتِلْ۔تو لڑیں	فِیْ۔بیچ	سَبِیْلِ اللّٰہِ۔راہ خدا کے	الَّذِیْنَ۔وہ جو
یَشْرُوْنَ۔بیچتے ہیں	الْحَیٰوۃَ۔زندگی	الدُّنْیَا۔دنیا کو	بِالْاٰخِرَۃِ۔آخرت کے بدلے
وَ۔اور	مَنْ۔جو	یُّقَاتِلْ۔لڑے	فِیْ۔بیچ
سَبِیْلِ۔راہ	اللّٰہِ۔خدا کے	یُقْتَلْ۔تو مارا جائے	اَوْ۔یا
یَغْلِبْ۔غالب آئے	فَسَوْفَ۔تو جلدی	نُؤْتِیْہِ۔دینگے ہم اسے	اَجْرًا۔اجر
عَظِیْمًا۔بڑا	وَ۔اور	مَا۔کیا ہے	لَکُمْ۔تم کو
لَا۔نہیں	تُقَاتِلُوْنَ۔لڑتے تم	فِیْ۔بیچ	سَبِیْلِ۔راہ
اللّٰہِ۔خدا کے	وَ۔اور	الْمُسْتَضْعَفِیْنَ۔کمزور	مِنَ الرِّجَالِ۔مردوں سے
وَ۔اور	النِّسَآءِ۔عورتوں سے	وَ۔اور	الْوِلْدَانِ۔بچوں سے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	یَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں	رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب	اَخْرِجْنَا۔ نکال ہم کو
مِنْ ھٰذِہِ۔ اس	الْقَرْیَۃِ۔ بستی سے کہ	الظَّالِمِ۔ ظالم ہیں	اَھْلُھَا۔ اس کے لوگ
وَ۔ اور	اجْعَلْ۔ بنا	لَنَا۔ ہمارے لیے	مِنْ لَّدُنْکَ۔ اپنی طرف سے
وَلِیًّا۔ حمایتی	وَ۔ اور	اجْعَلْ۔ بنا	لَنَا۔ ہمارے لیے
مِنْ لَّدُنْکَ۔ اپنی طرف سے	نَصِیْرًا۔ مددگار	اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے
یُقَاتِلُوْنَ۔ لڑتے ہیں	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ	اللّٰہِ۔ اللہ کے
وَ۔ اور	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہیں	یُقَاتِلُوْنَ۔ لڑتے ہیں
فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ	الطَّاغُوْتِ۔ شیطان کے	فَقَاتِلُوْا۔ تو لڑو
اَوْلِیَآءَ۔ دوستوں سے	الشَّیْطٰنِ۔ شیطان کے	اِنَّ۔ بیشک	کَیْدَ۔ مکر
الشَّیْطٰنِ۔ شیطان کا	کَانَ۔ ہے	ضَعِیْفًا۔ کمزور	

مختصر تفسیر دسواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَکُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِانْفِرُوْا جَمِیْعًا ۔ اے ایمان والو! دشمن کی گھات سے ہوشیار رہو تو دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا سب اکٹھے ہو کر نکلو۔

حذر کے معنی سلاح کے ہیں۔

ایک قول ہے کہ حذر مصدر ہے اور وہ خوف سے بچنے کے معنی دیتا ہے۔ تو اس آیت میں کنایۃً حکم ہے کہ اسلحات اور وہ آلات جس سے محفوظ رہ سکے مسلمان کو رکھنا چاہیئے۔

محققین نے اسی بنا پر اس کا کنایہ مفہوم یہ بتایا کہ اِسْتَعِدُّوْا لِاَعْدَآئِکُمْ وَتَیَقَّظُوْا وَاحْتَرِزُوْا مِنْھُمْ وَلَا تُمَکِّنُوْھُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ۔ یعنی تیار رہو دشمن کے لیے یا ہوشیار رہو اور دشمن کی گھات سے بچے رہو اور ہتھیار اپنے پاس رکھو کہ حفاظت جان کے لیے ہتھیار رکھنا اور تدابیر حفاظت کرنا شرعاً جائز ہے۔

ثُبَاتٍ۔ ثُبَۃٌ کی جمع ہے چھوٹی سی ٹولی۔ جماعت جو دس افراد سے زائد ہو اس سے مراد سریہ ہے جس میں حضور علیہ السلام نے شرکت نہ کی ہو۔

جَمِیْعًا سے مراد بڑی جماعت ہے جو پانچ سو تک ہو۔

جَیْش۔ جو آٹھ ہزار تک ہو۔ آیت کا معنی یہ ہوا کہ احتیاط سے سامان حرب جمع کرو پھر جماعت کی صورت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کفار کی طرف روانہ ہو جاؤ۔
فَاِنَّ مِنْکُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا۔ اور تم میں بعض وہ ہیں کہ ضرور دیر لگائیں گے (جہاد میں جانے سے) تو اگر تم پر کوئی مصیبت پہنچے تو کہے خدا نے مجھ پر احسان کیا کہ میں انکے ساتھ حاضر نہ تھا۔
وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ اور اگر تمہیں اللہ کا فضل پہنچے تو ضرور کہے گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں انکے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا۔
منافقین کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ جہاد میں ٹال مٹول اور بہانہ سازی کرتے ہیں گویا وہ محروم فضل حسرتوں میں کف افسوس ملتا اور کہتا ہوا کہ اگر میں بھی تمہارے ہمرکاب ہوتا تو مجھے بھی مال غنیمت ملتا۔ اور فتح کرنے والوں کے ساتھ ہوتا۔
اس کے بعد جہاد کی فرضیت کا حکم آیا اور اس کی فضیلت بیان ہوئی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔
فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت خریدتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر شہید ہو یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔
اس آیت میں جانفروشوں کی شان ظاہر فرما کر جہاد میں شہید ہونے والے یا فتح کرنے والوں کا اجر عظیم واضح کیا اس کے بعد حکم جہاد سنایا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ۝ اور تمہیں کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں حالانکہ کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کی یہ آوازیں ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔
جہاد فرض فرما کر بتا دیا کہ اس سے علیحدہ رہنے یا اس کے ترک کرنے کے لیے تمہارے پاس کوئی عذر نہیں تمہارا فرض ہے کہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑاؤ جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اپنے رب سے اپنی خلاصی اور مدد آہی کی دعائیں کرتے پھر یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالے نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ولی و مددگار بنا کر انہیں مشرکین کے ظلم واستبداد سے چھڑایا۔ مکہ فتح ہوا۔ آیۂ کریمہ کا

شان نزول: مشرکین مکہ میں مسلمانوں کو ایذائیں دے رہے تھے قبل از ہجرت ایک جماعت صحابہ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں کافروں سے مقابلہ کی اجازت دی جائے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے۔ بڑی ایذائیں پہنچائی ہیں حضور نے فرمایا ابھی جنگ سے ہاتھ روکے رہو اور نماز زکوۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو اس کے بعد یہ جہاد اور قتل کا فرق ظاہر ہوا جس سے واضح کیا کہ جہاد اسلامی کیا ہے اور شیطانی کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا۔ ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور یہ جہاد ہے) اور وہ جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں (یہ محض فساد فی الارض ہے) تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

آیات سابقہ سے یہ امر واضح ہوا کہ نماز زکوۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں اس کے بعد جہاد کی فرضیت نازل ہوئی۔

اب اگلے رکوع میں اس امر کو واضح فرمایا گیا کہ نماز زکوۃ کی فرضیت کے بعد جہاد فرض ہوا۔

بامحاورہ ترجمہ گیارہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ

کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جن کے لیے کہا گیا اپنے ہاتھ روکو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو تو جب فرض کیا گیا ان پر جہاد تو ان میں سے ایک فریق لوگوں سے ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زیادہ خوف زدہ اور بولے اے رب ہمارے کیوں فرض کیا ہم پر جہاد کیوں نہ جینے دیا ہمیں

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

[illegible] فرما دیجئے دنیا کی متاع تھوڑی ہے اور آخرت تقویٰ والوں کے لیے بہتر ہے اور تم پر خرما کے دھاگے برابر ظلم نہ ہوگا۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝

تم جہاں کہیں بھی ہو گے پا لے گی تمہیں موت اگرچہ تم ہو مضبوط قلعوں میں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے کوئی تکلیف تو کہیں یہ آپ کی طرف سے آئی۔ فرما دیجئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے تو کیا ہوا اس قوم کو کہ نہیں معلوم ہوتے سمجھنے والے کسی بات کو۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۚ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

تجھے جو پہنچے بھلائی تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہنچے تجھے برائی سو وہ تیری شامت نفس سے ہے اور (اے محبوب) ہم نے تمہیں بھیجا ہے لوگوں کے لیے رسول اور اللہ کافی ہے گواہ۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

جو پیروی کرے گا رسول کی وہ یقیناً اللہ کی پیروی [illegible] اور جو منہ پھیرے ہوا تو ہم نے تمہیں ان کا محافظ نہیں بھیجا۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا جب نکل کر جاتے ہیں تمہارے پاس سے تو رات میں ان میں سے ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ علم رکھتا ہے ان کی منصوبہ بندی کا تو اے محبوب ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور کافی ہے اللہ تمہارا وکیل۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر یہ ہوتا غیر خدا کے پاس سے تو اس میں ضرور اختلاف پاتے بہت۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن یا خوف کی چرچا کر ڈالتے ہیں اور اگر لوٹاتے اسے رسول کی طرف یا ذی اختیار لوگوں کی طرف جو ان میں سے ہیں تو ضرور جان لیتے اسکی حقیقت اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اور رحمت تم پر تو ضرور متبع شیطان کے ہو جاتے مگر تھوڑے۔

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

تو اے محبوب اللہ کی راہ میں جہاد کرو تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے مگر اپنے دم کی اور مومنین کو آمادہ کرو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے اور اللہ کی سختی سخت ترین ہے اور اس کا عذاب شدید ترین۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

جو اچھی سفارش کرے اس کے لیے اس میں حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لیے اس سے حصہ ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر شے کا محاسب ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی وہ ضرور تمہیں جمع کرے گا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں اور کون ہے زیادہ سچا بات میں اللہ کے مقابل۔

لفظی ترجمہ

اَ۔ کیا   لَمْ۔ نہ   تَرَ۔ دیکھا تو نے   اِلٰی۔ طرف

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْنَ۔ ان کی کہ   قِیْلَ۔ کہا گیا   لَهُمْ۔ ان کو   كُفُّوْا۔ روکو
اَیْدِیَكُمْ۔ اپنے ہاتھ   وَ۔ اور   اَقِیْمُوا۔ قائم کرو   الصَّلٰوةَ۔ نماز
وَ۔ اور   اٰتُوا۔ دو   الزَّكٰوةَ۔ زکوٰۃ   فَلَمَّا۔ تو جب
كُتِبَ۔ لکھا گیا   عَلَیْهِمُ۔ ان پہ   الْقِتَالُ۔ لڑنا   اِذَا۔ تو اس وقت
فَرِیْقٌ۔ ایک فرقہ   مِّنْهُمْ۔ ان میں سے   یَخْشَوْنَ۔ ڈرتے تھے   النَّاسَ۔ لوگوں سے
كَخَشْیَةِ۔ جیسے ڈر   اللّٰهِ۔ اللہ کا   اَوْ۔ یا   اَشَدَّ۔ زیادہ
خَشْیَةً۔ ڈر   وَ۔ اور   قَالُوْا۔ بولے   رَبَّنَا۔ اے ہمارے رب
لِمَ۔ کیوں   كَتَبْتَ۔ لکھا تونے   عَلَیْنَا۔ ہم پہ   الْقِتَالَ۔ لڑنا
لَوْ۔ کیوں   لَا۔ نہ   اَخَّرْتَنَا۔ مہلت دی تونے ہمکو   اِلٰى۔ طرف
اَجَلٍ۔ مدت   قَرِیْبٍ۔ قریب کے   قُلْ۔ کہہ دیجئے   مَتَاعُ۔ سامان
الدُّنْیَا۔ دنیا کا   قَلِیْلٌ۔ تھوڑا ہے   وَ۔ اور   الْاٰخِرَةُ۔ آخرت
خَیْرٌ۔ بہتر ہے   لِّمَنِ۔ اسکے لیے جو   اتَّقٰى۔ پرہیزگار رہو   وَ۔ اور
لَا۔ نہ   تُظْلَمُوْنَ۔ ظلم کیے جاؤ گے   فَتِیْلًا۔ خرما کی گٹھلی کے دھاگے برابر
اَیْنَ۔ کہیں   مَا۔ بھی   تَكُوْنُوْا۔ ہو تم   یُدْرِكْكُّمُ۔ پالے گی تم
کو   الْمَوْتُ۔ موت   وَ۔ اور   لَوْ۔ اگرچہ
كُنْتُمْ۔ ہو تم   فِیْ۔ بیچ   بُرُوْجٍ۔ قلعوں   مُّشَیَّدَةٍ۔ مضبوط کے
وَ۔ اور   اِنْ۔ اگر   تُصِبْهُمْ۔ پہنچے ان کو   حَسَنَةٌ۔ کوئی بھلائی
یَّقُوْلُوْا۔ تو کہتے ہیں   هٰذِهٖ۔ یہ   مِنْ عِنْدِكَ۔ تیرے پاس سے ہے۔
قُلْ۔ کہو   كُلٌّ۔ سب کچھ   مِّنْ۔ سے   عِنْدِ۔ طرف سے
اللّٰهِ۔ اللہ کے ہے   فَمَالِ۔ تو کیا ہے   هٰۤؤُلَآءِ۔ اس   الْقَوْمِ۔ قوم کو
لَا۔ نہیں   یَكَادُوْنَ۔ قریب کہ   یَفْقَهُوْنَ۔ سمجھیں   حَدِیْثًا۔ بات کو
مَا۔ جو   اَصَابَكَ۔ پہنچے تجھ کو   مِنْ حَسَنَةٍ۔ کوئی بھی بھلائی
فَمِنَ اللّٰهِ۔ تو اللہ کی طرف سے ہے   وَ۔ اور   مَا۔ جو
اَصَابَكَ۔ پہنچے تجھ کو   مِنْ سَیِّئَةٍ۔ کوئی بھی تکلیف   فَمِنْ نَّفْسِكَ۔ تو وہ تیرے
نفس سے ہے   وَ۔ اور   اَرْسَلْنٰكَ۔ بھیجا ہم نے تجھ کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِلنَّاسِ۔ لوگوں کے لیے	رَسُوْلًا۔ رسول	وَ۔ اور	كَفٰى۔ کافی ہے
بِاللّٰهِ۔ اللہ	شَهِيْدًا۔ گواہ	مَنْ۔ جو	يُّطِعِ۔ پیروی کرے
الرَّسُوْلَ۔ رسول کی	فَقَدْ۔ تو بیشک اس نے	اَطَاعَ۔ پیروی کی	اللّٰهَ۔ اللہ کی
وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	تَوَلّٰى۔ منہ پھیرے	فَمَآ۔ تو نہیں
اَرْسَلْنٰكَ۔ بھیجا ہم نے آپ کو		عَلَيْهِمْ۔ ان پر	حَفِيْظًا۔ حفاظت کرنے والا
وَ۔ اور	يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں	طَاعَةٌ۔ فرمانبرداری ہے	فَاِذَا۔ پھر جب
بَرَزُوْا۔ چلے جاتے ہیں	مِنْ عِنْدِكَ۔ تیرے پاس سے تو		بَيَّتَ۔ باتیں کرتی ہے
طَآئِفَةٌ۔ ایک جماعت	مِّنْهُمْ۔ ان میں سے	غَيْرَ۔ سوائے اسکے	الَّذِيْ۔ جو
تَقُوْلُ۔ آپ کہتے ہیں	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ	يَكْتُبُ۔ لکھتا ہے
مَا۔ جو	يُبَيِّتُوْنَ۔ وہ منصوبے بناتے ہیں		فَاَعْرِضْ۔ تو منہ پھیر
عَنْهُمْ۔ ان سے	وَ۔ اور	تَوَكَّلْ۔ بھروسہ کر	عَلَى۔ اوپر
اللّٰهِ۔ اللہ کے	وَ۔ اور	كَفٰى۔ کافی ہے	بِاللّٰهِ۔ اللہ
وَكِيْلًا۔ کارساز	اَ۔ کیا	فَلَا۔ پھر نہیں	يَتَدَبَّرُوْنَ۔ غور کرتے
الْقُرْاٰنَ۔ قرآن میں	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	كَانَ۔ ہوتا
مِنْ عِنْدِ۔ پاس سے	غَيْرِ۔ غیر	اللّٰهِ۔ اللہ کے	لَوَجَدُوْا۔ تو پاتے
فِيْهِ۔ اس میں	اخْتِلَافًا۔ اختلاف	كَثِيْرًا۔ بہت	وَ۔ اور
اِذَا۔ جب	جَآءَ۔ آتا ہے	هُمْ۔ انکے پاس	اَمْرٌ۔ کوئی حکم
مِّنَ الْاَمْنِ۔ امن کا	اَوِ۔ یا	الْخَوْفِ۔ خوف کا	اَذَاعُوْا۔ تو چرچا کرتے ہیں
بِهٖ۔ اس کا	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	رَدُّوْهُ۔ لوٹاتے اسکو
اِلَى۔ طرف	الرَّسُوْلِ۔ رسول کی	وَ۔ اور	اِلٰى۔ طرف
اُولِي۔ صاحب	الْاَمْرِ۔ حکم کی	مِنْهُمْ۔ ان میں سے	لَعَلِمَهُ۔ تو جانتے اسکو
الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ	يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ۔ چن کر	مِنْهُمْ۔ ان سے	وَ۔ اور
لَوْ۔ اگر	لَا۔ نہ ہوتا	فَضْلُ۔ فضل	اللّٰهِ۔ اللہ کا
عَلَيْكُمْ۔ تم پر	وَ۔ اور	رَحْمَتُهٗ۔ اسکی رحمت	لَاتَّبَعْتُمُ۔ تو یقینا متبع ہو
جاتے تم	الشَّيْطٰنَ۔ شیطان کے	اِلَّا۔ مگر	قَلِيْلًا۔ تھوڑے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَقَاتِلْ۔ تو جہاد کر	فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ	اللّٰہِ۔ اللہ کے
لَا۔ نہیں	تُکَلَّفُ۔ تکلیف دیے جاؤ گے تم		اِلَّا۔ مگر
نَفْسَکَ۔ اپنی جان کی	وَ۔ اور	حَرِّضِ۔ ترغیب دے	الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کو
عَسَی۔ قریب ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	اَنْ۔ یہ کہ	یَّکُفَّ۔ روک دے
بَاْسَ۔ سختی	الَّذِیْنَ۔ ان کی	کَفَرُوْا۔ جو کافر ہیں	وَ۔ اور
اللّٰہُ۔ اللہ	اَشَدُّ۔ بہت سخت	بَاْسًا۔ تکلیف دینے والا ہے	وَ۔ اور
اَشَدُّ۔ بہت سخت	تَنْکِیْلًا۔ عذاب والا	مَنْ۔ جو	یَّشْفَعْ۔ سفارش کرے
شَفَاعَۃً۔ سفارش	حَسَنَۃً۔ اچھی	یَّکُنْ۔ ہوگا	لَّہٗ۔ اس کا
نَصِیْبٌ۔ حصہ	مِّنْہَا۔ اس سے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
یَّشْفَعْ۔ سفارش کرے	شَفَاعَۃً۔ سفارش	سَیِّئَۃً۔ بری	یَّکُنْ۔ ہوگا
لَّہٗ۔ اس کا	کِفْلٌ۔ حصہ	مِّنْہَا۔ اس سے	وَ۔ اور
کَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر	کُلِّ۔ ہر
شَیْءٍ۔ شے کے	مُّقِیْتًا۔ قادر	وَ۔ اور	اِذَا۔ جب
حُیِّیْتُمْ۔ تمہیں کوئی سلام کرے		بِتَحِیَّۃٍ۔ کسی لفظ تعظیم سے	فَحَیُّوْا۔ تو تعظیم کرو
بِاَحْسَنَ۔ بہتر اس سے	مِنْہَا۔ انہیں	اَوْ۔ یا	رُدُّوْہَا۔ ایسا ہی لوٹاؤ
اِنَّ۔ بیشک	اللّٰہَ۔ اللہ	کَانَ۔ ہے	عَلٰی۔ اوپر
کُلِّ۔ ہر	شَیْءٍ۔ چیز کے	حَسِیْبًا۔ حساب لینے والا	
اَللّٰہُ۔ اللہ ہے	لَا۔ نہیں	اِلٰہَ۔ کوئی معبود	اِلَّا۔ مگر
ھُوَ۔ وہی	لَیَجْمَعَنَّکُمْ۔ ضرور جمع کرے گا تم کو		اِلٰی۔ طرف
یَوْمِ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے	لَا۔ نہیں	رَیْبَ۔ شک
فِیْہِ۔ اس میں	وَ۔ اور	مَنْ۔ کون ہے	اَصْدَقُ۔ زیادہ سچا
مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ سے	حَدِیْثًا۔ بات میں		

مختصر تفسیر گیارھواں رکوع سورۃ نساء پ۵

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَہُمْ کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ

کیا نہ دیکھا تم نے انہیں جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روکو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو تو جب ان پر فرض کیا گیا جہاد تو ان میں سے ایک فریق بعض لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی سخت خوفزدہ اور کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت ہمیں اور جینے دیا ہوتا ۔ فرما دیجئے دنیا کی زندگی اور برتنا تھوڑا ہے اور آخرت تقوی والوں کے لیے بہتر ہے اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر ظلم نہ ہوگا ۔ تم جہاں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں ہی میں کیوں نہ ہو ۔

مکہ معظمہ میں جب تک مسلمانوں کا قیام رہا مشرکین سے جہاد کی اجازت نہ ہوئی حتی کہ صحابہ سعد بن ابی وقاص عبدالرحمن بن عوف اور مقداد بن اسود کندی نے ان کے جبر و تشدد سے تنگ آکر مدافعت کی اجازت چاہی لیکن حضور نے فرما دیا مجھے جب تک حکم الٰہی نہ ہو تمہیں اجازت نہیں دیتا تم نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو پھر

بعد ہجرت مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد میدان بدر میں حاضر آنے کا حکم ہوا تو بعض مسلمان خوف زدہ ہونے لگے اور یہ خوف طبعی تھا ۔ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا ہے اور ڈرتا ہے ۔ اس کا تذکرہ فرما کر تو بیخاً فرمانا اسی وجہ میں ہے کہ اس حال میں ان کا خوف زدہ ہونا ضعف ایمانی کی بنا پر نہ تھا بلکہ طبعاً تھا اور ان کا یہ کہنا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۔ اے ہمارے رب کیوں فرض کیا ہم پر جہاد و قتال کیوں نہ ہم کو چھوڑے رکھا کچھ مدت ۔

یہ بطریق سوال تھا نہ کہ بطریق اعتراض گویا فرضیت جہاد کی حکمت معلوم کرنا مقصود تھا چنانچہ اس کا جواب بھی من جانب اللہ تسکین کے لیے نرم ہی ملا اور ارشاد ہوا فرما دیجئے کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیز گاروں کے لیے ۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۔ اس میں واضح فرمایا کہ حیات دنیا اور اس کا عیش سب فانی ہے اور موت تو ایسی قطعی چیز ہے کہ بہر حال اپنے وقت پر آنی ہے جہاں کہیں بھی تم ہو وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ۔ خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو ۔ لہٰذا خائف نہ ہو اور تعمیل حکم کے لیے سر بکف تیار ہو جاؤ ۔ بستروں پر جان دینے سے راہ خدا میں شہید ہونا بدرجہا بہتر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور موجب سعادت۔

اس کے بعد انسانی طبائع کا حال بیان فرمایا کہ وہ تکلیف وراحت میں کیا کیا گمان کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ نفاق کے مرض کے مریض تو ایسے تذبذب میں ہیں کہ

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۞ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۚ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞

انہیں جب کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف سے ہے فرما دیجئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے تو کیا ہو گیا ان لوگوں کو کہ کوئی بات ہی سمجھنے کو تیار نہیں تو جو پہنچے تجھے بھلائی وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور (اے محبوب) ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔

حَسَنَةٌ۔ بھلائی۔ اس لفظ میں خوشی۔ نیکی۔ فتح ونصرت کامیابی کا حصول ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ برائی۔ نقصان۔ جانی۔ مالی نقصان مراد ہیں۔

بھلائی پہنچنا یہ کہ کثرت پیداوار اور ارزانی وغیرہ ہو۔ اور برائی یہ کہ گرانی قحط سالی ہو تو یہ حال منافقوں کا ہے کہ جب انہیں سہولتیں اور عشرتیں ملتی ہیں تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہیں اور جب انہیں کوئی سختی پیش آتی ہے تو اسے ہمارے حبیب پاک محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے ہیں کہ معاذ اللہ جب سے یہ آئے ہیں ہم پر ایسی ہی سختیاں آرہی ہیں لہٰذا انہیں مطلع فرما دیجئے کہ گرانی ہو یا ارزانی۔ قحط ہو یا فراوانی۔ رنج ہو یا راحت۔ آرام ہو یا تکلیف۔ فتح ہو یا شکست حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالے کی طرف سے ہے بات بھی کی اگر تم میں استعداد ہو اور سمجھنا چاہو تو معاملہ صاف ہے برائی کی نسبت بندے کی طرف بر سبیل مجاز ہے درحقیقت فاعل حقیقی قادر حقیقی اللہ تعالے ہے۔

اسی وجہ میں مفسرین نے تصریح کی ہے کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف بر سبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اس کی طرف سے جانے اور جب وہ اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنے شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔ ورنہ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ پھر ان لوگوں کا کیا حال ہے جو بات سمجھنے کے قریب نہیں پھٹکتے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر ذات مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی سلطنت عظیم کا اعلان کیا اور فرمایا وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا۔ عرب وعجم کے لیے آپ کی ذات اقدس کو رسول بنایا گیا بلکہ کل جہان آپ کی سلطنت میں داخل کیا گیا یہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور عظمت و رفعت مکان ہے۔ اس سے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ سب پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ کا اتباع مطلقاً فرض ہے۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ اللہ کافی گواہ ہے

اس کے بعد حکم اطاعت کو واضح کر کے فرمایا کہ ان کی اطاعت ہی تو اللہ کی اطاعت ہے وہ کوئی اطاعت کوئی عبادت کسی قسم کی ریاضت مقبول نہیں چنانچہ ارشاد ہوا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔ جس نے ان کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان سے منہ پھیرا تو ہم نے اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان کا چوکیدار نہیں بنایا ہے۔

شان نزول: حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اس پر منافقین بول پڑے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں۔ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو رب مانا تو اس پر اللہ تعالے نے ان کے رد میں آیہ کریمہ نازل فرمائی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تصدیق فرمائی اور اس سے انحراف کرنے والوں کا حشر آگے واضح کیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اور کہتے ہیں ہم نے پیروی کی پھر جب آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ جو کچھ مان گیا تھا اس کے خلاف رات میں منصوبہ باندھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے خفیہ مشورے تو (اے محبوب) تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور کافی ہے اللہ تمہارا وکیل۔

یہ آیت بھی منافقین کے حق میں نازل ہوئی۔ ان کی یہ عادت تھی کہ حضور کی بارگاہ میں ایمان و اطاعت کا اقرار و اعتراف کر لیتے اور کہہ دیتے کہ حضور ہمیں جو حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم اپنے لیے لازم سمجھتے ہیں اور جب علیحدہ ہو کر رات میں اپنی پنچایت کرتے ہیں تو اس میں اطاعت کی بجائے بغاوت کے منصوبے گانٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالے فرماتا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۔ اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے۔

اور اس آیۂ کریمہ کا نزول قبل از جہاد ہے اس لیے ارشاد ہوا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان سے چشم پوشی فرمائیں۔ اس کے بعد نزول قرآن میں جو خبریں یا احکام اترتے تھے اسے شائع ذائع کر دینے والوں کے لیے حکم ہوا چنانچہ ارشاد ہوا۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے اور جب ان کے پاس کوئی بات امن یا ڈر کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس کو رسول یا صاحب اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیرو ہو جاتے مگر تھوڑے۔

تدبر فی القرآن سے یہ مطلب ہے کہ اس کے علوم و حکم نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور کید و مکر کا راز افشا کر دیا اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں انہیں یہ لوگ اس کا مقصود سمجھے بغیر شائع کر دیتے ہیں حالانکہ اسے اہل فہم سمجھ سکتے تھے کہ اس خبر سے کیا مقصد ہے۔

لہٰذا مسلمان ایسا نہ کریں اسی طرح فتح اسلام کی خبر یا دشمن کے خفیہ منصوبوں کی اطلاع یا مسلمانوں کی ہزیمت وغیرہ یہ بغیر رسول یا اولی الامر کے بتائے اپنی دانست سے سمجھ کر شائع کر دینا غلط ہے۔

اولی الامر سے مراد اکابر صحابہ اور اصحاب رائے اور صاحب بصیرت ہیں جو خود دیکھ دخل نہیں دیتے بلکہ مفہوم منطوق کے مقتضیات سے احکام کا استنباط کرتے ہیں۔ مفسرین نے لکھا ہے اس آیہ میں جواز قیاس کی دلیل ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ حکم ایک قسم کا نہیں ہوتا ایک تو وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

ایک وہ ہے جو بہ نص قرآن و حدیث حاصل ہو اسی وجہ میں ارباب اصول نے چار طریقہ اخذ حکم کیلئے رکھے یہ عبارت النص۔ یا اقتضاء النص۔ یہ دلالۃ النص۔ یا اشارت النص۔

اس سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ امور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں بلکہ حکم حدیث و قرآن کو اس کے اہل کی طرف لوٹانا ضروری ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اِلَّا قَلِیْلًا میں وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کے نزول سے قبل آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل۔ ورقہ بن نوفل، قیس بن ساعدہ اس کے بعد جہاد کا مطلق حکم ہوا اور ارشاد فرمایا

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْکِیْلًا ۔ تو اے محبوب) اللہ کی راہ میں جہاد کرو تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے مگر اپنی جان کی اور مسلمانوں کو آمادہ کرو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور اس کا عذاب بہت سخت ہے۔

شان نزول: آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ بدر صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپہنچا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کے لیے لوگوں کو دعوت دی ان میں وہ بھی تھے جن پر یہ حکم گراں گذرا تو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرمایا جس میں ارشاد ہوا۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے مگر اپنے دم کی اور مسلمانوں کو آمادہ کرو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے اور اللہ سخت تر ہے عذاب دینے میں اور سخت تر ہے انتقام میں۔

اس میں فرمایا اور مطلق حکم دیا کہ ضرور جہاد کرو خواہ کوئی آپ کا ساتھ دے یا نہ دے اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کے لیے روانہ ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف ستر سوار تھے اور بہ تعمیل حکم الٰہی حضور نے تحریض للجہاد فرما دی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ مختصر سا لشکر کامیاب آیا اور کفار اتنے مرعوب ہوئے کہ مسلمانوں کے مقابلہ کی جرأت نہ کر سکے آگے باہمی محبت و امانت کی تعلیم دی گئی چنانچہ ارشاد ہوا۔

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْھَا ۚ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّکُنْ لَّہٗ کِفْلٌ مِّنْھَا ۚ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا ۚ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۚ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ۔

جو اچھی سفارش کرے اس کے لیے اس کا بدلہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لیے اس میں حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں اور وہ ضرور تمہیں جمع کرے گا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔

اس آیت میں چند باتیں تعلیم دی گئیں۔

(۱) کسی سے کسی کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت سے کسی کو خلاصی دلائے تو موجب ثواب ہے اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

(۲) اگر کسی آدمی کو کوئی تکلیف دے یا نقصان پہنچائے تو اس کا عذاب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

(۳) سلام کرنا سنت ہے اور جواب سلام واجب اور افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب کچھ بڑھا کر دے مثلاً السلام علیکم کہا گیا تو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے۔

(۴) کافر بے دین کو اور استنجا کرتے ہوئے کو سلام یا جواب ممنوع ہے۔

(۵) خطبہ اور تلاوت قرآن کریم درس حدیث یا مذاکرہ علمیہ یا اذان وتکبیر میں سلام وجواب سلام نہیں ہے۔

(۶) گھر میں داخل ہو تو بیوی کو سلام کہنا مستحب ہے آج کل مسلمانوں میں یہ بری رسم جاری ہے کہ بیوی اور خاوند کے مابین سلام مکروہ سمجھا جاتا ہے۔

(۷) بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو، کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

آگے فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا۔ اس ذات واجب سے سچا کون ہے اس واسطے کہ اس سے کذب محال ہے۔ کیونکہ کذب ایک عیب ہے اور ہر قسم کے عیب سے وہ ذات منزہ ہے۔ تو کذب سے بھی اس کا منزہ ہونا لازم ہے۔

(۸) اقتضاء النص سے آیہ کریمہ کے یہ بھی مستفاد ہوا کہ تحیہ کا لفظ مقام سلام میں داخل ہے لہٰذا اس کا جواب اَحْسَنَ مِنْهَا دینے کا حکم ہے۔ لہٰذا آداب وتسلیمات وکورنشات وغیرہ بھی ایک قسم کے تحیہ کے الفاظ ہیں یہ بھی جائز ہونے چاہئیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بامحاورہ ترجمہ بارہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ
أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۚ أَتُرِيْدُوْنَ
أَنْ تَهْدُوْا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۚ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
سَبِيْلًا ۝

تو تمہیں کیا ہوا کہ دو فرقے ہوگئے منافقوں کے بارے میں اور اللہ نے انہیں اندھا کر دیا ہے ان کی کرنی کے سبب کیا چاہتے ہو اسے راہ دکھانا جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے ہرگز نہ پائے گا راہ۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

وہ تو چاہتے ہیں کہ اگر تم بھی کفر کر لو جیسا کہ وہ کفر کرتے ہیں تو تم سب یکساں ہو جاؤ تو ان میں سے نہ بناؤ اپنا دوست حتی کہ اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں تو اگر وہ انحراف کریں تو انہیں پکڑو اور مارو جہاں انہیں پاؤ اور نہ پکڑو ان میں سے دوست اور نہ مددگار۔

إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ أَوْ جَاءُوْكُمْ حَصِرَتْ
صُدُوْرُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ
عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ
فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ
فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سَبِيْلًا ۝

مگر وہ جو علاقہ رکھتے ہیں قومی تمہارے اندر اور تم میں ان میں معاہدہ ہے یا آئیں تمہارے پاس ایسے کہ سکت نہ ہو ان کی ان کے دلوں میں تم سے مقابلہ کی یا مقاتلہ کریں اپنی قوم سے اور اگر چاہے اللہ تو ضرور انہیں مسلط کر دے تم پر تو یقیناً وہ لڑتے تم سے پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش ہوں اور نہ لڑائیں اور صلح کی طرح ڈالیں تو اللہ نے نہیں کیا تمہیں ان پر کسی راہ سے لڑنے والا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ
يَّأْمَنُوْكُمْ وَيَأْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۚ كُلَّمَا
رُدُّوْا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو چاہتے ہیں یہ کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور ان کی قوم بھی انہیں امن میں رکھے جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد کی طرف اکسائے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ
وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ۝

تو اس پر اوندھے گرتے ہیں تو اگر وہ تم سے کنارہ
نہ کریں اور صلح کی طرف نہ جھکیں اور اپنے ہاتھ نہ
روکیں تو انہیں پکڑو اور مارو جہاں پاؤ اور یہ ہیں
جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا۔

لفظی ترجمہ

فَمَا۔ تو کیا ہے	لَكُمْ۔ تم کو	فِی۔ بیچ	الْمُنٰفِقِيْنَ۔ منافقوں کے
فِئَتَيْنِ۔ دو جماعتیں ہوگئے	وَ۔ اور	اللّٰهُ۔ اللہ نے	اَرْكَسَهُمْ۔ انہیں اوندھا کر
دیا	بِمَا۔ بدلے	كَسَبُوْا۔ انکی کمائی کے	اَ۔ کیا
تُرِيْدُوْنَ۔ چاہتے ہو تم	اَنْ۔ یہ کہ	تَهْدُوْا۔ ہدایت دو	مَنْ جسے
اَضَلَّ۔ گمراہ کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جسے
يُّضْلِلِ۔ گمراہ کرے	اللّٰهُ۔ اللہ	فَلَنْ۔ تو ہرگز نہ	تَجِدَ۔ پائے گا تو
لَهٗ۔ اسکے لیے	سَبِيْلًا۔ کوئی راہ	وَدُّوْا۔ چاہتے ہیں	لَوْ۔ اگر
تَكْفُرُوْنَ۔ کفر کرو تم	كَمَا۔ جیسے	كَفَرُوْا۔ کفر کیا انہوں نے	تَكُوْنُوْنَ۔ تو ہو جاؤ تم
سَوَآءً۔ برابر	فَلَا۔ تو نہ	تَتَّخِذُوْا۔ پکڑو	مِنْهُمْ۔ ان میں سے
اَوْلِيَآءَ۔ دوست	حَتّٰى۔ یہانتک کہ	يُهَاجِرُوْا۔ ہجرت کریں	فِی۔ بیچ
سَبِيْلِ۔ راہ	اللّٰهِ۔ اللہ کے	فَاِنْ۔ تو اگر	تَوَلَّوْا۔ منہ پھیریں
فَخُذُوْ۔ تو پکڑو	هُمْ۔ ان کو	وَ۔ اور	اقْتُلُوْ۔ قتل کرو
هُمْ۔ ان کو	حَيْثُ۔ جہاں	وَجَدْتُّمُوْ۔ پاؤ تم	هُمْ۔ ان کو
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تَتَّخِذُوْا۔ پکڑو	مِنْهُمْ۔ ان سے
وَلِيًّا۔ دوست	وَّ۔ اور	لَا۔ نہ	نَصِيْرًا۔ مددگار
اِلَّا۔ مگر	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	يَصِلُوْنَ۔ قرابت والے ہیں	
اِلٰى۔ طرف	قَوْمٍ۔ قوم کے	بَيْنَكُمْ۔ تم ہیں	وَ۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

بَیْنَہُمْ۔ انکے درمیان	مِّیْثَاقٌ۔ عہد ہو	اَوْ۔ یا	جَآءُوْکُمْ۔ آئیں
کُمْ۔ تمہارے پاس	حَصِرَتْ۔ تنگ ہوں	صُدُوْرُ۔ سینے	هُمْ۔ ان کے
اَنْ۔ یہ کہ	یُّقَاتِلُوْ۔ لڑیں	کُمْ۔ تم سے	اَوْ۔ یا
یُقَاتِلُوْا۔ لڑیں	قَوْمَهُمْ۔ اپنی قوم سے	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر
شَآءَ۔ چاہتا	اللّٰہُ۔ اللہ	لَسَلَّطَهُمْ۔ تو مسلط کر دیتا ان کو	
عَلَیْکُمْ۔ تم پر	فَلَقٰتَلُوْ۔ تو وہ لڑتے	کُمْ۔ تم سے	فَاِنِ۔ تو اگر
اعْتَزَلُوْ۔ کنارہ کریں	کُمْ۔ تم سے	فَلَمْ۔ تو نہ	یُقَاتِلُوْ۔ لڑیں
کُمْ۔ تم سے	وَ۔ اور	اَلْقَوْا۔ ڈالیں	اِلَیْکُمُ۔ تمہاری طرف
السَّلَمَ۔ صلح	فَمَا۔ تو نہیں	جَعَلَ۔ بنایا	اللّٰہُ۔ اللہ نے
لَکُمْ۔ تمہارے لیے	عَلَیْهِمْ۔ ان پر	سَبِیْلًا۔ کوئی راستہ	سَتَجِدُوْنَ۔ جلدی پاؤ
گے تم	اٰخَرِیْنَ۔ کچھ اور لوگوں کو		یُرِیْدُوْنَ۔ چاہتے ہیں
اَنْ۔ یہ کہ	یَّاْمَنُوْ۔ امن میں رہیں	کُمْ۔ تم سے	وَ۔ اور
یَاْمَنُوْا۔ امن میں رہیں	قَوْمَهُمْ۔ اپنی قوم سے	کُلَّمَا۔ جب بھی	دُعُوْٓا۔ ابھارے گئے وہ
اِلَی۔ طرف	الْفِتْنَۃِ۔ فتنہ کی	اُرْکِسُوْا۔ اوندھے گرے	فِیْهَا۔ اس میں
فَاِنْ۔ پھر اگر	لَمْ۔ نہ	یَعْتَزِلُوْ۔ کنارہ کریں	کُمْ۔ تم سے
وَ۔ اور	یُلْقُوْٓا۔ ڈالیں	اِلَیْکُمُ۔ تمہاری طرف	السَّلَمَ۔ صلح
وَ۔ اور	یَکُفُّوْٓا۔ روکیں	اَیْدِیَهُمْ۔ اپنے ہاتھ	فَخُذُوْ۔ تو پکڑو
هُمْ۔ ان کو	وَ۔ اور	اقْتُلُوْ۔ قتل کرو	هُمْ۔ ان کو
حَیْثُ۔ جہاں	ثَقِفْتُمُوْ۔ پاؤ تم	هُمْ۔ ان کو	وَ۔ اور
اُولٰٓئِکُمْ۔ یہی لوگ ہیں	جَعَلْنَا۔ کر دیا ہم نے	لَکُمْ۔ تم کو	عَلَیْهِمْ۔ ان پر
سُلْطٰنًا۔ اختیار	مُّبِیْنًا۔ روشن		

مختصر تفسیر بارہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْکَسَهُمْ بِمَا کَسَبُوْا اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أَضَلَّ اللّٰهُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ
اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

تو تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے معاملہ میں دو گروہ ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا انکی کرتوت کے باعث کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو ہرگز تو اس کے لیے راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہیں تو تم سب ایک سے ہو جاؤ۔ تو ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں تو اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

شان نزول ۱؎ : بعض لوگ مدینہ منورہ آئے اور بظاہر مسلمان ہو کر وہاں رہنے لگے کچھ روز بعد بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کرنے لگے کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں ہم کو اجازت دی جائے کہ ہم میدان بدر میں چلے جائیں تاکہ وہاں کی آب و ہوا موافق رہے اجازت دیدی گئی۔

وہ لوگ کچھ دن بدر میں ٹھہر کر مکہ معظمہ پہنچ گئے اور کفار مکہ سے مل گئے جب یہ خبر مدینہ منورہ میں پہنچی تو صحابہ کرام میں ان کے متعلق بحث ہوئی۔ بعض نے کہا وہ آب و ہوا کی وجہ سے گئے ہیں وہ کلمہ گو تھے انہیں شک نہ کرنا چاہیئے اور ان کو قتل نہ کرنا چاہیئے۔

بعض نے کہا کہ یہ لوگ منافق تھے اب کافروں سے مل کر مرتد ہو گئے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (روح البیان)

۲؎ دوسری روایت یہ ہے کہ ایک جنگ میں منافقین کی ایک جماعت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے رک گئی ان کے معاملہ میں صحابہ کرام کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور دوسرا قتل کے خلاف اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا کہ ان کا صحیح راستہ سے اندھا ہو جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جانے سے محروم رہنا ان کے کفر و ارتداد کی دلیل ہے اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو کھلم کھلا اسلام سے نکل چکے اب مسلمانوں کو بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کرنا چاہیئے اور ان سے ترک موالات کرنا لازمی ہے خواہ وہ ایمان کا مظاہرہ ہی کر رہے ہوں تا آنکہ وہ ہجرت کریں اور گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکل کر اپنا ایمانی ثبوت دیں اور بعد ہجرت کے بعد اس ایمان پر قائم رہیں۔ اس سے ورے ورے اگر تم سے دوستی کا دعوی کریں اور مسلمانوں کی نصرت کا بھی دعوی کریں تم ان کی مدد قبول نہ کرو البتہ جو استثناء کیا گیا وہ یہ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے یا تمہارے پاس وہ یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں۔

یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جاملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عویمر اسلمی سے معاہدہ کیا تھا مگر اللہ تعالے نے انکے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ ان میں سکت وہمت ہی مسلمانوں سے مقابلہ کی نہ رہی اور اللہ نے انکے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا پھر شان بے نیازی کا مظاہرہ ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا ۝ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا تو وہ بیشک تم سے لڑتے تو اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور نہ لڑیں اور صلح کی طرح ڈالیں تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی راہ نہ رکھی۔ یعنی پھر ان سے جنگ کی اجازت نہیں۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ حکم آیۂ کریمہ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا آگے قبیلہ اسد اور قبیلہ بنی غطفان کی ریاکاری اور ظاہر داری کا پول کھولا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَ یَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَ یُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَ یَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝

اب کچھ تم لوگ ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور صلح کی طرف نہ جھکیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ انہیں قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا۔

شانِ نزول:۔ مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد اور غطفان کے لوگ ریاکاری سے کلمہ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان بتاتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ ان سے کہتا کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر اس انداز بیان سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے راہ و رسم رہے اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافق تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور انہیں منافقین واجب القتل ٹھہرایا گیا۔

بامحاورہ ترجمہ تیرہواں (۱۳) رکوع سورۃ نساء پ۵

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○

اور نہیں مسلمانوں کو یہ حق کہ قتل کریں مسلمان کو مگر غلطی سے اور جو قتل کرے کسی مسلمان کو غلطی سے تو آزاد کرنا ہے ایک مسلمان مملوک اور خون بہا جو مقتول کے گھر والوں کو دے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں تو اگر ہوں اس قوم سے جو تمہارے دشمن ہیں اور خود مسلمان تو صرف ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ہے اور اگر ہو اس قوم سے کہ تمہارے ان کے معاہدہ ہے تو دیت دینا ہے اس کے لوگوں کو اور آزاد کرنا ایک مملوک مسلمان تو جو اس قابل نہ ہو تو وہ لگاتار دو مہینہ کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا

اور جو قتل کرے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ

اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور نہ کہو اسے جو تمہیں سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں تم کیا چاہتے ہو دنیا میں مال ملے تو اللہ کے پاس غنیمتیں بہت ہیں۔ ایسے ہی تم بھی تھے پہلے تو اللہ نے تم پر احسان کیا تو تحقیق کر لینا ضروری ہے بے شک اللہ ہے تمہارے عملوں سے خبردار۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَبِيْرًا ۝

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

نہیں برابر بیٹھنے والے مومنین سے بلا عذر اور جہاد کرنے والے اپنے جان اور مال سے فضیلت دی اللہ نے مجاہدوں کو جو مال جان سے اٹھنے بیٹھنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے اور سب سے بھلائی کا وعدہ ہے اور فضیلت دی مجاہدین کو قاعدین پر بڑے ثواب سے

درجے ہیں اس کی طرف سے اور بخشش اور رحمت اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	مَا۔ نہیں	كَانَ۔ چاہیئے	لِمُؤْمِنٍ۔ مومن کیلئے
اَنْ۔ یہ کہ	يَّقْتُلَ۔ قتل	مُؤْمِنًا۔ کرے مومن کو	اِلَّا۔ مگر
خَطَأً۔ غلطی سے	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	قَتَلَ۔ قتل کرے
مُؤْمِنًا۔ مومن	خَطَأً۔ غلطی سے	فَتَحْرِيْرُ۔ تو آزاد کرنا ہے	رَقَبَةٍ۔ غلام
مُّؤْمِنَةٍ۔ مومن کا	وَ۔ اور	دِيَةٌ۔ خونبہا	مُّسَلَّمَةٌ۔ سپرد کرنا
اِلٰی۔ طرف	اَهْلِهٖ۔ مقتول کے گھر والوں کے		اِلَّا۔ مگر
اَنْ۔ یہ کہ	يَّصَّدَّقُوْا۔ وہ معاف کر دیں		فَاِنْ۔ پھر اگر
كَانَ۔ ہو وہ	مِنْ قَوْمٍ۔ اس قوم سے	عَدُوٍّ۔ جو دشمن ہے	لَّكُمْ۔ تمہاری
وَ۔ اور	هُوَ۔ وہ	مُؤْمِنٌ۔ مومن ہو	فَتَحْرِيْرُ۔ تو آزاد کرنا ہے
رَقَبَةٍ۔ غلام	مُّؤْمِنَةٍ۔ مومن کا	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
كَانَ۔ ہو	مِنْ قَوْمٍ۔ ایسی قوم سے	بَيْنَكُمْ۔ کہ تمہارے درمیان	
وَ۔ اور	بَيْنَهُمْ۔ ان کے درمیان	مِّيْثَاقٌ۔ معاہدہ ہے	فَدِيَةٌ۔ تو خونبہا
مُّسَلَّمَةٌ۔ سپرد کیا جائے		اِلٰی۔ طرف	اَهْلِهٖ۔ اس کے وارثوں کے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَ۔ اور	تَحْرِيْرُ۔ آزاد کرنا	رَقَبَةٍ۔ ایک غلام	مُؤْمِنَةٍ۔ مومن کا
فَمَنْ۔ تو جو	لَمْ۔ نہ	يَجِدْ۔ طاقت رکھے	فَصِيَامُ۔ تو روزے ہیں
شَهْرَيْنِ۔ دو مہینے کے	مُتَتَابِعَيْنِ۔ متواتر	تَوْبَةً۔ یہ توبہ ہے	مِّنَ اللّٰهِ۔ اللہ کی طرف سے
وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے	اللّٰهُ۔ اللہ	عَلِيْمًا۔ جاننے والا
حَكِيْمًا۔ حکمت والا	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	يَّقْتُلْ۔ قتل کرے
مُؤْمِنًا۔ مومن کو	مُّتَعَمِّدًا۔ جانتے بوجھتے	فَجَزَآؤُهٗ۔ تو اس کا بدلہ	جَهَنَّمُ۔ جہنم ہے
خَالِدًا۔ ہمیشہ رہے	فِيْهَا۔ اس میں	وَ۔ اور	غَضِبَ۔ غضب ہوا
اللّٰهُ۔ اللہ کا	عَلَيْهِ۔ اس پر	وَ۔ اور	لَعَنَهٗ۔ لعنت اسکی
وَ۔ اور	اَعَدَّ۔ تیار کیا	لَهٗ۔ اس کے لیے	عَذَابًا۔ عذاب
عَظِيْمًا۔ بڑا	يٰۤاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ وہ لوگو جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو
اِذَا۔ جب	ضَرَبْتُمْ۔ تم چلو	فِيْ۔ بیچ	سَبِيْلِ۔ راہ
اللّٰهِ۔ اللہ کے	فَتَبَيَّنُوْا۔ تو تحقیق کر لو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
تَقُوْلُوْا۔ کہو	لِمَنْ۔ اسکو جو	اَلْقٰۤى۔ ڈالے	اِلَيْكُمُ۔ تمہاری طرف
السَّلٰمَ۔ سلام	لَسْتَ۔ نہیں تو	مُؤْمِنًا۔ مومن	تَبْتَغُوْنَ۔ چاہتے ہو تم
عَرَضَ۔ سامان	الْحَيٰوةِ۔ زندگی	الدُّنْيَا۔ دنیا کا	فَعِنْدَ۔ تو نزدیک
اللّٰهِ۔ اللہ کے	مَغَانِمُ۔ غنیمتیں ہیں	كَثِيْرَةٌ۔ بہت	كَذٰلِكَ۔ اسی طرح
كُنْتُمْ۔ تھے تم	مِّنْ قَبْلُ۔ پہلے	فَمَنَّ۔ تو احسان کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے
عَلَيْكُمْ۔ تم پر	فَتَبَيَّنُوْا۔ تو تحقیق کر لیا کرو		اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ ہے	كَانَ۔ ہے	بِمَا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو
خَبِيْرًا۔ خبردار	لَا۔ نہیں	يَسْتَوِي۔ برابر ہیں	الْقٰعِدُوْنَ۔ بیٹھ رہنے
والے	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں میں سے		غَيْرُ۔ بغیر
اُولِي۔ صاحب	الضَّرَرِ۔ عذر کے	وَ۔ اور	الْمُجٰهِدُوْنَ۔ جہاد کرنے
والے	فِيْ۔ بیچ	سَبِيْلِ۔ راہ	اللّٰهِ۔ اللہ کے
بِاَمْوَالِهِمْ۔ اپنے مالوں سے		وَ۔ اور	اَنْفُسِهِمْ۔ اپنی جانوں سے
فَضَّلَ۔ فضیلت دی	اللّٰهُ۔ اللہ نے	الْمُجٰهِدِيْنَ۔ جہاد کرنے والوں کو	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِاَمْوَالِهِمْ۔ اپنے مالوں سے	وَ۔ اور	اَنْفُسِهِمْ۔ اپنی جانوں سے	عَلَى۔ اوپر	
الْقٰعِدِيْنَ۔ بیٹھ رہنے والوں کے		دَرَجَةً۔ درجہ میں	وَ۔ اور	
كُلًّا۔ سب سے	وَعَدَ۔ وعدہ کیا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	الْحُسْنٰى۔ بھلائی کا	
وَ۔ اور	فَضَّلَ۔ فضیلت دی	اللّٰهُ۔ اللہ نے	الْمُجٰهِدِيْنَ۔ جہاد کرنے	
والوں کو	عَلَى۔ اوپر	الْقٰعِدِيْنَ۔ بیٹھ رہنے والوں کے		
اَجْرًا۔ اجر	عَظِيْمًا۔ زبردست	دَرَجٰتٍ۔ درجے ہیں	مِّنْهُ۔ اس سے	
وَ۔ اور	مَغْفِرَةً۔ بخشش	وَ۔ اور	رَحْمَةً۔ رحمت	
وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے	اللّٰهُ۔ اللہ	غَفُوْرًا۔ بخشنے والا	
رَّحِيْمًا۔ مہربان				

مختصر تفسیر تیرہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ اور کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ مسلمان کو قتل کرے مگر قتل خطا اور جو کسی مسلمان کو خطا سے قتل کر دے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے اہل کے سپرد کرے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

تحریر۔ آزاد کرنا۔ اس کا مادہ حُر ہے۔

رَقَبَۃ۔ گردن۔ یہاں اس سے مراد غلام ہے کیونکہ غلام کی گردن مالک کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

دِیَۃٌ۔ خون بہا۔ وہ مال جو خون کے بدلے مقتول کے وارثوں کو دیا جائے۔

یَصَّدَّقُوْا۔ معاف کر دیں۔ مقتول کے وارث قاتل کو معاف کر دیں تو یہ ان کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

اس آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ مومن کا فر کی طرح مباح نہیں ہے جیسا کہ اوپر کی آیت میں فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ فرما کر مشرکین کے لیے مطلق آزادی دے دی گئی۔ تو مسلمان کا قتل بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ وہ قتل خطاء کا مرتکب ہو جائے اور قتل خطا یہی ہے کہ مارنا تھا شکار یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک گیا یا گولی کی زد میں اتفاقاً مسلمان آ گیا یا کسی کو حربی سمجھ کر مار دیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان تھا اس پر ایک مملوک مسلمان آزاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنا اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا ضروری ہے۔

البتہ اگر ورثاء مقتول متفق ہو کر خوں بہا معاف کر دیں تو معاف ہے۔

تعریف دیت :۔ مقتول کے ورثاء کو قاتل کی طرف سے اتنا مال دینے کو کہتے ہیں جس پر ورثاء مقتول راضی ہوسکیں اور وہ خون بہا مقتول کے متروکہ میں داخل ہوگا۔ اس سے مقتول کا قرضہ بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی پوری کی جائے گی۔

دوسرا حکم آیہ کریمہ میں ہے فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ تو اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور بس۔

یعنی مقتول اس قوم سے ہو جو مسلمانوں کی دشمن ہے مگر مقتول خود مسلمان ہے تو ایسی صورت میں ایک مملوک مسلمان آزاد کیا جائے گا اور خون بہا نہیں۔ اب تیسری شکل یہ ہے کہ

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور اگر ہو وہ اس قوم سے کہ ان کے تمہارے مابین معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان مملوک بھی آزاد کرنا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ معاہد ذمی ہوتا ہے اور ذمی کا مال جان مسلمانوں کی حفاظت میں اتنا ہی درجہ رکھتا ہے جیسے ان کا اپنا جان مال۔ تو مقتول ذمی کا وہی حکم ہوگا جو مسلمان کا۔

اب چوتھی شکل فرمائی گئی۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تو جس میں سکت نہ ہو غلام آزاد کرنے کی تو وہ لگاتار پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ یعنی قاتل ایسا ہے کہ وہ کسی غلام کا مالک نہیں تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور ایسے حساب سے رکھے کہ ان میں رمضان کے روزے اور ایام تشریق نہ آجائیں اور مسلسل بعذر یا بلاعذر کسی طرح نہ توڑے اگر کسی مرض یا کسی اور عذر سے روزوں کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو یہ کفارہ کے روزے از سر نو رکھنے ضروری ہیں اس میں کوئی عذر مسموع نہیں اس لیے کہ یہ سزا ہے نہ کہ محض عبادت۔

آیہ کریمہ کا شان نزول :۔ عیاش بن ربیعہ مخزومی قبل از ہجرت مکہ معظمہ میں اسلام لا چکے تھے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ میں پناہ گزیں تھے۔ ان کی والدہ کو ان سے بحد غایت محبت تھی وہ ان کی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جدائی میں بیقرار تھیں۔ انہوں نے اپنے سوتیلے بیٹوں حارث اور ابوجہل سے کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں گی نہ کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ۔

وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لے کر تلاش میں نکلے جب مدینہ طیبہ پہنچے تو عیاش کو پالیا انہوں نے ان کی والدہ کی بیقراری اور جزع فزع کی کیفیت سنائی اور اللہ تعالےٰ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم مذہب کے معاملہ میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اور عیاش کو مدینہ سے نکال لائے۔ مدینہ سے باہر آکر انہوں نے عیاش کی مشکیں کسیں اور دونوں نے سو سو کوڑے مارے۔

پھر ان کی والدہ کے پاس لائے ماں نے مشکیں کسی دیکھ کر صاف کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا یہ دینِ اسلام ترک نہ کردے اور عیاش کو دھوپ میں ڈلوا دیا۔ عیاش ان مصیبتوں میں مبتلا رہتے رہتے تنگ آ گئے۔ آخرش ماں کا کہنا مان لیا اور دینِ اسلام ترک کردیا تو حارث نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تو جس دین پر آیا تھا اگر وہ حق تھا تو تو نے حق کیوں چھوڑ دیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے حماقت سے باطل کی حمایت کی تھی۔

عیاش کو اس طعن سے سخت غصہ آیا اور کہا میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کروں گا اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ طیبہ کی راہ لی۔ اس کے بعد حارث پر بھی آفتاب ہدایت روشن ہوا اور وہ بھی اسلام لا کر ہجرت کرکے حضور کی خدمت میں پہنچ گئے۔ عیاش ان کے پہنچنے کے دن موجود نہ تھے انہیں حارث کے اسلام لانے کی خبر نہ تھی۔

اتفاق سے قبا کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ لیا اور قتل کردیا۔

لوگوں نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تم نے برا کیا وہ تو اسلام لا چکا تھا یہ سن کر عیاش کو بھی بہت افسوس ہوا آخرش یہ مقدمہ بارگاہ رسالت پناہ میں پیش ہوا عیاش نے صحیح بات عرض کردی کہ میں حارث کے اسلام سے اصلاً بے خبر تھا اس پر قتل عمد اور خطا کے احکام نازل ہوئے۔ اب چھٹا حکم بیان ہوتا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور لعنت اور اس کے لیے عذاب عظیم تیار ہے۔

مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ ہے بلکہ اشد کبیرہ۔ حدیث میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلود کے مشترک المعنی ہونے کی تصریح

اس کا مبدأ اشتقاق خلد ہے راغب اصفہانی کہتے ہیں۔

اَلْخُلُوْدُ هُوَ تَبَرِّى الشَّيْئِ مِنْ اِعْتِرَاضِ الْفَسَادِ وَاِبْقَائِهٖ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِىْ هُوَ عَلَيْهَا وَ كُلُّ مَا يَتَبَاطَأُ عَنْهُ التَّغَيُّرُ وَالْفَسَادُ تَصِفُهُ الْعَرَبُ بِالْخُلُوْدِ اِلٰى اَنْ قَالَ وَذٰلِكَ بِطُوْلِ مُكْثِهَا لَا لِدَوَامِ بَقَائِهَا كَمَا قَالَ تَعَالٰى لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا۔ وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ۔

خُلُود یہ ہے کہ کوئی بگاڑ اور تغیر سے محفوظ رہے اور اپنی اسی حالت پر قائم رہے جس پر وہ تھی اور ہر وہ چیز جو تغیرات اور بگاڑ سے محفوظ ہو اسے عربی لوگ خلود کہتے ہیں یہاں تک کہ راغب نے کہا اور یہ دیر تک رہنا ہے نہ کہ ہمیشہ رہنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" تاکہ تم ہمیشہ رہو" "یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں بڑی مدت تک رہیں گے۔ اور فرمایا" یہ لوگ آگ میں رہنے والے ہیں وہ اس میں بہت مدت رہیں گے"۔ اور فرمایا اور جو مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں بڑی مدت رہے" اور فرمایا" اور لیکن وہ تو زمین سے چمٹ کر رہ گیا"

مفردات اور روح المعانی میں سید محمد آلوسی بغدادی فرماتے ہیں۔

جَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اَىْ مَاكِثًا اِلَى الْاَبَدِ اَوْ مُكْثًا طَوِيْلًا اِلٰى مَشِيْئَةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے یا بہت مدت تک رہنے والا ہے جتنی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ چاہے اور صاحب روح المعانی نے وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ کے ماتحت یہ بھی کہا ہے وَقَدْ رَوٰى عِكْرِمَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَمَاعَةٌ اَنَّهُمْ فَسَّرُوْا مُتَعَمِّدًا بِمُسْتَحِلًّا عکرمہ ابن جریج اور ایک جماعت نے متعمدًا کی تفسیر مستحلًا سے کی ہے یعنی مومن کے خون کو حلال جانتے ہوئے اسے قتل کرے

تو خلاصہ یہ نکلا کہ خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لیے جہنم ہے تو خلود کا لفظ مدت طویلہ کے معنی میں آتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ ابد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں جہاں خلود بمعنی دوام آیا ہے تو اس کے ساتھ ابدا بھی ذکر فرمایا گیا۔

آیہ کریمہ کا شان نزول:۔ یہ آیت مقیس بن ضبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار نے بحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی۔ اس کے بعد باغواء شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا۔ یہ فہری تھا اور دیت کے اونٹ لیکر مکہ بھاگ گیا اور مرتد ہوگیا۔ یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا ارتداد کے بعد اس نے یہ رباعی کہی ؎

قَتَلْتُ بِهٖ فِهْرًا وَحَمَّلْتُ عَقْلَهٗ ۔۔۔ سَرَاةَ بَنِی النَّجَّارِ اَرْبَابَ فَارِعِ

وَاَدْرَكْتُ ثَارِیْ وَرَجَعْتُ مُوَسَّدًا ۔۔۔ وَكُنْتُ اِلَی الْاَوْثَانِ اَوَّلَ رَاجِعِ

میں نے فہری کو قتل کر دیا اور اسکی دیت بنو نجار کے سرداروں پر ڈال دی جو گھوڑوں والے ہیں اور میں نے اپنے خون کا بدلہ لے لیا اور بڑے آرام سے واپس آگیا اور میں بتوں کی طرف سب سے پہلا رجوع کرنے والا ہوں۔ (روح المعانی)

چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ مَرْجُوٌّ عَنِ اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَهٗ اِلَّا لِرَجُلٍ يَمُوْتُ كَافِرًا اَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ ہر ایک گناہ معاف فرما دے گا سوائے اس آدمی کے جس کی موت کفر پر ہو یا جو کسی مومن آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔

اور خلود فی النار بمعنی دوام کے قائل معتزلہ ہیں (روح المعانی) آگے ارشاد ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

اے ایمان والو جب تم چلو اللہ کی راہ میں (جہاد کو) تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کہے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم دنیا کی فراخی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ تعالے نے تم پر احسان کیا تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

ضَرَبْتُمْ۔ سفر کرو۔ ضرب کے معانی مارنا اور دوسرے معنی سفر کرنا۔ چلنا کے معنی ہیں

اَلْقٰى۔ کے معانی ڈالنا ہے۔ کوئی بات کہنا۔

عَرَضَ۔ مال۔ سامان زندگی کی عام ضروریات مراد ہیں۔

مَغَانِمُ۔ غنیمت۔ مفت کا مال ملنا۔

فَتَبَيَّنُوْا۔ تحقیق کر لو۔ چھان بین مراد ہے یعنی جب جہاد کے لیے گھر سے نکلو تو بغیر سوچے سمجھے کوئی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کام ذکر دو جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اس کو نہ سمجھو کہ بہانہ کرتا ہے۔
جو السلام علیکم کہہ کر سامنے آئے اور اسے تم نہیں جانتے کہ یہ مرزائی یا کسی مرتد جماعت کا فرد ہے تو بلا وجہ اسے کافر نہ سمجھو جس میں اسلام کی نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جبتک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس کے قتل میں عجلت نہ کرو۔
ترمذی شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اسے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو وہاں مقاتلہ نہ کرو۔
فقہا نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مومن ہوں اور وہ معلوم ہے کہ یہ یہودی یا نصرانی یا مرزائی ہے تو اسے مومن نہ مانا جائے گا اگرچہ وہ السلام علیکم کہتا رہے حتیٰ کہ اگر وہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا کیونکہ اس کے عقیدہ میں ایمان ہی وہ ہے جس پر وہ ہے۔
مرزائی اسی وجہ میں تو بے دھڑک کہہ دیتا ہے کہ میں عقیدہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتا ہوں اس لیے کہ اس کے نزدیک خاتم النبیین مرزا غلام احمد ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کو بھی اسی وجہ میں تسلیم کرتا ہے کہ اس کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ وہی مرزا غلام احمد ہے۔
اس بنا پر ارباب عقائد نے تصریح کی کہ محض کلمہ پڑھ لینے سے کسی کے مسلمان ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا جبتک وہ اپنے سابقہ دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو خواہ وہ مرزائی ہو یا یہودی یا عیسائی یا رافضی اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے۔ اور
كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ کا مفہوم یہ ہے کہ تم بھی تو پہلے اسی کفر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا وَعَصَمُوْا بِذٰلِكَ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ اور تمہارا خون اور مال محفوظ ہوا۔
شان نزول:۔ مرداس بن نہیک جو اہل فدک میں سے تھے اور صرف یہی مسلمان ہوئے تھے باقی تمام اہل فدک مسلمان نہ تھے۔ جب ان کی قوم کو خبر ملی کہ لشکر اسلام ان کی طرف آرہا ہے تو تمام اہل فدک تو بھاگ گئے مگر مرداس ٹھہرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو یہ خیال کر کے مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ یہ اہل فدک کا آدمی ہے اور فدک والے تو سب کافر ہیں۔ یہ شخص مغالطہ دینے کے لیے اوپری زبان سے ایسا کر رہا ہے۔ چنانچہ اسامہ بن زید نے انہیں قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے۔

جب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے اور تمام ماجرا عرض کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج ہوا اور فرمایا تم نے اس کے سامان کے سبب اسے قتل کر دیا۔ اور صاحب روح المعانی نے اسے یوں بیان کیا ابن جریر سدی سے راوی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر اسامہ بن زید کی سرکردگی میں بنو ضمرہ کی طرف روانہ فرمایا انہیں ایک آدمی ملا جس کا نام مرداس بن نہیک تھا اس کے پاس کچھ بکریاں اور ایک سرخ اونٹ تھا وہ ایک پہاڑ کی غار میں جا چھپا۔ اسامہ نے اس کا پیچھا کیا۔ مرداس نے غار میں اپنی بکریاں چھوڑیں اور خود چلا آیا اور کہا السلام علیکم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقینا محمد اللہ تعالے کے رسول ہیں۔

تو اسامہ نے اس کی بکریوں اور اونٹ کی وجہ سے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اور جب اسامہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تو آپ کی خواہش تھی کہ اس کے متعلق کوئی اچھی خبر سنیں اور ان کے ساتھی ان سے خوش رہیں۔ جب واپس آئے تو آپ نے ان کے متعلق کسی سے نہ پوچھا خود ہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے۔ کہ اے اللہ کے رسول بھلا دیکھو تو اسامہ نے کیا کیا کہ ایک آدمی اسے ملا اور اس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی پڑھا اور پھر بھی اسامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو ان کی بات پر دھیان نہ دیا پھر جب زیادہ ہی باتیں ہونے لگیں تو آپ نے اسامہ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے اسامہ تو لا الہ الا اللہ سے کیسے عہدہ برآ ہوگا؟ تو اسامہ نے کہا اے اللہ کے رسول اس نے تو یہ کلمہ اپنے بچاؤ کے لیے پڑھا تھا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تو نے اس کا دل کیوں نہ پھاڑ کر دیکھ لیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی پھر حضرت اسامہ کو حکم ہوا کہ یہ سب بکریاں مقتول کے اہل کو پہنچا دو۔

مفہوم روایت اولی کا با دنی تغیر الفاظ ایک ہے بہر حال سلام علیک کہنے والے کو بلا تحقیق حقیق کافر کہنا صحیح نہیں اس کے علاوہ اور بھی احادیث باختلاف سند صاحب روح المعانی نے نقل فرمائی ہیں مَن شاء فلینظر۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب اس کے بعد ان لوگوں کا فرق جو جہاد فی سبیل اللہ میں گئے اور وہ جو گھروں میں بیٹھے رہے ظاہر کیا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں فضیلت دی ہے اللہ نے ان جاہدوں کو جو اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کریں بیٹھنے والوں پر از روئے درجہ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا اور فضیلت دی اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔ جنہیں کوئی عذر نہ ہو۔ غیر کے معنی ہیں سوا۔ ضرر کے معنی ہیں نقصان یعنی وہ لوگ جو ہٹے کٹے لڑنے کے قابل ہوں کوئی عذر نہ ہو۔

اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے برابر نہیں مجاہدین کے لیے بڑے درجے ہیں اور غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ فرما کر یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ضعف وکمزوری یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے کے عذر کی وجہ سے جہاد پر نہ جائیں وہ فضیلت سے محروم نہ ہوں گے اس لیے کہ انہیں عذر نے روکا ہے۔ حدیث میں ہے اللہ تعالے نے مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے ہیں ہر درجہ سے دوسرے کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین و آسمان کا۔

بامحاورہ ترجمہ چودھواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کس میں تھے۔ کہتے ہیں ہم زمین پر کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ	ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بری جگہ پلٹنے کی
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ	مگر وہ جو دبالیے گئے۔ مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے۔ نہ کوئی راستہ پائیں
فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا	تو یہ وہ ہیں کہ قریب ہے اللہ کہ معاف فرمائے اور اللہ معاف کرنے والا بخشش والا ہے۔
وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	اور جو ہجرت کرے اللہ کی راہ میں وہ پائے گا زمین میں گنجائش بہت اور وسعت اور جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرکے اللہ و رسول کے لیے پھر پا لے اسے موت تو یقیناً واقع ہوگیا اس کا ثواب اللہ پر اور ہے اللہ بخشش والا مہربان۔

لفظی ترجمہ

اِنَّ۔ بیشک	اَلَّذِيْنَ۔ وہ جنکو	تَوَفّٰىهُمُ۔ فوت کرتے ہیں	الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتے
ظَالِمِيْ۔ ظلم کرنے والے	اَنْفُسِهِمْ۔ اپنی جانوں پہ	قَالُوْا۔ کہتے ہیں	فِيْمَ۔ تم کس حال میں
كُنْتُمْ۔ جو تھے	قَالُوْا۔ کہتے ہیں	كُنَّا۔ ہم تھے	مُسْتَضْعَفِيْنَ۔ کمزور
فِيْ۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے	قَالُوْا۔ کہتے ہیں	اَلَمْ۔ کیا
لَمْ۔ نہیں	تَكُنْ۔ تھی	اَرْضُ۔ زمین	اللّٰهِ۔ اللہ کی
وَاسِعَةً۔ فراخ کشادہ	فَتُهَاجِرُوْا۔ کہ تم ہجرت کر جاتے		فِيْهَا۔ اس میں
فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہ ہیں کہ	مَاْوٰىهُمْ۔ ان کا ٹھکانا	جَهَنَّمُ۔ آگ ہے	وَ۔ اور
سَآءَتْ۔ بری ہے	مَصِيْرًا۔ جگہ پھرنے کی	اِلَّا۔ مگر	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ۔ وہ جو
کمزور تھے	مِنَ الرِّجَالِ۔ آدمیوں سے	وَ۔ اور	النِّسَآءِ۔ عورتوں سے
وَ۔ اور	الْوِلْدَانِ۔ بچے	لَا۔ جو نہیں	يَسْتَطِيْعُوْنَ۔ طاقت رکھتے
ہیں کسی	حِيْلَةً۔ حیلہ کی	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں

marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یَجِدُوْنَ۔ پاتے	سَبِیْلًا۔ کوئی راہ	فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہ لوگ ہیں	عَسَی۔ قریب ہے
اللّٰہُ۔ اللہ	اَنْ۔ یہ کہ	یَّعْفُوَ۔ معاف کرے	عَنْهُمْ۔ ان کو
وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	عَفُوًّا۔ معاف کرنے والا
غَفُوْرًا۔ بخشنے والا	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو	یُّهَاجِرْ۔ ہجرت کرے
فِیْ۔ بیچ	سَبِیْلِ۔ راہ	اللّٰہِ۔ اللہ کے	یَجِدْ۔ پائے گا
فِی۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے	مُرٰغَمًا۔ جگہ	كَثِیْرًا۔ بہت
وَّ۔ اور	سَعَةً۔ فراخی	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو
یَّخْرُجْ۔ نکلے	مِنْۢ بَیْتِهٖ۔ اپنے گھر سے		مُهَاجِرًا۔ ہجرت کرتا
اِلَی۔ طرف	اللّٰہِ۔ اللہ کی	وَ۔ اور	رَسُوْلِهٖ۔ اسکے رسول کی
ثُمَّ۔ پھر	یُدْرِكْهُ۔ پالے اسکو	الْمَوْتُ۔ موت	فَقَدْ۔ تو بیشک
وَقَعَ۔ واقع ہوا	اَجْرُهٗ۔ اس کا اجر	عَلَی۔ اوپر	اللّٰہِ۔ اللہ کے
وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	غَفُوْرًا۔ بخشنے والا
رَّحِیْمًا۔ مہربان			

مختصر تفسیر چودہواں رکوع سورۃ النساء پ ۵

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۔ وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے ان سے کہیں گے (فرشتے) تم کس میں سے تھے۔ کہیں گے ہم زمین میں کمزور تھے کہیں گے فرشتے کیا اللہ تعالے کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری جگہ پہنچنے کی۔

شان نزول:۔ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جنگ مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ بھی گئے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ اس آیت سے مندرجہ ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور اسے یہ اطمینان ہو کہ دوسری جگہ منتقل ہونے سے اپنے فرائض مذہب ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہے۔

حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو اگرچہ ایک بالشت بھی کیوں نہ ہو اس کے لیے جنت واجب ہوئی اور بروز قیامت اسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میسر ہوگی۔

(۲) محض کمزوری کا بہانہ شرعاً قابل اعتبار نہیں ہے۔

(۳) بحد مقدور اپنے دین کی صیانت وحمایت ہر مسلمان پر لازم ہے۔

ورنہ ملائکہ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا کہہ کر اسے جہنم میں پہنچائیں گے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً وَّلَا یَہْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۙ فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْہُمْ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○ وَمَنْ یُّہَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

مگر وہ جو کمزور وضعیف ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں تو یہ لوگ وہ ہیں جنہیں قریب ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھربار چھوڑ کر نکلے وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا۔ پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اور اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔

شان نزول: اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمیرہ لیثی نے سنا یہ بہت بوڑھے تھے کہنے لگے کہ میں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں یا مجھ پر بھی یہ حکم عاید ہوتا ہے میں اگرچہ ضعیف العمر اور کمزور ہوں مگر میرے پاس اتنا مال ہے جس سے میں مدینہ پاک ہجرت کر سکتا ہوں۔ میں قسم بخدا اب مکہ ایک رات نہ ٹھہروں گا۔ مجھے لے چلو چنانچہ انہیں چارپائی پر ڈال کر لے چلے۔ مقام تنعیم میں جب وہ آئے تو ان کا انتقال ہو گیا۔ بوقت انتقال انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا الٰہی یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا ہاتھ ہے میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی۔ یہ خبر پا کر صحابہ کرام نے کہا کاش

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ مدینہ پہنچ جاتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرکین ہنسے اور کہنے لگے جس مطلب کے لیے جندع بن ضمیرہ نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

اس امر کا سمجھ لینا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن بہ طریق استحقاق کوئی چیز اللہ تعالےٰ پر واجب نہیں اس کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے اس سے بھی چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

۱:۔ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے اسے اس کا اجر ملے گا۔

۲:۔ طلب علم۔ حج۔ جہاد۔ زیارت طاعت۔ زہد و قناعت۔ رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے اس میں اگر وہ پورا کرنے سے قبل موت کے قبضہ میں آجائے تو اسے اجر ضرور ملے گا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لکھوائی۔ آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی آپ فرما رہے تھے میں لکھ رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم نے جو نابینا تھے دربار رسالت پناہ میں عرض کی یا رسول اللہ اگر مجھ میں جہاد کی قوت ہوتی تو ضرور میں جہاد میں شریک ہوتا۔ اسی حالت میں وحی نازل ہوئی آپ کی ران مبارک اس قدر وزنی ہو گئی کہ مجھے معلوم ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (خازن)

با محاورہ ترجمہ پندرھواں رکوع سورۂ نساء پ۵

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں یہ کہ قصر کرو بعض نماز میں اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہیں ایذا دیں گے کافر بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ○

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضٰى أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ○

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ○

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○

ہیں۔

اور اے محبوب! جب تم ان میں موجود ہو تو نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں تو جب سجدہ کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری وہ جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی وہ تمہارے ساتھ اقتدا کرے اور چاہیئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں خواہش کرتے ہیں کافر کہ اگر تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں سے تو یک لخت وہ تم پر جھک پڑیں یکبارگی اور نہیں گناہ اگر تم مینہ کی تکلیف کے سبب یا کسی بیماری کے باعث اپنے ہتھیار کھول دو اور اپنی حفاظت میں ہشیار رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے خواری کا عذاب۔

تو جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے تو جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مومنین پر فرض ہے وقت کی بندش سے۔

اور نہ ہمت ہارو کافر قوم کی تلاش میں اگر ہو تم دکھ میں تو وہ بھی دکھ پا رہے ہیں جیسے تم دکھ پا رہے ہو اور تم امیدیں رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے وہ جو کافر نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	ضَرَبْتُمْ۔ چلو تم	فِی۔ بیچ
الْاَرْضِ۔ زمین کے	فَلَیْسَ۔ تو نہیں	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	جُنَاحٌ۔ کوئی گناہ
اَنْ۔ اس میں کہ	تَقْصُرُوْا۔ قصر کرو	مِنَ۔ بعض	الصَّلٰوۃِ۔ نمازیں
اِنْ۔ اگر	خِفْتُمْ۔ تمہیں خوف ہو	اَنْ۔ یہ کہ	یَّفْتِنَکُمُ۔ ایذا دیں گے
الَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہیں	اِنَّ۔ بیشک	الْکٰفِرِیْنَ۔ کافر
کَانُوْا۔ ہیں	لَکُمْ۔ تمہارے	عَدُوًّا۔ دشمن	مُّبِیْنًا۔ کھلے
وَ۔ اور	اِذَا۔ جب	کُنْتَ۔ ہو تم	فِیْہِمْ۔ ان میں
فَاَقَمْتَ۔ تو قائم کرو	لَہُمُ۔ ان میں	الصَّلٰوۃَ۔ نماز	فَلْتَقُمْ۔ تو کھڑی ہو
طَآئِفَۃٌ۔ ایک جماعت	مِّنْہُمْ۔ ان سے	مَّعَکَ۔ تمہارے ساتھ	وَ۔ اور
لْیَاْخُذُوْا۔ ساتھ رکھے	اَسْلِحَتَہُمْ۔ اپنے ہتھیار	فَاِذَا۔ تو جب	سَجَدُوْا۔ سجدہ کرلیں
فَلْیَکُوْنُوْا۔ تو ہو جائیں	مِنْ وَّرَآئِکُمْ۔ تمہارے پیچھے		وَ۔ اور
لْتَاْتِ۔ آجائے	طَآئِفَۃٌ۔ جماعت	اُخْرٰی۔ دوسری جس نے	لَمْ۔ نہیں
یُصَلُّوْا۔ نماز پڑھی	فَلْیُصَلُّوْا۔ تو نماز پڑھے	مَعَکَ۔ تمہارے ساتھ	وَ۔ اور
لْیَاْخُذُوْا۔ پکڑے رہے	حِذْرَ۔ حفاظت	ھُمْ۔ اپنی	وَ۔ اور
اَسْلِحَتَہُمْ۔ اپنے ہتھیار	وَدَّ۔ چاہتے ہیں	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	کَفَرُوْا۔ کافر ہیں
لَوْ۔ اگر	تَغْفُلُوْنَ۔ غافل ہو تم	عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ۔ اپنے ہتھیاروں سے	
وَ۔ اور	اَمْتِعَتِکُمْ۔ اسباب سے	فَیَمِیْلُوْنَ۔ تو لوٹ پڑیں	عَلَیْکُمْ۔ تم پر
مَّیْلَۃً۔ لوٹنا	وَّاحِدَۃً۔ ایکبارگی	وَ۔ اور	لَا۔ نہیں
جُنَاحَ۔ گناہ	عَلَیْکُمْ۔ تم پر	اِنْ۔ اگر	کَانَ۔ ہو
بِکُمْ۔ تم کو	اَذًی۔ تکلیف	مِّنْ مَّطَرٍ۔ بارش کی	اَوْ۔ یا
کُنْتُمْ۔ ہو تم	مَّرْضٰی۔ بیمار	اَنْ۔ یہ کہ	تَضَعُوْا۔ اتار دو
اَسْلِحَتَکُمْ۔ اپنے ہتھیار	وَ۔ اور	خُذُوْا۔ پکڑو	حِذْرَکُمْ۔ اپنی حفاظت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ ۔ بیشک	اللّٰہَ ۔ اللہ نے	اَعَدَّ ۔ تیار کیا	لِلْکٰفِرِیْنَ ۔ کافروں کیلئے
عَذَابًا ۔ عذاب	مُّھِیْنًا ۔ ذلت کا	فَاِذَا ۔ تو جب	قَضَیْتُمُ ۔ پوری کر لو تم
الصَّلٰوۃَ ۔ نماز	فَاذْکُرُوْا ۔ تو یاد کرو	اللّٰہَ ۔ اللہ کو	قِیَامًا ۔ کھڑے
وَّ ۔ اور	قُعُوْدًا ۔ بیٹھے	وَّ ۔ اور	عَلٰی ۔ اوپر
جُنُوْبِکُمْ ۔ اپنے پہلوؤں کے	فَاِذَا ۔ توجب	اطْمَاْنَنْتُمْ ۔ مطمئن ہو جاؤ	فَاَقِیْمُوا ۔ تو قائم کرو
الصَّلٰوۃَ ۔ نماز	اِنَّ ۔ بیشک	الصَّلٰوۃَ ۔ نماز	کَانَتْ ۔ ہے
عَلَی ۔ اوپر	لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ مومنوں کے	کِتٰبًا ۔ فرض	مَّوْقُوْتًا ۔ وقت پر
وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	تَھِنُوْا ۔ سستی کرو	فِی ۔ بیچ
ابْتِغَآءِ ۔ ڈھونڈنے	الْقَوْمِ ۔ قوم کفار کے	اِنْ ۔ اگر	تَکُوْنُوْا ۔ ہو تم
تَاْلَمُوْنَ ۔ تکلیف پاتے		فَاِنَّھُمْ ۔ تو وہ بھی	یَاْلَمُوْنَ ۔ تکلیف پاتے ہیں
کَمَا ۔ جیسے	تَاْلَمُوْنَ ۔ تم تکلیف پاتے ہو	وَ ۔ اور	تَرْجُوْنَ ۔ امید رکھتے ہو تم
مِنَ اللّٰہِ ۔ اللہ سے	مَا ۔ وہ جو	لَا ۔ نہیں	یَرْجُوْنَ ۔ امید رکھتے وہ
وَ ۔ اور	کَانَ ۔ ہے	اللّٰہُ ۔ اللہ	عَلِیْمًا ۔ جاننے والا
حَکِیْمًا ۔ حکمت والا			

مختصر تفسیر پندرھواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۔ اور جب تم سفر کرو زمین میں تو تم پر گناہ نہیں یہ کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو یعنی چار رکعت والی نمازیں دو رکعت پڑھو۔ تَقْصُرُوْا اے تم کم کرو یہ قصر سے ہے اس کے معنی گھٹا دینا۔ چار رکعت کی دو رکعت ادا کرنا ہے۔

اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ فتنہ میں ڈال دیں گے کافر بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

اس آیت سے شبہ پیدا ہوتا تھا کہ شاید قصر کی اجازت خوف کفار کے موقع پر ہے۔ چنانچہ یہ شبہ صحابہ کرام کو بھی ہوا۔ یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مجھے بھی خیال آیا تھا۔ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا تو حضور نے فرمایا قصر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں چار رکعت والی پوری پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ جو قابل تملیک نہیں اس کا صدقہ اسقاط محض ہے۔ اس میں رد کا احتمال نہیں۔

اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا۔ آیت کے نزول کے وقت سفر عموماً خالی از اندیشہ نہ ہوتے تھے اس لیے اِنْ خِفْتُمْ فرمادیا جو محض بیان حال ہے نہ کہ اِنْ شرطیہ سے قصر ہو۔

یہی وجہ ہے کہ قراءت عبداللہ بن عمر میں اِنْ خِفْتُمْ نہیں۔ علاوہ بریں صحابہ کرام کا تعامل ہمارے لیے صحیح تفسیر آیت ہے۔ تو احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ بحالت امن بھی سفروں میں قصر فرماتے تھے اور اگر سفر میں دو کی بجائے چار پڑھی گئیں تو اللہ تعالیٰ کا صدقہ اس میں رد ہوگا اور رد صدقہ معصیت ہے بنابریں قصر ضروری ہے البتہ سفر کتنی دور جانے میں محقق ہوتا ہے اس کا سمجھ لینا ضروری ہے۔

مدت سفر

جس سفر میں قصر لازم ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کے متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں تو جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔

مسافر کے جلدی پہنچنے یا دیر سے پہنچنے کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے خواہ وہ لاہور سے کراچی ڈھائی گھنٹے میں پہنچے جیسے ہوائی جہاز سے جانے والے جاتے ہیں خواہ کار میں سفر ہو خواہ ریل میں سیکنڈ کلاس میں ہو خواہ فسٹ کلاس بلکہ ایرکنڈیشن میں بہرحال قصر ہوگا البتہ اس کے برعکس اگر ایک روز کا بعد مسافت تین روز یا اس سے زیادہ میں طے کیا جائے تو قصر نہ ہوگا گویا اعتبار مسافت کا ہے نہ کہ مدت کا۔

اس کے بعد اب دوسرا حکم جہاد میں نماز بجماعت اور اس کے طریقہ کا ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ

اور جب ہو تم ان میں (اے محبوب) تو نماز میں ان کے لیے امامت کرو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں تو جب وہ سجدہ کر لیں (یعنی ایک رکعت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھ لیں) تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور چاہئے کہ دوسری جماعت آئے جو اب تک نماز میں شریک نہ تھی اور تمہاری مقتدی بنے اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور ہتھیار لیے رہیں کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم ابھی غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے تو وہ ٹوٹ پڑیں تم پر یکبارگی ٹوٹنا۔

جہاد کے اندر جب حضور اپنے اصحاب کے ساتھ ہوں تو جماعت سے نماز پڑھنے کا قاعدہ بتایا گیا جسے صلوٰۃ الخوف کہتے ہیں۔

طَائِفَۃٌ۔ گروہ۔ فوج کا حصہ۔

وَرَاءَ۔ آگے۔ پیچھے

وَدَّ۔ دوست رکھنا۔ وَدٌّ۔ دوست رکھا وَدٌّ سے محبت کرنا۔ پسند کرنا

اَمْتِعَتِکُمْ۔ اپنے سامان سے مَتَاعٌ کی جمع ہے۔

یَمِیْلُوْنَ۔ ٹوٹ پڑیں۔ میل سے بنا۔ ایک طرف جھکنا

مُھِیْنًا۔ ذلت دینے والا۔ اہانت سے بنا۔ اس کے معنی ذلیل۔ رسوا۔

شانِ نزول:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی جماعت کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں تشریف لائے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام صحابہ کے نماز ظہر بہ جماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ ایسے موقعہ کو ہاتھ سے کھو بیٹھے ورنہ یکبارگی حملہ کر کے سب کو مار دیتے اور ہتھیار اور سامان پر قبضہ کر لیتے۔ یہ گفتگو آپس میں کر رہے تھے کہ ان کے ساتھیوں سے ایک نے کہا فکر کی بات کیا ہے اب ایک نماز اور آ رہی ہے اور وہ نماز ایسی نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر۔ لہٰذا جب مسلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری ہمت اور قوت سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دو۔ یہ سن کر سب عصر کی انتظار میں بیٹھ گئے۔

حضرت روح الامین حاضر بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے اور انہوں نے تمام تجویز سے مطلع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز صلوٰۃ الخوف ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ ایسے حال میں نماز بہ جماعت پڑھائیں تو اپنے مقتدیوں کو دو حصوں میں منقسم کریں ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا رہے اور دوسرا حصہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت دو سجدوں تک ادا کر کے پیچھے ہٹ آئیں اب وہ جو دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے تھے آگے آ کر دو سجدوں سے ایک رکعت پوری کر لیں۔

پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آگے آ کر بغیر قراءت ادا کر کے سلام پھیر دے اور دشمن

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مقابل چلی جائے تو دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل ڈٹی ہوئی ہے وہ آئے اور اسی طرح اپنی رکعت جو باقی رہی تھی قراءت کے ساتھ پوری کر کے سلام پھیر دیں۔

اس لیے کہ پہلی جماعت لاحق کے حکم میں تھی اور لاحق کو بلا قراءت رکعت ثانیہ ادا کرنی تھی۔ اور دوسری جماعت مسبوق ہے اسے پہلی رکعت ادا کرنے میں قراءت کرنی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح صلوٰۃ الخوف ادا کرنا مروی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام صلوٰۃ الخوف اسی طرح پڑھتے رہے۔

اب چند مسائل سمجھ لینے ضروری ہیں۔

حِذر سے مراد پناہ ہے اور پناہ میں زرہ خود بکتر وغیرہ ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا نماز اور غیر نماز میں بہر حال واجب ہے۔ پھر اسی پر عطف کر کے وَاَسْلِحَتَھُمْ فرمایا گیا یہ مستحب ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھے۔ یہ حکم بحالت سفر اگر خوف حائل ہو تو اس کا ہے۔

اور اگر مقیم کو ایسا معاملہ پیش آئے تو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ چار رکعت ہی پڑھے اور ہر جماعت دو دو رکعت پڑھ کر اسی طرح دشمن کے مقابل رہے جیسے پہلے طریقہ میں ایک ایک رکعت پڑھ کر گئے تھے ہوئے۔ تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت میں دو رکعت ادا کرے اور دوسری میں ایک پھر اسی طرح پوری کرے۔ اس کے بعد اپنے اسلحات سے چاق و چوبند رہنے کا حکم ہے۔

اسلحہ کا قانون اور اس میں بقدر ضرورت کچھ تعلیم دی گئی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ۔

بخاری وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ یہ آیت عبدالرحمن بن عوف کے حق میں نازل ہوئی جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ابو حمزہ اور کلبی ابو صالح سے راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں محاربہ فرمانے تشریف لے گئے مقابلہ بنی النجار سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اور دشمن بھاگ گئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم معہ لشکر کے ایک مقام پر آ ٹھہرے وہاں کوئی دشمن نظر نہ آیا اطمینان ہوا سب نے اپنے ہتھیار رکھ دیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ہتھیار کھولے اور قضائے حاجت کے لیے جنگل میں نکلے کہ آسمان سے بوندا باندی شروع ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگل میں ذرا اصحابہ سے علیحدہ ہو کر سایہ میں تشریف فرما تھے کہ غورث بن الحرث المحاربی نے دیکھا اور کہنے لگا قَتَلَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ لَّمْ اَقْتُلْهُ۔ اللہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے ہلاک کرے اگر میں حضور کو قتل نہ کروں۔ اور پہاڑ سے اترا ہاتھ میں تلوار تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا خیال بھی نہ تھا کہ اچانک وہ سر پر تلوار لیے کھڑا نظر آیا اور بولا یَا مُحَمَّدُ مَنْ يَعْصِمُكَ مِنِّي الْآنَ۔ اے محمد اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت دلیرانہ طور سے فرمایا مجھے میرا رب عزوجل بچائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ غَوْرَثَ بْنَ الْحَارِثِ بِمَا شِئْتَ۔ الٰہی غورث بن حرث سے جس طرح چاہے میرے لیے کفایت فرما۔

تو راوی فرماتے ہیں فَانْكَبَّ عَدُوُّ اللهِ تَعَالٰى لِوَجْهِهٖ تو وہ دشمن خدا اوندھا گرا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اس کی تلوار پکڑلی اور فرمایا یَا غَوْرَثُ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي الْآنَ اے غورث اب تجھے مجھ سے کون بچانے والا ہے؟

غورث مایوسی میں عرض کرنے لگا لَا اَحَدَ۔ حضور کوئی نہیں بچا سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

یہ سن کر غورث نے عرض کی یہ تو نہیں مگر میں یہ عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی مقابلہ نہ کروں گا اور نہ ہی آپ کے دشمن کی مدد کروں گا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق کریمانہ سے اسے تلوار واپس دے دی۔ غورث یہ خلق کریم دیکھ کر بولا لَاَنْتَ خَيْرٌ مِّنِّيْ بے شک آپ مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا بے شک ہم اس کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔

پھر غورث واپس اپنی قوم میں گیا تو اس کے ساتھیوں نے کہا غورث ہم نے تجھے ان کے سر پر تلوار ہاتھ میں لیے کھڑا دیکھا فَمَا مَنَعَكَ مِنْهُ تو کس چیز نے تجھے ان سے روک دیا۔

غورث بولا اللہ تعالے نے مجھے مع میری تلوار نگونسار کر دیا میں نہیں جانتا کہ کس نے میرے دونوں شانے جھنجھوڑے اور میں منہ کے بل گر گیا اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر میری تلوار اٹھالی اور تمام حال جو گذرا سنایا تو اس کی جماعت سے بہت سے ایمان لے آئے۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس جنگل سے روانہ ہو کر اپنے اصحاب میں تشریف لائے اور واقعہ سنایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ اور تم پر گناہ نہیں اگر مینہ کے سبب تکلیف ہو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا بیمار ہو کر اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی حفاظت میں دشمن کی گھات سے ہوشیار رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے عذاب خواری کا تیار کر رکھا ہے۔

یعنی اگرچہ ہتھیار کا پاس رکھنا ضروری ہے لیکن اگر تکلیف کے موقعہ پر کھول کر رکھ لو تو گناہ نہیں۔ مگر دشمن کی گھات سے چوکنا رہنا ضروری ہے۔

شان نزول: سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے اور انہیں اس حالت میں ہتھیار رکھنا بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تو مورد آیت اگرچہ خاص ہے مگر اس کا حکم عام ہے کہ بحالت عذر ہتھیار کھول کر رکھنے کی اجازت ہے آگے ارشاد ہے جس میں نماز مفروضہ اور ذکر الٰہی کا مطلقاً حکم ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ تو جب تم نماز پڑھ چکو (یعنی فریضہ مقررہ ادا کر لو) تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے تو جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت مقررہ پر۔

قَضَیْتُمْ۔ پڑھ چکو۔ قضا کے معنی پورا کرنا ہے

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ۔ اللہ کو یاد کرو۔ ذکر کے معنی یاد کے ہیں۔

جُنُوْب۔ جنب کی جمع ہے یعنی پہلو کروٹ پر لیٹے ہوئے۔

مَوْقُوْتًا۔ مقررہ وقت وہ عمل جو وقت کی پابندی سے وابستہ ہو۔

یعنی ذکر الٰہی کی مداومت کا حکم مطلق نافذ ہوا تاکہ مسلمان اللہ کے ذکر سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہو۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین کی مگر ذکر الٰہی کے لیے کوئی حد نہیں بلکہ مطلقاً فرمایا گیا کہ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ۔ اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پہ لیٹے رات اور دن خشکی اور تری کے اندر، سفر و حضر میں، غنا و فقر کی صورت میں، تندرستی و بیماری کی کیفیت میں، پوشیدہ اور ظاہر اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ نماز مفروضہ کے بعد بلا فصل کلمہ پڑھنا جائز ہے، مشائخ کرام میں اسی وجہ سے اس کا معمول ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ذکر میں تسبیح، تہلیل، تکبیر، ثنا، دعا سب داخل ہیں البتہ نماز مفروضہ موقت ہے لہٰذا اس کے اوقات کی رعایت لازم ہے۔ (تفسیر احمدی) آگے ارشاد ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرۡجُوۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۞ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا کہ تمہیں دکھ پہنچتا ہے اور تم اللہ سے امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

شان نزول :- یہ آیۂ کریمہ بدر صغریٰ کی طرف جانے میں سستی کرنے والوں کے حق میں نازل ہوئی۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یوم احد میں ابی سفیان کے تعاقب پر جانے والوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ابو سفیان اور اس کے لشکر کے تعاقب میں حمراء الاسد کی طرف جانے والوں کے حق میں نازل ہوئی اس کے راوی حضرت عکرمہ ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ احد کی جنگ سے جب ابو سفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو حضور نے ان صحابہ کو جو احد میں حاضر ہوئے تھے مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا۔ اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا میں اس امر کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالٰی ہی تمہارے مصالح اور اعمال جانتا ہے جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو یا پوشیدہ لہٰذا تمہیں چاہیے کہ امتثال امر کرتے رہو اس میں تمہارے حق میں عواقب حمیدہ ہیں اور اسی سے تم فائز الی المطلوب ہو گے (روح المعانی)

با محاورہ ترجمہ سولہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا ۞

بے شک ہم نے نازل کی تمہاری طرف (اے محبوب) کتاب سچائی والی کہ تم فیصلہ کرو لوگوں میں وہ جو تم کو اللہ دکھائے اور نہ ہو خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والے۔

وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۞

اور اللہ سے بخشش چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِیۡنَ یَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا ۞

اور نہ جھگڑو ان کی طرف سے جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈال چکے بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اسے جو خائن سیہ کار ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝

چھپاتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپا سکتے اللہ سے اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ ان میں سوچتے ہیں وہ بات جس میں اللہ راضی نہیں اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہیں۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

خبردار یہ جو تم جھگڑتے ہو ان کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو کون جھگڑے اللہ سے ان کی طرف سے قیامت کے دن یا کون ہوگا ان کا وکیل۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور جو عمل کرے برا یا ظلم کرے اپنی جان پر پھر بخشش چاہے اللہ سے تو پالے گا اللہ کو بخشنے والا اور مہربان۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور جو کرے گناہ تو اس کی کرنی اس کی جان پر ہے اور اللہ ہے جاننے والا حکمت والا۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو کرے خطا یا گناہ پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اس نے یقیناً اٹھایا بہتان اور کھلا گناہ۔

لفظی ترجمہ

اِنَّا۔ بیشک ہم نے	اَنْزَلْنَا۔ اتارا	اِلَیْکَ۔ تیری طرف	اَلْکِتٰبَ۔ کتاب کو
بِالْحَقِّ۔ حق کے ساتھ	لِتَحْکُمَ۔ تاکہ تو فیصلہ کرے	بَیْنَ۔ درمیان	النَّاسِ۔ لوگوں کے
بِمَا۔ جو	اَرٰىکَ۔ تمہیں دکھایا	اللّٰهُ۔ اللہ نے	وَ۔ اور
لَا۔ نہ	تَکُنْ۔ ہو تو	لِلْخَآئِنِیْنَ۔ خائنوں کیلئے	خَصِیْمًا۔ جھگڑنے والا
وَ۔ اور	اسْتَغْفِرِ۔ بخشش مانگو	اللّٰهَ۔ اللہ سے	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ	کَانَ۔ ہے	غَفُوْرًا۔ بخشنے والا	رَّحِیْمًا۔ مہربان
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	تُجَادِلْ۔ جھگڑو	عَنِ الَّذِیْنَ۔ ان سے جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَخْتَانُوْنَ ۔ خیانت کرتے ہیں ۔ اَنْفُسَهُمْ ۔ اپنی جانوں سے

اِنَّ ۔ بیشک ۔ اللّٰهَ ۔ اللہ ۔ لَا ۔ نہیں ۔ يُحِبُّ ۔ پسند کرتا

مَنْ ۔ اسے جو ۔ كَانَ ۔ ہو ۔ خَوَّانًا ۔ خائن ۔ اَثِيْمًا ۔ سیہ کار

يَسْتَخْفُوْنَ ۔ چھپاتے ہیں ۔ مِنَ النَّاسِ ۔ لوگوں سے ۔ وَ ۔ اور ۔ لَا ۔ نہ

يَسْتَخْفُوْنَ ۔ چھپا سکتے ۔ مِنَ اللّٰهِ ۔ اللہ سے ۔ وَ ۔ اور ۔ هُوَ ۔ وہ

مَعَهُمْ ۔ انکے ساتھ ہے ۔ اِذْ ۔ جب ۔ يُبَيِّتُوْنَ ۔ دل میں بات سوچتے ہیں

مَا ۔ جو ۔ لَا ۔ نہیں ۔ يَرْضٰى ۔ پسند کرتا ۔ مِنَ الْقَوْلِ ۔ ان کی اس

بات کو ۔ وَ ۔ اور ۔ كَانَ ۔ ہے ۔ اللّٰهُ ۔ اللہ

بِمَا ۔ اس سے جو ۔ يَعْمَلُوْنَ ۔ کرتے ہیں ۔ مُحِيْطًا ۔ گھیرے والا ۔ هٰاَنْتُمْ ۔ خبردار تم

هٰؤُلَاءِ ۔ وہ لوگ ہو ۔ جَادَلْتُمْ ۔ کر جھگڑتے ہو ۔ عَنْهُمْ ۔ ان سے ۔ فِیْ ۔ بیچ

الْحَيٰوةِ ۔ زندگی ۔ الدُّنْيَا ۔ دنیا کے ۔ فَمَنْ ۔ تو کون ۔ يُجَادِلُ ۔ جھگڑے گا

اللّٰهَ ۔ اللہ سے ۔ عَنْهُمْ ۔ انکے متعلق ۔ يَوْمَ ۔ دن ۔ الْقِيٰمَةِ ۔ قیامت کے

اَمْ ۔ یا ۔ مَنْ ۔ کون ۔ يَكُوْنُ ۔ ہوگا ۔ عَلَيْهِمْ ۔ ان پر

وَكِيْلًا ۔ وکیل ۔ وَ ۔ اور ۔ مَنْ ۔ جو ۔ يَعْمَلْ ۔ عمل کرے

سُوْٓءًا ۔ برے ۔ اَوْ ۔ یا ۔ يَظْلِمْ ۔ ظلم کرے ۔ نَفْسَهٗ ۔ اپنی جان پر

ثُمَّ ۔ پھر ۔ يَسْتَغْفِرِ ۔ بخشش مانگے ۔ اللّٰهَ ۔ اللہ سے تو ۔ يَجِدِ ۔ پائے گا

اللّٰهَ ۔ اللہ کو ۔ غَفُوْرًا ۔ بخشنے والا ۔ رَّحِيْمًا ۔ مہربان ۔ وَ ۔ اور

مَنْ ۔ جو ۔ يَّكْسِبْ ۔ کمائے ۔ اِثْمًا ۔ گناہ ۔ فَاِنَّمَا ۔ تو اسکے سوا نہیں کہ

يَكْسِبُهٗ ۔ کرتا ہے ۔ عَلٰى ۔ اوپر ۔ نَفْسِهٖ ۔ اپنی جان کے ۔ وَ ۔ اور

كَانَ ۔ ہے ۔ اللّٰهُ ۔ اللہ ۔ عَلِيْمًا ۔ جاننے والا ۔ حَكِيْمًا ۔ حکمت والا

وَ ۔ اور ۔ مَنْ ۔ جو ۔ يَّكْسِبْ ۔ کرے ۔ خَطِيْٓئَةً ۔ گناہ

اَوْ ۔ یا ۔ اِثْمًا ۔ غلطی ۔ ثُمَّ ۔ پھر ۔ يَرْمِ ۔ تھوپ دے

بِهٖ ۔ اسے کسی پر ۔ بَرِيْٓئًا ۔ اپنی براءت کیلئے ۔ فَقَدِ ۔ تو بے شک ۔ احْتَمَلَ ۔ اٹھایا اس نے

بُهْتَانًا ۔ بہتان ۔ وَّ ۔ اور ۔ اِثْمًا ۔ گناہ ۔ مُّبِيْنًا ۔ کھلا ہوا ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر پندرھواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ بے شک ہم نے نازل فرمائی اے محبوب سچی کتاب تمہاری طرف کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح اللہ تمہیں دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لِتَحْكُمَ ۔ تو فیصلہ کرے۔

اَرٰىكَ ۔ تجھے سمجھائے۔ اِرَاءَة سے نکلا اس کے معنی دکھانے کے ہیں۔

خَصِيْمًا ۔ جھگڑا کرنے والا۔

شان نزول: قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا لی اور اسے آٹے کی بوری میں رکھ کر زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپا دی جب زرہ کی تلاش کی گئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا وہ انکاری ہو گیا حتی کہ اس نے قسم کھالی۔ بوری ایک طرف سے پھٹی ہوئی تھی جب طعمہ ابن سمین یہودی کے یہاں لے جا رہا تھا تو اس پھٹے ہوئے حصہ سے آٹا گرتا گیا جو ابن سمین یہودی کے گھر تک پہنچا تھا اس سے کھوج لے کر ابن سمین یہودی کے گھر پہنچ ڈھونڈا گیا وہاں بوری میں زرہ بھی مل گئی یہودی نے کہا کہ یہ بوری طعمہ لایا اور میرے یہاں رکھ گیا۔

یہود کی جماعت نے اس امر کی شہادت دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کر لیا کہ یہودی کو چور ثابت کرنے کے لیے قسم بھی کھالی جائے تو مضائقہ نہیں تاکہ ہماری قوم الزام [illegible] سمجھ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں گے اور یہودی [illegible] نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف [illegible] دیکھنے والوں پر کھلا ہوا جرم بھی [illegible] گئی۔

کیونکہ یہودی پر جرم ظاہر ہو چکا تھا اس کے گھر سے مال برآمد ہو چکا تھا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں طعمہ اور اس کے ساتھیوں کی تکذیب کی گئی اور یہودی اور اس کے گواہوں کی تصدیق فرمائی گئی چنانچہ بارگاہ رسالت پناہ سے طعمہ کے ہاتھ کٹنے کا حکم ہوا گیا طعمہ یہ فیصلہ سن کر مرتد ہو گیا منافق تو پہلے ہی تھا مگر مکہ معظمہ جا کر کفار سے مل گیا۔ کفار نے بڑی عزت سے اس کو رکھا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک روز وہاں بھی چوری کی غرض سے نقب لگا رہا تھا کہ ایک پتھر دیوار سے سر پر لگا چیخا گھر والوں نے اس
کو وہاں سے بھی نکال دیا۔ وہاں سے یہ ایک قافلہ میں شامل ہو گیا۔ رات کے وقت اسی قافلہ کے مسافروں
کی چوری کرنے لگا۔ قافلے والوں نے اس کو مار مار کر ہلاک کر دیا (خازن)

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ میں اس امر کو ظاہر فرمایا کہ واقعہ کی حقیقت اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر حقیقتہً ظاہر فرما
دیتا ہے اور اس واقعہ کا علم عطا فرما کر مطلع کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت
سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے
فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص صرف اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے
مبارک ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق و حوادث آپ کے پیش نظر کر دیے ہیں
اور دوسرے لوگوں کی رائے یا مکاشفات ظنیات کا مرتبہ رکھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کسی ولی کے مکاشفہ پر شرعی فیصلہ موقوف نہیں مگر نبی کا خواب بھی وحی اور رویت ہے
تو رویت ہی ہے اس پر شرعی احکام کا لاگو کرنا جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ صاحب روح المعانی
نے اس پر دوسری روایت نقل کی ہے جو بخوف طوالت نقل نہیں کی گئی:

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ۙ
یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ
الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ○ اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں
ڈالتے ہیں بے شک اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز گنہگار کو۔ آدمیوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ
سے نہیں چھپا سکتے اور اللہ ان کے پاس ہے جب وہ دل میں بات سوچتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے
اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے:

اس آیت کریمہ میں گناہوں کے مرتکب ہو کر دھوکہ کرنے والوں اور لوگوں سے دغا بازی میں
جھکنے والوں کو زجر و توبیخ ہے اور لوگوں سے چھپانا یعنی حیا کرنا اگر بایں غرض چھپانا ہو کہ ممکن ہے شاید اللہ
تعالیٰ سے وہ کچھ بھی چھپا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ان کا سب حال کھلا ہے اس سے ان کا کوئی راز چھپ نہیں
سکتا جیسا کہ طرفداری میں جھوٹی قسم کھا کر طرفداری کرنے والوں نے کیا ہے ان سے خطاب ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَمْ
مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ○ سنو یہ جو تم ہو دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو کون جھگڑے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ سے قیامت کے دن کیا کوئی ہے جو ان کا وکیل ہو۔

اس آیت میں بھی ایسے لوگوں کو زجر کیا گیا۔ آگے فرمایا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور جو عمل کرے برا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو گناہ کرے تو اس کی کرنی اسی کی جان پر وبال ہوگی اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جو خطا یا گناہ کرے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے یقیناً بہتان اور کھلا گناہ کیا۔

اس میں اول یہ واضح کیا کہ گنہگار اگر توبہ کرے تو اللہ معاف فرما دے گا۔

دوسرے یہ فرمایا کہ کسی کو کسی کے گناہ پہ عذاب نہیں کیا جاتا صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

تیسرے یہ بتایا کہ اپنی سیہ کاری کسی پر تھوپ دینا کمینہ حرکت ہے یہ گناہ پر دوسرا گناہ ہے اللہ تعالٰے کے یہاں سے دوہری سزا ملے گی۔

بامحاورہ ترجمہ سولہواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْھُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

اور اگر (اے محبوب) نہ ہوتا فضل الٰہی تم پر اور رحمت تو ان میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکہ دے دیں اور وہ خود ہو کر دیں گے گمراہ اپنے کو اور تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اتارا ہے اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اور بتا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور ہے فضل الٰہی تم پر بہت بڑا۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو ایسا کرے اللہ کی رضا جوئی کے لیے تو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا ؑ

اور جو خلاف کرے رسول کا بعد اس کے کہ حق کھل گیا اور پیروی کرے مومنین کی راہ سے جدا تو ہم اسے ایسی گمراہی پر چھوڑ دیں گے اور پہنچائیں گے اسے جہنم میں اور بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور	لَوْ۔ اگر	لَا۔ نہ ہوتا	فَضْلُ۔ فضل
اللّٰہِ۔ اللہ کا	عَلَیْکَ۔ تجھ پر	وَ۔ اور	رَحْمَتُہٗ۔ اسکی رحمت
لَھَمَّتْ۔ تو آمادہ ہوتا	طَّآئِفَۃٌ۔ ایک گروہ	مِّنْھُمْ۔ ان سے	اَنْ۔ اس پر کہ
یُّضِلُّوْ۔ دھوکہ دے	کَ۔ تمہیں	وَ۔ اور	مَا۔ نہیں
یُضِلُّوْنَ۔ دھوکہ دیتا	اِلَّا۔ مگر	اَنْفُسَھُمْ۔ اپنی جان کو	وَ۔ اور
مَا۔ نہ	یَضُرُّوْنَکَ۔ نقصان پہنچا سکتا تمہیں		مِنْ شَیْءٍ۔ کچھ
وَ۔ اور	اَنْزَلَ۔ نازل کیا	اللّٰہُ۔ اللہ نے	عَلَیْکَ۔ تجھ پر
اَلْکِتَابَ۔ کتاب	وَ۔ اور	اَلْحِکْمَۃَ۔ حکمت	وَ۔ اور
عَلَّمَکَ۔ سکھایا تمہیں	مَا۔ جو	لَمْ۔ نہ	تَکُنْ۔ تھا تو
تَعْلَمُ۔ جانتا	وَ۔ اور	کَانَ۔ ہے	فَضْلُ۔ فضل
اللّٰہِ۔ اللہ کا	عَلَیْکَ۔ تم پر	عَظِیْمًا۔ زبردست	لَا۔ نہیں
خَیْرَ۔ بھلائی	فِیْ۔ بیچ	کَثِیْرٍ۔ بہت سے	مِّنْ نَّجْوٰھُمْ۔ انکے مشورں
کے	اِلَّا۔ مگر	مَنْ۔ جو	اَمَرَ۔ حکم کرے
بِصَدَقَۃٍ۔ صدقے کا	اَوْ۔ یا	مَعْرُوْفٍ۔ اچھی بات کا	اَوْ۔ یا
اِصْلَاحٍ۔ مصالحت کا	بَیْنَ۔ درمیان	النَّاسِ۔ لوگوں کے	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	یَّفْعَلْ۔ کرے	ذٰلِکَ۔ الیسا	اِبْتِغَآءَ۔ چاہتا ہوا
مَرْضَاتِ۔ رضامندی	اللّٰہِ۔ اللہ کی	فَسَوْفَ۔ تو جلدی	نُؤْتِیْہِ۔ دینگے ہم اسکو
اَجْرًا۔ اجر	عَظِیْمًا۔ زبردست	وَ۔ اور	مَنْ۔ جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

یُشَاقِقِ۔ خلاف کرے	الرَّسُوْلَ۔ رسول کا	مِنْۢ۔ اس کے	بَعْدِ۔ بعد
مَا۔ جو	تَبَیَّنَ۔ ظاہر ہوا	لَہُ۔ اس کے لیے	الْھُدٰی۔ ہدایت
وَ۔ اور	یَتَّبِعْ۔ پیچھے لگے	غَیْرَ۔ غیر	سَبِیْلِ۔ راستے
الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کے	نُوَلِّہٖ۔ تو چھوڑ دینگے ہم	مَا۔ اس پر	تَوَلّٰی۔ جس پر وہ گیا
وَ۔ اور	نُصْلِہٖ۔ پہنچائیں گے	جَھَنَّمَ۔ جہنم میں	وَ۔ اور
سَآءَتْ۔ بری ہے	مَصِیْرًا۔ لوٹنے کی جگہ		

مختصر تفسیر سولہواں رکوع سورۃ نساء پ۵

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ لَھَمَّتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ اَنْ یُّضِلُّوْکَ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَیْءٍ ط اور اگر نہ ہوتا اے محبوب! اللہ کا فضل تم پر اور رحمت تو ان میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکہ دیدیں اور نہیں دھوکہ دے سکتے مگر اپنی جانوں کو اور نہیں نقصان پہنچا سکتے تمہیں کچھ بھی۔

مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ خطاب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

فَضْلٌ۔ اصطلاح میں وہ عطیہ ہے جو استحقاق سے زیادہ دیا جائے۔

رَحْمَۃٌ۔ وہ ہے جو بغیر استحقاق کے دیا جائے۔

فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ کی تفسیر میں ایک قول تو یہ ہے کہ بِاِعْلَامِکَ بِمَا ھُمْ عَلَیْہِ بِالْوَحْیِ وَ یُنَبِّئُکَ بِالْحَقِّ۔ اللہ کا فضل یہ ہے کہ وحی کے ذریعہ تمام حالات کا علم عطا اور اعانت حق کے ساتھ ہر بات سے تنبیہ کر دیا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے لَوْلَا فَضْلُہٗ بِالنُّبُوَّۃِ وَرَحْمَتُہٗ بِالْعِصْمَۃِ فضل سے مراد نبوت ہے اور رحمت عصمت الٰہی میں حضور کو لینا ہے۔

ایک قول یہ ہے لَوْلَا فَضْلُہٗ بِالنُّبُوَّۃِ وَرَحْمَتُہٗ بِالْوَحْیِ۔ فضل الٰہی عطاء نبوت اور رحمت نزول وحی ہے

ایک قول یہ ہے اَلْمُرَادُ لَوْلَا حِفْظُہٗ لَکَ وَحِرَاسَتُہٗ اِیَّاکَ اگر اللہ اپنی حفاظت نہ فرماتا۔ اللہ آپ کی نگرانی خود نہ کرتا تو

لَھَمَّتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ۔ ہَمَّتْ کا لفظ ہَمّ سے بنا یعنی بہکا دینا۔ دھوکہ دینا۔ اگر آپ پر اللہ کا فضل و

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمت نہ ہوتی تو یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے

شانِ نزول:- یہیں هَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ سے مراد اسیر بن عروہ اور اس کی جماعت ہے۔ ایک واقعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثقیف کے چند شرپسند دربارِ رسالت میں حاضر آئے اور کہنے لگے یَا مُحَمَّدُ قَدْ جِئْنَاكَ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نَكْسِرَ اَصْنَامَنَا بِاَيْدِيْنَا وَعَلٰى اَنْ نَّتَمَتَّعَ بِالْعُزّٰى سَنَةً فَلَمْ يُجِبْهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ۔ ثقیف کے لوگ آئے اور عرض کی کہ اے محمد ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس شرط پر کہ اپنے بتوں کو اپنے ہاتھ سے ہم نہ توڑیں گے اور ایک سال عزی سے متمتع رہیں گے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ جواب نہ دیا اللہ نے انکی اس چال سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی عصمت میں لے لیا اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ابو مسلم کہتے ہیں کہ اس سے مراد منافقین کی جماعت ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لیے تیاری کر رہی تھی تو اللہ تعالے نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔

اور اَنْ يُّضِلُّوْكَ سے مراد قضاء حق سے روکنا یا اتباع مَا جَاءَ فِي اَمْرٍ میں قاصر ہونا ہے تو فضل اور رحمت الٰہی کی وجہ سے حضور اس سے محفوظ و مصئون رہے (روح المعانی)

یہی وجہ ہے کہ عقیدہ اہل سنت میں تمام انبیاء و ملائکہ معصوم ہیں پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تو بہ طریق اولے معصوم و مصئون ہوئی اس لیے کہ حضور تو سید الکل فی الکل ہادی سبل ہیں امام الانبیاء ہیں۔ سید الاصفیاء ہیں۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ اور اتاری اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اور سکھا دیا آپ کو وہ سب کچھ جو آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

کتاب و حکمت سے مراد قرآن کریم جو جامع ہے دونوں عنوان کی یعنی تعلیم شرعیہ اور سنت سنیہ اور عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کی تفسیر یہ ہے کہ اَيِ الَّذِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَضَمَائِرِ الصُّدُوْرِ۔ یعنی وہ سب چیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھا دی گئیں جسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے۔ مخفی امور اور دلوں میں محفوظ چیزیں اور اس کی وجہ سے اللہ تعالے نے کید کائدین کا حضور کے ذریعہ ابطال کرایا۔

اور امور دین احکام شرع اور خیر و شر تا قیامت بھی حضور پر روشن ہیں۔ ضحاک فرماتے ہیں اَيْ اَخْبَارَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ اخبار اولین و آخرین بھی حضور پر منکشف ہیں (روح المعانی)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت کریمہ میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا اور یہ فرمایا وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ اللہ کا زبردست فضل ہے جو حضور کے ساتھ مختص ہے آگے ارشاد ہے۔

لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ ان کے اکثر مشوروں کے اندر بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں مصالحت کا اور جو کرے ایسا اللہ کی رضا جوئی میں اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

لَا۔ نفی جنس ہے جس نے خیر کی مطلقًا نفی کر دی۔

خَيْرَ۔ سے مراد دین و دنیا کا ثواب ہے۔

نَجْوٰى۔ مشورہ کرنے والی جماعت کو بھی کہا جاتا ہے۔

عربی محاورہ میں نجویٰ مصدر ہے اور یہ واحد اور جمع پر یکساں بولا جاتا ہے فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً۔ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ سو اس کے نہیں کہ وہ کثیر شیطان کی طرف سے ہے۔ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ۔ مفردات راغب۔ روح المعانی فرماتے ہیں مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْجَمَاعَةُ اَوِ الْاِثْنَانِ سِرًّا۔ نجویٰ وہ بات ہے جس میں بڑی یا چھوٹی علیحدہ ہو کر مشورہ کرے۔

تو خلاصہ نجولی یہ نکلا کہ ایک دوسرے میں مشورہ کرنے والا یا دو چار میں مشورہ کرنا اس میں ان لوگوں میں بھلائی نہیں جو حضور کے خلاف مشورہ کریں مگر جو صدقہ دینے والے یا اچھی بات کرنے یا لوگوں میں مصالحت کرنے اور دفع ضرر کے لیے کریں وہ مبارک ہے (روح المعانی) اور جو ایسا کرے اور اس میں رضا جوئی حق مقصود ہو تو اسے اس کا بڑا ثواب ملے گا۔

اس کے آگے حضور کی مخالفت کرنے والوں کا انجام بیان ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا۔ اور جو اللہ کے رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا ہو اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے جہنم میں پہنچائیں گے اور بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

يُّشَاقِقِ۔ مخالفت کرے اس کا مصدر مُشَاقَّة ہے جو شق سے بنا ہے شق کے معنی جانب اور پہلو ہیں جس جانب رسول اکرم ہیں اس کے خلاف جانب چلے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نُوَلِّہٖ۔ ہم اس کو چلنے دیں گے اس کا مصدر تولیت ہے جس کے معنی والی بنانا۔ یہاں اختیار دینے کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اس شخص کی سزا کا اعلان ہے جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کرے مخالفت کرے حالانکہ صداقت واضح ہو گئی۔ لیکن انہوں نے حکم کے خلاف کیا اور اپنا راستہ علیحدہ بنا لیا ایسے شخص کے لیے فیصلہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں جو چاہے راستہ اختیار کرے ایک دن ضرور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جو بہت بری جگہ ہے۔ مشرکوں کا راستہ اختیار کرنے والوں کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اس آیۃ میں امت کا حجت ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اجماع کو حجت قرار دیتے ہیں۔

مزنی راوی ہیں کہ میں امام شافعی کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آئے۔ صوف کا لباس ملبوس کیے ہوئے اور ہاتھ میں ان کے عصا تھا۔ وہ امام صاحب کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گئے اور سوال کیا کہ دین الٰہی کے لیے کیا کیا حجت ہیں امام صاحب نے فرمایا کِتَابُ اللّٰہِ۔ اللہ کی کتاب وہ بولے وَمَاذَا؟ اور کیا ہے تو فرمایا سُنَّۃُ نَبِیِّہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور کی حدیث۔

تو وہ بولے اور کیا ہے تو امام صاحب نے فرمایا اِتِّفَاقُ الْاُمَّۃِ تو انہوں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ ھُوَ الْاَخِیْرُ اَھُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔ یہ کہاں سے آپ نے لیا کیا یہ قرآن پاک میں ہے تو امام صاحب نے کچھ سکوت فرمایا تو وہ صاحب الصوف بولے میں دن رات کی مہلت دیتا ہوں۔ اس میں آپ آیت پیش کر سکیں تو فبہا۔

تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر ایک دن اپنے گھر میں گوشۂ تنہائی میں بیٹھ گئے تیسرے روز ظہر اور عصر کے مابین باہر تشریف لائے دیکھا آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا تھا۔ کہ حسب وعدہ وہ شیخ بھی آ گئے اور بیٹھتے ہی بولے حَاجَتِیْ۔ میرا مقصد حل کیجیے امام صاحب نے فرمایا نَعَمْ۔ ہاں اور اَعُوْذُ و بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔

آیۂ کریمہ سن کر وہ شیخ بولے صَدَقْتَ وَقَامَ وَذَھَبَ۔ آپ نے سچ کہا اور کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ اس کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّفِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی ظَفِرْتُ بِھَا۔ میں نے ہر دن میں تین بار اور رات میں تین بار تین دن قرآن پاک

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تلاوت کی تو اللہ نے فتحیاب کیا۔

بامحاورہ ترجمہ سترہواں رکوع سورۃ النساء پ ۵

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝

بے شک اللہ نہ بخشے گا اسے جس نے اس کا شریک ٹھہرایا اور اس کے بغیر جسے چاہے معاف فرما دے اور جو شرک کرے اللہ کے ساتھ وہ یقیناً دور کی گمراہی میں پڑا۔

إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝

یہ لوگ نہیں پوجتے اللہ کے سوا مگر عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

جس پر اللہ نے لعنت کی اور کہنے لگا ضرور میں تیرے بندوں میں سے کچھ مفروضہ حصہ لوں گا۔

وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝

اور مجھے قسم ہے میں ضرور گمراہ کر دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں اور ضرور کہوں گا تو وہ بدل دیں گے تخلیق الٰہی کو اور جو پکڑے شیطان کو دوست اللہ کے سوا تو یقیناً وہ کھلے نقصان میں پڑا۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ۝

(شیطان) انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وعدہ شیطان کا نہیں مگر فریب۔

أُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

یہ وہ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور نہ پائیں گے اس سے بچنے کی جگہ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝

اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے قریب ہے کہ انہیں ہم جنت میں داخل کریں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کون ہے اللہ سے زیادہ سچی

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات والا۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	کچھ نہیں تمہارے خیال سے اور نہ کتاب والوں کی ہوس سے جو برا عمل کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور نہیں پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝	اور جو عمل کرے گا نیک مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ داخل کیے جائیں گے جنت میں اور ان پر تل برابر ظلم نہ ہوگا۔
وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝	اور کون ہے جس کا دین اس سے بہتر ہو جس نے جھکایا اپنا منہ اللہ کے لیے اور وہ نیک ہے اور متبع ہے دین ابراہیم کا جو ہر باطل سے جدا تھا اور پکڑا اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست۔
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝	اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہے اللہ ہر شے پر محیط۔

لفظی ترجمہ

اِنَّ۔ بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	لَا۔ نہیں	يَغْفِرُ۔ بخشے گا
اَنْ۔ یہ کر	يُّشْرَكَ۔ شرک کیا جائے	بِهٖ۔ اسکے ساتھ	وَ۔ اور
يَغْفِرُ۔ بخشے گا	مَا۔ جو	دُوْنَ۔ نیچے	ذٰلِكَ۔ اس کے ہیں
لِمَنْ۔ جسے	يَّشَآءُ۔ چاہے	وَ۔ اور	مَنْ۔ من جو
يُّشْرِكْ۔ شریک بنائے	بِاللّٰهِ۔ اللہ کا	فَقَدْ۔ تو بیشک	ضَلَّ۔ وہ گمراہ ہوا
ضَلٰلًا۔ گمراہی	بَعِيْدًا۔ دور کی	اِنْ۔ نہیں	يَّدْعُوْنَ۔ پوجتے
مِنْ۔ اس کے	دُوْنِهٖ۔ سوا	اِلَّا۔ مگر	اِنٰثًا۔ عورتوں کو
وَ۔ اور	اِنْ۔ نہیں	يَّدْعُوْنَ۔ پوجتے وہ	اِلَّا۔ مگر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَیْطٰنًا۔ شیطان　مَّرِیْدًا۔ سرکش کو　لَّعَنَہُ۔ لعنت کی اس پر　اللّٰہُ۔ اللہ نے
وَ۔ اور　قَالَ۔ بولا　لَاَتَّخِذَنَّ۔ ضرور لونگا میں　مِنْ عِبَادِکَ۔ تیرے
بندوں سے　نَصِیْبًا۔ حصہ　مَّفْرُوْضًا۔ مقرر　وَ۔ اور
لَاُضِلَّنَّھُمْ میں ضرور گمراہ کروں گا ان کو　وَ۔ اور　لَاُمَنِّیَنَّھُمْ۔ آرزوئیں دلاؤں
گا ان کو　وَ۔ اور　لَاٰمُرَنَّھُمْ۔ ضرور حکم دوں گا ان کو
فَلَیُغَیِّرُنَّ۔ تو وہ ضرور بدلیں گے　خَلْقَ۔ پیدائش　اللّٰہِ۔ اللہ کی
وَ۔ اور　مَنْ۔ جو　یَّتَّخِذِ۔ پکڑے　الشَّیْطٰنَ۔ شیطان کو
وَلِیًّا۔ دوست　مِنْ دُوْنِ۔ سوا　اللّٰہِ۔ اللہ کے　فَقَدْ۔ تو بیشک
خَسِرَ۔ خسارہ اٹھایا　خُسْرَانًا۔ خسارہ　مُّبِیْنًا۔ کھلا کھلا　یَعِدُ۔ وعدہ دیتا ہے
ھُمْ۔ ان کو　وَ۔ اور　یُمَنِّیْھِمْ۔ آرزوئیں دلاتا ہے　وَ۔ اور
مَا۔ نہیں　یَعِدُ۔ وعدہ دیتا　ھُمْ۔ ان کو　الشَّیْطٰنُ۔ شیطان
اِلَّا۔ مگر　غُرُوْرًا۔ دھوکے کا　اُولٰٓئِکَ۔ یہ لوگ　مَاْوٰھُمْ۔ ان کا ٹھکانا
جَھَنَّمُ۔ دوزخ ہے　وَ۔ اور　لَا۔ نہیں　یَجِدُوْنَ۔ پائیں گے
عَنْھَا۔ اس سے　مَحِیْصًا۔ کوئی پناہ　وَ۔ اور　الَّذِیْنَ۔ وہ جو
اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے　وَ۔ اور　عَمِلُوا۔ عمل کیے　الصّٰلِحٰتِ۔ نیک
سَنُدْخِلُھُمْ عنقریب داخل کرینگے ہم انکو　جَنّٰتٍ۔ باغوں میں　تَجْرِیْ۔ کہ چلتی ہیں
مِنْ تَحْتِھَا۔ ان کے نیچے　الْاَنْھٰرُ۔ نہریں　خٰلِدِیْنَ۔ ہمیشہ رہیں　فِیْھَا۔ اس میں
اَبَدًا۔ دوام　وَعْدَ۔ وعدہ　اللّٰہِ۔ اللہ کا　حَقًّا۔ سچا ہے
وَ۔ اور　مَنْ۔ کون　اَصْدَقُ۔ زیادہ سچا ہے　مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ سے
قِیْلًا۔ بات میں　لَیْسَ۔ نہیں　بِاَمَانِیِّکُمْ تمہاری خواہشوں پر　وَ۔ اور
لَا۔ نہ　اَمَانِیِّ۔ خواہشات　اَھْلِ۔ اہل　الْکِتٰبِ۔ کتاب پر
مَنْ۔ جو　یَّعْمَلْ۔ عمل کرے گا　سُوْٓءًا۔ برے　یُجْزَ۔ بدلہ پائے گا
بِہٖ۔ اس کا　وَ۔ اور　لَا۔ نہ　یَجِدْ۔ پائے گا
لَہٗ۔ اپنے لیے　مِنْ دُوْنِ۔ سوا　اللّٰہِ۔ اللہ کے　وَلِیًّا۔ کوئی دوست
وَ۔ اور　لَا۔ نہ　نَصِیْرًا۔ مددگار　وَ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ ۔ جو	یَّعْمَلْ ۔ عمل کرے	مِنَ الصّٰلِحٰتِ ۔ نیک	مِنْ ذَکَرٍ ۔ مرد ہو
اَوْ ۔ یا	اُنْثٰی ۔ عورت	وَ ۔ اور	ھُوَ ۔ وہ
مُؤْمِنٌ ۔ مومن ہو	فَاُولٰٓئِکَ ۔ تو یہ	یَدْخُلُوْنَ ۔ داخل ہوں گے	
الْجَنَّۃَ ۔ جنت میں	وَ ۔ اور	لَا ۔ نہ	یُظْلَمُوْنَ ۔ ظلم کیے جائینگے
نَقِیْرًا ۔ تل برابر	وَ ۔ اور	مَنْ ۔ کون	اَحْسَنُ ۔ بہتر ہے
دِیْنًا ۔ دین میں	مِمَّنْ ۔ اس سے	اَسْلَمَ ۔ جو جھکائے	وَجْھَہٗ ۔ اپنا چہرہ
لِلّٰہِ ۔ اللہ کے لیے	وَ ۔ اور	ھُوَ ۔ وہ	مُحْسِنٌ ۔ نیک ہو
وَ ۔ اور	اتَّبَعَ ۔ پیروی کرے	مِلَّۃَ ۔ مذہب	اِبْرٰھِیْمَ ۔ ابراہیم کی
حَنِیْفًا ۔ جو ہر باطل سے جدا ہے		وَ ۔ اور	اتَّخَذَ ۔ بنایا
اللّٰہُ ۔ اللہ نے	اِبْرٰھِیْمَ ۔ ابراہیم کو	خَلِیْلًا ۔ دوست	وَ ۔ اور
لِلّٰہِ ۔ اللہ ہی کا ہے	مَا ۔ جو کچھ	فِی ۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ ۔ آسمانوں کے ہے
وَ ۔ اور	مَا ۔ جو	فِی ۔ بیچ	الْاَرْضِ ۔ زمین کے ہے
وَ ۔ اور	کَانَ ۔ ہے	اللّٰہُ ۔ اللہ	بِکُلِّ ۔ ہر ایک
شَیْءٍ ۔ چیز کو	مُّحِیْطًا ۔ گھیرنے والا		

مختصر تفسیر سترھواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ؀ بے شک اللہ نہیں بخشے گا اسے جو شریک مانے اس کا اور بخشے گا اس سے ماسوا جسے چاہے اور شریک کرے اللہ کا تو تحقیق وہ گمراہ ہوا دور کی گمراہی میں۔

شرک ایسا جرم ہے جسے اللہ کبھی معاف نہ کرے گا اگر کوئی اسلام میں داخل رہے اللہ و رسول کی اطاعت کرتا رہے تو اللہ تعالے اس کے گناہ صغیرہ و کبیرہ معاف کر دیتا ہے مگر شرک کو۔ مشرک کا راستہ مغفرت اور اسکی رحمت سے دور ہے۔

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ایک معمر اعرابی کے حق میں نازل ہوئی اس نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر آکر عرض کی حضور میں بوڑھا ہوں اور بے حد بیباہ کا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر میں نے جب سے اللہ تعالیٰ پر یقین کیا اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کا شریک نہیں مانا اور اس کے سوا کسی کو اپنا حمایتی اور مددگار حقیقی نہ جانا اور جرأت کر کے کبھی گناہ میں مبتلا نہیں ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے بھاگ سکتا ہوں۔ شرمندہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس کی مغفرت چاہتا ہوں فکرمند ہوں کہ یوم حشر میرا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ نص صریح ہے کہ شرک کرنے والا اگر شرک کرتا مر جائے تو بخشا نہ جائے گا۔ البتہ اگر مشرک اپنے شرک سے توبہ کرے اور اس کے بعد مرے تو اس کی توبہ اور ایمان مقبول ہے۔ روح المعانی۔ مدارک

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًاۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًاۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًاۙ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًاؕ

نہیں پوجتے وہ اللہ کے سوا مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور جس نے کہا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں سے کچھ مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں اور ضرور انہیں کہوں گا کہ اللہ کی تخلیق میں تغیر کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو پکڑے گا وہ صریح نقصان و خسران میں پڑے گا۔

ان مشرکوں کی عقل تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ قوی و قادر سے منہ موڑ کر پتھروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اور ان کا نام بھی عورتوں کا سا ہے وہ شیطان کے بہکانے میں آ گئے وہ شیطان کو پکارتے ہیں۔

یہاں اِنْ نافیہ ہے اس بنا پر یہاں معنی نفی میں لیے گئے اور اِنَاثًا سے مراد عورت اس بنا پر ہے کہ مشرکین کے بتوں کے نام عموماً مونث ہیں جیسے لات، منات، ہبل، سواع، ذوالخلصہ وغیرہ یہ سب مونث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا جو بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اس قبیلہ کو قبیلہ انثی فلاں کہتے تھے علاوہ ازیں اِلَّا اِنْثًا کو قرأت صدیقیہ میں اِلَّا اُوْثَانًا بھی پڑھا گیا ہے۔

اور سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت میں الا انثا بھی ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہی ہیں۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ملائکہ کو بھی بنات اللہ کہا کرتے تھے اور اسی وجہ میں وہ بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجایا کرتے تھے۔ (روح المعانی)

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۔ اور نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو اس لیے کہ اس کے بہکانے سے بت پرستی کرتے ہیں

تحقیق لفظ یدعوا

اس کا مبدأ اشتقاق دعا ہے۔ علامہ راغب اصفہانی مفردات میں فرماتے ہیں

بمعنی ندا - اَلدُّعَاءُ کَالنِّدَاءِ قَالَ تَعَالٰی کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَّنِدَاءً۔

بمعنی تسمیہ - مثلاً دَعَوْتُ اِبْنِیْ زَیْدًا ۔ قَالَ تَعَالٰی لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔ کبھی یہ لفظ نداء کے معنی دیتا ہے جیسے اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ جیسے وہ جو چیختا ہے ان کے سامنے جو نہیں سنتے مگر آواز اور پکار اور تسمیہ (نام لینا) کے معنی میں آتا ہے جیسے میں نے اپنے بیٹے زید کو بلایا اور اللہ تعالٰی نے فرمایا رسول کو نام لے کر نہ پکارا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کا نام لے کر پکارتے ہو۔

بمعنی سوال :- دَعَوْتُہٗ اِذَا سَأَلْتَہٗ وَاِذَا اسْتَغَثْتَہٗ قَالَ تَعَالٰی قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ اَیْ سَلْہُ سوال کرنے کے معنی میں جیسے "میں نے اسے پکارا" جب تو اس سے سوال کرے اور مدد چاہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہنے لگے ہمارے لیے اپنے رب کو پکار یعنی سوال کر۔

بمعنی فزع و حسرت و تأسف - قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ - مَعْنَاہُ بَیْنَہُمَا قَالَ تَعَالٰی اِنَّکُمْ اِذَا اَصَابَتْکُمْ شِدَّۃٌ لَمْ تَفْزَعُوْا اِلَّا اِلَیْہِ۔ وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّہٗ مُنِیْبًا اِلَیْہِ۔ لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا کَثِیْرًا۔ اور کبھی گھبراہٹ اور حسرت و افسوس کے معنی دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا بھلا بتاؤ تو اگر آجائے تم پر اللہ کا عذاب یا آجائے تمہارے پاس قیامت کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے یہاں اس کا یہ معنی ہے کہ جب تمہیں کوئی سختی پہنچتی ہے تو تم اسی کے حضور اپنی گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہو اور فرمایا خوف اور امید کے لیے اسی کو پکارو۔ اور فرمایا جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو حسرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور فرمایا۔ تم ایک موت نہ مانگو تم بہت دفعہ موت مانگو گے۔

بمعنی حث یعنی برانگیختہ کرنا۔ آمادہ کرنا۔ کَمَا قَالَ تَعَالٰی رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ۔ یٰقَوْمِ مَا لِیْ اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجٰوۃِ وَتَدْعُوْنَنِیْ اِلَی النَّارِ

اللہ تعالٰی نے فرمایا (یوسف علیہ السلام کا قول) اے میرے رب مجھے قید خانہ بہت ہی محبوب ہے اس فعل بد سے جس کی طرف یہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔ اور فرمایا اور اللہ تمہیں سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور فرمایا اے میری قوم کیا بات ہے کہ میں تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو آگ کی طرف بلاتے ہو۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روح المعانی میں ہے وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اَیْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ بِعِبَادَةِ تِلْكَ الْاَوْثَانِ اِلَّا شَیْطَانًا مَّرِیْدًا۔ اِذْ هُوَ الَّذِیْ اَمَرَهُمْ بِعِبَادَتِهَا وَاَغْرَاهُمْ فَكَانَتْ طَاعَتُهُمْ لَهٗ عِبَادَةً۔ اور نہیں پکارتے یعنی نہیں عبادت کرتے ان بتوں کی پوجا کر کے مگر شیطان مردود کی۔ کیونکہ اسی نے ان کو ان بتوں کی عبادت کا حکم دیا اور ان کو آمادہ کیا تو ان کی اطاعت شیطان کی عبادت ہوئی۔

وَقِیْلَ الْمُرَادُ مِنْ یَّدْعُوْنَ یُطِیْعُوْنَ فَلَا مُنَافَاةَ اَیْضًا۔ ایک قول یہ ہے کہ پکارتے ہیں کا معنی ہے اطاعت کرتے ہیں تو یہ بھی اس کے منافی نہیں ہے۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الشَّیْطَانِ هُنَا اِبْلِیْسُ۔ اور ظاہر یہ ہے کہ شیطان سے مراد یہاں ابلیس ہے۔

تو خلاصہ معنی یَدْعُوْنَ کے یَعْبُدُوْنَ نکلے اور یہی ترجمہ مفسرین نے اختیار فرمایا۔

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ۔ یَعْنِیْ عَنِ الْحَقِّ۔

وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ۔ اَلْاَمَانِیَّ الْبَاطِلَ وَاَقُوْلُ لَهُمْ لَیْسَ وَرَاءَكُمْ بَعْثٌ وَّلَا نَشْرٌ وَّلَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا ثَوَابٌ وَّلَا عِقَابٌ فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔ یعنی باطل وسوسے اور آرزوئیں ان میں ڈالوں گا اور کہوں گا اس زندگی کے بعد بعث اور نشر من القبور کچھ نہیں ہے اور جنت دوزخ اور ثواب وعذاب کچھ نہیں لہذا جو چاہو کرو۔

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ۔ اور انہیں حکم کروں گا تو وہ چوپایوں کے کان چیریں گے۔

یہ مشرکین کی ایک خاص رسم اعتقادی تھی کہ جب اونٹنی پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے وقف کرتے اس کو بحیرہ کہتے تھے شیطان نے اس فعل کو ان کے دل میں عبادت قرار دیا تھا اس کے کان چیر دیتے تاکہ دیکھنے والے سمجھ لیں کہ یہ اونٹنی پانچ بچے دے کر ہم پر حرام ہو چکی ہے اور۔

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ مردوں کا عورت کی شکل میں آنا۔ زنانہ لباس پہننا۔ عورتوں کی طرح مٹک مٹک کر ہیجڑوں کے گفتگو کرنا۔ جسم گودوانا۔ سرمہ سیندور جسم میں پیوست کرانا۔ نقش ونگار چاند تارا۔ فرضی خال بنوانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی کا کلیں کرنا۔ چوٹی مانگ کر کے اس میں زر افشانی کرنا یہ سب کچھ اس میں داخل ہے (روح المعانی)

غرضیکہ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا۔ جو بھی اللہ کے سوا شیطان سے دوستی کرے گا وہ کھلے خسران ونقصان میں پڑے گا۔ آگے ارشاد ہے۔

یَعِدُهُمْ وَیُمَنِّیْهِمْ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا۝ انہیں وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور وہ وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

شیطان کے وعدے دینا لغو آرزوئیں ڈالنا یہ سب اس کے فریب ہیں مثلاً نصرت و سلامت کا وعدہ۔ فقر و فاقہ سے محفوظ رہنے کا وعدہ۔ دنیا میں زیادہ دن زندہ رہنے کی آرزو۔ عیش و عشرت میں ہمیشہ رہنے کی تمنا۔

تو ایسے لوگ جب جہنم میں بھیجے جائیں گے تو ان کے لیے کوئی محیص نہ ہوگا۔ یعنی مفر نہ ملے گا۔ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں اَیْ مَعْدَلًا وَمَهْرَبًا یعنی بھاگنے کی جگہ اور نجات کا مقام نہ ملے گا۔ یہ اسم مکان ہے یا معدر میمی حاص یحیص فی امر یعسر التخلص منہ یعنی ایسی مصیبت میں پڑنا کہ اس سے خلاصی مشکل ہو۔ آگے ارشاد ہے جس میں مومنین کو بشارت جنت ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا۝ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے قریب ہے کہ ہم انہیں داخل کریں گے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور اللہ سے زیادہ کون ہے سچا۔

اس آیۂ کریمہ کا مفہوم الفاظ سے واضح ہے اور خالدین فیہا کے ساتھ ابدا فرمانے کا یہ فائدہ واضح ہے کہ صرف خالدین فیہا اگر کہا جاتا تو تادیر جنت میں رہنا سمجھ میں آتا مگر جب ابدا بھی ساتھ کہہ دیا تو دوام اور ہمیشگی۔ لایخرج منہا۔ اس سے کبھی نہ نکالے جائیں گے کے معنی مستفاد ہوئے۔ اب یہود و نصاریٰ کے عقیدہ باطلہ فاسدہ کا رد ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا۝

کچھ نہیں تمہارے خیالوں کی حقیقت اور نہ اہل کتاب کی ہوس جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار اور جو اچھے کام کرے گا مرد سے ہو یا عورت سے اور ہو مومن تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

یُجْزَ۔ سزا دیا جائے گا۔ جزا سے بنا۔ عربی میں جزا بھلائی اور برائی دونوں کے بدلے کو کہتے ہیں۔ یہاں برائی کے بدلے کا ذکر ہے اس لیے سزا ترجمہ کیا گیا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَقِیْرًا۔ ذرا سا۔ عربی میں نقیر اس گہری لکیر کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اردو میں کہتے ہیں تل بھر یا ذرا سا۔

اس آیت سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اعمال صالح جب ہی مفید ہیں جب پہلے ایمان صحیح ہو۔ ورنہ ہزارہا ہندو مشرک لاکھوں نصرانی یہودی، ہزارہا مرزائی قادیانی نیک عمل کرنے والے ہیں لیکن جب ایمان نہ ہو ان کی نیکیاں رائیگاں ہیں اس لیے کہ اعمال علیحدہ شے ہیں اور عقیدہ علیحدہ چیز ہے۔ عمل داخل ایمان نہیں ہیں۔

شان نزول: حضرت ابن جریر۔ ابن ابی حاتم نے حضرت امام سدی سے روایت کی کہ ایک دفعہ مسلمانوں اور اہل کتاب میں مناظرہ ہوا۔ یہود بولے ہمارے نبی موسی علیہ السلام تمہارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور افضل ہیں ہماری کتاب توریت تمہاری کتاب قرآن کریم سے پہلے ہے ہمارا قبلہ بیت المقدس تمہارے قبلہ سے پہلے ہے لہذا ہم جنتی ہیں خواہ کچھ بھی کریں۔ اور یہی بات عیسائیوں نے بھی کہی

مسلمانوں نے جواب دیا ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں۔ ہمارا قرآن غیر منسوخ ہے ہمارا قبلہ بیت المقدس سے افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (روح المعانی)

اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہود و نصاری کا جو گمان ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں تذکرہ ہے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اس کا رد فرمایا کہ یہ تمہارے خیال باطل ہیں تم ابناء اللہ نہیں اور کوئی اس کا رشتہ دار یا ابناء اللہ ہو بھی نہیں سکتا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اس کی صفات قدیمہ سے ہے اور بارگاہ الٰہی میں جو جیسا عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اسے اس کا بدلہ ملے گا اور بقدر نقیر بھی اس پر ظلم نہ ہوگا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ط وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ○ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ○ اور اس سے بہتر کس کا دین ہے جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا اور وہ نیک عقیدہ ہے اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو حنیف یعنی ہر باطل سے جدا ہے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست پکڑا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے۔

اَسْلَمَ۔ جھکا لیا۔ یہ لفظ اسلام سے ہے۔ اسلام کے معنی جھکانا۔ تابعداری کرنا۔

وَجْهَهٗ۔ اپنا چہرہ نیچا کیا عاجزی سے سر جھکایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُحْسِنٌ۔ احسان۔ نیکی کرنے والا۔

حَنِیْفًا۔ حنف سے بنا اس کے معنی مائل ہونا۔ حنیف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے تمام دینوں کو چھوڑ کر سچا دین اختیار کرنے والا۔

خَلِیْلًا۔ خلت سے ماخوذ ہے۔ خلت صفائے مودت اور انقطاع عن الغیر کو کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا۔

ایک قول یہ ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ صفت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔

اور تمام انبیاء علیہم السلام کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کو حاصل ہیں بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اللہ کے خلیل بھی ہیں یہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حضور حبیب بھی ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالے کے احاطۂ علم وقدرت میں ہے۔ احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کے لیے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم الٰہی سے خارج نہ ہو۔

شان نزول:۔ یہود و نصاری نے کہا اے مسلمانو! تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہم تم دونوں بارگاہ الٰہی میں یکساں ہیں نیکی کریں تو ثواب لیں گناہ کریں تو سزا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

بامحاورہ ترجمہ اٹھارہواں رکوع سورۃ نساء پ۵

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ○

اور آپ سے سوال کرتے ہیں عورتوں کے بارے میں فرما دیجئے اللہ فتوی دیتا ہے تمہیں ان کے اندر اور وہ جو تم پر پڑھا جاتا ہے کتاب میں یتیم کے حق میں جو عورتیں ہیں ایسی کہ تم نہیں دیتے انہیں جو مقرر ہے ان کے لیے اور منہ پھیرتے ہو اس سے یہ کہ ان سے نکاح کرو اور کمزور بچوں کے بارے میں کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی کرو تم تو بے شک اللہ اس کا جاننے والا ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا
اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ
الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

اور اگر کوئی عورت خوف کرے اپنے شوہر سے بے رغبتی کا یا زیادتی کا تو نہیں گناہ دونوں پر اس کا کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہتر ہے اور دل آیا ہوا ہو لالچ کے پھندے میں اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری تو بے شک اللہ ہی تمہارے عمل جانتا ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ
النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ
الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ○

اور تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے یہ کہ عدل کرو عورتوں میں اگرچہ تم حرص کرو تو یہ نہیں کہ ایک طرف جھک جاؤ پورا جھکنا اور چھوڑ دو دوسری کو لٹکا ہوا اور اگر تم صلح رکھو اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ○

اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ سب کو غنی کرے گا اپنی کشائش سے اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ○

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور بے شک حکم کیا ہم نے انہیں جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور تمہیں بھی حکم کیا کہ اللہ سے ڈرو اور اگر نافرمانی کرو تو بے شک اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہے اللہ غنی سراہا گیا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○

اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ کارساز۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ
بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ○

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور لے آئے اوروں کو اور اللہ کو اس کی قدرت ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ

جو ہے کہ چاہے ثواب دنیا تو اللہ کے پاس ہے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ○ — ثواب دنیا و آخرت کا اور اللہ ہے سنتا اور دیکھتا۔

لفظی ترجمہ

وَ۔ اور — یَسْتَفْتُوْنَکَ۔ سوال کرتے ہیں آپ سے — فِی۔ بیچ
النِّسَآءِ۔ عورتوں کے — قُلِ۔ کہدو — اللّٰہُ۔ اللہ — یُفْتِیْکُمْ۔ فتوے دیتا ہے
تم کو — فِیْهِنَّ۔ انکے متعلق — وَ۔ اور — مَا۔ جو
یُتْلٰی۔ پڑھا جاتا ہے — عَلَیْکُمْ۔ تم پر — فِی۔ بیچ — الْکِتٰبِ۔ کتاب کے
فِیْ۔ بیچ — یَتٰمَی۔ یتیم — النِّسَآءِ۔ عورتوں کے — الّٰتِیْ۔ وہ کہ
لَا۔ نہیں — تُؤْتُوْنَهُنَّ۔ دیتے ہو انکو — مَا۔ جو — کُتِبَ۔ لکھا گیا
لَهُنَّ۔ ان کے لیے — وَ۔ اور — تَرْغَبُوْنَ۔ پسند نہیں کرتے ہو تم
اَنْ۔ یہ کہ — تَنْکِحُوْ۔ نکاح کرو — هُنَّ۔ ان سے — وَ۔ اور
الْمُسْتَضْعَفِیْنَ۔ کمزور — مِنَ الْوِلْدَانِ۔ بچوں کے متعلق — وَ۔ اور
اَنْ۔ یہ کہ — تَقُوْمُوْا۔ قائم ہو تم — لِلْیَتٰمٰی۔ یتیموں کے لیے — بِالْقِسْطِ۔ انصاف سے
وَ۔ اور — مَا۔ جو کچھ — تَفْعَلُوْا۔ کرتے ہو — مِنْ خَیْرٍ۔ بھلائی سے
فَاِنَّ۔ تو بیشک — اللّٰہَ۔ اللہ — کَانَ۔ ہے — بِهٖ۔ اسکو
عَلِیْمًا۔ جاننے والا — وَ۔ اور — اِنِ۔ اگر — امْرَاَۃٌ۔ کوئی عورت
خَافَتْ۔ ڈرے — مِنْ بَعْلِهَا۔ اپنے شوہر سے — نُشُوْزًا۔ بے رغبتی سے
اَوْ۔ اور یا — اِعْرَاضًا۔ نفرت سے — فَلَا۔ تو نہیں — جُنَاحَ۔ گناہ
عَلَیْهِمَا۔ ان پر — اَنْ۔ یہ کہ — یُّصْلِحَا۔ صلح کرلیں — بَیْنَهُمَا۔ آپس میں
صُلْحًا۔ کوئی صلح — وَ۔ اور — الصُّلْحُ۔ صلح ہی — خَیْرٌ۔ بہتر ہے
وَ۔ اور — اُحْضِرَتِ۔ جھکتے ہیں — الْاَنْفُسُ۔ دل — الشُّحَّ۔ بخل کے ساتھ
وَ۔ اور — اِنْ۔ اگر — تُحْسِنُوْا۔ نیکی کرو — وَ۔ اور
تَتَّقُوْا۔ پرہیزگاری — فَاِنَّ۔ تو بیشک — اللّٰہَ۔ اللہ — کَانَ۔ ہے۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِمَا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ کرتے ہو تم	خَبِيْرًا۔ خبردار	وَ۔ اور
لَنْ۔ ہرگز نہیں	تَسْتَطِيْعُوْا۔ طاقت رکھتے تم	اَنْ۔ یہ کہ	تَعْدِلُوْا۔ انصاف کرو
بَيْنَ۔ درمیان	النِّسَآءِ۔ عورتوں کے	وَ۔ اور	لَوْ۔ اگرچہ
حَرَصْتُمْ۔ خواہش کرو تم	فَلَا۔ تو نہ	تَمِيْلُوْا۔ جھکو تم	كُلَّ۔ پورا
الْمَيْلِ۔ جھک جانا	فَتَذَرُوْ۔ کہ چھوڑ دو	هَا۔ اس دوسری کو	كَالْمُعَلَّقَةِ۔ لٹکی ہوئی
وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	تُصْلِحُوْا۔ مصالحت کرو	وَ۔ اور
تَتَّقُوْا۔ پرہیزگاری	فَاِنَّ۔ تو بیشک	اللّٰهَ۔ اللہ	كَانَ۔ ہے
غَفُوْرًا۔ بخشنے والا	رَّحِيْمًا۔ مہربان	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
يَّتَفَرَّقَا۔ دونوں جدا ہوں	يُغْنِ۔ تو بے نیاز کریگا	اللّٰهُ۔ اللہ	كُلًّا۔ ہر ایک کو
مِّنْ سَعَتِهٖ۔ اپنی کشادگی سے		وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے
اللّٰهُ۔ اللہ	وَاسِعًا۔ فراخی والا	حَكِيْمًا۔ حکمت والا	وَ۔ اور
لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کا ہے	مَا۔ جو کچھ	فِي۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے
وَ۔ اور	مَا۔ جو کچھ	فِي۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے
وَ۔ اور	لَقَدْ۔ بیشک	وَصَّيْنَا۔ تاکید کی ہم نے	الَّذِيْنَ۔ ان کو جو
اُوْتُوا۔ دیے گئے	الْكِتٰبَ۔ کتاب	مِنْ قَبْلِكُمْ۔ تم سے پہلے	وَ۔ اور
اِيَّا۔ خاص	كُمْ۔ تم کو بھی	اَنِ۔ یہ کہ	اتَّقُوا۔ ڈرو
اللّٰهَ۔ اللہ سے	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر	تَكْفُرُوْا۔ تم کفر کرو
فَاِنَّ۔ تو بیشک	لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کا ہے	مَا۔ جو	فِي۔ بیچ
السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے	وَ۔ اور	مَا۔ جو	فِي۔ بیچ
الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے	وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے	اللّٰهُ۔ اللہ
غَنِيًّا۔ بے نیاز	حَمِيْدًا۔ سراہا گیا	وَ۔ اور	لِلّٰهِ۔ اللہ ہی کا ہے
مَا۔ جو	فِي۔ بیچ	السَّمٰوٰتِ۔ آسمانوں کے ہے	وَ۔ اور
مَا۔ جو	فِي۔ بیچ	الْاَرْضِ۔ زمین کے ہے	وَ۔ اور
كَفٰى۔ کافی ہے	بِاللّٰهِ۔ اللہ	وَكِيْلًا۔ کارساز	اِنْ۔ اگر
يَّشَاْ۔ وہ چاہے	يُذْهِبْكُمْ۔ تو لے جائے تم کو		اَيُّهَا۔ اے

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النَّاسُ۔ لوگو	وَ۔ اور	یَاْتِ۔ لے آئے	بِاٰخَرِیْنَ۔ دوسروں کو
وَ۔ اور	کَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ	عَلٰی۔ اوپر
ذٰلِکَ۔ اس کے	قَدِیْرًا۔ قادر	مَنْ۔ جو	کَانَ۔ ہے
یُرِیْدُ۔ چاہتا	ثَوَابَ۔ ثواب	الدُّنْیَا۔ دنیا کا	فَعِنْدَ۔ تو پاس
اللّٰہِ۔ اللہ کے ہے	ثَوَابُ۔ ثواب	الدُّنْیَا۔ دنیا کا	وَ۔ اور
الْاٰخِرَۃِ۔ آخرت کا	وَ۔ اور	کَانَ۔ ہے	اللّٰہُ۔ اللہ
سَمِیْعًا۔ سنتا	بَصِیْرًا۔ دیکھتا		

مختصر تفسیر اٹھارھواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝

اور آپ سے سوال کرتے ہیں عورتوں کے معاملہ میں فرمادیجئے اللہ حکم دیتا ہے ان کے معاملہ میں اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو تم بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

یَسْتَفْتُوْنَ۔ اِسْتِفْتَا سے بنا اس کے معنی اجازت ہیں۔

اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ۔ کمزور ناتواں۔ ضعف سے بنا۔ اس کے معنی کمزوری ہے۔

یہ آیت کریمہ میں اشارہ ہے کہ یہ لوگ یتیم لڑکیوں کا ان کے قریبی رشتہ داروں سے ان کا نکاح کرنے کی اجازت چاہتے ہیں اے محبوب ان سے فرمادیجئے کہ تم کو اس کی اجازت ہے پہلے صرف اس لیے روکا گیا تھا کہ تم ان کا حق ادا نہ کرتے تھے ان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اللہ تعالےٰ نے کمزور عورتوں اور لاوارث بچوں کے ساتھ عدل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

شان نزول:۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ وارث ہوں گے آپ نے انہیں اس آیت کریمہ سے جواب دیا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پہ نکاح کر لیتے اور اگر مال و جمال والی نہ ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی مگر مالدار ہوتی تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے ساتھ بھی نکاح نہ ہونے دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا۔ اللہ تعالے نے یہ آیتیں نازل فرما کر ان کی یہ رسم بند فرمائی اور ان کی عادت کی اصلاح کی۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۔ اور اگر کوئی عورت خوف کرے اپنے خاوند کی سختی یا بے رغبتی کا تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح خوب ہے اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی یا پرہیزگاری کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بیشک اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

اُحْضِرَتْ۔ حاضر کی گئی ہے۔ احضار مصدر ہے۔ اس کے معنی حاضر کر دینا

نُشُوْز۔ بے زاری۔ بدسلوکی

شُحّ۔ حرص۔ اس کے معنی حرص اور تنگ دستی لالچ کے ہوتے ہیں۔

اس آیت میں عورتوں کے ساتھ برتاؤ کے طریقے میں ہدایات ہیں تاکہ خاوند بیوی کے تعلق آپس میں اچھے ہو جائیں۔ ارشاد ہے کہ اگر بیوی خاوند کی زیادتی دیکھے مثلاً زیادتی کو یہ سمجھے اس سے بے رخی برتتا ہے، علیحدہ رہے کھانے پینے میں تنگی دے کچھ نہ دے مارے۔ بدزبانی کرے۔ اور نشوز بھی اسی قسم کی بدزبانی زیادتی کے معنی میں ہے تو اس حالت میں باہمی صلح کسی شرط یا مفاہمت پہ اگر ہو جائے تو بہتر ہے۔

شان نزول:۔ عمرہ بنت محمد بن مسلمہ جن کو خولہ بھی کہا جاتا تھا سعد بن ربیع کے نکاح میں تھیں جن کو رافع بن خدیج کہتے ہیں۔ سعد نے ایک اور نکاح کر لیا اور اس کی طرف بہت مائل ہو گئے حضرت عمرہ نے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی بے رخی کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (روح المعانی) حضرت عمرہ راضی ہو گئی کہ مجھے طلاق نہ دی جائے میں اپنے حقوق کم کرتی ہوں اس پر صلح ہو گئی (روح المعانی)

آگے ارشاد ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْھَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ اور تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عورتوں میں عدل رکھو چاہے کتنی ہی حرص رکھو تو یہ تو نہ کرو کہ ایک طرف جھک جاؤ اور دوسری کو ادھر میں لٹکا ہوا چھوڑ دو اور اگر نیکی کرو اور اللہ سے ڈرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تَسْتَطِیْعُوْا۔ تم کر سکو گے۔ استطاعت کے معنی طاقت رکھنا۔

تَمِیْلُوْا۔ جھکو تم۔ میل کے معنی جھکنا۔ مائل ہونا

مُعَلَّقَۃ۔ لٹکی ہوئی۔ تعلیق مصدر ہے اس کے معنی لٹکانا۔

تَتَّقُوْا۔ بچو برائی سے۔ پرہیزگاری۔

اسلام سے پہلے کثرت ازدواج کا رواج تھا اور اسکی حد نہ تھی۔ شادی کے بعد پھر لاپرواہی برتی جاتی تھی اسلام نے اس رواج کو ختم کر کے عدل و انصاف قائم کیا۔ اور حکم دیا کہ اگر عدل و انصاف تمہارے بس میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو ترجیح نہ دو۔ میل و محبت میں خواہش و رغبت میں اختلاط و عشرت میں نظر توجہ اور اظہار مودت میں۔

اس لیے کہ محبت قلبی میل طبعی تمہارے اختیار میں نہیں اور اسی وجہ میں ہماری طرف سے اس کی پابندی کا تمہیں حکم بھی نہیں دیا گیا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہاری قدرت و اختیار میں ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں مگر بات چیت کرنا حسن اخلاق سے پیش آنا کھانے پینے پہننے میں مساوات رکھنا رہنے سہنے میں برابر کے حقوق ملحوظ رکھنا یہ تمام امور اختیاری ہیں لہذا ان کی پابندی لازمی ہے۔

شان نزول: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں بے مثل عدل و انصاف تھا لیکن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرتی طور پر حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت انس و محبت تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (روح المعانی) ورنہ حکم ہے کہ

وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیْمًا ۝ اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے۔

خاوند بیوی۔ زن و شوہر باہمی نہ صلح کریں اور وہ علیحدگی کو ہی بہتر جانیں خواہ صلح کے ذریعہ یا مرد کی طرف سے عورت کو طلاق دے کر مہر اور عدت کا خرچہ ادا کر دے تو ایسی صورت میں ہر ایک کو اللہ بہتر بدلہ عطا کرے گا۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک تاکید فرما دی ہے ہم نے انہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور سراہا گیا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم قدیمی ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے اور یہ حقیقت ہے تمام جہان اس کے فرمانبرداروں سے بھرا ہوا ہے تمہارے کفر کرنے سے اس کی توحید و قدرت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو اس پر قدرت ہے۔

یعنی مشیت الٰہی اس امر پر قادر ہے کہ تمہیں معدوم کر کے دوسری قوم تمہاری جگہ آباد کرے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ جو دنیا کا ثواب چاہے تو اللہ کے پاس ہے ثواب دنیا اور آخرت کا اور اللہ سنتے والا دیکھتے والا ہے۔

یعنی جو اپنے عمل سے دنیا کا ثواب چاہے تو اس کی مراد اتنی ہی ہوگی جو اسے اللہ دے گا اور ثواب آخرت سے اسے محروم کر دے گا اور جو عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لیے کرے تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں اس کا اجر دے گا۔

بامحاورہ ترجمہ انیسواں ۱۹ رکوع سورۃ نساء پ ۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ؕ اِنْ يَّكُنْ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو قائم ہو جاؤ تم انصاف پر گواہی دیتے اللہ کے لیے اور اگرچہ تمہاری جانوں کو نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ دارو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو نہ پیروی کرو ان کی خواہش کی کہ وہ تمہیں حق سے پھیر دیں اور اگر تم پر ہیز کرو یا منہ پھیرو تو اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی گئی رسول پر اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ یقیناً دور کی گمراہی میں پڑا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝

بے شک جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ اور نہ انہیں راہ دکھائے گا۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے عذاب ہے دردناک۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

وہ جو پکڑیں کافروں کو دوست مومنین کے سوا کیا ان کے پاس عزت چاہتے ہیں تو بے شک عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝

اور بے شک اتار چکا تم پر کتاب میں کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ متسخر ہوتا ہے تو نہ بیٹھو ان کے ساتھ جب تک اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ ایسی صورت میں تم بھی ان جیسے ہو بے شک اللہ جمع کرے گا منافقین کو اور کافروں کو جہنم

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا

ہیں سب کو

وہ جو غور کرتے ہیں تمہاری حالت پر تو اگر ہو تم کو فتح اللہ کی طرف سے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر ہو کافروں کے لیے حصہ تو اسے کہتے ہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور روک لیا ہم نے تمہیں مسلمانوں سے تو اللہ فیصلہ کرے گا تم میں قیامت کے دن اور ہرگز نہیں دی اللہ نے کافروں کے لیے مومنین پر کوئی راہ۔

لفظی ترجمہ

یٰاَیُّھَا۔ اے	اَلَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	کُوْنُوْا۔ ہو جاؤ
قَوّٰمِیْنَ۔ قائم	بِالْقِسْطِ۔ انصاف پر	شُھَدَآءَ۔ گواہی دیتے	لِلّٰہِ۔ اللہ کے لیے
وَ۔ اور	لَوْ۔ اگرچہ	عَلٰٓی۔ اوپر	اَنْفُسِکُمْ۔ جانوں تمہاری کے
اَوِ۔ یا	الْوَالِدَیْنِ۔ ماں باپ	وَ۔ اور	الْاَقْرَبِیْنَ۔ رشتہ داروں کا
انصاف ہو	اِنْ۔ اگر	یَّکُنْ۔ وہ ہو	غَنِیًّا۔ غنی
اَوْ۔ یا	فَقِیْرًا۔ فقیر	فَاللّٰہُ۔ تو اللہ	اَوْلٰی۔ زیادہ والی ہے
بِھِمَا۔ دونوں کا	فَلَا۔ تو نہ	تَتَّبِعُوا۔ پیروی کرو	الْھَوٰٓی۔ خواہش کی
اَنْ۔ اس میں کہ	تَعْدِلُوْا۔ نافرمانی کرو	وَ۔ اور	اِنْ۔ اگر
تَلْوٗا۔ تم پرہیز کرو	اَوْ۔ یا	تُعْرِضُوْا۔ منہ موڑو	فَاِنَّ۔ تو بیشک
اللّٰہَ۔ اللہ	کَانَ۔ ہے	بِمَا۔ اس سے جو	تَعْمَلُوْنَ۔ تم کرتے ہو
خَبِیْرًا۔ خبردار	یٰاَیُّھَا۔ اے	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو
اٰمِنُوْا۔ ایمان رکھو	بِاللّٰہِ۔ اللہ پر	وَ۔ اور	رَسُوْلِہٖ۔ اسکے رسول پر
وَ۔ اور	الْکِتٰبِ۔ کتاب پر	الَّذِیْ۔ جو	نَزَّلَ۔ اس نے اتاری
عَلٰی۔ اوپر	رَسُوْلِہٖ۔ اپنے رسول کے	وَ۔ اور	الْکِتٰبِ اس کتاب پر

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلَّذِیْ۔ جو	اَنْزَلَ۔ اتاری	مِنْ قَبْلُ۔ اس سے پہلے	وَ۔ اور
مَنْ۔ جو	یَّکْفُرْ۔ کفر کرے	بِاللّٰهِ۔ اللہ سے	وَ۔ اور
مَلٰٓئِکَتِهٖ۔ فرشتوں	وَ۔ اور	کُتُبِهٖ۔ کتابوں	وَ۔ اور
رُسُلِهٖ۔ رسولوں	وَ۔ اور	اَلْیَوْمِ۔ دن	الْاٰخِرِ۔ قیامت سے
فَقَدْ۔ تو بیشک	ضَلَّ۔ گمراہ ہوا	ضَلٰلًا۔ گمراہی	بَعِیْدًا۔ دور کی
اِنَّ۔ بیشک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	ثُمَّ۔ پھر
کَفَرُوْا۔ کفر کیا	ثُمَّ۔ پھر	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے	ثُمَّ۔ پھر
کَفَرُوْا۔ کفر کیا	ثُمَّ۔ پھر	ازْدَادُوْا۔ وہ بڑھتے گئے	
کُفْرًا۔ کفر میں	لَّمْ۔ نہیں	یَکُنِ۔ ہے	اللّٰهُ۔ اللہ
لِیَغْفِرَ۔ کہ بخشے	لَهُمْ۔ ان کو	وَ۔ اور	لَا۔ نہ
لِیَهْدِیَهُمْ۔ انہیں ہدایت کرے		سَبِیْلًا۔ راہ کی	بَشِّرِ۔ خوشخبری دو
الْمُنٰفِقِیْنَ۔ منافقوں کو	بِاَنَّ۔ کہ بیشک	لَهُمْ۔ ان کے لیے	عَذَابًا۔ عذاب ہے
اَلِیْمًا۔ دردناک	الَّذِیْنَ۔ وہ جو	یَتَّخِذُوْنَ۔ بناتے ہیں	الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کو
اَوْلِیَآءَ۔ دوست	مِنْ دُوْنِ۔ سوائے	الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں کے	اَ۔ کیا
یَبْتَغُوْنَ۔ چاہتے ہیں	عِنْدَ۔ نزدیک	هُمُ۔ ان کے	الْعِزَّةَ۔ عزت
فَاِنَّ۔ تو بیشک	الْعِزَّةَ۔ عزت	لِلّٰهِ۔ اللہ کی ہے	جَمِیْعًا۔ ساری
وَ۔ اور	قَدْ۔ بیشک	نَزَّلَ۔ اتارا اس نے	عَلَیْکُمْ۔ تم پہ
فِیْ۔ بیچ	الْکِتٰبِ کتاب کے	اَنْ۔ یہ کہ	اِذَا۔ جب
سَمِعْتُمْ۔ سنو تم	اٰیٰتِ۔ آیات	اللّٰهِ۔ الٰہی کو کہ	یُکْفَرُ۔ کفر کیا جاتا ہے
بِهَا۔ ان سے	وَ۔ اور	یُسْتَهْزَاُ۔ مذاق کیا جاتا ہے	بِهَا۔ ان سے
فَلَا۔ تو نہ	تَقْعُدُوْا۔ بیٹھو	مَعَهُمْ۔ انکے ساتھ	حَتّٰی۔ یہانتک کہ
یَخُوْضُوْا۔ مشغول ہوں	فِیْ۔ بیچ	حَدِیْثٍ۔ بات	غَیْرِهٖ۔ دوسری کے
اِنَّکُمْ۔ ورنہ تم بھی	اِذًا۔ اس وقت	مِّثْلُهُمْ۔ ان جیسے ہوگے	اِنَّ۔ بیشک
اللّٰهَ۔ اللہ	جَامِعُ۔ جمع کرنیوالا ہے	الْمُنٰفِقِیْنَ۔ منافقوں	وَ۔ اور
الْکٰفِرِیْنَ۔ کافروں کو	فِیْ۔ بیچ	جَهَنَّمَ۔ دوزخ کے	جَمِیْعًا۔ سب کو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الَّذِیْنَ ۔ وہ جو	یَتَرَبَّصُوْنَ ۔ انتظار کرتے ہیں		بِکُمْ ۔ تمہارا
فَاِنْ ۔ تو اگر	کَانَ ۔ ہو	لَکُمْ ۔ تم کو	فَتْحٌ ۔ فتح
مِّنَ اللّٰہِ ۔ اللہ کی طرف سے	قَالُوْٓا ۔ تو کہیں	اَ ۔ کیا	لَمْ ۔ نہیں
نَکُنْ ۔ تھے ہم	مَّعَکُمْ ۔ تمہارے ساتھ	وَ ۔ اور	اِنْ ۔ اگر
کَانَ ۔ ہو	لِلْکٰفِرِیْنَ ۔ کافروں کا	نَصِیْبٌ ۔ حصہ	قَالُوْٓا ۔ تو کہتے
اَ ۔ کیا	لَمْ ۔ نہیں	نَسْتَحْوِذْ ۔ قابو تھا ہمارا	عَلَیْکُمْ ۔ تم پر
وَ ۔ اور	نَمْنَعْکُمْ ۔ بچا لیا تم کو	مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ مومنوں سے	فَاللّٰہُ ۔ تو اللہ
یَحْکُمُ ۔ فیصلہ کریگا	بَیْنَکُمْ ۔ درمیان تمہارے	یَوْمَ ۔ دن	الْقِیٰمَۃِ ۔ قیامت کے
وَ ۔ اور	لَنْ ۔ ہرگز نہ	یَّجْعَلَ ۔ دے گا	اللّٰہُ ۔ اللہ
لِلْکٰفِرِیْنَ ۔ کافروں کو	عَلَی ۔ اوپر	الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ مومنوں کے	سَبِیْلًا ۔ کوئی راہ

مختصر تفسیر انیسواں رکوع سورۃ نساء پ۵

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

اے ایمان والو انصاف پر قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے ہوئے اگرچہ اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہرحال اللہ ان سب سے زیادہ حقدار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ لگو کہ حق سے الگ ہو جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

قَوّٰمِیْنَ ۔ کھڑے ہونے والے قیام قوام کی جمع ہے

بِالْقِسْطِ ۔ انصاف کے ساتھ عدل و انصاف قائم رکھنے والے۔

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۔ تمہارے اوپر نقصان ضرر پہنچانے والے۔

اَقْرَبِیْنَ ۔ نزدیکی ۔ رشتہ دار

تُعْرِضُوْا ۔ منہ پھیرو

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیہ کریمہ میں اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ شہادت میں کسی کی رورعایت اور طرفداری نہ ہو اور عدل و انصاف سے نہ ہٹو اور کسی کے قرابت و رشتہ حق گوئی میں مخل نہ ہونے دے اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ ہو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالے تمہارے دلی ارادوں تک سے بے خبر نہیں ہے آگے ارشاد ہے۔

یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اتاری ہے رسول پر اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو کفر کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت سے تو وہ یقیناً گمراہ ہوا دور کی گمراہی میں۔

اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو

اٰمِنُوْا۔ ایمان لاؤ۔ پہلا فعل ماضی دوسرا امر دونوں کا مصدر ایمان ہے۔ اہل ایمان کو حکم دیا گیا آمنوا تم ایمان لاؤ۔ زبان سے اقرار دل سے تصدیق یقینی ایمان ہے۔

نَزَّلَ۔ اتارا۔ آہستہ آہستہ اترنا جیسے ۲۳ سال میں قرآن پاک نازل ہوا۔

شان نزول: حضرت سید المفسرین ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد اور اسید بن کعب اور ثعلبہ بن قیس اور عبداللہ بن سلام کے بھانجوں اور یامین بن یامین کے معاملہ میں نازل ہوئی یہ حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کیا حضور ہم آپ پر اور قرآن پر اور موسیٰ علیہ السلام اور توریت پر اور حضرت عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا سب سے انکار کرتے ہیں اس کے جواب میں حضور نے فرمایا بَلْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَ مُحَمَّدٍ وَ بِكِتَابِهِ الْقُرْاٰنِ وَ بِكُلِّ كِتَابٍ كَانَ قَبْلَهٗ فَقَالُوْا لَا نَفْعَلُ۔ نہیں بلکہ اللہ پر ایمان لاؤ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی کتاب قرآن پر اور تمام کتابوں پر جو پہلے تھیں تو وہ بولے ایسا تو نہیں کریں گے اس پر یہ حکم نافذ ہوا (روح المعانی)

آیہ کریمہ کا مفہوم منطوق واضح کر رہا ہے کہ قرآن پاک پر ایمان لانے کے ساتھ ان تمام کتب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو سابقہ انبیاء کرام پر نازل ہوئیں ان میں سے ایک نبی یا ایک کتاب کا انکار سب کا انکار ہے جیسے متنبی قادیاں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہتا ہے کہ انہیں جو وحی ہوئی وہ سب شیطانی تھیں معاذ اللہ آگے ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًاؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَ هُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کفر کر بیٹھے۔ پھر کفر میں بڑھے اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا اور نہ راہ دکھائے گا۔ خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس عزت تو عزت ساری کی ساری اللہ تعالےٰ کے لیے ہے۔

یہ اس قوم کے لیے وعید شدید ہے جس کی ردّۃ مکرر سہ کرر واقع ہوئی ہو اور مصر علی الکفر ہو کر اپنے کفر میں بڑھ گیا ہو۔

مجاہد اور ابن زید فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو منافق تھے ایمان ظاہر کرتے پھر مرتد ہو جاتے پھر ایمان کا اظہار کرتے پھر مرتد ہو جاتے حتیٰ کہ ان کی موت کفر پر واقع ہوئی۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس وعید کو ہر منافق کے لیے رکھا خواہ وہ بحری ہو یا بری۔ حسن فرماتے ہیں یہ ایک جماعت اہل کتاب کی تھی جو آئے دن حضور پر ایمان لاتی اور بعد میں کہہ دیتی کہ ہمیں یہ شبہ پیدا ہو گیا اس لیے ہم پھر کفر کرتے ہیں پھر آتی اور ایمان لاتی پھر کہہ دیتی کہ ہمیں پھر شبہ ہو گیا اس لیے مرتد ہو گئی اس حال میں رہ کر آخر مری۔

اس ہی طائفہ کے لیے دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا۔ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اہل کتاب کی ایک جماعت نے کہا دن کے ابتدا میں مومنوں کی کتاب پر ایمان لاؤ اور اس کے پچھلے پہر اس کا انکار کر دو تاکہ وہ بھی واپس آجائیں۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ وعید یہود کے لیے ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا کر پھر [illegible] ہوئے پھر ایمان لائے پھر عہد عیسیٰ علیہ السلام میں کفر کیا پھر ان کا کفر حضور علیہ السلام کی مخالفت کر کے اور بڑھ گیا۔

اور قتادہ۔ زجاج اور فراء کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے حضرت عزیر علیہ السلام پر پھر کافر ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے انکار سے پھر یہ کفر اور بڑھا ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے (روح المعانی)

اس سے واضح ہو گیا کہ کافر زندہ رہتے ہوئے اگر کفر سے تائب ہو جائے تو توبہ قبول ہو گی اور کفر پر مرجائے تو پھر کفر بخشا نہیں جاتا جیسا کہ ارشاد ہے قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سَلَفَ (کافروں سے کہو اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ وہ پہلے کر چکے ہیں وہ ان کو معاف کر دیا جائے گا)
آگے نفاق پرستوں کا حال بیان فرمایا جن کے خیالات فاسدہ کا سدہ میں یہ تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اس لیے کہ وہ کفار کو صاحب شوکت سمجھتے تھے اور اس وجہ ان سے دوستی رکھتے تھے اور ان سے ملے رہنے میں عزت سمجھتے تھے تو اس آیۂ کریمہ میں اس خیال فاسد کا ابطال فرمادیا کہ ان سے دوستی ممنوع ہے اور ان سے مل کر عزت ڈھونڈنا جہالت ہے عزت تو صرف اللہ اور صرف اللہ کے لیے ہے۔ یا مومنین کے لیے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (اور عزت صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کی ہے۔)
اور یہ معنی محض ذات باری عز اسمہ کے لیے ہے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ (تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے) آگے ارشاد ہے
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝
اور بے شک اتار چکا اللہ تم پر کتاب میں کہ جب تم اللہ کی آیتیں سنو کہ ان کا انکار کیا جائے اور ان کی ہنسی بنائی جائے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں کو سب کو جہنم میں جمع کرے گا اور وہ جو تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔
يُسْتَهْزَاُ ہنسی اڑائے اِسْتِهْزَاءٌ اس کے معنی مذاق کرنا ایسا مذاق جس میں بے عزتی مقصود ہو۔
يَخُوْضُوْا۔ خوض سے ہے اس کے معنی مشغول ہونا۔ یہ سورۃ مدنی ہے منافقین کے طرز عمل کے بارہ میں نازل ہوئی۔ وہ کلام اللہ کی آیات سن کر ٹھٹھا کرتے تھے۔ لہٰذا جب آپ دیکھیں کہ کفار ہماری

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیات کے بارے میں بکواس کریں تو ان کو چھوڑ دیں جب تک وہ دوسری بات نہ کریں۔

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ منافقین و کفار کے ساتھ ہم نشینی ان کی مجالس کی شرکت ممنوع ہے الا بضرورۃ شاقہ اپنے کسی کام کے لیے جانا کام کرا لینا یہی حکم ہر بے دین اور گمراہ مثل جماعت مرزائیہ وغیرہ کا ہے اس کے معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے سے چھوت چھات لگ جائے گی بلکہ ان کے ساتھ یارانہ گانٹھنا ان کی مصاحبت کو اپنے لیے موجب عزت سمجھنا ان کو اپنا رازدار بنانا یہ ممنوع ہے اور ان کے کفر کے ساتھ راضی ہونا بھی لطریق اولے ممنوع بلکہ کفر ہے۔

اور ان کا تمہارے ساتھ یہ حال ہے کہ وہ تمہارے معاملات کی تاک میں رہتے ہیں تاکہ اگر مسلمانوں کو فتح ہو تو مبارک سلامت کہتے آئیں اور اپنے نفاق سے یہ فائدہ اٹھائیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے اور غنیمت میں سے انہیں بھی دو۔

اور اگر کافروں کو فتح کا کچھ حصہ مل جائے تو ان سے جا ملیں اور کہیں کہ مسلمان پوری طاقت سے تمہارے مٹانے کو بڑھے تھے مگر ہم نے انہیں یہ کہہ کر مرعوب کر دیا اور اس طرح انہیں ڈرا کر روک دیا اور اگر ہم ان کے ساتھ ہوتے تو تم کبھی تمہیں قتل یا گرفتار کرنے مگر بجائے اس کے ہم نے انہیں انواع و اقسام کے حیلوں سے روکا اور تمہیں ان کے رازوں سے مطلع کیا لہٰذا ہمارے اس سلوک کا بدلہ ہمیں دو۔

بہرحال ان کے نفاق کا یہ حال ہے جس کا فیصلہ قیامت کے دن انہیں دیا جائے گا۔ اور کافر مسلمانوں کو مٹا نہیں سکتے اور اپنے صداقت کے دلائل میں ان پر غالب نہیں آسکتے۔

علماء نے وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا سے چند مسائل مستنبط کیے

(۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں خواہ بیٹا ہو یا بیوی۔

(۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلا پا کر مالک نہیں ہو سکتا۔

(۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا حکومت اسلامیہ میں جواز نہیں۔

(۴) کافر ذمی کے قتل پر مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔ (جمل)

بامحاورہ ترجمہ بیسواں رکوع سورۃ نساء پ ۵

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ — بے شک منافق اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ○

چاہتے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ انہیں ہلاک کرے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھانے کے لیے اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ○

مذبذب ہیں بیچ میں نہ ادھر کے نہ ادھر کے اور جسے گمراہ کرے اللہ تو ہرگز نہیں پائے گا تو اس کے لیے راہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ○

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ پکڑو کافروں کو دوست سوائے مومنین کے کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ○

بے شک منافق نیچے طبقہ جہنم سے ہیں اور تو ہرگز ان کے لیے کوئی مددگار نہ پائے گا۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ○

مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور مضبوطی سے تھامی رسی اللہ کی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کر لیا تو یہ مومنین کے ساتھ ہیں اور عنقریب دے گا اللہ مومنین کو بڑا ثواب۔

مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ○

اور کیا کرے گا اللہ تمہیں عذاب دے کر اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ صلہ دینے والا جاننے والا ہے۔

لفظی ترجمہ

اِنَّ ۔ بیشک　　اَلْمُنٰفِقِیْنَ ۔ منافق　　یُخٰدِعُوْنَ ۔ فریب دینا چاہتے ہیں　　اللہَ ۔ اللہ کو

وَ ۔ اور حال یہ ہے کہ　　ھُوَ وہ　　خَادِعُھُمْ انکے فریب کا بدلہ دیگا　　وَ ۔ اور

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِذَا۔ جب	قَامُوْا۔ کھڑے ہوتے ہیں	اِلَى۔ طرف	الصَّلٰوةِ۔ نماز کی تو
قَامُوْا۔ کھڑے ہوتے ہیں	كُسَالٰى۔ سستی سے	يُرَآءُوْنَ۔ دکھلاوا کرتے ہیں	النَّاسَ۔ لوگوں کو
وَ۔ اور	لَا۔ نہیں	يَذْكُرُوْنَ۔ یاد کرتے	اللّٰهَ۔ اللہ کو
اِلَّا۔ مگر	قَلِيْلًا۔ تھوڑا	مُذَبْذَبِيْنَ۔ ڈگمگا رہے ہیں	بَيْنَ۔ درمیان
ذٰلِكَ۔ اس کے	لَا۔ نہ	اِلٰى۔ طرف	هٰٓؤُلَآءِ۔ ان کی
وَ۔ اور	لَا۔ نہ	اِلٰى۔ طرف	هٰٓؤُلَآءِ۔ ان کی
وَ۔ اور	مَنْ۔ جسے	يُّضْلِلِ۔ گمراہ کرے	اللّٰهُ۔ اللہ
فَلَنْ۔ تو ہرگز نہ	تَجِدَ۔ پائے گا تو	لَهٗ۔ اس کے لیے	سَبِيْلًا۔ کوئی راہ
يٰٓاَيُّهَا۔ اے	الَّذِيْنَ۔ وہ جو	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے ہو	لَا۔ نہ
تَتَّخِذُوْا۔ پکڑو	الْكٰفِرِيْنَ۔ کافروں کو	اَوْلِيَآءَ۔ دوست	مِنْ دُوْنِ۔ سوا
الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کے	اَ۔ کیا	تُرِيْدُوْنَ۔ چاہتے ہو	اَنْ۔ یہ کہ
تَجْعَلُوْا۔ بناؤ	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے	عَلَيْكُمْ۔ اپنے اوپر	سُلْطٰنًا۔ حجت
مُّبِيْنًا۔ صریح	اِنَّ۔ بیشک	الْمُنٰفِقِيْنَ۔ منافق	فِي۔ بیچ
الدَّرْكِ۔ طبقے	الْاَسْفَلِ۔ نچلے کے ہونگے	مِنَ النَّارِ۔ آگ سے	وَ۔ اور
لَنْ۔ ہرگز نہ	تَجِدَ۔ پائے گا	لَهُمْ۔ ان کے لیے	نَصِيْرًا۔ کوئی مددگار
اِلَّا۔ مگر	الَّذِيْنَ۔ وہ جنہوں نے	تَابُوْا۔ توبہ کی	وَ۔ اور
اَصْلَحُوْا۔ درست ہو گئے	وَ۔ اور	اعْتَصَمُوْا۔ تھام لیا	بِاللّٰهِ۔ اللہ کی رسی کو
وَ۔ اور	اَخْلَصُوْا۔ خالص کیا	دِيْنَهُمْ۔ اپنا دین	لِلّٰهِ۔ اللہ کے لیے
فَاُولٰٓئِكَ۔ تو یہ	مَعَ۔ ساتھ	الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کے ہیں	وَ۔ اور
سَوْفَ۔ عنقریب	يُؤْتِ۔ دے گا	اللّٰهُ۔ اللہ	الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں کو
اَجْرًا۔ اجر	عَظِيْمًا۔ بڑا	مَا۔ کیا	يَفْعَلُ۔ کریگا
اللّٰهُ۔ اللہ	بِعَذَابِكُمْ۔ تمہیں عذاب دیکر	اِنْ۔ اگر	شَكَرْتُمْ۔ تم حق مانو
وَ۔ اور	اٰمَنْتُمْ۔ ایمان لاؤ	وَ۔ اور	كَانَ۔ ہے
اللّٰهُ۔ اللہ	شَاكِرًا۔ بدلہ دینے والا	عَلِيْمًا۔ جاننے والا	

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تفسیر بیسواں رکوع سورۃ نساء پ۵

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ ہی انہیں (غافل کر کے) ہلاک کرے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھانے کے لیے اور اللہ کی یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔

یُخٰدِعُوْنَ ۔ فریب دیتے ہیں۔ خداع کے معنی دھوکہ فریب دینا ہیں۔ منافق بزعم خود اللہ کو اللہ کے بندوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ خود دھوکہ کھا رہے ہیں مگر محسوس نہیں کرتے۔

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ سے مراد علامہ حسن اور زجاج کے نزدیک ذات اقدس مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ بیعت کے واقعہ میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اور وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ارشاد ہوا۔ ان کی بیعت حضور کے دست حق پرست پر ہوئی تھی لیکن آیہ کریمہ میں حضور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا اور جب مٹی پڑھ کر سنگریزے اپنے دست اقدس سے کفار پر پھینکے تو اس پھینکنے کو اپنی طرف منسوب کیا (روح المعانی)

اور اگر یہاں لفظی معنی ہی لیے جائیں تو بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کو فریب دینا ممکن نہیں بنا بریں یہی معنی مراد ہوں گے جو بیان ہو چکے اور

وَھُوَ خَادِعُھُمْ اس پر صاحب روح المعانی کہتے ہیں اَیْ فَاعِلٌ بِھِمْ مَا یَفْعَلُ الْغَالِبُ فِی الْخِدَاعِ حَیْثُ تَرَکَھُمْ فِی الدُّنْیَا مَعْصُوْمُ مِّنَ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ وَاَعَدَّ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ دَرْکَ الْاَسْفَلَ مِنَ النَّارِ ۔ یعنی اللہ منافقین کے ساتھ وہ کرے گا جو دھوکہ باز فریبی کے ساتھ ایک غالب ذات کر سکتی ہے اور وہ یہ کہ انہیں دنیا میں ڈھیل دی جائے گی مسلمانوں میں معصوم الدماء والاموال ہوں گے اور آخرت میں انہیں نیچے درجہ میں جہنم کے ڈالا جائے گا۔

اور ایک قول دوسرا نقل فرماتے ہیں وَقِیْلَ خِدَاعُ تَعَالٰی لَھُمْ اَنْ یُّعْطِیَھُمْ سُبْحَانَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَمْشُوْنَ بِہٖ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ یَسْلُبُھُمْ ذٰلِکَ النُّوْرَ وَیُضْرَبُ بَیْنَھُمْ بِسُوْرٍ ذِیْ ذٰلِکَ عَنِ الْحَسَنِ اَیْضًا وَاخْتَارَہٗ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْمُفَسِّرِیْنَ ۔ اللہ کا خداع ان کے ساتھ یہ ہوگا کہ اللہ تعالے انہیں قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں وہ مسلمانوں کے ساتھ چل رہے ہوں گے کہ یک لخت وہ نور سلب

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرلیا جائے گا اور غضب الٰہی ان پر پڑے گا۔ سُوء کا ترجمہ صاحب مفردات نے غضب کے بھی کیے
ہیں اس کے علاوہ یہ لفظ اور معنی میں بھی مستعمل ہے۔

قَامُوا کُسَالیٰ۔ کُسَالیٰ کسلان کی جمع ہے۔ کسل کاہلی سستی کو کہتے ہیں جو سستی کے ساتھ بھلے یا بُرے
مرے دل سے کام کرے۔

قَامُوا کُسَالیٰ۔ ہارے جی سے نمازوں میں لوگوں کے دکھاوے کو شرکت کرنا یہ بھی علامت منافق ہے
اس لیے کہ ایمان تو ان میں ہوتا نہیں جس سے ذوق طاعت وحلاوت ایمان کا لطف اٹھا سکیں محض ریاکاری
کے لیے آکر سہ کلید در دوزخ است آں نماز ❊ کہ بر پیش مردم گذاری دراز ❊ نماز پڑھتے تھے اور منافق پر نماز بار
بھی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے ہی پڑھتا ہے ورنہ اسے نماز سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ پھر
کفر واسلام میں مذبذب نہ خالص مومن نہ علانیہ کافر۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا
بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا۔

مُذَبْذَبِیْنَ۔ ذَبْذَبَہ سے بنا اس کے معنی ہیں کبھی ادھر کبھی ادھر جھکنا۔ ان آیات میں منافقوں کی
علامات بیان کی ہیں وہ ایمان اور کفر کے درمیان لٹکتے رہتے ہیں نہ تو ایمان دل سے قبول کرتے ہیں نہ کھل کر کفر کا
ساتھ دیتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝ اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے
اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو۔

سُلْطَان۔ قوت وغلبہ ایسی دلیل جس سے دوسرے کو دبا لیا جائے ا

اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو اور اگر
ایسا کرو گے تو اپنے نفاق کی حجت قائم کر کے مستحق جہنم ہو جاؤ گے صاحب روح المعانی اس آیت کے تحت
فرماتے ہیں عَلَیْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِیْنًا اَیْ حُجَّةً ظَاهِرَةً فِی الْعَذَابِ وَفِیْهِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
لَا یُعَذِّبُ اَحَدًا بِمُقْتَضٰی حِكْمَتِهٖ اِلَّا بَعْدَ قِیَامِ الْحُجَّةِ عَلَیْهِ۔ یعنی اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا
مُّبِیْنًا کے یہ معنی ہیں کہ دلیل ظاہر قائم رکھنا اپنے لیے عذاب کی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب نہیں دیتا یہ اس کی حکمت بالغہ کا مقتضا ہے مگر
بعد اس کے کہ اس پر حجت وبرہان قائم ہو جائے چنانچہ آگے فرماتے ہیں۔

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنَّ مُوَالَاۃَ الْکَافِرِ بَیِّنَ دَاخِلِ اَدِلَّۃِ النِّفَاقِ. کافروں سے دوستی ومحبت روشن دلیل نفاق ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ اس کے بعد منافقوں کا مقام ظاہر فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۙ بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے اس لیے کہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا اور باوجود کافر ہونے کے مسلمانوں کو مغالطہ دے کر اسلام کا درپردہ استہزاء کرتا رہا صاحب روح المعانی اس کے ماتحت فرماتے ہیں اَیْ فِی الطَّبْقَۃِ السُّفْلٰی مِنْهَا وَهُوَ قَعْرُهَا وَلَهَا طَبَقَاتٌ سَبْعٌ تُسَمَّی الْاُوْلٰی کَمَا قِیْلَ جَهَنَّمُ وَالثَّانِیَۃُ اللَّظٰی وَالثَّالِثَۃُ الْحُطَمَۃُ وَالرَّابِعَۃُ السَّعِیْرُ وَالْخَامِسَۃُ السَّقَرُ وَالسَّادِسَۃُ الْجَحِیْمُ وَتُسَمّٰی تِلْکَ السَّابِعَۃُ الْهَاوِیَۃُ اَلطَّبَقَاتُ الدَّرَکَاتُ مُتَدَارِکَۃٌ مُتَتَابِعَۃٌ بَعْضُهَا تَحْتَ بَعْضٍ۔

یعنی نیچے کے طبقہ میں منافق ہوں گے اور وہ جہنم کا آخری گڑھا ہے اور جہنم کے سات طبقہ میں پہلا جہنم دوسرا لظی تیسرا حطمہ چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم ساتواں ہاویہ اور ہر درجہ کا نام درکہ ہے اس لیے کہ ایک دوسرے سے متدارک اور پے در پے ہیں۔

اس کے بعد جو گڑھا ہے اسے درک اسفل کہا گیا۔ حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منافق کو ایک صندوق میں بند کرکے جو نیچے کا درکہ ہوگا وہ اس درک اسفل جہنم میں ڈالا جائے گا اور یہ اشد عذاب ہے اور کفار کے مقابلہ میں اس وجہ سے ہیں کہ وہ کفر میں خفیہ طور پر استہزاء باسلام کرتا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ خداع اور فریب کرتا تھا صحیحین میں ایک حدیث ہے جس سے علامات نفاق واضح ہوتی ہیں۔

اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَۃٌ مِنْهُنَّ کَانَ فِیْهِ خَصْلَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں یہ ہوں وہ منافق ہے اور جس میں ان چار سے ایک خصلت ہو وہ ایک علامت نفاق کا منافق ہے جب تک کہ وہ خصلت ترک نہ کردے جب امانت رکھا جائے خیانت کرے جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جبکہ مخاصمہ میں جائے تو فجور کرے یعنی بے انصافی خلاف شریعت۔ اس کے بعد استثناء فرمایا گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَاكِرًا عَلِيْمًا ۔ مگر وہ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ کی رسی مضبوط تھام کر اپنا دین خالص اللہ کے لیے کر لیں تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا اجر دے گا۔ اور اللہ کیا کرے گا تمہیں عذاب دے کر اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ (ہر ایک عمل کا) بدلہ دینے والا جاننے والا ہے۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ مگر جو توبہ کر لے نفاق سے اور منافق نہ رہے اور جو خرابیاں اس میں تھیں اس سے تائب ہو کر نیت درست کرلے اور احوال نفاق سے مجتنب ہو کر اپنی توبہ پر قائم ہو جائے اور اعتصام باللہ اس طرح کر لے کہ کتاب اللہ کو تھام کر اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے ایسا کر لے کہ طاعت الٰہی سے سوائے رضائے الٰہی قطعاً غیر کا خیال بھی نہ ہو اور لوگوں کو نقصان پہنچانے استہزا اور بالدین وغیرہ نہ ہو جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ابی ثمامہ سے مروی ہے۔

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رُوْحَ اللّٰهِ مَنِ الْمُخْلِصُ لِلّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَعْمَلُ لِلّٰهِ تَعَالٰى لَا يُحِبُّ اَنْ يَّحْمَدَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے روح اللہ کون مخلص ہو سکتا ہے خالص اللہ کا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ جو عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرے اور کبھی یہ پسند نہ کرے کہ اس کی اس نیکی سے لوگ اس کی تعریف کریں۔

تو ایسا توبہ کرنے والا یقیناً مؤمنین کے ساتھ جنت کے درجات عالیہ میں جانے کا مستحق ہے اور دنیا و آخرت میں اسکے لیے رحمت ہی رحمت ہے اور عنقریب ایسے تائب کو مومنین کے ساتھ اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ میں 'ما' استفہامیہ ہے جس کے معنی یہ ہوں گے کہ اَیُّ شَیْئٍ یَفْعَلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِسَبَبِ تَعْذِيْبِكُمْ اَيَتَشَفّٰى بِهٖ مِنَ الْغَيْظِ اَمْ يُدْرِكُ بِهِ الثَّارَ اَمْ يَسْتَجْلِبُ نَفْعًا اَوْ يَسْتَدْفِعُ بِهٖ ضَرَرًا كَمَا هُوَ شَاْنُ الْمُلُوْكِ وَهُوَ الْغَنِيُّ الْمُطْلَقُ الْمُتَعَالِيْ عَنْ اَمْثَالِ ذٰلِكَ ۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ملوک دنیا کی صفات سے بالا ہے وہ جس طرح ادنیٰ غیظ و غضب سے سب کیا دھرا ضائع کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں اگر تم حق مانو۔ ایمان لاؤ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ عطا فرمائے گا (روح المعانی)

نجات کے لیے توبہ۔ اصلاح احوال دین کو خاص کر کے پیرا اختیار کرنا اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا ضروری ہے۔

الحمد للہ پانچواں پارہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری عفی عنہ

اضافات:۔ ابن الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری۔ ۲۵ جنوری ۱۹۷۷ء

Click For More Books
marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari